قرآن کریم کی جامع ونایاب تفسیر.... قدیم وجدید اعتراضات اور اُدیانِ باطلہ کا
لاجواب علمی ردّ اور بہت سی امتیازی خصوصیات کی حامل مستند تفسیر جسے حکیم الامت
مجدد وقت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے حرفاً حرفاً نظر فرما کر تصدیق ثبت فرمائی

عام فہم منفرد اُردو تفسیر

حلّ القرآن

بامحاورہ ترجمہ ونظر ثانی

حکیم الامت مجدد الملت حضرۃ مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ

تفسیر

حضرت مولانا حبیب احمد کیرانوی رحمہ اللہ

عنوانات

حضرت مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب مدظلہ

(مرتب: فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان

عام فہم منفرد اُردو تفسیر

حل القرآن

جلد سوم

دور حاضر کی ضروریات وحالات کے مطابق قرآن کریم کی جامع ونایاب تفسیر.... قدیم وجدید اعتراضات اور ادیان باطلہ کا لاجواب علمی ردّ اور بہت سی امتیازی خصوصیات کی حامل پہلی مکمل تفسیر جسے حکیم الامت مجدد الملت تھانوی رحمہ اللہ نے حرفاً حرفاً نظر فرما کر تصدیق ثبت فرمائی

بامحاورہ ترجمہ ونظر ثانی

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ

تفسیر: حضرت مولانا حبیب احمد کیرانوی رحمہ اللہ

عنوانات: حضرت مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب مدظلہ

(مرتب: فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

(061-4540513-4519240

حل القرآن

تاریخ اشاعت............ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ

ناشر............ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

طباعت............سلامت اقبال پریس ملتان

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ.... چوک فوارہ.... ملتان
مکتبہ رشیدیہ........ راجہ بازار........ راولپنڈی
ادارہ اسلامیات........ انارکلی........ لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی.... خیبر بازار........ پشاور
مکتبہ سید احمد شہید........ اردو بازار..... لاہور
ادارۃ الانور........ نیو ٹاؤن........ کراچی نمبر 5
مکتبہ رحمانیہ........ اردو بازار .... لاہور
مکتبۃ المنظور الاسلامیہ.... جامعہ حسینیہ.... علی پور
مکتبۃ المنظور الاسلامیہ........ ماڈل ٹاؤن........ مدینہ ٹاؤن........ بنک روڈ........ فیصل آباد

ادارہ اشاعت الخیر - حضوری باغ روڈ - ملتان

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K
(ISLAMIC BOOKS CENTERE

119-121- HALLIWELL ROAD
BOLTON BLI 3NE. (U.K.)

فہرست عنوانات

(سورۃ العنکبوت تا سورۃ الناس - پارہ اکیس تا پارہ تیس)

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتْ

تا

سُوْرَةُ النَّاس

پارہ اکیس تا پارہ تیس

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ
وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝۴۵ وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ
اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ ڰ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا
وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰـهُنَا وَاِلٰـهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝۴۶ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ
الْكِتٰبَ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ۭ
وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۝۴۷ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا
تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝۴۸ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۹ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ
رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۵۰ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ
اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۵۱

ترجمہ: جو کتاب آپ پر وحی کی گئی ہے آپ اس کو پڑھا کیجئے اور نماز کی پابندی رکھیے بیشک نماز (اپنی وضع کے اعتبار سے) بے حیائی اور ناشائستہ کاموں سے روک ٹوک کرتی رہتی ہے اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں کو جانتا ہے اور تم اہل کتاب کے ساتھ بجز مہذب طریقہ کے مباحثہ مت کرو ہاں جو ان میں زیادتی کریں اور یوں کہو کہ ہم اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو ہم پر نازل ہوئی اور ان کتابوں پر بھی جو تم پر نازل ہوئیں (اور یہ تم بھی تسلیم کرتے ہو کہ) ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہے اور ہم تو اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اسی طرح ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل فرمائی سو جن لوگوں کو ہم نے کتاب (کی نافع سمجھ) دی ہے وہ اس (آپ والی) کتاب پر ایمان لے آتے ہیں اور ان (اہل عرب مشرک) لوگوں میں بھی بعض ایسے (منصف) ہیں کہ اس کتاب پر ایمان لے آتے ہیں اور ہماری آیتوں سے بجز (ضدی) کافروں کے اور کوئی منکر نہیں ہوتا اور آپ اس کتاب سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھے ہوئے تھے اور نہ کوئی کتاب اپنے ہاتھ سے لکھ سکتے تھے کہ ایسی حالت میں یہ ناحق شناس لوگ کچھ شبہ نکالتے بلکہ یہ کتاب خود بہت سی واضح دلیلیں ہیں ان لوگوں کے ذہن میں جن کو علم عطا ہوا ہے اور ہماری آیتوں سے بس ضدی لوگ انکار کئے جاتے ہیں اور یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ ان پر ان کے رب کے پاس سے کھلی نشانیاں کیوں نہیں نازل ہوئیں آپ یوں کہہ دیجئے کہ وہ نشانیاں تو خدا کے قبضہ میں ہیں اور میں تو صرف ایک صاف صاف ڈرانے والا ہوں کیا ان لوگوں کو یہ بات کافی نہیں ہوئی کہ ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو ان کو سنائی جاتی رہتی ہے بلاشبہ اس کتاب میں ایمان لانے والے لوگوں کے لئے بڑی رحمت اور نصیحت ہے۔

تلاوت قرآن اور نماز

تفسیر: (اے رسول) آپ اس قرآن کو جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ برابر پڑھتے رہئے (تا کہ نفس تلاوت کا ثواب بھی حاصل ہو۔ اور وہ استحضار احکام واجبۃ العمل میں بھی مدد دے) اور با قاعدہ نماز پڑھتے رہئے۔ کیونکہ یقیناً نماز بے حیائی کی بات اور برے کام سے روکتی ہے (کیونکہ اس سے استحضار ہوتا ہے عظمت حق سبحانہ کا۔ اور وہ استحضار مانع ہوتا ہے ارتکاب معصیت سے اور جن نمازوں میں یہ بات نہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے وہ دوا جس کی قوت باطل ہوگئی ہو۔ اور وہ باوجود بقاء صورت کے اپنا اثر نہیں کرتی۔ پس چونکہ وہ نمازیں بلا حضور قلب پڑھی جاتی ہیں جس کی بناء پر وہ مؤثر نہیں۔ اس لئے باوجود صورت صلوٰۃ کے موجود ہونے کے وہ مؤثر نہیں۔ یا یوں کہو کہ نہی کا یہ مطلب ہے کہ وہ بزبان حال مصلی کو برے کاموں سے منع کرتی ہے۔ کمافی بیان القرآن۔ اس توجیہ پر نہ کوئی اشکال ہے اور نہ جواب کی ضرورت ہے) اور خدا کی یاد بہت بڑی چیز ہے (اس لئے اس کا ہر وقت خیال رکھنا چاہئے) اور (یہ واضح رہے کہ) حق تعالیٰ ان کاموں کو بخوبی جانتے ہیں جو تم کرتے ہو (پس تم جیسا کرو گے اسی قسم کا تمہیں بدلہ ملے گا۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اچھے کام کرتے رہا)

اہل کتاب سے مناظرہ

اور (تم کو ہدایت کی جاتی ہے کہ) اہل کتاب سے صرف اس طریق سے مناظرہ کرو جو بہت اچھا ہے (یعنی ملاطفت اور نرمی سے) باستثناء ان لوگوں کے جنہوں نے ان میں بیجا حرکت کی ہے (اور وہ حق کے معلوم کرنے کے درپے نہیں ہیں۔ بلکہ محض عناد سے کام لیتے ہیں) اور (وہ طریق احسن یہ ہے کہ) تم ان سے یوں کہو کہ ہم اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے۔ اور اس پر بھی جو تمہاری طرف نازل کی گئی۔ اور ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہے (جس کا کوئی شریک نہیں) اور ہم اسی کے تابعدار ہیں (اب تم بتلاؤ کہ ہم کیا برا کرتے ہیں۔ جب کہ واقعہ یہ ہے کہ ہم کوئی برائی نہیں کرتے۔ اور جو برائی تم سمجھتے ہو وہ تمہارے عدم تدبر کا نتیجہ ہے۔ پھر تم غور کیوں نہیں کرتے۔ اور ہمارے ساتھ کیوں نہیں ہوتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نزولِ کتاب اللہ

اور (اے رسول جس طرح ہم نے ان اہل کتاب کو کتاب دی ہے) یوں ہی ہم نے آپ کی طرف کتاب نازل کی ہے (پھر اہل کتاب کے اس کو نہ ماننے اور اس کے انکار کی کون سی وجہ ہے کوئی نہیں) چنانچہ (اسی بنا پر) وہ لوگ جن کو ہم نے (صحیح معنی میں) کتاب دی ہے (بایں معنی کہ وہ اسے مانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں) وہ اس (تمہاری کتاب) کو مانتے ہیں اور (چونکہ اس کا منزل من اللہ ہونا بہت ظاہر ہے اس لئے) کچھ ان (مشرکین) میں بھی ایسے ہیں جو (باوجود اس کے کہ وہ سرے سے نبوت ہی کو باطل سمجھتے تھے) اس پر ایمان لاتے ہیں کہ اور (چونکہ ہماری آیات واضح ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کو ایمان لانا ضروری تھا۔ کیونکہ جس میں فہم وانصاف ہے اس کو ان کے ماننے سے چارہ نہیں) اور ہماری آیات کا انکار صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو پکے کافر ہیں (اور ایمان لانا چاہتے ہی نہیں) اور آپ اس سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھتے تھے۔ اور نہ اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے کہ اس صورت میں اہل باطل کو شبہ ہوتا (اور وہ خیال کرتے کہ یہ دوسری کتابوں سے مضامین چرا کر اور کچھ ان میں اپنی قابلیت سے تصرف کر کے دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ خدا نے میری طرف نازل کئے ہیں۔ پھر

بجز ہٹ دھرموں کے کسی کو اس میں شبہ کی کیا گنجائش ہے) بلکہ وہ (کتاب) خود ان لوگوں کے ذہنوں میں جن کو علم دیا گیا ہے۔ بہت سے روشن دلائل کا مجموعہ ہے (اور ان کو آپ کی امیت سے استدلال کی بھی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس کو دیکھنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ انسانی کلام نہیں) اور (اس لئے) ہماری ان آیات کا انکار صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو ظلم پر کمر بستہ ہیں۔

ظالموں کی کٹھ دلیلی

اور یہ ظالم ان تمام آیات بینات سے آنکھیں بند کر کے) کہتے ہیں کہ اس پر (دوسری) آیات (جن کو ہم آیات سمجھتے ہیں) کیوں نہ نازل ہوئیں۔ آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ آیات مطلوبہ خدا کے قبضہ میں ہیں (میرے اختیار میں نہیں ہیں) اور میں تو صرف کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں (اور مدعی ایتان آیات نہیں ہوں۔ اور اس کا ثابت کرنا تمہارے ذمہ ہے کہ دعوے انذار کے اثبات کے ان خاص آیات کا نزول ضروری ہے۔ جس کو تم ثابت نہیں کر سکتے۔ پس تمہارے اس اعتراض کا میرے دعوے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اب حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جو لولا انزل علیه اٰیٰت من ربه کہتے ہیں۔ تو کیا ان کے لئے دوسری آیات کی ضرورت ہے) اور کیا ان کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی ہے کہ وہ ان کے سامنے پڑھی جاتی ہے (ضرور کافی ہے۔ کیونکہ) اس میں رحمۃ اور نصیحت ہے ان لوگوں کے لئے جو مانیں (اور جب کہ وہ کافی ہے تو اور آیات کی ضرورت کیا ہے۔

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۵۲ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَآ
اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۵۳ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ
بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝۵۴ يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ
وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۵۵ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ۝۵۶ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۟ ثُمَّ اِلَيْنَا
تُرْجَعُوْنَ ۝۵۷ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝۵۸ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۵۹ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۶۰ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۶۱ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ

مِنْ عِبَادِهٖ وَ يَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝

ترجمہ: آپ یہ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے اس کو سب چیز کی خبر ہے جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے اور جو لوگ جھوٹی باتوں پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ کے منکر ہیں تو وہ لوگ بڑے زیاں کار ہیں اور یہ لوگ آپ سے عذاب کا تقاضا کرتے ہیں اور اگر (علم الٰہی میں عذاب آنے کی) میعاد معین نہ ہوتی تو ان پر عذاب آ چکا ہوتا اور وہ عذاب ان پر دفعۃً آ پہنچے گا اور ان کو خبر بھی نہ ہوگی یہ لوگ آپ سے عذاب کا تقاضا کرتے ہیں اس میں کچھ شک نہیں کہ جہنم ان کافروں کو گھیر لے گی جس دن کہ ان پر عذاب ان کے اوپر سے اور ان کے نیچے سے گھیر لے گا اور حق تعالیٰ فرماوے گا کہ جو کچھ کرتے رہتے ہو (اب اس کا مزہ) چکھو اے میرے ایماندار بندو میری زمین فراخ ہے سو خالص میری ہی عبادت کرو ہر شخص کو موت کا مزہ چکھنا ہے پھر تم سب کو ہمارے پاس آنا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے ہم ان کو جنت کے بالاخانوں میں جگہ دینگے جن کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے کام کرنے والوں کا کیا اچھا اجر ہے جنھوں نے صبر کیا اور وہ اپنے رب پر توکل کیا کرتے تھے اور بہت سے جانور ایسے ہیں جو اپنی غذا اٹھا کر نہیں رکھتے اللہ ہی ان کو (مقدر) روزی پہنچاتا ہے اور تم کو بھی اور وہ سب کچھ سنتا ہے سب کچھ جانتا ہے اور اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ وہ کون ہے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور جس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے تو وہ لوگ یہی کہیں گے کہ وہ اللہ ہے پھر کدھر الٹے چلے جا رہے ہیں اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہے تنگ کر دیتا ہے بیشک اللہ ہی سب چیز کے حال سے واقف ہے اور اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ وہ کون ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے زمین کو بعد اس کے کہ خشک پڑی تھی تر و تازہ کر دیا تو وہ لوگ بھی یہی کہیں گے کہ وہ بھی اللہ ہی ہے آپ کہیے کہ الحمد للہ بلکہ ان میں اکثر سمجھتے بھی نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی گواہی

تفسیر: (اے رسول) آپ کہئے کہ میرے اور تمہارے درمیان (نزاع مین) خدا کافی گواہ ہے۔ کیونکہ وہ آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں سے واقف ہے (اس لئے وہ میرے اور تمہارے سچ اور جھوٹ کو بھی جانتا ہے اور اس نے اپنی کتاب میں میرے حق میں شہادت دیدی ہے۔ اس لئے میں سچا ہوں اور تمہارا اس کتاب کو خدا کی کتاب نہ ماننا چونکہ بلا حجت بلکہ خلاف حجت ہے اس لئے اس کا اعتبار نہیں) اور جو لوگ باطل کو مانیں اور خدا کو نہ مانیں (جیسے تم پتھروں کی مورتوں کو تو مانتے ہو اور خدا کو نہیں مانتے کیونکہ تم اس کی شہادت اور احکام کو قبول نہیں کرتے) ایسے لوگ سراسر گھاٹے میں ہیں۔

عذاب کی جلد طلبی کا جواب

اور اے رسول) یہ لوگ آپ سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں اور اگر (اس کے لئے) میعاد معین نہ ہوتی۔ تو عذاب ان کے پاس کبھی کا

آ گیا ہوتا۔ اور (اب بھی وہ ٹلنے والا نہیں ہے بلکہ) وہ ان کے پاس اچانک ایسی حالت میں آئے گا کہ انہیں خبر بھی نہ ہوگی خیر یہ لوگ تم سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں (جس سے مقصود ان کا انکارِ عذاب ہے) حالانکہ یہ یقینی بات ہے کہ جہنم تمام کافروں کو اس روز ضرور گھیرنے والا ہے جس روز عذاب ان کو ان کے اوپر سے بھی ڈھک لے گا۔ اور ان کے پاؤں تلے سے بھی۔ اور کہے گا کہ اب تم ان کاموں کا مزہ چکھو جو تم کیا کرتے تھے (یہاں تک کفار مجاہدین کو خطاب کر کے منافقین کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

ہجرت کی اجازت

اور فرماتے ہیں کہ) اے میرے وہ بندو! جو دل سے تصدیق کر چکے ہو (لیکن ایذاء کفار سے متاثر ہو کر عملاً کفر اختیار کرتے ہو) میری زمین فراخ ہے (اگر تم سے ان کفار کی ایذاء کا تحمل نہیں ہوتا تو کہیں اور چلے جاؤ) اور (جب یہ صورت ہے تو) تم میری ہی پرستش کرو (اور کفار کی ایذاء سے متاثر ہو کر کفر و شرک میں گرفتار مت ہو۔ تم جان کے بچانے کے لئے کفر کا ارتکاب کرتے ہو لیکن) ہر شخص کو (خواہ وہ کافر ہو یا مومن) موت کا مزہ چکھنا ہے (پس جب کفر بھی موت سے نہیں بچا سکتا۔ تو پھر ایمان برباد کرنا کیا ضرور ہے۔ القصہ اس اصول کی بنا پر ایک نہ ایک دن تم ضرور مرو گے) اس کے بعد تم ہماری ہی طرف واپس لائے جاؤ گے (اور جب کہ آخر میں ہم سے سابقہ پڑنا ضرور ہے تو ہماری مخالفت کی تمہارے لئے کب گنجائش ہو سکتی ہے۔ پس تم مؤمن رہو اور اچھے کام کرو) اور (ہمارا وعدہ ہے کہ) جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے اچھے کام کئے ان کو ہم جنت کے ایسے بالاخانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی کیا کہتے ہیں۔ ان کام کرنے والوں کے اس معاوضہ کے جنہوں نے ایمان پر استقامت دکھلائی اور وہ ہر حالت میں اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں (پس تم ایمان پر قائم رہ کر اس قابلِ تعریف معاوضہ کے مستحق بنو۔

مسئلہ رزق

اور (اگر تم کو اختیارِ ہجرت کی صورت میں یہ خطرہ ہو کہ ہم کھائیں گے کہاں سے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ) زمین پر چلنے والے (آدمی اور جانور) کتنے ہی ایسے ہیں جو اپنا رزق اپنے ساتھ نہیں رکھتے (آخر ان کو رزق کہاں سے ملتا ہے) اللہ ہی ان کو رزق دیتا ہے اور (نہ صرف ان کو بلکہ) تم کو بھی (جو کہ اپنے ساتھ رزق رکھتے ہو۔ کیونکہ یہ جو تمہارے پاس رزق ہے یہ کس کا دیا ہوا ہے۔ خدا کا۔ پس وہی خدا تم کو ہجرت کی صورت میں رزق دے گا) اور وہ بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔ (اس لئے اس پر یہ احتمال بھی نہیں ہو سکتا کہ شاید وہ ہماری درخواست کو نہ سنے یا اسے ہماری ضرورت کا علم نہ ہو۔ اور اس لئے ہم بھوکوں مر جائیں پس ان کو رزق پر بھروسہ نہ کرنا چاہئے۔ بلکہ خدا پر بھروسہ کرنا چاہئے)

مشرکین کا اعتراف

اور (اے رسول) اگر آپ ان (مشرکین) سے (جو کہ خود ہی شرک نہیں کرتے بلکہ دوسروں کو بجبر مشرک بناتے ہیں) یہ پوچھیں گے کہ آسمان۔ زمین (غرض تمام جہان) کو کس نے پیدا کیا۔ تو وہ ضرور یہ ہی کہیں گے کہ اللہ نے۔ پھر ان کی اوندھی مت انہیں کہاں اٹھائے لئے جار[illegible] (اور وہ برخلاف اپنے اقرار کے کیونکر شرک میں گرفتار ہیں۔ کیونکہ ان کے اقرار کا نتیجہ صریح یہ ہے کہ صرف خدا معبود ہے اور کوئی نہیں۔ کیونکہ وہ اس اقرار میں تسلیم کرتے ہیں کہ ان کے معبود خدا کی مخلوق اور اس کے مربوب ہیں۔ پھر وہ اس کے شریک اور رب اور آلہ

کیسے ہو جائیں گے اب ہم کہتے ہیں کہ) اللہ ہی اپنے بندوں میں جس کے لئے چاہتا ہے روزی کو فراخ کر دیتا ہے۔ اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے کیونکہ وہ ہر چیز سے بخوبی واقف ہے (اس لئے وہ یہ بھی جانتا ہے کہ کس کے لئے فراخی مناسب ہے اور کس کے لئے تنگی) اور (اس کا بھی ان مشرکین کو اقرار ہے۔ چنانچہ) اگر آپ ان سے پوچھیں گے کہ وہ کون ہے جس نے اول آسمان سے پانی اتارا۔ اس کے بعد اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کیا۔ تو وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ ہے (پس اس میں اقرار ہے رزق کے خدا کے قبضہ میں ہونے کا۔ اور یہ مستلزم ہے اللہ یبسط الرزق کے مضمون کو۔ پس جب کہ ان مشرکین نے خدا کے تفرد فی الخلق کو بھی تسلیم کر لیا۔ جو کہ ذریعہ وجود ہے۔ اور تفرد فی الرزق کو بھی۔ جو کہ ذریعہ بقا ہے۔ اور ثابت ہو گیا کہ خدا ہی موجد ہے اور خدا ہی معی۔ تو اب) آپ کہئے کہ شکر ہے خدا کا (کہ تم پر حجت تمام ہو گئی۔ اور تم نے توحید کو تسلیم کر لیا۔ اب حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کے مذکورہ بالا اقراروں سے ثبوت توحید ایسا نہیں ہے کہ سمجھ میں نہ آئے) بلکہ ان میں بہت سے ایسے ہیں کہ وہ ان کے سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور اس لئے وہ) سمجھتے نہیں۔

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِىَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٤﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا فِى الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٥﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٦٩﴾

ترجمہ: اور یہ دنیوی زندگی (فی نفسہ) بجز لہو و لعب کے اور کچھ بھی نہیں اور اصل زندگی عالم آخرت ہے اگر ان کو اس کا علم ہوتا تو ایسا نہ کرتے پھر جب یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہیں پھر جب وہ ان کو نجات دے کر خشکی کی طرف لے آتا ہے تو وہ فوراً ہی شرک کرنے لگتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ ہم نے جو نعمت ان کو دی ہے اس کی ناقدری کرتے ہیں اور یہ لوگ چندے اور حظ حاصل کر لیں پھر قریب ہی ان سب کو سب خبر ہوئی جاتی ہے کیا ان لوگوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ ہم نے امن والا حرم بنایا ہے اور ان کے گرد و پیش میں لوگوں کو نکالا جا رہا ہے پھر کیا یہ لوگ جھوٹے معبود پر تو ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں اور اس شخص سے زیادہ کون ناانصاف ہوگا جو اللہ پر جھوٹ افترا کرے اور جب سچی بات اس کے پاس پہنچے تو وہ اس کو جھٹلائے کیا ایسے کافروں کا جہنم میں ٹھکانا نہ ہوگا اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم ان کو اپنے (قرب و ثواب یعنی جنت کے) راستے ضرور دکھائیں گے اور بیشک اللہ تعالیٰ (کی رضا و رحمت) ایسے خلوص عمل والوں کے ساتھ ہے۔

دنیا کی زندگی

تفسیر: اور (منشا اس نہ سمجھنے کا دنیا کی محبت اور اس میں انہماک ہے لیکن یہ بھی ان کی غلطی ہے۔ کیونکہ) دنیاوی زندگی صرف لہو ولعب ہے۔ اور آخرت ہی حقیقی حیات ہے (پس دنیاوی زندگی میں اس قدر انہماک جس سے آخرت فوت ہو جائے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی لہو ولعب میں مصروف ہو کر اپنی جان کی بھی پرواہ نہ کرے۔ اور ظاہر ہے یہ سراسر خلاف عقل ہے۔ اس لئے ان کا یہ انہماک ضرور خلاف عقل ہے) کاش وہ جانتے ہوتے (اور ایسی غلطی نہ کرتے ان کو اپنی غلطی کا کسی وقت فی الجملہ احساس ہوتا ہے لیکن وہ پھر جاتا رہتا ہے)۔

کشتی پر سوار ہوتے وقت

چنانچہ جس وقت وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں (اور ہلاکت ان کے سامنے ہوتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس بلا سے بجز خدا کے کوئی نہیں بچا سکتا) تو اس وقت وہ خدا کے لئے اطاعت کو خالص کر کے اسے پکارتے ہیں۔ اب جب کہ اس نے انہیں نجات دے کر خشکی تک پہنچا دیا تو دیکھتے کیا ہیں کہ وہ تو (اپنے معمول کے موافق شرک کر رہے ہیں کہ جو نعمت ہم نے ان کو دی بھی اس کی ناقدری کریں۔ اور تا کہ وہ (چند روز) خوب (دنیا کے) مزے اڑائیں۔ خیر انہیں عنقریب (ان شرارتوں کا) نتیجہ معلوم ہو جائے گا۔

حرم کی حیثیت

اور کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے حرم کو ان پر امن کا مقام بنایا ہے (جس میں وہ لوگ چین سے زندگی بسر کرتے ہیں) اور ان کے گرد و نواح سے لوگوں کو نکالا جا رہا ہے (تو کیا اس کا شکر ان پر واجب نہیں ہے۔ ہے اور ضرور ہے) تو کیا وہ بے حقیقت بات کو تو مانتے ہیں (جیسے غیر اللہ کی معبودیت) اور خدا کی نعمت کی ناقدری کرتے ہیں (بڑی بیجا بات ہے۔ خیر یہ تو ان کا ظلم ہے ہی) اور (اس سے بڑھکر ظلم یہ ہے کہ وہ خدا کے ذمہ جھوٹ لگاتے ہیں کہ اس نے ہمیں شرک کا حکم دیا ہے۔ اور خدا کے احکام کی تکذیب کرتے ہیں کیونکہ) اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو خدا کے ذمہ جھوٹ لگاتے یا سچی بات کو جھٹلاتے جب کہ وہ اس کے پاس آئے (خیر) کیا دوزخ میں کافروں کا ٹھکانا نہ ہوگا (اور وہ وہاں بھی یوں ہی افتراء پردازیاں کرتے رہیں گے۔ پس اس روز انہیں اس کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا۔ یہ گفتگو کفار مجاہرین سے متعلق تھی)۔

تحمل مشقت حالتِ ایمانی میں

اور (جو لوگ ان مشرکین کی ایذاؤں کی تحمل نہ کر کے دین سے پھر جاتے ہیں۔ ان سے کہا جاتا ہے کہ ان کا یہ فعل اچھا نہیں ہے۔ بلکہ اس کو مصائب پر صبر کرنا چاہئے۔ کیونکہ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ) جن لوگوں نے ہمارے معاملہ میں مشقت جھیل لی۔ ہم ان کو اپنی راہیں دکھلائیں گے (جس سے وہ نکوکار ہو جائیں گے) اور یہ یقینی بات ہے کہ اللہ نکوکاروں کے ساتھ (اور انکا معین مددگار) مددگی ہے (اس لئے ان کو حق تعالیٰ کی معیت کا شرف حاصل ہوگا۔ جس کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے کہ وہ ان کو کفار کے پنجۂ ظلم سے نجات دے گا۔ بس ان کو کفار کی ایذاؤں پر صبر کر کے اس دولت کو حاصل کرنا چاہئے اور کمزوری دکھلا کر اتنی بڑی دولت کو ہاتھ سے نہ دینا چاہئے۔

شانِ نزول: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ واضح ہو کہ جب اہل روم اور اہل فارس میں لڑائی ہوئی تو اس میں اہل فارس کو فتح ہوئی۔ اہل روم چونکہ اہل کتاب ہونے کی وجہ سے اقرب باہل اسلام تھے۔ اور اہل فارس بوجہ آتش پرست ہونے کے اقرب بمشرکین مکہ۔ اس لئے اہلِ فارس کی فتح سے مشرکین مکہ کو خوشی ہوئی اور انہوں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ خدا بھی مشرکین کے ساتھ ہے۔ مشرکین کی اس بیجا خوشی اور غلط استدلال سے مسلمانوں کو گونہ ملال تھا۔ اس لئے حق تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾
فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ؕ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾
بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ وَهُمْ عَنِ
الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۗ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ
لَكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾ ثُمَّ كَانَ
عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع

ترجمہ: سورۂ روم مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ الٓمّٓ اہل روم ایک قریب کے موقع میں مغلوب ہو گئے اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب تین سال سے لے کر نو سال تک کے اندر اندر غالب آ جاویں گے پہلے بھی اختیار اللہ ہی کو تھا اور پیچھے بھی اور اس روز مسلمان اللہ تعالیٰ کی اس امداد پر خوش ہوں گے وہ جس کو چاہے غالب کر دیتا ہے اور وہ زبردست ہے رحیم ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا وعدہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو خلاف نہیں فرماتا و

لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے یہ لوگ صرف دنیوی زندگانی کے ظاہر کو جانتے ہیں اور یہ لوگ آخرت سے بے خبر ہیں کیا انہوں نے اپنے دلوں میں یہ غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو اور ان چیزوں کو جو ان کے درمیان میں ہیں کسی حکمت ہی سے اور ایک میعاد معین کے لئے پیدا کیا ہے اور بہت سے آدمی اپنے رب کے ملنے کے منکر ہیں کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں جس میں دیکھتے بھالتے کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا وہ ان سے قوت میں بھی بڑھے ہوئے تھے اور انہوں نے زمین کو بھی بویا جوتا تھا اور جتنا انہوں نے اس کو آباد کر رکھا ہے اس سے زیادہ انہوں نے اس کو آباد کیا تھا اور ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر معجزے لے کر آئے تھے سو خدا ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہ تو خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے پھر ایسے لوگوں کا انجام جنہوں نے برا کام کیا تھا برا ہی ہوا اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا تھا اور ان کی ہنسی اڑاتے تھے۔

رومیوں کے غلبہ کی پیشین گوئی

تفسیر: (اے رسول) اس سرزمین (عرب) کے قریب آدمی مغلوب ہو گئے (مگر یہ مغلوبی عارضی ہے) اور وہ اپنی اس مغلوبی کے بعد چند سال میں (جن کی زیادہ سے زیادہ مدت نو سال ہے) ضرور غالب ہو جائیں گے (کیونکہ) اختیار (اس غلبہ سے) پہلے بھی خدا ہی کو تھا اور (اس کے بعد بھی) خدا ہی کو ہے (پس جس نے انہیں مغلوب کیا تھا وہی ان کو غالب بھی کر دے گا) اور اس روز مسلمان خدا کی مدد سے خوش ہوں گے (یوں بھی کہ رومیوں کو فارس پر غلبہ ہوگا۔ اور یوں بھی کہ خود مسلمانوں کو ان مشرکین پر غلبہ ہوگا۔ چنانچہ جس روز رومیوں کو فارس پر فتح ہوئی۔ اسی دن جنگ بدر میں مسلمانوں کو مشرکین مکہ پر فتح ہوئی۔ اس پر کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ مسلمان آدمی تو کمزور ہیں۔ خدا ان کی مدد کیسے کرے گا۔ کیونکہ) وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے۔ اور وہ بڑا زبردست اور بہت رحم والا ہے (پس اس کے کمال اختیار اور کمال قوت اور کمال رحم کو پیش نظر رکھنے کے بعد اس شبہ کی گنجائش نہیں۔ اب رہا یہ شبہ کہ ہم نے مانا کہ خدا ایسا کر سکتا ہے۔ لیکن یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ ضرور ایسا کرے گا۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ) اس کا خدا نے وعدہ کیا ہے۔ اور حق تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا (الغرض یہ تمام باتیں صحیح ہیں) مگر بہت سے لوگ جانتے نہیں (چنانچہ کچھ لوگ تو حق تعالیٰ کے وعدوں ہی کو نہیں مانتے جس کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ وہ ایسے تصرفات کو بعید سمجھتے ہیں۔ اور دوسرا ابنی یہ کہ وہ ان باتوں کو نبی کا افتراء خیال کرتے ہیں جیسے مشرکین مکہ اور کچھ وعدے کو تسلیم کر کے اس کے ایفاء کو ضروری نہیں سمجھتے جیسے اس زمانہ میں مرزا غلام احمد اور اس کی جماعت) یہ لوگ ایک کھلی ہوئی چیز یعنی[1] دنیاوی زندگی کو تو جانتے ہیں۔ اور آخرت سے (جس کا علم استدلال سے ہو سکتا ہے اپنے فعل کی وجہ سے) بے خبر ہیں۔

آخرت کے منکرین کے لئے لمحہ فکریہ

اور (وہ جو آخرت کا انکار کرتے ہیں تو) کیا انہوں نے اپنے دلوں میں یہ نہیں سوچا کہ حق تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین کو اور اس کے درمیانی چیزوں کو محض ایک صحیح غرض اور ایک میعاد معین کے ساتھ پیدا کیا ہے (یقیناً انہوں نے غور نہیں کیا۔ ورنہ اگر وہ غور کرتے تو ان کی

---

[1] فیہ اشارۃ الی ان من للبیان ۱۲

بے خبری قائم نہ رہ سکتی تھی۔ کیونکہ ان کو سوچنا چاہئے تھا کہ آخر اللہ تعالیٰ نے اس عالم کو فضول پیدا کیا ہے یا اس کی کوئی غرض ہے فضول تو ہو نہیں سکتا کیونکہ یہ تو حکمت کے خلاف ہے جس سے حق تعالیٰ کی شان ارفع واعلیٰ ہے۔ سبحنک ما خلقت هذا باطلاً۔ پس ضرور کسی غرض سے پیدا کیا ہے۔ اور غرض کا صحیح علم خود پیدا کرنے والے کو ہو سکتا ہے اس لئے جو غرض وہ ہی بیان کرے وہ صحیح ہے۔ اور خود خدا نے جو غرض بیان کی ہے وہ اطاعت وتعظیم خالق ہے۔ اور یہ غرض عقلاً بھی صحیح ہے۔ کیونکہ شکر منعم واطاعت مولیٰ ایک امر عقلی ہے۔ جس کا کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ پس یہ غرض عقلاً ونقلاً ہر طرح صحیح ہے۔ اور جب کہ یہ غرض صحیح ہوئی تو اس جزاء وسزا کی بھی ضرورت ہے کیونکہ بغیر اس کے وہ غرض حاصل نہیں ہو سکتی اور جب کہ جزاء وسزا کی ضرورت ہوئی تو اس جزاء وسزا اور کے طریق کی تعیین کا اختیار خود حق سبحانہ کو ہونا چاہئے کیونکہ وہ حاکم اور مالک ہے اور اس تعیین کا علم بھی اسی کے بتلانے سے ہو سکتا ہے جیسا کہ ظاہر ہے اور وہ طریق جو اس نے بتلایا ہے یہ ہے کہ اس عالم کے فنا کرنے کے بعد دوسرا عالم جزاء وسزا کے لئے قائم کیا جائے گا اور یہ طریق خلاف عقل بھی نہیں۔ اس لئے اس کا ماننا بھی ضروری ہے اور جب کہ اس کو مانا گیا تو معلوم ہوا کہ اس عالم کے لئے میعاد معین ہے۔ اور یہ عالم امتحان ہے اور اس کے بعد دوسرا عالم ہوگا۔ جس کا نام آخرت اور قیامت ہے بس مدعا ثابت ہے) اور (باوجود اس کے) بہت سے لوگ اپنے پروردگار سے ملنے کے منکر ہیں۔

عبرت وبصیرت کے سامان

اور (وہ جو اس کے محض بلاوجہ منکر ہیں تو) کیا وہ دنیا میں چلے پھرے نہیں۔ کہ وہ دیکھتے کہ ان سے پہلوں کا جنہوں نے ان باتوں کا نا حق انکار کیا تھا۔ کیسا برا انجام ہوا (اس کی تفصیل یہ ہے کہ) وہ لوگ ان سے قوت میں بھی زیادہ تھے اور انہوں نے زمین کو جوتا بویا بھی تھا۔ اور جس قدر انہوں نے اسے آباد کیا۔ اس سے زیادہ انہوں نے اس کو آباد کیا تھا۔ اور ان کے پاس بھی ان کے رسول صاف صاف احکام لے کر آئے تھے۔ کیونکہ خدا ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا (اور ان کو ان کے برے افعال کے نتیجہ سے آگاہ نہ کرتا) ہاں وہ خود اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے (کہ برابر معاصی میں منہمک تھے اور کسی رسول کی بات نہ مانتے تھے۔ الغرض وہ برابر معاصی میں منہمک رہے) اس کے بعد ان لوگوں کا انجام جنہوں نے برائی کی تھی برا ہی ہوا۔ کیونکہ انہوں نے خدا کے تو احکام کو (ناحق جھٹلایا اور وہ ان کے ساتھ ہمیشہ تمسخر کیا کرتے تھے (الغرض انکار بعث محض بے معنی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ)

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾
وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ
يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾
وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾
فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا
وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ

بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ خلق کو اول بار بھی پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی اس کو پیدا کرے گا پھر اس کے پاس لائے جاؤ گے اور جس روز قیامت قائم ہوگی اس روز مجرم لوگ حیرت زدہ رہ جاویں گے اور ان شریکوں میں سے ان کا کوئی سفارشی نہ ہوگا اور یہ لوگ اپنے شریکوں سے منکر ہو جاویں گے اور جس روز قیامت قائم ہوگی اس روز سب آدمی جدا جدا ہو جاویں گے یعنی جو لوگ ایمان لائے تھے اور انہوں نے اچھے کام کئے تھے وہ تو باغ میں مسرور ہوں گے اور جن لوگوں نے کفر کیا تھا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کے پیش آنے کو جھٹلایا تھا وہ لوگ عذاب میں گرفتار ہوں گے سو تم اللہ کی تسبیح کیا کرو شام کے وقت اور صبح کے وقت اور تمام آسمان وزمین میں اسی کی حمد ہوتی ہے اور بعد زوال اور ظہر کے وقت وہ جاندار کو بے جان سے باہر لاتا ہے اور بے جان کو جاندار سے باہر لاتا ہے اور زمین کو اس کو مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم لوگ نکالے جاؤ گے۔

دوبارہ زندگی اور کافروں کا حال

تفسیر: اللہ ہی پہلی مرتبہ پیدا کرتا ہے۔ اور اس کے بعد وہ مٹی سے دہرائے گا اس کے بعد اس کی طرف تمہاری واپسی ہوگی (جس پر تمہارے اعمال کا محاسبہ ہو کر تم کو جزا وسزا دی جائے گی اور جس روز قیامت برپا ہوگی اس روز جرام پیشہ لوگ حیرت زدہ رہ جائیں گے (کہ ہیں یہ کیا ہو گیا ہے۔ ہم تو قیامت کو ایک لغو خیال سمجھتے تھے۔ یہ تو واقع ہوگئی) اور ان کے معبودان کے سفارشی نہ ہوں گے۔ اور یہ لوگ بھی اپنے معبودوں سے منکر ہو جائیں گے۔

قیامت میں مؤمن وکافر

اور جس روز قیامت برپا ہوگی اس روز (مؤمن وکافر) ایک دوسرے سے جدا ہو جائینگے چنانچہ وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے اچھے کام کئے ہیں سو (ان کی حالت تو یہ ہوگی کہ) وہ ایک باغ میں مسرور ہوں گے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کے ملنے کے جھٹلایا۔ سو وہ لوگ عذاب میں حاضر کئے گئے ہوں گے۔

عبادت کی تاکید

پس (جب کہ مؤمن وکافر کی یہ حالت ہے تو تم کو چاہئے کہ ایمان لاؤ اور اعمال صالحہ کرو۔ اور بالخصوص نماز پنجگانہ ادا کیا کرو۔ کیونکہ پاک ہے خدا۔ اس وقت بھی جب کہ تم شام کرتے ہو (یعنی بوقت مغرب وعشاء) اور اس وقت بھی جب کہ تم صبح کرتے ہو اور اسی کے لئے حمد ہے آسمانوں میں اور زمین میں۔ اور بوقت عصر اور جبکہ تم وقت ظہر میں داخل ہوتے ہو (پس تم کو چاہئے کہ تم ان اوقات میں بذریعہ نماز کے اس کی تسبیح وحمد کیا کرو۔

فائدہ: اس جگہ یہ سمجھ لینا چاہئے کہ مدار تسبیح تنزہ عن النقائص ہے۔ جو کہ مستلزم ہے اتصاف کمال کو جو کہ بنی ہے حمد کا۔ اکثر اہلی العکس پس نزاہت مستلزم ہے حمد کو اور حمد مستلزم ہے نزاہت کو۔ اسی لئے ہر ایک دوسرے کے وقت میں ثابت ہوگی یعنی نزاہت حمد کے وقت میں اور حمد نزاہت کے وقت میں۔ اور نزاہت مساء وصباح کے ساتھ اور حمد عشی وہ ظہر کے ساتھ مختص نہ ہوگی۔ جیسا کہ بظاہر ایسا وہم ہوتا ہے۔ نیز

اس صورت میں اس کی بھی ضرورت نہ ہوگی کہ وعشیا کو حین تصبحون پر معطوف اور ولہ الحمد فی السمٰوٰت والارض کو جملہ معترضہ کہا جائے۔ لانہ خلاف المتبادر من مسوق الکلام۔ اس مضمون استطرادی کے بعد ہم پھر تفسیر کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

خدا کی قدرت

اور کہتے ہیں کہ حق سبحانہ فرماتے ہیں کہ جو حق تعالیٰ منزہ عن النقائص اور متصف بصفات کمال ہے۔ چنانچہ) وہ جاندار کو۔ بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے (جیسے مرغی سے انڈا اور انڈے سے مرغی) اور زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ اور (ان باتوں سے تم کو سمجھ لینا چاہئے کہ) یوں ہی تم بھی (موت سے حیات کی طرف) نکالے جاؤ گے (کیونکہ واقعاتِ مذکورہ سے تم کو حق تعالیٰ کی وسعتِ قدرت کا علم ہو چکا ہے۔ اور معلوم ہو چکا ہے کہ اس کا بے جان کو جاندار بنا دینا کچھ مشکل نہیں)

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَاۗءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۭ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ڰ مِّنَ الْاَرْضِ ڰ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۭ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ ع

ترجمہ: اور اسی کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر تھوڑے ہی دنوں بعد تم آدمی بن کر پھیلے ہوئے پھرتے ہو اور اسی کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہارے واسطے تمہاری جنس کی بیبیاں بنائیں تاکہ تم کو ان کے پاس آرام ملے اور تم میاں بیوی میں محبت اور ہمدردی پیدا کی اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو فکر سے کام لیتے ہیں اور اسی کی نشانیوں میں سے آسمان و زمین کا بنانا ہے اور تمہارے لب ولہجہ اور رنگتوں کا الگ الگ، ہونا ہے اس میں دانشمندوں کے لئے نشانیاں ہیں او(ا)ی کی نشانیوں میں سے تمہارا سونا لیٹنا ہے رات میں اور دن میں اور اسی کی روزی کو

تمہارا تلاش کرنا ہے اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو سنتے ہیں اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ تم کو بجلی دکھلاتا ہے جس سے ڈر بھی ہوتا ہے اور امید بھی ہوتی ہے اور وہی آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اسی سے زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کر دیتا ہے اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب تم کو پکار کر زمین میں سے بلاوے گا تو یکبارگی نکل پڑو گے اور جتنے آسمان اور زمین میں موجود ہیں سب اسی کے تابع ہیں اور وہی ہے جو اول بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ پیدا کریگا اور یہ اس کے نزدیک زیادہ آسان ہے اور آسمان اور زمین میں اسی کی شان اعلیٰ ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

آدمی کی پیدائش مٹی سے

تفسیر :اور منجملہ اس (کی وسعتِ قدرت) کے دلائل کے ایک یہ ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا (اس لئے اول تم بے جان ہوئے ہو) اس کے بعد یکایک تم آدمی ہوئے ہو جو کہ زندہ ہوتے ہو۔

زن وشوئی کی زندگی

اور منجملہ اس (کی وسعت قدرت) کے دلائل کے ایک یہ ہے کہ اس نے خود تم سے تمہارے جوڑے (یعنی مردوں سے عورتیں) اس غرض سے پیدا کیں کہ تم ان سے ملکر آرام پاؤ اور تمہارے درمیان ان سے محبت اور ہمدردی قائم کی۔ اس میں ان لوگوں کے لئے جو غور کریں (خدا کی وسعت قدرت کے) متعدد دلائل ہیں (کیونکہ وہ متعدد واقعات پر مشتمل ہے اور ہر واقعہ ایک مستقل دلیل ہے)

زبان ورنگ کا اختلاف

اور منجملہ اس (کی وسعت قدرت) کے دلائل کے ایک دلیل آسمانوں اور زمین کا پیدا اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف ہے۔ اس میں بھی۔ جاننے والوں کے لئے متعدد دلائل ہیں۔ (کیونکہ یہ مشتمل ہے ایسے واقعات پر جن میں سے ہر ایک ایک مستقل دلیل ہے)

سونا اور طلب رزق

اور منجملہ اس (کی وسعت قدرت) کے دلائل کے ایک تمہارا رات اور دن میں سونا اور اس کا فضل (رزق) طلب کرنا ہے۔ اس میں بھی ان لوگوں کے لئے سنیں جو متعدد دلائل (وسعت قدرت) ہیں (کیونکہ وہ بھی متعدد واقعات پر مشتمل ہے جس میں سے ہر ایک ایک دلیل ہے)

بجلی اور بارش

اور وہ اپنی (وسعت قدرت کے) دلائل میں سے تم کو بجلی دکھلاتا ہے۔ جس میں خوف بھی ہوتا ہے اور طمع بھی وہ آسمان سے پانی برساتا ہے جس پر وہ اس زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ اس میں بھی ان لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں بہت سے دلائل ہیں (کیونکہ وہ بھی متعدد واقعات پر مشتمل ہے)

آسمان وزمین کا قیام اور موت وحیات

اور منجملہ اس کی (وسعت قدرت) کے دلائل کے ایک یہ ہے کہ آسمان وزمین اس کے حکم سے قائم ہیں (اور ایک دلیل اس کے دلائل

تمہارا تلاش کرنا ہے اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو سنتے ہیں اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ وہ تم کو بجلی دکھلاتا ہے جس سے ڈر بھی ہوتا ہے اور امید بھی ہوتی ہے اور وہی آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اسی سے زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کر دیتا ہے اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب تم کو پکار کر زمین میں سے بلاوے گا تو یکبارگی نکل پڑو گے اور جتنے آسمان اور زمین میں موجود ہیں سب اسی کے تابع ہیں اور وہی ہے جو اول بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ پیدا کریگا اور یہ اس کے نزدیک زیادہ آسان ہے اور آسمان اور زمین میں اسی کی شان اعلیٰ ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

آدمی کی پیدائش مٹی سے

تفسیر: اور منجملہ اس (کی وسعت قدرت) کے دلائل کے ایک یہ ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا (اس لئے اول تم بے جان ہوئے ہو) اس کے بعد یکایک تم آدمی ہوئے ہو جو کہ زندہ ہوتے ہو۔

زن وشوئی کی زندگی

اور منجملہ اس (کی وسعت قدرت) کے دلائل کے ایک یہ ہے کہ اس نے خود تم سے تمہارے جوڑے (یعنی مردوں سے عورتیں) اس غرض سے پیدا کیں کہ تم ان سے ملکر آرام پاؤ اور تمہارے درمیان ان سے محبت اور ہمدردی قائم کی۔ اس میں ان لوگوں کے لئے جو غور کریں (خدا کی وسعت قدرت کے) متعدد دلائل ہیں (کیونکہ وہ متعدد واقعات پر مشتمل ہے اور ہر واقعہ ایک مستقل دلیل ہے)

زبان ورنگ کا اختلاف

اور منجملہ اس (کی وسعت قدرت) کے دلائل کے ایک دلیل آسمانوں اور زمین کا پیدا اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف ہے۔ اس میں بھی۔ جاننے والوں کے لئے متعدد دلائل ہیں۔ (کیونکہ یہ مشتمل ہے ایسے واقعات پر جن میں سے ہر ایک ایک مستقل دلیل ہے)

سونا اور طلب رزق

اور منجملہ اس (کی وسعت قدرت) کے دلائل کے ایک تمہارا رات اور دن میں سونا اور اس کا فضل (رزق) طلب کرنا ہے۔ اس میں بھی ان لوگوں کے لئے سنیں جو متعدد دلائل (وسعت قدرت) ہیں (کیونکہ وہ بھی متعدد واقعات پر مشتمل ہے جس میں سے ہر ایک ایک دلیل ہے)

بجلی اور بارش

اور وہ اپنی (وسعت قدرت کے) دلائل میں سے تم کو بجلی دکھلاتا ہے جس میں خوف بھی ہوتا ہے اور طمع بھی وہ آسمان سے پانی برساتا ہے جس پر وہ اس زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ اس میں بھی ان لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں بہت سے دلائل ہیں (کیونکہ وہ بھی متعدد واقعات پر مشتمل ہے)

آسمان وزمین کا قیام اور موت وحیات

اور منجملہ اس کی (وسعت قدرت) کے دلائل کے ایک یہ ہے کہ آسمان وزمین اس کے حکم سے قائم ہیں (اور ایک دلیل اس کے دلائل

قدرت میں سے تمہارا مرنا ہے۔ چنانچہ تم مر وگے) اس کے بعد جب وہ تم کو ایک مرتبہ زمین سے پکارے گا تو تم بلا توقف نکل پڑو گے (جیسا کہ مذکورہ بالا دلائل سے بھی اس کا ثبوت ہو چکا ہے) اور (ایک دلیل اس کی یہ بھی ہے کہ) جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے۔ سب اسی کی ہیں (چنانچہ وہ) سب اس کی فرماں بردار ہیں (اور اس کے حکم تکوینی سے سرتابی نہیں کر سکتیں اور جب کہ سب اس کی ملک ہیں۔ تو تم بھی اس کی ملک ہو۔ اور جب تم اس کی ملک ہو تو اس کے بلانے پر تمہارا زمین سے نکلنا لازم ہے اور (یہ بالکل درست ہے کہ) وہ وہ ہے جو پیدائش کی ابتدا کرتا ہے۔ اور اس کے بعد وہ اسے دہرائے گا۔ اور یہ (دہرانا تو) اس کے لئے اور بھی آسان ہے (کیونکہ سب جانتے ہیں کہ کوئی کام اول مرتبہ بہ نسبت دوسری مرتبہ کرنے کے دشوار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اول خلق میں تو تم لاشئے محض تھے۔ اور اعادہ کے وقت تم شئے ہو گے اور ظاہر ہے کہ لاشے سے شئے بنانا زیادہ دشوار ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ ایک شے سے دوسری شے بنائی جائے اور جب کہ تم کو ابتدائے خلق پر قدرت تسلیم ہے تو اس کے اعادہ پر قدرت کا انکار محض بے معنی ہے۔ الغرض وہ اعادہ خلق پر قدرت رکھتا ہے) اور آسمان وزمین میں اسی کی شان سب سے بڑی ہے (اور نہ کوئی اور اس سے بڑھ کر ہے اور نہ اس کے برابر) اور وہ ہی نہایت زبردست اور بڑا حکمت والا ہے (اور کوئی دوسرا اس کا ہمسر نہیں)

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ ۙ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ٝ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم سے ایک مضمون عجیب تمہارے ہی حالات میں سے بیان فرماتے ہیں کیا تمہارے غلاموں میں کوئی تمہارا اس مال میں جو ہم نے تم کو دیا ہے شریک ہے کہ تم اور وہ اس میں برابر ہوں جن کا تم ایسا خیال کرتے ہو جیسا اپنے

آپس کا خیال کرتے ہو ہم اسی طرح سمجھ داروں کے لئے دلائل صاف صاف بیان کرتے رہتے ہیں بلکہ ان ظالموں نے بلادلیل اپنے خیالات کا اتباع کر رکھا ہے سو جس کو خدا گمراہ کرے اس کو کون راہ پر لاوے گا اور ان کا کوئی حمایتی نہ ہوگا سوتم یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین کی طرف رکھو اللہ کی دی ہوئی قابلیت کا اتباع کرو جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کی اس پیدا کی ہوئی چیز کو جس پر اس نے تمام آدمیوں کو پیدا کیا ہے بدلنا نہ چاہئے پس سیدھا دین یہی ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے تم خدا کی طرف رجوع ہو کر فطرت الٰہی کا اتباع کرو اور اس سے ڈرو اور نماز کی پابندی کرو اور شرک کرنے والوں میں سے مت رہو جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیا اور بہت سے گروہ ہو گئے ہر گروہ اپنے اس طریقہ پر نازاں ہے جو ان کے پاس ہے اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے اپنے رب کو اسی کی طرف رجوع ہو کر پکارنے لگتے ہیں پھر جب اللہ تعالیٰ ان کو اپنی طرف سے کچھ عنایت کا مزہ چکھا دیتا ہے تو بس ان میں سے بعض لوگ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ ہم نے جو ان کو دیا ہے اس کی ناشکری کریں سو چند روز اور حظ حاصل کر لو پھر جلدی تم معلوم کر لو گے کیا ہم نے ان پر کوئی سند نازل کی ہے کہ وہ ان کو شرک کرنے کو کہہ رہی ہے۔

ابطال شرک

تفسیر: اب وہ (ابطال شرک کے لئے) خود تمہاری ایک حالت کو مثل کے طور پر بیان کرتا ہے (اچھا تم بتلاؤ) کیا ان چیزوں میں جو ہم نے تم کو عطا کی ہیں تمہارے شریک ہیں کہ تم اور وہ ان میں برابر ہوں۔ جن سے تم یوں ہی ڈرتے ہو جیسے تم اپنوں سے ڈرتے ہو (جو کہ تمہارے ہمسر ہیں۔ اس کا جواب تم یہی دو گے کہ ایسا نہیں ہے۔ تو اب تم خیال کرو کہ جب تمہاری خاص مملوکات میں جو در حقیقت تمہاری ہیں بھی نہیں بلکہ ہماری ہیں۔ تمہارا کوئی شریک نہیں حالانکہ تم ان کے حقیقی مالک بھی نہیں۔ پھر ہم جو کہ اشیاء کے حقیقی مالک ہیں ان میں ہمارا کوئی شریک کیونکر ہو سکتا ہے (دیکھو) ہم ان لوگوں کے لئے جو سمجھیں یوں کھول کھول کر دلائل بیان کرتے ہیں لیکن جب کوئی سمجھنا ہی نہ چاہے تو اس کا کیا علاج۔ الغرض جو لوگ شرک کرتے ہیں وہ کسی دلیل کی بناء پر نہیں کرتے) بلکہ ان ظالموں نے بلادلیل اپنی خواہشات کا اتباع کر رکھا ہے (جس کے لازمی نتیجہ کے طور پر خدا نے انہیں گمراہ کر رکھا ہے) اب (تم بتلاؤ کہ) جسے (خود اس کے سوء اختیار کی بدولت) خدا گمراہ کرے اسے کون ہدایت کر سکتا ہے (الغرض نہ ان کو عمل کے وقت کوئی ہدایت کر سکتا ہے) اور نہ (سزا کے وقت) ان کے کوئی مددگار ہوں گے۔

دین حنیف کی دعوت

پس (جب کہ شرک کا بطلان اور مشرکین کی حالت معلوم ہو چکی تو اے رسول تم اس بلا میں نہ پھنسنا بلکہ تم شرک سے) پھر کر ٹھیک اس دین کی طرف اپنا رخ رکھنا بجالیکہ[1] وہ خدا کی وہ فطرت ہے۔ جس پر حق تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے کیونکہ خدا کی خلقت کو (بلا اس کے حکم کے) بدلنا نہ چاہئے (غرض) یہ بالکل صحیح دین ہے۔ اور اس میں تبدیلی کی اصلاً ضرورت نہیں) مگر بہت سے لوگ جانتے نہیں (اور اس لئے اسے خواہ مخواہ بگاڑتے ہیں) تم اس کی طرف[2] رجوع کرنے والے ہو۔ اور اس سے ڈرو اور باقاعدہ نماز پڑھو اور مشرکوں میں سے نہ ہو۔ جنہوں نے اپنے دین کو پارہ پارہ کر رکھا ہے۔ اور مختلف جماعتیں بن گئے ہیں (پھر یہ بھی نہیں کہ حق کی تلاش ہو اور تلاش بھی نہ ہو تو

[1] اشارة الى ان فطرة الله حال من الدين ويحتمل الاستئناف اى الزموا الفطرة الله ١٢ [2] اشارة الى تقدير العامل اى كونوا منيبين اليه ١٢

جب حق ان کے پاس آئے تو اسے قبول کریں بلکہ) سب اس پر خوش (اور قانع) ہیں جو ان کے پاس ہے (یہ بات ان کی نہایت بیجا ہے)

انسان کا حال

اور (اس سے بڑھ کر بیجا یہ بات ہے کہ) جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو (اس وقت) وہ اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو کر اس کو پکارتے ہیں پھر جس وقت وہ (ان کی بے کسی پر رحم کر کے) ان کو اپنی طرف سے رحمت کا مزہ چکھاتا ہے۔ تو ان میں سے ایک فریق دفعۃً (بدل جاتا ہے اور پھر) اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے تاکہ اس نعمت کی ناقدری کرے جو ہم نے اسے دی تھی (خیر کچھ مضائقہ نہیں) تم (چند روز) خوب مزے اڑا لو اس کے بعد تمہیں عنقریب (اس کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا (ان سے کوئی پوچھے کہ) کیا ہم نے ان پر کوئی حجت نازل کی ہے سو وہ اس کے ساتھ ان کے شرک کو بتاتی ہے (اور ان سے کہتی ہے کہ تمہارا یہ طریق اچھا ہے تم اس پر رہو۔ ایسا تو نہیں پھر یہ شرک کیوں کرتے ہیں)

وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ
يَقْنَطُونَ ﴿٣٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ
لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٣٧﴾ فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ
يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٣٨﴾ وَمَا آتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ
النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِندَ اللَّهِ ۖ وَمَا آتَيْتُم مِّن زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْمُضْعِفُونَ ﴿٣٩﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم
مَّن يَفْعَلُ مِن ذَٰلِكُم مِّن شَيْءٍ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٤٠﴾

ترجمہ: اور ہم جب لوگوں کو کچھ عنایت کا مزہ چکھادتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اور اگر ان کے اعمال کے بدلہ میں جو پہلے اپنے ہاتھوں کر چکے ہیں ان پر کوئی مصیبت آ پڑتی ہے تو بس وہ لوگ ناامید ہو جاتے ہیں کیا ان کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے زیادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہے کم دیتا ہے اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں پھر قرابتدار کو اس کا حق دیا کرو اور مسکین اور مسافر کو بھی یہ ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو اللہ کی رضا کے طالب ہیں اور ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور جو چیز تم اس غرض سے دو گے کہ وہ لوگوں کے مال میں پہنچ کر زیادہ ہو جاوے تو یہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو زکوٰۃ دو گے جس سے اللہ کی رضا طلب کرتے ہو گے تو ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے پاس بڑھاتے رہیں گے اللہ ہی وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو رزق دیا پھر تم کو موت دیتا ہے پھر تم کو جلائے گا کیا تمہارے شرکاء میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ بھی کر سکے وہ ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے۔

خوشی وغم میں انسان کا طریقہ

تفسیر: اور (جس طرح لوگوں کو مذکورۂ بالا حرکت بیجا تھی۔ یوں ہی ان کی ایک بیجا بات یہ ہے کہ) جس وقت ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر اترا جاتے ہیں (اور کہیں شرک کرتے ہیں اور کہیں اور عاصی) اور جب کہ خود ان کی کرتوتوں کی بدولت انہیں کوئی ناگوار حالت لاحق ہوتی ہے تو یکا یک وہ مایوس ہو جاتے ہیں (اور خدا کی ایسی شکایتیں کرتے ہیں کہ گویا نہ اس نے کبھی ان پر کوئی انعام کیا ہے اور نہ آئندہ کبھی کرے گا۔ سو یہ دونوں طریق ان کے غلط ہیں) اور (وہ جو ایسا کرتے ہیں تو) کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ حق تعالیٰ (کبھی کسی کو راحت دیتا ہے اور کبھی تکلیف چنانچہ وہ) جس کے لئے چاہتا ہے روزی کو فراخ کر دیتا ہے۔ اور جس کے لئے چاہتا ہے اسے تنگ کر دیتا ہے (سو امرِ اول پر نظر کر کے جو لوگ ناامید ہو جاتے ہیں ان کو ناامیدی نہ کرنی چاہئے اور امر ثانی کو دیکھ کر اترانے والے کو اترانا نہ چاہئے الغرض) اس واقعہ میں متعدد دلائل ہیں ان لوگوں کے لئے جو مانیں (کیونکہ یہ واقعہ جس طرح فرحین وقانطین کی غلطیاں ظاہر کرتا ہے۔ یوں ہی مشرکین کو توحید کی طرف رہنمائی کرتا ہے)

حقوق کی ادائیگی کی تاکید اور ناجائز طریقے سے اجتناب کا حکم

پس (جس کہ رزق کی تنگی وفراخی حق تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ تو تم کو چاہئے کہ تم تنگی کے خوف سے کسی کا حق نہ رکھو بلکہ) تم قرابت دار کو اور غریب کو اور مسافر کو ان کے حقوق دو۔ یہ بات بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو خدا کی خوشنودی چاہتے ہیں۔ اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔ اور (اس طرح تم کو یہ بھی چاہئے کہ تم اپنے مال کو ناجائز ذرائع سے بڑھانے کی کوشش نہ کرو جیسے سود۔ کیونکہ) جو سودی روپیہ[1] (وغیرہ) تم اس غرض سے دیتے ہو کہ وہ لوگوں کے مالوں میں بڑھے سو (وہ صرف دنیا ہی میں بڑھ سکتا ہے۔ لیکن) وہ خدا کے یہاں نہیں بڑھ سکتا (کیونکہ وہ اسے ملیامیٹ کر دیتا ہے) اور (تم کو چاہئے کہ زکوٰۃ دیا کرو۔ کیونکہ) جو زکوٰۃ تم ایسی حالت میں دیتے ہو کہ اس سے تم کو حق تعالیٰ کی خوشنودی مقصود ہے تو (وہ بیشک خدا کے یہاں بڑھے گی اور) یہی لوگ ہیں جو حقیقی طور پر (اپنے مالوں کو) بڑھانے والے ہیں (الغرض نہ رزق کی تنگی کے خوف سے (تم کو اپنے مالوں کو ناجائز طور پر بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور نہ دوسروں کی حق تلفی کرنی چاہئے نہ زکوٰۃ سے دستکش ہونا چاہئے۔ خیر یہ مضامین استطرادی تھے۔ اب ہم پھر ابطال شرک کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ شرک یقیناً باطل ہے کیونکہ) اللہ ہی نے تمہیں پیدا کیا اس کے بعد تمہیں رزق دیا۔ اس کے بعد تم کو مارے گا۔ اس کے پھر تم کو زندہ کرے گا (چنانچہ یہ سب باتیں ثابت شدہ ہیں۔ اب تم یہ بتلاؤ) کیا تمہارے (تجویز کئے ہوئے) شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی کام کرتا ہو (توبہ توبہ) وہ پاک ہے اور برتر ہے ان کے شرک سے (ان لوگوں کو اس کے انجام بد سے ڈرنا چاہئے۔ کیونکہ)

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ

[1] سودی روپیہ سے مراد وہ روپیہ جو سود لینے کو دیا جائے۔ اور ناس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو وہ روپیہ دیا جاتا ہے۔ اور ان کے مالوں میں اس روپیہ کا بڑھنا ظاہر ہے۔ کیونکہ وہ روپیہ جب اصل مالک کے پاس واپس ہوتا ہے تو بہت زیادہ ہو کر واپس ہوتا ہے ۱۲

كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا
مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا
فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ
الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ
رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا
نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ
يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ
مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ
قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَانْظُرْ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ
لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا
مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾
وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾

ترجمہ: خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب بلائیں پھیل رہی ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے بعضے اعمال کا مزہ ان کو چکھادے تا کہ وہ باز آجاویں آپ فرمادیجئے کہ ملک میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ جو لوگ پہلے ہو گزرے ہیں ان کا اخیر کیسا ہوا ان میں اکثر مشرک ہی تھے سو تم اپنا رخ اس دین راست کی طرف رکھو قبل اس کے کہ ایسا دن آجاوے جس کے واسطے پھر خدا کی طرف سے ہٹنا نہ ہوگا اس دن سب لوگ جدا جدا ہو جاویں گے جو شخص کفر کر رہا ہے اس پر تو اس کا کفر پڑے گا اور جو نیک عمل کر رہا ہے سو یہ لوگ اپنے لئے سامان کر رہے ہیں جس کا حاصل یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اپنے فضل سے جزا دے گا جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے واقعی اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خوشخبری دیتی ہیں اور تا کہ تم کو اپنی رحمت کا مزہ چکھادے اور تا کہ کشتیاں اس کے حکم سے چلیں اور تا کہ تم اس کی روزی تلاش کرو اور تا کہ تم شکر کرو اور ہم نے آپ سے پہلے بہت

سے پیغمبران کی قوموں کے پاس بھیجے اور وہ ان کے پاس دلائل لے کر آئے سو ہم نے ان لوگوں سے انتقام لیا جو مرتکب جرائم ہوئے تھے اور اہل ایمان کا غالب کرنا ہمارے ذمہ تھا اللہ ایسا ہے کہ وہ ہوائیں بھیجتا ہے پھر وہ بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر تم مینہ کو دیکھتے ہو کہ اس کے اندر سے نکلتا ہے پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے پہنچا دیتا ہے تو بس وہ خوشیاں کرنے لگتے ہیں اور وہ لوگ قبل اس کے کہ ان کے خوش ہونے سے پہلے ان پر برسے ناامید تھے سو رحمت الٰہی کے آثار دیکھو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد کس طرح زندہ کرتا ہے کچھ شک نہیں کہ وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا اور اگر ہم ان پر اور ہوا چلا دیں پھر یہ لوگ کھیتی کو زرد ہوا دیکھیں تو یہ اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں سو آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور بہروں کو آواز نہیں سنا سکتے جبکہ پیٹھ پھیر کر چل دیں اور آپ اندھوں کو ان کی بے راہی سے راہ پر نہیں لا سکتے آپ تو بس ان کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں کا یقین رکھتے ہیں پھر وہ مانتے ہیں۔

لوگوں کے کرتوت کی وجہ سے فتنہ وفساد

تفسیر: خشکی وتری میں لوگوں کے کرتوتوں کے سبب خرابی ظاہر ہو چکی ہے چنانچہ ان کو قحط وبا، طوفان وغیرہ میں مبتلا کیا گیا ہے) تا کہ ان کے بعض اعمال (قبیحہ) کا بدیں توقع مزہ چکھا دے کہ وہ ان اعمال قبیحہ سے پلٹ جائیں گے (ان لوگوں کو اس کے ماننے میں تامل ہوگا۔ اس لئے) آپ ان سے کہئے کہ تم زمین میں چلو پھر و دیکھو کہ ان لوگوں کا کیسا انجام ہوا جو ان سے پہلے تھے۔ یہ لوگ اکثر مشرک تھے (پس ثابت ہوا کہ شرک کا انجام بہت برا ہے)۔

دین قیم

پس (جب کہ انجام شرک کی برائی ثابت ہوگئی تو) آپ اپنا رخ ٹھیک اس دین صحیح کی طرف رکھئے۔ قبل اس کے کہ وہ دن آئے جو آنے کے بعد خدا کی طرف سے لوٹایا نہ جائے گا (کیونکہ اس کے بعد شرک سے توبہ مفید نہ ہوگی نیز کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔ کیونکہ) اس روز سب ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے (اور کوئی کسی کی مدد نہ کرے گا۔ یہ نصیحت جو ہم کر رہے ہیں اس میں ہمارا کوئی نفع نقصان نہیں ہے بلکہ سراسر تمہارا ہی نفع نقصان ہے۔ کیونکہ) جو کوئی کفر کرے تو اس کے کفر کا وبال خود اس پر ہوگا اور جو کوئی نیک کام کرے تو یہ نیک کام کرنے والے) اپنے ہی لئے سامان کر رہے ہیں۔ تا کہ حق تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام کئے اپنے فضل سے اچھا بدلہ دے کیونکہ وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔ (اور اس لئے ان کو اچھا بدلہ بھی نہیں دیتا خیر یہ مضامین استطراداً تھے۔ اب ہم مضمون سابق کی طرف عود کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک دلیل ابطال شرک کے لئے اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم الخ میں گذر چکی ہے۔ اور اس سے پہلے دوسرے دلائل گزر چکے ہیں)

ہوا اور توحید: اور منجملہ اس کے دلائل (توحید) کے ایک اس کا ہواؤں کو ایسی حالت میں چھوڑنا ہے کہ وہ لوگوں کو (بارش کی) خوشخبری دینے والی ہیں اور (اس لئے چھوڑتا ہے) تا کہ وہ تم کو اپنی رحمت کا مزہ چکھائے (کہ ان سے بارش ہو اور بارش سے غلہ وغیرہ پیدا ہو۔ جس کو تم کھاؤ) اور تا کہ ان کے ذریعہ سے اس کے حکم سے کشتیاں چلیں (جن میں تم سفر کرو) اور تا کہ تم (اس سفر کے ذریعہ سے) اس کا

[1] اللام متعلق بقولہ یمہدون ۱۲

فضل (یعنی اپنی روزی) طلب کرو۔ اور بدیں توقع (بھیجتا ہے) کہ تم (ان فوائد اور منافع کو پیش نظر رکھکر اس کا) شکر کرو (جس کا حاصل حق تعالیٰ کی اطاعت اور غیر اللہ سے اعراض ہے۔ اور یہ دلیل توحید اس لئے ہے کہ ان باتوں پر خدا کے سوا کسی کو قدرت نہیں۔ لہذا وہی معبود ہے نہ کہ کوئی اور۔ الغرض یہ (دلائل توحید ہیں اور ان کا مقتضے یہ ہے کہ لوگ شرک سے توبہ کریں۔ لیکن وہ ایسا نہیں کرتے۔ اور برابر شرک پر مصر ہیں۔ جس کا ان کو نتیجہ بھگتنا ہوگا)

ایمان والوں کی مدد

اور (اے رسول جس طرح ہم نے آپ کو ان کی طرف بھیجا ہے یوں ہی) ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تھا۔ اور (آپ کی طرح) وہ بھی ان کے پاس دلائل واضح لے کر آئے تھے جس پر (انہوں نے ان کو یوں ہی جھٹلایا۔ جس جس طرح آپ کو انہوں نے اور اس پر) ہم نے ان لوگوں سے انتقام لیا۔ جنہوں نے ارتکاب جرم کیا تھا۔ اور (مسلمانوں کو ان کے شر سے نجات دی کیونکہ) ہمیں مسلمانوں کی مدد کرنا ضروری تھا (پس یوں ہی ہم ان سے بھی انتقام لیں گے۔ اور ان کے مقابلہ میں مؤمنین کی مدد کریں گے۔ پس آپ خاطر جمع رکھیں اور ان کی ایذاؤں سے شکستہ خاطر نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے احسانات

تعجب کی بات ہے کہ یہ لوگ حق تعالیٰ کی اطاعت سے سرتابی کرتے ہیں حالانکہ) خدا وہ ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے۔ جس پر وہ ابر کو ابھارتی ہیں۔ اس پر حق تعالیٰ اسے آسمان میں جس طرح چاہتا ہے پھیلاتا ہے۔ اور اس کو متعدد ٹکڑے کرتا ہے۔ اس کے بعد (اے ناظر) تو اس کے درمیان سے مینہ نکلتا دیکھتا ہے اس پر جب کہ وہ اسے اپنے بندوں میں سے ان لوگوں کو بھیجتا ہے۔ جن کو بھیجنا چاہتا ہے تو وہ یکا یک خوش ہو جاتے ہیں حالانکہ وہ اس سے پیشتر کہ ان پر اس کو ان کی خوشی سے پیشتر نازل کیا جائے یقیناً نا امید تھے (اور اس بارش سے جنگل ہرا بھرا ہو جاتا ہے۔ اب تم سوچو کہ کیا ایسا کامل القدرۃ والاختیار اور ایسا منعم خدا اس قابل ہے کہ اس کی نافرمانی کی جائے معاذ اللہ اب (اے ناظر) تو خدا کی رحمت (بارش) کے آثار (نباتات) کو بنظر غور دیکھ (اور سوچ کہ) حق تعالیٰ زمین کو اس کے مرنے کے بعد کیسے (عجیب طریقہ سے) زندہ کر دیتا ہے (پس) وہ یوں ہی (قیامت میں) مردوں کو بھی زندہ کر دے گا۔ اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے (اس لئے نہ اسے زمین کا زندہ کرنا مشکل ہے اور نہ مردوں کا زندہ کرنا۔ اور مشرکین کا انکار بعث محض ہٹ دھرمی ہے۔ خیر یہ مضمون بعث تو استطرادی تھا۔ اور ہم کو کہنا یہ ہے کہ جب حق تعالیٰ ایسی ہوائیں چلاتے ہیں۔ جو مینہ برساتی ہیں۔ تو وہ خوش ہوتے ہیں) اور اگر ہم ہوا کو بھیجتے ہیں جس پر وہ اس (کھیتی) کو زرد دیکھتے ہیں تو فوراً ہی ناشکری کرنے لگتے ہیں (یہ طرز ان کا اور بھی عجیب ہے)

کافر و مشرک مردہ کی طرح ہیں

پس (جبکہ ایسے دلائل ظاہرہ سے بھی یہ لوگ راہ راست پر نہیں آتے۔ تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ بالکل مردے اور (بہرے اور اندھے ہیں۔ اور جبکہ خود ان کی یہ حالت ہے تو ان کی ہدایت نہ حاصل کرنے کا آپ پر کوئی الزام نہیں کیونکہ) یہ یقینی بات ہے کہ آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔ اور نہ آپ بہروں کو پکار سکتے ہیں بالخصوص جب کہ وہ (سننا بھی نہ چاہیں اور) منہ پھیر کر چل دیں اور (اسی طرح) آپ اندھوں

کو ان کی گمراہی سے راہ پر نہیں لا سکتے آپ صرف ان کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیات کو مانیں۔ چنانچہ (آپ نے ان کو سنایا اور) اب وہ (آپ کی باتیں سن کر حق تعالیٰ کے) فرماں بردار ہیں۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّ شَیْبَةً ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَ هُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ ﴿۵۴﴾ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ۬ مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَ قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَ الْاِیْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى یَوْمِ الْبَعْثِ ۫ فَهٰذَا یَوْمُ الْبَعْثِ وَ لٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَیَوْمَئِذٍ لَّا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَ لَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ لَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَ لَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰیَةٍ لَّیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لَا یَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِیْنَ لَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾

ترجمہ: اللہ ایسا ہے جس نے تم کو ناتوانی کی حالت میں بنایا پھر ناتوانی کے بعد توانائی عطا کی پھر توانائی کے بعد ضعف اور بڑھاپا کیا وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ جاننے والا اور قدرت رکھنے والا ہے اور جس روز قیامت قائم ہوگی مجرم لوگ قسم کھا بیٹھیں گے کہ وہ لوگ (یعنی ہم عالم برزخ میں) ایک ساعت سے زیادہ نہیں رہے اسی طرح یہ لوگ الٹے چلا کرتے تھے اور جن لوگوں کو علم اور ایمان عطا ہوا ہے وہ کہیں گے کہ تم تو نوشتہ خداوندی کے موافق قیامت کے دن تک رہے ہو سو قیامت کا دن یہی ہے ولیکن تم یقین نہ کرتے تھے غرض اس دن ظالموں کو ان کا عذر کرنا نفع نہ دے گا اور نہ ان سے خدا کی خفگی کا تدارک چاہا جاوے گا اور ہم نے لوگوں کے واسطے اس قرآن میں ہر طرح کے عمدہ مضامین بیان کئے ہیں اور اگر آپ ان کے پاس کوئی نشانی لے آویں تب بھی یہ لوگ جو کافر ہیں یہی کہیں گے کہ تم سب نرے اہل باطل ہو جو لوگ یقین نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر یونہی مہر کر دیتا ہے سو آپ صبر کیجئے بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور یہ بدیقین لوگ آپ کو بے برداشت نہ کرنے پاویں۔

انسان کی پیدائش، جوانی اور بڑھاپا

تفسیر: (اے منکرو) خدا (جس کی اطاعت کے لئے تم سے کہا جاتا ہے) وہی تو ہے جس نے تمہیں (ابتداء خلقت میں) کمزوری سے پیدا کیا (یعنی تم کو کمزور بنایا۔ اس کے بعد کمزوری کے بعد قوۃ بنائی۔ چنانچہ جوانی میں تم کو مضبوط بنا دیا) اس کے بعد قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا بنایا۔ (اور تم کو جوان اور قوی سے کمزور اور بڈھا بنایا اور ان ہی کی کیا تخصیص ہے) بلکہ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا

ہے۔ اور وہ بڑا جاننے والا اور بڑا قدرت والا ہے (پس تم سوچو کہ ایسے کامل العلم اور کامل القدرۃ اور کامل الاختیار خدا کی مخالفت کر کے تم کس نتیجہ پر پہنچو گے۔ پس تم خدا کی اطاعت کرو۔ اور سمجھو کہ ایک روز قیامت ضرور آنے والی ہے)

قیامت میں حال

اور (گو تم اس وقت اس کا نہایت سختی کے ساتھ انکار کرتے ہو لیکن) جس روز قیامت برپا ہوگی اس روز مجرمین (کے ہوش اڑ جائیں گے اور وہ) قسم کھا کر کہیں گے کہ وہ (اس سے پہلے) ایک ساعت سے زیادہ نہیں ٹھہرے (اب تم دیکھو کہ جس طرح۔ اب الٹے لے جائے جا رہے ہیں کہ اس قدر مدت طویلہ کو ایک ساعت اور قیامت کو بہت جلد آنے والی بتا رہے ہیں) یوں ہی وہ دنیا میں الٹے لے جائے جاتے تھے کہ اس کے آنے ہی کے سرے سے منکر تھے۔ خیر ان کا تو یہ بیان ہوگا کہ وہ ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے) اور جن کو علم صحیح اور ایمان دیا گیا ہے۔ وہ کہیں گے کہ تم تو نوشتہ خداوندی کے موافق قیامت تک رہے ہو (پھر تم اسے ایک گھڑی کیوں بتلاتے ہو) اور یہ قیامت کا دن ہے۔ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا مگر تم جانتے نہ تھے (اس لئے جہالت سے اس کا انکار کیا کرتے تھے اب بتلاؤ کیا اب بھی انکار کرو گے) پس اس روز ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم پر کمر باندھ رکھی تھی ان کی معذرت نافع نہ ہوگی اور نہ ان سے اس کی درخواست کی جائے گی کہ وہ خدا کو راضی کر لیں (یہ تقسیم ہے ہماری جانب سے لوگوں کو)

قرآن پاک اور انسان

اور ہم نے لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے اس قرآن میں ہر قسم کے مضامین بیان کیے (اور ان کو طرح طرح سے سمجھانے کی کوشش کی لیکن افسوس کہ ایک بات بھی ان کی سمجھ میں نہ آئی) اور (صرف یہی نہیں کہ وہ دلائل کو نہ مانتے ہوں۔ بلکہ ان کی ہٹ کی یہ حالت ہے کہ) اگر تم ان کے پاس کوئی (خارق عادت) نشانی لاؤ گے تب بھی وہ یہی کہیں گے کہ تم صرف اہل باطل ہو (اور یہ تمہارا شعبدہ ہے۔ تم نے ان کی حالت دیکھی؟) یوں حق تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں پر مہر کر دیتے ہیں جو (حق کو) جاننے کا قصد نہیں کرتے (جس طرح ان لوگوں کے دلوں پر کر رکھی ہے) پس (جبکہ ان کے ماننے کی کوئی توقع نہیں۔ تو اے رسول آپ صبر کیجئے۔ اور خدا کے وعدہ کے منتظر رہئے۔ کیونکہ خدا کا وعدہ بالکل صحیح ہے۔ اور ایسا نہ ہونا چاہئے کہ یہ لوگ جو یقین نہیں رکھتے آپ کو ہلکا پائیں (اور آپ طیش میں آ کر ان سے لڑنا شروع کر دیں۔ کیونکہ ہنوز اس کا موقع نہیں ہے جب وقت آئے گا ہم خود حکم دیں گے)۔

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ① تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ② هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ③ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ④ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ

وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۶ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِىْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۷ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝۸ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۹ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۗ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝۱۰ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِىْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۗ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۱

ترجمہ: سورہ لقمان مکے میں نازل ہوئی اور اس میں چونتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ الٓمٓ یہ آیتیں ہیں ایک پر حکمت کتاب کی جو کہ ہدایت اور رحمت ہے نیکوکاروں کے لئے جو نماز کی پابندی کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ لوگ آخرت کا پورا یقین رکھتے ہیں یہ لوگ اپنے رب کے سیدھے راستہ پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور بعضا آدمی ایسا (بھی) ہے جو ان باتوں کا خریدار بنتا ہے جو (اللہ سے) غافل کرنے والی ہیں تا کہ اللہ کی راہ سے بے سمجھے بوجھے گمراہ کرے اور اس کی ہنسی اڑاوے ایسے لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے اور جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ شخص تکبر کرتا ہوا منہ موڑ لیتا ہے جیسے اس نے سنا ہی نہیں جیسے اس کے کانوں میں ثقل ہے سو اس کو ایک دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے البتہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کے لئے عیش کی جنتیں ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ نے سچا وعدہ فرمایا ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو بلا ستون بنایا تم ان کو دیکھ رہے ہو اور زمین میں پہاڑ ڈال رکھے ہیں کہ وہ تم کو لے کر ڈانواڈول نہ ہونے لگے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلا رکھے ہیں اور ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس زمین میں ہر طرح کے عمدہ اقسام اگائے یہ تو اللہ کی بنائی ہوئی چیزیں ہیں اب تم لوگ مجھ کو دکھاؤ کہ اس کے سوا جو ہیں انہوں نے کیا کیا چیزیں پیدا کی ہیں بلکہ یہ ظالم لوگ صریح گمراہی میں ہیں۔

قرآن کے فوائد

تفسیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ جو (تم کو سنائی جاتی ہیں) یہ آیتیں ہیں ایک پر حکمت کتاب کی جو کہ ہدایت اور رحمت ہے نیک

کاروں کے لئے جو کہ باقاعدہ نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو آخرت پر واقعی یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے رب کی جانب سے ہدایت پر ہیں۔ اور یہی لوگ کامیاب ہیں (پس لوگوں کو چاہئے کہ وہ ان پر ایمان لائیں۔ اور ان پر عمل کریں۔ یہ تو واقعہ ہے)۔

قرآن کے مخالفین

اور (برخلاف اس کے مقتضا کے) لوگوں میں سے بعض ایسے تھے جو فضول قصے اس لئے خریدتے ہیں کہ (لوگوں کو اس قرآن سے ہٹا کر) خدا کی راہ سے بے جانے بوجھے بھٹکا دے۔ یہ لوگ وہ ہیں جن کے لئے ذلت آمیز عذاب ہوگا (کیونکہ یہ لوگ تنہا خود ہی گمراہ نہیں ہوتے بلکہ دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں) اور جس وقت اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ تکبر کرتے ہوئے یوں پیٹھ کر چلا جاتا ہے جیسے اس نے ان کو سنا ہی نہیں۔ گویا کہ اس کے کانوں گرانی ہے (جس کی وجہ سے اسے سنائی ہی نہیں دیتا) پس (اے رسول) آپ اسے سخت تکلیف دہ عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے گا (کیونکہ اگر وہ ان حرکتوں سے باز نہ آیا۔ تو اس کے لئے عذاب مذکور لازمی ہے۔

مؤمنین: برعکس اس کے) جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے عیش وعشرت کے باغات ہوں گے (اور عارضی طور پر نہیں بلکہ) یوں کہ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے خدا نے اس کا بالکل صحیح وعدہ کیا ہے (جس میں اصلاً تخلف نہیں ہو سکتا۔ اور اس سے محض ترغیب مقصود نہیں ہے) اور وہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے (اس لئے اس کا وعدہ پورا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ جھوٹ یا عاجز بولتا ہے یا احمق۔ اور خدا ان دونوں سے پاک ہے پھر وہ جھوٹا وعدہ کیوں کریگا۔

خدا کی قوت وحکمت

تم اس کی قوت وحکمت کا اس سے اندازہ کر سکتے ہو کہ) اس نے آسمانوں کو بلا ستونوں کے پیدا کیا چنانچہ تم ان کو (اس صفت پر) مشاہدہ کر رہے ہو۔ اور اس نے زمین پر مضبوط پہاڑ قائم کئے کہ مبادا وہ ہمیں لے کر ایک طرف کو نہ جھک جائے۔ اور اس میں ہر قسم کے حیوانات پھیلائے۔ اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا۔ جس پر ہم نے اس میں طرح طرح کے عمدہ اقسام (نباتات) اگائے۔ اس سے جس طرح حق تعالیٰ کی قوت اور حکمت کا پتہ چلتا ہے یوں ہی اس سے اس کا تفرد بھی معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر خدا کے سوا کوئی اور بھی خدا ہوتا تو جس طرح حق تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کر کے ان کو اپنے وجود کی طرف رہنمائی کی ہے یوں ہی وہ بھی کرتا۔ کیونکہ یہ ناممکن تھا کہ حق تعالیٰ اپنی مصنوعات لوگوں کے سامنے پیش کر کے ان کو اس سے توڑنے کی کوشش کرے اور صرف اپنی خدائی کو تسلیم کرنے کے لئے ان کو مجبور کرے اور وہ خاموش دیکھتا رہے۔ اور اپنی خدائی پر کوئی زبردست حجت قائم کر کے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ نہ کرے۔ اور جب واقعہ یہ ہے تو اب ہم کہتے ہیں کہ) یہ تو وہ چیزیں ہیں جن کو خدا نے پیدا کیا ہے۔ اب تم ہمیں دکھلاؤ کہ انہوں نے کیا پیدا کیا ہے۔ جو اس کے سوا ہیں (حقیقت یہ ہے کہ نہ خدا کے سوا کوئی خدا ہے اور نہ اس نے کچھ پیدا کیا) بلکہ یہ ظالم کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں۔ (اور ناحق ان ہوئی چیزیں تراش رہے ہیں۔ پس یہ سراسر احمق ہیں)۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۱۲ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّ الشِّرْكَ

لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِۚ ۝ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًاؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍۚ ۝ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ۝

ترجمہ: اور ہم نے لقمان کو دانشمندی عطا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے رہو اور جو شخص شکر کرے گا وہ اپنے ذاتی نفع کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے گا تو اللہ تعالیٰ بے نیاز خوبیوں والا ہے اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا خدا کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرانا بیشک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق تاکید کی ہے اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اس کو پیٹ میں رکھا اور دو برس میں اس کا دودھ چھوٹتا ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کیا کر میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے اور اگر تجھ پر وہ دونوں اس بات کا زور ڈالیں کہ میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرائے جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہ ہو تو ان کا کچھ کہنا نہ ماننا اور دنیا میں ان کے ساتھ خوبی سے بسر کرنا اور اس شخص کی راہ پر چلنا جو میری طرف رجوع ہو پھر تم سب کو میرے پاس آنا ہے پھر میں تم کو جتلا دوں گا جو کچھ تم کرتے تھے بیٹا اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر ہو پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو یا وہ آسمانوں کے اندر ہو یا وہ زمین کے اندر ہو تب بھی اس کو اللہ تعالیٰ حاضر کر دے گا بیشک اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین باخبر ہے بیٹا نماز پڑھا کرو اور اچھے کاموں کی نصیحت کیا کر اور برے کاموں سے منع کیا کر اور تجھ پر جو مصیبت واقع ہو اس پر صبر کیا کر یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے اور لوگوں سے اپنا رخ مت پھیر اور زمین پر اترا کر مت چل بیشک اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتے اور اپنی رفتار میں اعتدال اختیار کر اور اپنی آواز کو پست کر بیشک آوازوں میں سب سے بری آواز گدھوں کی آواز ہے۔

حضرت لقمانؑ اور ہدایات ربانی

تفسیر: اور (عقلندوں کی حالت اس کے خلاف ہے چنانچہ) ہم نے لقمانؑ[1] کو دانائی عطا کی تھی (یوں کہ ان سے کہا تھا) کہ تم خدا کا شکر کرو (کیونکہ وہ تمہارا منعم ہے۔ اور اس نے تمہیں وہ نعمتیں عطا کی ہیں۔ جو تمہارے پاس ہیں) اور (یہ واضح رہے کہ اگر تم شکر کرو گے تو خود تمہارا فائدہ ہے۔ اور اگر ناشکری کرو گے تو خدا کا کچھ ضرر نہیں کیونکہ یہ اصول عام ہے کہ) جو کوئی شکر کرتا ہے تو وہ اپنے لئے کرتا ہے (اور اس میں خود اسی کا فائدہ ہے) اور جو کوئی ناشکری کرتا ہے تو (اس سے خدا کا کوئی ضرر نہیں کیونکہ) اللہ (تمام عالم سے) بے نیاز اور تمام خوبیوں والا ہے (پھر اسے کسی کے شکر کی کیا ضرورت ہے اور اس کے نہ ہونے سے اس کا کیا نقصان ہے)

لقمان کی نصیحت بیٹے کو

اور (یہ حکمت ہم نے اس زمانہ میں دی تھی) جب کہ (اس سے بہرہ ور ہو کر) لقمان نے اپنے بیٹے سے اس کو نصیحت کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ میرے بیٹے خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا کیونکہ فی الحقیقت شرک بڑی بیجا بات ہے (یہ تو لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت تھی)

ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کی تاکید

اور ہم[2] نے آدمی کو اس کے ماں باپ کی بابت ہدایت کی ہے کیونکہ باپ کی عظمت تو ظاہر ہی ہے اور) اس کی ماں نے اس کو پیاپے کمزوریوں پر پیٹ میں رکھا۔ اور دو برس میں اس کا دودھ چھوٹتا ہے (اس لئے دو برس تک دودھ پلایا) یہ دو تکلیفیں چونکہ اہم اور اعم تھیں۔ اس لئے ان کو ذکر کیا گیا۔ ورنہ اس کے علاوہ اور بہت سی تکلیفیں ہیں۔ جو خاص خاص حالات میں ماں کو برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ خیر ہم نے اس کے والدین کے متعلق اسے ہدایت کی ہے) کہ تو میرا بھی شکر کرنا۔ اور اپنے ماں باپ کا بھی (دیکھنا اس میں کوتاہی نہ ہو کیونکہ تیری) واپسی میری طرف ہوگی (اور بعد واپسی کے مجھی سے سابقہ پڑے گا۔ اگر اس میں کوتاہی ہوئی تو مجھے اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا) اور (یہ بھی واضح رہے کہ) اگر تیرے ماں باپ تجھ سے اس کی کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسی شئے کو شریک کرے جس کے متعلق تجھے (شرکت کا) کوئی علم نہیں تو (اس میں) ان کا کہنا نہ ماننا۔ اور دنیا میں ان کے ساتھ نیکی سے رہنا۔ اور جو میری طرف رجوع ہو اس کی راہ پر چلنا (کیونکہ ایک روز تم کو مرنا ہے) اس کے بعد تمہاری واپسی میری ہی طرف ہوگی۔ جس پر میں تمہیں وہ تمام کام بتلا دوں گا جو تم کیا کرتے تھے (اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ شرک کتنی بری چیز ہے۔ کہ اس میں ماں باپ کی اطاعت بھی جائز نہیں جن کی اطاعت فرض ہے۔ اور یہ بھی کہ لقمان نے جو اپنے بیٹے کو نصیحت کی تھی ان پر اس کا ماننا ضروری تھا دو وجہ سے اول اس لئے کہ وہ باپ کا حکم تھا اور دوسرے اس لئے کہ خود ہمارا حکم ہے۔ خیر یہ مضمون استطرادی تھا۔

لقمان کی فرزند کو زرین نصیحتیں

اب ہم پھر مضمون سابق کی طرف عود کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے یہ بھی کہا کہ) اے میرے بیٹے! اگر نیکی یا

---

[1] اس جگہ یہ بحث فضول ہے کہ لقمان نبی تھے یا غیر نبی اور اعطاء حکمت کا طریق کیا تھا کیونکہ اس کے صحیح علم کا ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں اور دعویٰ بلا دلیل قابل حجت نہیں ۱۲

[2] ہماری تفسیر سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ روافض خذلہم اللہ نے جو ان آیات کو مقام سے غیر متعلق قرار دے کے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ قرآن میں صحابہ نے تحریف کی ہے۔ محض لغو ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ آیات مقام سے غیر متعلق نہیں ہیں۔ بلکہ ان کو مقام سے نہایت گہرا تعلق ہے۔ خوب سمجھ لو ۱۲

بدی رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگی اور کسی پتھر میں یا آسمانوں میں یا زمین میں ہوگی تو خدا اسے بھی لے آئے گا۔ کیونکہ حق تعالیٰ بڑا باریک بین اور بہت باخبر ہے (اور کوئی چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی اس کے احاطہ علمی سے باہر نہیں۔ اور یہ سمجھ کر تجھے چاہئے کہ ہر برائی سے بچے۔ اور اطاعت کو عمل میں لانے لانے کی کوشش کرے) اے میرے بیٹے! تو باقاعدہ نماز پڑھتے رہنا۔ اور اچھی بات کا حکم اور بری بات سے روک ٹوک کرتے رہنا۔ اور جو تکلیف تجھے پہنچے اس پر صبر کرنا کیونکہ یہ تاکیدی باتوں میں سے ہیں (جن کی خدا نے تاکید کی ہے) اور لوگوں کے لئے تکبر سے اپنا رخسارہ نہ موڑنا اور نہ زمین میں اکڑ کر چلنا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی متکبر اور اترانے والے کو پسند نہیں کرتے اور اپنی رفتار میں اعتدال رکھنا۔ اور اپنی آواز کو قدرے پست رکھنا۔ کیونکہ (چلانا گدھوں کا شیوہ ہے۔ اور ظاہر ہے کہ) سب سے بدتر آواز گدھوں کی آواز ہے (پس تجھے نہ چاہئے کہ تو اپنی آواز کو گدھوں کی سی بنائے۔ الغرض یہ نصیحت تھی لقمان کی خاص اپنے بیٹے کو۔ جس معلوم ہوتا ہے کہ وہ سراسر خلوص پر مبنی تھی اور اسی سے اس کی دانائی اور ان مشرکین کی سفاہت معلوم ہوتی ہے۔ اچھا اے لوگو!)

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ۭ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۭ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ۭ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۡ كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝

ترجمہ: یا تم لوگوں کو یہ بات معلوم نہیں ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کو تمہارے کام میں لگا رکھا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں اور اس نے تم پر اپنی نعمتیں ظاہری اور باطنی پوری کر رکھی ہیں اور بعضے آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدوں واقفیت اور بدوں دلیل اور بدوں کسی روشن کتاب کے جھگڑا کرتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس چیز کا اتباع کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے تو کہتے ہیں کہ نہیں ہم اسی کا اتباع کریں گے۔ جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا ہے کیا اگر شیطان ان کے بڑوں کو عذاب دوزخ کی طرف بلاتا رہا ہو تب بھی اور جو شخص اپنا رخ اللہ کی طرف جھکا دے اور وہ مخلص بھی ہو تو اس نے بڑا مضبوط حلقہ تھام لیا اور اخیر سب کاموں کا اللہ ہی کی طرف پہنچے گا اور جو شخص کفر کرے سو آپ کے لئے اس کا کفر باعث غم نہ ہونا چاہئے ان سب کو ہمارے ہی پاس لوٹنا ہے سو ہم ان کو جتلا دیں گے جو جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کو دلوں کی باتیں خوب معلوم ہیں ہم ان کو چند روزہ عیش دیئے ہوئے ہیں پھر ان کو کشاں کشاں ایک سخت عذاب کی طرف لے آویں گے اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور یہی جواب دیں گے کہ اللہ نے آپ کہیئے کہ الحمد للہ بلکہ ان میں اکثر نہیں جانتے جو کچھ آسمان اور زمین میں موجود ہے سب اللہ ہی کا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز سب خوبیوں والا ہے اور جتنے درخت زمین بھر میں ہیں اگر وہ سب قلم بن جاویں اور یہ جو سمندر ہے اس کے علاوہ سات سمندر اور ہو جاویں تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں بیشک خدا تعالیٰ زبردست اور حکمت والا ہے تم سب کا پیدا کرنا اور زندہ کرنا بس ایسا ہی ہے جیسا ایک شخص کا بیشک خدا تعالیٰ سب کچھ سنتا سب کچھ دیکھتا ہے اے مخاطب کیا تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے کہ ہر ایک مقررہ وقت تک چلتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب عملوں کی پوری خبر رکھتا ہے یہ اس سبب سے ہے کہ اللہ ہی ہستی میں کامل ہے اور جن چیزوں کی اللہ کے سوا یہ لوگ عبادت کر رہے ہیں بالکل ہی لچر ہیں اور اللہ ہی عالیشان اور بڑا ہے۔

انعاماتِ خداوندی کے باوجود نافرمانی

تفسیر: کیا تم نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام چیزوں کو جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں۔ تمہارے کام میں لگا رکھا ہے اور اس نے تم پر اپنی ظاہری و باطنی نعمتیں پوری کر دی ہیں (پس کیا اس کا مقتضیٰ یہ نہیں ہے کہ تم اس منعم کی اطاعت کرو۔ اور شرک وغیرہ کے ذریعہ سے اس کی نافرمانی نہ کرو۔ یہ ہے۔ اور ضرور ہے۔ یہ تو واقعہ ہے) اور (باوجود اس کے) کچھ لوگ ایسے ہیں۔ جو خدا کے معاملہ میں بلا علم اور بلا ہدایت اور بلا کسی روشن کتاب کے حجتیں کرتے ہیں (اور اس مخالفت کی ضروری قرار دیتے ہیں) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو احکام خدا نے اتارے ہیں ان کی پیروی کرو۔ تو وہ کہتے ہیں کہ (ہم ان باتوں کو نہ مانیں گے) بلکہ ہم تو اسی راہ پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو پایا ہے (کوئی ان سے پوچھے کہ) کیا وہ ہر حالت میں اپنے آباؤ اجداد کی پیروی کریں گے۔ اگرچہ ان کو شیطان دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو (کتنی بیجا بات ہے۔ خیر یہ لوگ تو بوجہ اتباع شیطان کے دوزخ کا عذاب بھگتیں گے۔) اور (برخلاف ان کے) جو کوئی اپنا رخ خدا کی طرف جھکا دے۔ اور وہ نکوکار بھی ہو۔ اس نے ایک مضبوط دستہ پکڑ لیا (جو کبھی نہیں ٹوٹ سکتا۔ اور اس لئے وہ ہلاکت کے خطرہ سے بچ گیا اور (وجہ اس کی یہ ہے کہ) تمام امور کا آخر حق تعالیٰ ہی کی طرف ہے (اس لئے جزا و سزا اسی کے قبضہ میں

ہے۔اور وہ جزا و سزا طے کر چکا ہے۔اس لئے ان کا واقع ہونا ضرور ہے)

کافر کے کفر پر رنج نہ کیا جائے

اور (اے رسول اس بنا پر آپ سے کہا جاتا ہے کہ) جو کوئی کافر رہے۔آپ کو اس کے کفر سے رنج نہ ہونا چاہئے۔کیونکہ ان کی واپسی ہماری ہی طرف ہوگی۔اس کے بعد ہم انہیں وہ تمام کام بتلائیں گے جو انہوں نے کئے تھے۔کیونکہ حق تعالیٰ دلوں تک کی بات سے واقف ہے (پھر اس سے ان کا کوئی عمل کیونکر رہ سکتا ہے) ابھی ہم چند روز ان کو مزہ اڑانے دیں گے۔اس کے بعد ہم انہیں ایک سخت عذاب کی طرف جانے کے لئے مجبور کریں گے (یہ لوگ شرک کرتے ہیں) اور (حالت ان کی یہ ہے کہ) اگر آپ ان سے پوچھیں گے کہ آسمان و زمین یعنی تمام عالم کو کس نے پیدا کیا۔تو وہ ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے۔(پس یہ صاف اقرار ہے توحید کا۔اور) آپ کہئے کہ خدا کا شکر ہے (کہ تم پر خدا کی حجت تمام ہوئی۔اور تم نے شرک کے بطلان کا اپنے منہ سے اقرار کر لیا کیونکہ اس میں اقرار ہے کہ جن کو ہم لوگ پوجتے ہیں وہ بھی ہماری طرح خدا کی مخلوق ہیں نہ کہ شریک خدائی۔یہ حقیقت ایسی نہیں ہے کہ کوئی اسے معلوم کرنا چاہے تو معلوم نہ ہو سکے) بلکہ بہت سے لوگ جانتے نہیں (اور جاننے کا قصد ہی نہیں کرتے پس یہ ان کا قصور ہے جس پر وہ سزا کے مستحق ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ) جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے۔سب اللہ ہی کا ہے (اور اس میں کسی کی شرکت نہیں۔اور جن کو شریک بتلایا جاتا ہے وہ بھی خدا ہی کے مملوک و مخلوق اور بندے ہیں) کیونکہ اللہ ہی بے نیاز اور سب خوبیوں والا ہے (اور اس کے سوا کسی کے لئے یہ بات ثابت نہیں۔اس لئے مالک عالم وہی ہوگا)

اللہ تعالیٰ کی خوبیاں بے حد و حساب

اور (خدا کی محمودیت کی یہ حالت ہے کہ) اگر تمام روئے زمین کے درخت قلم ہوں۔اور سمندر کی یہ حالت ہو کہ اس کے علاوہ سات (ویسے ہی) سمندر اس کو سیاہی دیں۔تب بھی خدا کی (خوبیوں) کی باتیں ختم نہ ہوں۔واقعی حق تعالیٰ بڑا زبردست اور بہت حکمت والا ہے۔(پھر بھلا اس کے کمالات کیونکر ختم ہو سکتے ہیں (اس کے نزدیک) تمہارا سب کا پیدا کرنا اور تمہارا سب کا قیامت میں زندہ کر کے) اٹھانا صرف ایسا ہے جیسا کہ ایک جاندار کا۔(اور ظاہر ہے کہ ایک جان کا پیدا کرنا کچھ مشکل نہیں پس تم سب کا بھی کچھ مشکل نہ ہوگا۔کیونکہ اسے کسی کام کے لئے کوئی سامان کرنا نہیں پڑتا۔بلکہ وہاں تو صرف حکم کی دیر ہے۔اور حکم میں ایک اور کروڑوں سب برابر ہیں۔پس اس کے اثر میں بھی برابر ہوں گے) یقیناً اللہ تعالیٰ بڑا سننے والا اور بڑا دیکھنے والا ہے (اس لئے اس سے ان منکرین کا کوئی قول و فعل مخفی نہیں۔پس وہ ان ہٹ دھرموں کو سخت سزا دے گا جو خواہ مخواہ اس کے کمالات کا انکار کرتے ہیں۔

دلائل خدائی

اے منکر) کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ (دن کو بڑھا کر) رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے۔اور (رات کو بڑھا کر) دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے۔چنانچہ ہر ایک میعاد معین تک برابر چلتا رہے گا۔(پھر کیا یہ اس کے کمال قدرت کے دلائل نہیں ہیں۔اور کیا ایسے کامل القدرت خدا کو تمہارا دوبارہ پیدا کرنا کچھ مشکل ہے) اور (کیا تو نے یہ نہیں دیکھا کہ) اللہ

---

[1] سخر لکم کا صحیح ترجمہ یہی ہے۔اور ابوالکلام آزاد نے جو اس کی تشریح کی ہے وہ سراسر تحریف ہے۔نعوذ باللہ من الجہل والغی ۱۲

تعالیٰ ان تمام کاموں سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو (پھر کیا اس کے بعد بھی تمہیں اس کے کمالات کے انکار کی گنجائش ہے۔ الغرض) یہ سب کچھ اسی وجہ سے ہے کہ خدا ہی واقعی ہے اور جن چیزوں کو اس کے سوا یہ لوگ پکارتے ہیں۔ وہ محض جھوٹ ہے (اور ان کے تراشیدہ) ہیں۔ اور اس وجہ سے ہے کہ صرف اللہ ہی عالی شان اور بڑا ہے (اور اس کے سوا سب پست اور حقیر ہیں کیونکہ اگر کسی اور کو بھی وہ بات حاصل ہوتی جو حق تعالیٰ کو ہے تو خدا یہ کام کر ہی نہیں سکتا تھا کیونکہ اس صورت میں تصادم لازم تھا۔ اور تصادم کی حالت میں یہ انتظام ممکن نہ تھا نیز)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِیُرِیَكُمْ مِّنْ اٰیٰتِهٖؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ
صَبَّارٍ شَكُوْرٍ۝ وَ اِذَا غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ۬ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ
فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ۝ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا یَوْمًا
لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ٘ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْــٴًـاؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا
تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا٘ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ۝ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِۚ وَ یُنَزِّلُ
الْغَیْثَۚ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًاؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ
اَرْضٍ تَمُوْتُؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۝

ترجمہ: اے مخاطب کیا تجھ کو یہ (دلیل توحید کی) معلوم نہیں کہ اللہ ہی کے فضل سے کشتی دریا میں چلتی ہے تاکہ تم کو اپنی نشانیاں دکھلائے اس میں نشانیاں ہیں ہر ایک ایسے شخص کے لئے جو صابر شاکر ہو اور جب ان لوگوں کو موجیں سائبان کی طرح گھیر لیتی ہیں تو وہ خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہیں پھر جب ان کو نجات دے کر خشکی کی طرف لے آتا ہے سو بعضے تو ان میں اعتدال پر رہتے ہیں اور ہماری آیتوں کے بس وہی لوگ منکر ہوتے ہیں جو بدعہد اور ناشکر ہیں اے لوگو اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جس میں نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے کچھ مطالبہ ادا کر سکے گا اور نہ کوئی بیٹا ہی ہے کہ وہ اپنے باپ کی طرف سے ذرا بھی مطالبہ ادا کر دے۔ یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے سو تم کو دنیوی زندگانی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ تم کو دھوکہ باز شیطان اللہ سے دھوکہ میں ڈالے بیشک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ رحم میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا بیشک اللہ سب باتوں کا جاننے والا باخبر ہے۔

خدا کا فضل و کرم انسانوں پر

تفسیر: کیا تو نے یہ نہیں دیکھا کہ خدا کے فضل سے کشتیاں دریا میں اس لئے چلتی ہیں کہ وہ تم کو اپنے دلائل قدرت میں سے کسی قدر دلائل کا مشاہدہ کرا دے (جبکہ تو نے دیکھا ہے تو پھر تو کیوں اس کے کمالِ قدرت کا انکار کرتا ہے) فی الحقیقت اس میں متعدد دلائل

ہیں ہر ایسے شخص کے لئے جو صابر وشاکر ہو (خواہ استدلال سے پہلے سے جیسے مؤمنین یا استدلال کے بعد جیسے وہ کفار جو ان آیات سے استدلال کر کے کمال تصرف خداوندی کے معتقد ہوتے اور اس ذریعہ سے توحید کے قائل ہو کر تصرف مخالف طبع پر صبر اور موافق طبع پر شکر کرتے ہیں) اور جس وقت ان لوگوں پر سائبانوں کی طرح موجیں چھا جاتی ہیں تو یہ لوگ خدا کو اس کے لئے اطاعت کو خالص کر کے پکارتے ہیں۔ اب جبکہ اس نے ان کو (غرق سے) بچا کر خشکی تک پہنچا دیا تو کچھ ان میں سے معتدل رہتے ہیں (اور باقی پھر اسی شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جو کہ صریح انکار ہے ہماری آیات کا) اور ہماری آیات کا انکار صرف ہر بدعہد اور ناشکرا کرتا ہے (ورنہ جو ان کمینہ اوصاف سے خالی ہیں وہ ہرگز ان کا انکار نہیں کرتے)

انسانوں کو ہدایاتِ ربانی

اے لوگو (ہم تمہیں تمہاری خیر خواہی سے سمجھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم ناشکری، بدعہدی انکارِ آیات سے توبہ کرو اور) اپنے پروردگار سے ڈرو۔ اور اس دن سے ڈرو جس روز نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام آئے گا اور نہ کوئی بیٹا ہوگا جو کہ اپنے باپ کے کچھ کام آنے والا ہو۔ کیونکہ (قیامت ضرور آئے گی اور) خدا کا وعدہ بالکل سچا ہے۔ پس تم دنیوی زندگی کے دھوکے میں ہرگز مت آنا۔ اور نہ خدا کے متعلق دھوکے باز (شیطان) کے فریب میں آنا (جیسا کہ وہ تم کو سمجھایا جاتا ہے کہ یہ مذہب شرک خدا کا پسندیدہ ہے۔ اور وہ اس سے خوش ہے وغیرہ وغیرہ الغرض قیامت ضرور آئے گی۔

جن چیزوں کا علم کسی انسان کو نہیں ہے

ہاں یہ ضرور ہے کہ (قیامت (کے آنے) کا صحیح علم خدا ہی کو ہے (کہ کب آئے گی اور دوسرے کو یہ علم نہیں دیا گیا) اور وہی (اپنے ذاتی علم سے) مینہ برساتا ہے (اور اس کا بھی کسی دوسرے کو صحیح علم نہیں دیا گیا۔ اور اسباب عادیہ پر نظر کر کے بارش کا حکم لگا دینا یہ صحیح علم نہیں۔ کیونکہ بسا اوقات یہ حکم غلط ہوتا ہے اور جن صورتوں میں وہ صحیح ہوتا ہے) ان صورتوں میں بھی اس کو صحیح اور یقینی علم نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ وہ صرف ایک ظن اور تخمین ہوتا ہے) اور وہی ان چیزوں کو صحیح اور یقینی طور پر جانتا ہے جو کہ رحموں میں ہوتی ہیں اور دوسروں کو اس کا علم بھی نہیں۔ اور جو علم اسباب عادیہ کی بنا پر کسی کو ہوتا ہے وہ صرف ظن وتخمین ہوتا ہے۔ نہ کہ علم صحیح ویقینی) اور نہ کوئی (ذاتی طور پر) یہ جانتا ہے کہ وہ کل کیا کرے گا۔ اور نہ کوئی شخص (ذاتی طور پر) یہ جانتا ہے کہ وہ کس سرزمین میں مرے گا (بلکہ ان امور کو صرف حق تعالیٰ جانتا ہے کیونکہ) اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا اور بہت باخبر ہے (اس کے سامنے ان چیزوں کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔ پس جب کہ حق تعالیٰ کے کمال علمی کی یہ حالت ہے۔ اور دوسروں کی بے خبری کی یہ حالت ہے تو ثابت ہوا کہ صرف وہ ہی معبود ہے نہ کہ کوئی اور۔

ایک شبہ کا ازالہ

اگر اس پر یہ شبہ کیا جائے کہ اس سے انسانوں اور جنوں کی معبودیت کا بطلان ثابت ہوتا ہے نہ کہ فرشتوں اور بتوں کی معبودیت کا۔ کیونکہ وماتدری نفس بای ارض تموت صرف انسانوں اور جنوں سے تعلق رکھتا ہے نہ کہ فرشتوں اور بتوں سے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ نقصان علم قادح فی الالوہیت ہے اور بتوں میں سرے سے علم ہی نہیں۔ اس لئے ان کی الوہیت بالاولیٰ باطل

ہوگی۔اب رہے فرشتے سو اگر ان پر اطلاق نفس صحیح ہوتب تو ان کی الوہیت کا بطلان وماتدری نفس ماذا تکسب غداً سے ہوجائے گا۔اور اگر ان پر اس کا اعلان صحیح نہیں تو ان کی ربوبیت کا بطلان بالمقائسۃ ہوگا۔کیونکہ جس طرح انسانوں اور جنوں کو یہ علم نہیں کہ وہ کل کیا کریں گے یوں ہی فرشتوں کو بھی علم نہیں اور جس طرح انسانوں کو یہ علم نہیں کہ وہ کس سرزمین میں مریں گے یوں ہی فرشتوں کو یہ علم نہیں کہ وہ کس جگہ اور کس وقت مریں گے اس لئے وہ بھی ناقص العلم ہیں۔اور یہ نقصان علم ان کی الوہیت کا بھی مبطل ہے۔واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

سُوْرَۃُ السَّجْدَۃِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً وَّثَلٰثُ رُکُوْعَاتٍ

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا شَفِیْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۶﴾ الَّذِیْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ﴿۷﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ﴿۸﴾ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَقَالُوْۤا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؕ۬ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾ قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾

ترجمہ: سورۃ سجدہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں تیس آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔الٓمّٓ یہ نازل کی ہوئی کتاب ہے اس میں کچھ شبہ نہیں یہ رب العالمین کی طرف سے ہے کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ پیغمبر نے یہ اپنے دل سے بنالیا ہے بلکہ یہ سچی کتاب ہے آپ کے رب کی طرف سے تاکہ آپ ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ وہ لوگ راہ پر آجاویں اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین کو اور اس مخلوق کو جو ان دونوں کے درمیان میں ہے چھ روز میں پیدا کیا پھر تخت پر قائم ہوا بدوں اس کے نہ تمہارا کوئی مددگار ہے اور نہ کوئی سفارش کرنے والا سو کیا تم سمجھتے نہیں

سے لے کر زمین تک ہر امر کی تدبیر کرتا ہے پھر ہر امر اسی کے حضور میں پہنچ جاوے گا ایک ایسے دن میں جس ہو وہ آسمان کی مقدار تمہارے شمار کے موافق ایک ہزار برس کی ہوگی وہی ہے جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کا زبردست رحمت والا جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی اور انسان کی پیدائش مٹی سے شروع کی پھر اس کی نسل کو خلاصہ اخلاط یعنی ایک بے قدر پانی سے بنایا پھر اس کے اعضاء درست کئے اور اس میں اپنی روح پھونکی اور تم کو کان اور آنکھیں اور دل دئے تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو (یعنی نہیں کرتے) اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم زمین میں نیست و نابود ہو گئے تو کیا ہم پھر نئے جنم میں آویں گے بلکہ وہ لوگ اپنے رب سے ملنے کے منکر یہ ہیں آپ فرما دیجئے کہ تمہاری جان موت کا فرشتہ قبض کرتا ہے جو تم پر متعین ہے پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹا کر لائے جاؤ گے۔

قرآن خدا کا کلام ہے

تفسیر: اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کتاب کی تنزیل پروردگار عالم کی جانب سے ہے ہاں کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس (رسول نے) اپنی طرف سے اسے گھڑ لیا ہے (حاشا وکلا یہ بات ہرگز نہیں) بلکہ وہ واقعی شے اور تمہارے رب کی جانب سے ہے اس لئے تاکہ آپ ان لوگوں کو ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ ممکن ہے کہ وہ صحیح راستہ پر آجائیں (اس تمہید کی بعد ہم اصل مقصد شروع کرتے ہیں)

زمین وآسمان اور تمام چیزوں کی پیدائش

اور کہتے ہیں کہ) اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان کی چیزوں کو چھ دن میں پیدا کیا اس کے بعد وہ تخت سلطنت پر بیٹھا (اور عنان حکومت ہاتھ میں لے کر مخلوق کا انتظام شروع کیا اور جب کہ وہ تنہا بادشاہ ہے تو اب) اس کے سوا نہ تو تمہارا کوئی سرپرست ہے اور نہ سفارشی۔ پس کیا تم سمجھتے نہیں ہو (کہ اس خالق ارض وسماء وغیرہ اور تنہا بادشاہ اور سرپرست کو چھوڑ کر تم نے دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں۔ یہ تمہاری سخت غلطی ہے کیونکہ اس کے سوا کسی کو کوئی اختیار نہیں۔

ساری مخلوقات کا انتظام

اور صرف) وہ آسمان سے لے کر زمین تک کا کل انتظام کرتا ہے (اور گو اس وقت بہت سے) ایسے بھی ہی جن میں بادی النظر میں دوسروں کو بھی دخل معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ بعضوں کو تو ان کے استقلال کا شبہ ہو جاتا ہے جیسے بندوں کے افعال اختیاریہ۔ لیکن یہ حالت ایک خاص وقت تک رہے گی (اس کے بعد تمام معاملات ایک ایسے دن میں جس کی مقدار تمہارے شمار سے ایک ہزار سال ہوتی ہے۔ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور کسی کو ظاہری اختیار بھی نہ رہے گا) یہ شان عالی ہے۔ اس حاضر وغائب کے جاننے والے زبردست حکمت والے کی۔ جس نے جو چیز بھی پیدا کی خوب پیدا کی۔ اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا اس کے بعد اس کی نسل کو ایک خلاصہ اخلاط یعنی ایک حقیر پانی سے بنایا۔ پھر اسے درست کیا۔ اور اس میں اپنی (پیدا کی ہوئی) روح پھونکی اور اس کے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے (اس کا مقتضا یہ تھا کہ تم ایسے عالی شان کامل الصفات اور منعم کے پورے طور پر شکر گزار ہوتے لیکن افسوس کہ) تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو (یہ بہت بری بات ہے۔ تم کو ایسا نہ کرنا چاہئے)

مرنے کے بعد زندگی

اور (اے رسول) یہ لوگ کہتے ہیں کہ آیا جب کہ ہم (مٹی ہوکر) زمین میں رل مل جائیں گے تو کیا ہم نئی پیدائش میں آئیں گے (یہ ان کا استفہام نہیں ہے) بلکہ وہ اپنے رب سے ملنے کے سرے سے منکر ہیں اور اس سوال سے ان کا مقصود تمہاری تجہیل ہے۔ العیاذ باللہ۔ (پس) آپ ان سے کہد یجئے کہ اول تمہیں وہ فرشتۂ موت اپنے قبضہ میں لے گا جو اس کام کے لئے تم پر مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے (اور تمہارا انکار چونکہ کسی دلیل پر مبنی نہیں ہے بلکہ اس کا منشا محض ایک جاہلانہ خیال ہے اس لئے وہ قابل التفات نہیں ہے۔ اے رسول اس وقت تو ان کی یہ حالت ہے جو تم دیکھ رہے ہو)

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ
صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ
لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ
اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا
بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ
الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۡ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ
لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ڼ
لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۡ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا
فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ
الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ
اَعْرَضَ عَنْهَا ۭ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾

ترجمہ: اور اگر آپ دیکھیں (تو عجب حال دیکھیں) جبکہ یہ مجرم لوگ اپنے رب کے سامنے سر جھکائے ہوں گے کہ اے ہمارے پروردگار بس ہماری آنکھیں اور ہمارے کان کھل گئے سو ہم کو پھر بھیج دیجئے ہم نیک کام کیا کریں گے ہم کو پورا یقین آ گیا اور اگر ہم کو منظور ہوتا تو ہم ہر شخص کو اس کا راستہ عطا فرماتے ولیکن میری یہ بات محقق ہو چکی ہے کہ میں جہنم

کو جنات اور انسان دونوں سے ضرور بھروں گا تو اب اس کا مزہ چکھو کہ تم اپنے اس دن کے آنے کو بھول رہے تھے ہم نے تم کو بھلا دیا اور اپنے اعمال کی بدولت ابدی عذاب کا مزہ چکھو بس ہماری آیتوں پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو وہ آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو وہ سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرنے لگتے ہیں اور وہ لوگ تکبر نہیں کرتے ان کے پہلو خوابگاہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں اس طور پر کہ وہ لوگ اپنے رب کو امید سے اور خوف سے پکارتے ہیں اور ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرتے ہیں سو کسی شخص کو خبر نہیں جو جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کے لئے خزانہ غیب میں موجود ہے یہ ان کو ان کے اعمال کا صلہ ملا ہے تو جو شخص مومن ہو کیا وہ اس شخص جیسا ہو جاوے گا جو بے حکم ہو وہ آپس میں برابر نہیں ہو سکتے جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے سو ان کے لئے ہمیشہ کا ٹھکانا جنتیں ہیں جو ان کے بدلے میں بطور ان کی مہمانی کے ہیں اور جو لوگ بے حکم تھے سو ان کا ٹھکانا دوزخ ہے وہ لوگ جب اس سے باہر نکلنا چاہیں گے تو پھر اس میں دھکیل دیئے جاویں گے اور ان کو کہا جاوے گا کہ دوزخ کا وہ عذاب چکھو جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے اور ہم ان کو قریب کا (یعنی دنیا میں آنے والا) عذاب بھی اس بڑے عذاب سے پہلے چکھا دیں گے تاکہ یہ لوگ باز آویں اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جس کو اپنے رب کی آیتیں یاد دلائی جاویں پھر وہ ان سے اعراض کرے ہم ایسے مجرموں سے بدلہ لیں گے۔

مجرمین کی ندامت اور پچھتاوا

تفسیر :اور کاش آپ ان کو اس وقت دیکھیں جب کہ یہ جرائم پیشہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے (شرم و ندامت سے) سر جھکائے کھڑے ہوں (اور یہ کہتے ہوں) کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے خوب دیکھ سن لیا اب آپ ہمیں پھر دنیا میں بھیج دیں اب ہم نیک کام کریں گے اب ہمیں بالکل یقین آ گیا (کیونکہ اس وقت ان کی حالت قابل دید ہوگی جیسا کہ ان کی حالت مذکورہ سے ظاہر ہے) اور (ان لوگوں کی یہ درخواست محض بیکار ہے۔ کیونکہ واپسی کی ضرورت ہمیں اس وقت ہوتی جبکہ ہمیں خواہ مخواہ لوگوں کو ہدایت پر لانا منظور ہوتا اور) اگر ہم کو یہ منظور ہوتا تو ہم ہر شخص کو دنیا ہی میں اس کی ہدایت عطا کر دیتے خواہ بجبر خفی یا بجبر جلی) لیکن (ہمیں ایسا کرنا منظور نہیں کیونکہ) ہماری جانب سے یہ گفتگو ہو چکی ہے کہ میں جنوں اور آدمیوں دونوں قسم کے افراد سے (ان کی اختیاری بداعمالیوں کے سبب) دوزخ کو بھر دوں گا۔ اور ان کی اختیاری بداعمالیاں متحقق ہو چکیں۔ اس لئے اب واپسی کی ضرورت نہیں۔ بلکہ تم سے دوزخ کو بھرنا ضروری ہے) پس اب تم اس وجہ سے کہ تم اپنے اس دن کے ملنے کو بھولے ہوئے تھے ذرا مزہ چکھو۔ اب ہم تمہیں بھول گئے (اس لئے تمہاری درخواست پر کوئی توجہ نہ کی جائے گی) اور اب تم اپنے ان کرتوتوں کے سبب جو تم کرتے رہے ہو۔ عذابِ خدا کا مزہ چکھو۔ خیر یہ مضمون شفاعت حال کفار بروز قیامت استطرادی تھا۔ اور ہم یہ کہہ رہے تھے کہ یہ لوگ قرآن کو ایک تراشیدہ قصہ بتلاتے اور اس کے مضامین پر اعتراض کرتے ہیں۔

قرآن پر ایمان لانے والے

اب ہم کہتے ہیں کہ یہ نالائق ہماری آیتوں کو کیا مانتے) ہماری آیتوں کو وہی لوگ مانتے ہیں جن کی حالت یہ ہے کہ جب ان کو ان کے

ذریعہ سے خدا کی یاد دہانی کی جاتی ہے تو وہ سجدہ کرتے ہیں۔ زمین پر گر جاتے ہیں۔ اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ اس میں ذرا تکبر نہیں کرتے ان کے پہلو خوابگاہوں سے ایسی حالت میں جدا رہتے ہیں کہ وہ اپنے رب کو خوفِ عذاب اور طمع انعام سے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں (اور ان میں یہ باتیں کہاں ہیں جو یہ ایمان لائیں) پس (جب کہ ان کا ہمارے ساتھ یہ معاملہ ہے۔ تو ہمارا برتاؤ بھی ان کے ساتھ یہ ہے کہ کسی کو معلوم نہیں کہ ان کے کاموں کے بدلہ میں جو وہ کرتے رہے ہیں کس قدر آنکھوں کی ٹھنڈک ان کیلئے چھپائی ہوئی ہے (جس کو ان کے لئے قیامت میں ظاہر کیا جائے گا۔

مومن و فاسق کا فرق

اچھا (تم ہی بتلاؤ) جو شخص خدا کی باتوں کو ماننے والا ہے کیا وہ اس جیسا ہے جو کہ نافرمان ہے (ہرگز نہیں اور) یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ اور اس لئے دونوں کے ساتھ برتاؤ بھی یکساں نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا) جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے تو ان کاموں کے سبب جو وہ کرتے رہے ہیں بطور سامان مہمانی کے رہنے کے باغات ہیں اور جنہوں نے نافرمانی کی ا ہم ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ یہ لوگ جب کبھی اس میں سے نکلنا چاہیں گے ان کو اسی میں لوٹا دیا جائے گا۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ آگ کا وہ عذاب چکھو جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ اور ہم انہیں بڑے عذاب یعنی دوزخ کے عذاب سے) کسی قدر قریب عذاب کا مزہ بھی چکھا دیں گے۔ کیا بعید ہے کہ یہ (کل یا بعض اپنے شرارت سے پلٹ جائیں۔ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا۔ جس کو خدا کی آیتوں سے یاد دہانی کی جائے پھر وہ ان سے اعراض کرے۔ ہمیں ضرور ایسے جرائم پیشہ لوگوں سے انتقام لینا ہے (اور ہم انہیں ضرور وہ سزا دیں گے جو اوپر بیان ہو چکی ہے)۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ
اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۳﴾ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ۗ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾
اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ
اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ۭ اَفَلَا
يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ
اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ۭ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾
قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ
اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾

ترجمہ: اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی سو آپ اس کے ملنے میں کچھ شک نہ کیجئے اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے

لئے موجب ہدایت بنایا تھا اور ہم نے ان میں جبکہ انہوں نے صبر کیا بہت سے پیشوا بنا دیئے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے اور وہ لوگ ہماری آیتوں کا یقین رکھتے تھے آپ کا رب قیامت کے روز ان سب کے آپس میں فیصلہ ان امور میں کردے گا جن میں یہ باہم اختلاف کرتے تھے کیا ان کو یہ امر موجب رہنمائی نہیں ہوا کہ ہم ان سے پہلے کتنی امتیں ہلاک کر چکے ہیں جن کے رہنے کے مقامات میں یہ لوگ آتے جاتے ہیں اس میں صاف صاف نشانیاں ہیں کیا یہ لوگ سنتے نہیں ہیں کیا انہوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ ہم خشک افتادہ زمین کی طرف پانی پہنچاتے ہیں پھر اس کے ذریعہ سے کھیتی پیدا کرتے ہیں جس سے ان کے مواشی اور وہ خود بھی کھاتے ہیں تو کیا وہ دیکھتے نہیں ہیں اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ فیصلہ کب ہوگا آپ فرما دیجئے کہ اس فیصلہ کے دن ان کافروں کو ان کا ایمان لانا نفع نہ دے گا اور ان کو مہلت بھی نہ ملے گی سو ان کی باتوں کا خیال نہ کیجئے اور آپ منتظر رہیے یہ بھی منتظر ہیں۔

بنی اسرائیل اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان

تفسیر: اور (اے رسول) ہم نے یہ کتاب آپ کو نئی نہیں دی ہے بلکہ اس سے پہلے ہم موسیٰ کو کتاب دے چکے ہیں۔ پس آپ کو اس کے ملنے میں کوئی تردد نہ ہونا چاہئے اور (جس طرح ہم نے اس کو آپ کے زمانہ کے لوگوں کے لئے ہدایت بنایا ہے یوں ہی) ہم نے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنایا تھا۔ اور ہم نے ان میں سے ایسے مقتدا بنائے تھے جو ہمارے حکم سے لوگوں کو ہدایت کرتے تھے۔ جبکہ انہوں نے (اس پر عمل کرنے میں) استقلال دکھلایا۔ اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔ (اسی طرح ہم آپ کی جماعت میں بھی ایسے لوگ پیدا کریں گے۔ لیکن اسی شرط سے کہ وہ استقلال سے کام لیں۔ اور ہماری آیتوں پر یقین رکھیں۔ پس آپ اس کے باب میں تردد نہ کیجئے۔ اور یقین رکھئے کہ یہ خدا کی کتاب ہے جو اس نے آپ کو دی ہے۔ اور جو لوگ اس کا انکار کرتے ہیں روشن کر دیجئے) آپ کا پروردگار قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں کا (عملی) فیصلہ کردے گا۔ جن میں وہ اختلاف کرتے رہتے تھے۔ اور (یہ لوگ جو خواہ مخواہ انکار کرتے ہیں تو) کیا ان کو اس امر نے راہ نمائی نہیں کی کہ ہم تم سے پہلے کتنی ہی مختلف زمانوں کی جماعتوں کو (اسی تکذیب کی بدولت) ایسی حالت میں ہلاک کر چکے ہیں کہ وہ گھروں میں چلتے پھرتے تھے۔ اس میں متعدد دلائل ہیں (شناخت تکذیب اور وجوب ایمان اور قدرت حق سبحانہ اور اس کے توحد پر۔ کیونکہ ہر قرن کا اہلاک ایک مستقل دلیل ہے) پس کیا یہ لوگ سنتے نہیں (کہ باوجود تذکیر کے پھر نہیں مانتے بڑی بیجا بات ہے)۔

کافروں کی صنعتِ الٰہی سے چشم پوشی

اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم ایک خشک زمین کی طرف پانی لیجاتے ہیں اور اس سے ہم ایسی کھیتی نکالتے ہیں۔ جس میں سے ان کے جانور بھی اور خود وہ بھی کھاتے ہیں۔ پس کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں (اور اندھے ہیں کہ ایسی کھلی باتوں کے باوجود بھی وہ حق تعالیٰ کی قدرت کا انکار اور اس کی نعمت کی ناقدری کرتے ہیں۔ بڑے افسوس کی بات ہے) اور یہ لوگ (فیصلہ کی دھمکی سن کر براہ انکار) کہتے ہیں کہ اگر آپ لوگ سچے ہیں (کہ فیصلہ ہوگا) تو (ہم کو بتلایا جائے کہ) وہ فیصلہ کب ہوگا۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ (یہ تو میں بھی نہیں جانتا کہ کب ہوگا۔ اور نہ اس کے جاننے کی ضرورت ہے۔ ہاں اتنا جانتا ہوں کہ) جس روز فیصلہ ہوگا اس روز کافروں کو ان کا ایمان لانا کچھ

نافع نہ ہوگا۔ اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی (اس لئے اس کے دیکھنے کی خواہش سراسر مضر ہے) اچھا (جب یہ کسی طرح نہیں مانتے تو) آپ ان سے اعراض کیجئے (ان کے منہ نہ لگئے) اور (فیصلہ کے) منتظر رہئے (کیونکہ) وہ بھی (اس کے) منتظر ہیں۔

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿۱﴾ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۙ﴿۲﴾ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۳﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ﴿۴﴾ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵﴾ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۶﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۪ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۙ﴿۷﴾ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۸﴾

ترجمہ: سورۂ احزاب مدینے میں نازل ہوئی اور اس میں تہتر آیتیں اور نو رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ اے نبیؐ اللہ سے ڈرتے رہیے اور کافروں کا اور منافقوں کا کہنا نہ مانئے بیشک اللہ تعالیٰ بڑا علم والا بڑی حکمت والا ہے اور آپ کے پروردگار کی طرف سے جو حکم آپ پر وحی کیا جاتا ہے اس پر چلئے تم لوگوں کے سب اعمال کی اللہ تعالیٰ پوری خبر رکھتا ہے اور آپ اللہ پر بھروسہ رکھئے اور اللہ کافی کارساز ہے اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے سینہ میں دو دل نہیں بنائے اور تمہاری ان بیبیوں کو جن سے تم ظہار کر لیتے ہو تمہاری ماں نہیں بنادیا اور تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا (سچ مچ کا) بیٹا نہیں بنادیا یہ صرف تمہارے منہ سے کہنے کی بات ہے اور

اللہ حق بات فرماتا ہے اور وہی سیدھا راستہ بتلاتا ہے تم ان کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کیا کرو یہ اللہ کے نزدیک راستی کی بات ہے اور اگر تم ان کے باپوں کو نہ جانتے ہو تو وہ تمہارے دین کے بھائی ہیں اور تمہارے دوست ہیں اور تم کو اس میں جو بھول چوک ہو جاوے تو اس سے تو تم پر کچھ گناہ نہ ہوگا لیکن ہاں جو دل سے ارادہ کر کے کرو اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے نبی مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور آپ کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں اور رشتہ دار کتاب اللہ میں ایک دوسرے سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں بہ نسبت دوسرے مومنین اور مہاجرین کے مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے کچھ سلوک کرنا چاہو تو وہ جائز ہے یہ بات لوح محفوظ میں لکھی جا چکی تھی اور جبکہ ہم نے تمام پیغمبروں سے ان کا اقرار لیا اور آپ سے بھی اور نوحؑ اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ بن مریم سے بھی اور ہم نے ان سب سے خوب پختہ عہد لیا تا کہ ان سچوں سے ان کے سچ کی تحقیقات کرے اور کافروں کے لئے اللہ تعالیٰ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایاتِ ربانی

تفسیر: اے نبی۔ آپ خدا سے ڈرتے رہئے اور کافروں اور منافقین کا کہنا نہ مانئے (جو کہ آپ کو کفر کی دعوت دیتے ہیں) یقیناً اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا اور بہت حکمت والا ہے (اس لئے اس کا یہ حکم حکم و مصالح پر مبنی ہے) اور جو امر آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ کی طرف وحی کیا جائے اس کی طرف پیروی کرتے رہئے (اور دیکھنا اس میں ذرا فرق نہ آئے۔ ورنہ تم کو اس کا خمیازہ بھگتنا ہوگا کیونکہ) حق تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے بخوبی خبردار ہے۔ اور خدا پر بھروسہ رکھئے۔ اور خدا کافی کارساز ہے۔ (اس لئے اس پر بھروسہ بالکل مناسب ہے۔ یہ تو خاص طور پر آپ کے لئے احکام تھے جن کی پابندی آپ کو کرنی چاہئے۔

عامۂ مسلمین سے خطاب

اور عامہ مسلمین کے لئے یہ احکام ہیں کہ) حق تعالیٰ نے کسی کے اندر دو دل نہیں بنائے (اور جن لوگوں کا ایسا خیال ہے وہ ایک جاہلانہ خیال ہے۔ پس تمہیں ایسا اعتقاد نہ رکھنا چاہئے) اور نہ اس نے ان عورتوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو تمہاری مائیں بنایا ہے (اور جن لوگوں کا ایسا خیال ہے کہ وہ ایسا کرنے سے حکماً مائیں ہو جاتی ہیں اور ان سے تعلق زن وشوئی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جاتا ہے۔ یہ بھی ایک جاہلانہ رسم ہے۔ تم کو اس کی بھی پابندی نہ کرنی چاہئے) اور نہ اس نے تمہارے بیٹا کئے ہوئے لوگوں کو تمہارا بیٹا بنایا ہے (اور یہ بھی لوگوں کا ایک جاہلانہ خیال ہے۔ اس لئے تم کو اس سے بھی احتراز واجب ہے۔ کیونکہ) یہ سب باتیں خود تمہارے اپنے منہ سے کہی ہوئی ہیں (نہ کہ خدا کی مقرر کی ہوئیں۔ پس وہ بے اصل اور لغو ہیں) اور خدا بالکل ٹھیک کہتا ہے۔ اور وہ صحیح راستہ بتاتا ہے (اس لئے خدا کی بات ماننا ضروری ہے) تم ان کو ان کے باپوں کا کہا کرو (اور جن لوگوں نے ان کو اپنا بنا لیا ہے۔ ان کا نہ کہا کرو) یہ بات خدا کے نزدیک زیادہ قرین انصاف ہے (اور یہ سراسر بے انصافی ہے کہ ہو کسی کا اور کہو کسی کا) اب اگر تمہیں ان کے باپوں کا علم نہ ہو تو (خواہ مخواہ دوسروں کو ان کا باپ بنانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ وہ) تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں (پس انہیں اپنا بھائی اور دوست کہو) اور جو بات تم نے غلطی سے کہی ہو (مثلاً یہ کہ لوگوں میں یہ مشہور تھا کہ فلاں شخص کا بیٹا ہے اور تم کو اصل واقعہ کی تحقیق نہ تھی اور بنا بر شہرت تم نے بھی اسے اس کا بیٹا کہا) تو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں

ہاں (تم کو) اس میں (گناہ ہے) جس کا تمہارے دلوں نے قصد کیا (اور تم نے جان بوجھ کر ایک کے بیٹے کو دوسرے کا سمجھا) اور خدا بہت بخشنے والا اور بڑا رحم والا ہے (کہ اس نے صورت غلطی کو گناہ سے خارج کر دیا ورنہ اسے حق تھا کہ وہ غلطی کو بھی گناہ قرار دے کر اس پر سزا دیتا۔

نبی اور ازواج نبی کا احترام

نیز مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ نبی کی اطاعت اور ان کی بیویوں کی تعظیم کریں کیونکہ) نبی مؤمنوں پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور ان کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ اور (اسی طرح ان کو چاہئے کہ وہ عقد موالاۃ وغیرہ کی بنا پر وراثت کے دعویدار نہ ہوں کیونکہ نوشتۂ خداوندی میں (اصالۃً) رشتہ دار آپس میں ایک دوسرے (کی وراثت) کی بہ نسبت عامۂ مؤمنین اور مہاجرین کے زیادہ حقدار ہیں (اور اب تک موالات کا مدار میراث ہونا ایک ضرورت وقتی کی بناء پر تھا) ہاں اس کا مضائقہ نہیں کہ تم ان لوگوں سے جن سے تم نے موالاۃ کی ہے کوئی سلوک کرو (اور بذریعہ وصیت کے ان کو کچھ دیدو۔ یہ قانون بھی نوشتۂ خداوندی میں پیشتر سے لکھا ہوا تھا (لہٰذا یہ بھی قانون سابق کی طرح اصلی حکم ہے)

انبیاء سے عہدِ اطاعت

اور جبکہ ہم نے انبیاء سے ان کا عہد (اطاعت) لیا تھا۔ اور (بالخصوص) تم سے اور نوحؑ سے اور ابراہیمؑ سے اور موسیٰؑ سے اور عیسیٰؑ بن مریم سے اور ان (لوگوں[۱]) سے (بھی جن کو آپ دعوت دے رہے ہیں) ایک مضبوط عہد لیا تھا (چنانچہ ہم نے کہا تھا الست بربکم اور انہوں نے اس کے جواب میں بلیٰ کہا تھا) تا کہ وہ عہد میں سچے لوگوں سے (بھی) ان کے سچ کی جانچ کرے (اور بدعہدوں سے ان کی بدعہدی پر باز پرس کرے۔ اسی وقت ہم[۲] نے لوگوں پر اطاعت کو واجب کر دیا تھا۔ اور جو لوگ نہ مانیں ان کے لئے اس نے سخت تکلیف دہ عذاب تیار کر رکھا ہے (لہٰذا لوگوں کو چاہئے کہ وہ ان احکام کی تعمیل کریں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا
وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ
مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝ هُنَالِكَ
ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ
لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ڔ وَمَا
هِيَ بِعَوْرَةٍ ڔ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ۝ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا
الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ۝ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ

[۱] ھذا اوجه عندی وان لم اره لاحد ۱۲　[۲] اشارة الی تقدیر العامل ۱۲

لَا يُوَلُّونَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ

مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ

اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ

اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ

يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ

سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ

يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا

قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲۰﴾

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ کا انعام اپنے اوپر یاد کرو جبکہ تم پر بہت سے لشکر چڑھ آئے پھر ہم نے ان پر ایک آندھی بھیجی اور ایسی فوج بھیجی جو تم کو دکھائی نہ دیتی تھی اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو دیکھتے تھے جبکہ وہ لوگ تم پر آ چڑھے تھے اوپر کی طرف سے بھی اور نیچے کی طرف سے بھی اور جبکہ آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں تھیں اور کلیجے منہ کو آنے لگتے تھے اور تم لوگ اللہ کے ساتھ طرح طرح کے گمان کر رہے تھے اس موقعہ پر مسلمانوں کا امتحان کیا گیا اور سخت زلزلہ میں ڈالے گئے اور جبکہ منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے یوں کہہ رہے تھے کہ ہم سے تو اللہ نے اور اس کے رسول نے محض دھوکہ ہی کا وعدہ کر رکھا ہے اور جبکہ ان میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ اے یثرب کے لوگو تمہارے لئے ٹھہرنے کا موقع نہیں سو لوٹ چلو اور بعض لوگ ان میں نبی سے اجازت مانگتے تھے کہتے تھے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں حالانکہ وہ غیر محفوظ نہیں ہیں یہ محض بھاگنا ہی چاہتے ہیں اور اگر مدینہ میں اس کے اطراف سے ان پر کوئی آ گھسے پھر ان سے فساد کی درخواست کی جاوے تو یہ اس کو منظور کر لیں اور ان گھروں میں بہت ہی کم ٹھہریں حالانکہ یہی لوگ پہلے خدا سے عہد کر چکے تھے کہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ سے جو عہد کیا جاتا ہے اس کی باز پرس ہوگی آپ فرما دیجئے کہ تم کو بھاگنا کچھ نافع نہیں ہو سکتا اگر تم موت سے یا قتل سے بھاگتے ہو اور اس حالت میں بجز تھوڑے دنوں کے اور زیادہ متمتع نہیں ہو سکتے یہ بھی فرما دیجئے کہ وہ کون ہے جو تم کو خدا سے بچا سکے اگر وہ تمہارے ساتھ برائی کرنا چاہے یا وہ

کون ہے جو خدا کے فضل کو تم سے روک سکے اگر وہ تم پر فضل کرنا چاہے اور خدا کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائیں گے اور نہ کوئی مددگار اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کو جانتا ہے جو مانع ہوتے ہیں اور جو اپنے (نسبی یا وطنی) بھائیوں سے یوں کہتے ہیں کہ ہمارے پاس آ جاؤ اور لڑائی میں بہت ہی کم آتے ہیں تمہارے حق میں بخیلی لئے ہوئے سو جب خوف پیش آتا ہے تو ان کو دیکھتے ہو کہ وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھنے لگتے ہیں کہ ان کی آنکھیں چکرائی جاتی ہیں جیسے کسی پر موت کی بیہوشی طاری ہو پھر جب وہ خوف دور ہو جاتا ہے تو تم کو تیز تیز زبانوں سے طعنے دیتے ہیں مال پر حرص لئے ہوئے یہ لوگ ایمان نہیں لائے تو اللہ تعالیٰ نے تو ان کے تمام اعمال نیک بیکار کر رکھے ہیں اور یہ بات اللہ کے نزدیک بالکل آسان ہے ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ (ابھی تک) لشکر گئے نہیں اور اگر (بالفرض) یہ (گئے ہوئے) لشکر (جو لوٹ کر) آ جاویں تو (پھر تو) یہ لوگ (اپنے لئے) یہی پسند کریں کہ کاش ہم دیہاتیوں میں باہر جا رہیں کہ تمہاری خبریں پوچھتے رہیں اور اگر تم ہی میں رہیں تب بھی کچھ یونہی سا لڑیں۔

غزوہ میں مسلمانوں کی امداد کا تذکرہ

تفسیر: اے مسلمانو (تم اس نازک وقت میں خدا کے اپنے اوپر انعام کو یاد کرو۔ جبکہ (کفار کی) فوجیں تم پر چڑھ آئیں تھیں جس پر ہم نے (تمہاری مدد کے لئے) آندھی اور ایسی فوجیں بھیجی تھیں جن کو تم نہ دیکھتے تھے۔ اور خدا تمہارے دو کام دیکھ رہا تھا جو تم کر رہے تھے۔ یعنی اس وقت جب کہ وہ تمہارے اوپر کی جانب سے بھی اور تم سے نیچے کی جانب سے بھی تم پر چڑھ آئے تھے۔ اور جبکہ آنکھیں پھر گئی تھیں اور کلیجے منہ کو آ گئے تھے اور تم حق تعالیٰ کے متعلق طرح طرح کے خیال کر رہے تھے (اب حق تعالیٰ بطور جملہ معترضہ کے فرماتے ہیں کہ واقعی) اس موقع پر مسلمانوں کا امتحان لیا گیا اور ان کو خوب ہی جھڑ جھڑایا گیا اس کے بعد مضمون سابق کو پورا کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ)

منافقین کی بکواس

اور اس وقت جب کہ منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے (اور وہ ایمان سے بے بہرہ ہیں) یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم سے خدا اور اس کے رسول نے محض دھوکا دینے کے لئے وعدہ کیا تھا (کہ تم فارس کے خزانوں کے مالک ہو گے۔ اور یہ ہوگا۔ اور وہ ہوگا۔ بھلا یہ تو مسلمانوں کی حالت ہے۔ اس حالت میں ان باتوں کی کیا امید ہو سکتی ہے)

ایک جماعت کا فرار اور غلط عذرات

اور جبکہ ان میں سے ایک جماعت نے کہا تھا کہ اے مدینہ والو! تم ان کے مقابلہ میں) نہیں ٹھہر سکتے لہذا لوٹ جاؤ (کیونکہ خواہ مخواہ اپنے کو ہلاک کرتے ہو) اور کچھ لوگ ان میں سے رسول سے یہ کہتے ہوئے اجازت مانگتے ہیں کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں۔ حالانکہ ان کے گھر غیر محفوظ نہیں (کیونکہ وہ تو کفار ہی کے گروہ کے ہیں پھر انہیں ان سے کیا خطرہ ہے بلکہ) وہ صرف (اس بہانہ سے) بھاگنا چاہتے ہیں۔ (اور اس وقت تو یہ نالائق گھروں کے غیر محفوظ ہونے کا عذر کرتے ہیں) اور اگر ان (کے گھروں) کے سب طرف سے لوگ ان پر گھس آتے پھر ان سے شر (یعنی مسلمانوں سے لڑنے) کی درخواست کی جاتی۔ تو وہ اس کو منظور کر لیتے اور وہ ان (گھروں) میں بہت ہی

کم ٹھہرتے (یعنی اگر یہ لوگ اپنے گھروں میں موجود ہوتے اور ان کے گھروں پر چاروں طرف سے حملہ ہوتا۔ اور ان کے گھر بالکل خطرہ میں ہوتے اور ایسی حالت میں ان سے کوئی کہتا کہ چلو مسلمانوں کو ماریں گے تو یہ اس وقت اپنے گھروں کا کچھ خیال نہ کرتے اور مسلمانوں سے لڑنے کے لئے اپنے گھروں سے فوراً نکل پڑتے اور یہ ذرا نہ خیال کرتے کہ ہمارے جانے کے بعد ہمارے گھروں کا کیا حشر ہوگا۔ پس یہ ذران کا محض جھوٹ ہے۔ اور اصل مقصود ان کا لڑائی سے بھاگنا ہے) اور یہ لوگ خدا سے عہد کر چکے تھے کہ وہ پیٹھ نہ پھیریں گے (مگر اب بالکل بھاگنے پر تیار ہیں۔ یہ ان کی کھلی بدعہدی ہے) اور خدا کے عہد کی پرسش ہوتی ہے (اس لئے ان سے ان کی ضرور باز پرس ہوگی)۔

موت سے فرار بے فائدہ ہے

اے رسول آپ ان سے کہئے کہ اگر تم موت یا قتل سے بھاگو تو یہ بھاگنا تمہیں کچھ بھی نفع نہ پہنچائے گا۔ اور اس وقت (یعنی بھاگ کر) بجز تھوڑے دنوں کے اور زیادہ مزہ نہ اڑانے دیئے جاؤ گے (کیونکہ آخر ایک روز تو مرنا ہے۔ پھر بھاگنے سے کیا فائدہ) نیز آپ ان سے یہ بھی کہئے کہ اگر خدا تمہارے متعلق کوئی برائی چاہے تو تمہیں خدا سے کون بچا سکتا ہے۔ یا وہ تم پر[1] رحم کرنا چاہے (تو اسے کون روک سکتا ہے۔ کوئی نہیں روک سکتا) اور (ایسی حالت میں) وہ اپنے لئے خدا کے سوا نہ کوئی سرپرست پائیں گے اور نہ مددگار پھر بھاگنے سے کیا فائدہ الغرض یہ ان کی سراسر حماقت ہے اور)

رکاوٹیں پیدا کرنے والے

خدا ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے۔ جو رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں۔ اور ان کو بھی جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ (ارے کہاں مرنے جاتے ہو) ہماری طرف آؤ اور یہ لوگ جنگ میں بہت کم (اور محض دکھاوے کے لئے) شریک ہوتے ہیں وہ بھی ایسی حالت میں کہ تمہارے حق میں بخیلی لئے ہوئے ہوتے ہیں (اور دل سے نہیں چاہتے کہ تم کو کامیابی ہو) اب (جس وقت کہ یہ لڑائی میں بادل ناخواستہ پھنس جاتے ہیں تو ان کی یہ حالت ہوتی ہے کہ (جب خوف پیش آتا ہے تو (بجائے اس کے زائل کرنے کے کوشش کے) آپ ان کو اس حالت میں دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھیں یوں چکراتی ہیں جیسے کسی پر موت کی بیہوشی طاری ہو۔ پھر جس وقت کہ (مسلمانوں کو فتح ہو جاتی ہے اور) خوف جاتا رہتا ہے تو مال پر حریص ہونے کی حالت میں تم کو تیز زبانوں سے طعنے دیتے ہیں (کہ سارا مال تم ہی لیجاؤ گے ہمیں نہ دو گے۔ ہمارے سبب سے تمہیں غنیمت ملی اور ہمیں کو محروم کیا جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ) یہ لوگ (دل سے) ایمان نہیں لائے (اور محض مصلحۃً ایمان کا اظہار کرتے ہیں) سو خدا نے بھی ان کے تمام اعمال برباد کر دیئے۔ اور یہ خدا پر آسان ہے (کیونکہ وہ فاعل مختار ہے اور کوئی اس سے باز پرس نہیں کر سکتا۔

بزدلی: ان کی بزدلی کی یہ حالت ہے کہ وہ اب تک یہ سمجھ رہے ہیں کہ کفار کی جماعتیں ابھی (موجود ہیں اور) گئی نہیں۔ اور اگر وہ جماعتیں پھر آ جائیں تو یہ اس کے خواہاں ہوں گے کہ وہ یہاں سے نکل کر دیہاتوں میں ایسی حالت میں جا رہیں کہ وہ تمہاری خبریں دریافت کرتے ہوں۔ اور) اگر وہ تم میں (بادل نخواستہ) موجود بھی ہوں تو وہ بہت ہی تھوڑا لڑیں (جس سے اپنا بچاؤ ہو سکے۔ اور تمہیں ان پر شبہ نہ ہو۔ اے لوگو!)

---

[1] یہ فقرہ اس موقع پر بظاہر حسن معلوم ہوتا ہے لیکن چونکہ ان اراد بکم سوء بادی النظر میں وہم ہوتا ہے کہ عدم مزاحمت مشروط ہے ارادہ سوء کے ساتھ اور ارادہ رحمت میں مزاحمت ممکن ہے۔ اس لئے کمال تصرف پر قدرت کی تصریح کے لئے یہ عبارت بڑھائی گئی ہے تاکہ ابہام عجز نہ ہو۔ ایسی آیتیں خدا کے کلام میں بکثرت ہیں اور ان کی طرف ایک امی تو کیا بڑے بڑے قابلوں کے ذہن کا انتقال دشوار ہے اور اگر کسی جگہ ہو بھی جائے تو ہر جگہ ایسی باتوں کا لحاظ رکھنا یقیناً انسانی دماغ کا کام نہیں ۱۲

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ
وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾ وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ۚ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ﴿٢٢﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ
صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ ۖ وَمَا
بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾ لِيَجْزِيَ اللَّهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ إِنْ شَاءَ
أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٢٤﴾ وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا
خَيْرًا ۚ وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ﴿٢٥﴾ وَأَنْزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُمْ
مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَاصِيهِمْ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيقًا تَقْتُلُونَ
وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا ﴿٢٦﴾ وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَمْ تَطَئُوهَا ۚ
وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢٧﴾

ترجمہ: تم لوگوں کے لئے یعنی ایسے لوگوں کے لئے جو اللہ سے اور روز آخرت سے ڈرتا ہو اور کثرت سے ذکر الٰہی کرتا ہو رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود تھا اور جب ایمانداروں نے ان لشکروں کو دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ وہی ہے جس کی ہم کو اللہ نے اور اس کے رسول نے خبر دی تھی اللہ اور رسول نے سچ فرمایا تھا اور اس سے ان کے ایمان اور اطاعت میں اور ترقی ہوگئی ان مومنین میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے جس بات کا اللہ سے عہد کیا تھا اس میں سچے اترے پھر بعضے تو ان میں وہ ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے ہیں اور بعضے ان میں مشتاق ہیں اور انہوں نے ذرا تغیر تبدل نہیں کیا یہ واقعہ اس لئے ہوا تا کہ اللہ تعالیٰ سچے مسلمانوں کو ان کے سچ کا صلہ دیوے اور منافقوں کو چاہے سزا دے یا چاہے ان کو توبہ کی توفیق دے بیشک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ان کے غصہ میں بھرا ہوا ہٹا دیا کہ ان کی کچھ بھی مراد پوری نہ ہوئی اور جنگ میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لئے آپ ہی کافی ہوگیا اور اللہ تعالیٰ بڑی قوت والا بڑا زبردست ہے اور جن اہل کتاب نے ان کی مدد کی تھی ان کو ان کے قلعوں سے نیچے اتار دیا اور ان کے دلوں میں تمہارا رعب بٹھلا دیا بعض کو تم قتل کرنے لگے اور بعض کو قید کر لیا اور ان کی زمین اور ان کے گھروں اور ان کے مالوں کا تم کو مالک بنا دیا اور ایسی زمین کا بھی جس پر تم نے قدم نہیں رکھا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

رسول اللہ میں اسوۂ حسنہ

تفسیر: تمہارے لئے یعنی اس کے لئے جو خدا سے اور قیامت کے دن سے ڈرتا ہو اور خدا کی یاد بہت کرتا ہو۔ خدا کے رسول میں ایک عمدہ قابل تقلید چیز تھی (یعنی ان کا صبر واستقلال ۔پس اگر تم درحقیقت خدا اور قیامت سے ڈرنے والے اور خدا کی یاد کرنیوالے تھے۔ جیسا کہ تمہارا دعویٰ ہے تو تم نے اس کی تقلید کیوں نہ کی ۔پس ثابت ہوا کہ تمہارا دعویٰ غلط ہے اور تم مؤمن نہیں ہو بلکہ منافق ہو۔ خیر یہ تو منافقین کی حالت تھی)۔

مؤمنین کے اوصاف

اور (برخلاف اس کے) جبکہ مؤمنوں نے کفار کی جماعتوں کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ ہے جس کا ہم سے خدا اور رسول نے وعدہ کیا تھا۔ اور واقعی خدا اور رسول نے سچ کہا تھا اور اس واقعہ نے ان کا ایمان اور انقیاد ہی بڑھایا۔ (نہ کہ کفر وطغیان جبکہ اس نے منافقین میں یہ صفات پیدا کیں۔ یہ تو ان کی عام حالت تھی اور) مؤمنین میں کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے (صراحۃً خدا سے صبر واستقلال اور اس کی راہ میں جان دینے کا عہد کیا تھا اور) جو کچھ انہوں نے خدا سے عہد کیا تھا اس کو سچا کر دیا۔ چنانچہ کچھ لوگ تو ایسے ہیں جنہوں نے اپنی نذر پوری کر دی (اور خدا کی راہ میں جان دیدی) اور کچھ وہ جو ہنوز منتظر ہیں اور انہوں نے اپنے عہد کو ذرا نہیں بدلا (مسلمانوں پر یہ مصیبت اس لئے ڈالی گئی تھی) تاکہ مخلصین اور منافقین میں امتیاز ہو جائے۔ اور) مخلصین کو خدا ان کے اخلاص کا صلہ دے۔ اور منافقین کو اگر چاہے تو عذاب دے یا (اگر وہ توبہ کرلیں تو) ان پر رحمت کے ساتھ متوجہ ہو (کیونکہ) حق تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنیوالا ہے (اگر اس سے کوئی معافی چاہے تو معاف کرنے میں بالکل دریغ نہیں کرتا خواہ کیسا ہی گنہگار اور کتنا ہی نافرمان کیوں نہ ہو۔ خیر یہ اس مصلحت سے یہ ہنگامہ برپا کیا گیا)۔

کافروں کو ہزیمت

اور (انجام اس کا یہ ہوا کہ) اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ان کے غم وغصہ کے ساتھ ایسی حالت میں واپس کر دیا کہ ان کو (اس ہنگامہ آرائی سے) کچھ بھی فائدہ حاصل نہ ہوا (اور مسلمانوں کو کوئی معتد بہ فائدہ نہ پہنچا) اور خدا نے خود مقابل ہو کر مسلمانوں کو جنگ سے بچا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے بڑا قوت والا اور بہت زبردست رہا ہے (اور اسلئے اسکو ایسا کرنا کچھ بھی مشکل نہ تھا)

اہل کتاب پر غلبہ

اور (دوسری کروائی اس نے یہ کی کہ) جن اہل کتاب نے ان کو مدد دی تھی اس نے ان کو ان کے قلعوں سے اتارا اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا کہ تم (ان میں سے) ایک جماعت کو قتل کرتے ہو اور ایک جماعت کو قید کرتے ہو (اور وہ چوں نہیں کر سکتے) اور تمہیں ان کی زمین اور انکے گھروں اور مالوں اور ایک ایسی زمین کا مالک بنا دیا جہاں تم نے قدم بھی نہیں رکھا (چنانچہ عنقریب اس کا ظہور فتح خیبر سے ہو جائیگا) اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے (اس لئے اسے ایسا کرنا کچھ بھی دشوار نہ تھا الغرض یہ تفصیل تھی حق تعالیٰ کے اس انعام کی جس کی تم کو یاد دہانی کی گئی تھی۔ پس تم اس کو یاد کر کے حق تعالیٰ کا شکر کرو۔ جس کا طریق اس کے احکام کا علماً وعملاً اتباع

ہے۔ یہاں تک عام مومنین کی اصلاح فرما کر اب خاص ازواجِ مطہرات کی اصلاح فرماتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ)

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝

ترجمہ: اے نبی آپ اپنی بیبیوں سے فرما دیجئے کہ تم اگر دنیوی زندگی کا عیش) اور اس کی بہار چاہتی ہو تو آؤ میں تم کو کچھ مال ومتاع (دنیوی) دیدوں اور تم کو خوبی کے ساتھ رخصت کروں اور اگر تم اللہ کو چاہتی ہو اور اس کے رسول کو اور عالم آخرت کو تو تم میں سے نیک کرداروں کے لئے اللہ تعالیٰ نے اجر عظیم مہیا کر رکھا ہے اے نبی کی بیبیوں جو کوئی تم میں کھلی ہوئی بیہودگی کرے گی اس کو دوہری سزا دی جاوے گی اور یہ بات اللہ کو آسان ہے

ازواج مطہرات کو تنبیہ

تفسیر: اے نبی آپ اپنی بیویوں سے جو کہ آپ سے آپ کی حیثیت سے زیادہ خرچ مانگتی ہیں) یہ فرما دیجئے کہ اگر تمہیں دنیوی زندگی اور اسکی زیبائش مطلوب ہے (اور تم موجود حالت پر قناعت نہیں کرنا چاہتیں جیسا کہ تمہارے انداز سے مترشح ہوتا ہے) تو آؤ میں تمہیں کچھ سامان دیدوں (جو کہ بوقت طلاق دیا جاتا ہے) اور تمہیں خوبی کیساتھ چھوڑ دوں اور اگر تم کو خدا اور رسول اور آخرت منظور ہو تو پھر ایسی باتیں چھوڑ دو اور اچھے کام کرو کیونکہ (جو تم میں سے اچھے کام کریں حق تعالیٰ نے ان کیلئے بڑا معاوضہ تیار کر رکھا ہے۔

ازواج مطہرات کو سزا کی دھمکی

اے نبی کی بیویو (تم کو اس پر ناز نہ ہونا چاہئے کہ ہم نبی کی بیویاں ہیں کیونکہ یہ بات تم کو سزا سے نہیں بچا سکتی بلکہ) جو کوئی تم میں سے کھلی بیہودگی کرے گی اس کو دوہری سزا دی جائے گی اور یہ خدا پر بہت آسان ہے (کیونکہ وہ قادر مطلق اور فاعل مختار ہے اور نہ وہ مجبور ہے اور نہ اس پر کسی کا دباؤ پڑ سکتا ہے)۔

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾

ترجمہ: اور جو کوئی تم میں اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور نیک کام کرے گی تو ہم اس کو اس کا ثواب دوہرا دیں گے اور اس کے لئے ہم نے ایک عمدہ روزی تیار کر رکھی ہے اے نبیؐ کی بیبیوں تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو تم (نامحرم مرد سے) بولنے میں (جبکہ بضرورت بولنا پڑے) نزاکت مت رکھو (اس سے) ایسے شخص کو (طبعًا) خیال (فاسد پیدا) ہونے لگتا ہے جس کے قلب میں خرابی ہے اور قاعدہ (عفت) کے موافق بات کہو اور تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم زمانہ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو اور تم نمازوں کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مانو اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ اے گھر والو! تم سے آلودگی کو دور رکھے اور تم کو (ہر طرح ظاہرًا و باطنًا) پاک وصاف رکھے اور تم ان آیات الٰہیہ کو یعنی اس علم (احکام) کو یاد رکھو جس کا تمہارے گھروں میں چرچا رہتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ راز دان ہے پورا خبردار ہے۔

ازواج مطہرات کو انعامات کی خوشخبری

تفسیر: اور (برخلاف اس کے) جو کوئی تم میں سے خدا اور رسول کی فرمانبرداری کرے گی اور اچھے کام کرے گی اس کو ہم اس کا صلہ بھی دوگنا دیں گے اور ہم نے اس کے لئے عمدہ رزق (جنت میں) تیار کر رکھا ہے۔

ازواج مطہرات کو ہدایاتِ ربانی

اے نبی کی بیویو اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو تم عام عورتوں جیسی نہیں ہو۔ (بلکہ تم ان سے بہت بڑھی ہوئی ہو پس تم کو چاہئے کہ تقویٰ اختیار کرو اور) کسی[1] سے دبے لہجے میں بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہے وہ تمہارے اندر طمع کرے۔ اور (اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم ایسی بات کہو جس سے خواہ مخواہ دوسروں کو تکلیف ہو بلکہ) بات معقول کہو اور اپنے گھروں میں بیٹھی رہو۔ اور جاہلیت کے زمانۂ قدیم کی طرح باہر نہ

[1] اب آپ غور کریں کہ جب امہات المؤمنین کو یہ احکام ہیں تو عام عورتوں کو کیسے آزادی دی جاسکتی ہے۔ پس جو لوگ مروجہ آزادی نسواں کو قرآن سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ سراسر منحرف ہیں ۱۲

پھرو (کہ اس سے خرابیاں پیدا ہونے کا خطرہ ہے) اور نماز باقاعدہ پڑھتی رہو۔ اور زکوٰۃ دیتی رہو۔ اور خدا اور رسول کی اطاعت کرتی رہو۔

آیت تطہیر اور اس کا منشا

کیونکہ[1] اے اس گھر کے رہنے والو خدا کو فقط یہ منظور ہے کہ وہ تم سے پلیدی (معصیت) کو بالکل دور کردے اور تم کو بالکل پاک صاف کر دے (اور اس لئے وہ تم کو خاص طور پر یہ احکام دیتا ہے اب تمہیں اختیار ہے چاہے تم ان پر عمل کر کے پاک صاف رہو یا مخالفت کر کے گندگی میں ملوث ہو جاؤ) اور تم ان آیاتِ الٰہیہ اور دین کی باتوں کو یاد رکھو جو تمہارے گھروں میں ہمیشہ پڑھی جاتی ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ امور مخفیہ کا بڑا جاننے والا ہے اور بہت باخبر ہے (اور اس لئے اس سے تمہاری کوشش مخفی نہیں رہ سکتی اس لئے وہ تم کو اس کا اجر دے گا۔ کیونکہ

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ
وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ
وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ
كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا
مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَن يَعْصِ
اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا ۝ وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ

---

[1] اس آیت کو آیتِ تطہیر کہا جاتا ہے۔ اور اس کے متعلق اول شیعہ اور اس کے بعد اہل تقلید میں بعض اہل سنت دو قسم کی غلطیاں کرتے ہیں۔ اول یہ کہ یہ آیت حضرت علی و حضرت فاطمہ و حسن و حسین رضی اللہ عنہم کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ دوم یہ کہ اس آیت سے وہ ان کی عصمت ثابت کرتے ہیں چنانچہ شیعہ تو صاف طور پر ایسا کرتے ہیں۔ مگر اہل سنت ان کو معصوم تو نہیں کہتے۔ مگر معنی عصمت بلکہ اس سے بھی کچھ بڑھ کر ثابت کرتے ہیں۔ کیونکہ انبیاء سے اجتہادی غلطی یا کافی تدبر سے کام نہ لینے سے گناہ کا صدور ممکن ہے۔ مگر یہ لوگ ان حضرات کی نسبت ایسی باتوں کے احتمال کو بھی ایک گناہ عظیم تصور کرتے ہیں۔ اور آیۂ تطہیر کو استدلال میں پیش کرتے ہیں۔ لیکن ہماری تفسیر سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ یہ دونوں خیال سراسر غلط ہیں کیونکہ سیاق و سباق قرآن اور خود آیت کا منشا صاف بتلا رہا ہے کہ اس کا تعلق ازواج مطہرات سے ہے نہ کہ حضرات مذکورین سے پھر آیت کا صرف اتنا مفہوم ہے کہ خدا کا تم کو یہ احکام دینے سے یہ مقصود ہے کہ تم ان پر باختیار خود عمل کرنے سے ہر قسم کی برائی سے پاک رہو اور پاک رہنا یا نہ رہنا تمہارے اختیار میں ہے۔ اگر ان پر عمل کرو گے پاک ہو جاؤ گے ورنہ نہیں۔ اور اس سے یہ ہرگز ظاہر نہیں ہوتا کہ خدا نے تمہیں ہر قسم کی پلیدی سے پاک کر دیا۔ اور تم بالکل پاک صاف ہو گئے۔ لہٰذا روافض اور ان کے مقلدین کا اس سے یہ نتیجہ نکالنا صریح تحریف ہے کلام اللہ کی۔ پس ان لوگوں کا اپنے مدعا پر آیۂ تطہیر سے استدلال تو غلط ٹھہرا اب ان حدیثوں کی حالت سنو۔ جن سے یہ آیت تطہیر کا ان حضرات کی شان میں ہونا ثابت کرتے ہیں۔ سو اول تو وہ سب کی سب سنداً مجروح اور عام طور پر روافض اور بددین لوگوں کی تراشیدہ ہیں۔ دوسرے وہ روایتیں کل تین قسم کی ہیں۔ ایک وہ جن میں تصریح ہے۔ اس بات کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشخاص موصوفین کو کمل میں لے کر دعا کی کہ اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں آپ ان کو پاک کر دیجئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور دوسری وہ جن میں تصریح ہے اس بات کی کہ آیت کا نزول پہلے ہوا۔ اور آپ نے دعا بعد کو فرمائی۔ اور تیسری وہ جن میں آیت کے نزول کا کوئی ذکر نہیں بلکہ صرف دعا ہے کہ اے اللہ یہ میرے گھر والے ہیں تو انہیں پاک کر دے خبر لے کہ اے گھر والوں خدا تم سے پلیدی دور کرنا اور تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے۔ سو تیسری قسم کی روایتوں کو تو آیہ سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ رہی دوسری قسم کی روایتیں سو وہ قریب بتریب نص ہیں اس باب میں کہ یہ لوگ آیت میں داخل نہیں ورنہ اگر وہ داخل ہوتے تو آپ کو دعا کی کیا ضرورت تھی۔ اب رہیں پہلی قسم کی روایتیں تو وہ ظاہر قرآن کے بھی معارض اور احادیث قسم دوم کے بھی۔ اور راوی روافض ہیں اسلئے وہ محض افتراء ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ اس باب میں روافض اور انکی مقلدین کے پاس کوئی معقول حجت نہیں ہے اور وہ صرف ان یتبعون الا الظن وان هم الا یظنون کا مصداق ہیں یہ مختصر کلام تھا اس آیت کے متعلق اور مزید تفصیل اس کی ہمارے رسالہ ازلۃ التزویر عن آیۃ التطہیر میں ہے ۱۲

عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ ۖ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُولًا ﴿٣٧﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهُ ۖ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَقْدُورًا ﴿٣٨﴾ الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَالَاتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهُ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ ۗ وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ حَسِيبًا ﴿٣٩﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَٰكِنْ رَسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾

ترجمہ: بے شک اسلام کے کام کرنے والے مرد اور اسلام کے کام کرنے والی عورتیں اور ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں اور فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبرداری کرنے والی عورتیں اور راست باز مرد اور راست باز عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور خشوع کرنے والے مرد اور خشوع کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور بکثرت خدا کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے اور کسی ایمان دار مرد اور کسی ایماندار عورت کو گنجائش نہیں ہے جبکہ اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا حکم دے دیں کہ (پھر) ان کو ان (مومنین) کے اس کام میں کوئی اختیار باقی رہے اور جو شخص اللہ کا اور اس کے رسول کا کہنا نہ مانے گا وہ صریح گمراہی میں پڑا اور جب آپ اس شخص سے فرما رہے تھے جس پر اللہ نے بھی انعام کیا اور آپ نے بھی انعام کیا کہ اپنی بی بی (زینب) کو اپنی زوجیت میں رہنے دے اور خدا سے ڈرو آپ اپنے دل میں وہ (بات بھی) چھپائے ہوئے تھے جس کو اللہ تعالیٰ (آخر میں) ظاہر کرنے والا تھا اور آپ لوگوں (کے طعن) سے اندیشہ کرتے تھے اور ڈرنا تو آپ کو خدا ہی سے زیادہ سزاوار ہے پھر جب زید کا اس سے جی بھر گیا ہم نے آپ سے اس کا نکاح کر دیا تاکہ مسلمانوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیبیوں کے (نکاح کے) بارہ میں کچھ تنگی نہ رہے جب وہ (منہ بولے بیٹے) ان سے اپنا جی بھر چکیں اور خدا کا یہ حکم تو ہونے والا تھا ہی ان پیغمبر کے لئے جو بات (تکوینا یا تشریعاً) خدا تعالیٰ نے مقرر کر دی تھی اس میں ان پر کوئی الزام نہیں اللہ تعالیٰ نے ان (پیغمبروں) کے حق میں (بھی) یہی معمول کر رکھا ہے جو پہلے ہو گزرے ہیں اور اللہ کا حکم تجویز کیا ہوا (پہلے سے) ہوتا ہے یہ سب (پیغمبران گذشتہ) ایسے تھے کہ اللہ کے احکام پہنچایا کرتے تھے اور (اس باب میں) اللہ ہی سے ڈرتے تھے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ حساب لینے کے لئے کافی ہے محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

فرمانبردار اور نیکوکار کے لئے اجر

تفسیر: جس قدر اسلام کے کام کرنے والے مرد ہیں۔ اور جس قدر اسلام کے کام کرنے والی عورتیں ہیں۔ اور جس قدر ایمان لانے والے مرد ہیں اور جس قدر ایمان لانے والی عورتیں ہیں۔ اور جس قدر فرمانبردار مرد ہیں۔ اور جس قدر فرمانبردار عورتیں ہیں۔ اور جس قدر مخلص مرد ہیں اور جس قدر مخلص عورتیں ہیں۔ اور جس قدر صبر کرنے والے مرد ہیں۔ اور جس قدر صبر کرنے والی عورتیں ہیں۔ اور جس قدر خشوع والے مرد ہیں اور جس قدر خشوع والی عورتیں ہیں۔ اور جس قدر خیرات کرنے والے مرد ہیں۔ اور جس قدر خیرات کرنے والی عورتیں ہیں اور جس قدر روزہ رکھنے والے مرد ہیں اور جس قدر روزہ رکھنے والی عورتیں ہیں اور جس قدر اپنی شرم گاہ کے حفاظت کرنے والے مرد ہیں۔ اور جس قدر اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں۔ اور جس قدر خدا کی بہت یاد کرنے والے مرد ہیں۔ اور جس قدر خدا کی بہت یاد کرنے والی عورتیں ہیں (غرض کوئی بھی اچھا کام کرنے والا خواہ مرد ہو یا عورت) اللہ نے ان سب کے لئے معافی اور بہت بڑا اصلہ تیار کر رکھا ہے (اس لئے ہر مرد و عورت کو چاہئے کہ ان کاموں میں کوشش کرے)۔

اطاعتِ خدا اور رسول سے انحراف جائز نہیں

اور جب خدا اور رسول کوئی بات طے کر دیں تو پھر کسی مؤمن مرد اور کسی مؤمن عورت کو یہ بات حاصل نہیں ہے کہ ان کو اپنے معاملہ کے متعلق اختیار ہو (کہ اگر چاہیں اس کام کو کریں اور اگر چاہیں نہ کریں۔ بلکہ ان کو اس کا ماننا ضروری ہے) اور جو کوئی خدا اور اس کے رسول کا کہنا نہ مانے تو وہ صاف راہ بھول گیا (اور غلط راستہ پر چل دیا) اور (اے رسول) جس[1] وقت آپ اس شخص (یعنی زید بن حارثہ) سے جس پر خدا نے بھی انعام کیا تھا۔ اور آپ نے بھی انعام کیا تھا (کہ اس کو آزاد کیا اور اس کو بمنزلہ اپنی اولاد کے سمجھا۔ اور اپنی پھوپھی زاد بہن سے شادی کرائی جس کا مقتضے یہ تھا کہ وہ آپ کے حکم سے انحراف نہ کرتا) یہ کہہ رہے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو (اور طلاق دینے کا خیال چھوڑ دو) اور خدا سے ڈرو (کیونکہ حق تعالیٰ کو طلاق پسند نہیں ہے۔ اور وہ ابغض المباحات ہے) اور آپ اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے۔ جس کو خدا ظاہر کرنے والا تھا (یعنی یہ کہ اگر زید نے نہ مانا اور طلاق دیدی تو خیر میں ہی اس سے شادی کر لوں گا تا کہ اس کی اشک شوئی ہو جائے۔ کیونکہ اسے یہ خیال ہوگا کہ اس نے زور دے کر میری ایسے شخص سے شادی کرائی جس نے مجھے نہ نباہا۔ اور میرا اس سے شادی کر لینا ایک قسم کی معذرت ہوگا کہ اگر اس نے نہ نباہا نہ سہی میں تمہیں نباہوں گا) اور (اس خیال کے ساتھ) آپ لوگوں سے ڈر بھی رہے تھے (اور خیال کرتے تھے کہ اگر میں نے ایسا کر لیا تو لوگ کہیں گے کہ لو جی! بیٹے کی بیوی سے شادی کر لی) حالانکہ خدا اس کا زیادہ مستحق ہے کہ آپ اس سے ڈریں (اور اس بنا پر آپ کو چاہیے تھا کہ لوگوں کو خوف کو دل میں جگہ نہ دیتے۔ اور اس رسم جاہلیت کے مٹانے پر پورے طور پر آمادہ رہتے اور ذرا نہ ہچکچاتے۔ تو اس وقت[2] اس کو چاہیے تھا کہ وہ آپ کا کہنا مانتا لیکن اس نے آپ کو کہنا نہ مانا۔ پس

---

[1] ان آیات کی تفسیر پڑھنے سے تم کو معلوم ہوگا کہ حضرت زینب کے عشق کا قصہ بالکل لغو اور بے بنیاد ہے اور آپ کا زید کو سمجھانا فی الحقیقت دل سے تھا نہ کہ محض ظاہری طور پر اور آپ کو حضرت زینب سے نکاح کا خیالِ عشق و محبت کی بنا پر نہ تھا۔ بلکہ محض مروت کی بنا پر تھا۔ کیونکہ یہ نکاح آپ نے زور دے کر کرایا تھا۔ اور اس کی وجہ سے آپ کو زینب اور ان کے عزیزوں سے شرمندگی تھی ۱۲ [2] اس میں اذ کے عامل کے تقدیر کی طرف اشارہ ہے اور یہ مضمون خود مجموع کلام سے مفہوم ہے کما لا یخفیٰ ۱۲

اس کا یہ فعل اچھا نہ تھا۔ کیونکہ اول تو آپ اس کے منعم تھے اس لئے اسے آپ کا کہنا ماننا چاہئے تھا۔ پھر آپ رسول تھے اس لئے بھی اس کو کہنا ماننا چاہئے۔ پھر آپ نے اس سے یہ بھی کہا تھا کہ خدا سے ڈر اور خدا اس کا منعم تھا اس لئے بھی اسے کہنا ماننا چاہئے تھا۔ پس ان باتوں کے ہوتے ہوئے اس کا کہنا ماننا ضرور برا تھا۔ خیر اس کا فعل جیسا کچھ بھی تھا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی) اب جبکہ زید نے اس سے اپنی ضرورت پوری کرلی (اور طلاق دیدی) تو ہم نے اسے آپ کے نکاح میں دیدیا۔ تاکہ (جاہلیت کی یہ رسم قبیح کہ متبنیٰ کی بیوی سے نکاح کو حرام سمجھتے ہیں ٹوٹے۔ اور) لوگوں کو ان کے متبنوں کی بیویوں کے باب میں تنگی نہ ہو۔ جبکہ وہ ان سے اپنی ضرورت پوری کرلیں (اور انہیں طلاق دیدیں) اور خدا کا کام ہمیشہ سے کیا یہی ہورہا ہے (اور کس کے روکے نہیں رک سکتا۔

رسم کے خاتمہ پر طعن و تشنیع کی پرواہ نہ کی جائے اور خدا کا حکم ماننا ضروری ہے

الغرض چونکہ یہ کام آپ نے خدا کے حکم سے کیا ہے اس لئے کسی کو آپ پر طعن و تشنیع کا حق نہیں کیونکہ نبی پر اس کام کوئی تنگی نہیں تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر کیا تھا (کیونکہ) خدا نے ان لوگوں میں جو ان سے پہلے ہو چکے ہیں یہی طریقہ رکھا ہے (کہ جو کام تم پر لازم کیا جائے اس کا تم کو ماننا ضروری ہے) اور خدا کا کام ایک طے شدہ تقدیر ہوتا ہے (اس لئے اس کے خلاف نہیں ہوسکتا) یعنی خدا نے ان لوگوں میں (یہ طریق رکھا ہے) جو خدا کے پیغامات پہنچاتے ہیں۔ اور اسی سے ڈرتے ہیں اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے (خلاصہ یہ کہ خدا کا پہلے رسولوں میں بھی یہ ہی طریق رہا ہے کہ جس کام کو ان کے لئے مقرر کیا جاتا تھا وہ ان کے لئے واجب العمل ہوتا تھا اور اس کے کرنے کے لئے وہ مجبور ہوتے تھے اور اس لئے اس کے کرنے میں ان پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا تھا۔ پس اسی سنت کے موافق رسول نے بھی عمل کیا۔ اور اس لئے ان پر بھی نکاح میں کوئی الزام نہیں ہوسکتا) اور (اے رسول) خدا کافی حساب لینے والا ہے (وہ اس لئے معترضین سے ان کے لایعنی اعتراضات پر خود باز پرس کرلے گا۔ آپ ان کی باتوں کی پرواہ نہ کیجئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے حقیقی باپ نہیں

اے معترضو! تمہارے اعتراضات محض لایعنی ہیں کیونکہ) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں تھے۔ (نہ کہ زید کے اور نہ کسی اور کے پس انہوں نے ہرگز اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی نہیں کی) ہاں وہ خدا کے رسول اور سب سے پچھلے نبی تھے (اور اس لئے پہلے انبیاء اور رسولوں کی سنت کے موافق حق تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے کام پر عمل کرنا ان کا فرض تھا۔ بلکہ اوروں سے بڑھکر تھا کیونکہ وہ اوروں سے اکمل تھے۔ اس لئے یہ شبہ بھی نہیں ہوسکتا کہ اگر زید کی بیوی سے نکاح جائز نہ تھا۔ تو فرض بھی نہ تھا۔ پھر انہوں نے ایسا کیوں کیا۔ بالخصوص جبکہ ان کو ایسا کرنے سے لوگوں کو طعن و تشنیع کا موقع ملتا تھا۔ اور خلاصہ یہ کہ یہ کام رسول نے اپنی خواہش سے نہیں کیا۔ اور خدا کے حکم سے کیا اس لئے ان پر کسی اعتراض کی گنجائش نہیں) اور اللہ ہمیشہ سے پورا واقف رہا ہے (اس لئے اس کا بیان بالکل صحیح ہے۔ اور معترضین کے اعتراضات بالکل لغو ہیں)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿٤١﴾ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾

---

[1] هذا التوجيه للاستدراک هو المفهوم من كلام الله وهو الالصق بحسب المقام ولا ارتضى بما قالوه جزانا والله اعلم ۱۲

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَّاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۴۵﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿۴۷﴾ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اللہ کو خوب کثرت سے یاد کرو اور صبح وشام (یعنی علی الدوام) اس کی تسبیح (وتقدیس) کرتے رہو وہ ایسا (رحیم) ہے کہ وہ (خود بھی) اور اس کے فرشتے (بھی) تم پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں تا کہ حق تعالیٰ تم کو تاریکیوں سے نور کی طرف لے آوے اور مومنین پر اللہ تعالیٰ بہت مہربان ہے وہ جس روز اللہ سے ملیں گے تو ان کو جو سلام ہوگا وہ یہ ہوگا کہ السلام علیکم اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے عمدہ صلہ (جنت میں) تیار کر رکھا ہے اے نبی بیشک ہم نے آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ گواہ ہوں گے اور آپ (مومنین) کے بشارت دینے والے ہیں اور (کفار کے) ڈرانے والے ہیں اور (ان کو) اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے ہیں اور یہ آپ ایک روشن چراغ ہیں اور مومنین کو بشارت دیجئے کہ ان پر اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہونے والا ہے اور کافروں اور منافقین کا کہنا نہ کیجئے اور ان کی طرف سے جو ایذا پہنچے اس کا خیال نہ کیجئے اور اللہ پر بھروسہ کیجئے اور اللہ کافی کارساز ہے اے ایمان والو تم جب مسلمان عورتوں سے نکاح کرو (اور) پھر تم ان کو قبل ہاتھ لگانے کے (کسی اتفاق سے) طلاق دیدو تو تمہارے لئے ان پر کوئی عدت (واجب) نہیں جس کو تم شمار کرنے لگو تو ان کو کچھ (مال) متاع دیدو اور خوبی کے ساتھ ان کو رخصت کرو۔

مسلمانوں کو یادِ خدا کی تاکید

تفسیر: اے مسلمانو! تم خدا کی بہت یاد کیا کرو۔ اور صبح وشام اس کی پاکی بیان کرتے رہا کرو (کیونکہ) وہ وہ ہے جو تم پر خود بھی رحمت کرتا ہے۔ اور اس کے فرشتے بھی (تمہارے لئے دعا کرتے ہیں اور اس کا مقتضٰے یہ ہے کہ تم اس کی یاد کرو۔ اور اس کی تسبیح کرو۔ پس تم ایسا ضرور کیا کرو) تا کہ وہ تم کو (پورے طور پر باطل کی) تاریکیوں سے نکال کر (حق کی) روشنی میں لائے (کیونکہ) ذکر اور اس کی تسبیح میں یہ خاص اثر ہے کہ اس سے صفائے باطنی حاصل ہوتی ہے۔ اور اس سے معرفت الٰہی بڑھتی ہے) اور حق تعالیٰ مؤمنین پر ہمیشہ سے بڑا مہربان رہا ہے (اس لئے وہ ان کو ان کے نفع کی باتیں بتلاتا ہے اور یہ لوگ اس کے نزدیک بہت باوقعت ہیں چنانچہ) جس روز یہ اس سے ملیں گے۔ اس روز (اس کی جانب سے) ان کا سلام۔ لفظ سلام ہوگا۔ (اور وہ ان کو السلام علیکم کہے گا) اور اس نے ان کے لئے نہایت اچھا صلہ تیار کر رکھا ہے (جو کہ ان کو بوقت ملاقات دیا جائے گا) یہ تو عام مؤمنین کو خطاب تھا۔

ے۱ متعلق بقولہ اذکروا وسبحوا الا بقولہ یصلی وقولہ ہو الذی اعتراض ونظرہ ماسیاتی اعنی قولہ لکیلا یکون علیک حرج بعد الاعتراض بقولہ قد علمنا ما فرضنا الخ ۱۲

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت

اور) اے نبی آپ سے کہا جاتا ہے کہ) ہم نے آپ کو (لوگوں پر شہادت دینے والا اور (ان کو) خوشخبری دینے والا۔ اور ان کو ڈرانے والا اور خدا کے حکم سے لوگوں کو اس کی طرف دعوت دینے والا اور ہدایت دینے والا اور ہدایت کا ایک روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے (پس آپ اپنے فرائض کو بخوبی انجام دیجئے) اور جو آپ کے ماننے والے ہیں ان کو خوشخبری دیجئے کہ خدا کی جانب سے ان کے لئے بہت بڑا انعام مقرر ہے اور آپ کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانئے۔ اور ان کی تکلیف کو چھوڑ یئے اور خدا پر بھروسہ رکھئے۔ اور خدا کافی کارساز ہے (اس لئے وہ بھروسہ کے قابل ہے۔

خلوت صحیحہ کے پہلے طلاق دینے سے عدت نہیں ہوتی

اور) اے مسلمانو! (تم کو یہ حکم دیا جاتا ہے کہ) جب تم مؤمن عورتوں سے شادی کرو (جیسا کہ تمہارا معمول بھی ہے۔ اور تمہارے لئے شایاں بھی ہے) اس کے بعد تم ان کو طلاق دیدو۔ قبل اس کے کہ تم نے انہیں (حقیقۃً یا حکماً بذریعہ خلوۃ صحیحہ) ہاتھ لگایا ہو تو تمہارے لئے ان پر کوئی عدۃ نہیں ہے۔ جس کو تم شمار کرو۔ پس تم ان کو (حسب قاعدہ مقررہ) نفع پہنچاؤ (یعنی اگر مہر مقرر ہو تو نصف مہر دو۔ اور اگر مہر مقرر نہ ہوا تو ایک جوڑا دو) اور ان کو عمدگی کے ساتھ چھوڑ دو۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۗ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٥٠﴾ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ ۖ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ تَقَرَّ أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ﴿٥١﴾ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبًا ﴿٥٢﴾

ترجمہ: اے نبی ہم نے آپ کے لئے آپ کی یہ بیبیاں جن کو آپ ان کے مہر دے چکے ہیں حلال کی ہیں اور وہ عورتیں بھی جو خاص طور پر خاص طور پر تمہاری مملوکہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے غنیمت میں آپ کو دلوادی ہیں اور آپ کے چچا کی بیٹیاں اور آپ کی پھوپھیوں کی بیٹیاں اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی ہو

اور اس مسلمان عورت کو بھی جو بلا عوض اپنے آپ کو پیغمبر کو دے دے بشرطیکہ پیغمبر اس کو نکاح میں لانا چاہیں یہ سب آپ کے لئے مخصوص کیے گئے ہیں نہ اور مومنین کے لئے ہم کو وہ احکام معلوم ہیں جو ہم نے ان پر ان کی بیبیوں اور لونڈیوں کے بارے میں مقرر کئے ہیں تا کہ آپ پر کسی قسم کی تنگی (واقع) نہ ہو اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے ان میں سے آپ جس کو چاہیں (اور جب تک چاہیں) اپنے سے دور رکھیں اور جس کو چاہیں (اور جب تک چاہیں) اپنے نزدیک رکھیں اور جن کو دور کر رکھا تھا ان میں سے پھر کسی کو طلب کریں تب بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں اس میں زیادہ توقع ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور آزردہ خاطر نہ ہوں گی اور جو کچھ بھی آپ ان کو دیں گے اس پر سب کی سب راضی رہیں گی اور خدا تعالیٰ کو تم لوگوں کے دلوں کی سب باتیں معلوم ہیں اور اللہ تعالیٰ (یہی کیا) سب کچھ جاننے والا ہے بردبار ہے ان کے علاوہ اور عورتیں آپ کے لئے حلال نہیں ہیں اور نہ یہ درست ہے کہ آپ ان (موجودہ) بیبیوں کی جگہ دوسری بیبیاں کرلیں اگرچہ آپ کو ان (دوسریوں) کا حسن اچھا معلوم ہو مگر جو آپ کی مملوکہ ہوں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز (کی حقیقت اور آثار و مصالح) کا پورا نگران ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ازواج مطہرات

تفسیر: (اور) اے نبی (آپ کو یہ حکم ہے کہ) ہم نے آپ کے لئے آپ کی وہ بیویاں (جو کہ فی الحال ہیں یا آئندہ بنیں) حلال کردی ہیں۔ جن کا آپ نے (حقیقۃً یا حکماً) مہر دیا ہو (حقیقۃً یہ کہ مہر ان کے حوالہ کردیا۔ اور حکماً یہ کہ عقد کے وقت مہر کا حقیقۃً یا حکماً التزام کر لیا) اور وہ بھی جو تم کو خدا کے دینے سے تمہاری مملوک ہوگئی ہیں۔ اور تمہارے چچا کی بیٹیاں بھی اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں بھی اور تمہارے ماموؤں کی بیٹیاں بھی اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں بھی۔ جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت میں شرکت کی ہے (اور جنہوں نے شرکت نہیں کی وہ حلال نہیں) اور وہ عورت بھی جو کہ مؤمن ہو (اور کافر نہ ہو) اگر وہ اپنے کو بلاعوض نبی کو دیدے۔ اگر نبی کو یہ منظور ہو کہ وہ اسے اپنے نکاح میں لائیں ایسی حالت میں کہ وہ عورت (جواز میں) آپ کے لئے خالص ہے نہ کہ مؤمنین کے لئے (کیونکہ) یقیناً ہم نے ان امور کو جان رکھا ہے جو کہ ہم نے ان پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے باب میں ان پر مقرر کئے ہیں۔ اور منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ نکاح میں مہر ضروری ہے۔ اس لئے ان کو بلا مہر کے نکاح کی اجازت نہیں دی گئی۔ اور تمہارے لئے بلا مہر کے نکاح کو اس لئے جائز رکھا ہے) تا کہ تم پر تنگی نہ ہو۔ اور حق تعالیٰ ہمیشہ سے بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا رہا ہے (چنانچہ اس نے ایک ایسے فعل کو جو کہ جرم تھا تم پر رحم کر کے جرم کی حد سے خارج کردیا۔ جو کہ اعلیٰ درجہ ہے مغفرت کا۔ کیونکہ نکاح بذریعہ نفس اوروں کے لئے جائز نہیں جس سے اس کا جرم ہونا ظاہر ہے۔ مگر آپ کی تنگی کے خیال سے اس کو آپ کے لئے جائز کردیا گیا ہے اور یہ اس کی آپ کے لئے مغفرت اور رحمت ہے)

ازواج مطہرات کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار

نیز (آپ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ) آپ ان (اپنی بیویوں) میں سے جس کو چاہیں اپنے سے الگ رکھیں۔ اور جس کو چاہیں اپنے پاس رکھیں۔ اور جن کو آپ نے الگ رکھا ہے ان میں سے آپ جس کو طلب کرلیں تو اس میں بھی آپ پر کوئی گناہ نہیں۔ یہ تجویز اس کے قریب تر ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غمگین نہ ہوں۔ اور جو آپ ان کو دیدیں اس پر سب کی سب راضی ہوں۔ اور (یہ اس لئے کہ) اللہ تعالیٰ ان باتوں کو خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہیں (اور اس لئے وہ آپ کی بیویوں کے قلوب کی حالت کو بھی جانتا ہے اور اس علم

کی بنا پر وہ جانتا ہے کہ یہ تجویز ان کے لئے راحت بخش ہوگی) اور اللہ ہمیشہ سے بڑا جاننے والا اور بڑا دانا رہا ہے (اور اس لئے وہ ہمیشہ دانائی ہی کے کام کرتا ہے) نیز اب (جبکہ تعداد ازواج پوری ہوچکی ہے موجودہ بیویوں کے علاوہ) اور عورتیں آپ کے لئے حلال نہیں[1] ہیں اور نہ یہ (جائز ہے) کہ آپ (تعداد کم کرنے کے لئے موجودہ بیویوں کو طلاق دیدیں اور بجائے ان کے اور بیویاں کرلیں اگرچہ آپ کو ان کا حسن پسند ہو۔ ہاں آپ کی لونڈیاں (آپ کے لئے جائز ہیں) اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کا پورا نگراں ہے (اسلئے وہ آپ کے افعال کا بھی نگراں رہا ہے۔ پس آپ کو ہمارے احکام کی پوری پابندی کرنی چاہئے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔــلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۭ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝ اِنْ تُبْدُوْا شَـيْـــــًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَاۗىِٕهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗىِٕهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَاۗءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَاۗىِٕهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰۗىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَي النَّبِيِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

---

[1] لایحل لک النساء من بعد کی تفسیر ابن جریر نے یہ اختیار کی ہے کہ لایحل لک النساء من بعد المحللات المذکورۃ فی قولنا انا احللنا لک الخ اور جو تفسیر ہم نے کی ہے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس صورت میں انا احللنا لک کا نسخ لازم آتا ہے لیکن قرآن کے اسلوب بیان میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو توجیہ ابن جریر نے اختیار کی ہے وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اول تو محللات مذکورہ کے علاوہ اوروں کی عدم حلت خود آیت انا احللنا ہی سے مفہوم تھی اس لئے لایحل لک کی ضرورت ہی نہ تھی۔ اور اگر ضرورت بھی تھی تو اس مضمون کو انا احللنا کے مضمون کے ساتھ ہونا چاہئے تھا۔ اور کلام یوں ہونا چاہئے تھا۔ احللنا لک ھذہ النساء و لایحل لک غیر من حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ اس مضمون کو ختم کرکے ترجی الیک سے دوسرا مضمون شروع کردیا ہے جس کا تعلق خاص امہات المؤمنین سے ہے۔ اور اس کے بعد لا یحل لک النساء من بعد فرمایا گیا ہے اور وہ بھی منفصل کے ساتھ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک مستقل حکم ہے نہ کہ انا احللنا کا تمۃ نیز ولا ان تبدل بھن کا تعلق ازواج مطہرات سے ہے علیٰ ھذا ترجی الیک کا تعلق ان سے یہ بھی واضح قرآن میں اس پر کہ لا یحل کا تعلق بھی ان ہی سے ہے۔ ورنہ کلام اتساق سے خارج ہوجائے گا کما لا یخفی علی من له ذوق سلیم۔ پھر جب اس پر نظر کی جاتی ہے کہ حکم ترجی میں من تشاء الخ ازواج کی پاسداری کی بنا پر ہے جیسا کہ ذلک ادنی الخ سے مفہوم ہوتا ہے تو یہ بھی ایک مستقل قرینہ ہے اس کا کہ لا یحل کا حکم بھی انہی کی پاسداری کی بنا پر ہے جیسا کہ ولا ان تبدل بھن۔ رہا ابن جریر کا یہ شبہ کہ اس صورت میں نسخ کا قائل ہونا پڑیگا سو یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ انا احللنا میں ذکر ہے تحلیل اصلی کا۔ اور یہاں ذکر ہے تحریم عرضی کا جو کہ تعداد پوری ہوجائے اور موجودہ بیویوں میں سے کسی کو جدا نہ کرسکنے کی وجہ سے پیدا ہوگئی ہے۔ پس ان میں تعارض نہیں اور جب تعارض نہیں تو نسخ بھی نہیں۔ فتدبر واللہ اعلم بالصواب ۱۲

تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا ﴿٥٨﴾

ترجمہ: اے ایمان والو نبی کے گھر میں (بے بلائے) مت جایا کرو مگر جس وقت تم کو کھانے کے لئے اجازت دی جاوے ایسے طور پر کہ اس کی تیاری کے منتظر نہ رہو لیکن جب تم کو بلایا جاوے (کہ کھانا تیار ہے) تب جایا کرو پھر جب کھانا کھا چکو تو اٹھ کر چلے جایا کرو اور باتوں میں جی لگا کر مت بیٹھے رہا کرو اس بات سے نبی کو ناگواری ہوتی ہے سو وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ صاف صاف بات کہنے سے (کسی کا) لحاظ نہیں کرتا اور جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگا کرو یہ بات (ہمیشہ کے لئے) تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے پاک رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے اور تم کو جائز نہیں کہ رسول اللہ کو کلفت پہنچاؤ اور نہ یہ جائز ہے کہ تم آپ کے بعد آپ کی بیبیوں سے کبھی بھی نکاح کرو یہ خدا کے نزدیک بڑی بھاری (معصیت کی) بات ہے اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو گے یا اس کو پوشیدہ رکھو گے تو اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتے ہیں پیغمبر کی بیبیوں پر اپنے باپوں کے بارے میں کوئی گناہ نہیں اور نہ اپنے بیٹوں کے اور نہ اپنے بھائیوں کے اور نہ اپنے بھتیجوں کے اور نہ اپنے بھانجوں کے اور نہ اپنی عورتوں کے اور نہ اپنی لونڈیوں کے اور خدا سے ڈرتی رہو بے شک اللہ ہر چیز پر حاضر (ناظر) ہے بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر پر اے ایمان والو! تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو قصداً ایذا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو بدوں اس کے کہ انہوں نے کچھ کیا ہو ایذا پہنچاتے ہیں تو وہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بار لیتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حویلی میں داخلہ کی ممانعت

تفسیر: (نیز) اے مسلمانو! (تم کو یہ حکم دیا جاتا ہے کہ) تم نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو۔ بجز اس کے کہ تم کو اس کی ایسی حالت میں اجازت دی جائے کہ تم کھانے کے لئے ایسی حالت میں بلائے گئے ہو کہ اس کے پکنے کے منتظر نہ ہو۔ اور اس حالت میں بھی از خود نہ جا بیٹھنا (ہاں جس وقت تم کو بلایا جائے کہ چلو کھانا تیار ہے کھا لو) اس وقت جانا۔ اب جبکہ تم کھا چکے تو فوراً منتشر ہو جاؤ (اور اپنی اپنی راہ لو) اور ایسی[1] حالت میں کہ تم گفتگو کے لئے جی نہ لگائے ہوئے ہو کیونکہ یہ بات نبی کو تکلیف دیتی ہے اور وہ تم سے شرماتے ہیں (اس لئے ...

---

[1] الا مستانسین لحدیث. غیر ناظرین اناہ پر معطوف ہے اور اذا دعیتم الخ جملہ معترضہ ہے چونکہ استثنا اس کا وقت کھانا کھانے کے بعد ہوتا ہے اس لئے معطوف کو ذکر فراغت از طعام کے بعد رکھا۔ تا کہ اس طرف اشارہ ہو کہ اس شرط کے ملحوظ رکھنے کا موقع اس وقت ہے یہ توجیہ علاوہ اس کے کہ وہ مستغنی عن التقدیر ہے بلاغت کے ایک ایسے نکتہ پر مشتمل ہے کہ جس کی رعایت صرف اس ذات کا کام ہے جس سے کوئی شئی غائب نہیں۔ ورنہ انسان کا اپنے کلام میں ایسے دقائق کا لحاظ رکھنا تو درکنار۔ اس کے لئے تو اس کا سمجھنا بھی مشکل ہے کہ اس میں یہ نکتہ ہے۔ الا ان یشاء اللہ ۱۲

نہیں کہہ سکتے کہ اب جاؤ مجھے تکلیف ہوتی ہے) اور حق تعالیٰ سچی بات سے نہیں شرماتا (اس لئے وہ صاف کہہ دیتا ہے۔ چنانچہ اس نے کہہ دیا کہ تمہارے بیٹھے رہنے سے نبی کو تکلیف ہوتی ہے اس لئے کھانے کے بعد بیٹھا مت کرو) اور جس وقت[1] تم ان (ازواج مطہرات) سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے پیچھے سے مانگا کرو۔ اس میں تمہارے دل کی بھی پاکی ہے۔ اور ان کے دل کی بھی۔ (کیونکہ بے پردگی میں یہ بھی ممکن ہے کہ تمہارے دل میں شیطانی خیال پیدا ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے دل میں پیدا ہو۔ اس لئے پردہ کی ضرورت ہے) اور تم کو یہ بھی حق نہیں کہ تم رسول کو (اپنے کسی فعل سے) تکلیف پہنچاؤ۔

ازواج مطہرات کی حرمت مؤمنین پر

اور نہ یہ کہ تم ان کی بیویوں سے ان کے بعد کبھی نکاح کرو (کیونکہ) یہ خدا کے نزدیک بہت بری بات ہے۔ پس تمہیں ایسی کوئی بات نہ کرنی چاہئے۔ نہ ظاہر طور پر اور نہ مخفی طور پر۔ کیونکہ) خواہ تم کسی شئے کو ظاہر کرو خواہ اسے چھپاؤ (وہ حق تعالیٰ سے نہیں چھپ سکتی۔ کیونکہ) اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہر چیز سے بخوبی واقف رہا ہے۔

ازواج مطہرات پر محرم کا داخلہ

(نیز) ان (ازواج مطہرات) پر نہ ان کے باپ دادوں کے باب میں کچھ گناہ ہے (اگر وہ ان کے سامنے آئیں) اور نہ ان کے بیٹوں کے باب میں اور نہ ان کے بھائیوں کے باب میں۔ اور نہ ان کے بھتیجوں کے باب میں اور نہ ان کے بھانجوں کے باب میں۔ اور نہ ان کے (ہم جنس[2] یا ہم مذہب) عورتوں کے باب میں۔ اور نہ ان کے مملوکوں (غلام[3] اور لونڈی دونوں کے یا فقط لونڈیوں) کے باب میں اور (اے ازواج مطہرات گو تم کو ان لوگوں کے سامنے آنے کی بضرورت اور دفع حرج کے لئے اجازت دی گئی ہے۔ لیکن تاہم تم کو احتیاط سے کام لینا چاہئے اور) خدا سے ڈرتے رہنا چاہئے (ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو کسی معصیت میں مبتلا کر دے۔ کیونکہ) یقیناً اللہ ہر چیز پر حاضر ہے۔ (اس لئے اس سے تمہارا کوئی فعل کوئی ارادہ کوئی خواہش اور کوئی خیال مخفی نہیں۔ پس تم کو اس باب میں امکانی احتیاط سے کام لینا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام

نیز کہا جاتا ہے کہ) اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ لہٰذا اے مسلمانو! تم بھی ان پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو (نیز تم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ) جو لوگ خدا اور رسول کو تکلیف دیتے ہیں خدا نے ان کو دنیا و آخرت میں اپنی رحمت سے دور کر دیا اور ان کے لئے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اذیت مؤمن کی شناعت

(اور جو لوگ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ایسی بات سے تکلیف دیتے ہیں جو انہوں نے نہیں کی۔ تو انہوں نے بہت بری تہمت اور کھلا ہوا گناہ اپنے سر لیا۔

---

[1] یہ آیت بھی پردہ مروجہ کے وجوب کے حجت ہے اور جو لوگ قرآن سے پردہ کے ابطال کی کوشش کرتے ہیں محرف کلام اللہ ہیں ۱۲

[2] اشارۃ الی التوجهین والاول هلو المختار عندی ۱۲ [3] اشارۃ الی النوحی والاول هو المختار عندی ۱۲

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٥٩﴾ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦٠﴾ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚۛ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿٦١﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٦٢﴾ يَسْئَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾

ترجمہ: اے پیغمبر اپنی بیبیوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور دوسرے مسلمانوں کی بیبیوں سے بھی کہہ دیجئے کہ (سرسے) نیچے کرلیا کریں اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں اس سے جلدی پہچان ہو جایا کرے گی تو آزار نہ دی جایا کرے گی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے یہ منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں خرابی ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں (جھوٹی جھوٹی) افواہیں اڑایا کرتے ہیں اگر باز نہ آئے تو ضرور ہم آپ کو ان پر مسلط کر دیں گے پھر یہ لوگ مدینہ میں آپ کے پاس بہت ہی کم رہنے پاویں گے وہ بھی (ہر طرف سے) پھٹکارے ہوئے جہاں ملیں گے پکڑ دھکڑ اور مار دھاڑ کی جاوے گی اللہ تعالیٰ نے ان (مفسد) لوگوں میں بھی اپنا یہی دستور کر رکھا ہے جو پہلے ہو گزرے ہیں اور آپ خدا کے دستور میں کسی شخص کی طرف سے) ردو بدل نہ پاویں گے یہ (منکر) لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ اس کی خبر تو بس اللہ ہی کے پاس ہے اور آپ کو اس کی کیا خبر عجب نہیں کہ قیامت قریب ہی واقع ہو جاوے بیشک کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کو رحمت سے دور کر رکھا ہے اور ان کے لئے آتش سوزاں تیار کر رکھی ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے نہ کوئی یار پائیں گے اور نہ کوئی مددگار جس روز ان کے چہرے دوزخ میں الٹ پلٹ کئے جاویں گے یوں کہتے ہوں گے اے کاش ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے رسول کی اطاعت کی ہوتی اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہنا مانا تھا سو انہوں نے ہم کو (سیدھے) راستہ سے گمراہ کیا تھا اے ہمارے رب ان کو دوہری سزا دیجئے اور ان پر بڑی لعنت کیجئے۔

باہر نکلتے وقت پردہ

تفسیر: نیز اے نبی تم اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہدو کہ نیچی کرلیا کریں اپنے اوپر کچھ اپنی چادریں (جبکہ کسی ضرورت سے ان کو کہیں باہر جانا ہو۔ کیونکہ) یہ قریب تر ہے اس کے کہ وہ پہچانی جائیں اور انہیں تکلیف نہ دی جائے (کیونکہ اس سے اوباش لوگوں کو جو لونڈیوں اور آوارہ عورتوں کو راستہ میں رستہ چھیڑا کرتے ہیں معلوم ہو جائے گا کہ تم نہ لونڈیاں ہو۔ اور نہ آوارہ۔ اور اس لئے وہ تم کو چھیڑیں گے نہیں) اور اللہ ہمیشہ سے بڑا بخشنے والا اور بہت بڑا رحم والا رہا ہے (اسی لئے اس وقت اس نے بمقتضائے مغفرت ورحمت ان عورتوں کو تکلیف سے بچانے کے لئے یہ حکم نافذ فرمایا)

منافقین کی سزا

اگر نفاق پیشہ لوگ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (شہوت زانی کا) مرض ہے اور وہ جو مدینہ میں نا قابل اشاعت خبریں شائع کرتے ہیں اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں ان پر ابھار دیں گے (اور حکم کردیں گے کہ ان کو شہر مدینہ سے نکال دو اور) اس کے بعد وہ آپ کے پاس اس میں بہت کم رہ سکیں گے (اور وہ بھی) ایسی حالت میں کہ وہ بھٹکائے ہوئے ہوں گے کہ جہاں پائے جائیں گے ان کو گرفتار کیا جائے گا (اور خوب قتل کئے جائیں گے کیونکہ) خدا نے ان سے پہلے کے لوگوں میں بھی یہ ہی طریق رکھا ہے۔ اور آپ سنن الٰہیہ کے لئے تبدیلی نہ پائیں گے (کیونکہ کسی دوسرے میں تو اس کی قدرت ہی نہیں۔ رہے خود حق سبحانہ۔ سو چونکہ وہ خدا کا عہد عملی ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بھی اسے نہیں بدلتے۔ اب اگر وہ سنت اکثریہ ہے تو اس کو اپنی اکثریت پر باقی رہنا ضروری ہے۔ اور اگر سنت مستمرہ ہے تو استمرار پر باقی رہنا لازم ہے)۔

قیامت کا علم: نیز لوگ آپ سے قیامت کے متعلق دریافت کرتے ہیں (کہ کب ہوگی) آپ ان سے کہد یجئے کہ اس کا علم صرف خدا کے نزدیک ہے (میں نہیں جانتا) اور (اے سائل متعنت) تجھے (اس کی) کیا خبر (جو تو اس کا انکار کرتا ہے) بہت ممکن ہے کہ قیامت عنقریب متحقق ہو جائے (اور تیرے پاس اس کے خلاف بھی کوئی دلیل نہیں۔ پھر اس کے سرے سے متحقق نہ ہونے پر تو تیرے پاس کیا حجت ہوسکتی ہے پھر تو خواہ مخواہ اس کا کیوں انکار کرتا ہے۔ یاد رکھ)

کافروں کا نتیجہ: حق تعالیٰ نے کافروں کو (جو خواہ مخواہ خدا کی باتوں کا انکار کرتے ہیں) اپنی رحمت سے دور کردیا ہے اور اس نے ان کے لئے آتش سوزاں یوں تیار کر رکھی ہے کہ وہ اس میں ایسی حالت میں ہمیشہ رہیں گے کہ (اپنے لئے) نہ کوئی یار پائیں گے اور نہ مددگار (جو اسے بچالے) یہ لوگ اس روز جس روز ان کے چہرے آگ میں الٹے پلٹے جائیں۔ یوں کہیں گے کہ اے کاش ہم رسول کا کہنا مانتے۔ اور وہ یہ بھی کہیں گے کہ اے اللہ ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑے لوگوں کا کہنا مانا۔ سو انہوں نے ہمیں صحیح راستہ سے بچلا دیا۔ اے اللہ آپ انہیں دونا عذاب دیں۔ اور ان پر بہت بڑی پھٹکار ڈالیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ ءَاذَوْا۟ مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ ٱللَّهُ مِمَّا قَالُوا۟ ۚ وَكَانَ عِندَ ٱللَّهِ وَجِيهًا ﴿۶۹﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَقُولُوا۟ قَوْلًا سَدِيدًا ﴿۷۰﴾ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَٰلَكُمْ

وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوبَكُمۡۗ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِيمًا ﴿٧١﴾ إِنَّا عَرَضۡنَا ٱلۡأَمَانَةَ عَلَى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَٱلۡجِبَالِ فَأَبَيۡنَ أَن يَحۡمِلۡنَهَا وَأَشۡفَقۡنَ مِنۡهَا وَحَمَلَهَا ٱلۡإِنسَٰنُۖ إِنَّهُۥ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴿٧٢﴾ لِّيُعَذِّبَ ٱللَّهُ ٱلۡمُنَٰفِقِينَ وَٱلۡمُنَٰفِقَٰتِ وَٱلۡمُشۡرِكِينَ وَٱلۡمُشۡرِكَٰتِ وَيَتُوبَ ٱللَّهُ عَلَى ٱلۡمُؤۡمِنِينَ وَٱلۡمُؤۡمِنَٰتِۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمَۢا ﴿٧٣﴾

ترجمہ: اے ایمان والو تم ان لوگوں کی طرح مت ہونا جنہوں نے (کچھ تہمت تراش کر) موسیٰ کو ایذا دی تھی سو ان کو اللہ تعالیٰ نے ان کی تہمت سے بری ثابت کر دیا اور وہ اللہ کے نزدیک بڑے معزز تھے اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور راستی کی بات کہو اللہ تعالیٰ (اس کے صلہ میں) تمہارے اعمال کو قبول کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا ہم نے یہ امانت (یعنی احکام جو بمنزلہ امانت کے ہیں) آسمان اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کی تھی سو انہوں نے اس کی ذمہ داری سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اپنے ذمہ لے لیا وہ ظالم ہے جاہل ہے انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ منافقین اور منافقات اور مشرکین اور مشرکات کو سزا دے گا اور مومنین و مومنات پر توبہ (اور رحمت) فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

کفر و سرکشی کی ممانعت

تفسیر: نیز اے مسلمانو! تم ان جیسے نہ ہو جنہوں نے موسیٰ کو تکلیف دی تھی (اور ان کو غسل[1] وغیرہ کے وقت پردہ کرتے دیکھ کر کہا تھا کہ ضرور ان کے اندر کوئی عیب ہے ورنہ یہ مرد ہو کر اس قدر پردہ کیوں کرتے ہیں ع کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے) جس پر اللہ نے ان کو اس الزام سے بری کر دیا تھا۔ جو انہوں نے ان پر لگایا تھا (چنانچہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ نہا رہے تھے۔ اور کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیئے تھے۔ حق تعالیٰ کے حکم سے وہ پتھر کپڑے لے کر بھاگا۔ اور موسیٰ لٹھ لے کے اس کے پیچھے دوڑے۔ وہ پتھر ان کے ایسے موقعہ پر جا ٹھہرا۔ جہاں بنی اسرائیل موجود تھے۔ اس پر موسیٰ نے اس کے لٹھ لگایا اور کپڑے لے کر پہن لئے۔ اس وقت بنی اسرائیل نے موسیٰ کو ننگا دیکھ کر معلوم کر لیا کہ جو الزام ہم ان پر لگاتے ہیں وہ اس سے بری ہیں) اور وہ اللہ کے نزدیک بڑے معزز تھے (اس لئے خدا کو یہ بات اچھی نہ معلوم ہوئی کہ نااہل ان پر الزام لگائیں اور اس طرح انہیں تکلیف پہنچائیں۔ پس اسی طرح یہ نبی بھی حق تعالیٰ کے یہاں معزز ہیں۔ اور ان کی تکلیف بھی حق تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ اگر تم انہیں تکلیف دو گے تو وہ ضرور ان کی حمایت کرے گا)

مسلمانوں کو خوفِ خدا کا حکم

نیز اے مسلمانو تم خدا سے ڈرتے رہو (اور کوئی کام اس کی مرضی کے خلاف نہ کرو) اور بات ٹھیک کہا کرو (کیونکہ اکثر مفاسد کا ذریعہ زبان

---

[1] واضح ہو کہ قرآن کا جس قدر مدلول ہے۔ یعنی لوگوں کا موسیٰ پر کوئی الزام لگانا۔ اور حق تعالیٰ کا ان کو بری کرنا یہ تو قطعی ہے۔ اور اس کی تفصیل جو تفسیر میں اختیار کی گئی ہے وہ چونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق آحاد منقول ہے۔ اس لئے وہ ظنی ہے۔ اس لئے اگر کسی مادہ پرست مدعی اسلام یا کافر کو اس واقعہ پر کچھ شبہ ہو تو اس کا اثر قرآن پر اعتراض نہ ہونا چاہئے کیونکہ قرآن میں اس تفصیل کا قطعی طور پر دعویٰ نہیں کیا گیا۔ علیٰ ہذا رسول سے بھی اس کا ثبوت قطعی نہیں۔ اس لئے ان پر بھی اعتراض نہ ہونا چاہئے۔ اور چونکہ خود واقعہ بھی فی الحقیقت کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ اس لئے راویوں پر بھی خواہ مخواہ شبہ کی کوئی وجہ نہیں۔ اس لئے ظنی طور پر اس کا تسلیم کرنا ضروری ہے۔ اور انکار ہٹ دھرمی ہے ۱۲

ہی ہے پس جب کہ تم تقویٰ اختیار کروگے اور زبان پر قابو رکھو گے تو) وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال درست کردے گا۔ اور تمہارے گناہ معاف کردے گا اور (یادرکھو) جس نے خدا اور رسول کا کہنا مانا اس نے بڑی کامیابی حاصل کرلی (پس تمہیں ضرور کہنا ماننا چاہئے دیکھو)

اطاعتِ خداوندی کی امانت

ہم نے (ابتدائے آفرینش میں) اس امانت (یعنی خدا کی اطاعت اختیاری) کے بار کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کردیا۔ اور اس سے ڈر گئے۔ اور انسان (کے سامنے پیش کیا تو اس) نے اسے اٹھالیا واقعی وہ (اس معاملہ میں اپنے نفس پر) بڑا ظلم کرنے والا اور سخت نادان تھا (کہ اس نے بے انجام کو سوچے سمجھے اس کی حامی بھرلی۔ اور اپنے ہاتھوں اپنے کو مصیبت میں پھنسالیا کیونکہ عقل اور سلامتی کا مقتضی یہی تھا کہ وہ بھی انکار کردیتا۔

بدر یا درمنافع بیشمار دست اگر خواہی سلامت برکنار است

پھر ہمیں اختیار تھا کہ ہم اپنے حاکمانہ و مالکانہ اختیار سے اس پر یہ بار ڈالتے یا نہ ڈالتے لیکن اسے اسی وقت عذر کردینا چاہئے تھا الغرض انسان نے اس بار کو اپنے سر لے لیا) جس کا انجام یہ ہوا کہ اب اللہ منافقین اور منافقات اور مشرکین و مشرکات (وامثالہم) کو سزا دے گا (جو کہ اپنے عہد پر قائم نہ رہے اور اپنے قول کو نہ نباہا) اور مؤمنین اور مؤمنات پر (رحمت کے ساتھ) توجہ فرمائے گا (اور ایمان کی بدولت ان کے گناہوں کو معاف کرے گا) اور وہ ہمیشہ سے بڑا بخشنے والا اور بڑا رحمت والا رہا ہے (اس لئے وہ ہر ایسے شخص کو بخشنے اور اس پر رحمت کرنے کو تیار ہے جو اس سے معافی اور رحم کا خواستگار ہو۔ جیسے مؤمنین اور مؤمنات۔ اور وہ کافر ایمان لے آئیں۔

---

[1] اس آیت کی تفسیر تفسیر قمی میں جو کہ تفسیر اہل بیت کے نام سے مشہور ہے یہ کی ہے کہ امانت سے مراد امامت وخلافت ہے اور انسان سے ابوبکرؓ۔ پس معنی یہ ہوئے کہ ہم نے بار امامت وخلاف کو آسمان اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا مگر انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کردیا۔ اور اس سے ڈر گئے لیکن ابوبکرؓ نے اسے اٹھالیا واقعی ابوبکر بڑا ظالم اور بڑا جاہل تھا۔ یہ ایک کھلی ہوئی تحریف ہے خدا کے کلام کی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ روافض کے پیشواؤں نے ائمہ اہل بیت پر کھلا ہوا بہتان باندھا ہے اور بہتان بھی ایسا جس سے خود ان بزرگوں کی کھلی توہین ہوتی ہے کیونکہ اگر اس کو صحیح مان لیا جائے کہ یہ تفسیر ائمہ اہل بیت کی ہے تو اس معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ علم قرآن سے بالکل کورے تھے اور اٹکل پچو جو چاہتے تھے قرآن کے معنی گڑھ لیتے تھے اور بجائے اس کے کہ وہ لوگوں کے امام اور مفرض الطاعۃ ہوں ان پر فرض تھا کہ وہ اہل علم سے قرآن پڑھتے۔ اور ان سے اس کے معانی سیکھتے لیکن اس تحریف سے ہمیں جو فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ ابتدائے آفرینش ہی سے آسمان و زمین اور پہاڑوں کی طرح امامت وخلافت سے دست بردار ہو چکے تھے اور ابوبکرؓ کو خلافت وامامت خدا کی دی ہوئی ہے نہ کہ ان کی غصب کی ہوئی جیسا کہ روافض کا دعویٰ ہے جس کو وہ ائمہ اہل بیت کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ اب اگر یہ ابوبکرؓ کا ظلم تھا تو اپنے نفس پر تھا نہ کہ اہل بیت پر۔ اور اگر وہ جاہل تھے تو اپنی مصلحت سے جاہل تھے۔ کہ احکام خداوندی سے جیسا کہ روافض کا خیال ہے پس یہ تحریف بجائے ہمارے لئے مضر ہونے کے نہایت مفید ہوگئی اور روافض کیلئے کئی طرح سے مضر ہوئی اول اس لئے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ائمہء روافض قرآن سے بالکل بے بہرہ تھے۔ دوم اس لئے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ابوبکرؓ کو خلافت خدا نے دی تھی۔ اور انہوں نے حضرت علیؓ سے غصب نہ کی تھی۔ سوم اس لئے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ علیؓ اپنے اندر اس کی اہلیت نہ سمجھتے تھے اور اس لئے انہوں نے اس سے اپنی خوشی سے دست برداری کی تھی چہارم اس لئے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ائمہ کو اتنی سمجھ بھی نہ تھی کہ وہ یہ سمجھتے کہ قرآن کے یہ معنی ہمارے دعویء امامت وخلافت کی تردیدی کررہے ہیں۔ اور اس لئے ان کے بیانات متناقص تھے۔ پنجم اس لئے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ائمہ امام منفرض الطاعۃ اور معصوم نہ تھے بلکہ خود ان پر فرض تھا کہ وہ اہل سے قرآن سیکھیں۔ الی غیر ذلک۔ پس یہ تفسیر خود شیعوں کے مذہب کو بیخ وبن سے اکھاڑتی ہے۔ کاش شیعہ سمجھیں اور ایمان لائیں۔ اس جگہ یہ بھی جان لینا چاہئے کہ تفسیر مذکور میں ابوبکرؓ کا نام صاف مذکور نہیں ہے۔ بلکہ ان کو اول کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ اور یہ ان تقیہ بازوں کی اصطلاح ہے کہ وہ اول وثانی وثالث کہتے اور مراد ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ لیتے ہیں پس لوگوں کو متنبہ رہنا چاہئے اور مغالطہ نہ کھانا چاہئے ۱۲

سُوْرَةُ سَبَاٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ① يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ② وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ③ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ④ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ⑤ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ⑥ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰي رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ⑦ اَفْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ⑧ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ⑨

ترجمہ: سورہ سبا مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں

شروع کرتا اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں

تمام تر حمد (وثنا) اس اللہ کو سزاوار ہے جس کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اسی کو حمد (وثنا) آخرت میں (بھی) سزاوار ہے اور وہ حکمت والا خبردار ہے وہ سب کچھ جانتا ہے جو کچھ زمین کے اندر داخل ہوتی ہے (مثلاً) بارش اور جو چیز اس میں سے نکلتی ہے (مثلاً نباتات) اور جو چیز آسمان سے اترتی ہے بارش وغیرہ اور جو چیز

اس میں چڑھتی ہے (نیک اعمال اور فرشتے) وہ اللہ رحیم (اور) غفور (بھی) ہے اور یہ کافر کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہ آئے گی آپ فرما دیجئے کہ کیوں نہیں قسم اپنے پروردگار عالم الغیب کی وہ ضرور تم پر آوے گی اس (کے علم) سے کوئی ذرہ برابر بھی غائب نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ کوئی چیز اس (مقدار مذکورہ) سے چھوٹی ہے اور نہ کوئی چیز (اس سے) بڑی ہے مگر یہ سب کتاب مبین میں (مرقوم) ہے تا کہ ان لوگوں کو صلہ (نیک) دے جو ایمان لائے تھے اور انہو ں نے نیک کام کئے تھے (سو) ایسے لوگوں کے لئے مغفرت اور (بہشت میں) عزت کی روزی ہے۔ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے متعلق (ان کے ابطال کی) کوشش کی تھی ہرانے کے لئے ایسے لوگوں کے لئے سختی کا دردناک عذاب ہوگا اور جن لوگوں کو (آسمانی کتابوں کا) علم دیا گیا ہے وہ اس قرآن کو جو کہ آپ کے رب کی طرف سے آپ کے پاس بھیجا گیا ہے ایسا سمجھتے ہیں کہ وہ حق ہے اور وہ خدائے غالب محمود (کی رضا) کا راستہ بتلاتا ہے اور یہ کافر (آپس میں) کہتے ہیں کہ کیا ہم تم کو ایسا آدمی بتائیں جو کہ تم کو یہ عجیب خبر دیتا ہے کہ جب تم بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو (اس کے بعد قیامت کو) ضرور تم ایک نئے جنہم میں آؤ گے معلوم نہیں کہ اس شخص نے خدا پر (قصداً) جھوٹ بہتان باندھا ہے یا اس کو کسی طرح کا جنون ہے بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے (وہی) عذاب اور دور دراز گمراہی میں (مبتلا) ہیں تو کیا انہوں نے آسمان اور زمین کی طرف نظر نہیں کی کہ جو ان کے آگے بھی اور پیچھے (بھی) موجود ہیں اگر ہم چاہیں تو ان کو زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کے ٹکڑے گرا دیں اس (دلیل مذکورہ) میں (قدرت الٰہیہ) کی پوری دلیل ہے (مگر) اس بندہ کے لئے جو (خدا کی طرف) متوجہ (بھی) ہو۔

اللہ تعالیٰ کی صفتیں

تفسیر: (یہ ایک حقیقت ہے کہ اجتماع صفات کمالیہ کے سبب) حمد اس خدا کو زیبا ہے جس کی مِلک وہ چیزیں ہیں جو آسمانوں میں اور زمین میں (یعنی تمام عالم میں) ہیں اور آخرت میں بھی وہ ہی مستحق حمد ہے (کیونکہ جس طرح دنیا میں استحقاق حمد کا منشا یعنی ملک تام اس میں موجود ہے یوں ہی یہ منشا اس میں آخرت بھی موجود ہے) اور وہ بڑا حکمت والا۔ اور بہت باخبر ہے (چنانچہ) وہ ان تمام چیزوں کو جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتی ہیں اور ان کو بھی جو اس سے باہر آتی ہیں اور ان کو بھی جو آسمان سے اترتی ہیں اور ان کو بھی جو اس میں چڑھتی ہیں۔ اور وہ بہت رحم والا اور بڑا معاف کرنے والا ہے (اور ان تمام باتوں کا مقتضیٰ یہ ہے کہ اس کو اپنا خالق و مالک سمجھ کر اس کی اطاعت کی جائے اس کی تعریف کی جائے، اس کی تصدیق کی جائے۔ اس سے رحم و مغفرت کی درخواست کی جائے اور قیامت کا انکار نہ کیا جائے۔ کیونکہ اول تو اس میں تکذیب ہے خدا کی پھر انکار ہے اس کے ملک تام اور قدرتِ کاملہ کا اور حکمت بالغہ کا۔ یہ تو واقعہ ہے)

کافروں کے دعویٰ کی تردید بسلسلۂ قیامت

اور (برخلاف اس کے) کافر کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہ آئے گی (کس قدر غضب کی بات ہے۔ اے رسول) آپ کہہ دیجئے کہ ہاں ہاں قسم ہے میرے اس پروردگار کی جو کہ جملہ مغیبات کا جاننے والا ہے کہ اس سے ذرہ برابر چیز نہ آسمانوں میں مخفی ہے اور نہ زمین میں اور نہ اس سے

کوئی چھوٹی چیز ہے اور نہ بڑی۔ بجز اس کے کہ وہ ایک واضح کتاب میں درج ہے وہ تمہارے پاس ضرور آئے گی (اور اس لئے آئے گی) تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لے آئے اور اچھے کام کیے۔ حق تعالیٰ صلہ دے۔ (چنانچہ) ان لوگوں کے لئے (صلہ میں گناہوں کی) معافی اور (جنت میں) عمدہ رزق ہے۔ اور (برخلاف ان کے) جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے باب میں ایسی حالت میں کوشش کی ہے کہ وہ (ہم کو) ہرانا چاہتے تھے (جیسے یہ مشرکین) ان کو نہایت سخت عذاب کی بہت تکلیف دہ سزا ہوگی (خیر یہ لوگ تو ہماری آیات کے باب میں بجائے ماننے کے مخالفانہ کوششیں کرتے ہیں) اور جن کو (ہماری طرف سے) علم صحیح دیا گیا ہے۔ وہ اس کتاب کو جو آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔ بالکل صحیح سمجھتے ہیں۔ اور (وہ واقع میں ایسی ہی ہے کیونکہ) وہ خدائے زبردست وستودہ کے راستہ کی طرف (لوگوں کو) لیجاتی ہے۔

کافروں کی حیرت اور اللہ تعالیٰ کی صراحت

اور یہ کافر یہ بھی کہتے ہیں کہ کیا ہم تمہیں ایسا عجیب آدمی نہ بتلادیں جو تمہیں یہ (بدیہی البطلان) خبر دیتا ہے۔ کہ جب تم بالکل ریزہ ریزہ کردیئے جاؤ گے تو اس وقت تم ایک نئی پیدائش میں ہوگے (اور تم کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا) نہیں معلوم اس نے دانستہ خدا پر بہتان باندھا ہے۔ یا اسے کسی قسم کا جنون ہے (ہم اس باب) میں سخت حیران ہیں۔ کیونکہ جو بات وہ کہتا ہے وہ تو کسی طرح عقل میں آنے کے قابل نہیں ہے اب صرف دو ہی صورتیں ہیں۔ یا وہ قصداً جھوٹ بولتا ہے۔ یا اس کا دماغ خراب ہے۔ یہ گفتگو تھی کفار کی اب حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نہ وہ جھوٹ بولتا ہے نہ اس کا دماغ خراب ہے) بلکہ خود یہ لوگ جو آخرت کو نہیں مانتے۔ عذاب الٰہی (میں گرفتار) اور ضلال بعید میں (مبتلا) ہیں (کیونکہ) ان کی مت ماری گئی ہے اور وہ ممکن کو ناممکن اور واقع کو غیر واقع۔ عاقل کو دیوانہ، دیوانوں کو عاقل، سچے کو جھوٹا، جھوٹوں کو سچا سمجھ رہے ہیں) پس (جبکہ ان کی یہ حالت ہے تو) کیا انہوں نے اس آسمان اور زمین کو نہیں دیکھا جو ان کے آگے اور پیچھے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو اسی زمین میں ان کو دھنسا دیں یا (ہم چاہیں تو) اسی آسمان کے ٹکڑے ان پر گرادیں (لیکن باقتضائے حکمت ہم ایسا کرنا نہیں چاہتے۔ اور ان کو ڈھیل دے رہے ہیں) اس میں بھی ہر ایسے شخص کے لئے جو حق تعالیٰ کی طرف رجوع ہو ایک بڑی دلیل ہے (امکانِ قیامت پر۔ کیونکہ جو خدا آسمان توڑ سکتا ہے اور زمین کو پھاڑ سکتا ہے۔ اس کو مردوں کو جلانا کچھ مشکل نہیں کیونکہ یہ دیکھنا چاہئے کہ خدا آسمان وزمین میں یہ تصرف کیوں کرسکتا ہے۔ سو اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ نامحدود قدرت والا ہے۔ اور یہ چیزیں اس کی مخلوق اور مملوک اور محکوم ہیں۔ بس جبکہ منشا اس کا یہ دو باتیں ہیں تو یہ دونوں باتیں احیاء ہوتی ہیں یہی موجود ہیں۔ پھر وہ مردوں کو کیوں نہیں زندہ کرسکتا)۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۭ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ⑩ اَنِ

اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ⑪ وَلِسُلَيْمٰنَ

الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۭ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ

بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۭ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ⑫ يَعْمَلُوْنَ

لَهٗ مَا يَشَاۗءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ۭ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ

شُكْرًا ۗ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ ﴿١٣﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿١٤﴾

ترجمہ: اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بڑی نعمت دی تھی۔ اے پہاڑو داؤد کے ساتھ بار بار تسبیح کرو اور (اسی طرح) پرندوں کو بھی حکم دیا اور ہم نے اس کے واسطے لوہے کو (مثل موم) نرم کر دیا (اور حکم یہ دیا) کہ تم پوری زرہیں بناؤ اور کڑیوں کے جوڑنے میں اندازہ رکھو اور تم سب نیک کام کیا کرو میں تمہارے سب اعمال دیکھ رہا ہوں اور سلیمان (علیہ السلام) کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا کہ اس (ہوا) کی صبح کی منزل ایک مہینہ بھر کی (راہ) ہوتی اور اس کی شام کی منزل ایک مہینہ بھر کی (راہ ہوتی اور ہم نے) ان کے لئے تانبے کا چشمہ بہا دیا اور جنات میں بعضے وہ تھے جو ان کے آگے کام کرتے تھے ان کے رب کے حکم سے اور ان میں سے جو شخص ہمارے اس حکم سے سرتابی کرے گا ہم اس کو (آخرت میں) دوزخ کا عذاب چکھا دیں گے وہ جنات ان کے لئے وہ وہ چیزیں بناتے جو ان کو (بنوانا) منظور ہوتا بڑی بڑی عمارتیں اور مورتیں اور لگن (ایسے بڑے) جیسے حوض اور (بڑی بڑی دیگیں جو ایک ہی جگہ جمی رہیں۔ اے داؤد کے خاندان والو تم سب شکر یہ میں نیک کام کیا کرو اور میرے بندوں میں شکر گزار کم ہی ہوتے ہیں پھر جب ہم نے ان پر موت کا حکم جاری کر دیا تو کسی چیز نے ان کے مرنے کا پتہ نہ بتلایا مگر گھن کے کیڑے نے کہ وہ سلیمانؑ کے عصا کو کھاتا تھا سو جب وہ گر پڑے تب جنات کو حقیقت معلوم ہوئی کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس وقت کی مصیبت میں نہ رہتے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کو معجزہ

تفسیر: اور (ہمارے کمال قدرت کے بعض ایسے دلائل جن سے ان کفار کا قیامت کے متعلق استبعاد دور ہو سکتا ہے۔ تم کو اس واقعہ سے معلوم ہوں گے کہ) ہم نے داؤدؑ کو اپنی جانب سے ایک نعمت دی تھی (یعنی یہ کہ ہم نے کہا تھا) اے پہاڑو تم (بوقت تسبیح) ان کے ساتھ (انہی کلمات کو دوہرایا کرو جو وہ کہیں) اور پرندوں کو بھی (یہ ہی حکم دیا تھا۔ اور ہم نے ان کے لئے لوہے کو نرم کر دیا تھا کہ تم بڑی بڑی زرہیں بناؤ اور ان کے بنانے میں ایک خاص انداز رکھو اور نیک کام کرتے رہو۔ کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو میں اسے دیکھتا ہوں (اس واقعہ میں چند ایسے خوارق ہیں جو کہ نافہموں کی نظر میں اسی طرح قابلِ انکار ٹھہر سکتے ہیں جس طرح ان مشرکین کی نظر میں واقعہء قیامت۔ لیکن وہ صرف ممکن ہی نہیں بلکہ ان کا وقوع ہو چکا ہے اس لئے واقعہء قیامت بھی قابلِ انکار نہ ہونا چاہئے)۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت ہوا پر اور دوسرے معجزات

اور ہم نے ہوا کو سلیمانؑ کا فرمانبردار بنا دیا تھا (چنانچہ اب بعد تسخیر سلیمانؑ کے حکم سے) صبح کی منزل اس کی ایک مہینے کی (راہ) ہے اور شام کی منزل اس کے ایک مہینے کی راہ ہے۔ اور ہم نے ان کے لئے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا۔ اور کچھ جن وہ تھے حق تعالیٰ کے حکم سے ان کے آگے کام کرتے تھے۔ اور (ان کو ایسا کرنا بھی چاہئے تھا کیونکہ) جو کوئی ہمارے حکم سے ٹیڑھا ہو ہم اسے آتشِ سوزاں کے عذاب کا مزہ

چکھائیں (پس وہ ان مشرکین کی طرح نادان نہ تھے کہ مخالفت کر کے دوزخ کا عذاب اپنے سر لیتے۔ چنانچہ) آج ان کے لئے وہ چیزیں بناتے ہیں جو وہ چاہتے ہیں یعنی بڑی بڑی عالیشان عمارتیں اور تصویریں اور ایسی بڑی بڑی لگن جیسے حوض۔ اور ایک جگہ قائم رہنے والی دیگیں (ہمارے انعامات تھے۔ جن کا شکر ان پر اور ان کے ماننے والوں پر واجب ہے۔ پس اے داؤدؑ کے گروہ (جو کہ اس زمانہ میں موجود ہے) تم (ان نعمتوں کے) شکر میں کام کرو اور (صرف تم کو ہی نہیں بلکہ میرے تمام بندوں کو شکر کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ کونسا ہے جس پر میں نے انعام نہیں کیا مگر افسوس کہ) شکر گزار میرے بندوں میں بہت کم ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی موت

(خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا) اب جبکہ ہم نے ان پر موت کا حکم لگا دیا۔ تو (کسی کو ان کی موت کی خبر نہ ہوئی بلکہ) ان کی موت ان کو صرف گھن کے کیڑے نے بتلائی کہ وہ ان کی لاٹھی کو کھا رہا تھا (جس پر وہ رکے ہوئے تھے) اب جب کہ وہ (لاٹھی کے ٹوٹنے سے) نیچے گرے تو اب جنوں کو (مشاہدہ سے) بخوبی معلوم ہو گیا کہ اگر وہ غیب داں ہوتے تو اس ذلت کے عذاب میں اتنے عرصے تک نہ رہتے۔ (یہ واقعہ بھی ایسے خوارق پر مشتمل ہے جو نافہموں کی نظر میں یوں ہی ناممکن معلوم ہوں گے جیسے ان مشرکین کی نظر میں واقعۂ قیامت۔ حالانکہ یہ صرف ممکن ہی نہیں۔ بلکہ واقع میں ثابت ہوا کہ ان لوگوں کا قیامت کو ناممکن سمجھنا سراسر جہل ہے۔ اس کے علاوہ اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جو جنوں کو غیب داں سمجھتے ہیں۔ اور ان کی پرستش کرتے ہیں۔ ان کی بہت بڑی غلطی ہے۔ کیونکہ اول تو وہ ہمارے بندوں کے غلام ہیں۔ پھر وہ اپنے جہل کا خود اقرار کرتے ہیں۔ پھر کسی کو کیا گنجائش ہے کہ مدعی سست گواہ چست بن کر ان کی الوہیت کو مانے)

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِیْ مَسْكَنِهِمْ اٰیَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّ شِمَالٍ ۬ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ سَیْلَ الْعَرِمِ وَ بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَیْهِمْ جَنَّتَیْنِ ذَوَاتَیْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّ شَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِیْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَ هَلْ نُجٰزِیْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾ وَ جَعَلْنَا بَیْنَهُمْ وَ بَیْنَ الْقُرَى الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّ قَدَّرْنَا فِیْهَا السَّیْرَ ؕ سِیْرُوْا فِیْهَا لَیَالِیَ وَ اَیَّامًا اٰمِنِیْنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَیْنَ اَسْفَارِنَا وَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَ وَ مَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَ لَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ مَا كَانَ لَهٗ عَلَیْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِیْ شَكٍّ ؕ وَ رَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ﴿۲۱﴾

ترجمہ: سبا (کے لوگوں) کے لئے ان کے وطن (کی مجموعی حالت) میں نشانیاں موجود تھیں دو قطاریں تھیں باغ کی دائیں اور بائیں اپنے رب کا (دیا ہوا) رزق کھاؤ اور اس کا شکر کرو (کہ رہنے کو) عمدہ شہر اور بخشنے والا رب سو انہوں نے سرتابی کی تو ہم نے ان پر بند کا سیلاب چھوڑ دیا اور ہم نے ان کے ان دو رویہ باغوں کے بدلے اور دو باغ دیدیئے جن میں دو چیزیں رہ گئیں بدمزہ پھل اور جھاؤ اور قدرے قلیل بیری ان کو یہ سزا ہم نے ان کی ناسپاسی کے سبب دی اور ہم ایسی سزا بڑے ناسپاس ہی کو دیا کرتے ہیں اور ہم نے ان کو اور ان بستیوں کے درمیان میں جہاں ہم نے برکت کر رکھی ہے بہت سے گاؤں آباد کر رکھے تھے جو نظر آتے تھے اور ہم نے ان کے دیہات کے درمیان ان کے چلنے کا ایک خاص اندازہ رکھا تھا کہ بے خوف وخطر ان میں راتوں کو اور دنوں کو چلو سو وہ کہنے لگے کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے سفروں میں درازی کر دے اور (علاوہ اس ناشکری کے) انہوں نے (اور بھی نافرمانیاں کر کے) اپنی جانوں پر ظلم کیا سو ہم نے ان کو افسانہ بنا دیا اور ان کو بالکل تتر بتر کر دیا بیشک اس قصہ میں ہر صابر وشاکر (مومن) کے لئے بڑی بڑی عبرتیں ہیں اور واقعی ابلیس نے ان لوگوں کے بارہ میں اپنا گمان صحیح پایا کہ یہ سب اسی کی راہ پر ہو لئے مگر ایمان والوں کا گروہ اور ابلیس کا ان لوگوں پر (جو) تسلط (بطور اغواء ہے) بجز اس کے اور کسی وجہ سے نہیں کہ ہم کو (ظاہری طور پر) ان لوگوں کو جو کہ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ان لوگوں سے (الگ کر کے) معلوم کرنا ہے جو اس کی طرف سے شک میں ہیں اور آپ کا رب ہر چیز کا نگران ہے۔

قوم سبا پر انعام واکرام اور قوم کی ناشکری کا نتیجہ

تفسیر: نیز قوم سبا کے لئے خود ان کے گھر میں (ہماری اطاعت کے وجوب کی) ایک بہت بڑی دلیل تھی (چنانچہ اس کی حالت یہ ہے کہ اس کی سڑکوں کے) دائیں بائیں جانب دو باغ ہیں (جن کا سایہ بھی عمدہ ہے۔ اور جن میں کھانے کے لئے مختلف قسم کے پھل لگے ہوئے ہیں اور ان سے کہہ دیا گیا ہے کہ یہ تمہارے رب کا تم کو دیا ہوا رزق ہے) تم اپنے رب کے رزق میں سے خوب کھاؤ اور اس کا شکر کرو۔ تمہارا شہر ایک عمدہ شہر ہے۔ اور تمہارا رب ایک بڑا بخشنے والا رب ہے (جو کہ شکر کے اندر کوتاہی پر فوراً مواخذہ نہیں کرتا۔ بلکہ کبھی تو اس کی از خود معاف کر دیتا ہے۔ اور کبھی معافی چاہنے سے معاف کر دیتا ہے۔ پس تم اس شہر کی قدر کرو اور اپنے رب کی اطاعت کرو۔ اور اگر کوتاہی ہو جائے تو معافی چاہو) اس پر انہوں نے (طاعت سے) روگردانی کی۔ اس پر ہم نے ان پر بند کا پانی چھوڑ دیا۔ (جس نے ان کے باغوں اور شہر سب کو غارت کر دیا) اور (اس طرح) ہم نے ان کے ان دو باغوں کے بدلے میں دو ایسے باغ دیئے جن کے پھل سخت بدمزہ تھے۔ اور جن میں جھاؤ کے درخت اور تھوڑی سی جھڑ بیریوں کے درخت تھے (یہ ہم نے ان کو ان کی ناشکری کی سزا دی) اور (حقیقت یہ ہے کہ) ہم بڑے ہی ناشکرے کو سزا دیتے ہیں (جو بار بار فہمائش پر بھی باز نہیں آتا۔ ورنہ یکا یک سزا دینا ہماری عادت نہیں ہے)

قوم سبا کی آبادیوں کا تذکرہ

اور ہم نے ان کے درمیان اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دے رکھی تھی ایسے بہت سے گاؤں قائم کر دیئے تھے جو (راہ گیروں کے لئے) ظاہر تھے (اور راستہ سے بہت دور نہ تھے) اور ہم نے ان (کے قائم کرنے) میں عام اختیار کا انداز کر لیا تھا (اس

لئے ان کو اس انداز سے قائم کیا تھا کہ مسافر جب راہ میں قیام کرنا چاہے تو اس کا قیام آبادی میں ہو) کہ تم ان میں رات دن بے کھٹکے پھرو (نہ درندوں کا اندیشہ ہے، نہ رہزنی کا خطرہ، نہ بھوک پیاس کی تکلیف) پس انہوں نے (اس نعمت کی بھی قدر نہ کی اور) کہا کہ اے ہمارے پروردگار (ان بستیوں کو اجاڑ دیجئے اور) ہمارے سفروں کے درمیان دوری کر دیجئے (کہ لمبے لمبے سفر ہوں۔ اور (اس طرح) انہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے ان کو افسانہ بنا دیا (کہ آج لوگ ان کے صرف قصے بیان کرتے ہیں۔ اور ان کا نام ونشان بھی نہیں) اور پورے طور پر پراگندہ کر دیا۔ اس واقعہ میں متعدد دلائل ہیں۔ ہر ایسے شخص کے لئے جو صابر وشاکر ہو۔ (خواہ پہلے سے یا ان دلائل سے متاثر ہو کر۔ کیونکہ وہ ان واقعات سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ نافع وضار صرف حق تعالیٰ ہے۔ اور وہ اپنے انعامات پر شکر چاہتا ہے اور ناشکری کرنے والوں کو سخت سزا دیتا ہے۔ نیز ان سے معلوم ہوا کہ خدا وہ کام کر سکتا ہے جو کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتے۔ اور اس سے قیامت کا امکان بھی معلوم ہوتا ہے۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اب سنو کہ قوم سبا کی حالت تم کو معلوم ہو چکی۔

ابلیس اور اس کے تصرف کی وجہ

اور (اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ) ابلیس نے لوگوں پر اپنے خیال کو سچا کر دکھایا چنانچہ وہ (عام طور پر) اس کے پیچھے ہو لئے۔ بجز ایک مسلمانوں کی مختصر جماعت کے (یہ خیال وہ تھا جس کو اس نے آدم کی پیدائش کے وقت یوں ظاہر کیا تھا کہ میں تیرے بندوں کو تیری راہ پر نہ چلنے دوں گا وغیرہ وغیرہ) اور (اگر کسی کو یہ شبہ دامنگیر ہو کہ خدا نے شیطان کو پیدا ہی کیوں کیا۔ یا اس کو اغوا کا اختیار کیوں دیا۔؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ) تم پر اس کا تسلط (اغوا) صرف اس لئے ہے تا کہ ہم کو وہ شخص جو آخرت کو مانتا ہے اس سے متمیز ہو کر (عملی طور پر) معلوم ہو جائے۔ جو اس کی جانب سے شک وشبہ میں ہے (پس اس میں یہ مصلحت تھی) اور آپ کا رب ہر چیز پر پوری نگہداشت رکھنے والا ہے (اس لئے وہ اس مصلحت کو نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔ اب رہے وہ مفاسد جو اس تسلیط سے پیدا ہوتے ہیں۔ سو ان کا ذمہ دار حق تعالیٰ نہیں۔ بلکہ خود وہ لوگ ہیں جو شیطان کے کہنے میں آتے ہیں۔ اور حق تعالیٰ کی بات نہیں مانتے۔ اے رسول)

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۲﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قُلْ لَّا تُسْـَٔــلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْــَٔـلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ۭ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۶﴾ قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَاۗءَ كَلَّا ۭ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَاۗفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا

وَّنَذِيرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ۝

ترجمہ: آپ فرمائیے کہ جن کو تم خدا کے سوا (دخیل خدائی) سمجھ رہے ہو ان کو پکارو وہ ذرا برابر اختیار نہیں رکھتے نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ ان کی ان دونوں (کے پیدا کرنے) میں کوئی شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا (کسی کام میں) مددگار ہے اور خدا کے سامنے (کسی کی) سفارش کسی کے لئے کام نہیں آتی مگر اس کے لئے جس کی نسبت (شفیع کو) وہ اجازت دے دے یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم فرمایا وہ کہتے ہیں کہ (فلانی) حق بات کا حکم فرمایا اور وہ عالیشان سب سے بڑا ہے آپ (تحقیق توحید کے لئے یہ بھی) پوچھئے (اچھا بتلاؤ) تم کو آسمان اور زمین سے کون روزی دیتا ہے آپ (ہی) کہہ دیجئے کہ اللہ روزی دیتا ہے اور (یہ بھی کہیے کہ اس مسئلہ توحید میں) بیشک ہم یا تم ضرور راہ راست پر ہیں یا صریح گمراہی میں ہیں) آپ یہ بھی فرما دیجئے (کہ اگر ہم مجرم ہیں تو) تم سے ہمارے جرائم کی باز پرس نہ ہوگی اور ہم سے تمہارے اعمال کی باز پرس نہ ہوگی (اور یہ بھی) کہہ دیجئے کہ ہمارا رب ہم سب کو (ایک جگہ) جمع کرے گا پھر ہمارے درمیان میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ (عمل) کردے گا اور وہ بڑا فیصلہ کرنے والا جاننے والا ہے آپ (یہ بھی) کہیے کہ مجھ کو ذرا وہ تو دکھلائیے جن کو تم نے شریک بنا کر خدا کے ساتھ ملا رکھا ہے ہرگز اس کا (کوئی شریک) نہیں بلکہ (واقع میں) وہی ہے اللہ زبردست حکمت والا اور ہم نے تو آپ کو تمام لوگوں کے واسطے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے (ایمان لانے پر ان کو ہماری رضا و ثواب کی) خوشخبری سنانے والے اور (ایمان نہ لانے پر ان کو ہمارے غضب و عذاب سے) ڈرانے والے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے اور یہ لوگ (ایسے مضامین سن کر) کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم (یعنی نبی اور آپ کے اتباع) سچے ہو (تو بتلاؤ) آپ کہہ دیجئے کہ تمہارے واسطے ایک خاص دن کا وعدہ (مقرر ہے) نہ ایک ساعت پیچھے ہٹ سکتے ہو اور نہ آگے بڑھ سکتے ہو۔

غیر اللہ کی بے کسی

تفسیر: آپ (ان مشرکین سے) کہئے کہ اچھا تم ان کو پکارو جن کو تم خدا کے سوا (معبود) سمجھے ہوئے ہو۔ (دیکھیں وہ تمہارے کیا کام آتے ہیں۔ کچھ بھی نہیں کیونکہ) انہیں آسمانوں میں اور زمین میں ذرہ برابر بھی اختیار نہیں اور نہ ان کے لئے ان میں کسی قسم کی شرکت ہے اور نہ ان میں کوئی اس (خدا) کا کوئی مددگار ہے (پھر وہ تمہارے کیا کام آسکتے ہیں) اور اگر یہ کہا جائے کہ گو انہیں کچھ اختیار نہیں۔ مگر خدا سے ہماری سفارش تو کر سکتے ہیں تو یہ بھی بے سود ہے کیونکہ (اس کے یہاں سفارش بھی اسی کو نفع پہنچا سکتی ہے۔ جس کے لئے وہ سفارش کی) اجازت دے (پس وہ سفارش میں بھی مستقل اور خود مختار نہیں ہیں۔ پھر تمہیں ان سے کیا نفع پہنچ سکتا ہے۔ ارے نادانو! جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو۔ ان کی تو یہ حالت ہے کہ جس وقت ان کے پاس حق تعالیٰ کا کوئی حکم پہنچتا ہے تو وہ اس کی ہیبت سے گھبرا جاتے ہیں) یہاں تک

کہ جب (ہماری جانب سے۔ کیونکہ وہ اس میں بھی مستقل نہیں) ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے (اور وہ اپنی اصلی حالت پر آتے ہیں) تو کہتے ہیں کہ (کہو) تمہارے رب نے کیسی بات کہی۔ دوسرے جواب میں کہتے ہیں کہ بالکل ٹھیک کہی اور وہ بہت عالی شان اور بہت بڑا ہے (پس جن کی خدا سے ڈرنے کی یہ حالت ہو اور وہ حق تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کو تسلیم کئے ہوں۔ اور اس کی ہر بات کو صحیح سمجھے ہوں۔ اول تو وہ معبود کیونکر ہو سکتے ہیں پھر وہ بلا اذنِ خداوندی سفارش کیونکر کر سکتے ہیں۔ پھر سفارش بھی تم سے نافرمانوں کی حاشاوکلاء ایں خیال ست ومحال ست وجنوں۔ یہ حالت تو ان کی ہے جن کے لئے گونہ شفاعت ثابت ہے جیسے فرشتے۔ اور جو سفارش کی اہلیت ہی نہیں رکھتے۔ جیسے شیاطین اور بت ان سے سفارش کی توقع تو ظاہر ہے جیسی ہے۔ الغرض ان لوگوں کا غیر اللہ کو معبود سمجھنا سراسر باطل ہے)

توحید کی تبلیغ اور شرک سے اجتناب کی تعلیم

نیز (اے رسول) آپ ان سے کہئے کہ تمہیں آسمانوں میں سے اور زمین میں سے کون رزق دیتا ہے۔ آپ کہئے کہ خدا ہی تو (دیتا ہے اور تمہارا کوئی معبود تو نہیں دیتا پھر تم ان کو خدا کا شریک کیوں مانتے ہو۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ ہم یا تم ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں۔ یعنی ہم میں سے ایک فریق ضرور ہدایت پر ہے۔ اور دوسرا فریق گمراہی میں کیونکہ نہ دونوں ہدایت پر ہو سکتے ہیں۔ اور نہ دونوں گمراہی پر۔ پس اب تم سوچو کہ ہدایت پر کون ہے اور گمراہی پر کون؟ اس کے جواب میں وہ یہی کہیں گے کہ ہم ہدایت پر ہیں اور تم گمراہی میں۔ اس لئے) آپ کہئے کہ (اگر ہم گمراہی میں ہیں تو تم ہمیں گمراہی میں رہنے دو کیونکہ) جو جرم ہم نے کیا ہو اس کی تم سے باز پرس نہ ہوگی اور (اسی طرح) تمہارے افعال کی ہم سے باز پرس نہ ہوگی (پس لکم دینکم ولی دین) نیز آپ ان سے کہئے کہ ہمارا رب ہم سب کو ایک روز (اپنی عدالت میں) اکٹھا کرے گا۔ اس کے بعد ہمارے درمیان صحیح فیصلہ کرے گا اور وہ بڑا فیصلہ کرنے والا اور بہت جاننے والا ہے (اس وقت تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کون ہدایت پر تھا اور کون گمراہی میں اور یوں ہٹ دھرمی سے یہ کہہ دینے سے کہ ہم ہدایت پر ہیں اور تم گمراہی میں کچھ نہیں ہو سکتا) نیز آپ کہئے کہ (اچھا اگر تم واقعی ہدایت پر ہو تو) تم ہمیں بھی تو وہ معبود دکھلاؤ جن کو تم نے بحیثیت شریک ہونے کے خدا کے ساتھ ملایا ہے (اس کے جواب میں وہ کسی کو پیش نہ کر سکیں گے۔ پس) ایسی بات ہرگز نہ کہنی چاہئے (کیونکہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں) بلکہ معبود صرف اللہ ہے جو کہ بڑا زبردست اور بڑا حکمت والا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالتِ عامّہ

اور ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے صرف خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے (اور اسی بناء پر آپ ان سے یہ باتیں کہتے ہیں) مگر بہت سے لوگ جانتے نہیں (اس لئے وہ آپ کی مخالفت کرتے ہیں) اور یہ لوگ (تم سے قیامت اور عذاب کا ذکر سن کر) کہتے ہیں کہ اگر آپ لوگ سچے ہیں تو (ہم کو بتلایا جائے کہ) یہ وعدہ کب واقع ہوگا۔ (اس کے جواب میں) آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ تم سے ایک ایسے دن کا وعدہ ہے جس سے نہ تم پیچھے ہو سکتے ہو۔ اور نہ آگے (اور نہ میں نے تم سے اس دن کی تعیین کے علم کا دعویٰ کیا۔ اور نہ قاعدہ کے موافق اس کی تعیین میرے ذمہ ہے)

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ

الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ِۨ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۭ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾

ترجمہ: اور یہ کفار (دنیا میں تو خوب خوب باتیں بناتے ہیں اور) کہتے ہیں کہ ہم ہرگز اس قرآن پر ایمان نہ لاویں گے اور نہ اس سے پہلی کتابوں پر اور اگر آپ (ان کی) اس وقت کی حالت دیکھیں (تو ایک ہولناک منظر نظر آوے) جب یہ ظالم اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جاویں گے ایک دوسرے پر بات ڈالتا ہوگا چنانچہ ادنیٰ درجے کے لوگ بڑے درجے کے لوگوں سے کہیں گے (ہم تمہارے سبب برباد ہوئے) اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آئے ہوتے (اس پر) یہ بڑے لوگ ان درجے (ادنیٰ) کے لوگوں سے کہیں گے کہ کیا ہم نے تم کو ہدایت (پر عمل کرنے) سے (زبردستی) روکا تھا بعد اس کے وہ (ہدایت) تم کو پہنچ چکی تھی نہیں بلکہ تم ہی قصوروار ہو اور (اس کے جواب میں) یہ کم درجہ کے لوگ ان بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ (ہم زبردستی کو مانع) نہیں (کہتے) بلکہ تمہاری رات دن کی تدبیروں نے روکا تھا جب تم ہم کو فرمائش کرتے رہتے کہ ہم اللہ کے ساتھ کفر کریں اور اس کے لئے شریک قرار دیں اور وہ لوگ (اپنی اس) پشیمانی کو (ایک دوسرے سے) مخفی رکھیں گے جبکہ عذاب دیکھیں گے اور ہم کافروں کی گردنوں میں طوق ڈالیں گے جیسا کرتے تھے ویسا ہی تو بھرا اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوش حال لوگوں نے (یہی کہا کہ ہم تو ان احکام کے منکر ہیں جو تم کو دے کر بھیجا گیا ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم مال اور اولاد میں تم سے زیادہ ہیں اور ہم کو کبھی عذاب نہ ہوگا آپ کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار جس کو چاہتا ہے زیادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کم دیتا ہے و لیکن اکثر لوگ (اس سے) واقف نہیں۔

خدا کے سامنے کافروں کی ایک دوسرے سے گفتگو

تفسیر: اور ان کافروں نے یہ بھی کہا کہ ہم نہ اس قرآن کو مانیں گے۔ نہ اس سے پہلی کتابوں کو (سو اب تو ان کی ضد کی یہ حالت ہے) اور آپ ان کو اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظلم پر کمربستہ لوگ اپنے رب کے سامنے تو اس حالت میں کھڑے ہوں گے کہ ایک دوسرے

سے یوں گفتگو کرتے ہوں گے کہ جن لوگوں کو کمزور سمجھا گیا تھا وہ ان لوگوں سے جو بڑے بنے تھے یہ کہتے ہوں گے اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور مؤمن ہوتے۔اس کے جواب میں وہ لوگ جو بڑے بنے تھے ان لوگوں سے جن کو کمزور سمجھا گیا تھا یہ کہیں گے کہ کیا ہم نے تمہیں ہدایت سے روکا ہے بعد اس کے کہ وہ تمہارے پاس آئی (ہرگز ایسا نہیں) بلکہ تم خود مجرم تھے۔اور (اس کے جواب میں) وہ لوگ جن کو کمزور سمجھا گیا تھا ان لوگوں سے جو بڑے بنے تھے۔یہ کہیں گے (کہ یہ بالکل غلط ہے۔ہم خود مجرم نہ تھے) بلکہ (تمہاری) رات دن کی کوشش تھی (جس نے ہم کو مجرم بنایا) جب کہ تم ہم سے کہتے تھے کہ ہم خدا کو نہ مانیں۔اور اس کے لئے شریک بنائیں (الغرض جبکہ یہ واقعات ہوں گے اس وقت ان کی حالت موجودہ حالت کے بالکل برعکس ہوگی۔جیسا کہ اس گفتگو سے ظاہر ہے) اور وہ دل ہی دل میں پشیمان ہوں گے۔جبکہ وہ عذاب دیکھیں گے اور ہم نے ان کافروں کی گردن میں طوق ڈال رکھے ہوں گے (آخر یہ لوگ اب کیوں پچھتاتے ہیں) ان کو وہی تو صلہ دیا جارہا ہے جو یہ کرتے تھے (پس جب کہ وہ ان کاموں کو پسند کرتے تھے تو اس صلہ کو ناپسند کیوں کرتے ہیں۔اور کیوں پچھتاتے ہیں)

کافروں کا رسول کو جواب

اور (ان کافروں کی یہ باتیں جو وہ کر رہے ہیں کچھ نئی نہیں ہیں۔بلکہ ہمیشہ سے یوں ہی ہوتا آرہا ہے چنانچہ) ہم نے جو ڈرانے والا بھی کسی بستی میں بھیجا ہے تو اس کے خوش حال لوگوں نے یہ ہی کہا ہے کہ جو پیغام تم کو دے کر بھیجا گیا ہے ہم اسے ماننے والے نہیں ہیں۔ اور ان مشرکین نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم (تم لوگوں) سے مال میں بھی بڑھے ہوئے ہیں اور اولاد میں بھی۔اور (یہ دلیل ہے اس کی کہ خدا ہم سے ناراض نہیں ہے ورنہ وہ ہمیں یہ نعمتیں کیوں دیتا۔لہٰذا) ہم کو سزا نہ دی جائے گی۔اور تم لوگوں کا بیان بالکل غلط ہے۔) آپ ان سے کہئے کہ (یہ دلیل مقبولیت نہیں۔کیونکہ) میرا پروردگار جس کے لئے چاہتا ہے رزق کو فراخ کر دیتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے (اس میں مقبول و غیر مقبول کی تفریق نہیں ہے۔بلکہ اس کے اسباب دوسرے ہیں۔یہ تو واقعہ ہے) مگر بہت سے لوگ جانتے نہیں (اور نہ جاننے کی وجہ سے ایسے استدلال کرتے ہیں)۔

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ
اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ
مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝
وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ۝ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ
اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۝ فَالْيَوْمَ
لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ

الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ۗ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٣﴾ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿٤٤﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ۗ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٥﴾ ع

ترجمہ: اور تمہارے اموال و اولاد ایسی چیز نہیں جو درجے میں تم کو ہمارا مقرب بناوے (یعنی موثر و علت قرب کی بھی نہیں) مگر ہاں جو ایمان لاوے اور اچھے کام کرے (یہ دونوں چیزیں البتہ سبب قرب میں) سو ایسے لوگوں کے لئے ان کے (نیک) عمل کا دونا صلہ ہے اور وہ (بہشت کے) بالاخانوں میں چین سے (بیٹھے) ہوں گے اور جو لوگ ہماری آیتوں کے متعلق (ان کے ابطال کی) کوشش کررہے ہیں (نبی کو) ہرانے کے لئے ایسے لوگ عذاب میں لائے جاویں گے آپ (مومنین سے) فرمادیجئے کہ میرا رب اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے فراخ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہے تنگی سے دیتا ہے اور جو چیز تم (مواقع حکم الٰہی میں) خرچ کروگے سو وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس کا عوض دے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے اور (وہ دن قابل ذکر ہے) جس روز اللہ تعالیٰ ان سب کو (میدان قیامت میں) جمع فرماوے گا پھر فرشتوں سے ارشاد فرمائے گا کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کیا کرتے تھے وہ عرض کریں گے کہ آپ پاک ہیں ہمارا تو آپ سے تعلق ہے نہ کہ ان سے بلکہ یہ لوگ شیاطین کو پوجا کرتے تھے ان میں اکثر لوگ انہیں کے معتقد تھے سو (کافروں سے کہا جاوے گا) آج تم (مجموع عابدین و معبودین) میں سے نہ کوئی کسی کو نفع پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے اور نہ نقصان پہنچانے کا اور اس وقت ہم ظالموں (یعنی کافروں سے) کہیں گے کہ جس دوزخ کے عذاب کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو اور جب ان لوگوں کے سامنے ہماری آیتیں جو (حق اور ہادی ہونے کی صفت میں) صاف صاف ہیں پڑھی جاتی ہیں تو یہ لوگ (پڑھنے والے یعنی نبی صلعم کی نسبت) کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) یہ محض ایسا شخص ہے جو یوں چاہتا ہے کہ تم کو ان چیزوں کی (کی عبادت) سے باز رکھے جن کو (قدیم سے) تمہارے بڑے پوجتے تھے اور (قرآن کی نسبت) کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) یہ محض ایک تراشا ہوا جھوٹ ہے اور یہ کافر اس امر حق یعنی (ان) کی نسبت جبکہ وہ ان کے پاس پہنچا یوں کہتے ہیں کہ یہ محض ایک صریح جادو ہے اور ہم نے ان کو کتابیں نہیں دی تھیں کہ ان کو پڑھتے پڑھاتے ہوں اور (اسی طرح) ہم نے آپ سے پہلے ان کے واسطے کوئی ڈرانے والا (یعنی پیغمبر) نہیں بھیجا تھا اور ان سے پہلے جو (کافر) لوگ تھے انہوں نے تکذیب کی تھی اور یہ (مشرکین عرب) تو اس سامان کے جو ہم نے ان کو دے رکھا تھا دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے غرض انہوں نے میرے رسولوں کی تکذیب کی سو (دیکھو) میرا (ان پر) کیسا عذاب ہوا۔

خدا کے یہاں مال واولاد کچھ کام نہ آئیں گے

تفسیر: اور (ہم صاف کہتے ہیں کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد وہ نہیں جو تم کو خدا کا مقرب بنا دیں۔ ہاں جو کوئی ایمان لائے اور نیک کام کرے (اس کو اس کا ایمان اور عمل صالح اس کو مقرب بناتا ہے) پس یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے ان کے اعمال کا المضاعف معاوضہ ملے گا۔ اور وہ (بہشت کے) بالاخانوں میں چین سے ہوں گے۔ اور (برخلاف ان کے) جو لوگ ہماری آیتوں کے باب میں ایسی حالت میں کوشش کرتے ہیں کہ وہ ہم کو ہرانا چاہتے ہیں۔ وہ عذاب میں لائے گئے ہوں گے۔ (اگرچہ وہ بڑے مالدار اور کثیر الاولاد ہوں۔

رزق کی فراخی وتنگی

اے رسول چونکہ اس جگہ رزق کی فراخی وتنگی کی بحث آ گئی ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کے متعلق ایک حکم استطراداً بیان کر دیا جائے۔ لہٰذا) آپ کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق کو فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے۔ تنگ کر دیتا ہے (نہ بخل سے فراخی حاصل ہوتی ہے نہ نفاق سے تنگی) اور جو مال تم خرچ کرو گے وہ بجائے اس کے تمہیں اور دے گا (خواہ دنیا میں یا آخرت میں) اور وہ بہتر رزق دینے والا ہے (اس لئے تم کو چاہئے کہ تم ضرورت کے موقعوں پر خرچ کرنے میں بخل نہ کیا کرو۔

شرک کی تردید

اس استطرادی مضمون کے بعد ہم پھر مضمون سابق کی طرف عود کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ شرک کو خدا کا پسندیدہ بتلاتے ہیں۔ جس کی تردید ہم کر چکے ہیں) اور (مزید تردید اس کی یہ ہے کہ) جس روز حق تعالیٰ ان سب کو اکٹھا کرے گا اس روز وہ فرشتوں سے (جن کو یہ خدا کی بیٹیاں کہہ کر پوجتے ہیں) یہ کہے گا کہ کیا یہ لوگ تم کو پوجتے تھے (یعنی تم نے ان سے کہا تھا کہ ہمیں پوجو یا تم اس سے خوش تھے۔ تو اس روز وہ کہیں گے کہ آپ پاک ہیں (شرک وغیرہ سے) ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ اور). آپ ہمارے دوست ہیں نہ کہ یہ (پھر ہم ان کو ایسا حکم کیونکر دے سکتے تھے۔ یا ہم ان کے فعل سے خوش کیسے ہو سکتے تھے۔ اس لئے یہ لوگ ہم کو نہ پوجتے تھے) بلکہ وہ جنوں کو پوجتے تھے (جنہوں نے ان کو یہ طریق سکھلایا تھا۔ چنانچہ) بہت سے ان میں کے صاف طور پر ان پر ایمان لانے والے ہیں۔ پس (اس واقعہ سے ثابت ہوا کہ) آج (بروز قیامت) تم (عابدین ومعبودین) میں سے کوئی کسی کو نہ نفع پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے۔ نہ نقصان کا (اور ثابت ہوا کہ جن کی تم پرستش کرتے تھے وہ درحقیقت معبود نہ تھے۔ خیر ہم فرشتوں سے یہ سوال کریں گے) اور (جبکہ ان کے جواب سے ان کی بریت اور ان کا جرم ثابت ہو جائے گا تو) ہم ان ظالموں سے (جنہوں نے بلاوجہ شرک کیا تھا) یہ کہیں گے کہ اب تم اس آگ کے عذاب کا مزہ چکھو جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کافروں کا اتہام

اور جس وقت ہماری آیتیں ان کے سامنے ایسی حالت میں پڑھی جاتی ہیں کہ وہ بالکل کھلی ہوئی ہیں (اور ان میں ذرا بھی شک کی گنجائش نہیں) تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ صرف وہ شخص ہے جو تم کو ان چیزوں سے روکنا چاہتا ہے جن کو تمہارے باپ دادا پوجتے رہے ہیں۔ اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ (جو شخص کہتا ہے) صرف ایک تراشا ہوا جھوٹ ہے اور یہ کافر اس بالکل سچی بات کے لئے جبکہ وہ ان کے پاس

آئی (جس کا مقتضا یہ تھا کہ وہ اسے قبول کرتے) یہ کہتے ہیں کہ یہ تو صرف کھلا ہوا جادو ہے حالانکہ ہم نے انہیں کوئی کتاب نہیں دی جس کو وہ پڑھتے ہوں۔ اور نہ آپ سے پہلے لوگوں کے پاس کوئی ڈرانے والا آیا ہے (کہ یہ لوگ یہ باتیں اس کتاب اور اس رسول کی بتلائی ہوئی کہتے ہوں۔ بلکہ محض اپنی کجروی سے ایسی باتیں کرتے ہیں) اور (ان کو واضح رہے کہ) ان سے پہلوں نے بھی (یوں ہی) جھٹلایا ہے۔ اور (وہ ان سے مال و دولت وغیرہ میں بھی بہت بڑھے ہوئے تھے کیونکہ) یہ اس کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچتے جو ہم نے ان کو دیا تھا۔ پس انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا (جس پر ہم نے ان کو سزا دی) پس (تم دیکھو کہ) ہماری سزا کیسی تھی (اور جبکہ ہم نے اس تکذیب پر ان کو سزا دی جو ان سے دس گنا سے زیادہ بڑھے ہوئے تھے تو پھر ان بیچاروں کی تو ہستی ہی کیا ہے۔

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۚ مَا بِصَاحِبِكُمْ
مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۝ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ
فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ
بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ قُلْ جَاۗءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ۝ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ
فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ۝
وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَاَنّٰى
لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ
مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ
اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝

ترجمہ: آپ کہیے کہ میں (تو) صرف تم کو ایک بات سمجھاتا ہوں وہ یہ کہ تم (محض) خدا کے واسطے کھڑے ہو جاؤ دو دو اور ایک ایک پھر سوچو کہ تمہارے اس ساتھی کو جنون (تو) نہیں ہے وہ تم کو ایک سخت عذاب آنے سے پہلے ڈرانے والا ہے آپ کہہ دیجئے کہ میں نے تم سے (اس تبلیغ پر) کچھ معاوضہ مانگا ہو تو وہ تمہارا ہی رہا میرا معاوضہ تو بس اللہ ہی کے ذمہ ہے اور وہی ہر چیز پر اطلاع رکھنے والا ہے آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب حق بات (یعنی ایمان) کو (کفر پر) غالب کر رہا ہے (اور) وہ علام الغیوب ہے آپ کہہ دیجئے کہ حق (دین) آ گیا اور (دین) باطل نہ کرنے کا رہا نہ دھرنے کا آپ کہہ دیجئے کہ اگر (مثلاً و فرضاً) میں گمراہ ہو جاؤں تو میری گمراہی مجھ ہی پر وبال ہوگی اور اگر میں راہ (راست) پر ہوں تو یہ بدولت اس قرآن کے ہے جس کو میرا رب میرے پاس بھیج رہا ہے وہ سب کچھ سنتا (اور) بہت نزدیک ہے اور اگر آپ وہ وقت ملاحظہ کریں تو آپ کو حیرت ہو جبکہ یہ کفار گھبرائے پھریں گے پھر نکل بھاگنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور پاس کے پاس ہی

(یعنی فوراً) پکڑ لئے جاویں گے کہ کہیں گے کہ ہم دین حق پر ایمان لے آئے اور اتنی دور جگہ سے (ایمان کا) ان کے ہاتھ آنا کہاں ممکن ہے حالانکہ پہلے سے (دنیا میں) یہ لوگ اس حق کا انکار کرتے رہے اور بے تحقیق باتیں دور ہی دور سے ہانکا کرتے تھے اور ان میں اور ان کی (قبول ایمان کی) آرزو میں ایک آڑ کر دی جاوے گی جیسا ان کے ہم مشربوں کیساتھ (بھی) یہی (برتاؤ) کیا جائے گا جو ان سے پہلے تھے کیونکہ یہ سب بڑے شک میں تھے جس نے ان کو تردد میں ڈال رکھا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نصیحت

تفسیر: اے رسول) آپ (ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میں تمہیں صرف ایک نصیحت کرتا ہوں وہ یہ کہ تم خدا کے لئے (اور نفسانیت اور تقلید باطل کو چھوڑ کر) دو دو ایک ایک اٹھ کھڑے ہو۔ پھر (حقیقت کو) سوچو (اس سے انشاء اللہ تم پر حقیقت کھل جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ) تمہارے اس آدمی کو ذرا بھی جنون نہیں۔ وہ صرف تم کو ایک سخت عذاب سے پہلے خطرہ پر مطلع کرنے والا ہے (اے رسول) آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ جو معاوضہ میں نے تم سے مانگا ہو (میں اس سے دست بردار ہوتا ہوں) وہ تمہارا ہی رہا۔ میرا معاوضہ تو حق تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اور وہ ہر چیز پر مطلع ہے (اس لئے میری خدمات کو بھی جانتا ہے) نیز آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ میرا رب بالکل ٹھیک بات[1] القاء کرتا ہے) یعنی (ٹھیک بات کہتا ہے) وہ جملہ مغیبات کا جاننے والا ہے (اس لئے اس سے حق مخفی نہیں رہ سکتا) نیز آپ کہہ دیجئے کہ اب حق آ گیا اور (اس سے کے مقابلہ میں) باطل اب کچھ نہیں کر سکتا ہے۔ نیز آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں گمراہ ہو گیا جیسا کہ تمہارا خیال ہے تو (تمہارا کچھ ضرر نہیں۔ کیونکہ) میں اپنے اوپر گمراہ ہوتا ہوں۔ اور اگر میں صحیح راستہ پر ہوں (جیسا کہ واقعہ ہے) تو یہ برکت ہے اس کی جس کو میرا رب میری طرف وحی کرتا ہے۔ یقیناً وہ بڑا سننے والا اور بہت قریب ہے (اس لئے وہ میری حالت سے بخوبی واقف ہے۔ اور جانتا ہے کہ میں بالکل ہدایت پر ہوں اور کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کہتا۔

قیامت میں کافروں کا حال

خیر اس وقت تو ان کی یہ حالت ہے) اور اگر آپ (ان کو) اس وقت دیکھیں جبکہ یہ (اہوال قیامت کو دیکھ کر) گھبرائیں (اور نکل بھاگنے کی کوشش کریں) اور بچ نہ سکیں۔ اور قریب ہی جگہ سے پکڑ لئے جائیں۔ اور کہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے (تو آپ ان کی حالت کو موجودہ حالت کے بالکل خلاف دیکھیں گے جیسا کہ ان کی حالت کے بیان سے ظاہر ہے) اور (وہ جو اس وقت ایمان کا اظہار کر رہے ہیں یہ محض بے سود ہے کیونکہ) ان کے لئے (کسی شئے کو) اور جگہ سے لے لینا کہاں ممکن ہے (ظاہر ہے کہ نہیں۔ اور اس وقت ان کا ایمان لانے کی کوشش کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ ایسی چیز کے لینے کے لئے ہاتھ بڑھانا جو اس کی دسترس سے باہر ہو۔ پس وہ ضرور بے سود ہے) اور (اگر وہ اس سے پہلے ایمان لاتے تو لا سکتے تھے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اور) اس سے پیشتر وہ اس کے منکر رہے۔ اور اب یہ لوگ ہیں دیکھئے دور جگہ سے پتھر وغیرہ مار رہے ہیں (یعنی اس[2] وقت ان کا یہ کہنا کہ ہم ایمان لے آئے۔ ایسا ہے جیسے کوئی کسی نشانہ پر پتھر وغیرہ مارے اور وہ اس کی نظر سے بھی غائب ہو اور جگہ بھی دور ہو۔ اور ایسی حالت میں اس مارنے والے کی ناکامی یقینی ہے۔ یوں ہی ان کا آمنا کہنا بھی بے سود ہے) اور ان کے اور ان کی مرغوب شئے (یعنی ایمان) کے درمیان آڑ واقع کر دی گئی ہے (اس لئے ان کا اس تک

---

[1] ہذا ماخوذ من الطبری ۱۲ [2] لاحد وھو الا وجہ عندی لفظاً ومعنیً ۱۲

پہنچانا ممکن ہے) جیسا کہ ان سے پہلے ان ہم مشربوں کے ساتھ کیا گیا ہے (چنانچہ جب دنیا میں انہوں نے عذاب کا مشاہدہ کیا۔ تو وہ ایمان لائے۔ مگر اس وقت ان کا ایمان مقبول نہیں ہوا۔ اور ہونا بھی یہی چاہئے۔ کیونکہ) یقیناً یہ لوگ ایسے شک میں تھے۔ جو ان کو تردد میں ڈالے ہوئے تھا (اور باوجود وضوح دلائل کے خدا کی باتوں پر ایمان نہ لاتے تھے۔

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ
وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ① مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ
مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ②
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ
وَالْاَرْضِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ڮ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ③ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ۭ
وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ④ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪
وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ⑤ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۭ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ
لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ⑥ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ڛ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ⑦

ترجمہ: سورۂ فاطر مکے میں نازل ہوئی اور اس میں پینتالیس آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔
شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ تمام تر حمد (اسی) اللہ کو لائق ہے جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے جو فرشتوں کو پیغام رساں بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر دار بازو ہیں وہ پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اللہ جو رحمت (بارش وغیرہ) لوگوں کے لئے کھول دے سو اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں اور جس کو بند کر دے سو اس کے (بند کرنے کے) بعد اس کا کوئی جاری کرنے والا نہیں اور وہی غالب حکمت والا ہے اے لوگو تم پر جو اللہ کے احسانات ہیں ان کو یاد کرو (شکر اور غور کرو کہ) کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خالق ہے جو تم کو آسمان و زمین میں سے رزق پہنچاتا ہو اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں سو تم (شرک کر کے) کہاں الٹے جا رہے ہو اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو (آپ غم نہ کریں کیونکہ) آپ سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر

لہ کذا فی المظہری ۱۲

جھٹلائے جاچکے ہیں اور سب امور اللہ ہی کے روبرو پیش کئے جاویں گے اے لوگو اللہ تعالیٰ کا (یہ) وعدہ ضرور سچا ہے سوایسا نہ ہو کہ یہ دنیوی زندگی تم کو دھوکے میں ڈالے رکھے اور ایسا نہ ہو کہ تم کو دھوکہ باز شیطان اللہ سے دھوکہ میں ڈال دے یہ شیطان بیشک تمہارا دشمن ہے سو تم اس کو (اپنا) دشمن (ہی) سمجھتے رہو وہ تو اپنے گروہ کو محض اس لئے (باطل کی طرف) بلاتا ہے تا کہ وہ لوگ دوزخیوں میں سے ہو جاویں پس جو لوگ کافر ہو گئے ان کے لئے سخت عذاب ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے (معاصی کی) بخشش اور (ایمان پر) بڑا اجر ہے۔

تفسیر :**فرشتے**: ہر ستائش خدا کے لئے زیبا ہے جو کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا (اور) فرشتوں کو ایسے پیغام رساں بنانے والا ہے جن کے دو دو تین تین چار چار بازو ہیں (چونکہ پردار جانوروں میں تم نے صرف دو باز و دیکھے ہیں۔ اس لئے تین اور چار بازوئیں سن کر تم کو تعجب ہوگا مگر تعجب کی کوئی بات نہیں) حق تعالیٰ پیدائش میں جس چیز کو چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے (کیونکہ) یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

شانِ خداوندی: (نیز اس کی یہ شان ہے کہ) جس رحمت کو وہ لوگوں کے لئے کھول دے اس کو (بعد خدا کے) کوئی روکنے والا نہیں۔ اور جس کو وہ روک دے اس کو اس کے بعد کوئی چھوڑنے والا نہیں اور وہ بڑا زبردست اور بڑا حکمت والا ہے (اور اس کی قوت کی وجہ سے کسی کو اس کے مزاحمت کی مجال نہیں۔ اور حکمت کی وجہ سے وہ اپنی قوت کے گھمنڈ پر کوئی لایعنی کام نہیں کرتا جیسا کہ دوسرے زبردستوں کا شیوہ ہے الغرض یہ شان ہے حق تعالیٰ کی اور اس کا مقتضا یہ ہے کہ لوگ صرف اس کو مانیں اور اس کی اطاعت کریں۔ اور اس کے مقابلہ میں کسی دوسرے کی پرستش نہ کریں۔

تعلیم وتوحید: لہٰذا کہا جاتا ہے کہ) اے لوگو! تم اپنے اوپر خدا کی نعمت کو یاد کرو (کہ اس نے تم کو پیدا کیا۔ تم کو رزق دیا۔ وغیرہ وغیرہ) کہ فاطر السموات والارض سے مفہوم ہے۔ اور اس کو یاد کر کے اس کے مقتضے پر عمل کرو۔ اور شکر کرو۔ اور حقیقی شکر یہ ہے کہ اس کو منعم، خالق وغیرہ جان کر اس کی اطاعت کرو۔ لہٰذا تم کو ایسا کرنا چاہئے۔ اچھا تم بتلاؤ) کیا خدا کے سوا کوئی اور خالق ہے جو تم کو رزق دیتا ہو؟ (اس کے جواب میں تم بھی یہی کہو گے کہ نہیں۔ پھر تم دوسروں کی پرستش کیوں کرتے ہو۔ دیکھو ہم تم کو بتلاتے ہیں کہ (کوئی معبود نہیں بجز اس (معبود برحق) کے۔ پھر تم کہاں الٹے لے جائے جا رہے ہو (اور خدا کی طرف کیوں نہیں چلتے۔ یہ ہمارا حکم ہے۔ اے رسول آپ ان کو لوگوں تک پہنچا دیجئے) اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو (کوئی رنج کی بات نہیں) آپ سے پہلے بھی بہت سے بڑے بڑے رسولوں کو جھٹلایا گیا ہے۔ اور تمام معاملات حق تعالیٰ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے (جن میں ان مکذبین کا معاملہ بھی ہے۔ پس ہم آپ سمجھ لیں گے)۔

انسانوں کو تنبیہ خداوندی

اے لوگو! (تم الی اللہ ترجع الامور کو سن کر اس کو محض دھمکی نہ سمجھنا۔ کیونکہ) یقیناً خدا کا وعدہ سچا ہے (اور قیامت ضرور آئے گی) پس تم دنیوی زندگی کے فریب میں نہ آنا (کہ وہ تم کو اپنے اوپر فریفتہ کر کے آخرت سے غافل کر دے) اور نہ یہ ہو کہ دھوکے باز شیطان تم کو حق تعالیٰ کے متعلق دھوکا دیدے (کہ وہ تمہاری باتوں سے خوش ہے۔ اور تم کو ہرگز سزا نہ دے گا۔ وغیرہ وغیرہ دیکھو) یہ یقینی بات ہے کہ شیطان تمہارا دشمن ہے (اور اس لئے وہ تم کو جو مشورہ دے گا وہ ایسا ہی ہوگا جس میں تمہارا ضرر ہو) لہٰذا تم اسے دشمن ہی سمجھو (اور ہرگز اس کے بہکائے میں نہ آؤ) وہ اپنے گروہ کو محض اس لئے دعوت دیتا ہے کہ وہ دوزخیوں میں سے ہو جائیں (پس تم اس کی

دعوت کو ہرگز قبول نہ کرنا۔ تم کو واضح ہو کہ) جن لوگوں نے کفر پر اصرار کیا۔ ان کے لئے سخت سزا ہے اور جو ایمان لے آئے اور اچھے کام کئے ان کے لئے گناہوں کی معافی اور بہت بڑا صلہ ہے (یہ قانون ہم نے تم کو سنا دیا۔ اب تم اپنا نفع نقصان سوچ کر چاہے کافر رہو یا ایمان لا کر اچھے کام کرو۔ اے رسول آپ ان کافروں کے غم میں گھلے جاتے ہیں)

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖؗ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۸﴾ وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ﴿۹﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ﴿۱۰﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖؗ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾

ترجمہ: تو کیا ایسا شخص جس کو اس کا عمل بد اچھا کر کے دکھلایا گیا پھر وہ اس کو اچھا سمجھنے لگا (یعنی کافر) اور ایسا شخص جو قبیح کو قبیح سمجھتا ہے (یعنی مومن) کہیں برابر ہو سکتے ہیں سو اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے سو ان پر افسوس کر کے کہیں آپ کی جان نہ جاتی رہے اللہ کو ان کے سب کاموں کی خبر ہے اور اللہ ایسا (قادر) ہے جو (بارش سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے پھر وہ ہوائیں) بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم اس بادل کو خشک خطہ زمین کی طرف ہانک لے جاتے ہیں پھر ہم اس کے (پانی کے) ذریعہ سے زمین کو زندہ کرتے ہیں اسی طرح (قیامت میں) آدمیوں کا جی

اٹھنا ہوگا جو شخص عزت حاصل کرنا چاہے تو تمام تر عزت خدا ہی کے لئے ہے اچھا کلام اسی تک پہنچتا ہے اور اچھا کام اس کو پہنچتا ہے اور جو لوگ (اس کے خلاف) بری بری تدبیریں کر رہے ہیں ان کو سخت عذاب ہوگا اور ان لوگوں کا یہ مکر نیست و نابود ہو جاوے گا اور اللہ تعالیٰ نے تم کو ضمناً مٹی سے پیدا کیا پھر (استقلالاً) نطفہ سے پیدا کیا پھر تم کو جوڑے جوڑے بنایا اور کسی عورت کو نہ حمل رہتا ہے اور نہ وہ جنتی ہے مگر سب اس کی اطلاع سے ہوتا ہے اور نہ اسی طرح کسی کی عمر زیادہ (مقرر) کی جاتی ہے اور نہ کسی کی عمر کم (مقرر) کی جاتی ہے مگر یہ سب لوح محفوظ میں ہوتا ہے یہ سب اللہ کو آسان ہے ور دونوں دریا برابر نہیں ہیں بلکہ ایک تو شیریں پیاس بجھانے والا ہے جس کا پینا بھی آسان اور ایک شور تلخ ہے اور تم ہر ایک (دریا) سے (مچھلیاں نکال کر ان کا) تازہ گوشت کھاتے ہو (نیز) زیور (یعنی موتی) نکالتے ہو جس کو تم پہنتے ہو اور تو کشتیوں کو اس میں دیکھتا ہے پانی کو پھاڑتی ہوئی چلتی ہیں تا کہ تم (ان کے ذریعہ سے) اس کی روزی ڈھونڈو اور تا کہ تم شکر کرو وہ رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور (مثلاً یہ کہ) اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے ہر ایک وقت مقرر تک چلتے ہیں۔ یہی اللہ (جس کی یہ شان ہے) تمہارا پروردگار ہے اسی کی سلطنت ہے اور اس کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کی برابر بھی اختیار نہیں رکھتے اگر تم ان کو پکارو بھی تو وہ تمہاری پکار (اول) تو سنیں گے نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو تمہارا کہنا نہ کریں گے اور قیامت کے روز وہ (خود) تمہارے شرک کرنے کی مخالفت کریں گے اور تجھ کو خبر رکھنے والے کی برابر کوئی نہیں بتلاوے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دلجوئی

تفسیر: پس کیا وہ لوگ جن کیلئے ان کے برے کام خوشنما بنا دیئے گئے ہیں جس پر وہ ان کو اچھا سمجھے ہوئے ہیں کیونکہ[1] خدا جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے (اس قابل[2] نہیں کہ ان پر رنج کیا جائے ہرگز نہیں) پس یہ نہ ہو کہ ان پر حسرتوں میں آپ کی جان چلی جائے (کیونکہ) خدا خوب جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں (اور اس لئے وہ جانتا ہے کہ کون قابل ہدایت ہے کہ اس کو ہدایت دی جائے اور کون قابل ہدایت نہیں ہے کہ اس کو گمراہ رکھا جائے۔ اس لئے آپ کو رنج کی ضرورت نہیں۔ خیر یہ مضمون وان یکذبوک سے لے کر یہاں تک استطراداً تھا۔

اللہ کا انعام و اکرام بندوں پر اور اس کا تقاضا

اب ہم اصل مضمون کی طرف انتقال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا کے سوا تم کو کوئی خالق رزق نہیں دیتا جیسا کہ هل من خالق غير الله يرزقكم سے معلوم ہوا ہے) اور (ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ) اللہ وہ ہے جو ہواؤں کو چھوڑتا ہے جس پر وہ ابر کو اٹھاتی ہیں۔ اس پر ہم اسے ایک خشک زمین کی طرف لیجاتے ہیں۔ اور اس کے ذریعہ سے ہم زمین کو بعد اس کی خشکی کے سرسبز و شاداب کر دیتے ہیں (ان واقعات سے ہمارا کمال قدرت اور توحد فی الملک ظاہر ہوتا ہے پس تم شرک کو چھوڑ کر خاص ہماری پرستش کرو۔ نیز اس واقعہ سے قیامت کے متعلق استبعاد بھی دور ہوتا ہے کیونکہ جس طرح احیاء ارض بعد الموت ہے) یوں ہی (قیامت میں لوگوں کا) جی اٹھنا ہوگا (اس لئے کہ

---

[1] فيه اشارة الى انه علة لروية سوء عمله حسناء ودفع الاستبعاده الظاهر ۱۲ [2] فيه اشارة الى تقدير الخبر ۱۲

جو خدا احیاءِ ارض پر قادر ہے۔ وہ احیاءِ موتی پر بھی قادر ہے۔ کیونکہ منشاء احیاء ارض حق تعالیٰ کا کمال قدرت اور ارض وغیرہ کا اس کا محکوم مملوک ومخلوق ہوتا ہے۔ اور یہ منشاء احیاء موتی میں بھی موجود ہے۔ اس لئے جس طرح یہ ممکن ہے وہ بھی ممکن ہے۔

غلبہ صرف خدا کو حاصل ہے

چونکہ اس جگہ توحید اور مسئلہ قیامت کی تعلیم ہے جن کے خلاف لوگ مختلف کوششیں کرتے ہیں اور اپنا غلبہ چاہتے ہیں۔ اس لئے ان کو متنبہ کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ) جو کوئی غلبہ کا خواہاں ہو (اور وہ چاہتا ہو کہ حق تعالیٰ کے دین کو دبا دے) تو (اس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس کا یہ خیال خام ہے اور اس کیلئے غلبہ ممکن نہیں کیونکہ) غلبہ تامہ حق تعالیٰ کیلئے ہے (اس کے مقابلہ میں غلبہ کی کس کو مجال ہے۔ اگر ان کو یہ خیال ہو کہ ہماری یہ کاروائی حق تعالیٰ کے موافق ہے اور وہ ہماری مدد کرے گا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ) اس کی طرف اچھی باتیں چڑھتی ہیں۔ اور وہ عمل صالح کو رفعت دیتا ہے (نہ کہ بری باتوں اور برے کاموں کو) اور جو لوگ بری تدبیریں کرتے ہیں ان کیلئے (بجائے تائید اور حمایت کے) سخت عذاب ہے۔ اور ان کی تدبیریں (بجائے غالب ہونے کے) خود فنا ہو جائے گی (یہ مضمون بھی استطرادی تھا۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس سے سبق

اب ہم پھر مضمون توحید کی طرف عود کرتے ہیں) اور (کہتے ہیں کہ) اللہ کی یہ شان ہے کہ اس نے تمہیں (اول) مٹی سے اس کے بعد منی سے پیدا کیا۔ اس کے بعد تمہیں جوڑے بنایا۔ اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ بچہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے۔ اور نہ کسی معمر کو عمر دی جاتی ہے۔ اور نہ اس کی عمر میں سے کچھ کم کیا جاتا ہے مگر اس حالت میں کہ وہ کمی بیشی ایک کتاب میں (درج) ہے (کیونکہ) یہ باتیں حق تعالیٰ کے لئے بہت آسان ہیں۔ اور (اس کی قدرت کی یہ حالت ہے کہ) وہ دونوں سمندر یکساں نہیں ہیں (چنانچہ) یہ پیاس بجھانے والا شیریں ہے۔ جس کا پانی بسہولت حلق سے اتر جاتا ہے۔ اور یہ کڑوا نمک ہے (حالانکہ دونوں ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔ کما یشیر اللہ ہٰذا وہٰذا) اور (باوجود اس قدر اختلاف کے مچھلیاں اور موتی وغیرہ دونوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ چنانچہ) ان میں سے ہر ایک میں سے تازہ گوشت کھاتے۔ اور زیور (یعنی موتی) نکالتے ہو جس کو تم پہنتے ہو۔ اور (اے مخاطب کائنا من کان) تو اس میں کشتیوں کو ایسی حالت میں (چلتے) دیکھتا ہے کہ وہ پانی کو چیرتی چلی جارہی ہیں۔ تاکہ تم اسکے فضل (یعنی رزق) کا ایک حصہ طلب کرو (جو کہ تمہارے لئے مقدور ہے) اور کیا بعید ہے کہ تم ان واقعات کو دیکھ کر شکر کرو نیز وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور (اسی طرح) دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے (چنانچہ) ان میں سے ہر ایک ایک معین میعاد تک چلتے رہیں گے۔ یہ ہے خدا تمہارا رب (جس کی قدرت کے کرشمے وہ ہیں جو ابھی تم کو بتلائے گئے ہیں اور) حکومت اسی کی ہے (جیسا کہ تم کو واقعات مذکورہ سے معلوم ہو چکا ہے)۔

خدا کے سوا بنائے ہوئے غلط معبود کی حقیقت

اور (اس کے سوا نہ کوئی تمہارا رب ہے اور نہ اس کی حکومت ہے۔ چنانچہ) جن کو خدا کے سوا تم پکارتے ہو وہ چھوہارے کی گٹھلی کے چھلکے کے برابر بھی کچھ اختیار نہیں رکھتے (چنانچہ) اگر تم انہیں پکارو تو وہ اسے سنیں گے بھی نہیں اور اگر سن بھی لیں۔ تو تمہارا کہا نہ کریں گے (یہ تو ان کے عجز کی حالت ہے) اور (اس سے بڑھ کر یہ کہ) وہ قیامت میں تمہارے شرک کو تسلیم نہ کریں گے (بلکہ تم سے صاف بیزاری ظاہر

کریں گے۔ یہ باتیں ہم علم و واقفیت کی بناء پر کہہ رہے ہیں کیونکہ ہمیں ہر چیز کی خبر ہے) اور (یہ ظاہر ہے کہ) ایک باخبر جیسا کوئی تم کو نہ بتلائے گا (کیونکہ اور کوئی واقف ہے ہی نہیں پھر بتلائے گا کون۔ پس تم خدا کی بات کو سن کر اس پر یقین لاؤ۔ اور دوسروں کی باتیں نہ سنو کیونکہ وہ علم میں خدا کے مانند نہیں ہیں۔ اور)

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۱۵﴾ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۶﴾ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا یُحْمَلْ مِنْهُ شَیْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا یَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ﴿۱۸﴾ وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَالْبَصِیْرُ ﴿۱۹﴾ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿۲۰﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿۲۱﴾ وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُسْمِعُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَاۤ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِیْرٌ ﴿۲۳﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ؕ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ ﴿۲۴﴾ وَاِنْ یُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِیْرِ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۲۶﴾

ترجمہ: اے لوگو! تم (ہی) خدا کے محتاج ہو۔ اور اللہ (تو) بے نیاز (اور خود تمام) خوبیوں والا ہے اگر وہ چاہے تو تم کو فنا کر دے اور ایک نئی مخلوق پیدا کر دے اور یہ بات خدا کو کچھ مشکل نہیں اور کوئی دوسرے کا بوجھ (گناہ کا) نہ اٹھاوے گا اور اگر کوئی بوجھ کا لدا ہوا (یعنی کوئی گنہگار) کسی کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لئے بلاوے گا (بھی) تب اس میں سے کچھ بھی بوجھ نہ بٹایا جاوے گا اگرچہ وہ شخص قرابت دار ہی (کیوں نہ) ہو تو آپ تو صرف ایسے لوگوں کو ڈرا سکتے ہیں جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو شخص پاک ہوتا ہے وہ اپنے لئے پاک ہوتا ہے اور اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں اور نہ تاریکی اور روشنی اور نہ چھاؤں اور دھوپ اور زندے اور مردے برابر نہیں ہو سکتے اللہ جس کو چاہتا ہے سنوا دیتا ہے اور آپ ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں (مدفون) ہیں آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں ہم نے ہی آپ کو (دین) حق دے کر خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں کوئی ڈر سنانیوالا نہ گزرا ہو اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلاویں تو جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں انہوں نے بھی جھٹلایا تھا (اور) ان کے پاس بھی ان کے پیغمبر معجزے اور صحیفے اور روشن کتابیں لے کر آئے تھے پھر میں نے ان کافروں کو پکڑ لیا سو (دیکھو) میرا کیسا عذاب ہوا

انسان محتاج ہے اور خدا غنی ہے

تفسیر: اے لوگو! (تم کو ان باتوں سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ان میں ہماری کوئی غرض ہے کیونکہ) تم ہی خدا کے محتاج ہو۔ اور خدا (تمہارا احتیاج نہیں کیونکہ وہ) بالکل بے نیاز اور قابل ستائش ہے (کیونکہ وہ تمام صفات کمال کا جامع ہے اور تمہاری عبادت سے اس میں کوئی کمال نہیں بڑھ سکتا۔ چنانچہ اس کی تم سے بے پروائی کی یہ حالت ہے کہ) اگر وہ چاہے تو تم کو (عدم میں) لیجائے اور ایک نئی مخلوق کو (وجود میں) لے آئے (اور جس کی یہ شان ہو اس کا تم سے اور تمہاری عبادت سے مستغنی ہونا ظاہر ہے پس تم اس میں ہماری کوئی غرض نہ سمجھو) اور (نہ یہ خیال کرو کہ ہم گناہ کریں گے تو ہمارے گناہ کوئی دوسرا اپنے سر لے لے گا کیونکہ) کوئی گرانبار دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور اگر کوئی گرانبار کسی کو اپنے بوجھ کے اٹھانے کیلئے بلائے گا۔ تو بلانے (پر بھی) کوئی اس کا بوجھ اپنے سر نہ لے گا۔ اگر چہ وہ اس کا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو (پس تم ہوش میں آ ؤ اور کفر ومعصیت کو چھوڑ دو۔ اے رسول یہ لوگ ان باتوں کو سن کر آپ کی تکذیب کرتے ہیں جس سے آپ کو صدمہ ہوتا ہے۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ) آپ صرف ان کو ڈراتے ہیں جو خدا سے بن دیکھے ڈریں۔ اور نماز با قاعدہ پڑھیں (اور جن میں یہ باتیں نہیں وہ آپ کی باتوں سے نہیں ڈر سکتے) اور (دوسری بات یہ ہے کہ) جو کوئی پاک ہوتو وہ اپنے لئے پاک ہوتا ہے (اس کی پاکی سے آپ کا کیا فائدہ ہے۔ جس کے فوت سے آپ کو رنج ہو) اور (تیسری بات یہ ہے کہ سب کی) واپسی اللہ ہی کی طرف ہوگی (لہٰذا وہ آپ سمجھ لے گا۔ اس لئے بھی آپ کو رنج کی ضرورت نہیں)۔

ایک مثال دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین

اور (چوتھی بات یہ ہے کہ) اندھا اور بینائی والا برابر نہیں ہوسکتے اور نہ تاریکیاں اور روشنی اور نہ سایہ اور دھوپ اور نہ زندے اور مردے برابر ہوسکتے ہیں (پھر آپ ان کو برابر کرنا کیوں چاہتے ہیں) حقیقت یہ ہے کہ خدا تو جس کو چاہے سنا سکتا ہے۔ اور آپ مردوں کو جو قبروں میں دفن ہیں نہیں سنا سکتے (پھر ان کافروں کے نہ سننے پر آپ کو کیوں رنج ہوتا ہے۔ جو قبروں میں مدفون مردوں کے مشابہ ہیں) آپ صرف لوگوں کو خطرہ سے آگاہ کرنے والے ہیں (کیونکہ) ہم نے آپ کو صرف صحیح پیغام دے کر ایسی حالت میں بھیجا ہے کہ آپ (ماننے والوں کو) خوشی کی بات سنانے والے اور (نہ ماننے والوں کو) خطرہ سے مطلع کرنے والے ہیں (اور آپ کو ان کے افعال کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا پھر آپ کو ان کے اعمال کی فکر کیوں ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ ان لوگوں کا آپ کی رسالت کا انکار بھی بیجا ہے کیونکہ) کوئی گروہ ایسا نہیں جس میں کوئی ان کو خطرہ سے آگاہ کرنے والا نہ ہوا ہو (اس لئے آپ کی رسالت کوئی اچنبھے کی چیز بھی نہیں جس کے انکار پر اس قدر زور دیا جائے۔ جس قدر یہ لوگ آپ کی رسالت کے انکار پر دیتے ہیں)۔

رسالت کے انکار کا دستور

اور (بااینہمہ) اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلائیں تو (آپ کیلئے بھی کوئی ملال کی بات نہیں کیونکہ) ان سے پہلے والوں نے بھی (اپنے رسولوں کی) تکذیب کی ہے چنانچہ ان کے رسول ان کے پاس (اپنی رسالت کے) دلائل واضحہ اور متعدد صحیفے اور روشن کتابیں لائے (جن کا انہوں نے انکار کیا جس پر ان کو چندے مہلت دی گئی) اس کے بعد میں نے انہیں پکڑا پھر (دیکھو کہ) میرا عذاب کیسا

(سخت) تھا۔ پس اسی طرح ان مکذبین کو بھی مہلت دی جا رہی ہے۔ اس کے بعد ان کو بھی پکڑ لیا جائے گا۔ پس آپ ان کی باتوں پر کچھ رنج نہ کیجئے۔ خیر یہ مضمون استطرادی تھا۔ اب ہم پھر مضمون توحید کی طرف عود کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اے مخاطب)۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ
جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿۲۷﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ
مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً
يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾
وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ
لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ
وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾ جَنّٰتُ
عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ
مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ
جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ
كَفُوْرٍ ﴿۳۶﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَلَمْ
نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۳۷﴾

ترجمہ: (اے مخاطب) کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا۔ پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے مختلف رنگوں کے پھل نکالے اور (اسی طرح) پہاڑوں کے بھی مختلف حصے ہیں (بعضے) سفید (بعضے) سرخ کہ ان کی بھی رنگتیں مختلف ہیں اور (بعضے نہ سرخ بلکہ) بہت گہرے سیاہ اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی بعض ایسے ہیں کہ ان کی رنگتیں مختلف ہیں اور خدا سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو (اس کی عظمت کا) علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالیٰ زبردست بڑا بخشنے والا ہے جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت (مع العمل) کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی

کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی ماند نہ ہوگی تاکہ ان کو ان کی (اجرتیں) (بھی) پوری (پوری) دیں اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ (بھی) دیں بیشک وہ بڑا بخشنے والا بڑا قدر دان ہے اور یہ کتاب جو ہم نے آپ کے پاس وحی کے طور پر بھیجی ہے یہ بالکل ٹھیک ہے جو کہ اپنے سے پہلی کتابوں کی بھی (بایں معنی) تصدیق کرتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی (حالت کی) پوری خبر رکھنے والا خوب دیکھنے والا ہے پھر یہ کتاب ہم نے ان لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچائی جن کو ہم نے اپنے (تمام دنیا کے) بندوں میں سے پسند فرمایا پھر بعضے تو ان میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعضے ان میں متوسط درجے کے ہیں اور بعضے ان میں جو خدا کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کئے چلے جاتے ہیں یہ بڑا فضل ہے وہ باغات میں ہمیشہ رہنے کے جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے (اور) ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جاویں گے اور پوشاک ان کی وہاں ریشم کی ہوگی اور کہیں گے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے (رنج و) غم دور کر دیا۔ بے شک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا بڑا قدر دان ہے۔ جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے مقام میں لا اتارا ہے جہاں ہم کو نہ کوئی کلفت پہنچے گی اور نہ ہم کو خستگی پہنچے گی اور جو لوگ (برخلاف ان کے) کافر ہیں ان کے لئے دوزخ کی آگ ہے نہ تو ان کی قضا آوے گی کہ مر ہی جاویں اور نہ دوزخ کا عذاب ہی ان سے ہلکا کیا جاوے گا ہم ہر کافر کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں اور وہ لوگ اس (دوزخ) میں چلاویں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو (یہاں سے) نکال لیجئے ہم (اب خوب) اچھے (اچھے) کام کریں گے برخلاف ان کاموں کے جو کیا کرتے تھے۔ کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی تھی کہ جس کو سمجھنا ہوتا وہ سمجھ سکتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی پہنچا تھا سو (اس نہ ماننے کا) مزہ چکھو کہ ایسے ظالموں کا) یہاں) کوئی مددگار نہیں۔

رنگہائے قدرت

تفسیر: کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا جس پر ہم نے اس سے ایسے پھل نکالے جن کی رنگتیں مختلف ہیں اور پہاڑوں کے بھی مختلف حصے ہیں سفید و سرخ جن کی رنگتیں مختلف ہیں۔ اور کالے سیاہ اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور مویشیوں میں بھی مختلف رنگ کے ہیں (ذرا دیکھو تو سہی کہ اس سے حق تعالیٰ کا کس قدر کمال قدرت وصنعت ظاہر ہوتا ہے پھر کیا خدا کے سوا کسی اور میں یہ بات ہے۔ ہرگز نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ معبود صرف وہی ہے پس لوگوں کو خدا سے ڈرنا چاہیے اور شرک سے توبہ کرنی چاہیے، مگر) بات یہ ہے کہ خدا سے صرف وہی ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں (اور جو جاہل ہیں جیسے یہ مشرکین وہ کیا ڈریں گے۔ کیونکہ خوف بلا علم کے ناممکن ہے۔ گو علم بلا خوف کے ممکن ہو۔ نافع الاشکال المعروف) واقعی حق تعالیٰ بڑا زبردست اور بڑا معاف کرنے والا ہے۔ (جس نے باوجود قدرت کے ان کافروں کو اب تک بلا سزا کے چھوڑ رکھا ہے۔

جزا و سزا

خیر جبکہ دلائل سے ایمان کا وجوب ثابت ہو گیا تو اب مومنین و کافرین کی جزا و سزا کا حال سننا چاہیے۔ سو اس کا بیان یہ ہے کہ) جو لوگ خدا کی کتاب پڑھتے اور باقاعدہ نماز پڑھتے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے۔ اس میں سے خفیہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں۔ یہ لوگ ایسی تجارت کے

(بجا طور پر) متوقع ہیں جو کبھی ماند نہ ہوگی وہ اس کے) اس لئے (متوقع ہیں) کہ خدا ان کو ان کے صلے پورے دے اور اپنے فضل سے ان کو (ان کے اصلی اجر سے) زیادہ بھی دے (کیونکہ) وہ بڑا بخشنے والا اور بڑا قدردان ہے۔ اور جو کتاب ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے وہ درحقیقت ٹھیک ہے بحالیکہ وہ اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے (پس حق تعالیٰ کا غفور وشکور اور اس کی کتاب کا واقعی اور صحیح ہونا ایسی چیزیں ہیں جن کی بنا پر اس کتاب کے پڑھنے والوں کی یہ امید مذکور بالکل بجا ہے۔ کیونکہ) یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں (کے حال) سے بخوبی خبردار اور (ان کو) دیکھنے والا ہے۔ (اور اس لئے وہ ان تلاوت کرنے والوں کے اعمال سے بھی باخبر ہے۔ اور اس لئے ان کے اعمال کا ان کو بدلہ ملنا یقینی ہے) پھر یہ کتاب ہم نے اپنے ان بندوں کو دی ہے جن کو ہم نے (اپنے تقرب کیلئے) منتخب کیا ہے۔ چنانچہ کچھ ان میں سے (گناہ کرکے) اپنے اوپر زیادتی کرنے والے ہیں۔ اور کچھ ان میں میانہ رو ہیں (جو کہ نہ گناہ کرتے ہیں اور نہ طاعت میں مبالغہ کرتے ہیں) اور کچھ ان میں خدا کے حکم سے نیکیوں میں خوب ترقی کرنے والے ہیں۔ یہ حق تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے (پس چونکہ وہ ہمارے برگزیدہ ہیں اس لئے بھی ان کی امید بجا ہے اور جو ان میں ظالم النفس ہیں حق تعالیٰ ان کو بخشنے والا ہے۔ جیسا کہ غفور شکور میں اس کی طرف اشارہ ہے) وہ رہنے کے باغات جن میں یہ لوگ (اپنے اعمال کے معاوضہ میں) داخل ہوں گے۔ ان میں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے۔ اور ان کا لباس ان میں ریشم ہوگا۔ اور وہ کہیں گے کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم سے غم کو دور کردیا۔ واقعی ہمارا رب بڑا بخشنے والا اور بڑا قدردان ہے جس نے ہمیں اپنے فضل سے ہمیشہ رہنے کے گھر میں داخل کیا جس میں نہ ہمیں تکلیف چھوئے گی اور نہ اس میں ہمیں تکان چھوئے گی (یہ تو جزا تھی ایمان والوں کی) اور (برخلاف ان کے) جن لوگوں نے کفر پر اصرار کیا۔ ان کیلئے دوزخ کی آگ ہے یوں کہ نہ ان کا خاتمہ کیا جائے گا کہ وہ مرجائیں (اور مرکر عذاب سے چھوٹ جائیں اور نہ ان سے اس کے عذاب میں کوئی کمی کی جائے گی (دیکھو) ہم ہر ناقدرے (کافر) کو یوں سزا دیتے ہیں (جس کا بیان تم سن رہے ہو) اور وہ اس میں چیختے ہوں گے کہ اے ہمارے پروردگار آپ ہمیں نکال دیجئے ہم اچھے کام کریں گے۔ علاوہ ان کے جو ہم کرتے رہے ہیں (ان کا جواب یہ ہے کہ) کیا ہم نے تمہیں اس قدر عمر نہ دی تھی جس میں وہ شخص جو نصیحت حاصل کرسکے (ضرور دی تھی) اور تمہارے پاس اس خطرہ سے مطلع کرنے والا بھی آیا تھا (پس تم نے اس وقت کیوں نہ نصیحت حاصل کی۔ اب نصیحت حاصل کرنے کا وقت گیا) لہٰذا اب تم مزہ چکھو۔ کیونکہ اب ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (خیر یہ مضمون جزا و سزا بھی استطرادی تھا۔ اب ہم توحید کی طرف عود کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ)۔

إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٣٨﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ﴿٣٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِنْهُ ۚ بَلْ إِنْ يَعِدُ الظَّالِمُونَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ﴿٤٠﴾ إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ

وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِیْرٌ لَّیَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ

فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِیْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ﴿۴۲﴾ اِسْتِكْبَارًا فِی الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّیِّئِ ؕ وَلَا یَحِیْقُ الْمَكْرُ

السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِیْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا ۚ وَلَنْ

تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِیْلًا ﴿۴۳﴾ اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ

قَبْلِهِمْ وَكَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعْجِزَهٗ مِنْ شَیْءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ ؕ

اِنَّهٗ كَانَ عَلِیْمًا قَدِیْرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ

وَّلٰكِنْ یُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِیْرًا ﴿۴۵﴾

ترجمہ: بیشک اللہ (ہی) جاننے والا ہے آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کا بیشک وہی جاننے والا ہے دل کی باتوں کا وہی ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں آباد کیا سو جو شخص کفر کرے گا اس کے کفر کا وبال اسی پر پڑے گا اور کافروں کے لئے ان کا کفر ان کے پروردگار کے نزدیک ناراضی ہی بڑھنے کا باعث ہوتا ہے اور (نیز) کافروں کے لئے ان کا کفر خسارہ (بھی) بڑھنے کا باعث ہوتا ہے آپ کہیے کہ تم اپنے قرار داد شریکوں کا حال تو بتاؤ جن کو تم خدا کے سوا پوجا کرتے ہو۔ یعنی مجھ کو یہ بتاؤ کہ انہوں نے زمین کا کون سا جزو بنایا ہے یا ان کا آسمان (بنانے میں) کچھ ساجھا ہے یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اس کی کسی دلیل پر قائم ہوں بلکہ یہ ظالم ایک دوسرے سے نرے دھوکہ کی باتوں کا وعدہ کرتے آئے ہیں یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ موجودہ حالت کو نہ چھوڑیں اور اگر (بالفرض) وہ موجودہ حالت کو چھوڑ بھی دیں تو پھر خدا کے سوا اور کوئی ان کو تھام بھی نہیں سکتا وہ حلیم غفور ہے اور ان کفار (قریش) نے بڑی زوردار قسم کھائی تھی کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آوے تو وہ ہر ہر امت سے زیادہ ہدایت قبول کرنے والے ہوں پھر جب ان کے پاس ایک پیغمبر آ پہنچے تو بس ان کی نفرت ہی کو ترقی ہوئی دنیا میں اپنے کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے اور ان کی بری تدبیروں کو اور بری تدبیروں کا وبال (حقیقی) ان تدبیروں والوں ہی پر پڑتا ہے سو کیا یہ اسی دستور کے منتظر ہیں جو اگلے (کافر) لوگوں کے ساتھ ہوتا رہا ہے سو آپ خدا کے (اس) دستور کو کبھی بدلتا ہوا نہیں پائیں گے اور آپ خدا کے دستور کو کبھی منتقل ہوتا ہوا نہ پاویں گے اور کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں جس میں دیکھتے بھالتے کہ جو (منکر) لوگ ان سے پہلے ہوگزرے ہیں ان کا انجام کیا ہوا حالانکہ وہ قوت میں ان سے بڑھے ہوئے تھے اور خدا ایسا نہیں ہے کہ کوئی چیز (قوت والی) اس کو ہرا دے نہ آسمان میں اور نہ زمین میں (کیونکہ) وہ بڑے علم والا (اور) بڑی قدرت والا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ (ان) لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب

(فوراً) دارو گیر فرمانے لگتا تو روئے زمین پر ایک متنفس کو نہ چھوڑتا لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ایک میعادِ معین (یعنی قیامت) تک مہلت دے رہا ہے سو جب ان کی وہ میعاد آپہنچے گی (اس وقت) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آپ دیکھ لے گا۔

تفسیر :کفر کا نتیجہ: حق تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی تمام مخفی چیزوں کا جاننے والا ہے۔ نیز وہ (بالخصوص) سینوں کے اندر کی باتوں کا جاننے والا ہے۔ نیز وہ وہ ہے جس نے تم کو زمین میں دوسرے لوگوں کا جانشین بنایا (اور یہ باتیں کسی اور میں نہیں۔ اس لئے لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اسے مانیں) اب جو نہ مانے اس کے نہ ماننے کا وبال خود اس پر ہے۔ اور ان نہ ماننے والوں کا نہ ماننا ان کے پروردگار کے نزدیک ان کیلئے صرف سخت ناراضی ہی بڑھائے گا اور ان نہ ماننے والوں کو نہ ماننا ان کے لئے صرف گھاٹا ہی بڑھائے گا (اور اس سے ان کو حق تعالیٰ کی خوشنودی یا کسی قسم کا فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔

شرک کا رد: اے رسول) آپ (ان مشرکین سے) کہئے کہ کیا تم نے اپنے ان معبودوں کو جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو۔ دیکھا ہے (کہ انہوں نے کچھ پیدا کیا ہو) اچھا ذرا ہمیں بھی دکھلاؤ کہ انہوں نے زمین کے متعلق کیا پیدا کیا یا ان کی آسمانوں میں شرکت ہے۔ یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے جس کی وجہ سے وہ حجت صحیحہ پر ہیں (حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے کوئی بات بھی نہیں) بلکہ ظلم پیشہ آپس میں ایک دوسرے کو صرف دھوکے سے وعدہ دیتے ہیں (کہ تمہارے معبود تم کو یہ نفع پہنچائیں گے اور وہ پہنچائیں گے اور واقع میں کچھ بھی نہیں دیکھو) حق تعالیٰ آسمانوں کو اور زمین کو اپنی جگہ سے ٹلنے سے روکے ہوئے ہے۔ اور اگر وہ اپنی جگہ سے ٹلیں تو حق تعالیٰ کے بعد کون ہے۔ جو ان کو روک سکے (کوئی بھی نہیں۔ تو پھر اس کے سوا کون معبود ہوسکتا ہے) حقیقت یہ ہے کہ حق تعالیٰ بڑا متحمل اور بہت ہی بخشنے والا ہے (جو ان مشرکین کی شرارتوں کا تحمل اور درگزر کر رہا ہے۔ ورنہ ان کی باتیں ضرور اسی قابل ہیں کہ ان کو نیست و نابود کر دیا جاتا)۔

مشرکین کی قسم اور اس کی خلاف ورزی

اور ان لوگوں نے بڑے زور سے قسمیں کھائی تھیں کہ اگر ہمارے پاس کوئی خطرہ سے آگاہ کرنے والا (رسول) آئے تو ہم ہر گروہ سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوں گے۔ اب جبکہ ان کے پاس خطرہ سے آگاہ کرنے والا آیا تو (وہ سب قسمیں بھول گئے اور) اس نے ان کیلئے بجز زمین میں بڑا بننے کی وجہ سے (دور بھاگنے) اور برے کام کی تدبیر کی وجہ سے دور بھاگتے کے سوا اور کوئی شے نہ بڑھائی۔ اور (ان کو واضح رہے کہ بُری تدبیر خود اپنے کرنے والوں پر پڑتی ہے۔ پس اب وہ صرف اس دستور کے منتظر ہیں جو اگلوں کے ساتھ برتا گیا ہے۔ سو تم خدا کے دستور کیلئے تبدیلی نہ پاؤ گے۔ اور (ہم پھر کہتے ہیں کہ) تم خدا کے دستور کے لئے تغیر نہ پاؤ گے (اور اس لئے ان کے ساتھ ضرور وہی برتاؤ برتا جائے گا جو پہلوں کے ساتھ برتا گیا ہے)۔

برے انجام کی مثالیں

اور کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھا کیسا (برا) انجام ہوا حالانکہ وہ ان سے قوت میں بہت بڑھے ہوئے تھے (ان کو چل پھر کر ضرور دیکھنا چاہیے) اور (گو وہ بہت زور آور تھے۔ مگر خدا سے نہ بچ سکتے تھے۔ اور نہ یہ ہی بچ سکتے ہیں۔ کیونکہ) خدا ایسا نہیں کہ اس کو آسمانوں میں کوئی چیز عاجز کر دے۔ اور نہ زمین میں (کوئی ایسی شے ہے کیونکہ) یقیناً وہ

بڑا جاننے والا اور بڑا قدرت والا ہے۔ (پس نہ بوجہ عدم علم کے کوئی چیز اس کے قابو سے باہر ہوسکتی ہے اور نہ بوجہ کمزوری اور عجز کے)۔
خدا کی طرف سے ڈھیل: اور اگر خدا لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب دار و گیر کرتا تو روئے زمین پر کسی چلنے والے کو نہ چھوڑتا۔ مگر وہ ان کو ایک میعاد معین تک مہلت دے رہا ہے پس جبکہ ان کی وہ میعاد معین آجائے گی۔ تو (اس وقت وہ ان سے سمجھ لے لے گا کیونکہ) اللہ اپنے بندوں (کی طاقت) کو ہمیشہ سے بخوبی دیکھنے والا رہا ہے (اور اس لئے ان کی کوئی حالت اس سے مخفی نہیں)۔

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يٰسٓ ۞ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۞ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۞ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۞
تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۞ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۞ لَقَدْ
حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۞ اِنَّا جَعَلْنَا فِىْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا
فَهِىَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۞ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ
خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۞ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ
تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۞ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِىَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ
بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۞ اِنَّا نَحْنُ نُحْىِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ وَكُلَّ
شَىْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِىْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۞

ترجمہ: سورہ یاسین مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں تراسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ یٰسین قسم ہے قرآن باحکمت کی کہ بیشک آپ منجملہ پیغمبروں کے ہیں (اور) سیدھے راستہ پر ہیں یہ قرآن خدائے زبردست مہربان کی طرف سے نازل کیا گیا ہے تاکہ آپ (اولاً) ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے تھے سو اس سے یہ بے خبر ہیں ان میں سے اکثر لوگوں پر بات (تقدیری) ثابت ہو چکی ہے سو یہ لوگ (ہرگز) ایمان نہ لاویں گے ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں پھر وہ ٹھوڑیوں تک (اڑ گئے) ہیں جس سے ان کے سر اوپر کو الل گئے اور ہم نے ایک آڑ ان کے سامنے کر دی اور ایک آڑ ان کے پیچھے کر دی جس سے ہم نے (ہر طرف سے) ان کو (پردوں سے) گھیر دیا سو وہ نہیں دیکھ سکتے اور ان کے حق میں آپ کا ڈرانا یا نہ ڈرانا دونوں برابر ہیں یہ ایمان نہ لاویں گے بس آپ تو صرف ایسے شخص کو

ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور خدا سے بے دیکھے ڈرے سو آپ اس کو مغفرت اور عمدہ عوض کی خوشخبری سنا دیجئے بیشک ہم مردوں کو زندہ کریں گے اور ہم لکھتے جاتے ہیں وہ اعمال بھی جن کو یہ لوگ آگے بھیجتے جاتے ہیں اور ان کے وہ اعمال بھی جن کو پیچھے چھوڑے جاتے ہیں اور ہم نے ہر چیز کو ایک واضح کتاب میں ضبط کر دیا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق

تفسیر: قسم ہے اس حکمت والے قرآن کی آپ ضرور پیغمبروں میں سے (اور) سیدھے راستہ پر ہیں (اور جو لوگ آپ کو مفتری اور گمراہ کہتے ہیں وہ بالکل جھوٹے ہیں) اس قرآن کو خدائے زبردست اور رحمت والے نے نازل کیا (اور آپ کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ اور اس لئے نازل کیا ہے) تاکہ آپ (اس کے ذریعہ سے) ان لوگوں کو (عذاب خداوندی سے) ڈرائیں جن کے قریبی باپ دادوں کو نہیں ڈرایا گیا ہے۔ لہٰذا وہ بے خبر ہیں۔

ایمان نہ لانے والے: ان کے بہت سے افراد پر قول (لا ملئن جهنم من الجنة والناس اجمعين) چسپاں ہو چکا ہے اس لئے اب وہ ایمان نہ لائینگے (پس آپ ان کی فکر میں نہ پڑیئے۔ صرف اتمام حجت کیلئے تبلیغ کئے جایئے کیونکہ) ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال رکھے ہیں اور وہ ٹھوڑیوں تک (پہنے ہوئے) ہیں۔ اس لئے ان کے سر اوپر کو ہیں (اور نیچے نہیں جھک سکتے) اور ہم نے ایک دیوار انکے آگے اور ایک دیوار ان کے پیچھے بنادی ہے لہٰذا ہم نے انہیں (ان دیواروں سے) ڈھک دیا ہے سو اب وہ بالکل نہیں دیکھ پاتے۔ اور (اب) ان کے لئے دونوں باتیں یکساں ہیں خواہ تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان نہ لائیں گے۔

انذار کن لوگوں کیلئے کارآمد ہے

کیونکہ) آپ صرف اس کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت کی پیروی کرے اور خدا سے بن دیکھے ڈرے (نہ کہ اس کو جس میں یہ باتیں نہ ہوں جیسے یہ مشرکین) سو آپ (ان کی فکر چھوڑیئے اور) اس کو مغفرت اور عمدہ صلہ کی بشارت دیجئے (جو کہ اس کو قیامت میں ملے گا کیونکہ) یقیناً ہم مردوں کو زندہ کرینگے۔ اور اب ہم ان کے وہ افعال جو وہ (اپنی حیات میں) آگے پہنچ چکے ہیں اور وہ آثار بھی جو وہ (مرنے کے بعد) اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں لکھ رہے ہیں اور (اس کے علاوہ) ہر چیز کو ہم نے (پیشتر سے) ایک واضح کتاب (لوح محفوظ) میں ضبط کر رکھا ہے (پس ہم قیامت میں ان کا محاسبہ کرینگے اور ان کے اعمال کے موافق ان کو جزا و سزا دیں گے)۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝١٣ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ
فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝١٤ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ
وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۝١٥ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ
لَمُرْسَلُوْنَ ۝١٦ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝١٧ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا
لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١٨ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ

بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

ترجمہ: اور آپ ان کے ایک قصہ یعنی ایک بستی والوں کا قصہ اس وقت بیان کیجئے جبکہ اس بستی میں کئی رسول آئے یعنی جبکہ ہم نے ان کے پاس (اول) دو کو بھیجا سو ان لوگوں نے (اول) دونوں کو جھوٹا بتلایا پھر تیسرے (رسول) سے تائید کی سو ان تینوں نے کہا کہ ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں ان لوگوں نے کہا کہ تم تو ہماری طرح محض معمولی آدمی ہو اور خدائے رحمٰن نے (تو) کوئی چیز نازل (ہی) نہیں کی تم نرا جھوٹ بولتے ہو ان رسولوں نے کہا ہمارا پروردگار علیم ہے کہ بے شک ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں اور ہمارے ذمہ تو صرف واضح طور پر حکم کا پہنچا دینا تھا وہ یوں کہنے لگے کہ ہم تو تم کو منحوس سمجھتے ہیں اگر تم باز نہ آئے تو ہم پتھروں سے تمہارا کام تمام کر دیں گے اور تم کو ہماری طرف سے سخت تکلیف پہنچے گی ان رسولوں نے کہا کہ تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے کیا اس کو نحوست سمجھتے ہو کہ تم کو نصیحت کی جاوے بلکہ تم (خود) حد (عقل و شرع) سے نکل جانے والے لوگ ہو اور ایک شخص (مسلمان) اس شہر کے کسی دور مقام سے دوڑتا ہوا آیا (اور) کہنے لگا کہ اے میری قوم ان رسولوں کی راہ پر چلو ایسے لوگوں کی راہ پر چلو جو تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ خود راہ راست پر بھی ہیں۔

تفسیر: ایک بستی والے کا قصہ: اور آپ ان (مکذبین) کے سامنے ایک بستی والوں کا قصہ بیان کیجئے جبکہ ان کے پاس پیغامبر آئے تھے (تاکہ وہ اس سے عبرت حاصل کریں وہ قصہ یہ ہے کہ) جس وقت ہم نے ان کے پاس دو آدمی بھیجے جس پر انہوں نے ان کو جھٹلایا اس پر ہم نے ان کو تیسرے سے قوت پہنچائی جس پر انہوں نے (نبیوں نے) کہا کہ ہم یقیناً تمہاری طرف (خدا کے) بھیجے ہوئے ہیں اس وقت انہوں نے کہا کہ تم صرف ہم جیسے آدمی ہو (اور رسول نہیں ہو) اور خدا نے کوئی چیز نازل نہیں کی تم محض جھوٹ بولتے ہو (اس کے جواب میں) انہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خوب جانتا ہے (کہ ہم جھوٹے نہیں ہیں) ہم یقیناً تمہاری طرف (خدا کے) بھیجے ہوئے ہیں اور ہمارے ذمہ صرف صاف پیغام پہنچا دینا ہے (سو ہم اپنا فرض ادا کر چکے اب تمہیں اختیار ہے خواہ مانو یا نہ مانو اس کے جواب میں) انہوں نے کہا کہ ہم تمہیں اپنے لئے منحوس سمجھتے ہیں (تم قوم میں تفریق پیدا کرتے ہو جس کے نتائج خراب ہیں) اب اگر تم باز نہ آؤ گے تو ہم تمہیں سنگسار کر دینگے اور تمہیں ہماری جانب سے بہت تکلیف دہ سزا ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ تمہاری نحوست خود تمہارے ساتھ ہے (کیونکہ ہماری رسالت کا منشاء بھی تمہاری بداعمالیاں ہیں اور اس کے بعد جو برے نتائج اس پر مرتب ہوں ان کے ذمہ دار بھی تمہاری بداعمالیاں ہیں) کیا (یہ دھمکی تم اسلئے دیتے ہو کہ) تم کو نصیحت کی گئی (بڑی بے وقوفی کی بات ہے کیا نصیحت کا کیا صلہ ہے تمہاری صرف ایک یہی تعدی نہیں) بلکہ تم تعدی پیشہ لوگ ہو۔

ایک شخص کی اچھی نصیحت

اور (اسی سلسلہ میں) ایک شخص (ایک مرتبہ) شہر کی کسی دور جگہ سے دوڑتا ہوا آیا اس نے کہا کہ اے میری قوم (یہ خدا کی فرستادے ہیں) تم ان فرستادوں کی پیروی کرو تم ان لوگوں کی پیروی کرو جو تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ راہ راست پر ہیں (تم انہیں غلطی پر نہ بتلاتا)۔

وَمَا لِيَ لَآ أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۲۲﴾ ءَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً إِن يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّي شَفَٰعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَلَا يُنقِذُونِ ﴿۲۳﴾ إِنِّيٓ إِذًا لَّفِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿۲۴﴾ إِنِّيٓ ءَامَنتُ بِرَبِّكُمْ فَٱسْمَعُونِ ﴿۲۵﴾ قِيلَ ٱدْخُلِ ٱلْجَنَّةَ ۖ قَالَ يَٰلَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ ٱلْمُكْرَمِينَ ﴿۲۷﴾ وَمَآ أَنزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِۦ مِنۢ بَعْدِهِۦ مِن جُندٍ مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنزِلِينَ ﴿۲۸﴾ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَٰحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَٰمِدُونَ ﴿۲۹﴾ يَٰحَسْرَةً عَلَى ٱلْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا۟ بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۳۰﴾ أَلَمْ يَرَوْا۟ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ ٱلْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿۳۱﴾ وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿۳۲﴾

ترجمہ: اور میرے پاس کون سا عذر ہے کہ میں اس (معبود) کی عبادت نہ کروں جس نے مجھ کو پیدا کیا اور تم سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے کیا میں خدا کو چھوڑ کر اور ایسے ایسے معبود قرار دے لوں کہ اگر خدائے رحمٰن مجھ کو کچھ تکلیف پہنچانا چاہے تو نہ ان معبودوں کی سفارش میرے کام آوے اور نہ وہ مجھ کو چھڑا سکیں اگر میں ایسا کروں تو صریح گمراہی میں جا پڑا میں تو تمہارے پروردگار پر ایمان لا چکا سو تم (بھی) میری بات سن لو ارشاد ہوا کہ جا جنت میں داخل ہو کہنے لگا کہ کاش میری قوم کو یہ بات معلوم ہو جاتی کہ میرے پروردگار نے مجھ کو بخش دیا اور مجھ کو عزت داروں میں شامل کر دیا اور ہم نے اس (شہید) کی قوم پر اس کے بعد کوئی لشکر (فرشتوں کا) آسمان سے نہیں اتارا اور نہ ہم کو اتارنے کی ضرورت تھی وہ سزا بس ایک آواز سخت تھی اور وہ سب اسی دم (اس سے) بجھ کر (یعنی مر کر) رہ گئے افسوس (ایسے) بندوں کے حال پر کبھی ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا جس کی انہوں نے ہنسی نہ اڑائی ہو۔ کیا ان لوگوں نے اس پر نظر نہیں کی کہ ہم ان سے پہلے بہت سی امتیں غارت کر چکے کہ وہ (پھر) ان کی طرف (دنیا میں) لوٹ کر نہیں آتے اور ان سب میں کوئی ایسا نہیں جو مجموعی طور پر ہمارے روبرو حاضر نہ کیا جاوے

ایک شخص کی اچھی نصیحت (بسلسلہ سابق)

تفسیر: اور (میری اس تقریر سے تم میری نسبت بھی یہی کہو گے کہ اس نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا۔ مگر میں اس میں معذور ہوں۔ کیونکہ) میرے لئے کون سی وجہ ہے کہ میں اس کی پرستش نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا۔ اور ان کی پرستش کروں جنہوں نے مجھے پیدا نہیں کیا) اور (تم کو واضح ہو کہ) تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے (چنانچہ وہ تمہیں تمہارے اعمال کی سزا دے گا۔ تم سوچو تو سہی) کیا میں خدا کے سوا ایسے معبود بناؤں کہ اگر خدا مجھے کسی قسم کی تکلیف دینا چاہے تو ان کی سفارش میرے کسی کام نہ آئے۔ اور وہ مجھے چھڑا نہ سکیں (اگر میں ایسا کروں) تب تو یقیناً میں کھلی غلطی میں ہوں گا۔ الغرض میں تمہارے پروردگار پر ایمان لے آیا ہوں۔ لہٰذا تم میری بات سنو (اور میرا کہنا مانو۔

اس پر انہوں نے اسے مار ڈالا۔ اس کے مرتے ہی) اس سے کہا گیا کہ تم جنت میں جاؤ (اور اس کی سیر کرو، کھاؤ، پیو۔ لیکن وہ ابھی تم کو رہنے کیلئے نہ دی جائے گی اور رہنے کیلئے قیامت میں حساب کتاب کے بعد دیجائے گی اس پر وہ جنت میں گیا اور وہاں کی حالت دیکھ کر) اس نے کہا کہ اے کاش میری قوم کو معلوم ہو جائے کہ خدا نے مجھے بخش دیا۔ اور میری عزت افزائی فرمائی۔ خیر وہ شخص شہید کر دیا گیا)۔

قوم کا حال: اور اس کے بعد اس کی قوم پر ہم نے کوئی لشکر نہیں اتارا۔ اور (اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ کسی نے ہمیں ایسا کرنے سے روک دیا ہو بلکہ) ہم خود اتارنے والے نہ تھے (بلکہ) فقط ایک چیخ تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یکایک وہ بالکل ٹھنڈے (اور مردہ) ہیں۔ ہائے رے افسوس بندوں کی حالت پر کہ ان کے پاس جو رسول بھی آتا ہے وہ اس کے ساتھ تمسخر ہی کرتے ہیں (چنانچہ مشرکین مکہ کا بھی یہی حال ہے) کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی امتوں کو غارت کر دیا ہے کہ اب وہ ان کے پاس لوٹ کر نہ آئیں گی (ان کو ضرور اس پر نظر کرنی چاہیے) اور (ان کو واضح رہے کہ) سب ایک ایسا مجموعہ[1] ہیں جو کہ ہمارے حضور میں ضرور حاضر کیا جائے گا۔

خیر ایک نشانی تو ان کیلئے اہلاک قرون اولیٰ تھی۔

وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا
جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿٣٤﴾ لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ وَمَا
عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٥﴾ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ
وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ ﴿٣٧﴾
وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ
كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ
وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾ وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿٤١﴾ وَخَلَقْنَا
لَهُم مِّن مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنقَذُونَ ﴿٤٣﴾ إِلَّا رَحْمَةً
مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٤٤﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُونَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا قِيلَ
لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ

---

[1] الجمیع موصوف ولدینا محضرون صفۃ و کلمۃ ان نافیۃ و لفظہ لما حرف استثناء یعنی الا کمافی الرضی ۱۲

اَطۡعَمَہٗۤ ۖ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۴۷﴾ وَ یَقُوۡلُوۡنَ مَتٰی ہٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۴۸﴾
مَا یَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا صَیۡحَۃً وَّاحِدَۃً تَاۡخُذُہُمۡ وَ ہُمۡ یَخِصِّمُوۡنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ تَوۡصِیَۃً وَّ لَاۤ
اِلٰۤی اَہۡلِہِمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۵۰﴾

ترجمہ: اورایک نشانی ان لوگوں کے لئے مردہ زمین ہے ہم نے اس کو (بارش سے) زندہ کیا اور ہم نے اس سے غلے نکالے سوان میں سے لوگ کھاتے ہیں اور (تیر) ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ لگائے اور (نیز) اس میں چشمے جاری کئے تا کہ لوگ باغ کے پھلوں میں سے کھائیں اور اس (پھل اور غلہ) کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا ا) سو کیا شکر نہیں کرتے وہ پاک ذات ہے جس نے تمام مقابل قسموں کو پیدا کیا نباتات زمین کے قبیل سے بھی اور (خود) ان آدمیوں میں سے بھی اور ان چیزوں میں سے بھی جن کو (عام لوگ) نہیں جانتے اور ایک نشانی ان لوگوں کے لئے رات ہے کہ ہم اس (رات) پر سے دن کو اتار لیتے ہیں سو یکا یک (وہ لوگ) اندھیرے میں رہ جاتے ہیں اور (ایک نشانی) آفتاب (ہے کہ وہ) اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا رہتا ہے یہ اندازہ باندھا ہوا ہے (اس خدا) کا جو زبردست علم والا ہے اور چاند کے لئے منزلیں مقرر کی ہیں یہاں تک کہ ایسا رہ جاتا ہے جیسے کھجور کی پرانی ٹہنی نہ آفتاب کی مجال ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے اور دونوں ایک ایک دائرے میں تیر رہے ہیں اور ایک نشانی ان کے لئے یہ ہے کہ ہم نے ان کی اولاد کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا اور ہم نے ان کے لئے کشتی ہی جیسی ایسی چیزیں پیدا کیں جن پر یہ لوگ سوار ہوتے ہیں اور اگر ہم چاہیں تو ان کو غرق کر دیں پھر نہ تو کوئی ان کا فریادرس ہوا ورنہ یہ خلاصی دیے جاویں مگر یہ ہماری ہی مہربانی ہے اور ان کو ایک وقت معین تک فائدہ دینا (منظور) ہے اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ تم لوگ اس عذاب سے ڈرو جو تمہارے سامنے ہے اور جو تمہارے (مرنے) پیچھے ہے تا کہ تم پر رحمت کی جاوے تو وہ اصلاً پرواہ نہیں کرتے اور ان کے رب کی آیتوں میں سے کوئی آیت بھی ان کے پاس ایسی نہیں آتی جس سے وہ سرتابی نہ کرتے ہوں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ تم کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرو تو یہ کفار (ان) مسلمانوں سے یوں کہتے ہیں کہ کیا ہم ایسے لوگوں کو کھانے کو دیں جن کو اگر خدا چاہے تو (بہتیرا کچھ) کھانے کو دے دے تم نری صریح غلطی میں (پڑے) ہو اور یہ لوگ (بطور انکار) کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو یہ لوگ بس ایک سخت آواز کے منتظر ہیں جو ان کو آ پکڑے گی اور وہ سب باہم لڑ جھگڑ رہے ہوں گے سو نہ تو وصیت کرنے کی فرصت ہوگی اور نہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر جا سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی نشانیاں، پھول پھل اور چشمے

تفسیر: اور ایک نشانی ان کیلئے مردہ زمین ہے کہ ہم نے اسے زندہ کیا اور اس سے غلہ نکالا۔ چنانچہ وہ اس میں سے کھاتے ہیں۔

اور ہم نے اس سے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کئے اور ہم نے اس میں چشمے نکالے تا کہ وہ اسکے پھل کھائیں اور اس کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا۔ بس (جبکہ ہم نے اپنی قدرت کاملہ سے ان پر یہ انعام کیا تو) کیا وہ شکر نہیں کرتے (کہ وہ اس سے ہمارے تفرد پر استدلال کر کے اور ہم کو اپنا منعم جان کر صرف ہماری پرستش کریں اور شرک سے توبہ کریں ان کو ضرور ایسا کرنا چاہیے۔ کیونکہ) پاک ہے (شرک اور جملہ نقائص سے) وہ ذات جس نے تمام جوڑوں کو پیدا کیا۔ زمین کی اگائی ہوئی چیزوں میں سے بھی اور خود ان میں سے بھی اور ان چیزوں میں سے بھی جن کو وہ نہیں جانتے (اور دلیل منزہ کی خود یہ تفرد فی الخلق ہے۔ کیونکہ یہ حقیقت اس کے سوا کسی کیلئے ثابت نہیں بلکہ اور سب اس کے مخلوق اس کے مملوک اس کے محکوم اس کے محتاج ہیں)۔

رات دن: اور ایک نشانی ان کیلئے رات ہے کہ اس پر سے ہم دن کو اتار لیتے ہیں جس پر وہ دفعۃً (روشنی سے) اندھیرے میں آجاتے ہیں۔ اور آفتاب اپنے ٹھکانے (پر پہنچنے) کیلئے برابر چلتا رہتا ہے یہ تجویز ہے اس زبردست اور بڑے جاننے والے کی (اس لئے اس کے خلاف نہیں ہوسکتا۔ اور یہ نشانی ہے ان کیلئے اس کے تفرد پر) اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کر رکھی ہیں (چنانچہ وہ ان کو برابر طے کرتا رہتا ہے) یہاں تک کہ وہ دوبارہ کھجور کی پرانی شاخ کی مانند (پتلا اور مڑا ہوا) ہو جاتا ہے (یہ انتظام بھی ان کیلئے ایک نشانی ہے اس کے تفرد پر) نیز نہ آفتاب کی مجال ہے کہ وہ چاند کو پکڑ لے (کیونکہ آفتاب بہ نسبت چاند کے بطی السیر ہے۔ اور چاند سریع السیر۔ اس لئے ان میں جو مقابلہ ہوتا ہے تو وہ چاند کے پکڑنے سے ہوتا ہے نہ کہ آفتاب کے پکڑنے سے) اور نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے اور (چاند اور سورج) ہر ایک ایک خاص دائرے میں تیرتے ہیں (یہ بھی ان کیلئے اس کے کمال قدرت اور تفرد پر ایک نشانی ہے)۔

پانی پر کشتی کی آمد و رفت

اور ایک نشانی ان کیلئے یہ ہے کہ ہم نے ان کی اولاد کو (جن کو یہ لوگ تجارت کیلئے دوسرے ممالک میں دریا کے رستہ سے بھیجتے ہیں) بھرے ہوئے کشتی میں لاد کر لیجاتے ہیں۔ حالانکہ اگر ہم چاہیں تو انہیں ڈبو دیں اور نہ ان کا کوئی فریاد رس ہو۔ اور نہ ان کو کوئی بچا سکے بجز ہماری رحمت اور ان کو ایک وقت تک نفع پہنچانے کے (کہ یہ ان کو بچا سکتے ہیں اور بچا رہے ہیں۔ الغرض ان کیلئے یہ نشانیاں ہیں جو ان کو ہمارے تفرد اور وجوب طاعت کی طرف رہنمائی کرتی ہیں)۔

عذاب سے بچنے کی تاکید پر جواب

اور (باوجود اس کے ان کی یہ حالت ہے کہ) جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم اس (عذاب) سے بچو۔ جو تمہارے آگے اور تمہارے پیچھے ہے۔ (یعنی تم کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور جس سے تم نہ آگے بھاگ کر بچ سکتے ہو اور نہ پیچھے بھاگ کر) کیا بعید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے (اور تم اس بلا سے نجات پا جاؤ۔ تو وہ اس کو نہیں مانتے اور برابر اپنے کفر پر اصرار کئے جاتے ہیں) اور (ایک یہ ہی کیا بلکہ خدا کے احکام میں سے جو کوئی حکم بھی ان کے پاس آتا ہے وہ اس سے روگردانی ہی کرتے ہیں۔

خرچ کرنے کا حکم اور اس کا جواب

اور (یہ حماقت ان کی خصوصیت سے قابل ذکر ہے کہ) جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو خدا نے تم کو دیا ہے تم اس میں سے (اس کی راہ

میں خرچ کرو۔ تو یہ کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ کیا ہم اس کو کھلائیں جس کو خدا چاہتا تو کھلا سکتا تھا (یعنی خدا تو اس کو بھوکا رکھنا چاہتا ہے اور ہم اس کا پیٹ بھریں۔ یہ تو خدا کا مقابلہ ہے۔ پھر کیا تم ہم سے خدا کا مقابلہ کراتے ہو لہٰذا) تم نری غلطی میں (مبتلا) ہو (یہ ان کا جواب ہے اور اس کا حماقت ہونا ظاہر ہے۔ کیونکہ اگر یہ اصول صحیح ہے تو اس سے اپنے اور اپنے متعلقین کے مقابلہ میں کیوں نہیں کام لیا جاتا۔ مثلاً اگر تمہارا کوئی بچہ بھوکا ہو تو اسے کھانا کیوں دیتے ہو۔ اور وہاں کیوں نہیں کہتے۔ **انطعم من لویشآء اللہ اطعمہ** اگر وہ بیمار ہو تو اس کا علاج کیوں کرتے ہو۔ اور وہاں کیوں نہیں کہتے۔ **انداوی من لویشاء اللہ شفاہ** الی غیر ذلک۔

عذاب کیلئے جلدی: اور (ایک شرارت ان کی یہ ہے کہ) وہ (تعنتا) کہتے ہیں کہ یہ وعدہ (عذاب) کب ہوگا اگر تم سچے ہو (حالانکہ اس پر بارہا دلائل قائم ہو چکے ہیں۔ اور طرح طرح سے ان کو سمجھایا گیا ہے کہ عذاب کوئی ناممکن چیز نہیں ہے۔ جس کا انکار کیا جائے پس اب معاملہ دلیل کی حد سے گزر گیا ہے اور) اب وہ صرف ایک چیخ کے منتظر ہیں جو ان کو ایسی حالت میں آ پکڑے کہ وہ جھگڑ رہے ہوں۔ جس پر وہ نہ کوئی وصیت کر سکیں اور نہ وہ اپنے گھر کو واپس جا سکیں (الغرض اب انہیں عملی جواب کی ضرورت ہے۔ اور صرف دلائل ان کیلئے کافی نہیں ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا جائے گا۔ اور اول مرتبہ صور پھونک کر سب کو ہلاک کر دیا جائے گا)۔

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ﴿٥١﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٢﴾ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٤﴾ إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُم مَّا يَدَّعُونَ ﴿٥٧﴾ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٩﴾ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٦٠﴾ وَأَنِ اعْبُدُونِي ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ﴿٦٢﴾ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٦٣﴾ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٦٤﴾ الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ﴿٦٧﴾

ترجمہ: اور (پھر دوبارہ صور) پھونکا جاوے گا سو وہ سب یکا یک قبروں سے (نکل نکل) کر اپنے رب کی طرف جلدی جلدی چلنے لگیں گے کہیں گے کہ ہائے ہماری کم بختی ہم کو قبروں سے کس نے اٹھایا دیا یہ وہی (قیامت) ہے جس کا رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبر سچ کہتے تھے وہ بس ایک زور کی آواز ہوگی جس سے یکا یک سب جمع ہو کر ہمارے پاس حاضر کر دیے جاویں گے پھر اس دن کسی شخص پر ذرا ظلم نہ ہوگا اور تم کو بس انہیں کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم کیا کرتے تھے اہل جنت بے شک اس روز اپنے مشغلوں میں خوش دل ہوں گے وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں مسہریوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے ان کے لئے وہاں ہر طرح کے میوے ہوں گے اور جو کچھ مانگیں گے ان کو ملے گا ان کو پروردگار مہربان کی طرف سے سلام فرمایا جاوے گا اور اے مجرمو آج (اہل ایمان سے) الگ ہو جاؤ اے اولاد آدم کیا میں نے تم کو تاکید نہیں کر دی تھی کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا صریح دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھی رستہ ہے اور وہ (شیطان) تم میں ایک کثیر مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے سو کیا تم نہیں سمجھتے یہ جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جایا کرتا تھا آج اپنے کفر کے بدلہ میں اس میں داخل ہو آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور ان کے پاؤں شہادت دیں گے جو کچھ یہ لوگ کیا کرتے تھے اور اگر ہم چاہتے تو (دنیا ہی میں) ان کی آنکھوں کو ملیا میٹ کر دیتے پھر یہ رستہ کی طرف دوڑتے پھرتے سو ان کو کہاں نظر آتا اور اگر ہم چاہتے تو ان کی صورتیں بدل ڈالتے اس حالت سے کہ یہ جہاں ہیں وہیں رہ جاتے جس سے یہ لوگ نہ آگے چل سکتے اور نہ پیچھے کی طرف لوٹ سکتے۔

دوسرا نفخ صور اور مُردوں کی زندگی

تفسیر: اور (اس کے بعد دوبارہ) صور پھونکا جائے گا جس پر یکا یک وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ اب وہ کہیں گے کہ ہائے رے ہماری کمبختی۔ ہمیں ہماری قبروں سے کس نے اٹھا دیا (بس جی) یہ وہی (قیامت) ہے جس کا ہم سے خدا نے وعدہ کیا تھا۔ اور واقعی پیغمبروں نے بالکل سچ کہا تھا (دیکھو وہ قیامت جس کا یہ لوگ اس شد و مد سے انکار کیا کرتے تھے۔ کیسے آسانی سے آگئی کہ) صرف ایک زور کی آواز تھی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب وہ ایک ایسا مجموعہ ہیں جو کہ ہمارے حضور میں حاضر کیا ہوا ہے سو آج کسی پر کوئی ظلم نہ کیا جائے گا اور نہ تم کو کچھ بدلہ دیا جائے گا۔ بجز اس کے جو تم کرتے رہے ہو۔

نیکوں کا بدلہ: آج جنتی لوگ اپنے کاموں میں لگے ہوئے اور خوش دل ہیں۔ وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں مسہریوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہیں۔ ان کیلئے اس میں میوے ہیں اور ان کیلئے وہ کل چیزیں ہیں جو وہ چاہتے ہیں انکو ان کے مہربان پروردگار کی طرف سے سلام کہا گیا ہے۔

مجرموں کو خطاب

اور اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ (کیونکہ تم کو دوزخ میں بھیجا جائے گا۔ یہ نتیجہ ہے تمہاری شیطان پرستی کا) اے اولاد آدم کیا میں نے تمہیں پیشتر ہی ہدایت نہ کر دی تھی کہ تم شیطان کی پرستش نہ کرنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور میری پرستش کرنا یہ سیدھا رستہ ہے۔ اور (باوجود ان ہدایات کے) اس نے تم میں سے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر دیا تو کیا تم سمجھتے نہ تھے (کہ باوجود میری ہدایت کے تم اس کے بہکائے

سلہ الجمع موصوف ولدینا محضرون صفتہ لہ وکلمۃ ان نافیۃ وکلمۃ لما حرف استثناء بمعنی الا کمانی الرضی ۱۲

میں آ گئے۔اب دیکھ لو) یہ وہ دوزخ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔آج تم اپنے کفر کے سبب اس میں داخل ہونا۔

منہ پر مہر اور ہاتھ پاؤں کی شہادت

آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے۔اور ہم سے ان کے ہاتھ گفتگو کریں گے (اور جو کام انہوں نے ان سے کئے ہیں وہ سب کہہ دینگے) اوران کے پاؤں ان کاموں کی شہادت دیں گے جو وہ کرتے رہے ہیں۔(یہ سزا تو ان کو قیامت میں ہوگی)۔اور (اس وقت بھی ہم سزا سے عاجز نہیں ہیں بلکہ) اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں پٹ کر دیتے۔جس پر وہ رستہ کو دوڑتے تو (وہ اسے نہ پا سکتے کیونکہ) انہیں دکھلائی کہاں دیتا ہے (جو انہیں رستہ مل سکے) اور اگر ہم چاہتے تو انہیں ان کی جگہ ہی پر مسخ کر دیتے۔پس نہ وہ (قبل از مسخ) آگے جا سکتے۔اور نہ پیچھے لوٹ سکتے (غرض کسی آفت سے بچنے کے جو دو طریق ہیں ایک آگے بڑھ جانا دوسرا پیچھے لوٹ جانا۔اس میں سے وہ کسی طریق سے نہ بچ سکتے)۔

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۖ أَفَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ ۚ
إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنذِرَ مَن كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٧٠﴾
أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ
فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُونَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوا
مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنصَرُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ مُّحْضَرُونَ ﴿٧٥﴾
فَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ
مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ
وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ الَّذِي جَعَلَ
لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾ أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُم ۚ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨١﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا
أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾

ترجمہ: اور ہم جس کی عمر زیادہ کر دیتے ہیں تو اس کو طبعی حالت میں الٹا کر دیتے ہیں سو کیا وہ لوگ نہیں سمجھتے اور ہم نے آپ کو شاعری کا علم نہیں دیا اور وہ آپ کے لئے شایان بھی نہیں وہ تو محض نصیحت (کا مضمون) اور ایک آسمانی کتاب ہے جو احکام ظاہر کرنے والی ہے تا کہ ایسے شخص کو ڈراوے جو زندہ ہو اور تا کہ کافروں پر (عذاب کی) حجت ثابت ہو جاوے کیا ان لوگوں نے اس پر نظر نہیں کی کہ ہم نے ان کے (نفع کے لئے) اپنے ہاتھ کی ساختہ چیزوں میں سے مواشی

پیدا کئے پھر یہ لوگ ان کے مالک بن رہے ہیں اور ہم نے ان مواشی کو ان کا تابع بنا دیا سو ان میں بعضے تو ان کی سواریاں ہیں اور بعض کو وہ کھاتے ہیں اور ان میں ان لوگوں کے لئے اور بھی نفعے ہیں اور پینے کی چیزیں بھی ہیں (یعنی دودھ) سو کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے اور انہوں نے خدا کے سوا اور معبود قرار دے رکھے ہیں اس امید پر کہ ان کو مدد ملے (لیکن) وہ ان کی کچھ مدد کر ہی نہیں سکتے اور وہ ان لوگوں کے حق میں ایک فریق (مخالف) ہو جاویں گے جو حاضر کئے جاویں گے تو ان لوگوں کی باتیں آپ کے لئے آزردگی کا باعث نہ ہونا چاہئے بیشک ہم سب جانتے ہیں جو کچھ وہ دل میں رکھتے ہیں اور جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں کیا آدمی کو یہ معلوم نہیں کہ ہم نے اس کو نطفہ سے پیدا کیا سو وہ علانیہ اعتراض کرنے لگا اور اس نے ہماری شان میں ایک عجیب مضمون بیان کیا اور اپنی اصل کو بھول گیا کہتا ہے کہ ہڈیوں کو (خصوص) جبکہ وہ بوسیدہ ہو گئی ہوں کون زندہ کرے گا آپ جواب دے دیجئے کہ ان کو وہ زندہ کرے گا جس نے اول بار میں ان کو پیدا کیا ہے اور وہ سب طرح کا پیدا کرنا جانتا ہے وہ ایسا قادر ہے کہ بعض ہرے درخت سے تمہارے لئے آگ پیدا کر دیتا ہے پھر تم اس سے اور آگ سلگا لیتے ہو اور جس نے آسمان اور زمین پیدا کیے ہیں کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ ان جیسے آدمیوں کو دوبارہ پیدا کر دے ضرور وہ قادر ہے اور وہ بڑا پیدا کرنے والا خوب جاننے والا ہے جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو بس اس کا تو یہ معمول ہے کہ اس چیز کو کہتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے تو اس کی پاک ذات ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا پورا اختیار ہے اور تم سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔

تفسیر: بڑھاپے سے سبق: اور جس کو ہم عمر دیتے ہیں۔ ایسی پیدائش میں الٹا کر دیتے ہیں (حتیٰ کہ نہ ان کے حواس قائم رہتے ہیں، نہ قوت، نہ رنگ روغن وغیرہ۔ یہ کھلا نمونہ ہے طمس ومسخ کا اس لئے ان کو اس کے انکار کی گنجائش نہیں) تو کیا وہ اب بھی نہیں سمجھتے (اور سزاؤں کے خیال سے بھی اپنی معصیت سے باز نہیں آتے)۔

قرآن کے متعلق کافروں کا غلط خیال

اور (قرآن کی نسبت ان کا یہ خیال کہ وہ شعر ہے (یعنی تخیل محض ہے بالکل غلط ہے کیونکہ) ہم نے اس (رسول) کو نہ شعر سکھایا ہے اور نہ وہ اس کیلئے زیبا ہے کیونکہ شاعری کا تمام تر بنی جھوٹ پر ہے۔ اور جھوٹ کسی طرح رسول کے شایاں نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہ شعر نہیں ہے بلکہ) وہ صرف نصیحت اور واضح قرآن ہے (جو کہ ان پر خدا کی طرف سے اس لئے نازل کی گئی ہے) تا کہ وہ اس کو خطرہ سے مطلع کریں۔ جو زندہ (اور زندوں کی طرح عقل وفہم تذکر واتعاظ اپنے اندر رکھنے والا ہو) یہود اور کافروں پر (جو کہ مردہ اور اوصاف مذکورہ سے عاری ہیں حجت تمام ہو کر) بات پوری ہو جائے۔

مویشی کی پیدائش اور اس سے سبق کی ضرورت

اور (یہ لوگ جو کفر کرتے ہیں تو) کیا انہوں نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ ہم نے ان کیلئے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں میں سے مویشی پیدا کئے۔ جس پر اب وہ ان کے مالک ہیں۔ اور ہم نے ان کیلئے ان کو مسخر کر دیا۔ چنانچہ اب کچھ ان میں ان کی سواری ہیں۔ اور کچھ کو وہ کھاتے ہیں اور ان کیلئے ان میں دوسری قسم کے منافع اور پینے کی چیزیں بھی ہیں۔ تو کیا وہ (ان باتوں کو دیکھ کر بھی) شکر نہیں کرتے۔ اور انہوں نے خدا کے سوا دوسرے معبود بنا رکھے ہیں۔ بدیں توقع کہ ان کی مدد کی جائے گی مگر ان کی یہ توقع محض غلط ہے۔ اور) وہ ان کی کچھ بھی مدد نہیں کر سکتے۔ اور (بجائے مدد کے) وہ ان کی ایسی فوج ہوں گی۔ جو (حق تعالیٰ کے سامنے بغرض جوابدہی) حاضر کی گئی ہوگی۔

(چنانچہ وہ اپنے جواب میں ان سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کریں گے۔ اور خود ان کو مجرم بنادیں گے) پس (اے رسول جبکہ ان کی نافہمی اور کجروی کی یہ حالت ہے تو) آپ ان کی بات سے رنجیدہ نہ ہو جائے۔ (ہم ان کو خود سمجھ لیں گے کیونکہ) ہم ان باتوں کو بھی جانتے ہیں جن کو یہ چھپاتے ہیں۔ اور ان کو بھی جنکو یہ ظاہر کرتے ہیں (اور اس لئے ان کا کوئی فعل ہم سے مخفی نہیں ہے)۔

انسان کی پیدائش اور پھر ہٹ دھرمی

اور کیا آدمی نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا (جس کا مقتضا یہ تھا کہ وہ ہماری کمال قدرت کا اعتراف کرتا۔ ہم کو اپنا (خالق و منعم جانتا، ہمارے سامنے سرخم کرتا) اس پر (برخلاف مقتضائے مذکور کے) وہ یکا یک (ہمارا) کھلا ہوا مقابل ہے (چنانچہ وہ کھلم کھلا ہماری تکذیب کرتا اور ہماری قدرت کا (انکار کرتا ہے) اور اس نے (عجز کے ساتھ ہماری حالت بیان کی۔ اور (بیان کرتے وقت) اپنی پیدائش کو بالکل بھول گیا چنانچہ اس نے کہا کہ ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا۔ بحالیکہ وہ بوسیدہ ہوں گی (یعنی کوئی نہیں کرسکتا۔ اس میں اس نے صراحۃً عین عجز کے ساتھ موصوف کیا ہے۔ اے رسول) آپ (اس کے جواب میں) کہہ دیجئے کہ انہیں وہی زندہ کرے گا جس نے انہیں اول مرتبہ پیدا کیا تھا۔ اور وہ ہر پیدائش کو بخوبی جاننے والا ہے۔ (اس لئے نہ اسے اول مرتبہ پیدا کرنا دشوار ہے اور نہ دوبارہ)۔

سبز درخت سے آگ کی پیدائش: یعنی وہ (پیدا کرے گا) جس نے تمہارے لئے ہر درخت سے آگ بنائی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب تم اس (درخت) سے یکا یک آگ جلا لیتے ہو (پس جس کو ہرے درخت سے آگ پیدا کرنا مشکل نہیں ہے اسے بوسیدہ ہڈی سے آدمی پیدا کرنا کیا مشکل ہے) اور (تم ذرا سوچو تو سہی) کیا جس خدا نے آسمان و زمین پیدا کئے وہ اس پر قادر نہیں کہ ان کفار جیسے (کہ ہر آدمی) پیدا کردے۔ کیوں نہیں (وہ ضرور اس پر قادر ہے۔ اور وہ بڑا پیدا کرنے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔

چیزوں کی پیدائش صرف حکم سے

(پیدائش کے باب میں) اس کا کام ضرور یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کو (پیدا کرنا) چاہے تو کہہ دے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے (مطلب یہ کہ وہاں صرف ارادہ کی دیر ہے اور بعد ارادہ کے پیدا ہو جانے میں دیر نہیں ہوتی۔ اور یہ مطلب نہیں کہ وہاں حقیقۃً خطاب کُن ہوتا ہے۔ تاکہ یہ شبہ ہو کہ یہ خطاب معدوم ہے لیکن اگر اس کو بھی تسلیم کر لیا جائے کہ وہاں حقیقۃً خطاب کُن ہوتا ہے تب بھی کوئی اشکال نہیں۔ کیونکہ اول تو یہ خطاب تکلیفی نہیں جس کیلئے ضرورت ہو۔ مخاطب فہیم کی بلکہ یہ خطاب تسخیری ہے۔ جس کیلئے ضرورت وجود مخاطب و فہم خطاب مسلم نہیں۔ اور ثانیاً اگر کسی درجہ میں ضرورت تسلیم بھی کی جائے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کا مخاطب وہی ہے جو اس خطاب سے موجود ہوا ہے کیونکہ اس خطاب میں اور اس مخاطب میں صرف تقدم و تاخر ذاتی ہے نہ کہ زمانی۔ اس لئے یہ تقدم و تاخر مانع خطاب نہیں۔ فافہم[1]۔ پس (جبکہ واقعات سے منکرین کا استبعاد دور ہو گیا تو ثابت ہوا کہ) پاک ہے (عجز سے) وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا پورا اختیار ہے (لہٰذا تم کو چاہیے کہ انکار سے باز آؤ) اور (یاد رکھو کہ) تم کو اسی کی طرف واپس کیا جائے گا (اور وہ تم کو تمہارے اعمال کی جزا و سزا دے گا۔ پس تم کو ایسے کاموں سے پوری احتیاط چاہیے۔ جن پر تم مستحق سزا ہو۔

---

[1] اشارة الى انه نظير لما اجاب الفلاسفه عن الشبهة الواردة على تاثير العلة حق المعلول بل هو فى الوجود او فى العدم على الاول هو يحصل الحاصل والثانى باطل لانه لامعنى للتاثير فى المعدوم وتقرير الجواب انا مختار ان التاثير فى الموجود لكن لا فى موجود بتاثير آخر حتى يلزم تحصيل الى حل بل فى الموجود بهذا التاثير ۱۲

سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ مِائَۃٌ وَّاثْنَتَانِ وَّ ثَمَانُوْنَ اٰیَۃً وَّ خَمْسُ رُکُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿۲﴾ فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَکُمْ لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿۵﴾ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ ۨالْکَوَاکِبِ ﴿۶﴾ وَحِفْظًا مِّنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿۷﴾ لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿۹﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَیَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا ذُکِّرُوْا لَا یَذْکُرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا رَاَوْا اٰیَةً یَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ یَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا یٰوَیْلَنَا هٰذَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِیْ کُنْتُمْ بِهٖ تُکَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾

ترجمہ: سورہ صٰفّت مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والے ہیں۔ قسم ہے ان فرشتوں کی جو صف باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں پھر ان فرشتوں کی جو بندش کرنے والے ہیں پھر ان فرشتوں کی جو ذکر کی تلاوت کرنے والے ہیں کہ تمہارا معبود برحق ایک ہے وہ پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اور پروردگار ہے طلوع کرنے کے مواقع کا ہم ہی نے رونق دی ہے اس طرف والے آسمان کو ایک عجیب آرائش یعنی ستاروں کے ساتھ اور حفاظت بھی کی ہے ہر شریر شیطان سے۔ وہ شیاطین عالم بالا کی طرف کان بھی نہیں لگا سکتے اور وہ ہر طرف سے مار کر دھکے دے دیئے جاتے ہیں اور ان کے لئے دائمی عذاب ہوگا مگر جو شیطان کچھ خبر لے ہی بھاگے تو ایک دہکتا ہوا شعلہ اس کے پیچھے لگ لیتا ہے تو آپ ان سے پوچھیے کہ یہ لوگ بناوٹ میں زیادہ سخت ہیں یا ہماری پیدا کی ہوئی یہ چیزیں کیونکہ ہم نے ان لوگوں کو چپکتی مٹی سے پیدا کیا ہے بلکہ آپ تو تعجب کرتے ہیں اور یہ لوگ تمسخر کرتے ہیں اور جب ان کو سمجھایا جاتا ہے تو یہ نہیں سمجھتے اور جب یہ کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو (خود) اس کی ہنسی اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو

صریح جادو ہے (کیونکہ) بھلا جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہو گئے تو کیا ہم (پھر) زندہ کئے جاویں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی۔ آپ کہہ دیجئے کہ ہاں (ضرور زندہ ہو گے) اور تم ذلیل بھی ہو گے پس قیامت تو بس ایک للکار ہو گی (یعنی نفخہ ثانیہ) سو سب یکایک دیکھنے بھاگنے لگیں گے اور کہیں گے ہائے ہماری کم بختی یہ تو وہی روز جزا (معلوم ہوتا) ہے (ارشاد ہوگا کہ ہاں یہ وہی فیصلہ کا دن ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل

تفسیر: (اے لوگو!) قسم ہے ان (فرشتوں کی) جو صف بستہ ہیں اور (قسم ہے) ان (فرشتوں) کی جو ذکر الٰہی کی تلاوت کرنے والے ہیں بلا شبہ تمہارا معبود ایک ہے۔ یعنی وہ جو مالک ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ان کے درمیان کی چیزوں کا اور مالک ہے جملہ مشارق کا (اور جو معبود تم نے تراش رکھے ہیں وہ در حقیقت معبود نہیں ہیں۔ پس تم ان سب کو چھوڑ کر خدائے واحد کی پرستش کرو دیکھو) ہم نے (تم سے) قریب والے آسمان کو ایک خاص زینت یعنی ستاروں کے ساتھ آراستہ کیا ہے (اس کو خوشنما بنانے کیلئے) اور ہر شریر شیطان سے محفوظ رکھنے کیلئے۔ (چنانچہ) اب وہ ملا اعلیٰ (یعنی فرشتوں) کی جانب کان لگا کر پوری طرح ان کی بات نہیں سن سکتے[1]۔ اور ان کو دفع کرنے کیلئے ہر جانب سے (جس طرف وہ جاتے ہیں) مارا جاتا ہے (یہ تو ان کی فی الحال سزا ہے) اور (اس کے علاوہ) ان کیلئے (قیامت میں) عذاب دائم ہے (خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ کہنا یہ ہے کہ وہ بخوبی ملا اعلیٰ کی بات نہیں سن سکتے) ہاں جو کچھ لے بھاگتا ہے جس پر اس کے پیچھے شہاب ثاقب جاتا ہے (جو کہ اسے جلا دیتا ہے وہ ضرور کچھ سن لیتا ہے مگر دوسروں تک وہ بھی نہیں پہنچا سکتا۔ الغرض ہم نے آسمان دنیا کو مزین اور محفوظ بنایا ہے یہ دلیل ہے ہماری ربوبیت، ہمارے تفرد اور ہمارے کمال قدرت کی۔

قیامت سے انکار پر سوال

اسی جگہ استطراداً یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ قیامت کو نہیں مانتے پس آپ ان سے پوچھئے کہ کیا ان کی پیدائش زیادہ سخت (اور دشوار) ہے یا ان کی جن کو ہم نے پیدا کیا ہے (جیسے آسمان، ستارے، فرشتے، جن۔ ظاہر ہے کہ آسمان وغیرہ کی پیدائش زیادہ سخت ہے۔ پس جبکہ ان کی پیدائش زیادہ سخت ہے تو جب ہم نے ان کو پیدا کیا تو کیا ہم انہیں دوبارہ پیدا نہیں کر سکتے ضرور کر سکتے ہیں۔ پس ان کا انکار قیامت محض لایعنی ہے) نیز ہم نے ان کو ابتدا میں ایک چپکتی مٹی سے پیدا کیا ہے (اور مر کر پھر مٹی ہو جائیں گے۔ تو جس طرح ہم نے ان کو اولاً مٹی سے پیدا کیا۔ کیا دوبارہ اس طرح ہم انہیں مٹی سے نہیں پیدا کر سکتے۔ ضرور کر سکتے ہیں پس اس سے بھی ثابت ہوا کہ ان کا انکار بعث بالکل بے معنی ہے۔ خیر ہم نے کہا تھا کہ آپ ان سے پوچھئے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ اس کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس جگہ استفسار کے دو مقصود ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ آپ خود علم حاصل کریں۔ دوسرا یہ کہ مخاطبین کو ان کی غلطی پر متنبہ کر کے ان کو راہ راست

---

[1] اقول جعل ابن جریر قوله تعالیٰ لایسمعون متعلقا بقوله حفظا بتقدیر ان ثم قال لو کان مکان لاان لکان فصیحا، وهذا خطأنه فانه کلام مبتدأ ولیس متعلقاً بقوله حفظا کمافهم وجعله قوله لایسمعون غیر فصیح جراة عظیمة فان فیه تجهیلا للعلیم الخبیر الذی لایعزب عنه مثقال ذرة فی السموت ولافی الارض . وکذا جعله قراة یسمعون اولی بالصواب جراة عظیمة علی الله تعالیٰ لانهما قراتان متواترتان فکیف یکون احدهما اولی بالصواب دون الاخری وقراءة التشدید لایعارض ماروی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم واصحابه ان الشیاطین قدمنع للوحی ولکنها ترمی باشهب لکیلا مستمع کمازعم وعدم التاخیر ظاهر ولاادری کیف خفی علیه حتی رد القراءة التواترة ۱۲

پر لایا جائے۔ سو یہاں دونوں مقصود حاصل نہیں۔ کیونکہ نہ آپ ان کے خیال کی غلطی سے ناواقف ہیں اور نہ وہ راہ راست پر آسکتے ہیں) بلکہ آپ (ان کے اس بیہودہ خیال پر) متعجب ہیں اور وہ (آپ کی باتوں پر) ہنسی اڑاتے ہیں۔ اور جبکہ ان کو نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اسے مانتے نہیں۔ اور جب کوئی نشان دیکھتے ہیں تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تو محض ایک کھلا ہوا جادو ہے۔

دوبارہ زندگی کا مسئلہ: (نیز وہ کہتے ہیں کہ) کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے۔ اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی (جن کی ہڈیوں اور مٹی کا بھی نشان باقی نہیں رہا۔ یہ محض خلاف عقل اور ایک لغو خیال ہے) آپ ان سے کہئے کہ ہاں (تم بھی اٹھائے جاؤ گے اور تمہارے باپ دادا بھی) اور (یوں اٹھائے جاؤ گے کہ) تم ذلیل ہو گے (کیونکہ) صرف ایک للکار ہوگی۔ جس پر وہ یکایک (قیامت کو) اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور کہیں گے کہ ہائے ہماری مصیبت یہ تو جزا کا دن ہے (اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ) یہ وہ فیصلہ کا دن ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اب تو اپنی آنکھ سے دیکھ لیا۔ اب تو کچھ شبہ نہیں)۔

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ فَوَاكِهُ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾

ترجمہ: جمع کر لو ظالموں کو اور ان کے ہم مشربوں کو اور ان معبودوں کو جن کی وہ لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کیا کرتے

تھے پھر ان سب کو دوزخ کا راستہ بتلاؤ اور (اچھا) ان کو (ذرا) ٹھہراؤ ان سے کچھ پوچھا جائے گا کہ اب تم کو کیا ہوا ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے بلکہ وہ سب کے سب اسی روز سرافگندہ (کھڑے) ہوں گے اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر جواب سوال (یعنی اختلاف) کرنے لگیں گے (چنانچہ) تابعین کہیں گے کہ ہم پر تمہاری آمد بڑے زور کی ہوا کرتی تھی متبوعین کہیں گے کہ نہیں بلکہ تم خود ہی ایمان نہیں لائے تھے اور ہمارا تم پر کوئی زور تو تھا ہی نہیں بلکہ تم خود ہی سرکشی کیا کرتے تھے۔ سو ہم سب ہی پر ہمارے رب کی یہ (ازلی) بات محقق ہو چکی تھی کہ ہم سب کو مزہ چکھنا ہے تو ہم نے تم کو بہکایا ہم خود بھی گمراہ تھے وہ تو سب کے سب اس روز عذاب میں (بھی) شریک ہوں گے (اور) ہم ایسے مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں وہ لوگ ایسے تھے کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو تکبر کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعر دیوانہ کی وجہ سے چھوڑ دیں گے بلکہ یہ تو ایک سچا دین لے کر آئے ہیں اور دوسرے پیغمبروں کی تصدیق کرتے ہیں تم سب کو عذاب چکھنا پڑے گا اور تم سب کو اسی کا بدلہ ملے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔ ہاں مگر جو اللہ کے خاص کیے ہوئے بندے ہیں ان کے واسطے ایسی غذائیں ہیں جن کا حال (دوسری صورتوں میں) معلوم ہو چکا ہے یعنی میوے اور وہ لوگ بڑی عزت سے آرام کے باغوں میں تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ ان کے پاس ایسا جام شراب لایا جاوے گا جو بہتی ہوئی شراب سے بھرا جاوے گا سفید ہوگی پینے والوں کو لذیذ معلوم ہوگی اور نہ اس میں دردسر ہوگا اور نہ اس سے عقل میں فتور آوے گا اور ان کے پاس نیچی نگاہ والی بڑی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی گویا وہ بیضے ہیں جو چھپے ہوئے رکھے ہیں۔

غیر اللہ کی پرستش کرنے والے

تفسیر: اچھا ان ظالموں کو اور ان کے جوڑی داروں کو اور ان کو جن کی یہ خدا کے سوا پرستش کرتے تھے (سب کو) اکٹھا کرو۔ اور ان کو دوزخ کی راہ پر لیجانا اور ابھی ذرا ان کو روکو۔ ان سے کچھ دریافت کیا جائے گا (ہاں صاحبو! تم یہ تو بتلاؤ کہ) یہ کیا بات ہے۔ کہ اب تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے (اس کا ان کے پاس کوئی جواب نہ ہوگا) بلکہ وہ سب اس روز سرفگندہ ہوں گے (اور کسی کو مجال رد و قدح کی نہ ہوگی) اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال و جواب کریں گے چنانچہ وہ کہیں گے کہ تم ہم کو مجبور کرتے تھے۔ دوسرے کہیں گے (کہ ہم تمہیں مجبور نہ کرتے تھے) بلکہ تم خود ایمان لانے والے نہ تھے۔ اور ہمارا تم پر کوئی زور نہ تھا۔ بلکہ تم خود سرکشی کرنے والے لوگ تھے۔ سو ہم پر ہمارے پروردگار کی بات پوری ہوئی۔ کہ ہم کو ضرور مزہ چکھنا ہے۔ لہٰذا ہم نے تمہیں گمراہ کیا (کیونکہ) ہم خود گمراہ تھے (اور اس لئے ہم کو بھی اپنا ہی سا بنانا چاہتے تھے) یہ ان کی گفتگو ہوگی جس میں سب کی طرف سے اقرار ہے جرم کا) پس (اس وجہ سے) وہ سب اس روز عذاب میں مشترک ہوں گے (اس میں کوئی شک نہیں اور) ہم یقیناً ان جرائم پیشہ لوگوں کے ساتھ ایسا ہی کریں گے (کیونکہ) ان کی حالت یہ تھی کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں (تم دوسروں کی پرستش نہ کرو) تو وہ نکیر کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ کیا ہم ایک دیوانے شاعر کی وجہ سے اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے ہیں (ان کا رسول کو شاعر مجنون کہنا غلط ہے اور نہ وہ شاعر ہیں نہ

---

[1] اقول عندی ان الاتیان عن الیمین کنایة عن الغیة لان من یرید الغلبة یاتی عن جانب الیمین لیقبض علی الیدالتی لکونه اقوی من الیسری واللہ اعلم ۱۲

بلکہ وہ حق بات لائے ہیں اور انہوں نے (قولاً وفعلاً) دوسرے انبیاء کی تصدیق کی ہے (چنانچہ پہلے رسول بھی یہی کہتے اور یہی
مجنون) پھر ان پر شعر و جنون کا شبہ کیونکر ہوسکتا ہے (اچھا اے کافرو! اگر تم اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہ تھے تو) اب تم سخت
کرتے تھے۔ تکلیف دہ عذاب کا ضرور مزہ چکھنے والے ہو (پس تم اس کا مزہ چکھو) اور (تم کو مطمئن رہنا چاہیے کہ) تم کو وہی صلہ دیا جائے گا جو تم کرتے
تھے (خواہ مخواہ جوش عداوت میں تم پر زیادتی نہ کی جائے گی)۔

خدا کے برگزیدہ بندے: مگر خدا کے برگزیدہ بندے (اس سزا سے مستثنیٰ ہیں۔ اور ان کی حالت ان سے جداگانہ ہے۔ چنانچہ) یہ
لوگ ایسے ہیں کہ ان کے لئے غذائے معلوم ہے یعنی میوے اور آسائش کے باغوں میں ان کی یوں عزت کی جائے گی کہ وہ تختوں پر آمنے
سامنے بیٹھے ہوں گے۔ نیز ان کے سامنے ایک بہنے والی شراب سے بھرا ہوا ایسا پیالہ لے کر چکر لگایا جائے گا جو کہ سفید اور پینے والوں کے
لئے مزے دار ہوگا۔ جس میں نہ سرگرانی ہوگی اور نہ وہ اس سے بدمست ہوں گے (بلکہ ایک نہایت لطیف سرور ہوگا) اور ان کے پاس نیچی
نگاہوں والی، بڑی آنکھوں والی (اور ایسی خوبصورت) عورتیں ہوں گی گویا کہ وہ چھپے ہوئے انڈے ہیں (جو کہ پردوں میں محفوظ ہونے کی
وجہ سے گرد و غبار سے پاک اور تغیریوں سے محفوظ ہیں)۔

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآىِٕلٌ مِّنْهُمْ اِنِّیْ كَانَ لِیْ قَرِیْنٌ ﴿۵۱﴾
یَّقُوْلُ اَىِٕنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ
اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا
نِعْمَةُ رَبِّیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحْنُ بِمَیِّتِیْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ
بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَذٰلِكَ
خَیْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِیْنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِیْۤ
اَصْلِ الْجَحِیْمِ ﴿۶۴﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۶۵﴾ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ
مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَیْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِیْمِ ﴿۶۸﴾
اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّیْنَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ یُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ
الْاَوَّلِیْنَ ﴿۷۱﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۷۳﴾
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۷۴﴾

ترجمہ: پھر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات چیت کریں گے ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ (دنیا میں) میرا ایک

ملاقاتی تھاوہ کہا کرتا تھا کہ کیا تو بعث کے معتقدین میں سے ہے کیا جب ہم مرجاویں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہوجاویں گے تو کیا ہم جزا سزا دیئے جاویں گے ارشاد ہوگا کہ کیا تم جھانک کر (اس کو) دیکھنا چاہتے ہو سو وہ شخص جھانکے گا تو اس کو وسط جہنم میں دیکھے گا کہے گا کہ خدا کی قسم تو تو مجھ کو تباہ ہی کرنے کو تھا اور اگر میرے رب کا مجھ پر فضل نہ ہوتا تو میں بھی ماخوذ لوگوں میں ہوتا کیا ہم بجز پہلی بار کے مرچکنے کے اب نہیں مریں گے اور نہ ہم کو عذاب ہوگا یہ بیشک بڑی کامیابی ہے ایسی ہی کامیابی کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے بھلا یہ دعوت بہتر ہے یا زقوم کا درخت ہم نے اس درخت کو ظالموں کے لئے موجب امتحان بنایا ہے وہ ایک درخت ہے جو قعر دوزخ میں سے نکلتا ہے اس کے پھل ایسے ہیں جیسے سانپ کے پھن تو وہ لوگ اس سے کھاویں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے پھر ان کو کھولتا ہوا پانی (پیپ میں) ملا کر دیا جاوے گا پھر اخیر ٹھکانا ان کا دوزخ ہی طرف ہوگا کیونکہ انہوں نے اپنے بڑوں کو گمراہی کی حالت میں پایا تھا پھر یہ بھی انہیں کے قدم بقدم تیزی کے ساتھ چلتے تھے اور ان سے پہلے بھی اگلے لوگوں میں اکثر گمراہ ہو چکے ہیں اور ہم نے ان میں بھی ڈرانے والے (پیغمبر) بھیجے تھے۔ سو دیکھ لیجئے کہ ان لوگوں کا کیسا برا انجام ہوا جن کو ڈرایا گیا تھا ہاں مگر جو خدا کے خاص کئے ہوئے بندے تھے۔

جنت والوں کی بات چیت

تفسیر: اب وہ آپس میں سوال وجواب کرتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں گے۔ (چنانچہ) ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا کہ میرا ایک ملاقاتی تھا وہ کہا کرتا تھا کہ کیا تو بھی (اس نامعقول بات کو) سچا سمجھنے والوں میں سے ہے (ذرا غور تو کر) کیا جب ہم مرجائیں گے۔ اور مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے تو کیا ہمیں (زندہ کرکے) جزا دی جائے گی (یہ بیان کرکے) وہ (اپنے ساتھیوں سے) کہے گا کہ کیا تم (اسے) جھانک کر دیکھو گے (چلو دیکھیں کہ اب وہ کس حال میں ہے۔ یہ مشورہ کرکے وہ چلیں گے) اب وہ اسے جھانکے گا تو وہ اسے وسط دوزخ میں دیکھے گا (یہ دیکھ کر) وہ کہے گا کہ بخدا تو تو مجھے تباہ کرنے کو ہو ہی گیا تھا اور اگر میرے پروردگار کا مجھ پر انعام نہ ہوتا (اور میں تیرے بہکائے میں آجاتا) تو آج میں بھی ماخوذ لوگوں میں سے ہوتا۔ اچھ بتلا کہ ہمیں سوائے ہماری پہلی موت کے (جس کو ہم دنیا میں بھگت چکے ہیں) اور کوئی موت تو نہ آئے گی۔ اور ہمیں عذاب تو نہیں دیا جاتا (اور ہم ان باتوں میں بچے تھے یا نہیں۔ جن کو تو رسوائی کہا کرتا تھا۔ اب بھی یقین آیا یا نہیں۔ یہ گفتگو تھی اس شخص کی۔ اب حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ) یہ (حالت جو جنتیوں کی تم سن چکے ہو) بڑی کامیابی ہے۔ اور ایسی کامیابی کے لئے کام کرنے والوں کو ضرور کام کرنا چاہیے۔

دوزخ والے: (اور بڑا محروم ہے وہ شخص جو اس سے محروم رہے۔ اچھا لوگو! تم یہ بتلاؤ کہ) یہ بہتر دعوت ہے (جو کہ جنتیوں کو دی گئی ہے) یا زقوم کا درخت جس سے دوزخیوں کی تواضع کی جائے گی) سو (شجرہ زقوم کسی طرح اس نعمت سے اچھا نہیں ہوسکتا کیونکہ) ہم نے اسے ظالموں کو تکلیف دینے کی شے بنایا ہے (کیونکہ) وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی تہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کے پھل ایسے ہیں جیسے کہ وہ سانپوں کے پھن ہوں۔ پس وہ (ظالم لوگ) ان میں سے کھائیں گے اور انہیں کھا کر ان سے پیٹ بھریں گے۔ پھر ان کیلئے ان پر نہایت تیز گرم پانی کی آمیزش ہوگی (جو کہ ان کو پینے کو دیا جائے گا۔ خیر یہ مضمون ختم ہوا)۔

والے دوزخ کی طرف
دوزخ والے (سمجھو کہ) ان لوگوں کی واپسی (جو کہ آپ کی تکذیب کرتے ہیں) دوزخ کی طرف ہوگی (کیونکہ) انہوں نے اپنے باپ
اس کے بعد (یہ سمجھو کہ) ان لوگوں کی واپسی (جو کہ آپ کی تکذیب کرتے ہیں) دوزخ کی طرف ہوگی (کیونکہ) انہوں نے اپنے باپ دادوں کو گمراہ پایا۔ سو وہ اپنے (گمراہوں) کے نقش قدم پر دوڑے جا رہے ہیں۔ اور (یہ بھی واضح رہے کہ) ان سے پیشتر بھی بہت سے ان سے پہلے لوگ گمراہ ہو چکے ہیں۔ اور ہم نے ان میں بھی ڈرانے والے بھیجے تھے (جن کی انہوں نے تکذیب کی) پھر (دیکھو کہ) ان لوگوں کا جن کو ڈرایا گیا تھا کیسا برا انجام ہوا باستثنائے خدا کے برگزیدہ بندوں کے (کیونکہ وہ اپنے ایمان کی بدولت اس برے نتیجہ سے محفوظ رہے اس لئے ان لوگوں کو بے خوف نہ ہونا چاہیے۔ کیا بعید ہے کہ ان کو بھی ویسی ہی سزا دی جائے جیسے ان سے پہلوں کو دی گئی) اور (تکریم مومنین و مطیعین اور تعذیب کافرین و عصاۃ کچھ آخرت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ دنیا میں بھی ان کے نمونے موجود ہیں۔ جن کی قدرے تفصیل یہ ہے کہ)۔

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٧٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٩﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨١﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿٨٣﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٤﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٨٥﴾ اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿٨٦﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿٨٨﴾ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿٨٩﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿٩٠﴾ فَرَاغَ اِلٰى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٩١﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿٩٢﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿٩٣﴾ فَاَقْبَلُوْا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿٩٤﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿٩٥﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿٩٧﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٩٩﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠٠﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿١٠١﴾

ترجمہ: اور ہم کو نوح نے پکارا سو ہم خوب فریاد سننے والے ہیں اور ہم نے ان کو اور ان کے تابعین کو بڑے بھاری غم سے نجات دی اور ہم نے باقی ان ہی کی اولاد کو رہنے دیا اور ہم نے ان کے لئے پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ بات رہنے دی کہ نوح پر سلام ہو عالم والوں میں ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں بیشک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے پھر ہم نے دوسرے لوگوں کو (یعنی کافروں کو) غرق کر دیا اور نوح کے طریقہ والوں میں سے ابراہیم بھی تھے جبکہ وہ اپنے رب کی طرف صاف دل سے متوجہ ہوئے جبکہ انہوں نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے فرمایا کہ تم کس

واہیات چیز کی عبادت کیا کرتے ہو کیا جھوٹ موٹ کے معبودوں کو اللہ کے سوا چاہتے ہو تو تمہارا رب العالمین کے ساتھ کیا خیال ہے سو ابراہیم نے ستاروں کو ایک نگاہ بھر کر دیکھا اور کہہ دیا کہ میں بیمار ہونے کو ہوں غرض وہ لوگ ان کو چھوڑ کر چلے گئے تو یہ ان کے بتوں میں جا گھسے اور کہنے لگے کیا تم کھاتے نہیں ہو تم کو کیا ہوا تم تو بولتے بھی نہیں ہو پھر ان پر قوت کے ساتھ جا پڑے اور مارنے لگے سو وہ لوگ ان کے پاس دوڑتے ہوئے آئے ابراہیم نے فرمایا کہ کیا تم ان چیزوں کو پوجتے ہو جن کو خود تراشتے ہو حالانکہ تم کو اور تمہاری ان بنائی ہوئی چیزوں کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے وہ لوگ کہنے لگے کہ ابراہیم کے لئے ایک آتش خانہ تعمیر کرو اور ان کو اس دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دو غرض ان لوگوں نے ابراہیم کے ساتھ برائی کرنی چاہی سو ہم نے ان ہی کو نیچا دکھایا اور ابراہیم کہنے لگے کہ میں تو اپنے رب کی طرف چلا جاتا ہوں وہ مجھ کو (اچھی جگہ) پہنچا ہی دے گا اے میرے رب مجھ کو ایک نیک فرزند دے سو ہم نے ان کو ایک نیک فرزند کی بشارت دی۔

حضرت نوح علیہ السلام

تفسیر: حضرت نوحؑ نے (اپنی قوم کے کفر سے تنگ آ کر) ہمیں (مدد کیلئے) پکارا تو (ہم نے اس کا نہایت عمدہ جواب دیا۔ کیونکہ) ہم بہت خوب جواب دینے والے ہیں۔ اور ہم نے ان کو اور ان کے آدمیوں کو اس سخت تکلیف سے نجات دی جس میں وہ مبتلا تھے) اور ان ہی (نوحؑ) کی اولاد کو ہم نے باقی رہنے والا کیا۔ اور ہم نے ان کیلئے پچھلے لوگوں میں یہ دعا چھوڑی کہ تمام جہان میں نوحؑ پر سلام ہو۔ (یہ جزا ان کی اس لئے دی گئی کہ وہ نکوکار تھے اور) ہم نکوکاروں کو یوں ہی صلہ دیتے ہیں۔ بلاشبہ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے اور اس صلہ کے پورے طور پر قابل تھے۔ خیر یہ تو ہم نے نوحؑ اور ان کے لوگوں کے ساتھ کیا کہ ان کو بچالیا) اس کے بعد ہم نے دوسرے لوگوں کو (جو ان کے مخالف تھے) ڈبو دیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

اور ان ہی (نوحؑ) کے گروہ میں سے ابراہیمؑ تھے۔ جبکہ وہ خدا کے پاس (خیال معصیت سے) محفوظ دل لے کر آئے تھے (چنانچہ بیان ان کے سلامت قلب کا یہ ہے کہ) جس وقت انہوں نے اپنے باپ اور ان کی قوم سے کہا کہ تم کن چیزوں کی پرستش کرتے ہو (یہ ہرگز قابل پرستش نہیں ہیں) کیا تم (خدا پر) بہتان باندھنے کیلئے خدا کے سوا دوسرے معبود چاہتے ہو (اگر ایسا ہے) تو تمہارا رب العلمین کے متعلق کیا خیال ہے (کیا وہ اس بہتان بندی سے خوش ہوگا۔ ہرگز نہیں تو ان کے باپ اور ان کی قوم نے ان کی نصیحت کو نہ مانا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تدبیر

اب انہوں نے (ان پر پوری طرح اتمام حجت کے لئے یہ تدبیر کی کہ) ایک نظر ستاروں کو دیکھا (تا کہ وہ سمجھیں کہ جو کچھ میں کہوں گا وہ واقعی ہے۔ کیونکہ وہ علم نجوم کے معتقد اور اس پر عامل تھے) اور کہا کہ میں بیمار ہونے والا ہوں اب (جبکہ انہوں نے یہ سنا کہ یہ بیمار ہونے والا ہے تو) وہ پیٹھ پھیر کر ان کے پاس سے چل دیئے (کہ ایسا نہ ہو کہ ان کی بیماری ہمیں لگ جائے) اب (ان کو موقع ملا۔ اور) وہ ان کے بتوں کی طرف چلے۔ اور کہا کہ کیا تم کھاتے نہیں ہو (جب بتوں کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو کہا کہ) کیا بات ہے کہ تم بولتے نہیں۔ اب (جبکہ انہوں نے اس کا بھی جواب نہ دیا تو وہ انہیں خوب مارنے کیلئے ان پر جھک پڑے (جب خوب مار کر توڑ پھوڑ دیا تو وہاں سے چل دیئے)۔

بتوں کی درگت سے مشرکین میں ہیجان اور حضرت ابراہیمؑ آگ میں

جب لوگ بت خانہ میں آئے اور اپنے معبودوں کی خوب گت بنی دیکھی تو تحقیق شروع کی کہ یہ کس کی حرکت ہے۔ کسی نے کہہ دیا کہ یہ کام ابراہیم کا معلوم ہوتا ہے۔ وہی ان کی برائی کیا کرتا ہے) اب وہ ان کی طرف دوڑتے ہوئے آئے (اور کہا کہ کیا تم نے یہ حرکت کی ہے۔ انہوں نے اس کا جواب دیا اور جانبین سے گفتگو ہوئی۔ جس کا خلاصہ اور حاصل یہ ہے کہ) انہوں نے کہا کہ کیا تم ان کو پوجتے ہو جن کو تم خود تراشتے ہو اور خدا نے تم کو بھی پیدا کیا ہے۔ اور ان کو بھی جن کو تم بناتے ہو (یعنی بتوں کو اور اس لئے وہی قابل پرستش ہے مگر تم اس کو نہیں پوجتے کس قدر عجیب بات ہے۔ اس کا جواب تو انہیں کیا بن آتا اس لئے) انہوں نے (بجائے حجت کے قوت سے کام لینا چاہا۔ اور) کہا کہ اس کیلئے ایک عمارت بناؤ اور اس کو آگ سے بھر دو) پھر اسے آگ میں ڈال دو۔ پس انہوں نے ان کے متعلق نقصان رسانی کا ارادہ کیا (چنانچہ ان کو آگ میں ڈال بھی دیا) اس پر ہم نے ان ہی کو زیر کیا (اور ابراہیمؑ کو صحیح وسلامت آگ سے نکال لیا۔ اب ابراہیمؑ ان کی ہدایت سے ناامید ہو گئے)۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا رجوع الی اللہ اور اولاد

اور انہوں نے کہا کہ میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں وہ ضرور میری رہنمائی فرمائے گا (اور مجھے ایسی جگہ پہنچائے گا جہاں بآسانی خدا کی عبادت اور اس کی اطاعت کر سکوں۔ چنانچہ وہ وہاں سے روانہ ہو گئے اور بعد ہجرت انہوں نے خدا سے دعا کی کہ) اے میرے پروردگار مجھے کوئی نیک لڑکا دیجئے۔ اس پر ہم نے انہیں ایک دانا لڑکے کی خوشخبری دی۔ (اور خوشخبری کے مطابق وہ لڑکا پیدا بھی ہو گیا)۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَٰبُنَيَّ إِنِّيٓ أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّيٓ أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ
يَٰٓأَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِيٓ إِن شَآءَ اللَّهُ مِنَ الصَّٰبِرِينَ ۝ فَلَمَّآ أَسْلَمَا وَتَلَّهُۥ لِلْجَبِينِ ۝
وَنَٰدَيْنَٰهُ أَن يَٰٓإِبْرَٰهِيمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَآ ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّ
هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَٰٓؤُا الْمُبِينُ ۝ وَفَدَيْنَٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْءَاخِرِينَ ۝
سَلَٰمٌ عَلَىٰٓ إِبْرَٰهِيمَ ۝ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُۥ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَبَشَّرْنَٰهُ
بِإِسْحَٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصَّٰلِحِينَ ۝ وَبَٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰٓ إِسْحَٰقَ ۚ وَمِن ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ
وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهِۦ مُبِينٌ ۝

ترجمہ: سو جب وہ لڑکا ایسی عمر کو پہنچا کہ ابراہیم کے ساتھ چلنے پھرنے لگا تو ابراہیم نے فرمایا کہ برخوردار میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تم کو بامر الٰہی ذبح کر رہا ہوں سو تم بھی سوچ لو کہ تمہاری کیا رائے ہے وہ بولے کہ ابا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے آپ (بلا تامل) کیجئے انشاء اللہ تعالیٰ آپ مجھ کو سہار کرنے والوں میں سے دیکھیں گے۔ غرض جب دونوں نے (خدا کے حکم کو) تسلیم کر لیا اور باپ نے بیٹے کو (ذبح کرنے کیلئے) کروٹ پر لٹایا اور چاہتے تھے کہ گلا کاٹ ڈالیں

اس وقت ہم نے ان کو آواز دی کہ اے ابراہیم (شاباش ہے) تم نے خواب کو خوب سچ کر دکھایا (وہ وقت بھی عجیب تھا) ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں حقیقت میں یہ تھا بھی بڑا امتحان اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ ان کے عوض میں دیا اور ہم نے پیچھے آنے والوں میں یہ بات ان کے لئے رہنے دی کہ ابراہیم پر سلام ہو ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں بے شک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے اور ہم نے (ایک انعام ان پر یہ کیا) کہ ان کو اسحاق کی بشارت دی کہ نبی اور نیک بختوں میں سے ہوں گے اور ہم نے ابراہیم پر اور اسحاق پر برکتیں نازل کیں اور (پھر آگے) ان دونوں کی نسل میں بعضے اچھے بھی ہیں اور بعضے ایسے بھی جو (بدیاں کر کے صریح) اپنا نقصان کر رہے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خواب اور بیٹے کی فرمانبرداری

تفسیر: اب جبکہ وہ ان کے ساتھ چلنے پھرنے کی حد کو پہنچا۔ تو انہوں نے (اس سے) کہا کہ اے میرے بیٹے میں خواب میں اپنے کو تجھے ذبح کرتے دیکھتا ہوں۔ اب تو دیکھ کہ تیری (اس باب میں) کیا رائے ہے (آیا تو بخوشی ذبح ہونا چاہتا ہے یا نہیں) اس نے کہا کہ ابا جان جو آپ کو حکم ہے۔ آپ (شوق سے) کیجئے۔ آپ کے خدا نے چاہا تو مجھے مستقل پائیں گے (اور میں خدا سے جان عزیز رکھنے والا نہ ہوں گا)۔

فضل خداوندی

پس جبکہ دونوں نے ہمارا حکم قبول کر لیا۔ اور انہوں نے اس کو کروٹ سے لٹایا (تو خواب پورا ہو گیا اور ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم (بس کیجئے) آپ نے اپنا خواب سچا کر دکھایا (اور اس طرح ہم نے لڑکے کی جان بچا دی اور ابراہیمؑ کو اس رنج سے نجات دیدی۔ جو ذبح ولد سے ان کو طبعی طور پر ہونا چاہیے۔ یہ ان کی نکوکاری کا ثمرہ تھا۔ اور) ہم نکوکاروں کو یوں ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ واقعی یہ بہت کھلا ہوا امتحان تھا (اور اس میں پورا اترنا ان ہی کا کام تھا۔ اور اس لئے وہ ضرور بدلہ کے مستحق تھے۔ خیر ہم نے ان کو ذبح ولد سے روک دیا) اور ایک بڑے ذبیحہ سے اس کی جان کا معاوضہ کر دیا (یعنی اس وقت سے قربانی[1] کا قانون مقرر کر دیا۔ پس اس سلسلہ میں جو جانور بھی ذبح ہوگا وہ اس کا فدیہ ہے) اور ہم نے ان کیلئے پیچھے آنے والوں میں یہ دعا رکھ چھوڑی کہ ابراہیمؑ پر سلام ہو (یہ بھی ہمارا صلہ تھا جو ہم نے ان کو دیا۔ کیونکہ) ہم نیکوں کو یوں ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ بلا شبہ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے ہیں۔

بشارت اسحاقؑ

اور (جبکہ ہم نے ان کو ایک دانا لڑکے کی خوشخبری دی تھی۔ تو وہ کوئی معمولی خوشخبری نہ تھی بلکہ بہت بڑی خوشخبری تھی۔ کیونکہ) ہم نے ان کو اسحٰق کی خوشخبری دی تھی بحالیکہ وہ نیکوں میں سے (معمولی درجہ کے نیک نہیں تھے بلکہ ان میں بڑے مرتبہ کے نیک یعنی) نبی تھے۔ اور ہم نے ان پر اور اسحٰق پر برکتیں نازل کیں (یہ تو خود ان کی حالت ہے) اور ان کی اولاد میں سے کوئی نکوکاری (جیسے مومنین) اور کوئی اپنے اوپر کھلا ظلم کرنے والا ہے (جیسے مشرکین اور یہود ونصاریٰ۔ اور جو نیک ہیں ان کے لئے ان کی نکوکاری ایک خوشی کی بات ہے۔ اور جو بدکار ہیں ان کی بدکاری موجب ننگ و عار ہے کہ ایسے نیکوں کی اولاد ایسی بدکار ہو۔ سو یہ کسی طرح زیبا نہیں)۔

---

[1] هذا القي في روعي واطمينان اليه قلبي ثم راجعت البقره ثم القني عليه معلمت الله على هذا التوارد والله اعلم ۱۲

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾
وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ
اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ
الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ
فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنْ
عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾
اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾
وَبِالَّيْلِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

ترجمہ: اور ہم نے موسیٰ اور ہارون پر بھی احسان کیا اور ہم نے ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑے غم سے نجات دی اور ہم نے ان سب کی (فرعون کے مقابلہ میں) مدد کی سو یہی لوگ غالب آئے اور ہم نے ان دونوں کو واضح کتاب دی اور ہم نے ان دونوں کو سیدھے راستہ پر قائم رکھا اور ہم نے ان دونوں کے لئے پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ بات رہنے دی کہ موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں بے شک وہ دونوں ہمارے (کامل) ایماندار بندوں میں سے تھے اور الیاس بھی (بنی اسرائیل کے) پیغمبروں میں سے تھے جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے کیا تم بعل کو پوجتے ہو اور اس کو چھوڑے بیٹھے ہو جو سب سے بڑھ کر بنانے والا ہے (اور وہ) معبود برحق ہے تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی رب ہے سو ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا سو وہ لوگ پکڑے جاویں گے مگر جو اللہ کے خاص بندے تھے اور ہم نے الیاسؑ کے لئے پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ بات رہنے دی کہ الیاسین پر سلام ہو ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں بے شک وہ ہمارے (کامل) ایماندار بندوں میں سے تھے اور بے شک لوط (علیہ السلام) بھی پیغمبروں میں سے تھے۔ جبکہ ہم نے ان کو اور ان کے متعلقین سب کو نجات دی بجز اس بڑھیا (یعنی ان کی زوجہ کے کہ وہ رہ جانے والوں میں رہ گئی پھر ہم نے اور سب کو ہلاک کر دیا اور تم تو ان (کے دیار و مسکن) پر صبح ہوتے اور رات میں گزرا کرتے ہو تو کیا پھر بھی نہیں سمجھتے ہو۔

حضرت موسیٰ و ہارون علیہم السلام پر فضل خداوندی

تفسیر : اور ہم نے موسیٰ اور ہارونؑ پر بھی احسان کیا تھا۔ اور ان کو اور ان کی قوم کو بڑی تکلیف سے نجات دی تھی۔ اور ان کی مدد کی تھی۔ جس پر (وہ فرعون جیسے شخص پر) غالب رہے تھے۔ اور ہم نے ان دونوں کو واضح کتاب (تورات) دی تھی۔ اور ہم نے ان کو سیدھے راستہ پر چلایا تھا اور ہم نے ان کیلئے پیچھے آنے والے لوگوں میں یہ دعا رکھ چھوڑی ہے کہ موسیٰ اور ہارونؑ پر سلام ہو۔ ہم نکوکاروں کو یوں ہی بدلہ دیتے ہیں (اس لئے ہم نے ان کو یہ صلہ دیا کیونکہ) بیشک یہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے اور اس جزاء کے جوان کو دی گئی مستحق تھے)۔

حضرت الیاس علیہ السلام پر فضل الٰہی

اور الیاسؑ بھی پیغمبروں میں سے تھے۔ جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے۔ کیا تم بعل (نام بت) کو پکارتے ہو۔ اور نہایت عمدہ پیدا کرنے والے خدا کو چھوڑتے ہو جو کہ تمہارا بھی پروردگار ہے اور تمہارے پہلے باپ دادوں کا بھی (اور اس لئے وہ چھوڑنے کے قابل نہیں ہے) جس پر انہوں نے ان کو جھٹلایا سو یہ لوگ (اس تکذیب کی سزا میں عذاب میں) حاضر کئے جائیں گے لیکن خدا کے برگزیدہ بندے (ایسے نہیں ہیں کیونکہ ان کیلئے عیش و آرام ہے) اور ہم نے ان کیلئے بھی پیچھے آنے والوں میں یہ دعا چھوڑ دی ہے کہ سلام ہو الیاسین پر۔ ہم نکوکاروں کو یوں ہی صلہ دیتے ہیں (اس لئے ہم نے ان کو یہ صلہ دیا۔ کیونکہ) وہ یقیناً ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔

حضرت لوط علیہ السلام : اور لوطؑ بھی پیغمبروں میں سے تھے۔ جبکہ ہم نے ان کو اور ان کے آدمیوں کو (عذاب سے) نجات دی تھی بجز ان کی بیوی کے کہ وہ باقی رہنے والوں میں تھی۔ پھر ہم نے دوسروں کو تباہ کر دیا تھا۔ اور (اے اہل مکہ) تمہارا ان پر ایسی حالت میں بھی گزر ہوتا ہے کہ تم صبح میں داخل ہونے والے ہوتے ہو۔ اور رات میں بھی (کیونکہ تم ملک شام کو آتے جاتے ہو اور رستے میں ان کی بستی پڑتی ہے جن کو تم دیکھتے ہو) تو کیا تم (یہ حالت دیکھ کر بھی) نہیں سمجھتے (بڑی بے سمجھی کی بات ہے)۔

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾

ترجمہ : اور بے شک یونس (علیہ السلام) بھی پیغمبروں میں سے تھے جب کہ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس پہنچے سو یونس بھی شریک قرعہ ہوئے اور یہی ملزم ٹھہرے پھر ان کو مچھلی نے (ثابت) نگل لیا اور یہ اپنے کو ملامت کر رہے تھے سو اگر وہ (اس وقت) تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتے۔ تو قیامت تک اسی کے پیٹ میں رہتے سو ہم نے ان کو ایک میدان میں ڈال دیا اور وہ اس وقت مضمحل تھے اور ہم نے ان پر ایک بیلدار درخت بھی اگا دیا تھا اور ہم نے ان کو ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ آدمیوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا تھا پھر وہ لوگ ایمان لے آئے تھے تو ہم نے ان کو ایک زمانہ تک عیش دیا۔

حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں

تفسیر: اور یونسؑ بھی پیغمبروں میں سے تھے جبکہ وہ (ہم سے) بھاگ کر ایک بھری ہوئی کشتی تک گئے (اور اس میں سوار ہوئے اور جبکہ کشتی نہ چلی تو ملاحوں نے سمجھا کہ اس میں ضرور کوئی ایسا شخص ہے جس کی وجہ سے کشتی نہیں چلتی) جس پر (قرعہ ڈالا گیا اور) وہ شریک قرعہ ہوئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مغلوب ہوئے (اور قرعہ ان ہی کے نام پر آیا) اس پر (انہوں نے بخوشی یا بجبر اپنے آپ کو دریا کے حوالہ کردیا۔ اور) ان کو ایسی حالت میں مچھلی نگل گئی کہ وہ ایک قابل ملامت فعل کے مرتکب تھے جس پر انہوں نے یہ کہنا شروع کیا لا الٰه الا انت سبحنک انی کنت من الظالمین ۔ اب اگر یہ بات نہ ہوتی کہ وہ تسبیح کرنے والوں میں سے تھے۔ تو وہ اس روز تک جس روز مردے زندہ کئے جائیں گے۔ اس کے پیٹ میں رہتے (اور انہیں اس سے نکلنا نصیب نہ ہوتا لیکن چونکہ وہ تسبیح کرنے والوں میں سے تھے اس لئے ہم نے ان کا قصور معاف کردیا۔ اور ان کو اس کے پیٹ سے نکال دیا)۔

حضرت یونس علیہ السلام پر فضل الٰہی

اب ہم نے (انہیں اس کے پیٹ سے نکال کر) چٹیل میدان میں ایسی حالت میں ڈالا کہ وہ خستہ حال تھے۔ اور ہم نے بیل کی قسم کا ایک درخت ان پر اگا دیا (تاکہ انہیں سایہ اور غذا ملے) اور ہم نے انہیں ایک لاکھ یا اس سے زیادہ کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا جس پر ا(انہوں نے اول ان کی تکذیب کی پھر عذاب دیکھ کر) وہ ایمان لے آئے۔ جس پر ہم نے انہیں ایک زمانہ تک (حیات وغیرہ سے) متمتع رکھا۔

فائدہ: اس قصہ میں حضرت یونس علیہ السلام کے حق تعالیٰ کی مرضی کے خلاف اپنی قوم کو چھوڑ کر چلے جانے کو اباق (بھاگنے) سے تعبیر کیا ہے جس کے معنی ہیں غلام کا اپنے آقا کے پاس سے بھاگ جانا۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ اباق میں ترک خدمت مولا بلا رضامندی مولی ہوتا ہے۔ اور اس جانے میں بھی خدمت مفوضہ تبلیغ کا بلا رضامندی حق تعالیٰ چھوڑ دینا تھا۔ اس لئے اس کو اباق سے تعبیر کیا گیا۔ اس اباق کا منشا قرآن مجید میں مفصل نہیں بیان کیا گیا بلکہ سورۂ انبیاء میں صرف ذھب مغاضبا آیا ہے اور اس باب میں کوئی خبر صحیح قابل حجت بھی نہیں۔ اس لئے اجمال ہی پر قناعت مناسب ہے۔ اور اس قصہ میں اس کی بھی تصریح نہیں ہے۔ انہوں نے دریا میں اپنے کو فوراً ڈالا تھا۔ یا کشتی والوں نے اپنے رواج کے مطابق زبردستی ڈالا تھا۔ پھر یہ بھی نہیں معلوم کہ اس زمانہ میں خودکشی جائز تھی یا ناجائز بالخصوص ایسی صورت میں جیسی یونس علیہ السلام کو پیش آئی کہ وہ جانتے تھے کہ حق تعالیٰ نے مجھے سزا دینے کیلئے یہ انتظام کیا ہے۔ اور میرے جان دینے سے اہل کشتی کی جانیں بچتی ہیں۔ اس لئے اس تامل بعید کی ضرورت نہیں کہ یونس علیہ السلام کو خیال ہوگا کہ میں تیر کر سمندر سے نکل جاؤں گا۔ پھر اس قصہ میں اس کی بھی تصریح نہیں کہ کسی مجرم کے سوار ہونے کی وجہ سے کشتی کا نہ چلنا اس زمانہ میں عام تھا۔ یا خرق عادت کے طور پر خاص حضرت یونسؑ کیلئے یہ انتظام کیا گیا۔ لیکن ظاہر شق اول ہے اور یہ درخت جوان کیلئے اگایا گیا غالباً وہ ایسا تھا جس سے ان کو سایہ اور غذا دونوں حاصل ہوتی ہوں گی۔ اور بیلدار درخت سے سایہ حاصل کرنا کچھ مستبعد نہیں۔ کیونکہ بیل ان کے قریب تھی۔ تو وہ اس کو اپنے اوپر ڈال سکتے تھے۔ اور اس لئے اس کی ضرورت نہیں کہ یوں کہا جائے کہ وہاں کوئی تنہ دار درخت تھا۔ جس کے پتے سایہ کے قابل نہ تھے۔ اس پر بڑے پتوں والی بیل چڑھا دی گئی۔ اور مائة الف او یزید ون میں او شک کیلئے نہیں بلکہ تعیین مقدار مقصود نہیں اس لئے اولایا گیا۔ یہاں تک جزا و سزا کے متعلق مضامین ختم ہو گئے۔

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾
اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى
الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾
فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ
اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا
تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ
مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾
لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ
يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَاِنَّ جُنْدَنَا
لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا
يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾
وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

ترجمہ: سو ان لوگوں سے پوچھیے کہ خدا کے لئے تو بیٹیاں اور ان کے لئے بیٹے ہاں کیا ہم نے فرشتوں کو عورت بنایا ہے اور وہ ان کے (بننے کے وقت) دیکھ رہے تھے خوب سن لو کہ وہ لوگ اپنی سخن تراشی سے کہتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) اللہ صاحب اولاد ہے اور وہ یقیناً (بالکل) جھوٹے ہیں کیا اللہ تعالیٰ نے بیٹوں کے مقابلہ میں بیٹیاں زیادہ پسند کیں تم کو کیا ہو گیا تم کیسا (بیہودہ) حکم لگاتے ہو پھر کیا تم (عقل اور) سوچ سے کام نہیں لیتے ہو ہاں کیا تمہارے پاس (اس پر) کوئی واضح دلیل موجود ہے تم اگر اس میں سچے ہو تو اپنی وہ کتاب پیش کرو ان لوگوں نے اللہ میں اور جنات میں (بھی) رشتہ داری قرار دی ہے اور (جس) جس کو یہ لوگ خدا کا شریک ٹھہرا رہے تھے ان کی تو یہ کیفیت ہے کہ ان میں جو جنات ہیں خود ان) کا عقیدہ یہ ہے کہ (ان میں جو کافر ہیں) وہ (عذاب میں) گرفتار ہوں گے اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں مگر جو اللہ کے خاص (ایمان والے) بندے ہیں سو تم اور تمہارے سارے معبود خدا سے کسی کو نہیں پھیر سکتے مگر اسی کو جو کہ (علم الٰہی

میں) جہنم رسید ہونے والا ہے اور ہم میں سے ہر ایک کا ایک معین درجہ ہے اور (خدا کے حضور میں حکم سننے کے وقت) ہم صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں اور ہم (خدا کی) پاکی بیان کرنے میں بھی لگے رہتے ہیں اور یہ لوگ کہا کرتے تھے کہ اگر ہمارے پاس کوئی نصیحت (کی کتاب) پہلے لوگوں (کی کتابوں کے) طور پر آتی تو ہم اللہ کے خاص بندے ہوتے پھر یہ لوگ اس کا انکار کرنے لگے سو (خیر) اب ان کو (اس کا انجام) معلوم ہوا جاتا ہے اور ہمارے خاص بندوں یعنی پیغمبروں کے لئے ہمارا یہ قول پہلے سے ہی مقرر ہو چکا ہے کہ بے شک وہی لوگ غالب کیے جاویں گے اور (ہمارا تو قاعدہ عام ہے) کہ ہمارا ہی لشکر غالب رہتا ہے تو آپ (تسلی رکھیے) اور تھوڑے زمانہ تک (صبر کیجئے اور) ان (کی مخالفت اور ایذا رسانی) کا خیال نہ کیجئے اور (ذرا) ان کو دیکھتے رہیے سو عنقریب یہ بھی دیکھ لیں گے کیا ہمارے عذاب کا تقاضا کرتے ہیں سو وہ (عذاب) جب ان کے روبرو آ نازل ہوگا سو وہ دن ان لوگوں کا جن کو ڈرایا جا چکا تھا بہت ہی برا ہوگا اور آپ تھوڑے زمانہ تک ان کا خیال نہ کیجئے اور دیکھتے رہیے سو عنقریب یہ بھی دیکھ لیں گے آپ کا رب جو بڑی عظمت والا ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ (کافر) بیان کرتے ہیں اور سلام ہو پیغمبروں پر اور تمام تر خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

کافروں کا کفر و شرک اور اس کا رد

تفسیر: اب پھر مضمون توحید کی طرف انتقال فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ مشرکین مکہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں) پس آپ ان سے پوچھئے کہ کیا آپ کے رب کیلئے بیٹیاں ہیں اور ان کیلئے بیٹے (اور بھلا کیا یہ کہیں عقل میں آسکتا ہے کہ خدا بری چیزیں تو اپنے لئے رکھے اور اچھی چیزیں ان کو دے) یا (کم از کم وہ یہ ہی بتا دیں کہ) ہم نے فرشتوں کو ایسی حالت میں زنانہ پیدا کیا ہے کہ وہ موجود تھے (وہ ہرگز یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہمارے سامنے خدا نے ان کو زنانہ بنایا ہے اور جبکہ وہ ان کے زنانہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں رکھتے تو ان کو ایسا دعویٰ نہ کرنا چاہیے) دیکھو (خوب یاد رکھو کہ نہ فرشتے عورتیں ہیں اور نہ ہم نے انہیں بیٹیاں بنایا ہے بلکہ) وہ اپنے تراش سے یہ کہتے ہیں۔ کہ خدا نے اولاد جنی۔ اور وہ یقیناً جھوٹے ہیں کیا اس نے لڑکیوں کو لڑکوں پر ترجیح دی (بھلا ایسا بھی کوئی کرتا ہے۔ اے مشرکو!) تمہیں کیا ہوا۔ تم کیسا (نامعقول) حکم کرتے ہو (اور جبکہ یہ سراسر نامعقول بات ہے) تو کیا تم نصیحت نہیں قبول کرتے (کہ اس سے باز آ جاؤ۔ بڑی بیجا بات ہے) یا (ہم اس سے بھی تنزل کر کے تم سے پوچھتے ہیں کہ) کیا تمہارے پاس (اس دعویٰ کی) کوئی واضح حجت ہے (کہ خدا نے فرشتوں کو اپنی بیٹیاں بنایا ہے۔ یا کم از کم وہ زنانے ہیں) (اگر ہے) تو تم اپنی (وہ آسمانی) کتاب لاؤ (جس میں خدا نے یہ بتلایا ہو کہ ہم نے فرشتوں کو بیٹیاں یا کم از کم زنانے بنایا ہے) اگر تم (اپنے اس دعوے میں) سچے ہو۔ (لیکن تمہارے پاس اس کا ثبوت کہاں ہے۔ پس تم کو چاہیے کہ اس جھوٹے دعویٰ سے باز آؤ)۔

ایک اور غلط عقیدہ کی تردید

اور (ان لوگوں نے صرف فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بنانے پر بس نہیں کی بلکہ) انہوں نے اس کے اور جنوں کے درمیان بھی رشتہ قائم کر دیا (چنانچہ انہوں نے سرداران اجنات کی بیٹیوں کو خدا کی بیویاں قرار دیا) حالانکہ خود جن بخوبی جانتے ہیں کہ (ان کو خدا سے کوئی رشتہ نہیں۔ کیونکہ) وہ (دوزخ میں) حاضر کئے جائیں گے (جیسے انسان حاضر کئے جائیں گے۔ پس ان کا یہ دعویٰ مدعی سست گواہ چست کا مصداق ہے اور) پاک ہے خدا اس بات سے جو یہ لوگ (اس کی نسبت) بیان کرتے ہیں (ہاں تو ہم نے کہا تھا کہ جن عذاب

میں حاضر کئے جائیں گے۔ اب ہم کہتے ہیں) لیکن خدا کے برگزیدہ بندے (خواہ جن ہوں یا انس وہ حاضر نہ کئے جائیں گے۔ اور اس
استثناء کی وجہ یہ ہے کہ تمام جن وانس خدا کے نافرمان نہ ہوں گے۔ بلکہ ان میں بہت سے مطیع بھی ہوں گے کیونکہ تم (یعنی کفار مکہ) اور وہ
(شیاطین) جن کی تم پرستش کرتے ہو۔ صرف اس کو خدا کے خلاف کر سکتے ہو۔ جو کہ (لامحالہ) دوزخ میں داخل ہونے والا ہے
(اور جو ایسے نہیں ہیں وہ تمہارے بہکائے میں نہیں آسکتے۔ خیر، یہ تو جنوں کے متعلق گفتگو تھی کہ ان کی اپنی بندگی کا علم ہے)۔

فرشتوں کے متعلق: اور (فرشتوں کے متعلق یہ ہے کہ ان کو بھی اپنی بندگی کا اقرار ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ) ہم میں کوئی ایسا نہیں۔
جس کے لئے ایک مقام معلوم نہ ہو (بلکہ ہر ایک کیلئے ایک مقام معلوم معین ہے۔ جس سے وہ آگے نہیں بڑھ سکتا) اور ہم (حق تعالیٰ کی
اطاعت کیلئے) صف بستہ رہتے ہیں اور ہم اس کی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں (پس ان کی نسبت بھی ان کا دعویٰ معبودیت مدعی سست گواہ
چست کا مصداق ہے) اور وہ ضرور یہ کہتے تھے کہ اگر ہمارے پاس پہلوں کی نصیحت ہوتی تو ہم ضرور خدا کے برگزیدہ بندے ہوتے۔
سو (اب جبکہ وہ ان کے پاس آئی تو) انہوں نے اس کا انکار کیا۔ خیر انہیں عنقریب (اس کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا۔

انبیائے کرام کی مدد: اور یقیناً ہمارے ان بندوں کیلئے جن کو پیغامبر بنایا گیا ہے یہ بات پہلے ہو چکی ہے کہ ان کی ضرور مدد کی جائے
گی۔ اور ہماری ہی فوج غالب ہوگی۔ پس) آپ (ان کی تکذیب کی پروا نہ کیجئے۔ اور) ان سے اعراض کیجئے۔ اور انہیں دیکھتے رہئے
کیونکہ وہ عنقریب (اپنی تکذیب کا نتیجہ بد) اپنی آنکھوں دیکھ لیں گے اچھا (جب آپ ان کو عذاب سے ڈراتے ہیں) تو کیا وہ (براہ تمسخر)
ہمارے عذاب کے متعلق جلدی مچاتے ہیں۔ سو (یہ انکی غلطی ہے کیونکہ) جب وہ ان کے میدان میں فروکش ہوگا تو ان لوگوں کی جن
کو ڈرایا گیا ہے صبح نہایت بری ہوگی۔ (کیونکہ وہ ان کو تباہ و برباد کر دے گا۔ اچھا اب (ان کو جلدی مچانے دیں اور) ان سے ایک خاص
وقت تک اعراض کریں۔ اور دیکھتے رہیں کیونکہ وہ عنقریب اس (تمسخر) کا نتیجہ دیکھ لیں گے (الحاصل) پاک ہے آپ کا پروردگار جو کہ
مالک ہے غلبہ کا۔ ان (بری) باتوں سے جو یہ لوگ (اس کی نسبت) بیان کرتے ہیں (جیسے اس کیلئے شرکا کا ہونا، اولاد اور بیویوں کا ہونا)
اور سلام ہو پیغمبروں پر (جنہوں نے ان ناپاکیوں کے دور کرنے میں سعی بلیغ کی) اور قابل تعریف ہے وہ خدا جو پروردگار ہے تمام جہان
کا (جس نے رسول بھیج کر لوگوں کی روحانی تربیت کا انتظام فرمایا۔

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ ‏ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ۝١ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝٢ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ
مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝٣ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ
هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝٤ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝٥ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ
امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓی اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ يُّرَادُ ۝٦ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ
اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝٧ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ

لَمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ ۝ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ ۝ أَمْ لَهُم مُّلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ فَلْيَرْتَقُوا فِي الْأَسْبَابِ ۝ جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ ۝ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ۝ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ لْئَيْكَةِ ۚ أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ۝ إِن كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝

ترجمہ: سورہ ص مکے میں نازل ہوئی اور اس میں اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ ص قسم ہے قرآن کی جو نصیحت سے پر ہے بلکہ (خود) یہ کفار (ہی) تعصب اور (حق کی) مخالفت میں ہیں ان سے پہلے بہت سی امتوں کو ہم (عذاب سے) ہلاک کر چکے ہیں سو انہوں نے (ہلاکت کے وقت) بڑی ہائے پکار کی اور وہ وقت خلاصی کا نہ تھا اور ان کفار (قریش) نے اس بات پر تعجب کیا کہ ان کے پاس ان (ہی) میں سے ایک پیغمبر ڈرانے والا آ گیا اور کہنے لگے کہ یہ شخص (خوارق میں) ساحر (اور دعویٰ نبوت میں) جھوٹا ہے (اور) کیا (یہ شخص سچا ہو سکتا ہے کہ) اس نے اتنے معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود رہنے دیا واقعی یہ بہت ہی عجیب بات ہے اور (توحید کا مضمون سن کر) ان کفار میں کے رئیس یہ کہتے ہوئے چلے کہ (یہاں سے) چلو اور اپنے معبودوں (کی عبادت) پر قائم رہو یہ کوئی مطلب کی بات ہے ہم نے تو یہ بات (اپنے) پچھلے مذہب میں سنی نہیں ہو نہ ہو یہ (اس شخص کی) گھڑت ہے کیا ہم سب میں سے اسی شخص پر کلام الٰہی نازل کیا گیا بلکہ یہ لوگ خود) میری وحی کی طرف سے شک (یعنی انکار) میں ہیں بلکہ (اصل وجہ یہ ہے) انہوں نے ابھی تک میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا کیا ان لوگوں کے پاس آپ کے پروردگار زبردست فیاض کی رحمت کے خزانے ہیں (جن میں نبوت بھی داخل ہے) یا کیا ان کو آسمان اور زمین اور جو چیزیں ان کے درمیان میں ہیں ان کا اختیار حاصل ہے (اگر اختیار ہے) تو ان کو چاہیے کہ سیڑھیاں لگا کر (آسمان پر) چڑھ جائیں اس مقام پر ان لوگوں کی یونہی ایک بھیڑ ہے منجملہ (مخالفین رسل کے) گروہوں کے جو شکست دیے جائیں گے ان سے پہلے بھی قوم نوح نے اور عاد نے اور فرعون نے جس (کی سلطنت) کے کھونٹے گڑ گئے تھے اور ثمود نے اور قوم لوط نے اور اصحاب ایکہ نے تکذیب کی تھی (اور) وہ گروہ یہی لوگ ہیں ان سب نے صرف رسولوں کو جھٹلایا تھا سو میرا عذاب (ان پر) واقع ہو گیا۔

کافروں کے غرور و مخالفت کا انجام

تفسیر: اے رسول) قسم ہے اس نصیحت والے قرآن کی (کہ ان لوگوں کا انکار صحیح نہیں ہے) بلکہ یہ کافر غرور اور بیجا مخالفت میں (گرفتار) ہیں (اور بلا وجہ سچی باتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ ان کو کان کھول کر سن لینا چاہیے کہ) ہم نے ان سے پہلے کتنوں ہی کو (ایسی ہی باتوں کی بنا پر) ہلاک کیا ہے جس پر انہوں نے پکارا (اور کہا کہ اب ہمیں چھوڑ دیا جائے آئندہ ہم ایسا نہ کریں گے لیکن ان کی یہ آواز بے سود ثابت

ہوئی) اور (وہ بچ نہ سکے کیونکہ) اب بچنے کا وقت نہ رہا تھا (پس ایسا نہ ہو کہ ان پر بھی ایسا ہی وقت آئے اور یہ اس وقت پچھتاویں اور ان کا اس وقت پچھتانا بے سود ثابت ہو۔ اس لئے ان کو چاہیے کہ ابھی توبہ کرلیں اور تکذیب سے باز آئیں ورنہ پھر کچھ نہ ہوسکے گا)۔

کافروں کو تعجب اوران کی بکواس

اوران لوگوں کو اس پر تعجب ہے کہ ان کے پاس ان ہی میں کا ایک ڈرانے والا آیا۔ اور یہ کافر یہی کہتے ہیں کہ یہ تو صرف ایک جھوٹا جادوگر ہے (جو کہ لوگوں پر منتر پھونک کر ان کو اپنے قابو میں لاتا ہے) کیا (غضب کی بات ہے کہ) اس نے تمام معبودوں کا ایک معبود بنادیا۔ واقعی یہ نہایت ہی عجیب بات ہے اوران کے سرداروں کی جماعت (یہ کہتی ہوئی) چلدی کہ چلو (یہاں سے اوراس کی باتیں نہ سنو) اوراپنے معبودوں پر جمے رہو کیونکہ یہ ایک امر مطلوب ہے (اوراس کو کبھی نہ چھوڑنا چاہیے) ہم نے تو یہ بات (جو یہ کہتا ہے یعنی لاالٰہ الا اللہ ان کے مذہب کے سوا) کسی پچھلے مذہب میں نہیں سنی جو کہ ہم تک پہنچا ہے اور پہلے مذاہب جو ہم تک نہیں پہنچے ان کی خبر نہیں چنانچہ یہود عزیز کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ نصاریٰ عیسیٰ کو۔ اور تثلیث کے قائل ہیں۔ آتش پرست آگ کو پوجتے ہیں الیٰ غیر ذٰلک غرض توحید خالص جس کی یہ شخص دعوت دیتا ہے کسی مذہب میں بھی نہیں ہے۔ پھر اگر ہمیں غلطی پر ہیں۔ تو کیا تمام مذاہب والے غلطی پر ہیں پس ثابت ہوا کہ) یہ محض بناوٹ ہے) کیا ہم میں سے اسی پر نصیحت اتاری گئی (اور نصیحت اتارنے کیلئے خدا کو وہی ملا تھا جس کو کوئی وجاہت حاصل نہیں کیا ہم میں کوئی اس قابل نہ تھا۔ یہ ہی دلیل ہے اس کی کہ وہ محض جھوٹا ہے۔

حضرت حق جل مجدہ کا جواب

اب حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ جھوٹا نہیں ہے) بلکہ خود یہ لوگ میری نصیحت کے باب میں شک میں مبتلا ہیں (اوراس کا کوئی صحیح منشا نہیں ہے) بلکہ انہوں نے ابھی میرا عذاب نہیں چکھا (اس لئے وہ یہ باتیں کرتے ہیں۔ ورنہ جب وہ عذاب چکھیں گے۔ اس وقت وہ سب باتیں بھول جائیں گے (اے رسول) کیا آپ کے نہایت زبردست اور بڑے دینے والے پروردگار کی رحمت کے خزانے ان کے پاس ہیں یا ان کو آسمانوں اور زمینوں کی حکومت حاصل ہے (کہ وہ جس کو جو کچھ چاہیں دیں اور جسے نہ چاہیں نہ دیں۔ ایسا تو نہیں پھر اگر خدا نے تمہیں نبوت اور رسالت دی تو ان کا اس میں کیا اجارہ ہے) پس ان کو چاہیے کہ (اس جلن میں (رسیوں میں ٹنگ جائیں (اور پھانسی کھا کر مر رہیں۔ نہ خدا تم سے رسالت چھینے گا۔ اور نہ یہ تمہارا کچھ بگاڑ سکتے ہیں کیونکہ) یہ انبیاء کی مخالف جماعتوں میں سے ایک نہایت معمولی جمعیت ہے۔ جو اس باب میں شکست خوردہ ہے (اوراسے کبھی کامیابی نہیں ہوسکتی) ان سے پہلے قوم نوح نے اور عاد نے اور میخوں والے فرعون نے اور ثمود نے اور قوم لوط نے اور بن والوں نے تکذیب کی تھی۔ یہ تھے واقعی گروہ (جن کو گروہ کہنا مناسب ہے) ان میں سے کوئی گروہ ایسا نہیں جس نے رسولوں کو نہ جھٹلایا ہو۔ سو (اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ وہ یہ کہ ان پر) میرا عذاب واقع ہوا (اور وہ تباہ و برباد کردیئے گئے۔ سو جب رسولوں کے مقابلہ میں ان کی نہ چلی تو یہ تو ہمارے کس گنتی میں ہیں۔ پس یہ ضرور شکست کھاویں گے۔ اور تمہارے مقابلہ میں ان کو ہرگز کامیابی نہیں ہوسکتی)۔

[1] ھذا مما تفردت بہ فیما اعلم وھو الحق ۱۲

وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾ اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾

ترجمہ: اور یہ لوگ بس ایک روز کی چیخ کے منتظر ہیں جس میں دم لینے کی گنجائش نہ ہوگی (مراد اس سے قیامت ہے) اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمارا حصہ ہم کو روز حساب سے پہلے دے دے آپ ان لوگوں کے اقوال پر صبر کیجئے اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کیجئے جو بڑی قوت (اور ہمت) والے تھے وہ (خدا کی طرف) رجوع ہونے والے تھے۔ ہم نے پہاڑوں کو حکم کر رکھا تھا کہ ان کے ساتھ شام اور صبح تسبیح کیا کریں اور (اسی طرح) پرندوں کو بھی جو (تسبیح کے وقت) ان کے پاس جمع ہو جاتے تھے سب ان کی (تسبیح کی) وجہ سے مشغول ذکر رہتے اور ہم نے ان کی سلطنت کو بڑی قوت دی اور ہم نے ان کو حکمت اور فیصلہ کر دینے والی تقریر عطا فرمائی تھی۔

کافروں کا حال وانجام

تفسیر: اور (ان کے طرز عمل سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ) اب وہ صرف ایک للکار کے منتظر ہیں جو کہ (ان کے ہلاکت سے پہلے) دم نہ لے۔ (پس اگر وہ اسی حالت پر قائم رہے اور خلاف حکمت نہ ہوا تو یہ بھی ہو جائے گا۔ ہمارے لئے یہ بھی کچھ مشکل نہیں) اور (ان کی بیباکی تو دیکھو کہ) وہ (براہ تمسخر) کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمارا حکمنامہ تو ہمیں قیامت سے پہلے ابھی دیدیجئے (یہ ان کی سخت بیباکی ہے اور ایسی باتوں سے ضرور آپ کو تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن آپ ان کی پرواہ نہ کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر کی تلقین

اور) جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر صبر کریں (ان کو ان باتوں کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا) اور (ہم اس جگہ آپ کو انبیاء سابقین کے حالات کی طرف متوجہ کرتے ہیں تاکہ ان کے حالات وواقعات کے معلوم ہونے سے آپ کو قوت ہو۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا تذکرہ

لہٰذا) آپ قوت والے داؤدؑ کو یاد کیجئے۔ یقیناً وہ حق تعالیٰ کی طرف بڑے رجوع ہونے والے تھے۔ نیز ہم نے پہاڑوں کو ان کے یوں تابع کر دیا تھا کہ وہ ان کے ساتھ صبح وشام خدا کی تسبیح کرتے تھے۔ اور پرندوں کو بھی ایسی حالت میں ان کے تابع کر دیا تھا کہ) وہ اکٹھے ہوتے تھے (غرض) وہ سب ان کی طرف خوب رجوع تھے اور ہم نے ان کی سلطنت کو مضبوط بنایا تھا۔ اور ہم نے ان کو صحیح علم اور صاف گفتگو عطا کی تھی (جس میں نہ لاگ لپیٹ تھی اور نہ الجھن۔ بلکہ وہ دوٹوک ہوتی تھی)۔

وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ
خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾
اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ ۣ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۣ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي
الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَاۗءِ لَيَبْغِيْ
بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ۭ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ
فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ﴿۲۴﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ۭ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ
مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى
فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ
بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾

ترجمہ: اور بھلا آپ کو ان اہل مقدمہ کی خبر پہنچی ہے جبکہ وہ لوگ (داؤد کے) عبادت خانہ کی دیوار پھاند کر داؤد کے پاس آئے تو وہ (ان کے اس طرح آنے سے) گھبرا گئے وہ لوگ کہنے لگے کہ آپ ڈریں نہیں ہم دو اہل معاملہ ہیں کہ ایک نے دوسرے پر (کچھ) زیادتی کی ہے سو آپ ہم میں انصاف سے فیصلہ کر دیجئے اور بے انصافی نہ کیجئے اور ہم کو (معاملہ کی) سیدھی راہ بتا دیجئے (پھر ایک شخص بولا کہ صورت مقدمہ کی یہ ہے کہ) یہ شخص میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے سو وہ کہتا ہے کہ وہ بھی مجھ کو دے ڈال اور بات چیت میں مجھ کو دباتا ہے داؤد نے کہا یہ جو تیری دنبی اپنی دنبیوں میں ملانے کی درخواست کرتا ہے تو واقعی تجھ پر ظلم کرتا ہے اور اکثر شرکاء (کی عادت ہے کہ) ایک دوسرے پر (یوں ہی) زیادتی کیا کرتے ہیں۔ مگر ہاں جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں داؤد کو خیال آیا کہ ہم نے ان کا امتحان کیا ہے سو انہوں نے اپنے رب کے سامنے توبہ کی اور سجدے میں گر پڑے اور رجوع ہوئے سو ہم نے ان کو وہ (امر) معاف کر دیا اور ہمارے یہاں ان کے لئے (خاص) قرب اور (اعلیٰ درجہ کی) نیک انجامی ہے اے داؤد ہم نے تم کو زمین پر حاکم بنایا ہے سو لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے رہنا اور آئندہ بھی نفسانی خواہش کی پیروی مت کرنا (اگر ایسا کرو گے تو) وہ خدا کے راستہ سے تم کو بھٹکا دے گی جو لوگ خدا کے راستہ سے بھٹکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہوگا اس وجہ سے کہ وہ روز حساب سے بھولے رہے۔

تفسیر: مقدمہ والے: اور آپ کو مقدمہ والوں کا قصہ بھی پہنچا ہے (جو کہ اس وقت ہوا تھا) جبکہ وہ (پہرہ والوں کی روک ٹوک سے بچنے کیلئے) دیوار پر کو عبادت خانہ میں پہنچے تھے (خیر آپ کو کہاں سے پہنچتا ہم سے سنو۔ وہ قصہ یہ ہے کہ) جب وہ داؤدؑ کے پاس

پہنچے تو وہ ان سے گھبرا گئے (کہ خدا جانے کون لوگ ہیں اور کس ارادہ سے آئے ہیں۔ ان پر خوف کے آثار دیکھ کر انہوں نے کہا کہ آپ ڈریئے نہیں (ہم کسی برے ارادہ سے نہیں آئے) ہم دو فریق (مدعی و مدعا علیہ) ہیں۔ ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے (ہم اس کے فیصلہ کے لئے آپ کے پاس آئے ہیں) سو آپ ہمارے درمیان صحیح فیصلہ فرما دیجئے۔ اور (انصاف سے) دور نہ جایئے۔ اور ہمیں سیدھا اور صحیح راستہ بتایئے۔ (واقعہ یہ ہے کہ) یہ میرا بھائی ہے۔ اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے۔ اب اس نے کہا کہ یہ بھی میرے حوالہ کردے۔ اور مجھ سے سخت کلامی کی۔

مقدمہ کا فیصلہ: انہوں نے فرمایا کہ (اگر یہ ہی واقعہ ہے تو) اس نے تیری دنبی کو اپنی دنبیوں کے ساتھ ملانے کیلئے تجھ سے تیری دنبی کے مانگنے میں تجھ پر ظلم کیا اور بہت سے تعلق والے ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں بجز ان کے جو مومن ہیں اور نیک کام کرتے ہیں اور یہ لوگ بہت کم ہیں (یہ انہوں نے کہا اور اس سے ان کا اپنے معاملہ کی طرف ذہن منتقل ہوا) اور انہوں نے سمجھا کہ اس معاملہ میں ہم نے ان کا امتحان کیا تھا پس (یہ سمجھ کر) انہوں نے اپنے پروردگار سے معافی چاہی۔ اور نیچے کو جھکتے[1] ہوئے (سجدے میں) گر پڑے۔ اور (حق تعالیٰ کی طرف) رجوع ہوئے اس پر ہم نے انہیں معاف کر دیا۔ اور اب یقیناً ان کیلئے ہمارے یہاں تقرب اور عمدہ ٹھکانا ہے (پس کسی کو حق نہیں کہ ان پر طعن کرے۔ یا ان کو برا سمجھے۔ کیونکہ انہوں نے جو کچھ کیا برائی کے قصد سے نہیں کیا۔ کیونکہ اس وقت یہ نہ سمجھے تھے کہ یہ کام اچھا نہیں ہے۔ اور یہ انکے اس وقت سمجھ میں آیا جبکہ انہوں نے اس مقدمہ کا فیصلہ کیا اور جب ان کے سمجھ میں آ گیا تو ایک منٹ کے لئے بھی وہ اس پر قائم نہ رہے بلکہ فوراً معافی مانگ لی۔ اور ہم نے معاف بھی کر دیا۔ تو اب ان کو برا کہنے یا برا سمجھنے کی کونسی وجہ ہے۔

فائدہ۔ ایک الزام

واضح ہو کہ قرآن سے اتنا تو ثابت ہوتا ہے کہ ان سے نادانستہ ایک ایسا فعل صادر ہو جو حق تعالیٰ کی مرضی کے خلاف تھا۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کیا تھا اور اس کی تفصیل کیا ہے اور نہ ہی کسی دوسرے قابل اعتماد طریق سے اس کی تفصیل معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو مجمل ہی رکھنا چاہیے۔ عام طور پر مفسرین کا یہ خیال ہے کہ اور یا نام ایک شخص تھا۔ جو کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی فوج میں تھا۔ اس کی بیوی حسین تھی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی اس پر نظر پڑ گئی۔ اور وہ اس پر عاشق ہو گئے۔ اب انہوں نے اس عورت کو حاصل کرنے کی یہ تدبیر کی کہ فوج کے افسر کو حکم دیا کہ اس کو لڑائی میں آگے رکھا جائے تا کہ یہ شہید ہو جائے۔ چنانچہ اس پر عمل کیا گیا اور وہ شہید ہو گیا اور آپ نے اس کی بیوی سے نکاح کر لیا۔ اھ

ایک غلط واقعہ کی تردید

لیکن یہ واقعہ سراسر غلط ہے۔ قرآن میں اس کی تفصیل کی طرف کوئی اشارہ نہیں بلکہ قرآن کے الفاظ اس کے خلاف کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ ایک بے گناہ کے قتل کی کوشش ایسی نہیں تھی جس کا معصیت ہونا حضرت داؤد علیہ السلام پر مخفی رہ سکتا۔ حالانکہ قرآن کے الفاظ اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ جس وقت انہوں نے اس کو کیا تھا۔ اس وقت وہ اس کو معصیت نہ سمجھتے تھے پس یہ تفصیل غلط اور اہل کتاب کا خدا کے

---

[1] وهذا التفسير تبيين ان ليس منها اطلاق الركوع على السجود فالاستدلال بهذه الآية على اجزاء الركوع عن سجدة التلاوة غير صحيح ولو سلم انه اطلق ههنا لفظ الركوع على السجود فهو ايضاً لايدل على الكفاية المذكورة لان هذا لاطلاق امر لغوى وقيام الركوع مقام السجود امر شرعي فاين هذا من ذاك فتدبر ۱۲

نبی پر افتراء ہے۔ تعجب ہے کہ بعض اکابر عام مفسرین کی رائے کے مطابق تفسیر کر کے اعتراض کا جواب یوں دیتے ہیں کہ اس میں کسی کا خون نہیں کیا۔ بے ناموسی نہیں کی۔ مگر کسی کی چیز لے لی تدبیر سے۔ پیغمبروں کی ستھرائی کا اتنا داغ بھی عیب تھا۔ اس پر جانچ ہوئی اھ۔ لیکن وہ یہ خیال نہیں فرماتے کہ آخر قرآن میں کونسا لفظ ہے۔ جو اس تدبیر کی طرف اشارہ کرتا ہو۔ خواہ مخواہ اہل کتاب کے افتراؤں کو نبی پر چسپاں کرنا کہاں تک صحیح ہے۔ پھر یہ بھی نہیں خیال فرماتے کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام نے حاکمانہ طور پر اس کو تالوت کے آگے رکھا اور اس میں کوئی جنگی مصلحت بھی نہ تھی بلکہ صرف یہ منشاء تھا کہ یہ مارا جائے۔ تو اور خون کرنا کسے کہتے ہیں۔ کیا خون جب ہی ہوتا جب اپنے ہاتھ سے اسے قتل کرتے۔ ہم نے مانا کہ یہ تدبیر تھی مگر کا ہے کی۔ خون ناحق کی۔ دوسرے کی بیوی پر قبضہ کرنے کی۔ اور ایسی تدبیر تھی جیسے جہانگیر نور جہاں کے لئے شیر افگن کے ساتھ کیا کرتا تھا۔ پھر کیا کوئی انبیاء کی نسبت محض اہل کتاب سے ماخوذ روایتوں کی بناء پر ایسی تدبیروں کو جائز رکھ سکتا ہے ہرگز نہیں۔

ایک روایت پر جرح

اس قصہ کے متعلق ایک حدیث مرفوع بھی مروی ہے۔ مگر اس کی سند میں دو شخص تو سخت مجروح ہیں۔ اور ایک کسی قدر۔ چنانچہ اس کو انس سے روایت کرنے والے یزید رقاشی ہیں یہ محض صوفی اور واعظ تھے۔ اور روایت کے باب میں نہایت کمزور تھے۔ حتی کہ شعبہ ان کی نسبت فرماتے ہیں کہ میں ڈاکہ ڈالنا اس سے اچھا سمجھتا ہوں کہ یزید رقاشی سے روایت کروں اور ایک مرتبہ فرماتے ہیں کہ میں زنا کرنا اس سے اچھا سمجھتا ہوں کہ یزید رقاشی سے روایت کروں۔ ابن حبان نے ان کی نسبت لکھا ہے کہ **كان من خيار عباد الله من البكائين بالليل. لكنه غفل عن لفظ الحديث شغلا بالعبادة حتى كان بقلب كلام الحسن فيجعله عن انس عن النبى فلاتحل الرواية عنه الاعلى حبة التعجب.** اور ابو حاتم کہتے ہیں **كان واعظاً بكاء كثير الرواية عن انس بمافيه نظر**۔ اس کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی ان پر جرح کی ہے۔ دوسرے روای جو اس کو یزید سے روایت کرتے ہیں وہ ابو صغر ہیں۔ یہ کسی قدر غنیمت ہیں۔ تیسرے راوی جو اس کو ابو صخر سے روایت کرتے ہیں وہ ابن ربیعہ ہیں۔ یہ مدلس اور سخت مختلف فیہ ہیں۔ پس یہ روایت ہرگز قابل قبول نہیں۔ اور باوجود اس کے اس کا مضمون شاہ صاحب کے جواب کے بالکل خلاف ہے کیونکہ اس میں حضرت داؤدؑ کو اس شخص کا قاتل تسلیم کیا گیا ہے لیکن یہ کہا گیا ہے کہ قیامت میں حق تعالیٰ اس شخص سے کہیں گے کہ تم میرے خاطر اپنا خون داؤدؑ کو معاف کردو۔ اس پر وہ معاف کردے گا۔ واللہ اعلم۔

ایک اور علمی بحث: اور دوسری بحث اس جگہ یہ ہے کہ یہ لوگ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئے فرشتے تھے یا آدمی۔ پھر اگر آدمی تھے تو آیا جو واقعہ انہوں نے بیان کیا وہ واقعی تھا یا محض فرضی جو کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو ان کی غلطی پر مہذب طور پر اور ادب کے ساتھ تنبیہ کرنے کیلئے بنایا گیا تھا۔ اس کے متعلق بھی قرآن میں کوئی صاف تصریح نہیں۔ مگر ظاہر یہ ہے کہ وہ آدمی تھے۔ اور یہ قصہ واقعی تھا۔ فرضی نہ تھا۔ واللہ اعلم۔ اس مضمون کے بعد ہم پھر تفسیر کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم خداوندی

اور کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ داؤدؑ کے استغفار پر ہم نے ان کو معاف کردیا۔ اور آئندہ کیلئے کہہ دیا کہ) اے داؤدؑ ہم نے آپ کو زمین میں (عدل وانصاف) جاری کرنے کیلئے (اپنا) نائب السلطنت (اور وایسرائے) بنایا ہے لہٰذا آپ کو چاہیے کہ لوگوں کے

درمیان صحیح فیصلہ کریں اور خواہش نفسانی کی پیروی نہ کریں کہ وہ آپ کو خدا کی راہ سے بھٹکا دے (کیونکہ) جو لوگ خدا کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں۔ان کیلئے سخت عذاب (طے شدہ) ہے۔بدیں وجہ کہ وہ روز حساب کو بھول گئے۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۖ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿۳۱﴾ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۖ فَطَفِقَ مَسْحًاۢ بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾

ترجمہ: اور ہم نے زمین و آسمان کو اور جو چیزیں ان کے درمیان موجود ہیں خالی از حکمت پیدا نہیں کیا یہ (یعنی ان کا خالی از حکمت ہونا) ان لوگوں کا خیال ہے جو کافر ہیں سو کافروں کے لئے (آخرت میں) بڑی خرابی ہے یعنی دوزخ ہاں تو کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے ان کی برابر کر دیں گے جو (کفر وغیرہ کر کے) دنیا میں فساد کرتے پھرتے ہیں یا ہم پرہیز گاروں کو بدکاروں کے برابر کر دیں گے یہ ایک بابرکت کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پر اس واسطے نازل کیا ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ اہل فہم نصیحت حاصل کریں اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا وہ بہت اچھے بندے تھے کہ (خدا کی طرف) بہت رجوع ہونے والے تھے (چنانچہ وہ قصہ انکا یاد کرنے کے قابل ہے) جبکہ شام کے وقت ان کے روبرو اصیل (اور) عمدہ گھوڑے پیش کئے گئے تو کہنے لگے کہ (افسوس) میں اس مال کی محبت میں (لگ کر) اپنے رب کی یاد سے غافل ہو گیا یہاں تک کہ آفتاب پردہ (مغرب) میں چھپ گیا (پھر حشم وخدم کو حکم دیا کہ) ان گھوڑوں کو ذرا پھر تو میرے سامنے لاؤ سو انہوں نے ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر (تلوار سے) ہاتھ صاف کرنا شروع کیا اور ہم نے سلیمان کو (ایک اور طرح سے بھی) امتحان میں ڈالا اور ہم نے ان کے تخت پر (ایک ادھورا) دھڑ

لاڈالا پھر انہوں نے (خدا کی طرف) رجوع کیا دعا مانگی کہ اے میرے رب میرا (پچھلا) قصور معاف کر اور (آئندہ کے لئے) مجھ کو ایسی سلطنت دے کہ میرے سوا (میرے زمانہ میں) کسی کو میسر نہ ہو آپ بڑے دینے والے ہیں ہم نے ان کی دعا قبول کی اور (نیز) ہم نے ہوا کو ان کے تابع کر دیا اور وہ ان کے حکم سے جہاں وہ جانا چاہتے نرمی سے چلتی اور جنات کو بھی ان کا تابع بنا دیا یعنی تعمیر بنانے والوں کو بھی اور غوطہ خوروں کو بھی اور دوسرے جنات کو بھی جو زنجیروں میں جکڑے رہتے تھے (اور ہم نے یہ سامان دے کر ارشاد فرمایا کہ) یہ ہمارا عطیہ ہے سو خواہ (کسی کو) دو یا نہ دو تم سے کچھ دارو گیر نہیں اور (علاوہ اس کے) ان کے لئے ہمارے یہاں (خاص) قرب اور نیک انجامی ہے۔

روز حساب کا ثبوت

تفسیر: اور (اس جگہ استطرادا یہ سمجھ لینا چاہیے کہ روز حساب ضرور ہونے والا ہے کیونکہ اگر روز حساب نہ ہو تو آسمان و زمین وغیرہ کی پیدائش بے نتیجہ ہوئی جاتی ہے۔ اور) ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیانی چیزوں کو بے نتیجہ نہیں پیدا کیا (بلکہ ہمیں اس کی تخلیق سے طاعت پھر اس پر جزا و سزا مقصود ہے) یہ صرف ان لوگوں کا خیال ہے جو کافر ہیں۔ سو بڑی خرابی ہے ان کیلئے آگ کی جیت سے (اور صرف بے نتیجہ ہی نہیں بلکہ اس سے لازم آتا ہے کہ عاصین و مطیعین دونوں برابر ہو جائیں۔ سو) کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان لوگوں کی مثل بنا دیں گے جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں یا پرہیزگاروں کو بدکاروں کی مانند کر دیں گے (ایسا نہیں ہو سکتا۔ پس قیامت کا آنا ضروری ہے۔

قیامت کے وقوع پر دلائل

اس جگہ حق تعالیٰ نے قیامت کے وجود پر دو دلیلیں قائم کی ہیں۔ ایک یہ کہ قیامت کے نہ آنے کی صورت میں تخلیق عالم عبث ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں فرمانبرداروں اور نافرمانوں کی مساوات لازم آتی ہے۔ سو دلیل اول عام ہے۔ دلیل ثانی سے۔ کیونکہ مخلوق دو قسم کی ہے۔ ایک ذوی العقول اور دوسرے غیر ذوی العقول سو جو غیر ذوی العقول ہیں ان کی پیدائش تو ذوای العقول کیلئے ہے۔ اب رہے ذوی العقول تو ان کے اندر دو احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ ان سے طاعت مقصود ہو۔ دوم یہ کہ طاعت مقصود نہ ہو۔ سو اگر طاعت مقصود نہیں تو اور کچھ بدرجہ اولیٰ مقصود نہ ہوگا۔ اور اس صورت میں صرف عبث لازم آتا ہے۔ اور دوسری صورت میں دو خرابیاں ہیں ایک لزوم عبث کیونکہ جب حساب و کتاب عذاب و ثواب نہیں۔ تو قصد طاعت ہی بیکار ہے۔ اور دوسرا مساوات طابعین و عصاۃ۔ کیونکہ جب طابعین کو کوئی صلہ نہ ملا۔ اور عصاۃ کو کوئی سزا نہ ہوئی تو پھر اطاعت کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہو گئے۔

اعتراض اور اس کا جواب: اس پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جزا و سزا قیامت کے وجود میں منحصر نہیں کیونکہ اس کی اور بھی صورتیں ہیں۔ مثلاً یہ کہ آدمی کو اس زندگی ہی میں اس کے اچھے اور برے کاموں کا نتیجہ مل جائے۔ دوم یہ مرنے کے بعد بشکل تناسخ اس کو اپنے اعمال کے نتائج بھگتنے پڑیں۔ سوم یہ کہ بذریعہ لذت و الم روحانی کے ان کو اعمال کے نتائج ملیں۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ جو لوگ ان دلائل کے مخاطب ہیں یعنی مشرکین کہ وہ جزا و سزا کے قائل نہ تھے۔ بس ان کے مقابلہ میں یہ دلائل تام ہیں۔ رہے وہ لوگ جو جزا و سزا کو مان کر اس کے

دوسرے طریق تجویز کرتے ہیں ان کے مقابلہ میں یہ دلیل نہیں ہے۔ بلکہ ان سے گفتگو کا دوسرا طریق ہے کہ تمہارے پاس اس طریق کی عقلی دلیل ہے یا نقلی۔ سو ان کے پاس نہ اس کی عقلی دلیل ہے اور نہ نقلی۔ اس لئے ان کا دعویٰ رد ہے۔ اور ہمارے پاس اس کی نقلی دلیل موجود ہے۔ لہٰذا ہمارا دعویٰ ثابت ہے۔ الغرض یہ دلائل ہیں۔ لوگوں کو چاہیے کہ ان میں غور کریں کیونکہ) یہ ایک ایسی کتاب ہے۔ جس کو ہم نے آپ کی طرف اس لئے نازل کیا ہے۔ تاکہ وہ اس کی باتوں کو سوچیں۔ اور اہل عقل نصیحت قبول کریں۔

حضرت سلیمانؑ اور واقعہ ملاحظہ گھوڑے

اور ہم نے داؤد کو سلیمانؑ (بیٹا) دیا۔ یہ بھی بہت ہی خوب بندہ تھا (کیونکہ) وہ بھی (حق تعالیٰ کی طرف) بہت رجوع تھا۔ چنانچہ جب شام کے وقت ان کے سامنے عمدہ صافن گھوڑے[1] پیش کئے گئے تو وہ ان میں اس طرح مشغول ہو گئے کہ چندے خدا کی یاد سے غافل ہو گئے) اس پر (ان کو نہایت قلق ہوا اور) انہوں نے کہا کہ (بڑے افسوس کی بات ہے کہ) میں نے خدا کی یاد سے غافل ہو کر مال کی محبت کو پسند کیا (پس وہ برابر پچھتاتے رہے) یہاں تک کہ وہ (گھوڑے ان کے سامنے سے واپس لیجائے گئے اور) اوٹ میں آ گئے (اب انہوں نے کہا کہ) انہیں میرے پاس پھیر لاؤ (چنانچہ وہ واپس لائے گئے) اس پر وہ ان کی پنڈلیاں اور گردنیں جھاڑنے لگے (اور سب کو کاٹ کر ان کا خاتمہ کر دیا کیونکہ وہ ان کی غفلت کا سبب ہوئے تھے[2]۔

حضرت سلیمانؑ کی جانچ: اور ہم نے[3] (ایک اور موقعہ پر) سلیمانؑ کو جانچا۔ اور ان کی کرسی پر ایک جسم ڈالا۔ اس کے بعد انہوں نے (ہماری طرف) رجوع کیا چنانچہ انہوں نے کہا کہ اے میرے پروردگار آپ میرا قصور معاف کر دیجئے اور مجھے ایک ایسی حکومت دیجئے کہ میرے بعد کسی کے شایاں نہ ہو۔ یقیناً آپ بڑے دینے والے ہیں (اس لئے آپ سے مجھے ایسی حکومت دینا کچھ بعید نہیں ہے) اب ہم نے ان کیلئے ہوا کو یوں مسخر کر دیا کہ وہ ان کے حکم سے نرم نرم وہاں جاتی جہاں وہ جاتے۔ اور شیاطین کو بھی (مسخر کیا) یعنی تمام بتانے والوں اور غوطہ لگانے والوں کو۔ اور ان کے علاوہ اوروں کو بھی یوں (مسخر کیا) کہ وہ پابجولاں تھے (بدیں وجہ کہ وہ سرکش تھے اور ہم نے ان سے کہہ دیا کہ) یہ ہماری بخشش ہے اب تم خواہ کسی پر احسان کرو، خواہ اس سے (اس کو) روک لو (اور) بلا کسی جانچ پڑتال کے (ایسا کرو) کیونکہ تم اس معاملہ میں آزاد ہو۔ اور خدا کے سوا تم پر کسی کی ماتحتی نہیں جو تم سے پوچھ سکے کہ یہ تم نے کیوں کیا۔ اور وہ کیوں نہ کیا۔ یہ تو ان کی دنیا میں عزت افزائی تھی) اور (اس کے علاوہ) ان کیلئے ہمارے یہاں بڑا تقرب اور عمدہ ٹھکانا ہے۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ﴿٤١﴾ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٤٣﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ نِّعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ

---

[1] صافن اس گھوڑے کو کہتے ہیں جو کہ تین پاؤں پر کھڑا ہو۔ اور چوتھا پاؤں پورا زمین پر نہ رکھے بلکہ اس کا ایک کنارہ رکھے اردو میں اس کا کوئی مرادف نہیں اس لئے ترجمہ نہیں کیا ۱۲

[2] بعض مفسرین نے پنڈلی اور گردن جھاڑنے کا مطلب سہلانا اور پیار کرنا بیان کیا ہے اور بہت سے محققین نے اسی دوسری تفسیر کو راجح قرار دیا ہے ۱۲ ظفر

[3] سلیمانؑ کے اس امتحان اور کرسی پر جسم ڈالنے کی تفصیل قرآن میں نہیں اور نہ کسی قابل وثوق روایت سے ثبوت ہے۔ اور اسرائیلیات اس بات میں ناقابل اعتبار ہیں اس لئے ہم نے کوئی تفصیل نہیں کی ۱۲

أَوَّابٌ ﴿٤٤﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ إِبْرٰهِيمَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصٰرِ ﴿٤٥﴾ إِنَّآ أَخْلَصْنٰهُمْ
بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿٤٦﴾ وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ﴿٤٧﴾ وَاذْكُرْ إِسْمٰعِيلَ وَالْيَسَعَ
وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ﴿٤٨﴾ هٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٤٩﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً
لَّهُمُ الْأَبْوٰبُ ﴿٥٠﴾ مُتَّكِـِٔينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفٰكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿٥١﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ
أَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾ هٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُۥ مِنْ نَّفَادٍ ﴿٥٤﴾ هٰذَا ۚ وَإِنَّ لِلطّٰغِينَ
لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿٥٥﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٥٦﴾ هٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿٥٧﴾ وَاٰخَرُ مِنْ
شَكْلِهِۦٓ أَزْوٰجٌ ﴿٥٨﴾ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۖ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿٥٩﴾ قَالُوا بَلْ أَنْتُمْ
لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ۖ أَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٦٠﴾ قَالُوا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا
ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿٦١﴾ وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْأَشْرَارِ ﴿٦٢﴾ أَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا
أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْأَبْصٰرُ ﴿٦٣﴾ إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾

ترجمہ: اور آپ ہمارے بندے (ایوبؑ کو یاد کیجئے جبکہ انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ شیطان نے مجھ کو رنج اور آزار پہنچایا ہے (پس ہم نے حکم دیا کہ) اپنا پاؤں مارو یہ نہانے کا ٹھنڈا پانی ہے اور پینے کا اور ہم نے ان کو ان کا کنبہ عطا فرمایا اور ان کے ساتھ (گنتی میں) ان کے برابر اور بھی (دیے) اپنی رحمت خاصہ کے سبب سے اور اہل عقل کے لئے یادگار رہنے کے سبب سے اور تم اپنے ہاتھ میں ایک مٹھا سینکوں کا لو اور اس سے مارو اور قسم نہ توڑو بیشک ہم نے ان کو صابر پایا اچھے بندے تھے کہ بہت رجوع ہوتے تھے اور ہمارے بندے ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کیجئے جو ہاتھوں والے اور آنکھوں والے تھے ہم نے ان کو ایک خاص بات کے ساتھ مخصوص کیا تھا کہ وہ یاد آخرت کی ہے اور وہ (حضرات) ہمارے یہاں منتخب اور سب سے اچھے لوگوں میں سے ہیں اور اسماعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو بھی یاد کیجئے اور یہ سب بھی سب سے اچھے لوگوں میں سے ہیں ایک نصیحت کا مضمون تو یہ ہو چکا اور پرہیزگاروں کے لئے (آخرت میں) اچھا ٹھکانہ ہے یعنی ہمیشہ رہنے کے باغات جن کے دروازے ان کے واسطے کھلے ہوں گے وہ ان باغوں میں تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہوں گے (اور) وہ وہاں (جنت کے خادموں سے) بہت سے میوے اور پینے کی چیزیں منگوائیں گے اور ان کے پاس نیچی نگاہ والیاں ہم عمر ہوں گی (اے مسلمانو) یہ وہ (نعمت) ہے جس کا تم سے روز حساب آنے پر وعدہ کیا جاتا ہے بے شک یہ ہماری عطا ہے اس کا کہیں ختم بھی نہیں یہ بات تو ہو چکی اور سرکشوں کے لئے برا ٹھکانا ہے یعنی دوزخ اس میں وہ داخل ہوں گے سو بہت ہی بری جگہ ہے یہ

کھولتا ہوا پانی اور پیپ ہے سو یہ لوگ اس کو چکھیں گے اور (اس کے علاوہ) اور بھی اسی قسم کی (ناگوار) طرح طرح کی چیزیں ہیں یہ ایک جماعت اور آئی جو تمہارے ساتھ (عذاب میں شریک ہونے کے لئے) دوزخ میں گھس رہے ہیں ان پر خدا کی مار یہ بھی دوزخ ہی میں آ رہے ہیں وہ (اتباع ان متبوعین سے) کہیں گے بلکہ تمہارے ہی اوپر خدا کی مار (کیونکہ) تم ہی تو یہ (مصیبت) ہمارے آگے لائے سو (جہنم) بہت ہی برا ٹھکانا ہے دعا کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار جو شخص اس (مصیبت) کو ہمارے آگے لایا ہو اس کو دوزخ میں دونا عذاب دیجیو اور وہ لوگ کہیں گے کہ کیا بات ہے ہم ان لوگوں کو (دوزخ میں) نہیں دیکھتے جن کو ہم برے لوگوں میں شمار کیا کرتے تھے کیا ہم نے ان لوگوں کی ہنسی کر رکھی تھی یا ان (کے دیکھنے) سے نگاہیں چکرا رہی ہیں یہ بات یعنی دوزخیوں کا آپس میں لڑنا جھگڑنا بالکل سچی بات ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کا تذکرہ

تفسیر: اور آپ ہمارے بندے ایوبؑ کو بھی یاد کیجئے جبکہ (وہ اپنی کسی لغزش کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہوئے تھے اور اس سے مجبور ہو کر) انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا تھا کہ شیطان نے مجھے دکھ اور تکلیف لگا دی (آپ مجھ پر رحم فرمائیے۔ اور میرا قصور معاف کر کے مجھے اس بلا سے نجات دیجئے۔ اس پر ہم نے ان پر رحم کیا۔ اور کہا کہ) اپنا پاؤں (زمین پر) مارو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اس سے ایک چشمہ زمین سے نکلا۔ اب ہم نے کہا کہ یہ نہانے اور پینے کا ٹھنڈا پانی ہے (اس سے آپ نہائیے بھی اور اسے پیجئے بھی۔ آپ کو صحت ہو جائیگی چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور وہ اچھے ہو گئے) اور ہم نے ان کو اپنی رحمت سے اور اہل عقل کی نصیحت کیلئے ان کے موجودہ متعلقین (بال بچے) بھی دیئے۔ یہ تو انعام قدیم[1] ہے اور (اچھا ہونے کے بعد) اس کے ساتھ اتنے ہی اور بھی (دیئے یہ انعام جدید ہے۔ جس کا سبب صبر و شکر ہے اور اس کا رحمت ہونا تو ظاہر ہے اور نصیحت اس لئے کہ اس سے لوگوں کو تنبہ ہوتا ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ نیکی کا انجام اچھا ہے اور بدی کا برا) اور (چونکہ انہوں نے اپنی بیوی کے کسی قصور پر مار[2] نے کی قسم کھائی تھی۔ اس لئے ہم نے کہا کہ) ایک مٹھا لکڑیوں کا اپنے ہاتھ میں لو اور اس سے (ایک مرتبہ اس کو) مارو اور قسم کے توڑنے سے بچ جاؤ (یہ تمام رعایتیں اس لئے تھیں کہ) ہم نے انہیں صابر پایا۔ واقعی وہ بہت خوب بندے تھے (کیونکہ) وہ (حق تعالیٰ کی طرف رجوع تھے۔

حضرت ابراہیمؑ و اسحاقؑ اور یعقوبؑ: اور ہمارے بندوں ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کو بھی یاد کرو۔ جو کہ ہاتھوں اور آنکھوں والے (اور قوت عملیہ و علمیہ میں کامل) تھے ہم نے ان کو چیدہ بات یعنی آخرت کی یاد کے ساتھ منتخب کیا تھا۔ اور وہ ہمارے یہاں ان برگزیدہ لوگوں میں ہیں جو بہتر ہیں اور آپ اسمٰعیلؑ اور یسعؑ اور ذوالکفلؑ (پیغمبروں) کو بھی یاد کیجئے۔ اور یہ سب لوگ بھی بہتر لوگوں میں سے تھے۔ الغرض یہ ایک نصیحت ہے (اس سے آپ کو بھی نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔ اور دوسروں کو بھی۔ اور ان لوگوں کی روش پر چلنا چاہیے)۔

پرہیزگاروں پر انعام و اکرام: اور جو لوگ (ان کی طرح) پرہیزگار ہوں گے ان کیلئے عمدہ ٹھکانا ہے۔ یعنی ہمیشہ رہنے کے باغ۔ یوں کہ ان کیلئے ان کے دروازے کھلے ہوں گے جن میں وہ تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ اور ان میں بہت سے میوے اور پینے کی چیزیں

---

[1] مفسرین میں مشہور ہے کہ ان کے بال بچے چھت میں دب کر مر گئے تھے خدا تعالیٰ نے ان کو دوبارہ زندہ کیا مگر اس کیلئے نقل صحیح کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہم نے تفسیر کو اس پر مبنی نہیں کیا ۱۲ [2] اس کی تحقیق بھی ضروری ہے کہ ہماری شریعت میں یہ صورت بر کیلئے کافی نہیں ۱۲

منگاتے ہوں گے اوران کے پاس نیچی نظروں والی ہم عمر عورتیں ہوں گی۔ یہ وہ ہے جس کا تم سے روز حساب کیلئے وعدہ کیا جاتا ہے۔ الغرض یہ ہماری دین ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ یہ تو (متقیوں کیلئے) ہے۔

شریروں کی سزا: اور (اس کے برخلاف) شریروں کے لئے نہایت برا ٹھکانا ہے۔ یعنی جہنم کہ اس میں وہ داخل ہونگے پس وہ نہایت برا بستر ہے (خدا بچائے) یہ (ان کیلئے) ہے۔ سو وہ اسے چکھیں۔ یعنی گرم پانی اور پیپ اور (ان کے علاوہ) اسی قسم کی دوسری طرح طرح کی (تکلیف دہ) چیزیں نیز (جب روسا کفار کو جہنم میں داخل کیا جائے گا تو اس کے بعد ان کے پیرو لائے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ) یہ ایک جماعت ہے جو تمہارے ساتھ (جہنم میں) داخل ہوگی (اس کے جواب میں وہ کہیں گے کہ نہ مرحبا ہو ان کو (یعنی یہ برے لوگ ہیں اور ہم ان کی صورت دیکھنا نہیں چاہتے۔ اس کے جواب میں ان سے کہا جائے گا کہ) انہیں ضرور جہنم میں داخل ہونا ہے (خواہ تم پسند کرو یا ناپسند اور وہ داخل کر دیئے جائیں گے) اور یہ (نئے آنے والے ان کے اس قول کے جواب میں کہ ان کو مرحبا نہ ہو) یہ کہیں گے (کہ ہم کو نہیں) بلکہ خود تم کو مرحبا نہ ہو (کیونکہ) تمہیں تو اس کو ہمارے آگے لائے (جس میں ہمیں رہنا ہے) سو نہایت برا ہے (ہمارا یہ) رہنا۔ وہ یہ بھی کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار جو اسے ہمارے آگے لائے آپ انہیں دوزخ میں ہم سے دونا عذاب بڑھایئے اور وہ یہ بھی کہیں گے کہ یہ کیا بات ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھیں گے جن کو ہم برے لوگوں میں سے گنتے تھے۔ کیا ہم نے ان سے ٹھٹھا کیا تھا۔ یا ہماری نظریں ان سے چوک گئیں (غرض) یقیناً یہ بات بالکل صحیح ہے۔ یعنی دوزخیوں کا آپس کا (وہ) جھگڑا (جو اوپر بیان کیا گیا ہے)۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿٦٧﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿٦٨﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ
بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٦٩﴾ اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٠﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ
اِنِّيْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿٧١﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿٧٢﴾
فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ
مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۭ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿٧٥﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۭ خَلَقْتَنِيْ
مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿٧٦﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿٧٧﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى
يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٧٨﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿٧٩﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِلٰى يَوْمِ
الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿٨١﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٢﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٨٣﴾ قَالَ
فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿٨٤﴾ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ

مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿٨٦﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿٨٨﴾

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم کو (عذاب خداوندی سے) ڈرانے والا ہوں اور بجز اللہ واحد غالب کے کوئی لائق عبادت کے نہیں ہے وہ پروردگار ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان چیزوں کا جو ان کے درمیان میں ہیں (اور وہ) زبردست بڑا بخشنے والا ہے آپ کہہ دیجئے کہ یہ ایک عظیم الشان مضمون ہے جس سے تم (بالکل) ہی بے پرواہ ہو رہے ہو مجھ کو عالم بالا (کی بحث وگفتگو) کی کچھ بھی خبر نہ تھی جبکہ وہ (تخلیق آدم کے بارے میں) جھگڑا کر رہے تھے میرے پاس (جو وحی آتی ہے تو محض) اس سبب سے آتی ہے کہ میں (منجانب اللہ) صاف صاف ڈرانے والا (کر کے بھیجا گیا) ہوں جبکہ آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں گارے سے ایک انسان (یعنی انسان کے پتلے کو) بنانے والا ہوں سو جب میں اس کو پورا بنا چکوں اور اس میں (اپنی طرف سے) جان ڈال دوں تو تم سب اس کے روبرو سجدہ میں گر پڑنا۔ سو (جب اللہ نے) اس کو بنالیا تو سارے کے سارے فرشتوں نے (آدم کو) سجدہ کیا۔ مگر ابلیس نے کہ وہ غرور میں آ گیا اور کافروں میں سے ہو گیا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابلیس جس چیز کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اس کو سجدہ کرنے سے تجھ کو کون چیز مانع ہوئی کیا تو غرور میں آ گیا (اور واقع میں بڑا نہیں ہے) یا یہ کہ تو (واقع میں ایسے) بڑے درجہ والوں میں سے ہے کہنے لگا کہ (شق ثانی واقع ہے یعنی) میں آدم سے بہتر ہوں (کیونکہ) آپ نے مجھ کو نار سے پیدا کیا ہے اور اس (آدم) کو مٹی سے پیدا کیا ہے ارشاد ہوا تو (اچھا پھر) آسمان سے نکل کیونکہ بیشک تو (اس حرکت سے) مردود ہو گیا اور بیشک تجھ پر میری لعنت رہے گی قیامت کے دن تک کہنے لگا کہ پھر مجھ کو مہلت دیجئے قیامت کے دن تک ارشاد ہوا (کہ جب تو مہلت مانگتا ہے) تو (جا) تجھ کو وقت معین کی تاریخ تک مہلت دی گئی ہے۔ کہنے لگا (جب مجھ کو مہلت مل گئی تو (مجھ کو بھی) تیری عزت کی قسم کہ میں ان سب کو گمراہ کروں گا بجز آپ کے ان بندوں کے جو ان میں منتخب کئے گئے ہیں ارشاد ہوا کہ میں سچ کہتا ہوں اور میں تو (ہمیشہ) سچ ہی کہا کرتا ہوں کہ میں تجھ کو اور جو ان میں تیرا ساتھ دے ان سے سب سے دوزخ کو بھر دوں گا آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس قرآن (کی تبلیغ) پر نہ کچھ معاوضہ چاہتا ہوں اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں سے ہوں یہ قرآن تو (اللہ کا کلام اور) بس دنیا جہان والوں کے لئے ایک نصیحت ہے اور تھوڑے دنوں پیچھے تم کو اس کا حال معلوم ہو جائے گا (یعنی مرنے کے ساتھ ہی) حقیقت کھل جائے گی کہ یہ حق تھا۔

تفسیر تعلیم توحید: (اے رسول) آپ (ان لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ (میں جو تم سے یہ باتیں بیان کرتا ہوں تو) میں تو صرف تم کو خطرہ سے آگاہ کرنے والا ہوں (اور اس لئے تمہارے ماننے نہ ماننے میں میرا کوئی نفع نقصان نہیں ہے اگر تم مانو گے تو تمہارا فائدہ ہے اور نہ مانو گے تو تمہارا نقصان ہے) اور (میں تم سے کہتا ہوں کہ) کوئی معبود نہیں بجز اس اکیلے خدا کے جو سب کو دبائے ہوئے ہے۔ یعنی وہ جو پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ان کے درمیان کی چیزوں کا جو کہ بڑا زبردست اور بڑا بخشنے والا ہے (بس تم بجز اس کے کسی کی پرستش نہ کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ تمہیں معاف کر دے گا کیونکہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ ورنہ وہ تمہیں سزا دے گا اور کوئی تمہیں نہ بچا سکے گا

کیونکہ وہ بڑا زبردست اور بڑے دباؤ والا ہے۔ اس کی کوئی مزاحمت نہیں کر سکتا) آپ (ان سے) یہ بھی کہئے کہ یہ (جو میں تم سے بیان کرنا چاہتا ہوں کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ وہ) ایک بہت بڑی چیز ہے۔ جس سے تم روگرداں ہو اور مجھے ملاءِ اعلیٰ کے متعلق کوئی علم نہ تھا۔ جبکہ وہ آپس میں بحث ومباحثہ کر رہے تھے (بلکہ) وہ صرف میری طرف اس لئے وحی کیا جاتا ہے کہ میں کھلے خطرہ سے مطلع کرنے والا ہوں۔

تخلیق آدمؑ اور بحث مباحثہ: (وہ واقعہ جس کو میں بیان کرنا چاہتا ہوں یعنی ملاءِ اعلیٰ کا تخلیق آدمؑ کے متعلق بحث ومباحثہ اس کی قدرے تفصیل یہ ہے کہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ) جس وقت تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں انسان کو مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں۔ بس جس وقت میں اسے بالکل ہموار (اور مکمل کر چکوں اور اس میں اپنی (پیدا کی ہوئی) روح پھونک دوں تو تم اس کیلئے سجدہ کرتے ہوئے گر جانا جس پر سب فرشتوں نے سجدہ کیا۔

ابلیس کا سجدہ آدمؑ سے انکار اور انجام

بجز ابلیس کے اس نے تکبر کیا۔ اور وہ (اس وقت جب کہ اس نے سجدہ سے براہ تکبر انکار کیا) کافروں میں سے تھا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابلیس تجھے اس بات سے کیا چیز مانع ہوئی کہ تو اس کیلئے سجدہ کرے۔ جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا۔ کیا تو بڑا بنا یا تو واقع میں بڑوں میں سے تھا۔ اس نے کہا کہ میں (واقع میں) اس سے بہتر ہوں۔ کیونکہ آپ نے مجھے آگ سے پیدا کیا۔ اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ (جب تیری یہ حالت ہے کہ تو اپنے کو صرف آدمؑ ہی سے بہتر نہیں جانتا۔ بلکہ مجھ سے بھی بڑھ کر سمجھتا ہے۔ کیونکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ میرا حکم بیجا تھا) تو یہاں سے نکل جا۔ کیونکہ تو مردود ہے۔ اور جزا کے دن (یعنی قیامت تک) میری تجھ پر لعنت ہے (اور قیامت کے بعد بھی۔ کیونکہ احتمال رحمت قیامت تک ہے۔ اور اس کے بعد احتمال ہی نہیں کیونکہ وہ دار الجزاء ہے)۔

ابلیس کی درخواست: اس نے کہا کہ اے میرے پروردگار (جب آپ نے مجھے مردود کر دیا) تو آپ مجھے اس روز تک مہلت دیجئے جس روز وہ اٹھائے جائیں گے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ (جب تیری یہ خواہش ہے) تو تجھے وقت معلوم کے دن (یعنی قیامت) تک مہلت ہے۔ اس نے کہا کہ (اچھا جب مجھے مہلت ہے) تو تیری عزت کی قسم میں ان سب کو گمراہ کروں گا۔ بجز تیرے چیدہ بندوں کے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا (جب تو سب کو گمراہ کرے گا) تو یہ بالکل صحیح ہے اور میں صحیح بات ہی کہا کرتا ہوں کہ میں تجھ سے اور ان سے جو ان میں تیرا کہا مانیں سب سے دوزخ کو بھر دوں گا (یہ واقعہ ہے اور یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ بہت بڑی بات ہے۔ بس تم اسے غور سے سنو۔ اور اس سے عبرت حاصل کرو) آپ ان سے یہ بھی کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا (بلکہ محض تمہاری خیر خواہی سے کہتا ہوں) اور میں بات بنانے والوں میں بھی نہیں ہوں (چنانچہ نبوت سے پہلے کے حالات تم کو بخوبی معلوم ہیں۔ اور تم میری عادت سے بخوبی واقف ہو۔ اب عناد وانکار کرو تو یہ دوسری بات ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ) وہ (قرآن یا جو میں تم سے کہتا ہوں) تمام جہان کے لئے صرف نصیحت ہے۔ (اور میری بنائی ہوئی بات نہیں ہے) اور (گو اس وقت تم اس کا انکار کرو۔ مگر) ایک زمانہ کے بعد تم کو اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی (یعنی بعد مرنے کے)۔

سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانِيْ رُكُوْعَاتٍ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا

لَهُ الدِّيْنَ ﴿٢﴾ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا
لِيُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِىْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ
مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿٣﴾ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ
هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٤﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ
النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿٥﴾
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ
اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِىْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِىْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ
رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿٦﴾ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ عَنْكُمْ ۟ وَلَا
يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ
مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٧﴾ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ
ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِىَ مَا كَانَ يَدْعُوْۤا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ
لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ﴿٨﴾ اَمَّنْ
هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى
الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٩﴾

ترجمہ: سورۂ زمر مکہ میں نازل ہوئی اس میں پچھتر آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم کرنے والے ہیں۔ یہ نازل کی ہوئی کتاب ہے اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے ہم نے ٹھیک طور پر اس کتاب کو آپ کی طرف نازل کیا ہے سو آپ (قرآن کی تعلیم کے موافق) خالص اعتقاد کر کے اللہ کی عبادت کرتے رہیے یاد رکھو عبادت جو کہ (شرک سے) خالص ہو اللہ ہی کے لئے سزاوار ہے اور جن لوگوں نے خدا کے سوا اور شرکاء تجویز کر رکھے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم تو ان کی پرستش صرف اس لئے کرتے ہیں کہ ہم کو صرف خدا کا مقرب بنا دیں تو ان کے (اور ان کے مقابل اہل ایمان کے) باہمی اختلافات کا

(قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے گا اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو راہ پر نہیں لاتا جو (قولاً) جھوٹا اور (اعتقاداً) کافر ہو اگر (بالفرض) اللہ تعالیٰ کسی کو اولاد بنانے کا ارادہ کرتا تو ضرور اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا منتخب فرماتا وہ پاک ہے وہ ایسا اللہ ہے جو واحد ہے زبردست ہے اس نے آسمان اور زمین کو حکمت سے پیدا کیا وہ رات (کی ظلمت) کو دن (کی روشنی کے محل یعنی ہوا) پر لپیٹتا ہے اور دن (کی روشنی) کو رات پر لپیٹتا ہے اور اس نے ایک سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے کہ (ان میں سے) ہر ایک وقت مقرر تک چلتا رہے گا یاد رکھو کہ وہ زبردست ہے بڑا بخشنے والا (بھی) ہے اس نے تم لوگوں کو تن واحد (یعنی آدم) سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور (بعد اس حدوث کے) تمہارے (نفع بقا کے لئے) آٹھ نر و مادہ چار پایوں کے پیدا کئے وہ تم کو ماؤں کے پیٹ میں ایک کیفیت کے بعد دوسری کیفیت پر بناتا ہے تین تاریکیوں میں یہ ہے اللہ تمہارا رب اسی کی سلطنت ہے اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں سو (ان دلائل کے بعد) تم کہاں (حق سے) پھرے جارہے ہو اگر تم کفر کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہارا (تمہاری عبادت کا) حاجتمند نہیں اور وہ اپنے بندوں کے لئے کفر کو پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو گے تو اس کو تمہارے لئے پسند کرتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے (کے گناہ) کا بوجھ نہیں اٹھاتا پھر اپنے پروردگار کے پاس تم کو لوٹ کر جانا ہے سو وہ تم کو تمہارے سب اعمال جتلا دے گا وہ دلوں تک کی باتوں کا جاننے والا ہے اور مشرک آدمی کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کو اسی کی طرف رجوع ہو کر پکارنے لگتا ہے پھر جب اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے پاس سے نعمت (امن و آئش) عطا فرما دیتا ہے تو جس کے لئے پہلے سے (خدا کو) پکار رہا تھا اس کو بھول جاتا ہے اور خدا کے شریک بنانے لگتا ہے جس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ اللہ کی راہ سے دوسروں کو گمراہ کرتا ہے آپ (ایسے شخص سے) کہہ دیجئے کہ اپنے کفر کی بہار تھوڑے دنوں اور لوٹ لے (پھر آخرکار) تو دوزخیوں میں سے ہونے والا ہے بھلا جو شخص اوقات شب میں سجدہ و قیام (یعنی نماز) کی حالت میں عبادت کررہا ہو آخرت سے ڈرتا رہا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت کی امید کررہا ہو آپ کہہ دیجئے کہ کیا علم والے اور جہل والے (کہیں) برابر ہوتے ہیں وہی لوگ نصیحت پکڑتے ہیں جو اہل عقل (سلیم) ہیں۔

خدا کے لئے خالص عبادت کا مطالبہ

تفسیر: (واضح ہو کہ) یہ زبردست اور حکمت والے خدا کی جانب سے کتاب کی اتار ہے (اس میں کوئی شک نہیں پس تمہیں اس میں تردد نہ ہونا چاہئے) نیز ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب بالکل ٹھیک اتاری ہے۔ لہٰذا آپ کو چاہئے کہ آپ خدا کی یوں پرستش کریں کہ اطاعت کو اس کے لئے خالص رکھیں (اور اس میں کسی دوسرے کی اطاعت کی آمیزش نہ کریں) دیکھو خوب سمجھ لو کہ خالص (اور بلا آمیزش) اطاعت خدا کے لئے مخصوص ہے۔ اور جن لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں (وہ[1] خدا کی خالص عبادت نہیں کرتے بلکہ وہ اس میں دوسروں کو بھی شریک کرتے ہیں۔ یہ ان کی سخت غلطی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ) ہم ان کی اس لئے پرستش کرتے

---

[1] اشارة الیٰ ان الخبر محذوف بدلالة الکلام فوقف السجاد ندی علیٰ اولیاء صحیح واللہ اعلم ۱۲

ہیں کہ وہ ہم کو خدا سے قریب کر دیں (سو یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ جن کی وہ پرستش کرتے ہیں۔ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں کہ نہ وہ خود مقرب ہیں اور نہ ان میں کسی کو مقرب بنانے کی صلاحیت ہے۔ جیسے بت۔ اور کچھ ایسے ہیں جو مقرب ہیں مگر خود ان کو ان کا یہ فعل پسند نہیں ہو سکتا اور نہ پوری طرح ان کو ان کی پرستش کی اطلاع ہو سکتی ہے۔ جیسے فرشتے انبیاء اور اولیاء۔ بس جبکہ نہ وہ ان کی عبادت سے پورے طور پر واقف ہیں۔ اور نہ جس قدر وہ واقف ہیں اس قدر کو پسند کرتے ہیں تو وہ ان کو مقرب کیسے بنا دیں گے اور خاص کر ایسی حالت میں خود خدا کو یہ بات پسند نہیں اور وہ اس کو سخت برا سمجھتا ہے۔ پھر وہ خدا کا مقرب کیسے بنا سکتے ہیں۔ الغرض یہ ان کا خیال محض باطل ہے۔

قیامت میں فیصلہ: چنانچہ قیامت میں) حق تعالیٰ ان کے درمیان ان تمام امور میں فیصلہ کرے گا۔ جن میں وہ (حق کے ساتھ) اختلاف رکھتے ہیں (اور یہ سوال کہ اب ہی ان کو کیوں ہدایت نہیں کر دیتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ جھوٹے اور سخت منکر ہیں۔ جن کا انکار حد عناد کو پہنچا ہوا ہے اور) وہ یقیناً خدا ایسے کو ہدایت نہیں کرتا۔ جو جھوٹے اور سخت منکر ہوں (اور دیدہ و دانستہ حق سے انحراف کرتے ہوں۔

کافروں کا غلط اعتقاد اور اس کی تردید

ان کا یہ بھی خیال ہے کہ خدا نے بیٹیاں بنائیں۔ سو ان کا یہ خیال بھی لغو ہے۔ کیونکہ) اگر خدا کو اولاد بنانا منظور ہوتا تو (بیٹیاں کیوں بناتا۔ جو کہ خود ان کو بھی ناپسند ہیں۔ بیٹے کیوں نہ بناتا۔ کیونکہ) وہ اپنی مخلوق میں سے جو چاہتا منتخب کر لیتا (اسے اس سے مانع کون تھا۔ مگر اسے یہ منظور ہی نہیں تھا کیونکہ) وہ پاک ہے (اولاد بنانے سے کیونکہ) وہ ایسا خدا ہے جو کہ اکیلا ہے اور سب پر دباؤ رکھنے والا ہے (اس لئے کسی میں اس کا بیٹا بیٹی بننے کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔ کیونکہ سب اس کے مخلوق اور مملوک اور محکوم ہیں اور اس لئے اس کے بیٹا بیٹی نہیں ہو سکتے پھر یہ اس کے توحد اور تفرد کے بھی منافی ہے۔ پس جبکہ نہ اولاد بنانا اس کے شایان ہے اور نہ کسی میں اس کی اہلیت ہے پھر وہ بیٹا بیٹی بنائے تو کیونکر بنائے۔

واحد و قہار خدا: اس کے واحد اور قہار ہونے کی دلیل یہ ہے کہ) اس نے آسمانوں کو اور زمین کو (یعنی تمام عالم کو) بجا طور پر پیدا کیا وہ رات کو دن پر لپیٹتا ہے۔ اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے۔ اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے۔ چنانچہ ہر ایک ایک میعاد معین تک برابر چلتا رہے گا (اور یہ باتیں کسی اور میں نہیں۔ تو اس کا توحد و قہر ہر دو ثابت ہیں) دیکھو خوب سن لو وہ نہایت زبردست اور بڑا بخشنے والا ہے (اس لئے وہ بصورت اصرار علی المعصیت تم کو سخت سزا دے گا اور بصورت استغفار تم کو معافی دے گا۔ پس تم اس سے معافی چاہو۔ اور مخالفت کو چھوڑو۔

اللہ تعالیٰ کی کاریگری: دیکھو) اس نے تم کو ایک جہان سے پیدا کیا۔ پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا۔ اور تمہارے لئے مویشیوں میں سے آٹھ جوڑے[1] بنائے۔ وہ تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ میں رفتہ رفتہ تین تاریکیوں میں پیدا کرتا ہے۔ (ایک تاریکی شکم دوسری تاریکی رحم تیسری تاریکی مشیمہ) یہ ہے خدا تمہارا پروردگار (جو کہ ایسا کامل القدرۃ کامل العلم ہے۔ نہ کہ وہ جن کو تم پوجتے ہو) اسی کی حکومت ہے (جیسا کہ اُس کے تفرد فی التصرف سے اہر ہے) اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے (جیسا کہ دلائل سے ثابت ہوا) پھر تم کہاں پھرے جا رہے ہو (کہ اس کو چھوڑ کر دوسروں کو پوجتے ہو) بڑی نادانی کی بات ہے۔ تم کو واضح ہو کہ) اگر تم کفر کرو تو خدا (کا کچھ ضرر نہیں کیونکہ وہ) تم سے بے نیاز ہے۔ اور (باوجود اس کے جو وہ تم کو اس سے روکتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ) وہ اپنے بندوں کے لئے کفر کو پسند نہیں کرتا (کیونکہ کفر نہایت بری چیز ہے) اور اگر (بجائے کفر کے) تم شکر کرو تو وہ اس کو تمہارے لئے پسند کرے گا (کیونکہ شکر در حقیقت عمدہ چیز ہے) اور (تم

---

[1] گائے، بیل۔ اونٹ، اونٹنی۔ مینڈھا، بھیڑ۔ بکرا، بکری ۱۲

کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ) کوئی گناہ گار کسی دوسرے کا گناہ نہ اٹھائے گا (بلکہ اس کو اس کا خمیازہ خود ہی جھیلنا پڑے گا) پھر تمہارے پروردگار ہی کی طرف تمہاری واپسی ہوگی۔ جس پر وہ تم کو تمہارے سب کام جو تم کرتے رہے ہو بتلا دے گا۔ کیونکہ وہ دلوں کی باتوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔ (دوسری باتیں تو درکنار۔ پس تم کو شکر ہی کرنا چاہئے۔ اور کفر ہرگز نہ کرنا چاہئے۔ ورنہ انجام کار پچھتانا پڑے گا)۔

آدمی کا حال: اور (یہ عجیب بات ہے کہ) جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو اس کی طرف رجوع ہو کر پکارتا ہے (اور اس وقت اسے کوئی شریک نہیں یاد آتا) اور جبکہ وہ اس کو اپنی طرف سے نعمت عطا کرتا ہے تو وہ اس بات کو بالکل بھول جاتا ہے جس کے لئے وہ خدا کو پہلے پکارتا تھا (اور یہ نہیں خیال کرتا کہ جس خدا نے وہ تکلیف پہلے دی تھی وہ اب بھی دے سکتا ہے۔ اور اس لئے جس طرح اس کی ہمیں پہلے ضرورت تھی اب بھی ہے) اور (اسے بھول کر) خدا کے لئے شریک بناتا ہے۔ تاکہ (اپنے ساتھ دوسروں کو بھی) اس کی راہ سے بھٹکائے۔ آپ (ایسے شخص سے) کہہ دیجئے کہ تھوڑے دنوں اپنے کفر سے فائدہ اٹھالے (اس کے بعد تجھے اس کا نتیجہ معلوم ہوگا کیونکہ) تو دوزخیوں میں سے ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو لازم آئے گا کہ ایک اطاعت شعار ایک کامل نافرمان کے برابر ہو جائے تو)

اطاعت شعار اور نافرمان

کیا جو شخص رات کے اوقات میں یوں اطاعت کرتا ہے کہ سجدہ کرتا ہے اور کھڑا رہتا ہے آخرت سے ڈرتا ہے۔ اور رحمت کا امیدوار ہے (وہ اسکے برابر ہو جائے گا۔ جو رات دن مخالفت پر کمر بستہ رہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ اس میں[۱] اسکی اطاعت کی ناقدری ہے۔ کیونکہ جب معصیت کا انجام بھی وہی ہے جو طاعت کا۔ تو طاعت بے سود ہوئی۔ اور مطیع کی تمام جدوجہد اکارت ہوگئی) آپ ان سے کہئے کہ کیا (تمہارے نزدیک) جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے دونوں برابر ہیں (جبکہ نہیں تو مؤمن و کافر کیسے برابر ہو جائیں گے۔ یہ باتیں ایسی ہیں جن کو سن کر ان کو فوراً ایمان لے آنا چاہئے مگر) نصیحت تو اہلِ عقل ہی قبول کرتے ہیں (جو عقل سے کورا ہو وہ کیا نصیحت مانے گا خیر اے رسول اگر یہ لوگ نہیں مانتے تو نہ مانیں۔

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۱۰ قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝۱۱ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۱۲ قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۱۳ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۝۱۴ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ۭ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝۱۵ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ

---

[۱] واضح ہو کہ ایسے مقام پر ظاہر یہ ہے کہ یوں کہا جائے گا کہ کیا کافر مؤمن کے برابر ہو جائے گا۔ لیکن قرآن میں جہاں ایسی ترکیب واقع ہوئی ہے وہاں اس کا الٹا ہے۔ اور یوں ہے کہ کیا مؤمن کافر کے برابر ہو جائے گا اس کے متعلق مجھے بہت عرصہ سے خلجان تھا مگر بحمد اللہ اس وقت حل ہو گیا۔ اور معلوم ہو گیا کہ اس میں بڑا باریک نکتہ ہے۔ وہ یہ کہ کافر کا مؤمن کے مثل ہو جانا اتنا بعد نہیں ہے جتنا مؤمن کا کافر کے برابر ہو جانا۔ کیونکہ کافر کو معاف کر کے اس کو درجات دیدینا از قبیل فضل ہے اور مؤمن کو جزاء میں کافر کے برابر کر دینا اس کی طاعت کو بے نتیجہ بنانا ہے۔ والا یخفی بعد وفتد بر واللہ اعلم ۱۲

ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ۚ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ

اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِيْنَ

يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۭ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۭ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ ﴿۱۹﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ

لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِى الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا

اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾

ترجمہ: (آپ) مومنین کو میری طرف سے کہیے کہ اے ایمان والے بندو تم اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو جو لوگ اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لئے نیک صلہ ہے اور اللہ کی زمین فراخ ہے مستقل رہنے والوں کو ان کا صلہ بے شمار ہی ملے گا آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو (منجانب اللہ) حکم ہوا ہے کہ میں اللہ کی اس طرح عبادت کروں کہ عبادت کو اس کے لئے خاص رکھوں اور مجھ کو یہ (بھی) حکم ہوا ہے کہ (اس) امت کو (لوگوں میں) سب مسلمانوں سے اول میں ہوں (آپ یہ بھی کہہ دیجئے) اگر (بافرض محال میں) اپنے رب کا کہنا نہ مانوں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں آپ کہہ دیجئے کہ میں تو اللہ ہی کی عبادت اس طرح کرتا ہوں کہ اپنی عبادت کو اسی کے لئے خاص رکھتا ہوں سو خدا کو چھوڑ کر تمہارا دل جس چیز کو چاہے اس کی عبادت کرو آپ (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ پورے زیاں کار وہی لوگ ہیں جو اپنی جانوں سے اور اپنے متعلقین سے قطعاً قیامت کے روز خسارہ میں پڑے یاد رکھو کہ صریح خسارہ یہی ہے ان کے لئے ان کے اوپر سے بھی آگ کے محیط شعلے ہوں گے اور ان کے نیچے سے بھی آگ کے محیط شعلے ہوں گے یہ وہی (عذاب) ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اے میرے بندو مجھ سے (یعنی میرے عذاب سے) ڈرو اور جو لوگ شیطان کی عبادت سے بچتے ہیں (مراد غیر اللہ کی عبادت ہے) اور (ہمہ تن) اللہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں وہ مستحق خوش خبری سنانے کے ہیں سو آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنا دیجئے جو اس کلام (الٰہی) کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر اس کی اچھی اچھی باتوں پر چلتے ہیں یہی ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی اور یہی ہیں جو اہل عقل ہیں بھلا جس شخص پر عذاب کی (ازلی تقدیری) بات محقق ہو چکی تو کیا آپ ایسے شخص کو جسے (علم الٰہی میں) دوزخ ہی میں جانا ہے چھڑا سکتے ہیں لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لئے) جنت کے) بالا خانے (ہیں) جن کے اوپر اور بالا خانے ہیں جو بنے بنائے تیار ہیں ان کے نیچے نہریں چل رہی ہیں یہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اور اللہ وعدہ میں خلاف نہیں کرتا (اے مخاطب) کیا تو نے (اس بات پر)

نظر نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس کو زمین کی سوتوں میں داخل کر دیتا ہے پھر (جب وہ ابلتا ہے) اس کے ذریعہ سے کھیتیاں پیدا کرتا ہے جس کی مختلف قسمیں ہیں پھر وہ کھیتی خشک ہو جاتی ہے سو تو اس کو زرد دیکھتا ہے پھر (اللہ تعالیٰ) اس کو چورا چورا کر دیتا ہے اس (نمونہ) میں اہل عقل کے لئے بڑی عبرت ہے۔

مؤمنوں کو حکمِ خداوندی

تفسیر: آپ (مؤمنین سے) کہیئے کہ (حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ) اے میرے بندو! جو کہ ایمان لے آئے ہو تم خدا سے ڈرتے رہو (اور کافروں کے بہکانے سے یا ان کی ایذا سے کفر میں نہ پھنس جانا کیونکہ) جن لوگوں نے اس دنیا میں نیکی کی ہے ان کو نیکی ملے گی اور خدا کی زمین فراخ ہے (اگر یہاں تم کو دین کی وجہ سے تکلیف دی جاتی ہے۔ اور تم سے برداشت نہیں ہو سکتی۔ تو اور کہیں ہجرت کر جاؤ۔ لیکن دین کو نہ چھوڑو گو ہجرت میں بھی تکلیف ہے لیکن) جو لوگ (خدا کی راہ میں مصائب پر صبر کرنے والے ہیں (خواہ وہ کفار کی تکالیف ہوں یا ہجرت کی) ان کو ان کا بیشمار معاوضہ دیا جائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم

(اے رسول یہ لوگ آپ کو بھی کفر کی دعوت دیتے ہیں۔ لہٰذا) آپ (ان سے) کہیئے کہ مجھے حکم کیا گیا ہے کہ میں خدا کی یوں پرستش کروں کہ اس کے لئے اطاعت کو خالص (اور بے میل) رکھوں۔ اور مجھے یہ بھی حکم کیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔ آپ یہ بھی کہیئے کہ اگر میں مخالفت کروں تو مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔ آپ یہ بھی کہیئے کہ میں تو صرف خدا کی عبادت کروں گا یوں کہ اپنی اطاعت کو ان کے لئے خالص (اور بے میل) رکھوں گا (ہاں اگر تم کو یہ منظور نہیں) سو تم اس کے سوا جس کی چاہے عبادت کرو۔

گھاٹے والے: آپ (ان سے) یہ بھی کہیئے کہ پورے گھاٹے والے وہ ہیں جنہوں نے اپنی جانیں اور اپنے متعلقین قیامت کے دن سب کھو دیئے۔ خوب سن لو کہ یہ کھلا ہوا گھاٹا ہے (کیونکہ) ان لوگوں کے لئے ان کے اوپر سے بھی آگ کے چھپر ہوں گے۔ اور ان کے نیچے سے بھی چھپر ہوں گے۔ یہ وہ (خطرناک حالت) ہے جس سے خدا اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ پس اے میرے بندو! تم مجھ سے ڈرو (تا کہ اس بلا سے بچ جاؤ) اور جو (برخلاف اس کے) جو لوگ شیطانوں سے بچتے رہے یعنی اس سے کہ وہ ان کی پرستش کریں۔ اور حق تعالیٰ کی طرف رجوع ہوئے۔ ان کے لئے خوشی کی بات ہے۔ پس آپ میرے ان بندوں کو خوشی سنا دیجئے جو کہ بات سن کر اس اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے ہدایت دی ہے۔ اور یہ ہی اہلِ عقل ہیں۔

جن پر عذاب کا فیصلہ ہو چکا

(اے رسول جب آپ کو ان کی باتوں سے رنج ہوتا ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ یہ کسی طرح راہِ راست پر آجائیں) سو کیا جس پر حکم عذاب ثابت ہو چکا (اس کی نسبت آپ ایسا چاہتے ہیں۔ آپ ایسا خیال نہ کریں۔ کیونکہ وہ تو گویا جہنم میں جا چکے) پس کیا آپ ان کو چھڑا تے ہیں جو دوزخ میں ہیں۔ (یہ نہیں ہو سکتا۔ پس آپ ہرگز غم نہ کیجئے۔ خیر کفار کے لئے دوزخ ہے۔

ڈرنے والے: لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے بالا خانے ہوں گے۔ جن کے اوپر اور بالا خانے بنے ہوئے ہوں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ وعدہ ہو چکا ہے اللہ (اس لئے اس کا پورا ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ) اللہ اپنے وعدے

کے خلاف نہیں کرتا۔ خیر آپ کہئے کہ مجھے توحید کا حکم کیا گیا ہے۔ اور شرک سے منع کیا گیا ہے کیونکہ توحید حق ہے اور شرک باطل ہے۔ کیونکہ) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا۔ اس کے بعد وہ اسے اس کے چشموں میں لے گیا۔ اس کے بعد وہ اس سے رنگ برنگ کی کھیتی نکالتا ہے اس کے بعد وہ تیاری پر آتی ہے۔ اب تو اسے زرد دیکھتا ہے پھر وہ اسے ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ اس میں نصیحت ہے اہلِ عقول کے لئے (اور وہ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ قدرت اور یہ تصرفاتِ عجیبہ اور کسی کے لئے حاصل نہیں۔ لہٰذا اور کوئی خدا نہیں)

أَفَمَن شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٢﴾ اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾ أَفَمَن يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٢٤﴾ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٥﴾ فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾ قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٢٨﴾ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٩﴾ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾

ترجمہ: سو جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام (کے قبول کرنے) کے لئے کھول دیا اور وہ اپنے پروردگار کے (عطا کئے ہوئے) نور پر ہے کیا وہ شخص اور اہلِ قساوت برابر ہیں سو جن لوگوں کے دل خدا کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے پھر ان کے لئے بڑی خرابی ہے یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں اللہ تعالیٰ نے بڑا عمدہ کلام نازل فرمایا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ باہم ملتی جلتی ہے بار بار دہرائی گئی ہے جس سے ان لوگوں کے جو کہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں بدن کانپ اٹھتے ہیں ان کے بدن اور دل نرم اور (منقاد) ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں یہ قرآن اللہ کی ہدایت ہے جس کو وہ چاہتا ہے اس کے ذریعہ سے ہدایت کرتا ہے اور خدا جس کو گمراہ کرتا ہے اس کا کوئی ہادی نہیں بھلا جو شخص اپنے منہ کو قیامت کے روز سخت

عذاب کی سپر بنادے گا اور ایسے ظالموں کو حکم ہوگا کہ جو کچھ تم کیا کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو۔ تو کیا یہ (معذب) اور جو ایسا نہ ہو برابر ہو سکتے ہیں جو لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں انہوں نے بھی (حق کو) جھٹلایا تھا سو ان پر (خدا کا) عذاب ایسے طور پر آیا کہ ان کو خیال بھی نہ تھا سو اللہ تعالیٰ نے ان کو اسی دنیوی زندگی میں بھی رسوائی کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب اور بھی بڑا (اور سخت) ہے کاش یہ لوگ سمجھ جاتے اور ہم نے لوگوں کو (ہدایت) کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کے (ضروری) عمدہ مضامین بیان کئے ہیں تا کہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں جس کی کیفیت یہ ہے کہ وہ عربی قرآن ہے جس میں ذرا کجی نہیں (اور) تا کہ یہ لوگ ڈریں اللہ تعالیٰ نے (موحد ومشرک کے بارے میں) ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک شخص (غلام) ہے جس میں کئی ساجھی ہیں جن میں باہم ضد اضدی بھی ہے اور ایک اور شخص ہے کہ پورا ایک ہی شخص کا (غلام) ہے (تو) کیا ان دونوں کی حالت یکساں (ہوسکتی) ہے الحمد للہ بلکہ (قبول تو کیا) ان میں سے اکثر سمجھتے بھی نہیں آپ کو بھی مرنا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے پھر قیامت کے روز تم مقدمات اپنے رب کے سامنے پیش کرو گے (اس وقت عملی فیصلہ ہو جاوے گا)۔

سخت دل والے خدا کی نظر میں

تفسیر: پھر (جبکہ واقعہ یہ ہے تو) کیا وہ شخص جس کے سینہ کو حق تعالیٰ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے اور اب وہ اپنے رب کی جانب سے روشنی پر قائم ہے (اس جیسا ہو جائے گا جو ہٹ دھرم ضدی اور کسی طرح ہدایت کو قبول کرنے والا نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اور جبکہ ان میں تفاوت ضروری ہے تو) پھر بڑی خرابی ہے ان لوگوں کے لئے جن کے دل خدا کے ذکر سے سخت ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں (اور گمراہی کا نتیجہ ہدایت کے خلاف ہونا ضروری ہے۔ اور اس لئے ضروری ہے کہ ان کے لئے بڑی خرابی ہو۔ جبکہ ہدایت والوں کے لئے بڑی کامیابی ہے ورنہ ہدایت والوں کا گمراہوں کے برابر ہونا اور ہدایت کا بے سود ہونا ثابت ہوگا۔

قرآن میں تکرار

(دیکھو) اللہ نے بہت عمدہ بات نازل کی ہے۔ یعنی وہ کتاب جس کے مضامین وعبارات ملتے جلتے (اور ایک دوسرے سے غیر مختلف) اور (بغرض نصیحت) بار بار دہرائے ہوئے ہیں جس سے ان لوگوں کی کھالیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر یرے لیتی ہیں۔ پھر ان کی کھالیں اور دل خدا کی یاد کی طرف مائل ہو کر نرم ہو جاتے ہیں (وجہ یہ کہ) وہ خدا کی ہدایت ہے۔ وہ اس کے ذریعہ سے جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے (اور چاہتا اسی کو ہے جو اپنی ہدایت خود چاہے) اور جس کو (اس کے تعنت (عناد کی وجہ سے) خدا گمراہ کرے۔ اس کو کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔ پس (جبکہ آدمی دو قسم کے ہیں۔ ایک ہدایت یافتہ اور دوسرا گمراہ۔ تو) کیا جو شخص[1] برائے خدا (یعنی خدا کی خوشنودی حاصل کرے) قیامت میں میرے

---

[1] القول قد اول المفسرون هذا الكلام بان المراد عن يتقى الكافر. وجعلواضمير وجه لودار اور ابالوجه عضوه المعروف ورجهر ارتقاء الكافر بوجه صموء العذاب بتوجيهات ركيكة. والحق ان المراد بمن يتقى المومن وضمير وجه عائد الى الله تعالىٰ. والمراد بالوجه الرضاء كمافى قولهم ابتغاء لوجه الله . وهو خال عن التكلف ويؤيده انه جعل الله تعالىٰ فى امثال هذا التركيب المومن شبيهاً والكافر مشبهابه كمالا يخفى على المتتبع. فلا وجه للعكس ههنافيقاس هذا الكلام علىٰ نظائره فافهم ۱۲

عذاب سے بچتا ہے (وہ اس جیسا ہو جائے گا۔ جو دوڑ کر عذاب میں گرتا ہے۔ ہر گز نہیں۔ بلکہ اول کو صلہ ملے گا۔ اور ثانی کو سزا ہوگی)۔

جھٹلانے والوں کا انجام

اور ان ظالموں سے کہا جائے گا کہ تم ان کاموں کا مزہ چکھو جو تم کرتے رہے ہو۔ ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی تکذیب کی تھی۔ جس پر ان کے پاس ایسی جگہ سے عذاب آیا تھا جہاں سے آنے کا ان کو علم بھی نہ تھا۔ پس خدا نے ان کو دنیا ہی میں رسوائی کا مزہ چکھا دیا۔ اور آخرت کا عذاب تو اس سے بہت بڑا ہے۔ کاش وہ سمجھیں (اور اپنے کوتاہی سے بچائیں)

قرآن میں مثالیں:

اور ہم نے اس قرآن میں (ان کی ہدایت کے لئے) ہر قسم کی مثالیں بیان کیں۔ بدیں توقع کہ وہ نصیحت قبول کریں۔ یعنی عربی زبان کے قرآن میں جو کہ کجی والا نہیں ہے۔ بدیں توقع کہ وہ (عربی ہونے کی وجہ سے اس کو سمجھیں اور اس کی باتوں پر عمل کریں۔ اور ان باتوں کے صحیح ہونے کی وجہ سے وہ عذاب سے) بچ جائیں (چنانچہ انہیں مثالوں میں سے ایک مثال یہ ہے کہ) خدا ایک ایسے شخص کو بطور مثال کے بیان کرتا ہے کہ جس میں کئی شخص بدخو شریک ہیں (جو کہ ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکتے) اور ایک ایسے شخص کو بھی جو پورا ایک ہی کا ہے۔ کیا یہ دونوں حالت میں برابر ہیں ہر گز نہیں (کیونکہ پہلا شخص بیچارہ ہر وقت مصیبت میں ہے۔ کہ ایک کا کہا مانتا ہے تو دوسرا ناخوش ہوتا ہے۔ اور دوسرے کا کہنا مانتا ہے تو یہ خفا ہوتا ہے۔ برخلاف دوسرے شخص کے کہ اسے یہ قصہ پیش نہیں آتا۔ پس توحید لامحالہ شرک سے بہتر ہوگی۔ کیونکہ شرک پہلے شخص کی مثل ہے اور موحد دوسرے کی) الحمد اللہ (کہ حجت تمام ہوئی۔ یہ بات بہت صاف ہے۔ اور ایسی نہیں کہ کسی کی سمجھ میں نہ آئے) بلکہ بہت سے جانتے نہیں (اس لئے کہ جاننے کا قصد نہیں کرتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت

خیر اے رسول) آپ بھی مرنے والے ہیں اور وہ بھی مرنے والے ہیں اس کے بعد تم قیامت میں خدا کے سامنے جھگڑو گے (اس وقت ہم تمہارا فیصلہ کریں گے۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اب ہم پھر مضمون سابق کی طرف عود کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جب کہ ضرب مثل کے ذریعہ سے شرک کا بطلان واضح ہو چکا تو)۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ
اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾
لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ
هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ قُلْ حَسْبِيَ
اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ
فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَا
عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ
عَلَيْهَا وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾

ترجمہ: سو اس شخص سے زیادہ بے انصاف کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے اور سچی بات کو (یعنی قرآن کو) جبکہ وہ اس کے پاس (رسول کے ذریعہ سے) پہنچی جھٹلاوے کیا (قیامت کے دن) جہنم میں ایسے کافروں کا ٹھکانا ہوگا اور جو لوگ سچی بات لے کر آئے اور خود بھی اس کو سچ جانا تو یہ لوگ پرہیزگار ہیں (ان کا فیصلہ یہ ہوگا) وہ جو کچھ چاہیں گے ان کے لئے ان کے پروردگار کے پاس سب کچھ ہے یہ صلہ ہے نیکوکاروں کا۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ان سے ان کے برے عملوں کو دور کردے اور ان کے نیک کاموں کے عوض ان کو ان کا ثواب دے کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندہ (خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت) کیلئے کافی نہیں اور یہ لوگ آپ کو ان (جھوٹے معبودوں) سے ڈراتے ہیں جو خدا کے سوا (تجویز کر رکھے) ہیں اور جس کو خدا گمراہ کرے اس کا کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔ اور جس کو وہ ہدایت دے اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں کیا خدا تعالیٰ زبردست انتقام لینے والا نہیں ہے اور اگر (آپ) ان سے پوچھیں کہ آسمان اور زمین کو

کس نے پیدا کیا ہے تو یہی کہیں گے کہ اللہ نے۔ آپ (ان سے) کہیے کہ بھلا پھر تو یہ بتلاؤ کہ خدا کے سوا تم جن معبودوں کو پوجتے ہو اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو کوئی تکلیف پہنچانا چاہے کیا یہ معبود اس کی دی ہوئی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں یا اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی رحمت کرنا چاہے کیا یہ معبود اس کی عنایت کو روک سکتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ (اس سے ثابت ہو گیا کہ) میرے لئے خدا کافی ہے توکل کرنے والے اسی پر توکل کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ تم اپنی حالت پر عمل کئے جاؤ میں بھی عمل کر رہا ہوں سو اب جلدی تم کو معلوم ہوا جاتا ہے کہ وہ کون شخص ہے جس پر (دنیا میں) ایسا عذاب آیا چاہتا ہے جو اس کو رسوا کر دے گا اور (بعد مرگ) اس پر دائمی عذاب نازل ہو گا ہم نے آپ پر یہ کتاب لوگوں کے (نفع کے) لئے اتاری ہے جو حق کو لئے ہوئے ہے سو جو شخص راہ راست پر آوے گا تو اپنے نفع کے واسطے اور جو شخص بے راہ رہے گا تو اس کا بے راہ ہونا (یعنی اس کا وبال اسی پر پڑے گا اور آپ ان پر (کچھ بطور ذمہ داری کے) مسلط نہیں کئے گئے۔

تفسیر : **خدا پر جھوٹ:** پھر اس سے زیادہ کون ظالم ہو گا جو (خدا کے لئے) شریک بنا کر) خدا پر جھوٹ بولے۔ اور سچ (یعنی توحید) کو جھٹلائے۔ جبکہ وہ اس کے پاس آئے (خیر کچھ مضائقہ نہیں) کیا جہنم میں ان کافروں کا ٹھکانا نہ ہو گا (ضرور ہو گا۔ پس ہم اس وقت ان کو ان باتوں کا مزہ چکھا دیں گے) اور (برخلاف ان کے) جو سچی بات (یعنی توحید) لایا ہے۔ اور جنہوں نے اس کی تصدیق کی یہ لوگ پرہیز گار ہیں۔ ان کے لئے ان کے پروردگار کے یہاں وہ چیزیں ہیں جو وہ چاہیں گے یہ صلہ ہے اچھے حکم کرنے والوں کا (وہ ان کو جزا دے گا) تاکہ اللہ ان سے ان کے برے کاموں کو دور کر دے۔ اور ان کو ان کے اچھے کاموں سے صلہ دے جو وہ کرتے رہے ہیں (اے رسول) کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں (ہے اور ضرور ہے۔ تو پھر خدا کے ہوتے ہوئے غیر خدا سے ڈرانے کے کیا معنے) اور (باوجود اس کے) وہ آپ کو غیر خدا (یعنی اپنے معبودوں) سے ڈراتے ہیں (یہ سخت گمراہی ہے) اور جس کو خدا گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت کرنے والا نہیں اور (اسی طرح) جس کو خدا ہدایت کرے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا بھی نہیں۔ کیا خدا زبردست اور بدلہ لینے نہیں (ہے اور ضرور ہے۔ پھر وہ اس سے کیوں نہیں ڈرتے۔ اور خواہ مخواہ اس کی مخالفت پر کیوں مصر ہیں۔ خیر یہ لوگ آپ کو ڈراتے ہیں)۔

خدا کا اقرار: اور (باوجود اس کے) اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا۔ تو وہ کہیں گے کہ اللہ نے۔ اب آپ کہئے کہ بھلا تم سمجھے بھی۔ جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو۔ اگر خدا مجھے کوئی تکلیف دینا چاہے تو کیا وہ اس کی (دی ہوئی) تکلیف کو دور کرنے والے ہیں۔ یا وہ مجھ پر رحمت کرنا چاہے تو کیا وہ اس کی رحمت کو روک دینے والے ہیں (اس کا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ نہیں۔ لہٰذا) آپ کہئے کہ مجھے خدا کافی ہے (اور تمہارے عاجز ولاچار معبودوں کی کوئی ضرورت نہیں) اور اسی پر بھروسہ رکھنے والوں کو بھروسہ رکھنا چاہئے (اس لئے میں ایسے پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ اور تمہارے معبودوں سے جن سے تم مجھے ڈراتے ہو۔ بالکل نہیں ڈرتا)

اپنا اپنا کام کرو فیصلہ قیامت میں

آپ (ان سے) یہ بھی کہئے کہ تم اپنی جگہ کام کرتے رہو۔ میں (اپنی جگہ) کام کر رہا ہوں۔ سو عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کے پاس وہ عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کرے اور کس پر پائدار عذاب واقع ہوتا ہے (آیا وہ میں ہوں یا تم) ہم نے لوگوں کی خاطر آپ پر یہ کتاب بالکل ٹھیک اتاری ہے۔ اب جو کوئی ہدایت پائے تو اپنے لئے اور جو کوئی گمراہ ہو تو وہ اپنے اوپر گمراہ ہوتا ہے (اور اسی کو اس کا خمیازہ اٹھانا پڑے

گا۔ اور آپ ان پر مسلط نہیں ہیں (کہ ان کے افعال کی آپ سے باز پرس ہو۔ بس آپ ان کے افعال کی فکر میں نہ پڑیے اپنا کام کیے جایئے خواہ کوئی مانے یا نہ مانے۔ مگر واقعہ یہی ہے کہ خدا کا کوئی شریک نہیں۔ کیونکہ)

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ
قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ
شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ
يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا
بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾
وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ
الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ؗ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ
هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ
اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ
هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾

ترجمہ: اللہ ہی قبض یعنی (معطل) کرتا ہے ان جانوں کو ان کی موت کے وقت اور ان جانوں کو بھی جن کی موت نہیں آئی ان کے سونے کے وقت پھر ان جانوں کو تو روک لیتا ہے جن پر موت کا حکم فرما چکا ہے اور باقی جانوں کو ایک میعاد معین تک کے لئے رہا کر دیتا ہے اس میں ان لوگوں کے لئے جو کہ سوچنے کے عادی ہیں دلائل ہیں ہاں کیا ان (مشرک) لوگوں نے

خدا کے سوا دوسروں کو (معبود) قرار دے رکھا ہے جو (ان کی) سفارش کریں گے آپ کہہ دیجئے کہ اگر چہ یہ کچھ بھی قدرت نہ رکھتے ہوں اور کچھ بھی علم نہ رکھتے ہوں آپ کہہ دیجئے کہ سفارش تو تمام تر خدا ہی کے اختیار میں ہے تمام آسمانوں اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے پھر تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے اور جب فقط اللہ ہی کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل منقبض ہوتے ہیں جو کہ آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر کرتا ہے تو اسی وقت وہ لوگ خوش ہو جاتے ہیں آپ کہیے کہ اے اللہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے باطن اور ظاہر کے جاننے والے آپ ہی (قیامت کے روز) اپنے بندوں کے درمیان ان امور میں فیصلہ فرمائیں گے جن میں وہ باہم اختلاف کرتے تھے اور اگر ظلم (یعنی شرک وکفر) کرنے والوں کے پاس دنیا بھر کی تمام چیزیں ہوں اور ان چیزوں کے ساتھ اتنی چیزیں اور بھی ہوں تو وہ لوگ قیامت کے دن سخت عذاب سے چھوٹ جانے کے لئے (بے تامل) ان کو دینے لگیں اور خدا کی طرف سے ان کو وہ معاملہ پیش آوے گا جس کا ان کو گمان بھی نہ تھا اور (اس وقت) ان کو تمام اپنے برے اعمال ظاہر ہو جاویں گے اور جس (عذاب) کے ساتھ وہ استہزا کیا کرتے تھے وہ ان کو آ گھیرے گا پھر جس وقت (اس مشرک) آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے تو ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اس کو اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرماتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو مجھ کو (میری) تدبیر سے ملی ہے بلکہ وہ ایک آزمائش ہے لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں یہ بات (بعض) ان لوگوں نے بھی کہی تھی جو اس سے پہلے ہو گزرے ہیں (جیسے قارون نے کہا تھا) سو ان کی کارروائی ان کے کچھ کام نہ آئی پھر ان کی تمام بداعمالیاں ان پر آ پڑیں (اور سزایاب ہوئے) اور ان میں بھی جو ظالم ہیں ان پر بھی ان کی بداعمالیاں ابھی پڑنے والی ہیں اور یہ خدا تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے کیا ان لوگوں کو (احوال میں غور کرنے سے) یہ معلوم نہیں ہوا کہ اللہ ہی جس کو چاہتا ہے رزق زیادہ دے دیتا ہے اور وہ ہی (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگی کر دیتا ہے اس (بسط وقدر) میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت موت وحیات پر

تفسیر: اللہ قبضہ کرتا ہے[1] (ان) جانوں پر (جو مرنے والی ہیں) ان کی موت کے وقت اور جو نہیں مرتیں ان پر ان کے سونے کی حالت میں۔ اب جن پر وہ موت کو طے کر دیتا ہے ان کو روک لیتا ہے اور اوروں کو ایک میعاد معین تک چھوڑے رکھتا ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے جو غور کریں (توحید کے) متعدد دلائل ہیں (کیونکہ یہ واقعہ متعدد افعال پر مشتمل ہے۔ جن میں سے ہر ایک فعل ایسا ہے جس پر اس کے سوا دوسرا قدرت نہیں رکھتا اس لئے وہ توحید کی ایک مستقل دلیل ہے)

خدا کا حال اور اس کے پوجنے والے

ہاں کیا ان لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے سفارشی بنا رکھے ہیں۔ آپ ان سے کہئے کہ کیا (تم ان کو ہر حالت میں سفارشی بناؤ گے) اگر چہ وہ نہ کچھ اختیار رکھتے ہوں اور نہ سمجھ رکھتے ہوں۔ آپ (ان سے) کہئے کہ (یہ تمہاری سخت غلطی ہے کیونکہ سفارش بتامہ خدا کے لئے

---

[1] توفی نقل مکانی ضرور نہیں۔ ہاں انتقال میں تصرف الی تصرف ہوتا ہے۔ پس سونے سے پہلے آدمی کا اپنے نفس پر قبضہ تھا۔ حق تعالیٰ نے نیند کی حال میں اس کا قبضہ اٹھا دیا اور اپنا قبضہ جما لیا۔ اس لئے اس نے جانوں کو خود آدمیوں کے قبضہ سے نکال کر اپنے قبضہ میں لے لیا۔ پس توفی نوم پر کوئی اشکال نہیں ۱۲

حاصل ہے (اور کسی اور کو اس کا کچھ بھی اختیار نہیں۔ کیونکہ) بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی (یعنی تمام عالم کی) اسی کو حاصل ہے پھر (علاوہ اس کے) تم کو اسی کی طرف لوٹایا جائے گا (اور اس لئے تم کو اسی سے پالا پڑنا ہے۔ پھر تم کو دوسروں کی پرستش سے کیا فائدہ ہے بجز نقصان کے الغرض یہاں تک ثابت ہوا کہ نہ بحیثیت خالق و مالک وغیرہ ہونے کے خدا کے سوا کوئی قابل پرستش ہے۔ اور نہ بحیثیت سفارشی، ہونے کے) اور (باوجود ان باتوں کے ان کی حالت یہ ہے کہ) جب خدائے وحدہٗ لاشریک کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل رک جاتے ہیں جو کہ آخرت کو نہیں مانتے اور جب ان کا ذکر کیا جاتا ہے جو اس کے سوا ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ تو خوش ہو رہے ہیں (غور کرو کہ کس قدر بیجا بات ہے۔ اے رسول) اس نامنصفانہ طرز عمل کو دیکھ کر) آپ کہئے کہ اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے (ہم سے تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ پس) اپنے بندوں کے درمیان ان امور میں جس میں وہ (حق کے ساتھ) اختلاف کرتے ہیں آپ ہی فیصلہ فرمائیں گے (یہ لوگ اس وقت اس فیصلہ کے بھی منکر ہیں)

قیامت میں منکرینِ خدا کا حال

اور (قیامت میں ان کی یہ حالت ہوگی کہ) اگر ان کے پاس تمام روئے زمین کی چیزیں ہوں۔ تو وہ اس سب کو دے کر قیامت کے دن عذاب کی سختی سے چھوٹ جائیں۔ اور حق تعالیٰ کی جانب سے ان کے لئے وہ باتیں ظاہر ہوں گی جن کا وہ گمان بھی نہ رکھتے تھے۔ اور ان کے لئے وہ سب برے کام ظاہر ہو جائیں جو انہوں نے کمائے تھے اور انہیں وہ شے گھیر لے گی جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے (یعنی عذاب آخرت دیکھو انسان بھی عجیب چیز ہے۔ کیونکہ پہلے تو وہ دوسروں کو پکارتا رہتا ہے) اب جبکہ اسے کوئی دکھ لگتا ہے تو وہ ہمیں پکارتا ہے پھر جبکہ ہم اسے نعمت (مال وغیرہ) دیتے ہیں تو وہ (احسان نہیں مانتا اور کہتا ہے کہ مجھے تو یہ (میرے) علم (وقابلیت) کی بناء پر دی گئی ہے (یعنی وہ اس کا منشاء ہمارا انعام نہیں سمجھتا۔ بلکہ اپنی قابلیت سمجھتا ہے۔ مگر اس کا یہ خیال غلط ہے اور واقعہ ایسا نہیں ہے) بلکہ وہ ایک امتحان ہے جس سے ان کی جانچ ہوتی ہے کہ آیا وہ اس پر شکر کرتا ہے یا ناشکری) مگر بہت سے لوگ جانتے نہیں (اور اس لئے وہ اس کا اپنا کمال سمجھتے ہیں) یہ بات ان لوگوں نے بھی کہی تھی جو ان سے پہلے تھے۔ سو جو (مال و دولت وغیرہ) وہ کمایا کرتے تھے۔ ان کے کچھ کام نہ آیا (اور وہ تباہ کر دیئے گئے) پس ان کو تو ان کے کرتوتوں کے نتائج بدل چکے۔ اور ان میں سے جو لوگ ظلم پر کمر بستہ ہیں ان کو بہت جلد ان کے کرتوتوں کے نتائج بدل دیں گے۔ اور وہ (خدا کو) مجبور نہیں کر سکتے (کہ وہ کوئی ایسی تدبیر کریں جس سے خدا ان کو سزا نہ دے سکے) اور (انہوں نے جو انما اوتیته علی علم کہا تو) کیا انہوں نے اتنا بھی نہ سمجھا کہ (اس کا منشا کسی کا کمال نہیں۔ بلکہ خدا کی مشیت ہے۔ اور خدا جس کے لئے چاہتا ہے روزی کو فراخ کر دیتا ہے۔ اور (ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ) وہ تنگ بھی کر دیتا ہے (اس لئے نہ کسی کو یہ چاہئے کہ وہ اس کو اپنا کمال سمجھے۔ اور نہ یہ کہ وہ اس پر اترائے۔ کیونکہ حق تعالیٰ کو ہر وقت روزی کو تنگ کر دینے کا اختیار ہے) اس میں ان لوگوں کے لئے دلائل (توحید) ہیں۔ جو مانیں (کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا اپنے افعال میں بالکل آزاد اور خود مختار ہے۔ اور کسی کو اس کی مزاحمت پر قدرت نہیں۔ اور یہ ہی توحید ہے)۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ
اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ
رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلَ
نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾
اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ
لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا
وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ
وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا
بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۫ وَّهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو جنہوں نے (کفر وشرک کر کے) اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں کہ تم خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو بالیقین خدا تعالیٰ تمام (گذشتہ) گناہوں کو معاف فرماوے گا واقعی وہ بڑا بخشنے والا بڑی رحمت والا ہے اور تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور (اسلام قبول کرنے میں) اس کی فرمانبرداری کرو قبل اس کے کہ تم پر عذاب (الٰہی) واقع ہونے لگے (اور) پھر (اس وقت کسی کی طرف سے) تمہاری کوئی مدد نہ کی جاوے اور تم (کو چاہیے کہ) اپنے رب کے پاس سے آئے ہوئے اچھے اچھے حکموں پر چلو۔ قبل اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آ پڑے اور تم کو اس کا خیال بھی نہ ہو کبھی (کل قیامت کو) کوئی شخص کہنے لگے کہ افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے خدا کی جناب میں کی اور میں تو (احکام خداوندی پر) ہنستا ہی رہا یا کوئی کہنے لگے کہ اگر خدا تعالیٰ (دنیا میں) مجھ کو ہدایت کرتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا کوئی عذاب کو دیکھ کر یوں کہنے لگے کہ کاش میرا (دنیا میں) پھر جانا ہو جاوے۔ پھر میں نیک بندوں میں ہو جاؤں ہاں بیشک تیرے پاس میری آیتیں پہنچی تھیں سو تو نے ان کو جھٹلایا اور جھٹلانا کسی شبہ سے نہ تھا بلکہ تو نے تکبر کیا اور کافروں میں (ہمیشہ) شامل رہا اور آپ قیامت کے روز ان لوگوں کے چہرے سیاہ دیکھیں گے جنہوں

نے خدا پر جھوٹ بولا تھا کیا ان متکبرین کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے اور جو لوگ (شرک وکفر سے) بچتے تھے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کامیابی کے ساتھ (جہنم سے) نجات دے گا ان کو ذرا تکلیف نہ پہنچے گی اور نہ وہ غمگین ہوں گے (کیونکہ جنت میں غم نہیں) اللہ ہی پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کا اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے اور اسی کو اختیار میں ہیں کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی اور جو لوگ (اس پر بھی) اللہ کی آیتوں کو نہیں مانتے وہ بڑے خسارہ میں رہیں گے

خدا کی رحمت سے ناامید ہونے والوں کو پیام

تفسیر: (اے رسول) آپ (لوگوں سے) کہئے کہ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنے اوپر بہت زیادتی کی ہے (کہ شرک وغیرہ تباہ کن افعال کا ارتکاب کیا ہے) تم خدا کی رحمت سے ناامید مت ہو اور یہ نہ سمجھو کہ اب تو جو کچھ ہونا تھا ہو چکا۔ اور ہم کفر وشرک سے اپنے کو تباہ کر چکے۔ اب ایمان لانے سے کیا ہوتا ہے۔ کیونکہ) خدا تمام گناہ معاف کر دیتا ہے (بشرطیکہ کوئی معافی چاہے کیونکہ) وہ بہت بڑا معاف کرنے والا اور بڑا رحم والا ہے (پس تم معافی چاہو) اور اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو اور اس کی اطاعت قبول کرو۔ قبل اسے کے کہ تمہارے پاس عذاب آئے۔ (کیونکہ) اس کے بعد تمہاری کوئی مدد نہ کی جائے گی اور اس اچھی بات کی پیروی کرو۔ جو تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے اتاری گئی ہے۔ قبل اس کے کہ تمہارے پاس ایسی حالت میں یکا یک عذاب آجائے۔ کہ تمہیں (اس کے آنے کی) خبر بھی نہ ہو۔

آنے والے افسوس سے بچنے کی ضرورت

(اور اس پیروی کی اس لئے ضرورت ہے) کہ مبادا کوئی کہے کہ ہائے رے حسرت اس کوتاہی پر جو میں نے خدا کے باب میں کی ہے۔ اور واقعی میں ہنسی کرنے والوں میں سے تھا۔ یا وہ کہے کہ اگر خدا مجھے راستہ بتلاتا تو میں بھی برائیوں سے بچنے والوں میں سے ہوتا۔ یا جبکہ وہ عذاب دیکھے تو یہ کہے کہ کاش میرا پھر (دنیا میں) جانا ہو۔ اور میں نیک کاروں میں سے ہوں (کیونکہ قیامت میں مجرمین ایسا ضرور کہیں گے۔ اور حق تعالیٰ کی طرف سے ان کے اس قول کا کہ اگر خدا مجھے راستہ بتلاتا تو میں پرہیزگاروں میں سے ہوتا۔ یہ جواب ہوگا کہ ہم نے) کیوں نہیں (ہدایت کی۔ ضرور ہدایت کی۔ چنانچہ) تیرے پاس ہمارے احکام آئے۔ سو تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا۔ اور تو کافروں میں سے تھا (پھر ہمیں کیوں الزام دیتا ہے۔ الغرض قیامت میں یہ باتیں ہوں گی) اور تم قیامت میں ان لوگوں کے چہروں کو سیاہ دیکھو گے۔ جنہوں نے خدا پر جھوٹ بولا ہے۔ نیز کیا جہنم میں متکبرین کا ٹھکانا نہ ہوگا (ہوگا اور ضرور ہوگا)

نجات پانے والے

اور (برخلاف ان کے) جن لوگوں نے (معاصی سے) پرہیز کیا ان کو خدا ان کے مقام کامیابی (یعنی جنت) کے ذریعہ سے (دوزخ سے) نجات دے گا کہ (اس میں) نہ ان کو کوئی برائی لاحق ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے (اور منجملہ دلائل توحید کے ایک دلیل یہ ہے کہ) (اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور ہر چیز پر حاکمانہ طور[۱] پر مسلط ہو کر اس کی تمام باتوں کا ذمہ دار ہے۔ نیز اسی کے لئے آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ہیں (یعنی بلا اس کے حکم بغیر نہ آسمانوں سے کچھ اتر سکتا اور نہ زمین سے کچھ نکل سکتا ہے۔ اور یہ باتیں کسی اور میں نہیں اس لئے وہ ہی معبود ہے۔ یہ آیات ہیں حق تعالیٰ کی جن کا ماننا لوگوں پر ضروری ہے) اور جو کوئی خدا کی آیتوں کو نہ مانے تو ایسے لوگ سراسر گھاٹے میں ہیں۔

[۱] فیہ اشارۃ الی ان الوکیل یتضمن لمعنی المستنبط بقرینۃ تعدیۃ بعلی ۱۲

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾

ترجمہ: آپ (ان کے جواب میں) کہہ دیجئے کہ اے جاہلو! کیا پھر بھی تم مجھ کو غیر اللہ کی عبادت کرنے کی فرمائش کرتے ہو اور آپ کی طرف بھی اور جو پیغمبر آپ سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کی طرف بھی یہ (بات) وحی میں بھیجی جا چکی ہے کہ اے عام مخاطب اگر تو شرک کرے گا تو تیرا کیا کرایا کام سب غارت ہو جائے گا اور تو خسارہ میں پڑے گا تو اے مخاطب کبھی شرک مت کرنا بلکہ (ہمیشہ) اللہ ہی کی عبادت کرنا اور (اللہ کا) شکر گزار رہنا اور (افسوس ہے کہ) ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی کچھ عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہیے تھی حالانکہ اس کی وہ شان ہے کہ ساری زمین اس کی مٹھی میں ہو گی قیامت کے دن اور تمام آسمان لپٹے ہوں گے اس کے داہنے ہاتھ میں وہ پاک اور برتر ہے ان کے شرک سے اور (قیامت کے روز) صور میں پھونک ماردی جاوے گی سو تمام آسمان و زمین والوں کے ہوش اڑ جاویں گے مگر جس کو خدا چاہے پھر اس (صور) میں دوبارہ پھونک ماری جاوے گی تو دفعتاً سب کے سب کھڑے ہو جاویں گے اور (چاروں طرف) دیکھنے لگیں گے اور زمین اپنے رب کے نور (بے کیف) سے روشن ہو جاوے گی اور (سب کا) نامہ اعمال (ہر ایک کے سامنے) رکھ دیا جاوے گا اور پیغمبر اور گواہ حاضر کئے جاویں گے اور سب میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کیا جاوے گا اور ان پر ذرا ظلم نہ ہوگا اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جاوے گا اور وہ سب کے کاموں کو خوب جانتا ہے۔

غیر اللہ کی عبادت کی دعوت اور اس کا جواب

تفسیر: (اے رسول جو لوگ آپ کو شرک کی دعوت دیتے ہیں) آپ (ان سے) کہئے کہ اے نادانوں (جب توحید بدلالت ثابت ہے) تو کیا تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ میں غیر اللہ کی پرستش کروں (ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا) اور آپ کی طرف بھی وحی کی جا چکی ہے اور ان کی طرف بھی جو آپ سے پہلے تھے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا سارا کیا کرایا برباد ہو جائے گا اور تم سراسر گھاٹے والوں میں سے

ہو جاؤ گے (پس تم ہرگز ان کا کہنا نہ ماننا) بلکہ خدا ہی کی عبادت کرتے رہنا اور (اس طرح) شکرگزاروں میں سے ہونا (نہ کہ ناشکروں میں سے۔ جیسے یہ مشرکین ہیں۔ کیونکہ شرک حد درجہ کی ناشکری ہے) اور ان لوگوں نے جیسے ان کو قدر کرنی چاہئے تھی خدا کی ویسی قدر نہیں کی (کیونکہ ان کو چاہئے تھا کہ نہ اعتقاداً کسی کو قابل پرستش مانتے اور نہ عملاً۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

یوم قیامت میں اللہ تعالیٰ جاہ وجلال

اور (یہ ایک واقعہ ہے کہ) قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے (یعنی اس روز تمام آسمانوں اور زمین پر اس کا پورا پورا قبضہ اور تسلط ہوگا۔ اور اس روز صرف اسی کی حکومت ہوگی اور وہ کہے گا کہ میں ہوں بادشاہ۔ کہاں ہیں آج شاہانِ زمین کہاں گئے جبارین، کہاں ہیں متکبرین۔ کما فی الحدیث وھذا یدل علی ان کون الارض والسمٰوٰت فی یدیہ تمثیل وتصویر للغلبۃ والتسلط۔ ولیس المراد حقیقۃ الکلام واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔ کیونکہ) وہ پاک ہے اور برتر ہے ان کے شرک سے (اور اس لئے کوئی اس کا شریک نہیں جو اس کے اس اقتدار اور تسلط اور حکومت میں نقصان پیدا کرے) اور صور میں پھونک ماری جائے گی جس پر وہ سب جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں بیہوش ہو جائیں گے باستثنا اس کے جسے خدا چاہے۔

میدانِ حشر: پھر اس میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو اب وہ یکایک کھڑے ہوں گے جو کہ (حیرت زدہ) دیکھ رہے ہوں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا رہی ہوگی۔ اور حساب کا دفتر رکھا گیا ہوگا۔ (اور انبیا اور دوسرے گواہوں کو حاضر عدالت کیا گیا ہوگا۔ اور لوگوں کے درمیان بالکل صحیح فیصلہ کر دیا گیا ہوگا۔ اور ان پر ذرا ظلم نہ کیا گیا ہوگا۔ اور ہر شخص کو جو کچھ اس نے کیا تھا پورا پورا دے دیا گیا ہوگا۔ اور وہ جو کچھ وہ کرتے ہیں اس سے بخوبی واقف ہے (اس لئے کمی کا احتمال نہیں ہوسکتا)۔

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ
خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ
يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٧١﴾ قِيلَ ادْخُلُوا
أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٢﴾ وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ
إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ
طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ﴿٧٣﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ
نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ﴿٧٤﴾ وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ
مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٥﴾

ترجمہ: اور جو کافر ہیں وہ جہنم کی طرف گروہ گروہ بنا کر ہانکے جاویں گے یہاں تک کہ جب دوزخ کے پاس پہنچیں گے تو (اس وقت) اس کے دروازے کھول دیئے جاویں گے اور ان سے دوزخ کے محافظ (فرشتے بطور ملامت کے) کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہیں لوگوں میں سے پیغمبر نہ آئے تھے جو تم کو تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر سنایا کرتے تھے اور تم کو تمہارے اس دن کے پیش آنے سے ڈرایا کرتے تھے۔ کافر کہیں گے کہ ہاں لیکن عذاب کا وعدہ کافروں پر پورا ہو کر رہا (پھر ان سے) کہا جاوے گا (یعنی وہ فرشتے کہیں گے) کہ جہنم کے دروازوں داخل ہو (اور) ہمیشہ اس میں رہا کرو (غرض خدا کے احکام سے) تکبر کرنے والوں کا برا ٹھکانا ہے اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے وہ گروہ گروہ ہو کر جنت کی طرف روانہ کئے جاویں گے یہاں تک کہ جب اس (جنت) کے پاس پہنچیں گے اور اس کے دروازے (پہلے سے) کھلے ہوئے ہونگے (تا کہ ذرا بھی دیر نہ لگے) اور وہاں کے محافظ (فرشتے) ان سے کہیں گے السلام علیکم تم مزہ میں رہے سو اس (جنت) میں ہمیشہ رہنے کیلئے داخل ہو جاؤ۔ اور (داخل ہو کر) کہیں گے کہ اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا اور ہم کو اس سرزمین کا مالک بنا دیا کہ ہم جنت میں جہاں چاہیں مقام کریں غرض (نیک) عمل کرنیوالوں کا اچھا بدلہ ہے اور آپ فرشتوں کو دیکھیں گے کہ (حساب کے اجلاس کے وقت) عرش کے گرداگرد حلقہ باندھے ہوں گے (اور) اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرتے ہوں گے اور تمام بندوں میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جاوے گا اور کہا جاوے گا کہ ساری خوبیاں خدا کو زیبا ہیں جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

کفار جہنم کی طرف

تفسیر: اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے ان کو جہنم کی طرف گروہ درگروہ لے جایا گیا ہوگا یہاں تک کہ جب وہ اس[1] کے پاس ایسی حالت میں آئیں گے کہ اس کے دروازہ (ان کے لینے کے لئے) کھلے ہوں گے۔ اور ان سے اس کے کارکن کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم میں سے خدا کے ایسے فرستادے نہ آئے تھے۔ جو تم کو تمہارے رب کے احکام پڑھ کر سناتے ہوں۔ اور تم کو اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے ہوں (جس کے جواب میں) وہ کہیں گے کہ آئے کیوں نہ تھے۔ مگر (ہم نے اپنی بدبختی سے ان کی بات نہ مانی اور) کافروں پر خدا کا عذاب کا حکم پورا ہوا۔ اس وقت ان سے کہدیا جائے گا کہ اچھا دوزخ کے دروازوں میں یوں داخل ہو کہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو پس وہ متکبرین کے رہنے کی بری جگہ ہے۔

مؤمنین جنت کی طرف

اور جو اپنے خدا سے ڈرتے رہے ان کو جنت کی طرف گروہ درگروہ لے جایا جائے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آئیں گے اور (ان کے لینے کے لئے) اس کے دروازے کھلے ہوں گے اور ان سے اس کے کارکن کہیں گے کہ تم پر سلام ہو۔ تم بہت اچھے رہے۔ پس اس میں داخل ہو کہ ہمیشہ رہنے والے ہو (اس[2] وقت یہ لوگ اس میں داخل ہو جائیں گے)۔

اہل جنت کا اطمینان وسکون

اور وہ کہیں گے کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا۔ اور ہم کو ایسی حالت میں اس زمین کا مالک بنایا کہ ہم جنت میں

---

[1] فیہ اشارۃ الی ان قولہ قیل ادخلوا جواب لقولہ اذا وحاصل فیہ ۱۲ [2] فیہ اظہار للعامل فی اذا المقدم فی الکلام ۱۲

جہاں چاہیں رہیں۔ پس یہ کام کرنے والوں کو نہایت اچھا معاوضہ ہے اور (اس روز) تم فرشتوں کو تخت شاہی کے گرد جمع دیکھو گے۔ ایسی حالت میں کہ وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر رہے ہوں گے اور لوگوں کے درمیان معاملہ بالکل ٹھیک طے کر دیا گیا ہوگا۔ اور کہہ دیا گیا ہوگا کہ شکر ہے خدائے رب العالمین کا (کہ قصہ ختم ہوا)۔

سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنِ مَکِّیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خَمْسٌ وَّ ثَمَانُوْنَ اٰیَۃً تِسْعُ رُکُوْعَاتٍ

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِي الطَّوْلِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ مَا يُجَادِلُ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿۴﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۪ وَ هَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَ جٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۵﴾ وَ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ؔ﴿۶﴾ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۷﴾ رَبَّنَا وَ اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ا۟لَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۙ﴿۸﴾ وَ قِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَ مَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۠﴿۹﴾

ترجمہ: سورۂ مومن مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں پچاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ حٰم! (اس کے معنی اللہ ہی کو معلوم ہیں) یہ کتاب اتاری گئی ہے اللہ کی طرف سے جو زبردست ہے۔ ہر چیز کا جاننے والا اور گناہ کا بخشنے والا ہے اور توبہ کا قبول کرنے والا ہے سخت سزا دینے والا ہے قدرت والا ہے اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اسی کے پاس (سب کو) جانا ہے اللہ تعالیٰ کی ان آیتوں میں (یعنی قرآن میں) وہی لوگ (ناحق کے) جھگڑے نکالتے ہیں جو (اس کے) منکر ہیں سو ان لوگوں کا شہروں میں (امن و امان سے) چلنا پھرنا آپ کو اشتباہ میں نہ ڈالے ان سے پہلے نوح کی قوم نے اور

دوسرے گروہوں نے جو ان کے بعد ہوئے) جیسے عاد وثمود وغیرہ ہم) نے دین حق کو جھٹلایا تھا اور ہر امت (میں سے جو لوگ ایمان نہ لائے تھے انہوں نے) اپنے پیغمبر کو گرفتار کرنے کا ارادہ کیا اور ناحق کے جھگڑے نکالے تا کہ اس ناحق سے حق کو باطل کردیں سو میں نے (آخر) ان پر دار وگیر کی سو (دیکھا) میری طرف سے (ان کو) کیسی سزا ہوئی اور اس طرح تمام کافروں پر آپ کے پروردگار کا یہ قول ثابت ہو چکا ہے کہ وہ لوگ آخرت میں دوزخی ہوں گے جو فرشتے کہ عرش (الٰہی) کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو فرشتے اس کے گرداگرد ہیں وہ اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرتے رہتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لئے (اس طرح) استغفار کیا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار آپ کی رحمت (عامہ) اور علم ہر چیز کو شامل ہے سوان لوگوں کو بخش دیجئے جنہوں نے (شرک وکفر سے) توبہ کرلی ہے اور آپ کے راستہ پر چلتے ہیں اور ان کو جہنم کے عذاب سے بچالیجئے اے ہمارے پروردگار اور ان کو ہمیشہ رہنے کی بہشتوں میں جن کا آپ نے ان سے وعدہ کیا ہے داخل کردیجئے اور ان کے ماں باپ اور بیبیوں اور اولاد میں جو (جنت کے) لائق (یعنی مومن) ہوں ان کو بھی داخل کردیجئے بلاشک آپ زبردست حکمت والے ہیں اور ان کو (قیامت کے دن ہر طرح کی) تکالیف سے بچایئے اور آپ جس کو اس دن کی تکالیف سے بچالیں تو اس پر آپ نے (بہت) مہربانی فرمائی اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

رب العالمین کی شان

تفسیر: اس کتاب کی اتار اللہ (جل وشانہ) کی طرف سے ہے۔ جو کہ نہایت زبردست بڑا جاننے والا۔ گناہ کا معاف کرنے والا۔ اور توبہ کا قبول کرنے والا۔ سخت سزا والا۔ صاحب مقدرت ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی کی طرف (سب کی) واپسی ہے (پس لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس کا انکار نہ کریں۔ اور اس پر ایمان لائیں۔ اور جو لوگ اب تک انکار کر چکے ہیں ان کو چاہئے کہ توبہ کریں اور معافی چاہیں حق تعالیٰ ان کے گناہ معاف کرے گا اور ان کی توبہ قبول کرے گا۔ اور اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو پھر قیامت میں سخت سزا دی جائے گی۔ اور ان کو اس سزا سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ اور بصورت توبہ واستغفار کے وہ ان کو بہت کچھ دے گا کیونکہ وہ بڑا مقدرت والا ہے اور اس کے یہاں کچھ کمی نہیں یہ حقیقت بہت ظاہر ہے جس میں کسی کو انکار کی گنجائش نہیں۔

خدا کی آیتوں کا انکار اور اس کا انجام

اور) خدا کی آیتوں میں صرف وہی لوگ نزاع کرتے ہیں جو کفر پر کمر بستہ ہیں (اور کسی طرح ایمان نہیں لانا چاہتے) پس (اے رسول) آپ ان کے ملک میں چلنے پھرنے سے دھوکا نہ کھائیں (اور یہ نہ خیال کریں کہ اگر ان کا انکار غلط ہوتا تو خدا ان کو کیوں نہ سزا دیتا۔ کیونکہ ان کی یہ چلت پھرت محض برائے چندے ہے۔ اور آخر میں ان کا سزایاب ہونا ضروری ہے۔ دیکھو) ان سے پہلے قوم نوح نے اور ان کے بعد دوسری جماعتوں نے تکذیب کی اور ہر جماعت نے اپنے رسول کے متعلق اس کا قصد کیا کہ وہ اسے پکڑیں (اور قتل کر ڈالیں) اور انہوں نے (ان سے) غلط حجتوں کے ساتھ مناظرہ کیا تا کہ وہ اس سے سچ کو رد کریں۔ سو (جب ان کی یہ حرکتیں حد کو پہنچ گئیں تو) میں نے انہیں (سزامیں) پکڑ لیا۔ پھر (دیکھو کہ) میرا عذاب کیسا (سخت) تھا (پس جس طرح ان لوگوں کو ابتداء میں مہلت دی گئی اور آخر میں ان کو پکڑ لیا گیا۔ یوں ہی ان کو بھی برائے چندے

مہلت دی جارہی ہے۔لہذا آپ ان کی تاخیر عذاب سے دھوکا نہ کھائیں) اور (صرف اسی پر بس نہ کی جائے گی کہ ان کو دنیا میں دیدی جائے بلکہ جس طرح ان کو دنیا میں سزا دی گئی یا دی جائے گی یوں ہی ان لوگوں پر جو کفر پر مصر ہیں۔آپ کے رب کی یہ بات بالکل صحیح ہے کہ وہ اہل دوزخ ہیں (پس لوگوں کو چاہئے کہ وہ خدا پر اور اس کی آیتوں پر ایمان لائیں۔اور ناحق انکار کر کے مستحق عذاب نہ ہوں۔

حملۃ العرش اور ان کی درخواست نیکوکار کے لئے

دیکھو) جو (فرشتے) تخت (رب العالمین) کو اٹھائے ہوئے ہیں۔اور جو ان کے اردگرد ہیں وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور (ان کے علاوہ) جو ایمان لے آئے ہیں ان کے لئے معافی کی درخواست کرتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں کہ (اے ہمارے پروردگار آپ ہر چیز کو اپنی رحمت اور علم کے دائرہ میں لئے ہوئے ہیں لہذا آپ ان لوگوں کو معافی دیجئے جنہوں نے (کفر و معصیت سے) رجوع کیا۔اور آپ کے رستہ کی پیروی کی اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیجئے اے ہمارے پروردگار (آپ یہ بھی کیجئے) اور (اس کے ساتھ) ان کو ہمیشہ رہنے کے ان باغوں میں داخل کیجئے جن کا آپ نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے اور (صرف ان ہی کو نہیں بلکہ) ان کے ان باپ دادا اور بیویوں اور اولاد کو بھی جو نیک ہوں۔کیونکہ آپ نہایت زبردست اور بڑے حکمت والے ہیں (اور قوت کی وجہ سے آپ ایسا کر سکتے ہیں۔اور حکمت کی وجہ سے آپ ضرور ایسا کریں گے۔اس لئے ہم آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں) اور انہیں برائیوں سے بچائیے اور (ہم اس کی اس لئے درخواست کرتے ہیں کہ) آپ جس کو اس روز برائیوں سے بچالیویں تو سمجھو کہ آپ نے اس پر یقیناً رحم کیا۔اور یہ (کہ آپ کسی پر رحم کریں) بڑی کامیابی ہے (پس جب کہ حاملین عرش و من حولهم خود بھی ایمان رکھتے اور مومنین کے لئے دعائیں بھی کرتے ہیں تو معلوم ہوا کہ ایمان بہت بڑی چیز ہے لہذا تم کو چاہئے کہ اس کو حاصل کرو اور اس سے اعراض نہ کرو۔کیونکہ جس قدر ایمان اچھی چیز ہے اسی قدر کفر بری چیز ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى
الْاِیْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَ اَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ
اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِیْلٍ ﴿۱۱﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ وَ اِنْ یُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا
فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِیْرِ ﴿۱۲﴾ هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا وَ مَا
یَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ ﴿۱۳﴾ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ رَفِیْعُ
الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِیُنْذِرَ یَوْمَ
التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ یَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ لَا یَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَیْءٌ لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ

الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾ الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾
وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ ۚ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ
وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ﴿١٨﴾ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ﴿١٩﴾ وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ ۖ
وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿٢٠﴾

ترجمہ: جو لوگ کافر ہوئے (اس وقت) ان کو پکارا جاوے گا کہ جیسی تم کو (اس وقت) اپنے سے نفرت ہے اس سے بڑھ کر خدا کو (تم سے) نفرت تھی جبکہ تم (دنیا میں) ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے تم پھر نہیں مانا کرتے تھے وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار آپ نے ہم کو دوبار مردہ رکھا اور دوبار زندگی دی سو ہم اپنی خطاؤں کا اقرار کرتے ہیں تو کیا (یہاں سے) نکلنے کی کوئی صورت ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ جب صرف اللہ کا نام لیا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے سو (اس پر) یہ فیصلہ اللہ کا ہے جو عالیشان (اور) بڑے رتبے والا ہے وہی ہے جو تم کو اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے اور (وہی ہے جو) آسمان سے تمہارے لئے رزق بھیجتا ہے اور صرف وہی شخص نصیحت قبول کرتا ہے جو (خدا کی طرف) (رجوع کرنے کا ارادہ) کرتا ہے سو تم لوگ خدا کو خالص اعتقاد کر کے پکارو گو کافروں کو ناگوار (ہی) کیوں نہ ہو وہ رفیع الدرجات ہے وہ عرش کا مالک ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی یعنی اپنا حکم بھیجتا ہے تاکہ (وہ صاحب وحی لوگوں کو) اجتماع کے دن (یعنی قیامت کے دن سے) ڈرائے جس دن سب لوگ (خدا کے سامنے) آموجود ہوں گے (کہ) ان کی بات خدا سے مخفی نہ رہے گی آج کے روز کس کی حکومت ہوگی بس اللہ ہی کی ہوگی جو یکتا (اور) غالب ہے آج ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جاوے گا آج (کسی پر) کچھ ظلم نہ ہوگا اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے اور آپ ان لوگوں کو ایک قریب آنے والے مصیبت کے دن سے (کہ روز قیامت ہے) ڈرایئے جس وقت کلیجے منہ کو آجاویں گے (اور غم سے) گھٹ گھٹ جاویں گے (اس روز) ظالموں کا نہ کوئی ولی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی ہوگا جس کا کہا مانا جاوے وہ (ایسا ہے) کہ آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے اور ان (باتوں) کو بھی جو سینوں میں پوشیدہ ہیں اور اللہ تعالیٰ ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے گا اور خدا کے سوا جن کو یہ لوگ پکارا کرتے ہیں وہ کسی طرح کا بھی فیصلہ نہیں کر سکتے (کیونکہ) اللہ ہی سب کچھ سننے والا سب کچھ دیکھنے والا ہے۔

کفر اور کفار

تفسیر: (چنانچہ) جن لوگوں نے کفر پر اصرار کیا ان سے کہا جائے گا کہ (گو تم اس وقت خود اپنے کو مبغوض رکھتے ہو۔ اور اس وجہ سے خود اپنے کو نفرین کرتے ہو لیکن) تمہارے اپنے کو مبغوض رکھنے سے خدا کا تم کو مبغوض رکھنا بہت برا ہے جب کہ تم کو ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا جس پر تم (قبول دعوت اور ایمان لانے کے) کفر کرتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ کفر اتنی بری چیز ہے کہ جب کفار کو اس کے نتائج کا علم ہوگا تو وہ خود اپنے کو مبغوض رکھیں گے۔ اور ان کی یہ مبغوضی خدا کی مبغوضی کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتی تو اب تم اندازہ کر لو کہ وہ خدا کے

نزدیک کس قدر بری چیز ہے تم کو حق تعالیٰ کے مبغوضیت کفر کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ) وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار (ہم کو معلوم ہوگیا ہے کہ) آپ نے ہمیں دومرتبہ مردہ بنایا (ایک قبل از خلق جبکہ وہ نطفہ وغیرہ تھے اور دوسرے بعد از خلق جب کہ ان کو زندہ کرنے کے بعد مارا گیا) اور دومرتبہ ہمیں زندہ کیا (ایک دنیا میں دوسرے آخرت میں) پس ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں (جن میں سے ایک حیٰوۃ ثانیہ کا انکار تھا اور دوسرے وہ گناہ تھے جو اس سے ناشی تھے) پس (جب کہ ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار کرلیا تو) کیا (ہمارے لئے دوزخ سے) نکلنے کی کوئی راہ ہے (اس کا جواب ان کو یہ دیا جائے گا کہ اب اس سے نکلنے کی کوئی صورت نہیں۔ اور تم کو اس میں ہمیشہ رہنا ہوگا) یہ اس وجہ سے کہ جب تنہا خدا کو پکارا جاتا تو تم انکار کرتے تھے۔ اور اگر اس کے ساتھ شرک کیا جاتا تو تم تصدیق کرتے تھے پس (اس سے ثابت ہوا کہ) حکم خدا ہی کو حاصل ہے۔ جو کہ بہت بلند مرتبہ اور بڑی شان والا ہے (اور یہ دلیل ہے حقیقت توحید اور بطلانِ شرک کی۔

فائدہ: عقائدہ قادیانی اور اس کا بوداپن

اس جگہ یہ سمجھ لینا چاہئے کہ غلام احمد قادیانی اور اس کے اتباع نے حضرت عیسیٰ کے احیاء ہونے اور دنیا میں دوسرے مردوں کے زندہ ہونے کا انکار کیا ہے۔ اور اس انکار کے لئے اس آیت کو ہی حجت قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس میں صرف دودفعہ مرنے اور دودفعہ زندہ ہونے کا ذکر ہے۔ اور اس صورت میں لازم آتا ہے کہ موت وحیات دو سے بڑھ جائیں لیکن اس کا یہ استدلال محض غلط ہے کیونکہ دنیا میں بعض مردوں کا زندہ ہونا ایسے نصوص قطعیہ سے ثابت ہے جن میں بجز تحریف کے کوئی تاویل نہیں ہوسکتی اور اس آیت میں اس کی نہ قطعاً نفی ہے، نہ ظناً۔ پس یہ آیت ان آیات کے معارض نہیں ہوسکتی۔ اب رہی یہ بات کہ اس آیت میں اس کی نفی نہیں۔ سو اس کی وجہ سے اولاً یہ ہے کہ عدد کے حصر پر دلالت مسلم نہیں۔ اور اس لئے اس سے زائد کی نفی پر استدلال صحیح نہیں اور ثانیاً یہ کہ مقولہ تمام انسانوں کا نہیں۔ بلکہ صرف کفار کا ہے۔ اور کفار کا بھی سب کا نہیں بلکہ خاص ان لوگوں کا جو منکرینِ بعث تھے۔ جیسے مشرکینِ مکہ۔ کیونکہ ان قائلین کا مقصود صرف حیات اخروی کا اقرار ہے۔ جس کے وہ دنیا میں منکر تھے اور حیاتِ دنیا اور اس سے پہلی اور پچھلی موت ان تینوں کا بیان صرف تبعاً ہے جیسا کہ فاعترفنا بذنوبنا کا ترتب اس پر شاہد ہے۔ پس بیان عدد مقصود بالذات نہ ہوگا۔ اور جبکہ بیان عدد مقصود بالذات نہ ہوا تو اس سے کسی اور حیات وموت کی نفی پر استدلال صحیح نہیں ہوسکتا۔ اس کے علاوہ اگر ہم اس کو بھی تسلیم کرلیں کہ یہاں عدد بھی مقصود ہے اور وہ حصر پر بھی دلالت کرتا ہے تو اس کا حاصل یہ ہوگا کہ صرف منکرینِ بعث کے لئے دوموتیں اور دوحیاتیں ثابت ہیں۔ نہ کہ تمام انسانوں کے لئے پس یہ اس کے منافی نہیں کہ دوسرے کے لئے دو سے زیادہ موتیں اور حیاتیں ثابت ہوں جیسے بنی اسرائیل کی وہ جماعت جس کا ذکر فقال لهم الله موتوا ثم احیاهم میں ہے۔ اور جیسے بنی اسرائیل کی وہ جماعت جس کا ذکر ثم بعثنا كم من بعد موتكم میں ہے اور جیسے وہ شخص جس کا او كالذی مر علی قرية میں ہے۔ اور جیسے وہ مردے جن کا ذکر یحی الموتی باذن الله میں ہے۔ لیکن اگر ہم اس کو بھی تسلیم کرلیں کہ مقولہ تمام کفار کا ہے تب بھی اس سے قادیانوں کا مدعیٰ ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس وقت اس میں ان دوموتوں اور دوحیاتوں کا ذکر ہوگا۔ جو عام طور پر تمام کفار کے لئے ثابت ہیں اور ان موتوں اور حیاتوں سے معرض نہ ہوگا جو کہ ان میں سے خاص خاص افراد کے لئے ثابت ہیں اور عام موتیں اور حیاتیں صرف دودو ہیں۔ اس لئے آیت میں اثنین کہا گیا پس اس سے خاص افراد کے لئے دو سے زائد موتوں اور حیاتوں کی نفی ثابت نہیں ہوتی۔ الحاصل اس آیت سے کسی طرح یہ ثابت نہیں ہوتا کہ تمام انسانوں میں سے کسی کے لئے دو سے زائد موتیں اور حیاتیں ثابت نہیں۔ پس قادیانیوں کا اس آیت سے نصوص قطعیہ میں تحریف کرنا قطعاً باطل ہے۔

احیاء فی القبر: ایک شبہ اس آیت کے متعلق یہ کیا جاتا ہے کہ اس سے احیاء فی القبر کی نفی ثابت ہوتی ہے۔ حالانکہ اس کا حدیث سے ثبوت ہے لیکن یہ شبہ بھی کمزور ہے۔ کیونکہ اس جگہ حیٰوۃ و موت متعلق بجسد عنصری کا ذکر ہے۔ اور احادیث میں احیاء فی القبر بجسدِ مثالی ہوگا نہ کہ بجسد عنصری۔ اور جس حدیث سے احیاء بجسد عنصری مفہوم ہوتا ہے۔ ابن حزم نے اس کو مجروح کہا ہے۔ اور بر تقدیر تسلیم حدیث وہی جواب دیا جائے گا کہ بیان عدد مقصود نہیں۔ اور اگر مقصود بھی ہو تو اس کی حصر پر دلالت مسلم نہیں۔ تا کہ اس سے زائد کی نفی پر استدلال صحیح ہو۔ اس مضمون استطرادی کے بعد ہم پھر تفسیر کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک دلیل توحید تو اختصاص حکم باللہ العلی الکبیر تھی۔

دوسری دلیلِ توحید: اور دوسری دلیل یہ ہے کہ) وہ وہ ہے کہ جو تم کو اپنی نشانیاں (خلقِ سماء وارض تسخیر شمس و قمر وغیرہ) دکھلاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے رزق اتارتا ہے (پس جبکہ واقعہ یہ ہے تو لوگوں کے لئے شرک کی کب گنجائش ہے ہر گز نہیں) اور (باوجود اس کے جو لوگ شرک کرتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ حق تعالیٰ کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور) نصیحت وہی قبول کرتا ہے جو (حق تعالیٰ کی طرف) متوجہ ہو۔ پس (اے مسلمانو! چونکہ تم حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اس لئے) تم حق تعالیٰ کو ایسی حالت میں پکارتے رہو کہ تم اس کے لئے اطاعت کو خاص کئے ہوئے ہو۔ اگر کافر (تمہاری اس بات کو) ناپسند کریں۔

تیسری دلیل: نیز ایک دلیلِ توحید یہ ہے کہ وہ صاحبِ مراتبِ عالیہ صاحبِ تخت ہے۔ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے اس غرض سے وحی نازل کرتا ہے تا کہ وہ (بندہ لوگوں کو خدا اور بندوں کی) آپس کی ملاقات کے دن سے ڈرائے۔ یعنی اس دن سے جس روز وہ (ایک کھلے میدان میں) یوں نکل کھڑے ہونگے کہ ان کی کوئی چیز خدا پر (ظاہراً اور احتمالاً بھی) مخفی نہ رہے گی۔

قیامت میں اعلان: اس روز کہا جائے گا کہ (بتلاؤ) آج کس کی حکومت ہے (اور اس کا جواب صرف یہ ہوگا کہ) خدا کی جو کہ اکیلا اور سب پر غالب ہے (نیز اس روز کہا جائے گا کہ) آج ہر ایک کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج (کسی پر مطلق ظلم نہ ہوگا (تم اس دن کو ناممکن تو درکنار بعید بھی نہ سمجھنا۔ کیونکہ) اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والے ہیں (اور وہ دن عنقریب آنے والا ہے)۔

قیامت کے دن سے ڈرانے کا حکم

اور (اے رسول) آپ ان کو اس قریب آنے والی (قیامت) کے دن سے ڈرایئے جب کہ ایسی حالت میں کلیجے منہ کو آئے ہوئے ہوں گے۔ کہ وہ (بمقتضائے قہر درویش بر جانِ درویش) اپنے غم و غصہ کو پیئے ہوئے ہوں گے (کیونکہ) ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات مانی جائے (اس لئے ان کو بجز غم و غصہ کو کھانے اور ضبط کرنے کے کوئی چارہ نہ ہوگا۔ نیز ایک دلیلِ توحید یہ ہے کہ) حق تعالیٰ چوری سے نظر کرنے والی آنکھوں کو (بدیں صفت[1] جانتا ہے اور ان چیزوں کو بھی جو سینوں میں مخفی ہیں (برخلاف ان کے معبودوں کے) اور اللہ صحیح فیصلہ کرتا ہے۔ اور جن کو خدا کے سوا یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کوئی فیصلہ نہیں کرتے (نہ حق اور نہ باطل کیونکہ وہ جماد ہیں) نیز اللہ بڑا سننے والا اور بڑا دیکھنے والا ہے (جس سے کوئی خبر مخفی نہیں۔ برخلاف ان کے معبودوں کے (پس ثابت ہوا کہ خدا ہی معبود ہے اور کوئی نہیں)۔

---

[1] اقول فيه اشارة الى الرد على الز مخشرى حيث زعم انه لا يحسن ان يكون خائنة الاعين من باب جرد قطيفة لانه لا يحسن عطف المعنى اعلى العين ووجه الردان المعنى يعلم خيانة الاعين الخائنة فيكون من باب عطف المعنى على المعنى ۱۲

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ ﴿۲۱﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَتْ تَأْتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿۲۳﴾ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ ۚ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ ۖ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَنْ يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾

ترجمہ: کیا ان لوگوں نے ملک میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ جو (کافر) لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا کیسا انجام ہوا وہ لوگ قوت اور نشانیوں میں جو کہ زمین پر چھوڑ گئے ہیں ان سے بہت زیادہ تھے سو ان کے گناہوں کی وجہ سے خدا نے ان پر دارو گیر فرمائی اور ان کا کوئی خدا (کے عذاب) سے بچانے والا نہ ہوا۔ یہ (مواخذہ) اس سبب سے ہوا کہ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلیلیں لے کر آتے رہے پھر انہوں نے نہ مانا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر مواخذہ فرمایا بے شک وہ بڑی قوت والا سخت سزا دینے والا ہے اور ہم نے موسیٰ کو اپنے احکام اور کھلی دلیل کے ساتھ فرعون اور ہامان اور قارون کے پاس بھیجا تو ان لوگوں نے یہ کہا کہ یہ جادوگر (اور) جھوٹا ہے پھر (اس کے بعد) جب وہ (عام) لوگوں کے پاس دین حق جو ہماری طرف سے تھا لے کر آئے تو ان (مذکور) لوگوں نے (بطور مشورہ کے) کہا کہ جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لے آئے ہیں ان کے بیٹوں کو قتل کر ڈالو اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دو اور ان کافروں کی تدبیر محض بے اثر رہی اور فرعون نے (اہل دربار سے) کہا کہ مجھ کو چھوڑ دو میں موسیٰ کو قتل کر ڈالوں اور اس کو چاہیئے کہ اپنے رب کو (مدد کے لئے) پکارے اور مجھ کو اندیشہ ہے کہ وہ (کہیں) تمہارا دین (نہ) بدل ڈالے۔ یا ملک میں کوئی خرابی (نہ) پھیلا دے۔ اور موسیٰ نے (جب یہ بات سنی تو) کہا کہ میں اپنے اور تمہارے (یعنی سب کے) پروردگار کی پناہ لیتا ہوں ہر خرد ماغ شخص (کے شر) سے جو روز حساب پر یقین نہیں رکھتا۔

مشرکوں کو گذشتہ اقوام وملل سے عبرت پذیری کی دعوت

تفسیر: اور (یہ لوگ جو باوجود اس قدر دلائل توحید کے شرک کرتے ہیں تو) کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھر نہیں کہ دیکھتے کہ ان

لوگوں کو کیسا (برا) انجام ہوا۔ جو ان سے پہلے تھے (اور یہ دیکھ کر ان سے عبرت نہیں حاصل کرتے۔ اچھا سنو! ہم بتاتے ہیں) وہ لوگ قوت میں بھی اور زمین میں آثار (اور یادگاروں) کے لحاظ سے بھی ان سے بہت بڑھے ہوئے تھے۔ اس پر بھی اللہ نے ان کو ان کے گناہوں کی پاداش میں پکڑ لیا۔ اور ان کو خدا سے کوئی بچانے والا نہ ہوا۔ یہ اس وجہ سے کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی ہوئی باتیں لے کر آئے تھے تو وہ (بجائے ان کے ماننے کے) ان کا انکار کرتے تھے۔ اس پر اللہ نے ان کو پکڑ لیا۔ واقعی حق تعالیٰ بڑی قوت والے اور سخت عذاب والے ہیں (اور اس لئے ان کی شرکت سے بڑے سے بڑا زبردست بھی نہیں بچ سکتا۔ پس ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ خدا سے ڈریں اور کفر و تکذیب وغیرہ سے باز آئیں۔ ورنہ ان کا بھی وہی حشر ہوگا جو اوروں کا ہوا)۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ

اور (لوگوں کو چاہئے کہ اس قصہ کو غور سے سنیں اور اس سے عبرت حاصل کریں۔ وہ قصہ یہ ہے کہ) ہم نے موسیٰ کو اپنی آیتیں اور کھلی حجت دیکر فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف بھیجا جس پر انہوں نے کہا یہ سخت جھوٹا جادوگر ہے۔ پس جبکہ وہ ان کے پاس ہماری جانب سے بالکل سچی بات لے کر آئے۔

فرعون کا ظلم وجور: (جس کا مقتضا یہ تھا کہ وہ اس کو مانتے) تو انہوں نے (بجائے اس کو ماننے کے) یہ کیا کہ جو لوگ اس کے ساتھ (ایمان لائے ہیں۔ ان کے بیٹوں کو قتل کرو۔ اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھو (لیکن یہ ان کی تدبیر کچھ کارآمد نہ ہوئی) اور کافر فرعون کی تدبیر تو بربادی ہی میں ہوتی ہے (اس لئے اس کا برباد ہونا ضروری تھا)

قتل موسیٰ کا ارادہ: اور فرعون نے (گمراہی میں مزید ترقی کرتے ہوئے) کہا کہ تم مجھے موسیٰ کو قتل کرنے دو۔ اور اسے چاہئے کہ وہ اپنے خدا کو (اپنی مدد کے لئے) بلائے (دیکھیں اس کا خدا اسے کیونکر قتل سے بچا سکتا ہے۔ اس کے قتل کی رائے میں نے اس لئے ظاہر کی ہے کہ) مجھے اندیشہ ہے کہ وہ تمہارا دین بدل دے۔ یا وہ (قوت پاکر) زمین میں فساد نہ ظاہر کرے (اسی لئے مصلحت اسی میں ہے کہ اس کو ابھی قتل کر دیا جائے۔ تاکہ ان خطرات سے امن حاصل ہو جائے۔ یہ تو فرعون نے کہا) اور موسیٰ نے کہا کہ میں ہر ایسے متکبر کے شر سے اپنے اور تمہارے رب کی پناہ لیتا ہوں جو روز حساب کو نہیں مانتا (اور اس لئے وہ ہر بد سے بدتر کام پر دلیر ہے)۔

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۖ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۖ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۖ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۖ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ۖ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ

وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾

ترجمہ: اور (اس مجلس مشورہ میں) ایک مومن شخص نے جو کہ فرعون کے خاندان سے تھے (اور اب تک) اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تھے کہا کیا تم ایک شخص کو (محض) اس بات پر قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا پروردگار اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے (اس دعویٰ پر) دلیلیں (بھی) لے کر آیا ہے اور اگر (بالفرض) وہ جھوٹا ہی ہے تو اس کا جھوٹ اسی پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہوا تو وہ جو پیشین گوئی کر رہا ہے اس میں سے کچھ تو تم پر (ضرور ہی) آ پڑے گا اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو مقصود تک نہیں پہنچاتا جو (اپنی) حد سے گزر جانے والا بہت جھوٹ بولنے والا ہو اے میرے بھائیو! آج تو تمہاری سلطنت ہے کہ اس سرزمین میں تم حاکم ہو۔ سو خدا کے عذاب میں جاری کون مدد کرے گا اگر (ان کے قتل کرنے سے) وہ ہم پر آ پڑا فرعون نے (یہ تقریر سن کر جواب میں) کہا کہ میں تو تم کو وہی رائے دوں گا جو خود سمجھ رہا ہوں (کہ ان کا قتل ہی مناسب ہے) اور میں تم کو عین طریق مصلحت بتاتا ہوں اور اس مومن نے کہا صاحبو! مجھ کو تمہاری نسبت اور امتوں کے سے روز بد کا اندیشہ ہے جیسا قوم نوح اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد والوں (یعنی قوم لوط وغیرہ) کا حال ہوا تھا اور خدا تعالیٰ تو بندوں پر کسی طرح کا ظلم نہیں چاہتا اور صاحبو! مجھ کو تمہاری نسبت اس دن کا اندیشہ ہے جس میں کثرت سے ندائیں ہوں گی جس روز (موقف حساب سے) پشت پھیر کر (دوزخ کی طرف) لوٹو گے (اور اس وقت) تم کو خدا سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور جس کو خدا ہی گمراہ کرے اس کا ہدایت کرنے والا کوئی نہیں۔

آلِ فرعون کے ایک مؤمن کی فرعون کے سامنے تقریر

تفسیر: اور (اس مجلس میں) ایک ایسے شخص نے جو فرعون کے گروہ میں سے مؤمن تھا اور اپنے ایمان کو اب تک چھپائے ہوئے تھا (فرعون کی یہ گفتگو سن کر) یہ کہا کہ کیا تم ایک شخص کو صرف اس لئے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ حالانکہ وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے دلائلِ واضحہ بھی لے کر آیا ہے (جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ درحقیقت خدا کا فرستادہ ہے بڑی بیجا بات ہے) اور بالفرض اگر وہ جھوٹا بھی ہو تو (تمہارا کوئی ضرر نہیں بلکہ) اس کے جھوٹ کا وبال خود اس پر ہوگا۔ اور اگر وہ سچا ہے تو (دو حال سے خالی نہیں یا ان تمام باتوں میں صادق ہوگا جو وہ تم سے کہتا ہے۔ یا بعض میں صادق ہوگا اور بعض میں کاذب۔ پہلی صورت میں اس کی تمام وعیدوں کا صادق ہونا ضروری ہے۔ اور دوسری صورت میں صرف ان وعیدوں کا جن میں وہ سچا ہے اور اس لئے ہر حالت میں) تمہیں ان (تکالیف) میں سے جن کا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے کچھ (تکالیف) ضرور پہنچیں گی (پس ایسی حالت میں مقتضائے عقل یہی ہے کہ اس کو سچا

ل اس سے قادیانیوں نے استدلال کیا ہے کہ انبیاء کی بعض پیشین گوئیاں غلط ہوتی ہیں کیونکہ قرآن میں بعض الذی یعدکم کہا گیا ہے۔ لیکن ہماری تفسیر سے ثابت ہو گیا کہ یہ استدلال محض قرآن کی تحریف ہے ۱۲

جان کر اس کا اتباع کیا جائے۔نہ یہ کہ اس کے قتل کے منصوبے گانٹھے جائیں۔یہ دلیل اس شخص کی نہایت معقول تھی اور اس لئے ان کو چاہئے تھا کہ وہ مان لیتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ وہ بے اعتدالی پر کمربستہ اور سخت جھوٹے تھے اور) حق تعالیٰ (کی عادت ہے کہ وہ) ایسے شخص کو ہدایت نہیں کرتے جو بے اعتدالی پر کمربستہ اور سخت دروغ گو ہو (کیونکہ ایسا شخص طالب ہدایت ہی نہیں ہوتا پھر اسے ہدایت کیونکر کی جائے۔

نشہء حکومت میں ہوش کی ضرورت

(اس شخص نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ) اے میری قوم (یہ مسلم ہے کہ) آج تمہاری یوں حکومت ہے کہ تم اس سرزمین میں غالب ہو (اور اس لئے تم دوسروں کو ضرر پہنچا سکتے ہو۔اور دوسرے تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ تم خدا سے زبردست نہیں ہو) پس (تم ہم کو یہ بتلاؤ کہ) ہماری مدد کر کے خدا کے عذاب سے ہمیں کون بچائے گا۔اگر وہ ہمارے پاس آئے (جیسا کہ موسیٰ بیان کرتا ہے۔ظاہر ہے کہ ایسا کوئی نہیں کر سکتا۔پس اس لئے بھی اس کی تصدیق ضروری ہے) فرعون نے اس پر بھی التفات نہ کیا اور اس نے) یہ (بھی) کہا کہ میں تمہیں وہی سمجھاتا ہوں جو خود دیکھتا ہوں اور میں تمہیں محض صحیح راستہ بتلاتا ہوں (اس لئے میری بات ماننا تمہارے لئے لازم ہے)۔

عذاب کا اندیشہ: اور جو شخص ایمان لے آیا تھا اس نے یہ بھی کہا کہ اے میری قوم مجھے تم پر اسی قسم کے دن کا اندیشہ ہے جس قسم کا دوسری جماعتوں پر آیا ہے۔یعنی ایسے طریق سے جیسا کہ قوم نوح اور عاد و ثمود اور ان کے بعد والوں کے ساتھ اختیار کیا گیا (کیونکہ جب تم ان کی طرح سرکشی کرو گے تو ان کی طرح تم کو سزا بھی دی جائے گی) اور خدا کو بندوں پر ظلم مقصود نہیں ہے (کہ وہ خواہ مخواہ ان کو سزا دے۔بلکہ وہ جو کچھ سزا دیتا ہے وہ ایسی حالت میں دیتا ہے کہ بندے بالکل سرکشی پر کمربستہ ہوں اور کسی طرح نہ مانتے ہوں)

یوم قیامت کا اندیشہ:

اور (ان سے یہ بھی کہا کہ) اے میری قوم مجھے تم پر پکار کے دن کا اندیشہ ہے۔یعنی اس دن کا جس روز تم پیٹھ دے کر بھاگو گے (یعنی عقوبت الٰہی کا مقابلہ نہ کر سکو گے کیونکہ) تم کو خدا سے کوئی بچانے والا نہیں (جس کے بل پر تم اس کا مقابلہ کر سکو۔یہ بیان بھی ان کی ہدایت کیلئے کافی تھا۔لیکن یہ بھی ان پر مؤثر نہ ہوا) اور (وجہ اس کی یہ تھی کہ) جس کو (اس کے سوا اختیار کے سبب) خدا گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت کرنیوالا نہیں۔

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ۖ حَتّٰٓى إِذَا هَلَكَ
قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۚ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۝
الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۚ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ
ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۚ
وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۚ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝

ترجمہ :اور اس سے قبل تم لوگوں کے پاس یوسف (علیہ السلام) دلائل (توحید و نبوت کے) لے کر آ چکے ہیں سو تم ان امور میں برابر شک ہی میں رہے جو وہ تمہارے پاس لے کر آئے تھے حتیٰ کہ جب ان کی وفات ہوگئی تو تم لوگ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ بس اب کسی رسول کو نہ بھیجے گا اسی طرح اللہ تعالیٰ آپے سے باہر جانے والوں (اور) شبہات میں گرفتار رہنے والوں کو غلطی میں ڈالے رکھتا ہے جو بلا کسی سند کے کہ ان کے پاس موجود ہو۔ خدا کی آیتوں میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں اس (کج بحثی) سے خدا تعالیٰ کو بھی بڑی نفرت ہے اور مومنین کو بھی اور اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر مغرور جابر کے پورے قلب پر مہر کر دیتا ہے اور فرعون نے کہا اے ہامان میرے واسطے ایک بلند عمارت بنواؤ شاید میں آسمان پر جانے کی راہوں تک پہنچ جاؤں۔ پھر (وہاں جا کر) موسیٰ کے خدا کو دیکھوں بھالوں اور میں تو موسیٰ کو جھوٹا سمجھتا ہی ہوں اور اسی طرح فرعون کی (اور) بدکرداریاں (بھی) اس کو مستحسن معلوم ہوتی تھیں اور وہ (سیدھے) رستہ سے رک گیا اور فرعون کی ہر تدبیر غارت ہی ہوگئی۔

حضرت یوسفؑ کا تذکرہ

تفسیر :اور (اس نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ) اس سے پیشتر تمہارے پاس یوسفؑ دلائلِ واضحہ لے کر آئے تھے۔ سو جو باتیں وہ تمہارے پاس لائے تھے ان کے متعلق بھی تم برابر شک میں رہے۔ یہاں تک کہ جب وہ انتقال کر گئے تو تم نے کہا کہ اب خدا ان کے بعد کوئی رسول نہ بھیجے گا (اس لئے ان کے بعد جو رسول آیا تم نے اس کی تکذیب کی اب حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ) یوں حق تعالیٰ ایسے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں جو بے اعتدالی پر کمربستہ اور گرفتارِ شک ہوتے ہیں جو کہ خدا کی آیتوں میں بلا کسی ایسی حجت کے حجتیں کرتے ہیں جو خدا کی طرف سے ان کے پاس آئی ہو (جیسا کہ تم ابھی سن چکے ہو کہ لوگوں نے محض بلا سند یہ حکم لگا دیا کہ اب یوسفؑ کے بعد کوئی رسول آنے والا نہیں۔ اور اس لئے انہوں نے رسولوں کی محض بلاوجہ تکذیب کی) یہ بات حق تعالیٰ کو بھی نہایت ناپسند ہے۔ اور ان کو بھی جو خدا کو مانتے ہیں (یہ بات ایسی نہیں ہے کہ کسی پر مخفی رہ سکے۔ لیکن دیکھو) یوں حق تعالیٰ ہر متکبر[1] اور سرکش شخص کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں (جس طرح ان لوگوں کے دل پر لگا دی کہ وہ ایسی کھلی بات کو بھی نہیں سمجھ سکتے)

فرعون کی سرکشی کی انتہا اور اس کا ہامان کو حکم

اور فرعون نے کہا کہ اے ہامان تو میرے لئے ایک اونچی عمارت بنا۔ ممکن ہے کہ میں (اوپر چڑھ کر) ذرائع یعنی آسمانوں (پر پہنچنے) کے ذرائع تک پہنچ جاؤں۔ اور (ان سے آسمانوں پر پہنچ کر) موسیٰ کے خدا کو دیکھ آؤں (اور یہ تدبیر محض دروغ گورا تا بہ خانہ باید رسانید کے طور پر ہے۔ ورنہ) میں تو اسے جھوٹا ہی جانتا ہوں (یہ کارروائی تھی فرعون کی) اور اس طرح اس کے کام کی برائی اور اس کی نظر میں خوشنما بنا دی گئی تھی۔ اور اس کو سیدھے راستہ سے روک دیا گیا تھا (جس کا نمونہ تم ابھی سن چکے ہو کہ وہ اپنے کو برباد کرنے والی تدبیر کرتا ہے۔ اور اسے اچھا سمجھتا ہے۔ لیکن تدبیر بھی اس کی بیکار اور تباہ ہوئی) اور (ایک یہ ہی کیا) فرعون کی جو تدبیر بھی تھی وہ بربادی ہی میں تھی۔

---

[1] قلب متکبر حیا نکرہ ہے جو کہ علیٰ سبیل اللہ ہر متکبر کے دل کو شامل ہے پس جبکہ اس پر کل داخل ہوا تو اس نے اس کے تمام افراد کو علیٰ وجہ الشمول گھیر لیا اور عموم مضاف سے مضاف الیہ میں بھی عموم آ گیا اور چونکہ کل نکرہ پر داخل ہے اس لئے وہ کل مجموعی نہیں ہو سکتا ۱۲

وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِیْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ یٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا مَتَاعٌ ۫ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِیَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنْ عَمِلَ سَیِّئَةً فَلَا یُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىِٕكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ یُرْزَقُوْنَ فِیْهَا بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ وَیٰقَوْمِ مَا لِیْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ تَدْعُوْنَنِیْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ۫ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ لَیْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِی الدُّنْیَا وَلَا فِی الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۫ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَى اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ ۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا ۚ وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ یَتَحَآجُّوْنَ فِی النَّارِ فَیَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِیْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِیْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَیْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ فِی النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ یُخَفِّفْ عَنَّا یَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِیْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾

ترجمہ: اور اس مومن نے کہا کہ اے بھائیو! تم میری راہ پر چلو میں تم کو ٹھیک رستہ بتلاتا ہوں اے میرے بھائیو! یہ دنیوی زندگانی محض حظ چند روزہ ہے اور (اصل) ٹھہرنے کا مقام تو آخرت ہے) جہاں جزا کا یہ قانون ہے کہ) کہ جو شخص گناہ کرتا ہے اس کو تو برابر سر براہی بدلہ ملتا ہے اور جو نیک کام کرتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ مومن ہو ایسے لوگ جنت میں جاویں گے (اور) وہاں بے حساب ان کو رزق ملے گا اور میرے بھائیو! کیا بات ہے کہ میں تو تم کو (طریق) نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھ کو دوزخ کی طرف بلاتے ہو (یعنی) تم مجھ کو اس بات کی طرف بلاتے ہو کہ میں خدا کے ساتھ کفر کروں اور ایسی چیز کو اس کا ساجھی بناؤں جس (کے ساجھی ہونے) کی میرے پاس کوئی بھی دلیل نہیں اور میں تم کو خدا زبردست خطا بخش کی طرف بلاتا ہوں یقینی بات یہ ہے کہ تم جس چیز (کی عبادت) کی طرف مجھ کو بلاتے ہو وہ نہ تو دنیا ہی

میں پکارے جانے لائق ہے اور نہ آخرت ہی میں اور (یقینی بات ہے) کہ ہم سب کو خدا کے پاس جانا ہے اور جو لوگ دائرہ (عبودیت) سے نکل رہے ہیں وہ سب دوزخی ہوں گے سو آگے چل کر تم میری بات کو یاد کرو گے اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سب بندوں کا نگران ہے پھر خدا تعالیٰ نے اس (مومن) کو ان لوگوں کی مضر تدبیروں سے محفوظ رکھا اور فرعون والوں پر (مع فرعون کے) موذی عذاب نازل ہوا (جس کا آگے بیان ہے کہ) وہ لوگ (برزخ میں) صبح اور شام آگ کے سامنے لائے جاتے ہیں۔ اور جس روز قیامت ہوگی حکم ہوگا (کہ) فرعون والوں کو (مع فرعون کے) نہایت سخت آگ میں داخل کرو اور جب کہ کفار دوزخ میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے تو ادنیٰ درجہ کے لوگ (یعنی تابعین) بڑے درجہ کے لوگوں سے کہیں گے کہ ہم (دنیا میں) تمہارے تابع تھے سو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی جزو ہٹا سکتے ہو وہ بڑے لوگ کہیں گے کہ ہم سبھی دوزخ میں ہیں اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا اور (اس کے بعد) جتنے لوگ دوزخ میں ہوں گے جہنم کے موکل فرشتوں سے (درخواست کے طور پر) کہیں گے کہ تم ہی اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ کسی دن تو ہم سے عذاب ہلکا کر دے فرشتے کہیں گے کہ (یہ بتلاؤ) کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر معجزات لے کر نہیں آتے رہے دوزخی کہیں گے کہ ہاں آتے تو رہے تھے فرشتے کہیں گے کہ پھر تم ہی دعا کرو اور کافروں کی دعا محض بے اثر ہے۔

تفسیر : **دعوتِ ایمان** : اور جو شخص ایمان لایا تھا اس نے یہ بھی کہا کہ اے میری قوم میری پیروی کرو۔ میں تم کو راستی کی راہ پر لے چلوں گا اے میری قوم یہ دنیوی زندگی صرف چند روز نفع اٹھانے کی چیز ہے۔ اور آخرت رہنے کا گھر ہے (پس تم اس چند روزہ زندگی کے لئے ہمیشہ رہنے کا گھر کیوں کھوتے ہو۔ تم کو ایسا نہ چاہئے۔ دیکھو) جو کوئی برائی کرے اسے اسی کے موافق بدلہ دیا جائے گا (یعنی برابدلہ) اور جو کوئی اچھا کام کرے خواہ مرد ہو یا عورت بحالیکہ وہ مؤمن ہو سو یہ جنت میں جائیں گے۔ جس میں ان کو بے حساب کھانا دیا جائے گا (پس تم برے بدلہ سے بچ کر جنت کیوں نہیں حاصل کرتے) اور اے میری قوم یہ کیا بات ہے کہ میں تو تمہیں (دوزخ سے) رہائی کی طرف دعوت دیتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف دعوت دیتے ہو (کیونکہ) تم مجھے اس کی دعوت دیتے کہ میں خدا کو نہ مانوں اور اس کے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک کروں جن کے متعلق مجھے (شرکت کا) علم نہیں (بلکہ عدم شرکت کا علم ہے) اور میں تمہیں ایسے زبردست کی طرف بلاتا ہوں جو گناہوں کا معاف کرنے والا ہے۔ یقینی بات ہے کہ جس کی طرف تم مجھے بلاتے ہو نہ اس کا دنیا میں بلاوا ہے اور نہ آخرت میں (پس یہ تمہارا آپ کی طرف بلاوا مدعی سست گواہ چست کا مصداق ہے کیونکہ جب وہ خود اپنی طرف نہیں بلاتا تو تمہیں اس کی طرف بلانے کا کیا حق ہے) اور یہ بھی (یقینی ہے) کہ ہم سب کی واپسی اللہ ہی کی طرف ہوگی۔ اور یہ بھی (یقینی ہے) کہ بے اعتدالی پیشہ اشخاص دوزخی ہوں گے پس (جبکہ یہ یقینی ہے تو) تم میری بات یاد کرو گے جو میں تم سے کہتا ہوں (اور پچھتاؤ گے کہ افسوس ہم نے فلاں کا کہنا نہ مانا وہ بالکل صحیح کہتا تھا) اور میں اپنے معاملہ کو حق تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بخوبی دیکھتا ہے۔

گروہِ فرعون کا انجام

پس حق تعالیٰ نے اس شخص کو ان کی تدابیر کے برے آثار سے محفوظ رکھا۔ اور عذاب کی تکلیف گروہ فرعون پر پڑی (چنانچہ) اب دوزخ کی یہ حالت ہے کہ یہ لوگ صبح و شام اس پر لائے جاتے ہیں اور جس روز قیامت برپا ہوگی اس روز (کہا جائے گا کہ) گروہ فرعون کو

(فرعون سمیت) سخت عذاب میں داخل کرو۔ اور جس روز یہ لوگ آگ میں جھگڑیں گے اور کمزور ان لوگوں سے جو بڑے (اور لیڈر) بنے تھے کہیں گے کہ ہم آپ حضرات کے پیرو تھے۔ سو کیا آپ ہم سے آگ کا کچھ حصہ لے لیں گے (اور اس طرح اپنے قومی ایثار کا ثبوت دیں گے) تو جو لوگ بڑے (اور لیڈر) بنے تھے کہیں گے کہ ہم سب اسی میں ہیں۔ کیونکہ حق تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا ہے (اور اس لئے ہمارے لئے یہی دوزخ طے ہو چکا ہے۔ اس لئے ہمیں خود اپنی ہی پڑی ہے ایسی حالت میں ہم تمہارے کیا کام آسکتے ہیں) اور جو لوگ دوزخ میں ہوں گے وہ کارپردازان دوزخ سے کہیں گے۔ کہ آپ صاحبان اپنے پروردگار سے کہیں کہ وہ ایک دن ہم پر عذاب میں کچھ کمی کر دے (اس کے جواب میں) وہ کہیں گے کہ کیا تمہارے رسول تمہارے پاس دلائلِ واضحہ نہ لائے تھے (اس کے جواب میں) وہ کہیں گے کہ لائے کیوں نہ تھے (ہم نے ان کا کہانہ مانا اس پر وہ کہیں گے کہ (ایسی حالت میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے) تم خود ہی کہہ لو (چنانچہ وہ خود کہیں گے) اور ان کافروں کی پکار برباد ہی ہوگی (یعنی اس پر کوئی نتیجہ مرتب نہ ہوگا۔ یہ تو کافروں کی بےبسی اور بےکسی کی حالت ہے اور برخلاف اس کے)۔

إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ﴿٥١﴾ يَوْمَ لَا يَنفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَىٰ وَأَوْرَثْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ ﴿٥٣﴾ هُدًى وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٥٤﴾ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ﴿٥٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ إِن فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَّا هُم بِبَالِغِيهِ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿٥٦﴾ لَخَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا الْمُسِيءُ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾ إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٥٩﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾

ترجمہ: ہم اپنے پیغمبروں کی اور ایمان والوں کی دنیوی زندگانی میں بھی مدد کرتے تھے اور اس روز بھی جس میں گواہی دینے والے (یعنی فرشتے جو کہ اعمالنامے لکھتے تھے) کھڑے ہونگے جس دن کہ ظالموں (یعنی کافروں) کو ان کی معذرت کچھ نفع نہ دے گی اور ان کے لئے لعنت ہوگی اور ان کے لئے اس عالم میں خرابی ہوگی اور (آپ کے قبل) ہم موسیٰؑ کو ہدایت نامہ (یعنی توریت) دے چکے ہیں اور (پھر) ہم نے وہ کتاب بنی اسرائیل کو پہنچائی تھی کہ وہ ہدایت اور

نصیحت (کی کتاب) تھی اہل عقل (سلیم) کے لئے سو آپ صبر کیجئے بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے (اس) گناہ کی (جس کو مجازاً گناہ کہہ دیا) معافی مانگیے اور شام وصبح اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرتے رہیے (اور) جو لوگ بلا کسی سند کے کہ جو ان کے پاس موجود ہو خدائی آیتوں میں جھگڑے نکالا کرتے ہیں ان کے دلوں میں نری بڑائی (ہی بڑائی) ہے کہ وہ اس تک کبھی پہنچنے والے نہیں سو آپ اللہ کی پناہ مانگتے رہئے بیشک وہی ہے سب کچھ سننے والا سب کچھ دیکھنے والا بالیقین آسمانوں اور زمین کا (ابتداءً پیدا کرنا آدمیوں کے (دوبارہ) پیدا کرنے کی نسبت بڑا کام ہے لیکن اکثر آدمی (اتنی بات) نہیں سمجھتے اور بینا نابینا اور (ایک) وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور (دوسرے) بدکار باہم برابر نہیں ہوتے تم لوگ بہت ہی کم سمجھتے ہو قیامت تو ضرور ہی آ کر رہے گی۔ اس (کے آنے) میں کسی طرح کا شک ہے ہی نہیں۔ مگر اکثر لوگ نہیں مانتے اور تمہارے پروردگار نے فرما دیا ہے کہ مجھ کو پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا جو لوگ (صرف) میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں وہ عنقریب (مرتے ہی) ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

تفسیر :**انبیاء اور مؤمنین کی مدد:** ہم اپنے رسولوں کی اور ان لوگوں کی جو ایمان لائے دنیوی زندگی میں بھی مدد کریں گے۔ اور اس روز بھی جس روز گواہ کھڑے ہوں گے۔ یعنی اس روز جس روز ظالموں کو ان کی معذرت بھی نافع نہ ہوگی۔ اور ان کے لئے رحمت سے کامل دوری ہوگی اور ان کے لئے اس گھر کی تکلیف ہوگی۔

حضرت موسیٰ اور آپ کی قوم: (خیر یہ تو فرعون اور فرعونیوں کی حالت تھی۔ اور موسیٰ اور ان کی جماعت کی حالت یہ تھی کہ) ہم نے موسیٰ کو ہدایت دی اور بنی اسرائیل کو ایسی حالت میں کتاب کا وارث بنایا کہ وہ ہدایت اور نصیحت تھی ارباب عقول کے لئے پس (جبکہ کفر وایمان معصیت واطاعت کے نتائج آپ کو معلوم ہو گئے تو) آپ صبر کیجئے۔ کیونکہ خدا کا وعدہ سچا ہے (اور وہ ضرور ہو کر رہے گا) اور اپنے گناہ کی معافی مانگتے رہیے۔ (جو کہ بلا قصد معصیت قلۂ تدبیر سے یا اجتہادی غلطی سے یا سہواً یا خطاءً آپ سے کبھی کبھی صادر ہوئے ہوں۔ یا آئندہ ہوں اس کو مجازاً[1] گناہ کہہ دیا) اور صبح وشام اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہیے۔

ناحق حجت کرنے والے: (دیکھئے) جو لوگ خدا کی آیتوں میں بلا کسی ایسی حجت کے جو ان کے پاس (خدا کی طرف سے) آئی ہو ناحق حجتیں کرتے ہیں۔ ان کی یہ حالت ہے کہ ان کے سینوں میں صرف ایسی بڑائی ہے جس تک وہ پہنچنے والی نہیں ہیں (یعنی وہ اپنے کو انبیاؤں سے بڑھانا چاہتے ہیں اور یہ ہو نہیں سکتا) اور یہ غیر واقعی بڑائی ان کو قبول حق سے روکتی ہے) پس آپ (ایسی ناجائز بڑائی سے) خدا سے پناہ مانگئے۔ وہ بڑا سننے والا اور بہت دیکھنے والا ہے (اس لئے وہ آپ کی درخواست کو سن کر اور سچی خواہش کو دیکھ کر ضرور آپ کو پناہ دے گا۔ ان کے کبر کا ایک شعبہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنے کو ایسا سمجھے ہوئے ہیں کہ خدا کو ان کو دوبارہ پیدا کرنے سے عاجز خیال کرتے ہیں مگر یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ) یقیناً آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے سے بہت بڑھ کر ہے (پھر جو آسمانوں اور زمین کو پیدا کر سکتا ہے وہ لوگوں کو کیوں نہیں پیدا کر سکتا۔ ضرور پیدا کر سکتا ہے) مگر بہت سے لوگ جانتے ہیں۔ (اور خواہ مخواہ انکار کرتے ہیں)۔

مؤمن وغیر مؤمن برابر نہیں: اور (یہ ظاہر ہے کہ) نابینا اور بینا اور (اسی طرح) وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور بدکار شخص

---

[1] یہ زیادت میں نے کر دی ہے صونا لا یمان العوام

برابر نہیں (اور اس کا مقتضیٰ یہ ہے کہ تم لوگ نابینا کو چھوڑ کر بینا بنو اور کفر کو توڑ کر ایمان اختیار کرو۔ مگر افسوس کہ) تم بہت کم دھیان کرتے ہو۔

قیامت یقیناً آئے گی: (چنانچہ) قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں کوئی خلجان کی بات نہیں۔ مگر (باوجود اس کے) بہت سے لوگ (اسے) نہیں مانتے (بڑی نازیبا بات ہے۔ پس لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس پر ایمان لائیں)۔

خدا سے درخواست کرو منظور ہوگی

اور (تم کو واضح ہو کہ) تمہارے رب نے کہدیا ہے کہ ہے تم مجھے پکارو۔ میں (بشرط وجود شرائط) تمہاری درخواست منظور کروں گا (برخلاف اس کے) جو لوگ میری پرستش سے تکبر کریں گے (اور مجھے چھوڑ کر دوسروں کی پوجا کریں گے وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے (پس تم اسی کو پکارو اور اس کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو۔ دیکھو)۔

اَللّٰهُ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ ۘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۘ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۖۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ هُوَ الْحَىُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۵﴾ قُلْ اِنِّىْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِىَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّىْ ۫ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْۤا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ هُوَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۶۸﴾

ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے تمہارے (نفع کے) لئے رات بنائی تاکہ تم اس میں آرام کرو اور اس نے دن کو (دیکھنے کے لئے) روشن بنایا بیشک اللہ تعالیٰ کا لوگوں پر بڑا ہی فضل ہے لیکن اکثر آدمی (ان نعمتوں کا) شکر نہیں کرتے یہ اللہ ہے تمہارا رب وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں سو (بعد اثبات توحید کے) تم لوگ شرک کر کے کہاں

الٹے جارہے ہو اسی طرح وہ (پہلے) لوگ بھی الٹے چلا کرتے تھے جو اللہ کی نشانیوں کا انکار کیا کرتے تھے اللہ ہی ہے جس نے زمین کو (مخلوق کا) قرار گاہ بنایا اور آسمان کو (مثل) چھت (کے) بنایا اور تمہارا نقشہ بنایا سو عمدہ نقشہ بنایا اور تم کو عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو دیں (پس) یہ اللہ ہے تمہارا رب۔ سو بڑا عالی شان ہے اللہ جو سارے جہان کا پروردگار ہے وہی (ازلی وابدی) زندہ (رہنے والا ہے) اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں سو تم (سب) خالص اعتقاد کر کے اس کو پکارا کرو تمام خوبیاں اسی اللہ کے لئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہان کا۔ آپ (ان مشرکین کو سنانے کے لئے) کہہ دیجئے کہ مجھ کو اس سے ممانعت کر دی گئی ہے کہ میں ان (شرکاء) کی عبادت کروں جن کو خدا کے علاوہ تم پکارتے ہو جبکہ میرے پاس میرے رب کی نشانیاں آچکی ہیں اور مجھ کو حکم یہ ہوا ہے کہ میں (صرف) رب العالمین کے سامنے گردن جھکالوں وہی ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر تم کو بچہ کر کے (ماں کے پیٹ سے) نکالتا ہے پھر (تم کو زندہ رکھتا ہے) تا کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو۔ پھر تا کہ تم بوڑھے ہو جاؤ اور کوئی کوئی تم میں سے پہلے ہی مر جاتا ہے اور تا کہ تم سب (اپنے اپنے) وقت مقررہ (مقدر) تک پہنچ جاؤ اور (یہ سب کچھ) اس لئے کیا گیا) تا کہ تم لوگ سمجھو وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے پھر جب وہ کسی کام کا (دفعۃً) پورا کرنا چاہتا ہے سو بس اس کی نسبت (اتنا) فرما دیتا ہے کہ ہو جا سو وہ ہو جاتا ہے۔

اللہ ہر چیز کا خالق ہے: تمہارا پروردگار ہر چیز کا پیدا کرنے والا۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ پس تم کہاں الٹے لیجائے جارہے ہو (کہ اس کو چھوڑ کر دوسروں کو معبود بنا رہے ہو ذرا ہوش میں آؤ، حقیقت کو سمجھو اور باطل پرستی کو چھوڑو۔ دیکھو) یوں الٹے پھرے جاتے ہیں وہ لوگ جو خدا کی آیتوں کا ناحق انکار کرتے ہیں (جس کا نمونہ تم ابھی پڑھ چکے ہو کہ وہ خدا کو چھوڑ کر دوسروں کی پرستش کرتے ہیں پس تم خدا کی آیتوں کے انکار سے بچو اور الٹے چلنے سے محفوظ رہو۔

زمین وآسمان کی پیدائش اور انسانی صورت گری

دیکھو) اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو مستقر (قیام گاہ) اور آسمان کو عمارت بنایا اور تم کو مصور کیا۔ تو تمہارے صورتوں کو نہایت عمدہ بنایا اور عمدہ چیزوں سے تم کو غذا دی (دیکھو) وہ ہے خدا تمہارا رب (جس کے یہ اوصاف ہیں نہ کہ وہ جس کی تم پرستش کرتے ہو۔ پھر تم کیوں بہک رہے ہو) الحاصل بڑی شان ہے خدائے رب العالمین کی (جس نے وہ کام کئے جو دوسروں کے لئے ناممکن ہیں۔ دیکھو) وہی زندہ ہے (اور) اس کے سوا کوئی معبود نہیں (کیونکہ اس کے سوا سب فانی اور ہالک ہیں۔ اور اس کے سوا کسی میں معبودیت کی صلاحیت نہیں) پس تم اس کو ایسی حالت میں پکارو کہ اطاعت کو اس کے لئے خالص کئے ہوئے ہو۔ (اور دوسرے کی اطاعت کی اس میں بالکل آمیزش نہ ہو) قابل تعریف ہے وہ خدا جو کہ پروردگار عالم ہے (جس نے اپنی ربوبیت کے اقتضا سے لوگوں کو توحید کی طرف رہنمائی فرمائی۔

شرک کی ممانعت: خیر اے رسول یہ لوگ خود اپنے ہی شرک پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ آپ کو بھی شرک کی دعوت دیتے ہیں لہذا) آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ مجھے منع کیا گیا ہے اس سے کہ میں ان چیزوں کی پرستش کروں۔ جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو جبکہ میرے پاس میرے پروردگار کی طرف سے (اس بات میں) کتنے احکام آئے ہیں۔ اور مجھے حکم کیا گیا ہے کہ میں پروردگار عالم کی اطاعت کروں (اور اس کے سوا کسی کی اطاعت نہ کروں) لہذا میں تمہاری درخواست کو کسی طرح منظور نہیں کر سکتا۔

انسان کی پیدائش: اے شرک کی دعوت دینے والو! دیکھو) وہ خدا وہ ہے جس نے تم کو (اول) مٹی سے، اس کے بعد منی سے اس کے بعد پستہ خون سے پیدا کیا پھر وہ تم کو (ماں کے پیٹ سے) بچہ ہونے کی حالت میں نکالتا ہے پھر (وہ تم کو بڑھاتا ہے) تا کہ تم اپنی پوری قوت کو پہنچ جاؤ۔ پھر (وہ تم کو اور بڑھاتا ہے) تا کہ تم بڑھے ہو جاؤ۔ اور (کچھ تم میں سے وہ بھی ہیں جو اس سے پہلے ہی لے لئے جاتے ہیں (چنانچہ کسی کو جوانی میں موت آجاتی ہے اور کسی کو بچپن میں) اور (وہ تم کو اس لئے بڑھا کرتا ہے۔ تا کہ تم میعاد معین کو پہنچ جاؤ اور اس پر پہنچ کر تم کو موت دیدی جائے۔ اور بدیں توقع (ایسا کرتا ہے کہ) تم (ان تغیرات کو دیکھ کر) سمجھو (کہ یہ ایسے کام ہیں جن کو خدا کے سوا کوئی نہیں کر سکتا اور اس لئے وہی خدا ہے اور کوئی نہیں) نیز وہ وہ ہے جو کہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ پھر (کچھ مانے جلانے ہی پر منحصر نہیں بلکہ وہ ہر کام کو نہایت سہولت سے کرتا ہے چنانچہ) جب وہ کوئی بات طے کر چکتا ہے تو صرف اسی سے کہدیں کہ ہو جا۔ تو وہ ہو جاتی ہے (یعنی کسی کام کے ہونے میں صرف اس کے ارادہ کی دیر ہے۔ اور کچھ نہیں کیونکہ جب وہ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو وہ فوراً ہو جاتا ہے۔ اور اس کے لئے اس کو کوئی انتظام واہتمام نہیں کرنا پڑتا۔ پس جبکہ خدا کی یہ صفت ہے اور یہ باتیں کسی اور میں نہیں تو تمہیں کب زیبا ہے کہ تم اس کے لئے شریک ٹھہراؤ اور خود بھی شریک کرو اور دوسروں کو بھی شرک کی دعوت دو۔ ہرگز نہیں۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ﴿٦٩﴾ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٧٠﴾ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ﴿٧١﴾ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ﴿٧٢﴾ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿٧٣﴾ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُو مِن قَبْلُ شَيْئًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ﴿٧٤﴾ ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَمْرَحُونَ ﴿٧٥﴾ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٦﴾ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۚ فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٧٧﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ﴿٧٨﴾

ترجمہ: کیا آپ نے ان لوگوں (کی حالت) کو نہیں دیکھا جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں جھگڑے نکالتے ہیں (حق سے) کہاں پھرے جا رہے ہیں جن لوگوں نے اس کتاب (یعنی قرآن) کو جھٹلایا اور اس چیز کو بھی جو ہم نے اپنے پیغمبروں کو

دے کر بھیجا سو ان کو ابھی (یعنی قیامت میں جو قریب ہے) معلوم ہوا جاتا ہے جبکہ طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور زنجیریں ان کو گھسیٹتے ہوئے کھولتے پانی میں لے جاویں گے پھر یہ آگ میں جھونک دیئے جاویں گے پھر ان سے پوچھا جاوے گا کہ وہ (معبود) غیر اللہ کہاں گئے جن کو تم شریک (خدائی) ٹھہراتے تھے وہ کہیں گے کہ وہ تو سب ہی ہم سے غائب ہو گئے بلکہ ہم اس سے قبل کسی کو بھی نہیں پوجتے تھے اللہ تعالیٰ اسی طرح کافروں کو غلطی میں پھنسائے رکھتا ہے یہ (سزا) اس کے بدلہ میں ہے کہ تم دنیا میں ناحق خوشیاں مناتے تھے اور اس کے بدلہ میں ہے کہ تم اتراتے تھے جہنم کے دروازوں میں گھسو (اور) ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہو۔ سو متکبرین کا وہ برا ٹھکانا ہے (اور جب ان سے اس طرح انتقام لیا جاوے گا) تو آپ (چندے) صبر کیجئے بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے پھر جس (عذاب) کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں اسمیں سے کچھ تھوڑا سا عذاب اگر ہم آپ کو دکھلا دیں یا (اس کے نزول کے قبل ہی) ہم آپ کو وفات فرما دیں سو ہمارے ہی پاس ان کو آنا ہوگا اور ہم نے آپ سے پہلے بہت سے پیغمبر بھیجے جن میں بعضے تو وہ ہیں کہ ان کا قصہ ہم نے آپ سے بیان کیا ہے اور بعضے وہ ہیں جن کا ہم نے قصہ آپ کو بیان (ہی) نہیں کیا اور (اتنا امر سب میں مشترک ہے کہ) کسی رسول سے اتنا نہ ہوسکا کہ کوئی معجزہ بدون اذن الٰہی کے ظاہر کر سکے پھر جس وقت اللہ کا حکم (نزول عذاب کے لئے) آوے گا ٹھیک ٹھیک فیصلہ ہو جاوے گا اور اس وقت اہل باطل خسارہ میں رہ جاویں گے۔

تفسیر : **راہِ حق سے فرار**: اے رسول) کیا آپ نے انہیں دیکھا جو کہ خدا کی آیتوں میں ناحق حجتیں نکالتے ہیں (جیسے یہ مدعی شرک اور منکرین توحید جو خود بھی شرک کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی شرک کی دعوت دیتے ہیں ذرا دیکھئے تو سہی) کہ یہ لوگ (راہ حق سے) کہاں (اور کیسے برے راستہ کی طرف) پھیرے جا رہے ہیں (اور انہیں اس کا ذرا خیال نہیں ہوتا) یعنی وہ لوگ جنہوں نے تمام کتب الٰہیہ کی اور ان باتوں کی تکذیب کی جن کو دیکھ کر ہم نے اپنے رسولوں کو بھیجا تھا۔ واقعی یہ عجیب لوگ ہیں اور دیکھنے کے قابل ہیں۔ کیونکہ ایسی باتوں کا انکار جن پر تمام کتب الٰہیہ اور تمام رسول متفق ہیں بلکہ خود کتب الٰہیہ اور رسولوں ہی کا انکار ہی عجیب بات ہے) خیر ان کو اس کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا جب کہ طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور زنجیریں بھی نیز ان کو کھولتے پانی میں گھسیٹ کر ڈالا جائے گا۔ پھر (اس سے بڑھ کر یہ کہ) ان کو آگ میں جھونکا جائے گا۔ پھر ان سے کہا جائے گا کہ (بتلاؤ) اب کہاں ہیں وہ جن کو تم خدا کو چھوڑ کر اس کا شریک بتاتے تھے۔ اس کے جواب میں وہ کہیں گے کہ وہ تو ہم سے کھوئے گئے (پھر کہیں گے کہ نہیں ہم نے غلط کہا) بلکہ (واقعہ یہ ہے کہ ہم اس سے پیشتر کسی شے کو نہ پکارتے تھے۔ دیکھو خدا کافروں کو یوں بھلا دے گا (جبکہ ابھی تم نے دیکھا ہے کہ اول انہوں نے اقرار کیا تھا اس کے بعد فوراً پلٹ گئے اور صاف مکر گئے خیر ان سے کہا جائے گا کہ) یہ (سزا) اس سبب سے (تم کو دی جاتی) ہے کہ تم زمین میں ناجائز طور پر خوشیاں مناتے تھے اور اس سبب سے بھی کہ تم اترایا کرتے تھے۔ اچھا تم جہنم کے دروازوں میں یوں داخل ہو کہ تم اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو (اور اس سے تم کو کبھی نکلنا نصیب نہ ہوگا۔ بس نہایت برا ٹھکانا ہے۔ وہ متکبرین کا (خدا محفوظ رکھے اور لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس سے بچنے کی کوشش کریں) پس (جبکہ واقعہ یہ ہے تو اے رسول) آپ صبر کیجئے خدا کا وعدہ ضرور سچا ہے (اور وہ انہیں ضرور سزا دے گا) اب خواہ ہم آپ کو اس (عذاب) کا

کوئی حصہ[1] دکھا دیں جس کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں خواہ آپ کو (اس سے قبل) قبض کرلیں (بہر حال وہ عذاب سے نہیں بچ سکتے۔ کیونکہ) ان کو ہماری ہی طرف واپس کیا جائے گا (اور اس لئے وہ ہم سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے اور اس لئے ان کو سزایاب ہونا ضروری ہے)۔

انبیاء از خود عذاب نہیں لاتے

اور (وہ جو یہ کہتے ہیں کہ اگر آپ سچے ہیں تو عذاب کیوں نہیں آتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ (ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے ہیں جن میں سے کچھ وہ ہیں جن کا ہم نے آپ سے بیان کیا ہے۔ اور کچھ وہ ہیں جن کا ہم نے آپ سے تذکرہ نہیں کیا۔ اور (ان تمام رسولوں میں سے) کسی رسول کو یہ بات حاصل نہ تھی کہ وہ کوئی نشانی (عذاب ہو یا غیر عذاب) از خود لے آئے۔ ہاں (وہ جو نشانی لائے تھے) خدا کے حکم سے (لائے تھے پس جبکہ واقعہ یہ ہے تو) اب تک اس کے نہ آنے سے اس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں۔ انکار اس وقت صحیح ہو سکتا تھا جب کہ اس کا لانا آپ کے امکان میں ہوتا۔ مگر اب تو نہیں۔ پھر انکار کی کیا وجہ ہے) پس (عذاب آئے گا اور ضرور آئے گا۔ اور) جس وقت خدا کا حکم (یعنی عذاب) آئے گا اس وقت صحیح فیصلہ ہو جائے گا۔ اور اس موقع پر اہل باطل سراسر گھاٹے میں رہیں گے (کیونکہ اس وقت انہیں اپنے زعمِ باطل کی غلطی معلوم ہوگی اور اس کی تلافی پر ان کو قدرت نہ ہوگی۔ پس لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس وقت سے پہلے ہی اپنے خیالات واوہام باطلہ کی اصلاح کرلیں۔ اور خسارہ سے بچ جائیں۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَیْهَا حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَیْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ ۖ فَاَیَّ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِیْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے مواشی بنائے تا کہ ان میں بعض سے سواری لو اور ان میں بعض (ایسے ہیں کہ ان) کو کھاتے بھی ہو اور تمہارے لئے ان میں اور بھی فائدے ہیں اور (اس لئے بنائے) تا کہ تم اپنے مطلب تک

---

[1] یہ اس لئے کہا گیا کہ رسول سے یہ وعدہ نہیں کیا گیا تھا کہ ہم انہیں تمہاری حیات ہی میں عذاب دیں گے بلکہ اس قید کے وعدہ کیا جاتا تھا اس لئے وہ دونوں صورتوں کو محتمل تھا اس کو بھی کہ ان پر آپ کی زندگی میں عذاب آ جائے۔ اور اس کو بھی ایسا نہ ہو پس اس سے خدا کے وعدہ کا تخلف ثابت نہیں ہوتا جیسا قادیانی اس سے استدلال کرتے ہیں اور یہ ان کی تحریف ہے ۱۲

پہنچو جو تمہارے دلوں میں ہے اور ان پر (بھی) اور کشتی پر (بھی) لدے لدے پھرتے ہو اور (ان کے علاوہ) تم کو اپنی اور بھی نشانیاں دکھلاتا رہتا ہے سو تم اللہ کی کون کون سی نشانیوں کا انکار کرو گے کیا ان لوگوں نے ملک میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ جو (مشرک) لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا کیا حال ہوا (حالانکہ) وہ لوگ ان سے زیادہ تھے اور قوت اور نشانیوں میں (بھی) جو کہ زمین پر چھوڑ گئے ہیں بڑھے ہوئے تھے سو ان کی (یہ تمام تر) کمائی ان کے کچھ بھی کام نہ آئی غرض جب ان کے پیغمبران کے پاس کھلی دلیلیں لے کر آئے تو وہ لوگ اپنے (اس) علم (معاش) پر بڑے نازاں ہوئے جو ان کو حاصل تھا اور ان پر وہ عذاب آ پڑا جس کے ساتھ تمسخر کرتے تھے پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہنے لگے ہم خدائے واحد پر ایمان لائے اور ان سب چیزوں سے ہم منکر ہوئے جس کو ہم اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے سو ان کو ان کا ایمان لانا نافع نہ ہوگا جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا اللہ تعالیٰ نے اپنا یہی معمول مقرر کیا ہے جو اس کے بندوں میں پہلے سے ہوتا چلا آیا ہے اور اس وقت کافر خسارہ میں رہ گئے۔

مویشی کی پیدائش اور اس کے فائدے

تفسیر: دیکھو) خدا وہ ہے جس نے تمہارے لئے مویشی بنائے تا کہ تم ان میں سے بعضوں پر سوار ہو۔ اور تم ان میں سے بعضوں کو کھاتے بھی ہو۔ اور ان میں تمہارے لئے دوسری قسم کی منفعتیں بھی ہیں۔ اور اس لئے بھی (بنائے کہ) تم ان پر (سوار ہو کر) اپنے مقصود ولی تک پہنچو اور ان پر اور کشتیوں پر سوار کر کے تم کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجایا جاتا ہے۔ یہ خدا کی نشانیاں ہیں (جو کہ تم کو اس کے توحّد و تفرّد کی طرف رہنمائی کرتی ہیں) اور وہ تم کو اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے (جن میں سے یہ بھی ہیں اور ان کے علاوہ اور بھی) پس تم خدا کی کن نشانیوں کا انکار کرتے ہو جو توحید کو نہیں مانتے۔ ظاہر ہے کہ تم کسی نشانی کا انکار نہیں کر سکتے۔ پھر کیا توحید کا انکار سراسر ہٹ دھرمی نہیں ہے۔ ہے اور ضرور ہے)۔

پہلے واقعات سے عبرت کی ضرورت

پس کیا یہ (ہٹ دھرم اور ضدی لوگ) زمین میں چلے پھرے نہیں کہ وہ دیکھتے کہ ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے کیسا (برا) انجام ہوا۔ (اچھا ہم سے سنو) وہ لوگ ان (مشرکینِ مکہ) سے تعداد میں بھی زیادہ تھے اور قوت میں بھی بڑھے ہوئے تھے۔ اور زمین میں آثار کے لحاظ سے بھی۔ سو جو کچھ وہ کماتے تھے ان کے کچھ بھی کام نہ آیا۔ چنانچہ جب ان کے پاس ان کے رسول صاف صاف باتیں لیکر آئے تو (انہوں نے ان کو نہ مانا۔ اور ان کے ساتھ استہزء کیا۔ اور) جو علم ان کے پاس تھا اسی پر خوش رہے اور (اس کے نتیجہ میں) جس (عذاب) کی وہ ہنسی اڑاتے تھے اسی نے ان کو آ گھیرا۔ اب جب کہ انہوں نے ہمارا عذاب دیکھات انہوں نے کہا کہ ہم تنہا خدا پر ایمان لے آئے۔ اور جس کو ہم اس کے شریک بناتے تھے ان کے منکر ہو گئے۔ سو ان کا اس وقت ایمان لانا جبکہ انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا کچھ نافع نہ ہوا (کیونکہ) خدا نے یہ ہی طریق مقرر کیا ہے جو کہ اس کے بندوں میں پہلے سے چلا آ رہا ہے (کہ عذاب کے مشاہدہ کے بعد ایمان مقبول نہیں ہوتا) اور اس موقعہ پر وہ کافر سراسر گھاٹے میں رہے (کیونکہ عذاب ابدی میں مبتلا ہوئے۔ پس اس واقعہ سے ان مشرکین کو عبرت حاصل کرنی چاہئے ایسا نہ ہو کہ ان کا بھی یہ ہی حشر ہو۔

سُورَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ أَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۲﴾ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۴﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ﴿۵﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶﴾ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾

ترجمہ: سورۂ حم سجدہ مکے میں نازل ہوئی اور اس میں چون آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ حم یہ کلام رحمٰن رحیم کی طرف سے نازل کیا جاتا ہے، یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں صاف صاف بیان کی جاتی ہیں یعنی ایسا قرآن ہے جو عربی (زبان میں) ہے ایسے لوگوں کے لئے (نافع) ہے جو دانشمند ہیں بشارت دینے والا ہے (اور نہ ماننے والوں کے لئے) ڈرانے والا ہے سو اکثر لوگوں نے (اس سے) روگردانی کی پھر وہ (بوجہ اعراض کے) سنتے ہی نہیں اور وہ لوگ کہتے کہ جس بات کی طرف آپ ہم کو بلاتے ہیں ہمارے دل اس سے پردوں میں ہیں اور ہمارے کانوں میں ڈاٹ لگ رہی ہے اور ہمارے اور آپ کے درمیان میں ایک حجاب ہے سو آپ اپنا کام کئے جایئے ہم اپنا کام کر رہے ہیں آپ فرما دیجئے کہ میں بھی تم ہی جیسا ایک بشر ہوں مجھ پر یہ وحی نازل ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے سو اس (معبود برحق) کی طرف سیدھ باندھ لو اور اس سے معافی مانگو اور ایسے مشرکوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے منکر ہی رہتے ہیں (اور برخلاف ان کے) جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک کام کئے ان کے لئے (آخرت میں) ایسا اجر ہے جو (کبھی) موقوف ہونے والا نہیں۔

قرآن پاک سے کچھ لوگوں کا گریز

تفسیر: یہ تنزیل ہے بڑے مہربان رحم والے کی جانب سے (جس کا منشاء رحمت ہے اپنے بندوں پر پس اس کو اسی رحمٰن و رحیم کی طرف سے سمجھنا چاہئے۔ اور اس میں شک و شبہ نہ کرنا چاہئے)۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں ایسے بیان[2] کیں کہ وہ ایک عربی زبان

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ اور مدد کن یا معین الدین چشتی وغیرہ سب ناجائز اور شرک ہیں ۱۲

[2] فیہ اشارۃ الی ان قولہ قرآنا حال تن من آیاتہ وھود ان کان مضافا اللہ الاالہ یصح وقوعہ موقع المضاف وذلک مصحح بوقوع اقال عنہ وقولہ لمقوم یعلمون متعلق بقولہ بشیراً و نذیرا وھما صفنان لقولہ قرآناً وھوا التوجیہ خال عن المتکلف و قالو انفیہ تکلف مستغنی عنہ ۱۲

کی ایسے پڑھنے کی چیز ہے جو کہ ان لوگوں کے لئے جو علم (وفہم) رکھتے ہیں خوشخبری دینے والی اور ڈرانے والی ہے۔ مفصل (اور قابل فہم اور غیر مبہم رکھی گئی ہیں (تاکہ ہر شخص ان کو سمجھ کر ان کے منشا کے مطابق عمل کر سکیں) سو (بڑے افسوس کی بات ہے کہ) بہت سے لوگوں نے اس سے روگردانی کی چنانچہ وہ اسے سنتے تک نہیں اور کہتے ہیں کہ (اے رسول) جس بات کی طرف تو ہم کو بلاتا ہے۔ اس سے ہمارے دل غلافوں میں ہیں (اور اس لئے وہ ہمارے دلوں تک نہیں پہنچ سکتی) اور ہمارے کانوں میں ثقل ہے (اس لئے وہ ہمارے کانوں تک بھی نہیں پہنچ سکتی) اور ہمارے اور تیرے درمیان ایک بڑی آڑ ہے۔ (اس لئے تو کوشش سے بھی ہمیں نہیں سنا سکتا۔ جیسا کہ ان لوگوں کو جن کو ثقل سماعت کا مرض ہوتا ہے کان سے منہ لگا کر اور زور سے بول کر سنایا جاتا ہے) لہذا تو اپنا کام کرتا رہ۔ اور ہم اپنا کام کر رہے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی انسان ہیں

(اے رسول) آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ (تمہاری اس وحشت کا منشا یہ ہے کہ تم میرے دعوے کی حقیقت میں غور نہیں کرتے سو خوب سن لو کہ میں انسانیت سے بالاتر کسی دعوے کا مدعی نہیں ہوں۔ بلکہ میرے دعوے کی حقیقت صرف یہ ہے کہ) میں بھی تم ہی جیسا کہ ایک انسان ہوں ہاں مجھ پر (خدا کی طرف سے) یہ وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک ہے (یہ خلاصہ ہے میری وحی کا۔ اور تمام وحی اسی اجمال کی تفصیل ہے۔ اور یہ دعویٰ کسی طرح قابلِ وحشت نہیں ہے) پس تم اس (خدا) کی طرف سیدھے ہو جاؤ اور (جو کچھ اب تک کجی کر چکے ہو) اس سے معافی چاہو۔ اور (یاد رکھو کہ) بڑی خرابی ہے مشرکوں کے لئے جو کہ (علاوہ شرک کے اپنے اندر یہ برائیاں بھی رکھتے ہیں کہ) زکوٰۃ نہیں دیتے۔ اور وہ آخرت کے بالکل منکر ہیں۔ (برخلاف ان کے) جو لوگ ایمان لائیں اور اچھے کام کریں ان کیلئے نہ منقطع ہونے والا معاوضہ ہے (پس تم شرک اور دوسری بری باتیں چھوڑ کر ایمان اور عمل صالح اختیار کرو۔

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ ۝ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَاۗءٍ اَمْرَهَا ۭ وَزَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ڰ وَحِفْظًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝ اِذْ جَاۗءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ قَالُوْا لَوْ شَاۗءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰۗىِٕكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا

مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۭ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَي الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾

ترجمہ: آپ فرما دیجئے کہ کیا تم لوگ ایسے خدا (کی توحید) کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو (باوجود اتنی وسعت کے) دو روز میں پیدا کر دیا اور تم اس کے شریک ٹھہراتے ہو یہی سارے جہان کا رب ہے اور اس نے زمین میں اس کے اوپر پہاڑ بنا دیئے اور اس (زمین) میں فائدے کی چیزیں رکھ دیں اور اس میں (اس کے رہنے والوں کی) غذائیں تجویز کر دیں یہ سب چار دن میں ہوا جو شمار میں) پورے ہیں پوچھنے والوں کے لئے پھر آسمان (کے بنانے) کی طرف توجہ فرمائی اور (اس وقت) دھواں سا تھا سو اس سے اور زمین سے فرمایا کہ تم دونوں خوشی سے آؤ یا زبردستی سے دونوں نے عرض کیا کہ ہم خوشی سے حاضر ہیں سو دو روز میں اس کے سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں اس کے مناسب اپنا حکم (فرشتوں کو) بھیج دیا اور ہم نے آسمان کو ستاروں سے زینت دی اور (استراق شیاطین سے) اس کی حفاظت کی یہ تجویز ہے (خدائے) زبردست واقف الکل کی پھر اگر (دلائل توحید سن کر بھی) یہ لوگ توحید سے اعراض کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں تم کو ایسی آفت سے ڈراتا ہوں جیسی عاد و ثمود پر (شرک و کفر کی بدولت) آئی تھی جب کہ ان کے پاس ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی پیغمبر آئے کہ بجز اللہ کے کسی کو مت پوجو انہوں نے جواب دیا کہ اگر ہمارے پروردگار کو یہ منظور ہوتا (کہ کسی کو پیغمبر بنا کر بھیجے) تو فرشتوں کو بھیجتا سو ہم اس (توحید) سے بھی منکر ہیں جس کو دیکر (بزعم خود تم) بھیجے گئے ہو پھر وہ جو لوگ عاد کے تھے وہ دنیا میں ناحق کا تکبر کرنے لگے اور کہنے لگے کہ وہ کون ہے جو قوت میں ہم سے زیادہ ہے (آگے جواب ہے کہ) کیا ان کو یہ نظر نہ آیا کہ جس خدا نے ان کو پیدا کیا وہ ان سے قوت میں بہت زیادہ ہے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے تو ہم نے ان پر ایک ہوائے تند ایسے دنوں میں بھیجی جو منحوس تھے تاکہ ہم ان کو اس دنیوی حیات میں رسوائی کے عذاب کا مزہ چکھا دیں اور آخرت کا عذاب اور زیادہ رسوائی کا سبب ہے اور ان کو مدد نہ پہنچے گی اور وہ جو ثمود تھے تو ہم نے ان کو (پیغمبر کے ذریعہ سے) رستہ بتلایا سو انہوں نے گمراہی کو بمقابلہ ہدایت کے پسند کیا پس ان کو عذاب سراپا ذلت کی آفت نے پکڑ لیا ان کی بدکرداریوں کی وجہ سے اور ہم نے (اس عذاب سے) ان لوگوں کو نجات دی جو ایمان لائے اور ہم سے ڈرتے تھے۔

زمین، پہاڑ اور زمین میں روزی پیدا کرنے والی ذات اور مدت پیدائش

تفسیر: اے رسول) آپ (ان سے) کہئے کہ کیا (غضب ہے کہ) تم اس (قادر مطلق خدا) سے منکر ہو رہے ہو جس نے زمین

(جیسے عظیم الشان مخلوق کو) صرف دو دن میں بنایا۔ (یہ صرف بیان واقعہ ہے۔ اور مطلب نہیں کہ وہ اس سے کم میں نہیں بنا سکتا تھا۔ کیونکہ اسے کسی بڑے سے بڑے کام کے لئے بھی کسی مدت کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اس کی شان یہ ہے۔ انما امرہ اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن فیکون) اور تم اس کے لئے ہمسر بنا رہے ہو (نہایت بیجا بات ہے۔ ارے نادانوں) وہ ہی (عظیم الشان خدا جس کی شان تم پڑھ چکے ہو) رب العالمین ہے (پس تم اسی کی پرستش کرو اور کسی کی پرستش نہ کرو) اور (کیا تم اس خدا سے منکر ہو رہے ہو اور اس کے لئے شریک بنا رہے ہو جس نے) اس میں اس کے اوپر سے مضبوط پہاڑ بنائے اور اس نے اس میں (مختلف قسم کے اشجار، نباتات وعیون وانہار وغیرہ سے) برکت دی اور اس میں اس سے پیدا ہونے والی غذائیں مقرر کیں (اور یہ سب کچھ زمین کی پیدائش سے لیکر صرف) چار دن کے اندر کیا) بحالیکہ وہ چار دن بالکل برابر (اور صحیح) ہیں پوچھنے والوں کے لئے (اور ان میں کمی بیشی نہیں ہے)۔

آسمان کی پیدائش اور اس کی مدت

پھر وہ ایسی حالت میں آسمان کی طرف سیدھا ہوا کہ وہ ایک دھواں تھا۔ پس اس نے (آسمان بناتے وقت) اس سے اور (زمین بناتے وقت) زمین سے بھی کہا کہ تم دونوں خوشی سے یا ناخوشی سے (عدم سے وجود میں) آؤ اس کے جواب انہوں نے حالاً کہا کہ ہم بخوشی آگئے یعنی وہ موجود ہوگئے پس ان سے ان کو دو دن میں سات آسمان بنادیئے اور ہر آسمان میں اس کے مناسب کام کی وحی کی۔ اور ہم نے زمین سے قریب تر آسمان کو چراغوں سے مزین کیا (خوش نمائی کے لئے بھی) اور (شیاطین سے) حفاظت کے لئے (بھی) یہ تجدید ہے اس نہایت زبردست اور نہایت جاننے والے کی (اب تم بتلاؤ کہ یہ بات خدا کے سوا کس میں ہے جس کو اس کا شرک ٹھہرایا جائے۔ کسی میں بھی نہیں۔ پس لوگوں کا فرض ہے کہ وہ شرک سے توبہ کریں۔

عاد وثمود والے عذاب کی دھمکی

پس اگر (اس پر بھی) وہ روگردانی کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ میں تمہیں عاد وثمود کے (عذاب کے) کڑکے کے مانند کڑکے سے ڈراتا ہوں (ان کے عذاب کا قصہ یہ ہے کہ) جب ان کے پاس ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی رسول یہ پیغام لے کر آئے کہ تم خدا کے سوا کسی کی پرستش نہ کرو تو انہوں نے کہا کہ اگر خدا کو (پیغام پہنچانا) منظور ہوتا تو فرشتے اتارتا پس (جبکہ اس نے ایسا نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ تم جھوٹے ہو اور) ہم اس پیغام کو نہیں مانتے جس کو دے کر (تمہارے زعم میں) تم کو بھیجا گیا ہے۔ سو عاد تو زمین میں ناجائز طور پر بڑے بنے اور کہا کہ ہم سے زیادہ کون قوت والا ہے۔ اور (انہوں نے جو ایسا دعویٰ کیا تو) کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ جس خدا نے انہیں پیدا کیا وہ ان سے زیادہ قوت والا ہے (خیر انہوں نے جہالت سے ایسا دعویٰ کیا) اور وہ ہماری آیتوں کا بھی انکار کیا کرتے تھے اس پر ہم نے ان پر کچھ ایسے دنوں میں جو (ان کے حق میں) منحوس تھے اس غرض سے نہایت تیز آندھی بھیجی گئی کہ ہم انہیں دنیاوی زندگی میں بھی رسوائی کے عذاب کا مزہ چکھادیں۔ اور آخرت کا عذاب تو اور بھی زیادہ رسوائی کا ہے (چنانچہ وہ بھی انہیں معلوم بھگتنا ہوگا)۔ اور ان کی کوئی مدد نہ کی جائے گی۔ رہے ثمود سو ہم نے ان کو بھی صحیح رستہ بتلایا۔ سو انہوں نے بھی صحیح رستہ معلوم کرنے کے لئے مقابلہ میں اندھے رہنے کو

---

[1] یہ کلام تمثیل ہے اور حقیقت مراد نہیں اور مطلب یہ ہے کہ ایجاد ارض وسماء کے وقت ارض وسماء کا قبول اثر اور ان کا وجود میں آنا اس شخص کے مشابہ تھا جو اپنے بادشاہ کے حکم کو مجبوری سے نہیں بلکہ اس کو بادشاہ اور مستحق اطاعت سمجھ کر قبول کرے چنانچہ انہوں نے وجود میں آنے کے بعد حق تعالیٰ کے کسی حکم سے استنکاف نہیں کیا ۱۲

پسند کیا۔ سو ان اعمال کی بدولت جو وہ کرتے رہتے تھے ان کو بھی ذلت کے عذاب کے کڑکے نے آلیا۔ (چنانچہ اس عذاب سے وہ بھی ہلاک کردیئے گئے) اور ہم ان لوگوں کو بچالیا جو ایمان لے آئے تھے اور (معصیت سے) پرہیز کرتے تھے۔

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

ترجمہ: اور (ان کو وہ دن بھی یاد دلائیے) جس دن اللہ کے دشمن (یعنی کفار) دوزخ کی طرف (جمع کرانے) کے (لیے موقف حساب) میں لائے جائیں گے پھر وہ روکے جائیں گے (تاکہ بقیہ بھی آجائیں یہاں تک کہ جب وہ اس کے قریب آجاویں گے تو ان کے کان اور آنکھیں اور ان کی کھالیں ان پر ان کے اعمال کی گواہی دیں گے اور (اس وقت) وہ لوگ (متعجب ہوکر) اپنے اعضاء سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف میں گواہی کیوں دی وہ (اعضاء) جواب دیں گے کہ ہم کو اس اللہ نے گویائی دی جس نے ہر (گویا) چیز کو گویائی دی اور اسی نے تم کو اول بار پیدا کیا تھا اور اسی کے پاس پھر لائے گئے ہو اور (تم) دنیا میں) اس بات سے تو اپنے آپ کو چھپا ہی نہ سکتے تھے کہ تمہارے کان اور آنکھیں اور کھالیں تمہارے خلاف میں گواہی دیں ولیکن تم اس گمان میں رہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے بہت سے اعمال کی خبر بھی نہیں اور تمہارے اس گمان نے جو کہ تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا تھا تم کو برباد کیا پھر تم (ابدی) خسارہ میں پڑ گئے سو (اس حالت میں) اگر یہ لوگ صبر کریں تب بھی دوزخ ہی ان کا ٹھکانا ہے اور اگر وہ عذر کرنا چاہیں گے تو بھی مقبول نہ ہوگا اور ہم نے (دنیا میں) ان کے لئے کچھ ساتھ رہنے والے (شیاطین) مقرر کر رکھے تھے سو انہوں نے ان کے اگلے پچھلے اعمال ان کی نظر میں مستحسن کر رکھے تھے اور ان کے حق میں بھی ان لوگوں کے ساتھ اللہ کا قول (یعنی وعدہ عذاب) پورا ہو کر رہا جو ان سے پہلے جن و انس (کفار) ہو گزرے ہیں بیشک وہ (سب) بھی خسارہ میں رہے۔

دشمنانِ خدا آگ کی طرف اوران کے اعضاء کی ان سے گفتگو

تفسیر : اور جس روز تمام دشمنانِ خدا کو جمع کر کے دوزخ کی طرف لایا جائے گا پھران کو روکا جائے گا تا کہ سب جمع ہو جائیں اور سب کو ساتھ لیجایا جائے اس روز نہ پوچھو کہ کیا ہوگا) یہاں تک کہ جب وہ ایسی حالت میں اس میں آئیں گے کہ ان کے کان اوران کی آنکھیں اوران کی کھالیں ان کے خلاف ان کاموں کی (عدالت میں) گواہی دے چکی ہوں گی جو وہ کرتے رہے ہیں اور وہ اپنی کھالوں (وغیرہ) سے کہیں گے کہ (کم بختو) تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی تو اس وقت وہ کہیں گے کہ ہمیں ایسے خدا نے بلوایا جس نے ہر چیز کو (اس کے مناسب گویائی دی ہے پس جبکہ اس نے ہم کو بلوایا تو ہم نے جو سچی بات تھی ظاہر کردی۔ (اب حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کھالوں کا بیان صحیح ہے اوران ہی نے ہر چیز کو گویائی دی ہے) اور اسی (کامل القدرۃ نے) تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اور اسی کی طرف تم (دوبارہ پیدا کر کے لوٹائے جاؤ گے (پس تم اس کا انکار نہ کرو) اور (اے کھالوں وغیرہ سے شکوہ کرنے والو) تم اس سے پردہ کرتے تھے کہ تمہارے خلاف تمہارے کان گواہی دیں گے اور نہ (اس سے کہ) تمہاری آنکھیں (ایسا کریں گی) اور نہ (اس سے کہ) تمہاری کھالیں (ایسا کریں گی) کیونکہ ان کی نسبت تم کو ایسا گمان نہ تھا۔ ہاں تم نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ حق تعالیٰ بہت سے ان کاموں کو نہیں جانتا جو تم کرتے ہو۔ اور تمہارے ایسے خیال نے جو تم نے اپنے رب کے متعلق کر رکھا تھا تم کو تباہ کیا۔ چنانچہ تم سراسر گھاٹے والوں میں سے ہوگئے (خیر دشمنانِ خدا دوزخ میں جائیں گے) اب اگر وہ صبر کریں تب تو آگ ان کا ٹھکانا ہے ہی اور اگر وہ (خدا کو) خوش کرنا چاہیں تو ان سے خوش نہ ہوا جائے گا۔ خیر یہ مضامین استطرادی تھے اور ہم یہ کہہ رہے تھے کہ اگر یہ روگردانی کریں تو ان کو عذاب سے ڈرائے اب ہم کہتے ہیں کہ یہ لوگ اعتراض ضرور کریں گے) اور (وجہ اس کی یہ ہے کہ) ہم نے امتحاناً ان پر کچھ مصاحب (شیاطین) تعینات کر رکھے ہیں۔ سو انہوں نے ان کے اگلے پچھلے کاموں کو ان کے لئے خوشنما بنا رکھا ہے۔ اور (اس لئے) جنوں اور انسانوں کی ان دوسری جماعتوں کے سلسلہ میں جو ان سے پہلے ہو چکی ہیں۔ ان پر بھی (عذاب کی) بات ٹھیک پڑی ہے۔ کیونکہ وہ لوگ یقیناً گھاٹے میں رہنے والے تھے۔ (اور یہ بھی ان ہی جیسے ہیں اس لئے یہ بھی گھاٹے میں ہیں۔ پھر یہ ہدایت کو کیونکر قبول کر سکتے ہیں)۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا

وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّةِ الَّتِىۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ۝ نَحۡنُ اَوۡلِيٰٓؤُكُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَفِى الۡاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمۡ فِيۡهَا مَا تَشۡتَهِىۡۤ اَنۡفُسُكُمۡ وَلَكُمۡ فِيۡهَا مَا تَدَّعُوۡنَ ؕ ۝ نُزُلًا مِّنۡ غَفُوۡرٍ رَّحِيۡمٍ ۝

ترجمہ: اور یہ کافر (باہم) یہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو سنو ہی مت اور (اگر پیغمبر سنانے لگیں تو) اس کے بیچ میں غل مچا دیا کرو شاید (اس تدبیر سے) تم ہی غالب رہو سو ہم ان کافروں کو ذخت عذاب کا مزہ چکھادیں گے اور ان کو ان کے (ایسے) برے برے کاموں کی سزا دیں گے یہی سزا ہے اللہ کے دشمنوں کی یعنی دوزخ ان کے لئے وہاں ہمیشگی کا مقام ہوگا اس بات کے بدلہ میں کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے اور (جب مبتلائے عذاب ہوں گے تو) وہ کفار کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو وہ دونوں شیاطین اور انسان دکھا دیجئے جنہوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا ہم ان کو اپنے پیروں کیطلے مل ڈالیں تاکہ وہ خوب ذلیل ہوں جن لوگوں نے (دل سے) اقرار کرلیا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر (اس پر) مستقیم رہے ان پر فرشتے اتریں گے کہ تم نہ اندیشہ کرو اور نہ رنج کرو اور تم جنت (کے ملنے) پر خوش رہو جس کا تم سے (پیغمبر کی معرفت) وعدہ کیا جایا کرتا تھا اور ہم تمہارے رفیق تھے دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی رہیں گے اور تمہارے لئے اس (جنت) میں جس چیز کو تمہارا جی چاہے گا موجود ہے اور تمہارے لئے اس میں جو مانگو گے موجود ہے یہ بطور مہمانی کے ہوگا غفور رحیم کی طرف سے۔

کافروں کی طرف سے قرآن کے خلاف مورچہ

تفسیر: اور یہ کافر کہتے ہیں کہ اس قرآن کو کان دھر کے نہ سنو اور اس میں گڑبڑ مچاؤ کیا بعید ہے کہ تم (اس تدبیر سے) غالب ہو جاؤ (اور مسلمانوں کی ترقی رک جائے) سو ہم ان کافروں کو سخت عذاب کا مزہ چکھادیں گے اور انہیں ان کے اس کام کا جو وہ کرتے رہے ہیں نہایت برا بدلہ دیں گے (چنانچہ) ان دشمنانِ خدا کا وہ بدلہ دوزخ ہے اس میں ان کا ہمیشگی کا گھر ہے۔ اس سزا میں کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے ہیں۔ ان لوگوں کی اپنے مشیروں کی اطاعت دنیا ہی تک محدود ہے)

دوزخ میں داخلہ کا منظر: اور (جس وقت یہ لوگ دوزخ میں جائیں گے تو) یہ کافر کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار آپ ہمیں وہ جن اور آدمی دکھلا دیجئے جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا۔ ہم انہیں اپنے پاؤں کے نیچے رکھیں گے تاکہ وہ سب سے نیچے ہوں (اور ان کے یہ حالت دیکھ کر ہمارا کلیجہ ٹھنڈا ہو۔ کیونکہ ان ہی نے ہمیں عذاب میں مبتلا کیا ہے۔

مؤمنین کا حال: برخلاف ان کے) جنہوں نے یہ کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے سیدھے رہے۔ (اور اس قول سے پھر کر ٹیڑھے نہیں ہوئے۔ ان پر فرشتے یہ پیغام لے کر نازل ہوں گے کہ نہ تم ڈرو اور نہ کسی قسم کا غم کرو۔ اور اس جنت سے خوش ہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا ہے۔ ہم تمہارے دنیاوی زندگی میں بھی دوست تھے اور آخرت میں بھی ہیں (اس لئے ہم تم سے یہ کہتے آئے ہیں) اور تمہیں اس (جنت) میں وہ تمام چیزیں ملیں گی جن کو تمہارا جی چاہے گا۔ اور اس میں تم کو وہ کل چیزیں ملیں گی جو تم مانگو گے۔ بطور سامان مہمان کے خدائے غفور و رحیم کی جانب سے (پس اے لوگو! تم ایمان لا کر اور اچھے کام کر کے اس عزت کے مستحق بنو۔ اور کفر پر مصر رہ کر دوزخ نہ مول لو)۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾

وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ

عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا

ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۳۵﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ

هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۶﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا

لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا

يَسْــَٔمُوْنَ ﴿۳۸﴾ ۩ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ

اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِىْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْىِ الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ

الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِىْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۭ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِى النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِىْٓ

اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا

مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ

قَبْلِكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا

لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ۭ ءَاَعْجَمِىٌّ وَّعَرَبِىٌّ ۭ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ۭ

وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُنَادَوْنَ

مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾ ع

ترجمہ: اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو) خدا کی طرف بلائے اور خود بھی نیک عمل کرے اور کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی (بلکہ ہر ایک کا اثر جدا ہے تو (اب) آپ (مع اتباع) نیک برتاؤ سے (بدی کو) ٹال دیا کیجئے پھر یکا یک آپ میں اور جس شخص میں عداوت تھی وہ ایسا ہو جاوے گا

جیسے کوئی دلی دوست ہوتا ہے اور یہ بات اسی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے مستقل (مزاج) ہیں اور یہ بات اسی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑا صاحب نصیب ہے اور اگر (ایسے وقت میں) آپ کو شیطان کی طرف سے کچھ وسوسہ آنے لگے تو (فوراً) اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے بلاشبہ وہ خوب جاننے والا ہے خوب سننے والا ہے اور منجملہ اس کی (قدرت وتوحید کی) نشانیوں کے رات ہے اور دن ہے اور سورج ہے اور چاند ہے پس تم لوگ نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اور صرف اس خدا کو سجدہ کرو جس نے ان (سب) نشانیوں کو پیدا کیا اگر تم کو خدا کی عبادت کرنا ہے پھر اگر یہ لوگ تکبر کریں تو جو فرشتے آپ کے رب کے مقرر ہیں وہ شب وروز اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور وہ (اس سے ذرا نہیں اکتاتے اور منجملہ اس کی (قدرت وتوحید کی) نشانیوں کے ایک یہ ہے کہ (اے مخاطب) تو زمین کو دیکھتا ہے کہ دبی دبائی (آپڑی) ہے کہ جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور پھولتی ہے (اس سے ثابت ہوا کہ) جس نے اس زمین کو زندہ کر دیا وہی مردوں کو زندہ کر دے گا بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے بلاشبہ جو لوگ ہماری آیتوں میں کجروی کرتے ہیں وہ لوگ ہم پر مخفی نہیں ہیں سو بھلا جو شخص نار میں ڈالا جاوے وہ اچھا ہے یا وہ شخص جو قیامت کے روز امن وامان سے (جنت میں) آئے جو جی چاہے کر لو وہ سب تمہارا کیا ہوا دیکھ رہا ہے جو لوگ اس قرآن کا جب کہ وہ ان کے پاس پہنچتا ہے انکار کرتے ہیں (ان میں خود تدبیر کی کمی ہے) اور یہ (قرآن) بڑی باوقعت کتاب ہے جس میں غیر واقعی بات نہ اس کے آگے کی طرف سے آسکتی ہے اور نہ پیچھے کی طرف سے یہ خدائے حکیم محمود کی طرف سے نازل کیا گیا ہے آپ کو وہی باتیں (تکذیب وایذا کی) کہی جاتی ہیں جو آپ سے پہلے رسولوں کو کہی گئی ہیں آپ کا رب بڑی مغفرت والا اور دردناک سزا دینے والا ہے اور اگر ہم اس کو عجمی (زبان کا) قرآن بناتے تو یوں کہتے کہ اس کی آیتیں صاف صاف کیوں نہیں بیان کی گئیں یہ کیا بات ہے کہ عجمی کتاب اور عربی رسول آپ کہہ دیجئے کہ یہ قرآن ایمان والوں کے لئے تو رہنما اور شفا ہے اور جو ایمان نہیں لائے ان کے کانوں میں ڈاٹ ہے اور وہ قرآن ان کے حق میں نابینائی ہے یہ لوگ (بوجہ عدم انتفاع کے ایسے ہیں کہ گویا) کسی بڑی دور جگہ سے بلائے جارہے ہیں (کہ آواز سنتے ہیں مگر سمجھتے نہ ہوں۔

تفسیر: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حسن سلوک کا حکم: اور (اے رسول یہ لوگ آپ کے ساتھ برائی سے پیش آتے ہیں اس لئے کہا جاتا ہے کہ اول تو آپ داعی الی اللہ اور اچھے کام کرنے والے اور اپنے کو حق تعالیٰ کا فرمان بردار کہنے والے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ) اس سے زیادہ اچھی گفتگو کرنے والا کون ہوسکتا ہے۔ جو خدا کی طرف لوگوں کو بلائے۔ اور خود بھی اچھا کام کرے اور کہے کہ میں حق تعالیٰ کے فرمانبرداروں میں سے ہوں اور (دوسرے) بھلائی اور برائی دونوں برابر نہیں ہوسکتیں (بلکہ بھلائی لامحالہ برائی سے بہتر ہے۔ پس یہ دونوں وجہ مقتضی ہیں اس کو کہ آپ ان کے ساتھ قولاً وفعلاً نرمی برتیں اس لئے) آپ (ان کی برائی کا) جواب اس طریق سے دیں جو کہ بہت ہی اچھا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شخص جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا کہ گویا وہ تمہارا نہایت گہرا دوست ہے (کیونکہ برائی کا جواب بھلائی سے اور سختی جواب نرمی سے دینا بالخاصہ جاذب قلب ہے اور جس جگہ اس کے خلاف مشاہد ہو وہاں کوئی مانع موجود ہوگا اور یہ (طریق احسن) ان ہی کو نصیب ہوتا ہے جنہوں نے جو تکالیف برداشت کی ہوں (اور اس لئے ان کو اپنے جذبات پر قابو حاصل ہوگیا ہو نیز یہ (طریق احسن) بڑے خوش نصیب شخص کو نصیب ہوتا ہے (پس آپ صبر کے ذریعہ سے اس طریق کو حاصل کیجئے۔ اور خوش قسمت بنئے۔

شیطان سے پناہ طلبی کا حکم: اور اگر شیطان کی شرانگیزی تمہیں خرابی میں ڈالے (اور تم کو برائی کا جواب برائی سے دینے پر آمادہ کرے) تو آپ خدا سے پناہ مانگئے (وہ آپ کو پناہ دے گا۔ کیونکہ) وہ بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے (اس لئے آپ کے استغاثہ کو سنتا اور آپ کی خواہش کو جانتا ہے۔

دلائلِ توحید میں سے دن، رات اور چاند، سورج

خیر ان ضمنی مضامین کے بعد ہم پھر مضمون توحید کی طرف عود کرتے ہیں کہ اور کہتے ہیں کہ بعض دلائل تو تم کو پیشتر معلوم ہو چکے ہیں) اور منجملہ اس کے دلائل (توحید) کے رات اور دن اور سورج اور چاند میں (چنانچہ جب تم ان کے احوال ذاتیہ اور ان کے فوائد میں غور کرو گے تو تم کو معلوم ہو جائے گا کہ واقعی خدا ایک ہے اور کوئی نہیں۔ پس) نہ تم آفتاب کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو (اور نہ کسی اور شے کو) اور اس خدا کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے اگر تم اس کی بندگی کرنا چاہتے ہو (یہ حکم ہے حق تعالیٰ کا۔ پس اے رسول آپ یہ حکم لوگوں کو پہنچا دیجئے)۔ اب اگر وہ (اس کی بندگی سے تکبر کریں۔ تو (خدا کو ان کی کوئی پرواہ نہیں۔ کیونکہ) جو (فرشتے) آپ کے رب کے پاس ہیں وہ رات دن اس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ (اس سے) ذرا نہیں اکتاتے (پس جبکہ اس کے پاس ایسے تسبیح کرنے والے موجود ہیں۔ تو ان کے تسبیح نہ کرنے سے کیا ہوتا ہے۔ اور یہ گفتگو بھی بطور تنزل کے ہے۔ ورنہ اسے ان کی تسبیح کی بھی ضرورت نہیں۔ الله غنی عن العلمین.

زمین اور اس کے ثمرات سے سبق

اور منجملہ اس کے دلائل (توحید) کے ایک یہ ہے کہ تم زمین کو (ایک وقت میں) خستہ حال دیکھتے ہو۔ اب جبکہ ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو اب وہ لہلہاتی اور بڑھتی ہے (اور یہ بات خدا کے سوا کسی میں نہیں ہے۔ لہذا وہ ہی خدا ہے اور کوئی نہیں۔ اس جگہ استطراداً یہ بھی سمجھ لو کہ) جس نے اس (زمین) کو (مردہ سے) زندہ کیا وہ ہی (کامل القدرة) مردوں کو زندہ کرنے والا ہے (اور اس لئے اس کے انکار کی کوئی وجہ نہیں)۔ واقعی وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے (اور وہ اس کی قدرت کا انکار کرتے ہیں وہ نہایت ہٹ دھرمی کرتے ہیں۔

کجروی کرنے والوں کا انجام

واضح ہو کہ جو لوگ ہماری آیتوں کے باب میں کجروی کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں (اس لئے ہم ان کو کافی سزا دیں گے) اب تم بتلاؤ کیا وہ شخص بہتر ہے جو (اپنے الحاد کی سزا میں) آگ میں ڈالا جائے گا۔ یا وہ جو قیامت میں (اس سے) بے خطر ہونے کی حالت میں آئے گا (ظاہر ہے کہ دوسرا شخص پہلے شخص سے بہتر ہے) اب تمہارا جو جی چاہے کرو (خواہ دوزخ میں جانا پسند کرو۔ یا اس سے بے خطر ہونا) جو کچھ تم کرتے ہو۔ حق تعالیٰ اسے دیکھتے ہیں (اور اسی کے مناسب تم کو جزاء و سزا دیں گے۔ واضح ہو کہ) جو لوگ اس نصیحت کا انکار کرتے ہیں جبکہ وہ ان کے پاس آئی۔ حالانکہ وہ ایک ایسی زبردست کتاب ہے کہ نہ اس تک آگے سے باطل کی رسائی ہو سکتی ہے اور نہ پیچھے سے (یعنی اس میں کوئی بات ذرا بھی خلاف حق نہیں کیونکہ وہ) ایک بڑے حکمت والے ستودہ صفات کی نازل کی ہوئی ہے (اور اسی لئے اس میں باطل کا نام و نشان بھی نہیں ہو سکتا۔ تو وہ بیہودہ[1] باتیں بکتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی: لہٰذا کہا جاتا ہے کہ اے رسول یہ لوگ جو آپ کی تبلیغ قرآن کے وقت آپ سے بیہودہ باتیں کرتے ہیں تو آپ ان پر رنج نہ کریں کیونکہ) آپ سے وہی باتیں کہی جاتی ہیں جو آپ سے پہلے دوسرے رسولوں سے کہی گئی ہیں (پس

---

[1] فیه الخیار للخبیر المقدر ۱۲

جس طرح انہوں نے صبر کیا آپ بھی صبر کریں) یقیناً اللہ بڑی مغفرت والا ہے (کہ اس نے اب تک ان کو سزا نہیں دی) اور سخت تکلیف دہ سزا دینے والا بھی ہے (اس لئے وہ انہیں بشرط اصرار علی الکفر ضرور سخت تکلیف دہ سزا دیگا

قرآن پر اعتراض کا تذکرہ اور اس کا جواب

ان کا خیال یہ ہے کہ یہ باتیں آپ اپنی طرف سے بنا کر کہتے ہیں۔ اور اس کا منشا یہ ہے کہ قرآن آپ کی مادری زبان میں ہے سو اس کے عربی زبان میں ہونے پر تو ان کو یہ شبہ ہے) اور اگر ہم اسے کسی غیر زبان کا بناتے تو اس پر یہ لوگ یہ کہتے کہ اس کی آیتیں صاف (اور سمجھ میں آنے کے قابل) کیوں نہیں رکھی گئیں (ہم اسے کیسے سمجھیں اور ہمیں کیسے معلوم ہو کہ یہ خدا ہی کی طرف سے نازل کیا گیا ہے) نیز کیا (کتاب) غیر عربی ہے۔ اور (رسول) عربی (یہ بھی ایک بے جوڑ بات ہے۔ آج تک ایسا نہیں ہوا کہ کسی رسول کو دوسری زبان میں پیغام دے کر بھیجا گیا ہو) آپ ان سے کہہ دیجئے کہ جن لوگوں نے اسے مان لیا ان کے حق میں تو یہ سراسر ہدایت اور محض شفاء ہے اور جو لوگ اسے نہیں مانتے ان کے کانوں میں گرانی ہے (اور وہ بہرے ہیں) اور وہ ان کے حق میں ایک اندھا پن ہے جس سے ان کی رہی سہی بصیرت بھی فنا ہوتی جاتی ہے۔ یہ لوگ ایسے ہیں (گویا کہ) ان کو بڑی دور جگہ سے پکارا جاتا ہے (جہاں سے ان تک آواز ہی نہیں پہنچتی اور اس لئے وہ اس سے فائدہ اٹھانے سے بالکل محروم ہیں)۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝

ترجمہ: اور ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب دی تھی سو اس میں بھی اختلاف ہوا اور اگر ایک بات نہ ہوتی جو آپ کے رب کی طرف سے پہلے ٹھہر چکی ہے (کہ پورا عذاب آخرت میں ملے گا) تو ان کا فیصلہ (دنیا ہی میں) ہو چکا ہوتا اور یہ لوگ اس کی طرف سے ایسے شک میں ہیں جس نے ان کو تردد میں ڈال رکھا ہے جو شخص نیک عمل کرتا ہے وہ اپنے ہی نفع کے لئے اور جو برا عمل کرتا ہے اس کا وبال اسی پر پڑے گا اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں

تفسیر: **اختلاف والی بات کوئی نئی چیز نہیں**: اور (ان لوگوں کا یہ اختلاف کچھ نیا اختلاف نہیں بلکہ) ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی تو اس میں بھی اختلاف کیا گیا تھا (اور بہت سے لوگوں نے اس کو بھی نہ مانا تھا۔ پس آپ ان کے اختلاف سے متاثر نہ ہو جایئے۔ یہ سب اختلاف محض اس وجہ سے ہے کہ ان کو مہلت دی جارہی ہے۔ جس کا منشا یہ ہے کہ ہم یہ کہہ چکے ہیں کہ ہم کسی کو قبل پورے طور پر اتمام حجت کے (سزا نہ دیں گے) اور اگر خدا کی (یہ) بات) نہ ہو چکی ہوتی تو اب تک ان کے درمیان کبھی کا فیصلہ کر دیا گیا ہوتا۔ اور یقیناً یہ لوگ اس (فیصلہ) کی جانب سے ایسے شک میں مبتلا ہیں جو ان کو خلجان میں مبتلا کئے ہوئے ہے (چنانچہ وہ عذاب کو بھی نہیں مانتے)۔

اچھا اور برا کام اور اس کا انجام: خیر جو کوئی اچھا کام کرے تو اپنے لئے (کرتا ہے اور جو برا کرے تو اپنی ذمہ داری پر (کرتا ہے اور اسلئے اس کو سزا دی جائے گی) اور تمہارا پروردگار بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں (کہ وہ کسی کو ناحق سزا دے۔ بلکہ جس کو سزا دے گا وہ خود اس کے کرتوتوں پر دے گا۔ پس اگر کسی کو سزا سے بچنا ہے تو وہ اپنی حالت درست کر کے بچ سکتا ہے۔ (چوبیسویں پارہ کی تفسیر ختم ہوئی)

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۗ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۗ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ۚ ﴿۴۷﴾ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۴۸﴾ لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ۡ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿۴۹﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۡ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۰﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿۵۱﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۗ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ۗ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿۵۴﴾

ترجمہ: قیامت کے علم کا حوالہ خدا ہی کی طرف دیا جا سکتا ہے اور کوئی پھل اپنے خول میں سے نہیں نکلتا اور نہ کسی عورت کو حمل رہتا ہے اور نہ وہ بچہ جنتی ہے مگر یہ سب اس کی اطلاع سے ہوتا ہے اور جس روز اللہ تعالیٰ ان (مشرکین) کو پکارے گا (اور کہے گا) کہ میرے شریک اب کہاں ہیں وہ کہیں گے کہ (اب تو) ہم آپ سے یہی عرض کرتے ہیں کہ ہم میں (اس عقیدہ کا) کوئی مدعی نہیں اور جن جن کو یہ لوگ پہلے سے (یعنی دنیا میں) پوجا کرتے تھے وہ سب غائب ہو جاویں گے اور یہ لوگ سمجھ لیں گے کہ ان کے لئے کہیں بچاؤ کی صورت نہیں ہر آدمی ترقی کی خواہش سے اس کا جی نہیں بھرتا اور اگر اس کو کچھ تکلیف پہنچتی ہے تو ناامید ہراساں ہو جاتا ہے اور اگر ہم اس کو کسی تکلیف کے بعد جو کہ اس پر واقع ہوئی تھی اپنی مہربانی کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو میرے لئے ہونا ہی چاہئے تھا اور میں قیامت کو آنے والا نہیں خیال کرتا اور اگر میں اپنے رب کے پہنچایا بھی گیا تو میرے لئے اس کے پاس بھی بہتری ہی ہے سو ہم ان منکروں کو ان کے (یہ) سب کردار ضرور بتلا دیں گے اور ان کو سخت عذاب کا مزہ چکھا دیں گے اور جب ہم آدمی کو نعمت عطا کرتے ہیں تو (ہم سے اور ہمارے احکام سے) منہ موڑ لیتا ہے اور کروٹ بدل لیتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو خوب لمبی چوڑی دعائیں کرتا ہے آپ کہیے کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر یہ قرآن خدا کے یہاں سے آیا ہو اور پھر تم اس کا کرو انکار تو ایسے شخص سے زیادہ کون غلطی میں ہوگا جو (حق سے) ایسی دور دراز مخالفت میں پڑا ہو ہم عنقریب ان کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں ان کے گرد و

نواح میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ وہ قرآن حق ہے تو کیا آپ کے رب کی یہ بات (آپ کی حقیقت کی شہادت کے لئے) کافی نہیں کہ وہ ہر چیز کا شاہد ہے یاد رکھو کہ وہ لوگ اپنے رب کے روبرو جانے کی طرف سے شک میں پڑے ہیں یاد رکھو کہ وہ ہر چیز کو (اپنے علم کے) احاطہ میں لئے ہوئے ہے۔

توحید کے دلائل سے قیامت وغیرہ

تفسیر :حق تعالیٰ کی توحید کی یہ بھی ایک دلیل ہے کہ) قیامت کے علم کو صرف اسی کی طرف پھیرا جاتا ہے (چنانچہ کوئی یہ نہیں کہتا کہ میں جانتا ہوں بلکہ جس سے پوچھو وہ یہی کہے گا کہ واللہ اعلم) اور جو پھل بھی اپنے غلافوں سے نکلتے ہیں۔ اور جو کوئی مادہ بھی حاملہ ہوتی ہے۔ اور جو کوئی بھی بچہ جنتی ہے یہ سب کچھ اس کے علم سے ہی ہوتا ہے (اور بلا اس کے علم کے ان میں سے کوئی بات نہیں ہو سکتی اور یہ بات کسی اور کے لئے حاصل نہیں۔ اس لئے اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہو سکتا مگر باوجود اس کے بھی لوگ اس کے لئے شریک تجویز کرتے ہیں)۔

قیامت کے دن مشرکین کا حال

اور جس روز وہ انہیں پکارے گا کہ (اب بتلاؤ) کہاں ہیں میرے شریک تو (اس روز صاف مکر جائیں گے اور) کہیں گے کہ ہم آپ کو مطلع کرتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی یہ کہنے والا نہیں۔ اور جن کو وہ پہلے پکارا کرتے تھے وہ سب ان سے غائب ہو جائیں گے اور وہ سمجھ لیں گے کہ اب نجات کی کوئی صورت نہیں (اس لئے ان کو بجز انکار کے کوئی چارہ نہ ہوگا لیکن بالکل بے سود۔ خیر یہ ناامیدی تو ان کی بجا ہے۔

انسانی طبیعت میں مایوسی وغرور

مگر آدمی بسا اوقات بیجا طور پر بھی ناامید ہوتا ہے چنانچہ) آدمی (کی حالت یہ ہے کہ وہ) بہتری کی طلب سے نہیں اکتاتا (اور جس قدر بھی اس کو بہتری دیدی جائے وہ ہل من مزید ہی کہتا ہے) اور اگر کبھی اسے برائی لاحق ہوتی ہے تو بالکل مایوس اور سراسر ناامید ہوتا ہے (گویا ہم نے کبھی اس پر رحمت کی ہی نہیں کہ آئندہ اس کی توقع رکھی جائے) اور اگر ہم اسے اپنی طرف سے بعد ایسی تکلیف کے جو اسے لاحق ہوئی تھی رحمت کا مزہ چکھادیں تو وہ (نشہ میں چور ہو کر احسان فراموش ہو جائے گا۔ اور واہی تباہی باتیں بکنے لگے گا۔ چنانچہ) کہے گا کہ یہ میرے استحاق کی وجہ سے مجھے ملی ہے (خدا کا کیا احسان ہے) اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت برپا ہوگی (یہ پرانے لوگوں کے اوہام ہیں) اور اگر بالفرض میں اپنے رب کی طرف لوٹایا بھی جاؤں تو میرے لئے وہاں بھی اچھائی ہی ہے (کیونکہ اگر میں خدا کی نظر میں برا ہوتا تو وہ مجھ پر دنیا میں انعام کیوں کرتا۔ اور یہ جو مدعیانِ رسالت کہتے ہیں کہ تم کو ایسی ایسی سزا ہوگی سراسر غلط اور بالکل بنائی ہوئی باتیں ہیں۔ چنانچہ یہ سب باتیں ان مشرکین میں موجود ہیں) سو ہم ان کافروں کو وہ تمام کام ضرور جتلائیں گے جو انہوں نے کئے ہیں۔ اور ہم ضرور انہیں سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

انعام کا بدلہ انسان کی طرف سے

اور (ایک حالت آدمی کی یہ بھی ہے کہ) جب ہم آدمی پر انعام کرتے ہیں تو (بجائے شکرگزاری کے) وہ (ہم سے) رخ پھیرتا ہے اور اپنی طرف کو کھنچتا ہے اور جب اسے تکلیف لاحق ہوتی ہے تو وہ (لمبی) چوڑی دعا والا ہوتا ہے۔ (چنانچہ یہ باتیں بھی ان مشرکین میں موجود ہیں اور چونکہ یہ بہت بری باتیں ہیں۔ اس لئے ان میں ان کا ہونا بہت بری بات ہے۔ ان سب برائیوں کا منشا یہ ہے کہ وہ قرآن کو

خدا کی جانب سے نہیں مانتے۔ اور اس کی ہدایتوں پر عمل نہیں کرتے۔ لہٰذا)

تبلیغ اور سمجھانے کا حکم

آپ ان سے کہئے کہ دیکھو تو سہی اگر وہ خدا کی جانب سے ہو پھر تم اس کا انکار کرو (تو تم گمراہ ہو گے یا نہیں۔ ضرور ہو گے۔ کیونکہ اس صورت میں تم ایسی مخالفت میں مبتلا ہو گے جو موافقت سے بہت دور ہے اور ظاہر ہے کہ) اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا۔ جو ایسی مخالفت میں مبتلا ہو۔ جو (موافقت سے) بہت دور ہے (یہ لوگ اس کے واقعی ہونے کے منکر اور اس کو تراشیدہ کہتے ہیں۔ لیکن) ہم ضرور انہیں عالم میں بھی اور خود ان کے باب میں بھی اپنی نشانیاں دکھلائیں گے تاکہ ان پر بات بخوبی روشن ہو جائے کہ وہ واقعی ہے (اور تراشیدہ نہیں ہے) اور (یہ لوگ جو خدا کی کتاب کا انکار کرتے ہیں تو) کیا آپ کا رب ہر چیز پر کافی مطلع نہیں ہے (ہے اور ضرور ہے تو وہ ان کے انکار پر بھی ضرور مطلع ہے۔ اور وہ انہیں اس کی کافی سزا دے گا) خوب سن لو کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے کے متعلق شک میں ہیں (اور ان کا یہ شک ہی ان کو اس انکار پر جرأت دلا رہا ہے۔ مگر یہ ان کا خیالِ خام ہے) خوب سن لو کہ وہ ہر چیز کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے (اور کوئی چیز اس کے قابو سے باہر نہیں ہے۔ اس لئے ان کا دوبارہ پیدا کرنا اس کی قدرت میں ہے اور وہ انہیں دوبارہ پیدا کرے گا۔ اور ان کے اعمال کی سزا دے گا)۔

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۝١ عٓسٓقٓ ۝٢ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٣ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝٤ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝٥ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ڮ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝٦ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝٧ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝٨ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٩

ترجمہ: سورۂ شوریٰ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں ترپن آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔

لے فیہ اظہار للجزاء المحذوف وقولہ من اضل لیس بجزاء ولاانابہ مخلوق عن الفاء اللازمة فی مثل ھذا الجزاء ۱۲

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ حم عسق اسی طرح آپ پر اور جو (پیغمبر) آپ سے پہلے ہو چکے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ جو زبردست حکمت والا ہے (دوسری سورتوں اور کتابوں کی) وحی بھیجتا ہے اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی سب سے برتر اور عظیم الشان ہے کچھ بعید نہیں کہ آسمان اپنے اوپر (کہ ادھر ہی سے بوجھ پڑتا ہے) پھٹ پڑیں اور (وہ) فرشتے اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرتے ہیں اور اہل زمین کے لئے معافی مانگتے ہیں خوب سمجھ لو کہ اللہ ہی معاف کرنے والا رحمت کرنے والا ہے اور جن لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے کارساز قرار دے رکھے ہیں اللہ ان کو دیکھ بھال رہا ہے اور آپ کو ان پر کوئی اختیار نہیں دیا گیا اور ہم نے اسی طرح آپ پر (یہ) قرآن عربی وحی کے ذریعہ سے نازل کیا ہے تا کہ آپ (سب سے پہلے) مکہ کے رہنے والوں کو اور جو لوگ اس کے آس پاس ہیں ان کو ڈرائیں اور جمع ہونے کے دن سے ڈرائیں جس (کے آنے) میں ذرا شک نہیں ایک گروہ جنت میں (داخل) ہوگا اور ایک دوزخ میں ہوگا اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو ان سب کو ایک ہی طریقہ کا بنا دیتا لیکن وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے اور (ان) ظالموں کا قیامت کے روز کوئی حامی (مددگار) نہیں کیا ان لوگوں نے خدا کے سوا دوسرے کارساز قرار دے رکھے ہیں سو اللہ ہی کارساز ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرے گا اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

ذاتِ خداوندی

تفسیر: وحی کرتا ہے یوں آپ کی طرف اور ان کی طرف بھی جو آپ سے پہلے تھے وہ خدا جو کہ نہایت زبردست اور بڑی حکمت والا ہے (جو کہ اپنی قوت کی وجہ سے اس پر قدرت رکھتا ہے اور حکمت کی وجہ سے اس کو عمل میں لاتا ہے) اسی کی ہیں وہ تمام چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں (اور ان میں کسی کی شرکت نہیں) اور وہ ہی رفعت اور عظمت والا ہے (اس کی عظمت کے اثر سے) آسمان اوپر سے پھٹے جاتے ہیں اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ اور جو زمین میں ہیں ان کے لئے استغفار کرتے ہیں (پس تم اس کو ایک جانو۔ اور اس کے لئے شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور جو کچھ اب تک کر چکے ہو اس سے معافی مانگو۔ دیکھو وہ بڑا بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے (وہ تمہیں ضرور معافی دے گا)

مشرکین کو تنبیہ: اور (اے رسول آپ سے کہا جاتا ہے کہ) جن لوگوں نے (خلاف دلیل) اس کے سوا دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں خدا ان کا نگرانِ حال ہے (وہ جو برتاؤ ان کے ساتھ مناسب سمجھے گا کرے گا) اور آپ ان پر تعینات نہیں ہیں (لہذا بجز تبلیغ کے آپ کو ان سے کوئی سروکار نہ ہونا چاہئے نہ یوں کہ آپ ان کی ہدایت قبول نہ کرنے سے غم کریں اور نہ یوں کہ آپ خوانخواہ اس کی کوشش کریں کہ یہ لوگ خواہی نخواہی آپ کا کہنا مان لیں)۔

نزولِ قرآن کا منشا

اور قرآن عربی ہم نے آپ کی طرف (اس لئے وحی نہیں کیا کہ آپ ان کے غم میں گھلیں اور خواہی نخواہی ان کو ہدایت پر لائیں جبکہ) یوں وحی کیا ہے۔ تا کہ آپ مکہ اور اس کے گردونواح کو ڈرائیں اور روزِ جمع (یعنی قیامت) کی خبر دیویں (بس آپ یہ کام کئے جائیں اور غیر ضروری کاموں میں اپنے کو مشغول نہ کریں۔ یہ روزِ جمع ضرور ہوگا) اس میں کوئی شک نہیں (اس میں) ایک جماعت جنت میں ہوگی اور ایک جماعت بھڑکتی آگ میں (اس لئے کہ دنیا میں ان میں ہدایت وگمراہی میں تفرق تھا۔ اور ایک گروہ ہدایت پر تھا۔ اور دوسرا گمراہی پر)

خدا کسی پر جبر نہیں کرتا: اور (اس سے تم کو یہ شبہ نہ ہونا چاہئے کہ گمراہ ہونے والے خدا سے زبردست تھے۔ اور انہوں نے خدا کی بات نہ چلنے دی کیونکہ) اگر خدا کو (بجبر خفی یا جلی ہدایت کرنا) منظور ہوتا تو وہ (گمراہوں کو ہدایت کر کے) ان سب کو ایک جماعت بنا دیتا۔ مگر (اسے جبر منظور نہیں کیونکہ اس سے مقصدِ امتحان فوت ہوتا ہے اور اس لئے وہ سب کو ہدایت نہیں کرتا بلکہ) وہ (لوگوں کو اختیار دے کر) جسے چاہتا ہے (بذریعہ توفیق ہدایت کے) اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے (اور یہ وہ لوگ ہیں جو حق کے باب میں عناد سے کام نہیں لیتے اور خدا ان کا متولی کار اور مددگار رہے) اور (برخلاف ان کے) جو لوگ ظلم پر کمر بستہ (اور حق کے مقابلہ میں عناد سے کام لیتے ہیں) ان کا نہ کوئی متولی کار ہے اور نہ مددگار (اس لئے وہ ہدایت اور اس کے ثمرات سے محروم اور گمراہی میں مبتلا ہو کر اس کے نتائج کا خمیازہ بھگتنے والے ہیں) ہاں تو کیا انہوں نے اس کے سوا اور سرپرست بنا رکھے ہیں (بیشک انہوں نے اس غلطی کا ارتکاب کیا ہے) سو (ان کو واضح ہو کہ) خدا ہی سرپرست ہے (اور کوئی نہیں) اور وہ مردوں کو زندہ کرے گا (اور زندہ کر کے ان کو جزا و سزا دے گا۔ پس ان کو اس سے ڈرنا چاہئے) اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے (اس لئے اس کو زندہ کرنا کچھ دشوار نہیں۔ لہٰذا اس کا انکار نہ چاہئے)۔

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿١٠﴾ فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا ۖ يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ ۚ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿١١﴾ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٢﴾ شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ۖ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۚ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ﴿١٣﴾ وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ ﴿١٤﴾

ترجمہ: اور جس جس بات میں تم (اہل حق کے ساتھ) اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ ہی کے سپرد ہے یہ اللہ میرا رب ہے میں اسی پر توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں وہ آسمان اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اس نے تمہارے لئے تمہاری جنس کے جوڑے بنائے اور (اسی طرح) مواشی کے جوڑے بنائے (اور) اس کے (جوڑے ملانے کے) ذریعہ سے تمہاری نسل چلاتا رہتا ہے کوئی چیز اس کی مثل نہیں اور وہی ہر بات کا سننے والا دیکھنے والا ہے اسی

تفسیر حل قرآن (جلد سوم)

کے اختیار میں ہیں کنجیاں آسمان اور زمین کی جس کو چاہے زیادہ روزی دیتا ہے اور (جس کو چاہے) کم دیتا ہے بے شک وہ ہر چیز کا پورا جاننے والا ہے اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے واسطے وہی دین مقرر کیا جس کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا اور جس کو ہم نے آپ کے پاس وحی کے ذریعہ سے بھیجا ہے اور جس کا ہم نے ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو (مع ان سب کے اتباع کے) حکم دیا تھا (اور ان کی امم کو یہ کہا تھا) کہ اسی دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا مشرکین کو وہ بات بڑی گراں گزرتی ہے جس کی طرف آپ ان کو بلا رہے ہیں اللہ اپنی طرف جس کو چاہے کھینچ لیتا ہے اور جو شخص (خدا کی طرف) رجوع کرے اس کو اپنے تک رسائی دیدیتا ہے اور وہ لوگ بعد اس کے کہ ان کے پاس علم پہنچ چکا تھا محض آپس کی ضد اضدی سے باہم متفرق ہوگئے اور اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے ایک وقت معین تک (کے لئے مہلت دینے کی) ایک مدت پہلے قرار نہ پاچکتی تو (دنیا ہی میں) ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور جن لوگوں کو ان کے بعد کتاب دی گئی (مراد اس سے مشرکین عہد نبوی کے ہیں) وہ اس کی طرف سے ایسے (قوی) شک میں پڑے ہیں جس نے (ان کو) تردد میں ڈال رکھا ہے۔

فیصلہ خدا کے ہاتھ ہے

تفسیر: اور جس کسی شے میں بھی تم اختلاف کرو۔ اس کا فیصلہ حق تعالیٰ ہی کی طرف راجع ہے (اس لئے تم کو بچی باتوں میں اختلاف نہ کرنا چاہئے۔ اے رسول آپ یہ مضمون ان کو سنا دیجئے اور کہہ دیجئے کہ) یہ ہے اللہ جو کہ میرا رب ہے (جس کے اوصاف تم سن چکے) اور میرا اسی پر بھروسہ ہے۔ اور میں اسی کی طرف رجوع ہوں (اور اسی کی طرف تم کو بلاتا ہوں۔ پس تم میری اس دعوت کو قبول کرو۔ اور شرک کو چھوڑو۔ کیونکہ) وہ پیدا کرنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اس نے تمہارے لئے تم میں سے بھی جوڑے بنائے۔ اور مویشیوں میں سے بھی جوڑے بنائے چنانچہ وہ تم (انسانوں اور مویشیوں) کو اس (جوڑے بنانے) میں پیدا کرتا ہے (کیونکہ نر و مادہ کے ملنے سے ایک تیسری شے ان سے پیدا ہوتی ہے) ایسے (قادر مطلق[1] اور صانع حکیم) کی مانند کوئی چیز نہیں ہے (چنانچہ اگر کوئی ہو تو بتلاؤ کسی میں یہ باتیں ہیں) اور وہی ہر بات کا سننے والا۔ اور ہر چیز کا دیکھنے والا ہے۔

زمین و آسمان کی کنجی: اور اسی کے قبضہ میں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں ہیں (چنانچہ) وہ جس کے لئے چاہتا ہے روزی کو فراخ اور تنگ کرتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر چیز سے پورا واقف ہے (اس لئے وہ جانتا ہے کہ کس کے لئے فراخ کرنا مناسب ہے اور کس کے لئے تنگ کرنا۔ پس تم اسی کی پرستش کرو اور اس کے لئے شریک نہ بناؤ)

دین کی حقیقت اور اس کی تاریخ

اس نے تمہارے لئے وہ دین بنایا ہے جس کی اس نے نوح کو ہدایت کی تھی اور جس کو اے رسول ہم نے آپ کی طرف وحی کیا ہے اور جس کی ہم نے ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو ہدایت کی تھی یعنی یہ کہ تم اطاعت کو (خدا کے لئے خالص کر کے اس کو) راست رکھو (اور اس میں اوروں کو شریک کر کے اس میں کجی نہ پیدا کرو۔ اور سب اس پر مجتمع رہو) اور اس میں آپس میں پھوٹ نہ ڈالو (پس جبکہ وہ ایسا

[1] اقول بهذا التفسير ظهر ان لفظ المثل ليس بزائد ولا منفى مثل على وجه الكناية فقط بل هو للاشارة الى علة الحكم والكناية تابعة ۱۲

عمدہ دین ہے جو ایسے برگزیدوں کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ تو تمہیں چاہئے کہ تم بھی اسی دین پر آجاؤ۔ یہ آپ کی دعوت ہے لیکن باوجود اس کے نہایت معقول ہونے کے) مشرکین پر وہ بات جس کی آپ ان کو دعوت دیتے ہیں نہایت گراں ہے (بات یہ ہے کہ) اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے لئے منتخب کر لیتا ہے (اس نے ان کو منتخب نہیں کیا۔ اس لئے وہ گمراہی پر جمے ہوئے ہیں) اور (یہ بات کہ اس نے ایسا کیوں نہیں کیا۔ سو اس کی وجہ یہ ہے کہ) وہ اس کو اپنی طرف رہنمائی کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع ہو (خواہ اپنی عقل کی مدد سے یا بعد تبلیغ کے) اور یہ لوگ ہر طرح اتمام حجت کے بعد بھی اس سے بھاگتے ہیں تو ان کو ہدایت کیسے کرے اور ان کو اپنے لئے کیسے منتخب کرے)۔

دین میں اختلاف: اور (اے رسول آپ سے بھی کہا جاتا ہے کہ یہ دین بالکل صحیح ہے کیونکہ) پہلے تمام لوگ اسی دین پر تھے) اور ان میں صرف ان کے پاس (دین صحیح کے) علم کے آنے کے بعد آپس کی مخالفت سے پھوٹ پڑی ہے (نہ کہ کسی اصل صحیح اور معقول حجت کی بنا پر۔ اور اگر کسی کو یہ شبہ ہو کہ اس اختلاف کے پیدا ہوتے ہی خدا نے اس کا فیصلہ کیوں نہ کر دیا اور مخالفین کو بالکل نیست و نابود کیوں نہ کر دیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ خدا کو بغرض امتحان ایک میعاد تک اس کا باقی رکھنا مدنظر تھا اس لئے اس نے ایسا نہیں کیا) اور اگر خدا کی جانب سے ایک میعاد معین تک (اس کے بقاء کا) حکم نہ صادر ہو چکا ہوتا تو ضرور ان کے درمیان (اب تک) فیصلہ کر دیا گیا ہوتا (الغرض پہلوں کا اختلاف تو نفسانیت سے تھا) اور جن کو ان کے بعد کتاب کا وارث بنایا گیا وہ اس کی بابت (پہلوں کی تقلید میں) ایسے شبہ میں ہیں جو ان کو خلجان میں ڈالے ہوئے ہے۔

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۗ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۗ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۗ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۗ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۞ ۱۵ وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِى اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۞ ۱۶ اَللّٰهُ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۗ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ۞ ۱۷ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ۗ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِى السَّاعَةِ لَفِىْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۞ ۱۸ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِىُّ الْعَزِيْزُ ۞ ۱۹

ترجمہ: سو آپ اسی طرف (ان کو برابر) بلائے جائیے جس طرح آپ کو حکم ہوا ہے (اس پر) مستقیم رہیے اور ان کی (فاسد) خواہشوں پر نہ چلئے اور آپ کہہ دیجئے کہ اللہ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میں سب پر ایمان لاتا ہوں اور مجھ کو یہ (بھی) حکم ہوا ہے کہ (اپنے اور) تمہارے درمیان میں عدل رکھوں اللہ ہمارا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے عمل تمہارے لئے ہماری تمہاری کچھ بحث نہیں اللہ ہم سب کو جمع کرے گا اور اس

میں شک بھی نہیں کہ اسی کے پاس جانا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے (دین کے) بارہ میں (مسلمانوں سے) جھگڑے نکالتے ہیں بعد اس کے کہ وہ مان لیا گیا ان لوگوں کی حجت ان کے رب کے نزدیک باطل ہے اور ان پر غضب (واقع ہونے والا) ہے اور ان کے لئے (قیامت کو) سخت عذاب (ہونے والا) ہے اللہ ہی ہے جس نے (اس) کتاب (یعنی قرآن) کو اور انصاف کو نازل فرمایا اور آپ کو (اس کی) کیا خبر عجب نہیں کہ قیامت قریب ہو مگر جو لوگ اس کا یقین نہیں رکھتے اس کا تقاضا کرتے ہیں اور جو لوگ یقین رکھنے والے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ برحق ہے یاد رکھو کہ جو لوگ قیامت کے بارہ میں جھگڑتے ہیں بڑی دور کی گمراہی میں (مبتلا) ہیں اللہ تعالیٰ (دنیا میں) اپنے بندوں پر مہربان ہے جس کو (جس قدر) چاہتا ہے روزی دیتا ہے اور وہ قوت والا اور زبردست ہے

تفسیر: **دین قیم کی دعوت:** پس (جبکہ آپ کو اس دین کا صحیح ہونا اور اختلاف کی حقیقت معلوم ہوگئی تو) آپ اسی کی دعوت دیجئے۔ اور جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے اسی پر قائم رہئے۔ اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے اور (یہ لوگ جو آپ کو اپنے دین باطل کی طرف دعوت دیتے ہیں) آپ (ان سے کہئے کہ میرا تو اس کتاب پر ایمان ہے جو خدا نے نازل کی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں (نہ کہ میں تمہاری خواہشات کی پیروی کروں) خدا ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی (اس لئے جس طرح ہمیں اس کی بات کا ماننا ضروری ہے یوں ہی تمہیں بھی ضروری ہے (اگر تم نہ مانو تو تمہیں اختیار ہے تو) ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے (اس لئے جو ہمارا جی چاہے ہم کریں اور جو تمہارا جی چاہے تم کرو۔ اپنی اپنی کرنی اپنی اپنی بھرنی) آپس میں جھگڑے کی کوئی بات نہیں (نہ تم مجھ سے الجھو، نہ ہم تم سے۔ رہی تبلیغ سو وہ جھگڑے میں شامل نہیں کیونکہ جھگڑے میں ہر فریق دوسرے پر غالب آنے کی اور اپنی بات منوانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور تبلیغ میں صرف پیغام پہنچا دینا ہوتا ہے۔ خواہ کوئی مانے یا نہ مانے۔ اسی طرح جہاد بھی اسی میں داخل نہیں۔ کیونکہ اس میں فریق مخالف کے دین پر اثر ڈالنا مقصود نہیں ہوتا۔ جس کی یہاں بحث ہے۔ بلکہ اس سے محض کفار کے شرکاء کا دفع کرنا مقصود ہوتا ہے۔ جو کہ فی الحال موجود یا آئندہ محتمل ہوتا ہے) خدا ہمیں اور تمہیں اپنے سامنے جمع کرے گا (اور ہمارے تمہارے درمیان نزاعی امور میں فیصلہ کرے گا) اور اسی کی طرف (سب کو) جانا ہے۔

دین کی طرف سے بہکانے والے

(پس اے رسول یہ تو آپ ان سے کہیں) اور (ہم یہ کہتے ہیں کہ) جو لوگ خدا کے معاملہ میں بعد اس کے کہ (کچھ لوگوں کی طرف سے) اس کی دعوت منظور کر لی گئی ہے (اور ایمان لے آئے ہیں) ناحق حجتیں کرتے (اور ان کو سیدھے راستہ سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں) ان کی حجت حق تعالیٰ کے نزدیک باطل ہے اور ان پر (اس کا بڑا) غصہ ہے۔ اور ان کے لئے سخت سزا طے شدہ) ہے (کیونکہ) وہ اللہ ہی ہے جس نے اس کتاب کو بالکل ٹھیک اور (اسی حق و باطل کی) ترازو (یعنی اس کتاب) کو اتارا ہے (اور یہ کسی دوسرے کی بنائی ہوئی نہیں ہے۔ اس لئے اس کا انکار سخت جرم ہے) اور (اگر کوئی کہے کہ جس عذاب کی دھمکی دی جا رہی ہے اس کا تعلق قیامت سے ہے اور ہم کہتے ہیں کہ خود قیامت ہی ایک افسانہ ہے تو اس سے کہا جائے گا کہ) تجھے کیا چیز بتلاتی ہے (کہ قیامت آنے والی نہیں ہے۔ پس تیرا انکار لغو ہے اور وہ ضرور آئے گی بلکہ) بہت ممکن ہے کہ وہ قریب ہی ہو (اور بہت جلد آجائے (پس تم اس کا انکار نہ کرو۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اسے معمولی بھی نہ سمجھو۔ کیونکہ وہ بڑی خطرناک چیز ہے۔

قیامت کی جلدی کن لوگوں کو ہے

چنانچہ) اس کی جلدی وہی مچاتے ہیں جو اس کو نہیں مانتے (اور اس لئے اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں) اور جو اسے مانے ہوئے (اور اس کی حقیقت سے واقف) ہیں وہ اس سے خوفزدہ ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ بالکل واقعی ہے۔ خوب سن لو۔ جو لوگ قیامت کے باب میں نزاع کرتے ہیں۔ وہ ایسی غلطی میں (مبتلا) ہیں جو (راستی سے) بہت دور ہے (ان کی اس معاندانہ مخالفت کا مقتضی تو یہ تھا کہ ان پر خوب سختی کی جاتی۔ مگر) اللہ اپنے بندوں کے متعلق بہت ہی نرم ہے کہ وہ (بلا تخصیص طابعین وعصاۃ) جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے اور (اس نرمی کا منشا اس کی کمزوری نہ سمجھا جائے کیونکہ) وہ نہایت قوت والا (اور) بڑا زبردست ہے (اس نے اسی نرمی کی بنا پر یہ قانون مقرر کیا ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۲﴾ ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ قُلْ لَّآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۭ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾

ترجمہ: جو شخص آخرت کی کھیتی کا طالب ہو ہم اس کو اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے اور جو دنیا کی کھیتی کا طالب ہو تو ہم اس کو کچھ دنیا (اگر چاہیں) دے دیں گے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں کیا ان کے کچھ شریک (خدائی) ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا دین مقرر کر دیا ہے جس کی خدا نے اجازت نہیں دی اور اگر (خدا کی طرف سے) ایک قول فیصل (ٹھہرا ہوا) نہ ہوتا تو (دنیا ہی میں) ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور (آخرت میں) ان ظالموں کو ضرور دردناک عذاب ہوگا (اس روز) آپ ان ظالموں کو دیکھیں گے کہ اپنے اعمال کے وبال سے ڈر رہے ہوں گے اور وہ (وبال) ان پر (ضرور) پڑ کر رہے گا اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے وہ بہشتوں کے باغوں میں (داخل) ہوں گے وہ جس چیز کو چاہیں ان کے رب کے پاس ان کو ملے گی یہی بڑا انعام ہے یہی ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دے رہا ہے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے آپ (ان سے) یوں کہیے کہ میں تم سے کچھ مطلب نہیں چاہتا بجز رشتہ داری کی محبت کے اور جو شخص کوئی نیکی کرے گا ہم اس میں اور خوبی زیادہ کر دیں گے بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا بڑا قدردان ہے۔

طلب وارادہ کی قوت اوراس کا ثمرہ

تفسیر: کہ) جو کوئی آخرت کی کھیتی کا خواہاں ہو۔ہم اس کے لئے اس کی (مطلوبہ) کھیتی بڑھائیں گے اور جو کوئی دنیا کی کھیتی کا خواہاں ہو۔تو (گواس کا یہ فعل حق تعالیٰ کی مرضی کے بالکل خلاف ہے اوراس کا مقتضیٰ یہ ہے کہ اس کی یہ خواہش ہرگز پوری نہ کی جائے مگر) ہم (اسی نرمی کی بنا پر) اسے (محروم نہ کریں گے اوراسے بقدر مناسب) اس میں سے دیدیں گے اور (چونکہ اس کا یہ فعل حق تعالیٰ کی مرضی کے سراسر خلاف ہے اس لئے) آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔

مشرکوں کی سرکشی اوران کا حال: (خیر یہ مضامین استطرادی تھے۔اور ہم یہ کہہ رہے تھے کہ تمہاری دعوت الی التوحید جو کہ خدا کا مقرر کیا ہوا دین ہے۔مشرکین پر گراں ہے اور وہ تم کو اپنے دین کی طرف دعوت دیتے ہیں۔اب ہم کہتے ہیں کہ) کیاان کے کچھ ایسے معبود ہیں (یعنی شیاطین) جنہوں نے ان کے لئے ایسا دین بنالیا ہے۔جس کی خدا نے (انہیں) اجازت نہیں دی (ضرور نہیں۔پس اس کا مقتضیٰ یہ تھا کہ ان کا ابھی فیصلہ کردیا جاتا۔مگر چونکہ یہ بات ٹھہر چکی ہے کہ قیامت میں فیصلہ ہوگا۔اس لئے فی الحال اس کو ملتوی رکھا گیا ہے) اوراگر (قیامت کے) فیصلہ کا قصہ نہ ہوتا تو ضروران کے درمیان ابھی فیصلہ کردیا جاتا۔اور یہ یقینی امر ہے کہ جولوگ ظلم پر کمربستہ ہیں ان کے لئے سخت تکلیف دہ عذاب (طے شدہ) ہے (لہٰذا ان کو تاخیر سے دھوکا نہ کھانا چاہیئے اے رسول) آپ ان ظالموں کو ان اعمال کے سبب جوانہوں نے کئے ہیں خوفزدہ دیکھیں گے اور (صرف خوف ہی نہ ہوگا بلکہ) وہ (جس کا ان کو ڈر ہے) ان پر واقع ہونے والا ہوگا۔

اہلِ ایمان: اور (برخلاف ان کے) جولوگ ایمان لائے اوراچھے کام کئے وہ بہشتوں کے باغوں میں ہوں گے نیز ان کیلئے ان کے رب کے یہاں وہ سب چیزیں ہیں جو وہ چاہیں گے۔یہ بہت بڑی عنایت ہے (حق تعالیٰ کی) چنانچہ یہ وہ بات ہے جس کی خوشخبری اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اوراچھے کام کئے (اس سے تم اندازہ کرلو کہ وہ کتنی بڑی نعمت ہوگی۔کیونکہ اول اس کا خوشخبری ہونا پھر جن کو خوشخبری دی جاتی ہے ان کا مؤمنین صالحین ہونا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خوشخبری دینے والا خدا ہے۔یہ باتیں مقتضی ہیں کہ وہ ضرور بہت بڑی نعمت ہے۔پس لوگوں کو چاہیئے کہ وہ ایسی بڑی نعمت سے محروم نہ رہیں۔

محبت کے سوا کسی اجرت کی ضرورت نہیں

اے رسول) آپ (ان مشرکین سے جو کہ آپ کی تبلیغ سے بھڑکتے اور درپئے ایذا ہوتے ہیں) یہ کہیئے کہ میں تم سے اُس (تبلیغ) پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتا (جس کا[1] دینا تم کو دوبھر معلوم ہوتا ہے) ہاں (میں اس) قرابت (کے سلسلہ) میں (جو میرے تمہارے درمیان ہے)

---

[1] الاالمودة فی القربیٰ کی جوتفسیر ہم نے کی ہے۔یہ تفسیر عبداللہ بن عباسؓ وغیرہ سے منصوص ہے اور یہ ہی تفسیر اس مقام پر چسپاں ہے۔اور جن لوگوں نے اس کی یہ تفسیر کی ہے کہ میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا بجز اس کے کہ تم علی وفاطمہ وحسن وحسین سے محبت کرو۔وہ محض غلط ہے اوراس کا مبنی دوامر ہیں۔ایک وہ روایت جو روافض نے تراشی ہیں۔اور دوسرے ان حضرات کی محبت کا اس درجہ غالب ہونا کہ اس نے ان میں سچ اور جھوٹ کے درمیان امتیاز کرنے کی قابلیت نہیں چھوڑی کیونکہ اول تو خود یہی رسول کی تنقیص ہے کہ وہ اپنی تبلیغ پر معاوضہ کے خواہاں ہیں۔پھر معاوضہ بھی یہ نہیں کہ تم مجھ سے محبت کرو۔بلکہ ان سے جن سے کفار کو کوئی خاص عداوت نہیں تھی۔پھراس کو مقام سے بھی کوئی تعلق نہیں۔پھراس کا معاوضہ کا کوئی معتد بہ نتیجہ بھی نہیں کیونکہ اگر کفار نے ان حضرات سے محبت بھی کی تو کیا فائدہ ہوا۔پھر اگر یہ ہی مطلب ہوتا تو الامودة القربیٰ ہوتا۔کمافی ابن جریر۔بلکہ مودة ذوی القربیٰ ہوتا۔نہ کہ فی القربیٰ۔پھر قطع نظر رواۃ سے خود روایت بھی اپنا چھوٹا ہونا بتارہی ہے۔کیونکہ یہ آیت مکی ہے اور مکہ میں امام حسن وحسین کا وجود بھی نہ تھا بلکہ غالباً حضرت علیؓ وفاطمہؓ کا اس وقت نکاح بھی نہ ہوا ہوگا اوراس آیت کو مدنی کہنا محض بلادلیل اوراسی خیال باطل پر مبنی ہے کہ اس کا نزول ان حضرات کی شان میں ہے۔پس کہ بر بناء فاسد علی الفاسد ہے ۱۲

صرف محبت (چاہتا ہوں اور یہ کوئی معاوضہ تبلیغ نہیں کیونکہ اس کا میں رسالت کے پہلے مستحق تھا۔ پس تم مجھ سے رشتہ داروں کا سا برتاؤ کرو۔ اور مجھے ناحق تکلیف نہ پہنچاؤ)۔

محبت کا انجام: اور (اگر یہ لوگ آپ کی خواہش کے موافق آپ سے محبت کریں گے تو یہ ایک بھلائی ہوگی۔ جس کی ہم خوبی بڑھائیں گے۔ مثلاً یوں کہ ہم اس کو ان کے ایمان کا ذریعہ بنا دیں۔ یا اور کسی طریق سے۔ کیونکہ ہمارا قانون ہے کہ) جو کوئی اچھی بات کرتا ہے۔ ہم اس کے لئے اس میں اچھائی بڑھا دیتے ہیں۔ کیونکہ اللہ بڑا (گناہوں کا) بخشنے والا (اور نیکی کا) بہت قدردان ہے (اور کسی کی اچھی بات کے اندر اچھائی بڑھا دینا اس مغفرت اور قدردانی سے ناشی ہے)

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللّٰهُ
الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ
التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾
وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ
بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۭ
وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ
دَاۗبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَاۗءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾

ترجمہ: کیا یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ انہوں نے خدا پر جھوٹ بہتان باندھ رکھا ہے سو خدا اگر چاہے تو آپ کے دل پر بند لگا دے اور اللہ تعالیٰ باطل کو مٹایا کرتا ہے اور حق کو اپنے احکام سے ثابت کیا کرتا ہے وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے اور وہ ایسا (رحیم) ہے کہ وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہ تمام گناہ (گذشتہ) معاف فرما دیتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس (سب) کو جانتا ہے اور ان لوگوں کی عبادت قبول کرتا ہے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ (ثواب دیتا ہے اور جو لوگ کفر کر رہے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اور اگر بحالت موجودہ سب بندوں کے لئے روزی بالعموم فراخ کر دیتا تو وہ دنیا میں شرارت کرنے لگتے لیکن جتنا رزق چاہتا ہے انداز (مناسب ہے) (ہر ایک کے لئے) اتارتا ہے وہ اپنے بندوں (کے مصالح) کو جاننے والا اور (ان کا حال) دیکھنے والا ہے اور وہ ایسا ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد بسا اوقات مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہ (سب کا) کارساز قابل حمد ہے اور منجملہ اس (کی قدرت) کی نشانیوں کے پیدا کرنا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ان جانداروں کا جو اس نے آسمان و زمین میں پھیلا رکھے ہیں اور وہ ان (خلائق) کے جمع کر لینے پر بھی جب وہ (جمع کرنا) چاہے قادر ہے۔

کفار کا غلط الزام اور اس کا جواب

تفسیر: ہاں کیا وہ (آپ کی دعوت وتبلیغ کو سن کر) یہ کہتے ہیں کہ اس نے خدا پر جھوٹ تراشا ہے (اور خدا نے یہ باتیں نہیں کہیں وہ ضرور ایسا کہتے ہیں) سو (ان کو معلوم ہو کہ) اگر خدا چاہے تو آپ کے دل پر مہر لگا دے (اور اس کو ایسا بنا دے کہ تم یہ باتیں سمجھ بھی نہ سکو۔ بنانا تو درکنار اور وہ اس سے عاجز نہیں ہے۔ پس اگر آپ درحقیقت مفتری ہوتے۔ جیسا کہ ان کا خیال ہے۔ تو وہ آپ کو افتراء کیوں کرنے دیتا۔ کیونکہ جب اس نے دلائلِ صحیح سے رسول کی باتوں کا افتراء ہونا ظاہر نہیں کیا۔ تو اگر اس کا جبراً بھی انسداد نہ کرتا۔ تو یہ سخت تلبیس ہوتی حق تعالیٰ کی جانب سے۔ اور یہ اس پر جائز نہیں کہ وہ اپنے بندوں کو ایسے سخت مغالطہ میں ڈالے) اور (وہ مشرکین کو جو افتراءات سے نہیں روکتا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ) حق تعالیٰ اپنی باتوں سے باطل کو مٹا رہا ہے اور حق کو ثابت کر رہا ہے (اور ایسی حالت میں ان کو ترکِ افتراء پر مجبور نہ کرنے میں تلبیس نہیں ہے۔ جس سے بچنے کے لئے جبری انسداد کی ضرورت تھی۔ واضح ہو کہ) یقیناً حق تعالیٰ دلوں (تک) کی باتوں سے واقف ہے (پس وہ ان مشرکین کے اس قول سے بھی واقف ہے کہ اس نے خدا پر افتراء کیا ہے اور وہ اس کی ان کو سزا دے گا۔ الغرض رسول کا دعویٰ توحید صحیح ہے۔ اور ان کا دعویٰ شرک سراسر باطل)۔

اوصافِ خداوندی

اور (وجہ اس کی یہ ہے کہ حق تعالیٰ میں ایسے اوصاف ہیں جو اور میں نہیں پائے جاتے۔ چنانچہ) وہ وہ ہے جو اپنے بندوں کی جانب سے توبہ قبول کرتا ہے اور گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اور ان تمام باتوں کو جانتا ہے جو تم کرتے ہو (اب تم بتلاؤ کہ یہ اوصاف خدا کے سوا کسی میں ہیں۔ تم یہ ہی کہو گے کہ کسی میں بھی نہیں۔ پس بطلانِ شرک ثابت ہے) اور (تم کو واضح ہو کہ ایمان فائدہ کی شے ہے اور کفر نقصان کی چیز۔ کیونکہ) وہ ان لوگوں کی درخواست منظور کرے گا جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔ (اور جو وہ مانگیں گے انہیں دے گا) اور (اس کے علاوہ) ان کو اپنے فضل سے اور بھی (بہت کچھ) دے گا (جس کا ان کو وہم وگمان بھی نہ ہوگا) اور (برخلاف اس کے) جو کافر ہیں ان کو (بجائے انعامات کے) سخت عذاب ہوگا (پس تم کفر کو چھوڑو اور ایمان لاؤ۔ یہ حالت لوگوں کے کفر کی اس وقت ہے جبکہ ان پر رزق کو فراخ نہیں کیا گیا)۔

رزق کی فراخی کا انجام: اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رزق کو پورے طور پر فراخ کر دیتے تو وہ دنیا میں طوفان برپا کر دیتے۔ مگر (خدا کو یہ منظور نہ تھا۔ اس لئے) وہ جو (اتارنا) چاہتا ہے ایک خاص انداز سے اتارتا ہے (کیونکہ) وہ اپنے بندوں کے متعلق نہایت باخبر اور بڑا دیکھنے والا ہے (اور اس لئے وہ جانتا ہے کہ کس کو کس قدر رزق دینا مناسب ہے۔ خیر یہ تو استطرادی مضامین تھے۔ اب ہم پھر مضمونِ توحید کی طرف عود کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک دلیلِ توحید تو وہ تھی جو بیان ہو چکی)

رحمت خداوندی: اور (ایک دلیل یہ ہے کہ) وہ (خدا) وہ ہے جو بعد لوگوں کے بالکل ناامید ہو جانے کے بارش نازل کرتا ہے اور (اس ذریعہ سے) دنیا میں اپنی رحمت پھیلاتا ہے۔ اور (اس لئے) وہ ہی نہایت قابلِ تعریف سرپرست ہے (پس لوگوں کو چاہئے کہ اسی کو سرپرست بنائیں نہ کہ اوروں کو) اور منجملہ اس کے دلائلِ (توحید) کے آسمانوں اور زمین کا اور ان میں چلنے والی چیزوں کا پیدا کرنا ہے۔ جو اس نے ان میں پھیلائی ہیں (جیسے فرشتے، جن، آدمی، جانور) اور وہ (باوجود ان کے پھیلا دینے کے) جس وقت (ان کو جمع کرنا) چاہے تو اس وقت وہ ان کو اکٹھا کرنے پر بھی پوری قدرت رکھتا ہے (چنانچہ وہ قیامت میں سب کو اکٹھا کرے گا)۔

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚۖ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِى الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۴﴾ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِىْٓ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۵﴾ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۪ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۪ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾

ترجمہ: اور تم کو (اے گنہگارو) جو کچھ مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے ہاتھوں کے کئے ہوئے کاموں سے) پہنچتی ہے) اور بہت سے تو درگزر ہی کر دیتا ہے اور تم زمین میں (پناہ لے کر) اس کو ہرا نہیں سکتے اور خدا کے سوا تمہارا کوئی بھی حامی و مددگار نہیں اور منجملہ اس کی نشانیوں کے جہاز ہیں سمندر میں (ایسے اونچے) جیسے پہاڑ اگر وہ چاہے ہوا کو ٹھہرا دے تو وہ (جہاز) سمندر کی سطح پر کھڑے کے کھڑے رہ جاویں بے شک اس میں نشانیاں ہیں ہر صابر و شاکر (یعنی مومن) کے لئے یا ان جہازوں کو ان کے اعمال (بد کفر وغیرہ) کے سبب تباہ کر دے اور (ان میں) بہت سے آدمیوں سے درگزر کر جاوے اور (اس تباہی کے وقت) ان لوگوں کو جو کہ ہماری آیتوں میں جھگڑے نکالتے ہیں معلوم ہو جاوے کہ (اب) ان کے لئے کہیں بچاؤ نہیں سو جو کچھ تم کو دیا دلایا گیا ہے وہ محض (چند روزہ) دنیوی زندگی کے برتنے کے لئے ہے اور (اجر و ثواب آخرت میں) جو اللہ کے یہاں ہے وہ بدرجہا اس سے بہتر اور زیادہ پائیدار وہ تو ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لے آئے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اور جو کہ کبیرہ گناہوں سے اور (ان میں) بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں اور جن لوگوں نے کہ اپنے رب کا حکم مانا اور وہ نماز کے پابند ہیں اور ان کا ہر کام (جس میں بالتعیین نص نہ ہو) آپس کے مشورہ سے ہوتا ہے اور ہم نے جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو ایسے ہیں کہ جب ان پر ظلم واقع ہوتا ہے تو وہ برابر کا بدلہ لیتے ہیں۔

ہجوم مصائب اور اس کا سبب

تفسیر: اور جو مصیبت[1] بھی تمہیں پہنچتی ہے سو (وہ) تمہاری کرتوتوں کی بدولت (پہنچتی ہے) اور وہ بہتوں کو کو معاف بھی کر دیتا

---

[1] المخاطبون الذین هم مکلفون. والمراد من المصیبة ماهو علی وجه الجزاء بقرینة القام فلاشکل بمصائف الصبیان و اعجانین وان عمم الخطاب للتکلیر وغیر هم والمصیبة لی هو علے وجه الجزاء وغیر یعمم الکسب للمعاصی وغیر هالا یختصر الخطاب فی ایدیکم بالمضامین فقط بل یعم جنس الانسان و یکون المعنی مااصابکم من مصیبة ایها الناس فیما کسبت ایدی الناس سواء کانوا مضامین او غیر هم وما الله بظلام للعبید ۱۲۔

ہے۔ اور تم زمین بھر میں (کسی جگہ بھاگ کر) خدا کو عاجز کرنے والے نہیں ہو (بلکہ تم جہاں کہیں بھی ہو گے۔ وہ وہیں سے تم کو پکڑ سکتا ہے) اور تمہارا نہ خدا کے سوا کوئی سرپرست ہے (جو تم پر خدا کا قابو نہ ہونے دے) اور نہ مددگار (جو بعد قابو پانے کے تم کو چھڑا لے۔ پس تم کو چاہئے کہ ایمان لا کر خدا کی حمایت میں آ جاؤ اور اس طرح سزا سے بچ جاؤ۔

سمندر میں کشتیوں کی آمد و رفت

اور منجملہ اس کے دلائل توحید) کے پہاڑوں کے مشابہ سمندر میں چلنے والی کشتیاں ہیں (جو کہ اس سے محض خدا کے تصرف سے چلتی ہیں۔ چنانچہ) اگر وہ چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے۔ جس پر وہ بھی اس (سمندر) کے منہ پر ساکن ہو جائیں یقیناً اس واقعہ میں ہر ایسے شخص کے لئے جو صبر کا عادی اور ٹھنڈے[1] دل سے ان میں غور کرنے والا اور) حق کا قدردان ہو (توحید کے) متعدد دلائل ہیں کیونکہ وہ ایسے متعدد اجزاء پر مشتمل ہے جن میں سے کسی غیر اللہ کو بھی اس پر قدرت نہیں۔ خیر یہ جملہ معترضہ تھا۔ اب ہم کہتے ہیں کہ) یا (اگر خدا چاہے تو) ان کرتوتوں کی بدولت جو انہوں نے کئے ہیں (جو ان میں سوار ہیں) ان (کشتیوں) کو تباہ کر دے (چنانچہ کبھی کبھی وہ اب کرتا بھی ہے اور بہتوں کو معاف کر دیتا ہے (یہ بھی ایک جملہ معترضہ ہے) اور (اس ذریعہ سے) وہ لوگ جو خدا کی آیتوں میں خواہ مخواہ جھگڑتے ہیں۔ بخوبی جان لیں کہ ان کے لئے (عذاب موت سے) بچنے کی کوئی صورت نہیں۔

دنیا کی چیزیں دنیا ہی تک ہیں

پس (جب کہ موت یا عذاب سے بچنے کی کوئی صورت نہیں تو تم کو سمجھنا چاہئے کہ) جو کچھ بھی تم کو دیا گیا ہے وہ دنیوی زندگی کے نفع اٹھانے کی چیز ہے (اور آخرت میں اصلاً کارآمد نہیں۔ اور اس لئے وہ نہ اچھی چیز ہے، نہ پائیدار)

خدا کے یہاں کی دولت

اور جو (دولت) خدا کے یہاں ہے وہ بہت بہتر اور زیادہ باقی رہنے والی ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے علیحدہ رہتے ہیں۔ اور جب کہ وہ کسی پر غصہ ہوں تو معاف کر دیتے ہیں۔ اور جنہوں نے اپنے رب کی دعوت منظور کی ہے۔ اور با قاعدہ نماز پڑھتے ہیں۔

باہمی مشورہ: اور ان کا کام[2] آپس میں مشورہ کرنا ہے (جو کہ دلیل ہے ان کے سلامتی طبع کی۔ کیونکہ جو لوگ سلیم الطبع ہوتے ہیں وہ جو

---

[1] فیه اشارة الی وجه تخصیص هذا من الوصفین بالذکر وهذالمامن الله به علی ۱۲ [2] اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ جو لوگ امر هم شوری بینهم سے اس امر پر استدلال کرتے ہیں کہ اسلام میں حکومت شخصی نہیں بلکہ جمہوری ہے۔ ان کا استدلال سراسر تحریف کلام الٰہی ہے۔ کیونکہ اول تو اس کا تعلق خاص امور سلطنت سے نہیں بلکہ عام ہے۔ پھر اس میں مشورہ لینے کا حکم نہیں۔ بلکہ صرف مسلمانوں کے ایک ذاتی فعل کا استحسان ہے۔ پھر اس میں ان اصول و قواعد سے کوئی تعرض نہیں۔ جو موجدین جمہوریت نے ایجاد کئے ہیں۔ پھر ان کا استدلال اس سے کیونکر صحیح ہو سکتا ہے بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ شخصی سلطنتیں بھی شوریٰ سے خالی نہیں ہوتیں۔ چنانچہ ان میں مشورہ کے لئے وزراء موجود ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض اوقات عام طور پر بھی مشورہ لیا جاتا ہے۔ چنانچہ ملکۂ سبا نے حضرت سلیمانؑ کی دعوت الی الاسلام کے موقع پر کہا تھا یایها الملؤا افتونی فی امری ۔ وما کنت قاطعة امرا حتی تشهدون. اور فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کے موقع پر مشورہ لیا تھا۔ بلکہ خود اسی آیت سے جمہوریت کا بطلان ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ آیت میں ذاتی امور میں مشورہ لینے اور امور سلطنت میں مشورہ لینے میں کوئی فرق نہیں کیا گیا۔ اس لئے اس آیت سے دونوں کا حکم یکساں ہوگا۔ اور یہ مسلم ہے کہ ذاتی معاملات میں ہر شخص آزاد ہے۔ تو امور سلطنت میں بادشاہ بھی آزاد ہوگا پھر حقیقت مشورہ دونوں جگہ یکساں موجود ہے لہذا جو اقتضا اس کا ذاتی امور میں ہوگا وہی امور سلطنت میں ہوگا اور ذاتی امور میں اس کا اقتضا آزادی مسلم ہے۔ تو امور سلطنت میں بھی وہی اقتضاء مسلم ہونا چاہئے۔ وهو بعدم الجمهورية فالحمد لله علی ما من الله به علی ۱۲

معتد بہ کام ہوتا ہے خواہ وہ امور سلطنت سے ہو یا ذاتی معاملات میں سے۔ اس میں ایسے لوگوں سے رائے لیتے ہیں جن کی عقل وفہم پر انہیں اعتماد ہوتا کہ ان کو اپنی رائے کی صحت یا غلطی معلوم ہوجائے۔ اور اگر بعد مشورہ کے انہیں اپنی ہی رائے صحیح معلوم ہو تو اپنی رائے پر عمل کریں ورنہ جس کی رائے صحیح معلوم ہو اسی پر عمل کریں خواہ مشورہ دینے والوں میں ان کی تعداد کم ہو یا زیادہ پھر وہ معاملہ امور سلطنت میں سے ہو یا مشورہ لینے والا بادشاہ ہو۔ یا ذاتی معاملات میں سے۔ دونوں کا ایک حکم ہے۔ اور جس طرح ایک شخص ذاتی معاملات میں مشورہ لینے کے بعد آزاد ہوتا ہے کہ چاہے وہ مشورہ دینے والوں کی رائے پر عمل کرے یا نہ کرے اور اگر عمل کرے تو جس کی رائے پر چاہے عمل کرے۔ یوں ہی بادشاہ امور سلطنت میں آزاد ہوتا ہے۔ پھر جس طرح ذاتی معاملات میں آدمی کو کسی سے مشورہ لینا لازم نہیں ہے بلکہ صرف اولیٰ ہے۔ یوں ہی بادشاہ کو امور سلطنت میں کسی سے مشورہ لینا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ صرف اولیٰ وانسب ہے) اور جو ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے (خدا کے لئے) خرچ کرتے ہیں۔ اور جن کی یہ حالت ہے کہ جب ان پر زیادتی ہوتو وہ صرف انتقام لے لیتے ہیں (اور ابتداءً زیادتی کرنا تو درکنار۔ جواب میں بھی زیادتی نہیں کرتے۔

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِينَ ﴿٤٠﴾ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيلٍ ﴿٤١﴾ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٢﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿٤٣﴾

ترجمہ: اور برائی کا بدلہ برائی ہے ویسی ہی پھر (بعد اجازت انتقام کے) جو شخص معاف کرے اور اصلاح کرے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے واقعی اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا اور جو اپنے اوپر ظلم ہو چکنے کے بعد برابر کا بدلہ لے لے سو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں الزام صرف ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ناحق دنیا میں سرکشی (اور تکبر) کرتے ہیں ایسوں کے لئے دردناک عذاب (مقرر) ہے اور جو شخص صبر کرے اور معاف کردے یہ البتہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی اور عفو

تفسیر: اور یہ کچھ بیجا نہیں کیونکہ) برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے (اس لئے اگر کوئی انتقام لے تو وہ مورد الزام نہیں ہوسکتا بلکہ بعض حالات میں بدلہ ضروری ہوتا ہے۔ لیکن یہ حکم عارضی ہے اور اصلی حکم یہ ہے کہ ترک انتقام بہتر ہے) اب جو کوئی معاف کردے۔ اور (اس معاف کرنے سے (حالت کی) اصلاح کرے (اور شر نہ بڑھائے) تو اس کا معاوضہ حق تعالیٰ کے ذمہ ہے (لیکن اگر عفو موجب شر ہو تو پھر انتقام ضروری ہے۔ اور عفو اچھا نہیں۔ لیکن اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ حق تعالیٰ ظالموں کو پسند کرتے ہیں اس لئے انتقام کو اچھا نہیں سمجھتے۔ اور معافی کی ترغیب دیتے ہیں اور معاوضہ اپنے ذمہ لیتے ہیں کیونکہ) یہ یقینی بات ہے کہ حق تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتے (بلکہ عفو کو پسند کرتے ہیں۔ اور اس ترغیب کا منشا حبِّ ظلم نہیں بلکہ حب عفو ہے) اور جو کوئی بعد اس پر ظلم کئے جانے کے انتقام لے تو یہ وہ لوگ ہیں جن پر (مواخذہ کی) کوئی راہ نہیں۔ راہ (مواخذہ) صرف ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق طوفان مچاتے ہیں۔ چنانچہ یہ

وہ ہیں جن کے لئے سخت تکلیف دہ عذاب ہے۔ اور (باوجود ان باتوں کے) جو (بشرط عدم اقتضاء الی الفساد) صبر کرے اور معاف کردے تو (وہ بہت اچھا ہے۔ کیونکہ) یہ ایک کرنے کا کام[1] ہے۔

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ
يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝۴۴ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ
يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ۝۴۵ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ
يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ۝۴۶ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ
مِّنْ نَّكِيْرٍ ۝۴۷ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّآ
اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ
فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ۝۴۸ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا
وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝۴۹ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ
اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝۵۰ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ
رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝۵۱ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ
اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ
مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۵۲ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ۝۵۳

ترجمہ: اور جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردے تو اس کے بعد اس شخص کا (دنیا میں بھی) کوئی چارہ ساز نہیں اور آپ ان ظالموں کو دیکھیں گے جس وقت کہ ان کو عذاب کا معائنہ ہوگا کہتے ہوں گے کیا (دنیا میں) واپس جانے کی کوئی صورت ہے اور (نیز)

---

[1] ای ذلک من الامور العازمة اور المعزوم علیها یقال عزم الامر نفسه ای عزم علیه وعزت علیه ای اردت فعله و قطعت علیه ۱۲

ان کو اس حالت میں دیکھیں گے جس وقت کہ وہ دوزخ کے روبرو لائے جاویں گے مارے ذلت کے جھکے ہوئے ہوں گے سست نگاہ سے دیکھتے ہوں گے اور (اس وقت) ایمان والے کہیں گے کہ پورے خسارے والے وہ لوگ ہیں جو اپنی جانوں سے اور اپنے متعلقین سے (آج) قیامت کے روز خسارہ میں پڑے یاد رکھو کہ ظالم (یعنی مشرک و کافر) لوگ عذاب دائمی میں رہیں گے اور (وہاں) ان کے کوئی مددگار نہ ہوں گے جو خدا سے الگ ہو کر ان کی مدد کریں اور جس کو خدا گمراہ کر دے اس (کی نجات) کے لئے کوئی راستہ ہی نہیں تم اپنے رب کا حکم مان لو قبل اس کے کہ ایسا دن آ پہنچے جس کے لئے خدا کی طرف سے ہٹنا نہ ہوگا نہ تم کو اس روز کوئی پناہ ملے گی اور نہ تمہارے بارہ میں کوئی (خدا) سے روک ٹوک کرنے والا ہے پھر اگر یہ لوگ (یہ سن کر بھی) اعراض کریں تو ہم نے آپ کو ان پر نگران کر کے نہیں بھیجا (جس سے آپ کو اپنی باز پرس کا احتمال ہو) آپ کے ذمہ تو صرف حکم کا) پہنچا دینا ہے اور ہم جب (اس قسم کے) آدمی کو کچھ اپنی عنایت کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو وہ اس پر خوش ہو جاتا ہے اور ایسے لوگوں پر ان کے ان اعمال کے بدلے میں جو پہلے اپنے ہاتھوں کر چکے ہیں کوئی مصیبت آ پڑتی ہے تو آدمی ناشکری کرنے لگتا ہے اللہ ہی کی ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا فرماتا ہے یا ان کو جمع کر دیتا ہے بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اور جس کو چاہے بے اولاد رکھتا ہے بیشک وہ بڑا جاننے والا بڑی قدرت والا ہے اور کسی بشر کی (حالت موجودہ میں) یہ شان نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام فرماوے) مگر تین طریق سے یا تو الہام فرماوے یا حجاب کے باہر سے یا کسی فرشتے کو بھیج دے کہ وہ خدا کے حکم سے جو خدا کو منظور ہوتا ہے پیغام پہنچا دیتا ہے وہ بڑا عالیشان ہے بڑی حکمت والا ہے اور اسی طرح ہم نے آپ کے پاس بھی وحی یعنی اپنا حکم بھیجا ہے آپ کو نہ یہ خبر تھی کہ کتاب اللہ کیا چیز ہے اور نہ یہ خبر تھی کہ ایمان (کا انتہائی کمال) کیا چیز ہے و لیکن ہم نے اس قرآن کو ایک نور بنایا جس کے ذریعہ سے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ ایک سیدھے رستہ کی ہدایت کر رہے ہیں یعنی اس خدا کے راستہ کی کہ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے یاد رکھو سب امور اسی کی طرف رجوع ہوں گے۔

گمراہ کی گمراہی کا انجام

تفسیر: اور (واضح ہو کہ) جس کو (اس کے سوء اختیار کے سبب) خدا گمراہ کرے (جیسے وہ لوگ جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں طوفان مچاتے ہیں) اس کے لئے خدا کے سوا کوئی سرپرست نہیں (جس کی پناہ میں آ کر وہ سزا سے بچ جائے) اور آپ ان ظالموں کو جب کہ وہ عذاب کا معائنہ کریں گے یہ کہتے دیکھیں گے کہ آیا اس کے ٹلنے کی کوئی سبیل ہے۔ یعنی صرف اس کے ٹلنے کی لاحاصل تمنا کریں گے۔ اور اس کے سوا کچھ نہ کر سکیں گے کہ وہ اپنے کسی سرپرست کی پناہ میں چلے جائیں یا کسی مددگار کو مدد کے لئے بلائیں)۔

گمراہ دوزخ میں

اور (اسی طرح) آپ ان کو ایسی حالت میں دوزخ پر لائے جاتے دیکھیں گے کہ وہ غایت بے کسی سے تباہ حال ہوں گے (اور غایت خوف سے آنکھ نہ کھول سکیں گے۔ بلکہ بہت کم کھلی آنکھ سے دیکھتے ہوں گے۔ اور (ان کی یہ حالت دیکھ کر) وہ لوگ جو ایمان لے آئے یہ

کہیں گے کہ اصلی خسارہ اٹھانے والے وہ ہی لوگ ہیں جنہوں نے قیامت میں اپنی جانیں اور اپنے متعلقین سب کھو دیئے (کیونکہ خود بھی گمراہ ہوئے اور اپنے گھر والوں کو بھی گمراہ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خود بھی عذاب ابدی میں مبتلا ہوئے اور ان کو بھی مبتلا کیا) خوب سن لو۔ کہ یہ ظالم ایک پائدار عذاب میں مبتلا ہوں گے اور ان کے لئے سوائے خدا کے اور ایسے سرپرست نہیں ہیں جو اس وقت ان کی مدد کریں اور جن کو (ان کے سوء اختیار کے سبب) خدا گمراہ کرے۔ ان کے لئے کوئی راہ نہیں (کہ وہ ہدایت پائیں یا عذاب سے بچ جائیں۔

خدا کے حکم پر دھیان ضروری ہے

اے لوگو دیکھو ہم تمہاری خیر خواہی سے کہتے ہیں کہ تم کفر وعناد ظلم وفساد کو چھوڑ و اور (اپنے پروردگار کی بات مانو قبل اس کے کہ خدا کی جانب سے وہ دن آئے جس کے لئے لوٹنا نہ ہوگا (کیونکہ) اس روز نہ تمہارے لئے کوئی جائے پناہ ہوگی۔ اور نہ تمہارے لئے (حق تعالیٰ کے فعل جو وہ تمہارے ساتھ کرے گا) کوئی ٹوک ہوگی (یعنی تم اس وقت یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ آپ یہ کیا کرتے ہیں۔ ہم ایسا نہ کرنے دیں گے۔ پس اے رسول آپ یہ پیغام لوگوں کو پہنچا دیں)۔ اب اگر وہ روگردانی کریں تو (آپ کا کچھ حرج نہیں کیونکہ) ہم نے آپ کو ان پر نگراں بنا کر نہیں بھیجا (کہ آپ سے ان کے افعال کے باز پرس ہو) آپ کے ذمہ صرف پیغام پہنچا دینا ہے (سو آپ پہنچا چکے۔ لہذا آپ بری الذمہ ہیں)۔

انسان کا حال خوشی وغم میں

اور (منشا اس اعراض کا یہ ہے کہ ہم نے انہیں نعمت دی ہے۔ کیونکہ) آدمی کی عادت ہے کہ جب ہم اسے اپنی جانب سے رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر اترا جاتا ہے (اور اس کو اپنی ذاتی قابلیت سمجھ کر خدا سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح فرعون بے سامان بن جاتا ہے) اور اگر نہیں ان اعمال کی بدولت جو وہ اپنے ہاتھوں کر چکے ہیں کوئی ناگوار حالت لاحق ہوتی ہے تو پھر کیا تھا اب تو آدمی پورا ناشکر ہوتا ہے (حتیٰ کہ بعض اوقات کھلم کھلا خدا کو برا بھلا کہنے لگتا ہے۔ الغرض نہ آدمی کو نعمت راس ہے، نہ قسمت اور دونوں حالتوں میں وہ خدا سے اعراض کرتا ہے۔

اللہ کی سلطنت اور بیٹا بیٹی کے عطا کرنے میں اختیار

واضح ہو کہ) حق تعالیٰ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی حاصل ہے (اور نہ کسی کو ان کے دربار میں کوئی دخل ہے) چنانچہ وہ جو چاہتا ہے (بلا مزاحمت یا مشارکت احدی) پیدا کرتا ہے، جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے، جس کو چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں ہونے کی حالت میں جوڑا بنا دیتا ہے (اور اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ کبھی دونوں مختلف بطنوں سے ہوتے۔ کبھی ایک بطن سے پھر کبھی الگ الگ ہوتے ہیں کبھی دونوں ملے ہوئے اور کبھی صرف ایک جسم ہوتا ہے جس میں دونوں کی علامتیں ہوتی ہیں۔ جیسے خنثیٰ مشکل۔ الیٰ غیر ذلک) اور جس کو چاہتا ہے نا قابلِ توالد وتناسل بنا دیتا ہے (کیونکہ) یقیناً وہ بڑا جاننے والا اور بڑا قدرت والا ہے (اس لئے وہ جانتا ہے کہ کس کے لئے کیا مناسب ہے اور بذریعہ کمالِ قدرت کے اس جانے ہوئے کو عمل میں لاتا ہے۔

نتائج: پس اس سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔ اول یہ کہ شرک ایک خیال باطل ہے۔ دوم یہ کہ قیامت کوئی قابلِ انکار چیز نہیں۔ سوم یہ کہ اگر خدا مشرکین وغیرہم کو سزا دینا چاہے تو دے سکتا ہے اور ان کو کوئی نہیں بچا سکتا۔ پس لوگوں کو چاہئے کہ ان تمام باتوں کے مقتضا پر عمل کریں۔ اور کفر ومعاصی سے پرہیز کریں)۔

انبیاء کے سلسلہ میں شبہات اور جوابات

اور (یہ لوگ جو آپ کی رسالت پر شبہات کرتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ) یہ بات کسی آدمی کو حاصل نہیں کہ خدا اس سے (کسی اور طریقہ سے) گفتگو کرے۔ بجز وحی (منامی یا الہامی) کے۔ جیسے عام طور پر انبیاء کے لئے حاصل ہے) یا پردہ کے پیچھے سے (جیسے خاص حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے حاصل ہے) یا یہ کہ وہ قاصد بھیجے جس پر وہ (قاصد) اس (خدا) کے حکم سے جو وہ (خدا) چاہے وحی کرے (جیسا کہ جبریلؑ انبیاء کے پاس وحی لایا کرتے ہیں کیونکہ) یقیناً وہ بہت بالاتر اور بڑا حکمت والا ہے (اور اس کی رفعتِ شان وعلوِ مرتبت وحکمت مقتضی ہیں اس کو کہ کسی سے بے حجابانہ کلام نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ دارِ تکلیف ہے اور انبیاء بھی مکلّف ہیں۔ اس لئے اس میں کچھ پردہ ضرور رہنا چاہئے اور بالکل پردہ اٹھا دینا ایمان بالغیب کے منافی ہے۔ پھر اس کا علوِ مرتبت بھی اس کو مقتضی ہے۔ رہی آخرت سو وہ محل انعام واکرام ہے۔ اس لئے وہاں رفع حجاب عین حکمت ہے۔ اب رہی رفعتِ شان۔ سو وہ اس لئے منافی نہیں کہ وہاں شان فضل وانعام غالب ہے۔ برخلاف دنیا کے۔ کہ یہاں شانِ حکومت غالب ہے اور رفعتِ شان کا لحاظ ایسے ہی موقعہ پر رکھا جاتا ہے۔ الغرض دنیا میں خدا کی آدمی سے گفتگو کی یہ صورتیں ہیں)۔

کتاب اللہ کا نزول اور اس کے فوائد

اور یوں ہی ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے ایک روح وحی کی ہے (یعنی کتاب جو کہ مردوں کو زندہ کرتی ہے۔ یعنی کافروں کو مؤمن بناتی ہے۔ پھر اس میں شبہ اور اعتراض کی کیا بات ہے۔ الغرض یہ کتاب ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے کیونکہ) آپ تو جانتے بھی نہ تھے کہ کتاب کیا چیز ہے۔ اور نہ (یہ کہ) ایمان (کیا شے ہے۔ لیکن) ہم نے (اس کتاب کو آپ کی طرف وحی کر کے) اس کو ایک ایسی روشنی بنا دیا جس کے ذریعہ سے ہم اپنے بندوں سے جس کو چاہتے ہیں راہ (حق) دکھاتے ہیں (چنانچہ اسی سے آپ کو بھی راہ دکھائی۔ پس ان کفار کے شبہات بالکل لایعنی ہیں) اور آپ یقیناً لوگوں کو سیدھے راستہ کی طرف لا رہے ہیں۔ یعنی اس خدا کے رستہ کی طرف جس کی یہ حالت ہے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے (اور اس میں ذرہ برابر بھی کسی کی شرکت نہیں۔ لہٰذا لوگوں کو لایعنی شبہات سے احتراز کرنا چاہئے اور اس رستہ پر چلنا چاہئے) خوب سن لو کہ تمام معاملات حق تعالیٰ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے (اور وہی ان کا فیصلہ کرے گا اور جو لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں ان کو سخت سزا دے گا)۔

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا سَبْعُ رُكُوْعَاتٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
حٰمٓ ① وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ② اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ③ وَاِنَّهٗ فِيْٓ
اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ④ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ⑤
وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ⑥ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑦
فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ⑧ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝۹ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ
فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۱۰ وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً
مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝۱۱ وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ
وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۝۱۲ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ
عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝۱۳ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا
لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝۱۴ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۵

ترجمہ: سورۂ زخرف مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں نواسی آیتیں اور سات رکوع ہیں۔
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ حٰمٓ قسم ہے اس کتاب واضح کی کہ ہم نے اس کو عربی زبان کا قرآن بنایا ہے تا کہ (اے عرب) تم (آسانی سے) سمجھ لو اور وہ ہمارے پاس لوح محفوظ میں بڑی رتبہ کی اور حکمت بھری کتاب ہے کیا ہم تم سے اس نصیحت (نامہ) کو اس بات پر ہٹالیں گے کہ تم حد (اطاعت) سے گزرنے والے ہو اور ہم پہلے لوگوں میں بہت سے نبی بھیجتے رہے ہیں اور ان لوگوں کے پاس کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس کے ساتھ انہوں نے استہزاء نہ کیا ہو پھر ہم نے ان لوگوں کو جو کہ ان سے زیادہ زور آور تھے غارت کر ڈالا اور پہلے لوگوں کی یہ حالت (ہلاکت و غارت کی) ہو چکی ہے اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان و زمین کس نے پیدا کیا ہے تو وہ ضرور یہی کہیں گے کہ ان کو زبردست جاننے والے (خدا) نے پیدا کیا ہے جس نے تمہارے (آرام کے) لئے زمین کو (مثل) فرش (کے) بنایا اس پر آرام کرتے ہو اور اس میں اس نے تمہارے لئے رستے بنائے تا کہ تم منزل مقصود تک پہنچ سکو اور جس نے آسمان سے پانی ایک انداز سے برسایا پھر ہم نے اس سے خشک زمین کو (اس کے مناسب) زندہ کیا اسی طرح تم (بھی اپنی قبروں سے) نکالے جاؤ گے اور جس نے تمام اقسام بنائیں اور تمہاری وہ کشتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو تا کہ تم ان کی پیٹھ پر جم کر بیٹھو پھر جب اس پر بیٹھ چکو تو اپنے رب کی نعمت کو دل سے یاد اور (زبان سے استحباباً) یوں کہو کہ اس کی ذات پاک ہے جس نے ان چیزوں کو ہمارے بس میں کر دیا اور ہم تو ایسے نہ تھے جو ان کو قابو میں کر لیتے اور ہم کو اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور ان لوگوں نے خدا کے بندوں میں سے (جو مخلوق ہوتے ہیں) خدا کا جزو ٹھہرایا واقعی انسان صریح ناشکر ہے۔

تفسیر: **کتاب اللہ**: قسم ہے اس واضح کتاب کی۔ ہم نے اسے عربی زبان کی پڑھنے کی چیز بنایا بدیں توقع کہ تم اسے سمجھو۔ اور یہ لوح محفوظ میں ہمارے نزدیک بہت اونچے درجہ کی اور حکمت سے پُر (کتاب) ہے (اور یہ ہمارے رسول کی بنائی ہوئی نہیں ہے۔ جیسا کہ تمہارا خیال ہے) اچھا (تم ہی بتاؤ کہ) کیا ہم[1] اس بات سے اعراض کر کے کہ تم بے اعتدالی کرنے والے ہو تمہارا نام نہ لیں (اور تمہیں

---

[1] القول هذا من متفر داتی ولیله هو الاصح لانه قال صاحب الكشاف علی مانقل عنه النیشاهوری یقال ضرب عنه الذکر اسک عنه و اعرض عن ذکره فیکون معناه فی الهندیة. اس کا نام بھی نہ لیا. وماهو المشهور ان معنی ضرب عنه الذکر صرف عنه النصحیة. والوعظ والقرآن فلم اقف له علی اصل فی اللغة وفی القاموس صفح کمنع اعرض وترک فیکون معنی صفی ان کنتم قوماً مسرفین اعراض عن اسرالکم وترکالة. فاستقام الترجمة التی ترجمنا بها ۱۲

بالکل چھوڑ دیں کہ تم جو چاہو کرو اور کیا یہ کوئی اچھی بات ہے۔ ہرگز نہیں۔ پس جبکہ نصیحت ضروری ہے تو اس کا جاننا بھی لازم ہے۔ پھر تم کیوں نہیں مانتے بڑی بیجا بات ہے)۔

انبیاء کی بعثت اور ان کے ساتھ سلوک

اور (ان منکرین کو واضح ہو کہ) ہم نے پہلے لوگوں میں کتنے ہی نبی بھیجے۔ اور (ان کی یہ حالت تھی کہ) کوئی نبی ان کے پاس نہیں آتا تھا بجز اس کے کہ وہ اس کا مذاق اڑائیں (اس پر ہم نے ان کو ہلاک کر دیا حالانکہ وہ ان سے قوت میں بھی بہت زیادہ تھے) سو ہم ان سے بھی قوت میں کہیں زیادہ لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں (پھر ان کی تو کیا ہستی ہے) اور (یہ بھی واضح ہو کہ) پہلوں کی حالت (پچھلوں میں بھی چلی آرہی ہے (اس لئے جو ان کا حشر ہوا وہی ان کا ہوگا)۔

موجبات توحید کا اقرار

اور ان لوگوں کی یہ حالت نہایت ہی عجیب ہے کہ وہ موجبات توحید کو تسلیم کر کے توحید کا انکار کرتے ہیں (چنانچہ) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان وزمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ (اپنے کسی معبود کا نام نہ لیں گے بلکہ صاف) کہیں گے کہ اس نہایت زبردست بڑے جاننے والے (اللہ) نے (یعنی) اس نے جس نے تمہارے لئے زمین کو آرام گاہ بنایا۔ اور اس میں اس نے تمہارے لئے بدیں توقع رستے بنائے تاکہ تمہیں (اپنے مقاصد کی) راہ معلوم ہو۔

بارش: اور اس نے جس نے تمہارے لئے آسمان سے اندازہ سے پانی اتارا (نہ کہ اتنا کہ دنیا کو ڈبو دے۔ اور نہ اتنا کہ زمین کی پیاس بھی نہ بجھے) جس پر ہم نے اس سے ایک مردہ شہر (یعنی خشک بستی) کو زندہ (اور ہرا بھرا) کر دیا۔ بس (جس طرح ہم نے اس مردہ شہر کو ہرا بھرا کر دیا اور اس میں سے انواع واقسام کے نباتات نکالے) یوں ہی تم بھی (ایک روز زمین میں سے) نکالے جاؤ گے (پس اس نظیر کے مشاہدہ کے بعد تم کو اس کا انکار نہ کرنا چاہیے)۔

جوڑے کی پیدائش اور دوسرے عجائبات قدرت

اور اس نے جس نے تمام جوڑے پیدا کئے۔ اور تمہارے لئے وہ کشتیاں اور جانور بنائے جن پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر سوار ہو اس کے بعد جبکہ تم ان پر بیٹھ جاؤ تو خدا کے انعام کو یاد کرو اور کہو کہ پاک ہے (شرکاء ودیگر نقائص سے) وہ ذات جس نے اس کو ہمارا تابع بنا دیا۔ اور ہم (اپنی قوت سے) اس کو قابو میں لانے والے نہ تھے۔ اور (اس سے معلوم ہوا کہ) ہم یقیناً اپنے رب کی طرف پھر جانے والے ہیں (کیونکہ جب یہ بات ہے کہ جس وقت ہم اس سے سواری چاہتے ہیں تو وہ فوراً سواری کیلئے حاضر ہو جاتا ہے اور ذرا سرتابی نہیں کر سکتا۔ حالانکہ ہمارا اپنا اس پر کچھ زور نہیں۔ تو جس وقت خدا ہم کو اپنے حضور میں بلانا چاہے گا تو ہم کیسے نہ حاضر ہوں گے۔ جب کہ اس کو اپنی مخلوق پر پوری قدرت حاصل ہے۔ چنانچہ اس نے اس جانور کو ہمارے لئے مسخر کر دیا ہے۔ خیر ایک تو ان کی یہ عجیب حالت تھی کہ وہ موجبات توحید کا اقرار کر کے توحید سے منکر تھے) اور (دوسری ان کی عجیب حالت یہ ہے کہ) انہوں نے اس کیلئے اس کے بندوں میں سے جزو بنا دیا۔ (کیونکہ وہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں اور اولاد جزو ہوتی ہے باپ کا۔ کتنی بڑی ناشکری کی بات ہے۔ کہ اپنے رب، اپنے منعم پر ایسا کھلا بہتان باندھا جائے اور اس کی

یوں تو ہین کی جائے کہ اس کے غلاموں کو اس کا شریک بنایا جائے) واقعی آدمی کھلا ہوا ناشکرا ہے (بھلا ان سے کوئی پوچھے)۔

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّ اَصْفٰكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ۭ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۤ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓی اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓی اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓی اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓی اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۭ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾

ترجمہ: کیا خدا نے اپنی مخلوقات میں سے بیٹیاں پسند کیں اور تم کو بیٹوں کے ساتھ مخصوص کیا حالانکہ جب ان میں سے کسی کو اس چیز کے ہونے کی خبر دی جاتی ہے جس کو (خدا) رحمٰن کا نمونہ (یعنی اولاد) بنا رکھا ہے (مراد بیٹی ہے) تو اس قدر ناراض ہو کہ) سارے دن اس کا چہرہ بے رونق رہے اور دل ہی دل میں گھٹتا رہے کیا جو کہ (عادۃً آرائش میں نشو ونما پائے اور وہ مباحثہ میں قوت بیانیہ (بھی) نہ رکھے اور انہوں نے فرشتوں کو جو کہ خدا کے بندے ہیں بلا دلیل عورت قرار دے رکھا ہے کیا یہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے ان کا یہ دعویٰ لکھ لیا جاتا ہے اور قیامت میں ان سے باز پرس ہوگی اور وہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے ان کو اسکی کچھ تحقیق نہیں محض بے تحقیق بات کر رہے ہیں کیا ہم نے ان کو اس قرآن سے پہلے کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اس سے استدلال کرتے ہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریقہ پر پایا ہے اور ہم بھی ان کے پیچھے پیچھے رستہ چل رہے ہیں اور اسی طرح ہم نے آپ سے پہلے کسی بستی میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک ہی طریقہ پر پایا ہے اور ہم بھی ان ہی کے پیچھے پیچھے چلے جا رہے ہیں (اس پر) ان کے پیغمبر نے کہا کہ کیا (رسم آبائی ہی کا اتباع کئے جاؤ گے) اگرچہ میں اس سے اچھا مقصود پر پہنچانے والا طریقہ تمہارے پاس لایا ہوں جس پر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے (براہ عناد) وہ کہنے لگے کہ ہم تو ان دین کو مانتے نہیں جس کو دیکر تم کو بھیجا گیا ہے سو ہم نے ان سے انتقام لیا سو دیکھئے تکذیب کرنے والوں کا کیسا برا انجام ہوا۔

کافروں کی بے عقلی اور بیٹی کی پیدائش پر ان کا حال

تفسیر: کہ کیا (یہ عقل کی بات ہے کہ) اس نے خود تو اپنی مخلوقات میں سے بیٹیاں بنائیں اور تمہیں بیٹوں کے ساتھ مخصوص کیا۔ حالانکہ (خود اپنے لئے وہ بیٹیوں کو اس قدر ناپسند کرتے ہیں کہ) جب ان میں سے کسی کو اس بات کی خوشی سنائی جاتی ہے جو اس نے رحمٰن کے متعلق بیان کی ہے (یعنی اس سے کہا جاتا ہے کہ مبارک ہو تیرے بیٹی ہوئی) تو اس کا چہرہ (غم سے) سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ سخت مغموم ہوتا ہے اور (علاوہ اس کے) کیا وہ جو (بجائے نیزہ و شمشیر کے) زیور میں پرورش کیا جاتا ہو (اور اس لئے وہ تلوار سے مدد کرنے کے قابل نہ ہو) اور وہ زبانی جھگڑے میں بات صاف نہ کہہ سکتا ہو[1] (اس قابل ہے کہ خدا اس کو اولاد بنائے۔ یعنی جو کوئی اولاد چاہتا ہے وہ اس لئے چاہتا ہے کہ ہماری اولاد ہمارے کام آئے پس اگر بالفرض خدا کو اولاد کی ضرورت ہوتی تو اس کا بھی یہی مقصد ہوتا۔ اور سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ اولاد دشمن کے مقابلہ میں باپ کی مدد کرے۔ اور عورتیں نہ باپ کی تلوار سے مدد کرنے کے قابل ہیں، نہ زبان سے۔ پھر خدا ایسی ناکارہ اولاد اپنے لئے کیسے تجویز کر سکتا ہے۔ پس ان کا یہ کہنا کہ خدا نے فرشتوں کو بیٹیاں بنایا ہے سخت غلطی ہے) اور تیسری عجیب حالت ان کی یہ ہے کہ) انہوں نے فرشتوں کو جو کہ رحمٰن کے بندے ہیں۔ زنانہ قرار دیا (ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ) کیا وہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے (اور انہوں نے خود دیکھا ہے کہ وہ زنانہ ہیں۔ ایسا تو نہیں پھر وہ ان کو زنانہ کیسے کہتے ہیں) انکا یہ بیان ضرور لکھا جائے گا اور (اس پر) ان سے باز پرس ہوگی پس ان کو بے فکر نہ رہنا چاہیے۔ بلکہ اس کا معقول جواب سوچنا چاہیے یا اس نامعقول بات کی سزا کیلئے تیار رہنا چاہیے)۔

بتوں کی پوجا کی دلیل اور اس کا رد

اور (چوتھی عجیب بات ان کی یہ ہے کہ) انہوں نے کہا کہ (خدا کو بتوں کی عبادت ناپسند نہیں۔ کیونکہ) اگر وہ (ایسا) چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کر سکتے تھے (کیونکہ) ان کو (اس کا کہ خدا کو ان کی یہ عبادت ناپسند نہیں) کوئی (صحیح) علم نہیں (بلکہ) وہ یہ بات صرف اٹکل سے کہتے ہیں۔ (چنانچہ انہوں نے جو دلیل بیان کی ہے وہ حجت صحیحہ نہیں بلکہ محض اٹکل ہے۔ کیونکہ اگر خدا نے بغرض امتحان ترک عبادت اصنام پر مجبور نہیں کیا تو اس سے یہ کیسے لازم آیا کہ خدا کو ان کا یہ فعل پسند ہے۔ ہرگز نہیں۔ ورنہ لازم آئے گا کہ دنیا میں جو کوئی جو کام کرتا ہے وہ سب حق تعالیٰ کو پسند ہوں۔ کیونکہ ہر شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ اگر میرا کام خدا کو ناپسند ہوتا اور وہ چاہتا کہ یہ کام نہ کروں تو میں اسے نہیں کر سکتا اور یہ امر خود ان کو بھی مسلم نہیں۔ کیونکہ اگر ان کو یہ مسلم ہے تو پھر وہ مسلمانوں کو گمراہ کیوں کہتے ہیں۔ یہ صاف دلیل ہے اس بات کی کہ وہ یہ بات محض اٹکل سے کہتے ہیں نہ کہ کسی حجت سے۔ یا کیا[2] ہم نے انہیں اس سے پہلے کوئی کتاب دی ہے جس پر وہ اسے پکڑے ہوئے ہیں (یہ بھی نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ ان کے پاس اس دعوی پر نہ کوئی عقلی دلیل ہے نہ نقلی) بلکہ (ان کی انتہائی دلیل یہ ہے کہ) وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم کچھ نہیں جانتے بلکہ) ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک رستہ پر پایا ہے۔ اور ہم ان کے نقش قدم پر ہدایت یافتہ ہیں (سو یہ سراسر ہٹ دھرمی ہے اور کوئی حجت نہیں)۔

پہلے انبیاء ورسل کو قوم کا جواب

اور (اے رسول جس طرح یہ لوگ آپ سے کہتے ہیں) یوں ہی ہم نے آپ سے پہلے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر کہ خوش

---

[1] فیہ اظہار للخبر المقدر فی الکلام ۱۲ [2] ھذا اضراب من ابطال الحجۃ العقلیۃ الی فضی الحجۃ النقلیۃ ۱۲

عیش لوگوں نے (اس سے) کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک راہ پر پایا ہے اور ہم ان کے نقش قدم پر ان کے پیرو ہیں (اس کے جواب میں) اس نے کہا کہ اگر میں اس سے زیادہ مقصود (حقیقی تک پہنچانے والا رستہ تمہارے پاس لایا ہوں۔ جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے (تب بھی[1] تم مانو گے یا نہیں اس کے جواب میں) انہوں نے کہا کہ جو پیام تم کو (تمہارے زعم میں) دیکر بھیجا گیا ہے ہم (کسی حالت میں) اس کو ماننے والے نہیں۔ پس (جب کہ یہاں تک نوبت پہنچ گئی تو) ہم نے ان سے بدلہ لیا۔ پھر دیکھو کہ ان جھٹلانے والوں کا کیسا (برا) انجام ہوا (پس اگر یہ بھی ایسا کرتے رہتے تو ان کا بھی وہی انجام ہوگا)۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ ﴿٢٦﴾ إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ
سَيَهْدِينِ ﴿٢٧﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢٨﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هَٰؤُلَاءِ
وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿٢٩﴾ وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ
وَإِنَّا بِهِ كَافِرُونَ ﴿٣٠﴾ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ﴿٣١﴾ أَهُمْ
يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ
فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٣٢﴾ وَلَوْلَا
أَن يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ
وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ﴿٣٣﴾ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ ﴿٣٤﴾ وَزُخْرُفًا وَإِن كُلُّ
ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ عِندَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٣٥﴾

ترجمہ: اور (وہ وقت بھی قابل ذکر ہے) جبکہ ابراہیم نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے فرمایا کہ میں ان چیزوں (کی عبادت) سے بیزار ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو مگر ہاں جس نے مجھ کو پیدا کیا پھر وہی مجھ کو رہنمائی کرتا ہے اور وہ اس (عقیدہ) کو اپنی اولاد میں (بھی) ایک قائم رہنے والی بات کر گئے تا کہ (ہر زمانہ میں مشرک) لوگ (شرک سے) باز آتے رہیں بلکہ میں نے ان کو اور ان کے باپ دادوں کو (دنیا کا) خوب سامان دیا ہے یہاں تک کہ ان کے پاس سچا قرآن اور صاف صاف بتانے والا رسول آیا اور جب ان کے پاس یہ سچا قرآن پہنچا تو کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اس کو نہیں مانتے اور کہنے لگے کہ یہ قرآن (اگر کلام الٰہی ہے تو) ان دونوں بستیوں (مکہ اور طائف کے رہنے والوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا کیا یہ لوگ آپ کے رب کی رحمت (خاصہ یعنی نبوت) کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں دنیوی زندگی میں (تو) ان کو روزی ہم (ہی) نے تقسیم کر رکھی ہے اور ہم نے ایک کو دوسرے پر رفعت دے رکھی ہے تا کہ ایک دوسرے سے کام لیتا رہے (اور عالم

[1] فیہ اظہار للجزاء المقدر فی الکلام ۱۲

کا انتظام قائم رہے) اور آپ کے رب کی رحمت بدر جہا اس (دنیوی مال ومتاع) سے بہتر ہے جس کو یہ لوگ سمیٹتے پھرتے ہیں اور اگر یہ بات (متوقع) نہ ہوتی کہ تمام آدمی ایک ہی طریقہ کے ہو جاویں گے تو جو لوگ خدا کے ساتھ کفر کرتے ہیں ان کے لئے ان کے گھروں کی چھتیں چاندی کی کر دیتے اور (نیز) زینے بھی جن پر سے چڑھا (اترا) کرتے ہیں اور ان کے گھروں کے کواڑ بھی اور تخت بھی جن پر تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں اور (یہی چیزیں سونے کی بھی اور یہ سب (ساز وسامان) کچھ بھی نہیں صرف دنیوی زندگی کی چندروزہ کامرانی ہے (پھر فنا آخر فنا) اور آخرت آپ کے رب کے ہاں خدا ترسوں کے لئے ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کا جواب اپنے باپ اور قوم کو

تفسیر : اور جب کہ ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ میں ان سے بالکل الگ ہوں جن کی تم پرستش کرتے ہو بجز رب العالمین کے جس نے مجھے پیدا کیا سو (چونکہ اس نے مجھے پیدا کیا ہے اس لئے) وہ ہی مجھے (اپنا) رستہ بتلائے گا (تو حق تعالیٰ نے ان کی یہ بات نہایت پسند کی) اسلئے اس نے ان کی اس بات کو ان کی اولاد میں باقی رہنے والی بات قرار دیا۔ بدیں توقع کہ وہ (اپنے غلط مسلک سے) لوٹیں گے (اور ابراہیمؑ کی اس بات کو مانیں گے پس یہ حق تعالیٰ کا ایک انعام تھا ان لوگوں پر۔ اور ایک یہ ہی انعام نہیں) بلکہ میں نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو (طرح طرح کے منافع سے) متمتع کیا۔

رسول اللہ کی آمد اور سرکشوں کا رویہ

یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور کھلا ہوا رسول آیا (یہ سب سے بڑی نعمت تھی۔ ان کیلئے۔ کیونکہ وہ ان کی تمام صلاح وفلاح دنیوی واخروی کا ذریعہ تھی لیکن انہوں نے اس کی کچھ قدر نہ کی) اور جبکہ ان کے پاس حق آیا تو انہوں نے کہا کہ یہ ایک جادو ہے۔ اور ہم اس کو ماننے والے نہیں۔ اور کہا کہ (اگر یہ حق تھا تو) یہ قرآن ان دو بستیوں (مکہ اور طائف) کے کسی بڑے شخص پر کیوں نہ اتارا گیا (کوئی ان سے پوچھے کہ) کیا خدا کی رحمت کو وہ تقسیم کرتے ہیں (اور ان کو یہ حق ہے کہ وہ جس کو تجویز کریں اس کو دی جائے اور جس کو وہ تجویز نہ کریں اس کو نہ دی جائے۔ ایسا تو نہیں پھر ان کو یہ کہنے کا کیا حق ہے کہ فلاں پر قرآن کیوں اتارا گیا۔ اور فلاں پر کیوں نہ اتارا گیا۔ الغرض ان کو اس تقسیم کا کوئی حق نہیں اور یہ حق صرف ہم کو ہے کہ ہم جسے چاہیں دیں اور جسے چاہیں نہ دیں۔ چنانچہ) ہم ہی نے ان کے درمیان ان کا سامان زندگی (مال ودولت) تقسیم کیا ہے۔ اور یک کو دوسرے سے بہت اونچے چڑھا دیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کو اپنا کمیرا (خدمت گار) بناتا ہے (اور باوجود اس کے کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ کہہ سکے کہ فلاں کو اتنا کیوں دیا اور فلاں کو کیوں نہ دیا۔ پس اسی طرح رسالت کے باب میں یہ حق نہیں ہو سکتا کہ کوئی یہ کہے کہ فلاں کو کیوں دی اور فلاں کو کیوں نہ دی الغرض تقسیم کرنے والے ہم ہیں۔ نہ کہ یہ لوگ اور کسی کو ہم نے دولت دی ہے جیسے رؤسائے مکہ وطائف اور کسی کو نبوت ورسالت جیسے رسول) اور (اے رسول) آپ کے پروردگار کی (خاص) رحمت (یعنی نبوت ورسالت جو آپ کو دی گئی ہے۔ اس (مال ودولت) سے بہت بہتر ہے جس کو یہ لوگ جمع کرتے ہیں (کیونکہ حق تعالیٰ کی نظر میں اس کی کچھ بھی وقعت نہیں ہے اور نہ وہ اس کو باستثناء خاص حالات اپنے برگزیدہ بندوں کے لئے پسند کرتا ہے۔ کیونکہ اس میں خاصیت ہے آدمی کو مغرور وسرکش اور خدا سے غافل بنا دینے کی)۔

---

۱ فیہ اظہار لعامل اذا المقدر فی الکلام بقرینۃ قولہ وجعلہا باقیۃ الخ ۱۲ ۲ فیہ اشارۃ الان الکلام للعاقبۃ ۱۲

کافروں پر دولت کی بارش

اور (اس لئے) اگر یہ (نقصان) نہ ہوتا کہ تمام لوگ ایک گروہ (یعنی کافر) ہو جائینگے تو ہم ان لوگوں کیلئے جو خدا کو نہیں مانتے ان کے گھروں کی چاندی کی چھتیں اور (چاندی) کے زینے جن پر وہ چڑھتے اوران کے گھروں کے (چاندی کے) دروازے اور (چاندی کے) تخت جن پر وہ بیٹھتے۔اور (ان کے علاوہ چاندی سونے وغیرہ کا) دیگر سامان آرائش بنا دیتے (لیکن چونکہ ہم نہیں چاہتے تھے کہ ایسا ہو اس لئے ہم نے ایسا نہیں کیا۔اب رہی بات کہ کفار کو اس قدر دولت دینے سے تمام لوگ کافر کیوں ہو جاتے۔سو اس کی وجہ ظاہر ہے کہ عام طور پر مال وجاہ کی محبت قلوب میں مرکوز ہے۔سو جب لوگ دیکھتے کہ کفر میں دولت اور جاہ ملتی ہے تو عام طور پر لوگ کفر کی طرف جھک جاتے۔چنانچہ آجکل اس کا کھلی آنکھوں مشاہدہ ہو رہا ہے کہ محض تھوڑے سے نفع مالی وجاہی کے لئے لوگ اسلام کو چھوڑ رہے ہیں۔اور کوئی کھلم کھلا کفر اختیار کر رہا ہے،کوئی دعوی اسلام کی آڑ میں۔حالانکہ نہ سب مسلمان مفلس ہیں اور نہ تمام کفار دولت مند۔اور جب کہ دولت کفر میں منحصر ہو جاتی تو پھر (جو کچھ ہوتا وہ ظاہر ہے۔خیر اے رسول نبوت ورسالت آپ کیلئے مال ودولت سے بہت بہتر ہے) اور (ان کو جو دولت دی گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ) یہ سب کچھ صرف دنیوی زندگی کے نفع اٹھانے کی شے ہے (اور آخرت میں کچھ کارآمد نہیں۔اس لئے ان کو یہ چیزیں دیدی گئیں کیونکہ آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں) اور آخرت آپ کے رب کے نزدیک پرہیزگاروں کیلئے ہے (جن میں آپ اعلی مرتبہ رکھتے ہیں اور اس لئے اس میں آپ کا حصہ بھی بہت زیادہ ہے)۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ۝ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِى الْعُمْىَ وَمَنْ كَانَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ۝ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِىْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ۝ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِىْۤ اُوْحِىَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ ۝ وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ۝

ترجمہ:اور جو شخص اللہ کی نصیحت (یعنی قرآن) سے اندھا بن جاوے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں سو وہ (ہر وقت) اس کے ساتھ رہتا ہے اور وہ ان کو راہ (حق) سے روکتے رہتے ہیں اور یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ (راہ راست) پر ہیں یہاں تک کہ جب ایسا شخص ہمارے پاس آوے گا تو (اس شیطان سے) کہے گا کہ کاش میرے اور تیرے درمیان میں (دنیا میں) مشرق ومغرب کے برابر فاصلہ ہوتا کہ (تو تو) برا ساتھی تھا اور (ان سے کہا جاوے گا کہ) جبکہ تم (دنیا میں)

کفر کر چکے تھے تو آج یہ بات تمہارے کام نہ آئے گی کہ تم (اور شیاطین) سب عذاب میں شریک ہو سو کیا آپ (ایسے) بہروں کو سنا سکتے ہیں یا (ایسے) اندھوں کو اور ان لوگوں کو جو کہ صریح گمراہی میں ہیں راہ پر لا سکتے ہیں پس اگر ہم (دنیا سے) آپ کو اٹھا لیں تو بھی ہم ان سے بدلہ لینے والے ہیں یا اگر ان سے جو ہم نے عذاب کا وعدہ کر رکھا ہے وہ آپ کو (بھی) دکھلا دیں تب بھی (کچھ بعید نہیں) کیونکہ ہم کو ان پر ہر طرح کی قدرت ہے تو آپ اس قرآن پر قائم رہیے جو آپ پر وحی کے ذریعہ سے نازل کیا گیا ہے آپ بے شک سیدھے راستہ پر ہیں اور یہ قرآن آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے بیشک بڑے شرف کی چیز ہے اور عنقریب تم سب پوچھے جاؤ گے اور آپ ان سب پیغمبروں سے جن کو ہم نے آپ سے پہلے بھیجا ہے پوچھ لیجئے کیا ہم نے خدائے رحمٰن کے سوا دوسرے معبود ٹھہرا دیئے تھے ان کی عبادت کی جاوے۔

خدا کی یاد سے غفلت کا قانونی انجام

تفسیر : اور (دیکھو ہمارا قاعدہ ہے کہ) جو کوئی (خدائے) رحمٰن کی نصیحت سے اندھا بنتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطان تعینات کر دیتے ہیں جس پر وہ اس کا مصاحب ہوتا ہے (جو کہ ہر وقت اس کے ساتھ لگا رہتا ہے) اور وہ (شیطان) ان لوگوں کو (خدا کے) راستہ سے روکتے ہیں اور وہ (نادان) سمجھتے ہیں کہ ہم صحیح راستہ پر ہیں (چنانچہ تم ابھی سن چکے ہو کہ ان مشرکین نے کہا ہے کہ ہم اپنے آباؤ اجداد کے قدم پر ہدایت یافتہ ہیں اور وہ برابر اسی غلطی میں مبتلا رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جس وقت (ان میں کا) کوئی شخص (مرکر) ہمارے پاس آئے گا (اس وقت اسے اپنی غلطی معلوم ہوگی اور) وہ کہے گا کہ اے (برے مصاحب) کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کے برابر دوری ہوتی۔ پس (ثابت ہوا کہ) وہ نہایت برا مصاحب ہے۔ اور وہ تم[1] کو آج (بروز قیامت) کوئی نفع نہ پہنچائے گا۔ جبکہ تم (دنیا میں) ظلم کر چکے ہو۔ کیونکہ تم سب (مصاحب بالکسر اور مصاحب بالفتحہ) عذاب میں مشترک ہو (اور سب کو اپنی اپنی پڑی ہے پھر کوئی کسی کو کیا نفع پہنچا سکتا ہے) پس (یہ باتیں ضرور ایسی ہیں جن سے لوگ عبرت حاصل کریں۔ اور ہدایت اختیار کریں۔

کسی گمراہ کو راہ راست پر زبردستی ڈالا نہیں جا سکتا

لیکن جب لوگ اندھے اور بہرے بن جائیں اور کھلی گمراہی میں مبتلا ہوں تو آپ کیا کر سکتے ہیں) کیا آپ بہروں کو سنا دیں یا اندھوں کو اور ان کو جو کھلی گمراہی میں مبتلا ہوں صحیح راستہ دکھلا دیں (یہ تو آپ کے امکان میں نہیں۔ پس اب بجز تعذیب کے اور کوئی چارہ کار نہیں۔ خواہ آپ کی زندگی میں ہو یا آپ کی وفات کے بعد) سو اگر ہم آپ کو لیجائیں (اور وفات دیدیں) تب بھی ہمیں ان سے بدلہ لینا ہے۔ یا ہم آپ کو وہ (عذاب) دکھلا دیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے تو (یہ بھی ممکن ہے کیونکہ) ہم کو ان پر پوری قدرت حاصل ہے (اور وہ ہم سے بچ کر کہیں نہیں جا سکتے) پس آپ (ان کی فکر چھوڑیئے اور) جو باتیں ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہیں ان کو پکڑے رہئے (اور آپ ان مشرکین کے مغالطہ میں نہ آیئے کیونکہ) آپ یقیناً سیدھے رستہ پر ہیں اور یہ قرآن آپ کیلئے بھی اور آپ کی قوم کیلئے بھی نصیحت ہے (لہٰذا آپ بھی اس پر عمل کیجئے) اور آپ کی قوم کا بھی فرض ہے کہ وہ اس پر عمل کرے) اور (یہ واضح ہو کہ) تم سب سے (اس کے متعلق) باز پرس ہوگی (کہ تم نے اس پر عمل کیا تھا یا نہیں لہٰذا اس پر عمل کرنے میں بالکل تساہل نہ ہونا چاہیے)۔

[1] تبین بهذا ان فاعل لن ينفعكم هو الضمير لاقوله انكم وهو عائد الى القرين لاالى التمنى فتنبه له ۱۲

شرک کسی دور میں جائز نہیں رہا

اور (مزید اطمینان کیلئے) آپ ان لوگوں سے دریافت کر لیجئے۔ جن کو ہم نے آپ سے پیشتر بھیجا ہے کہ ہم نے خدائے رحمٰن کے علاوہ کچھ اور معبود بھی مقرر کئے ہیں جن کی پرستش کی جائے (گو وہ رسول آپ کے سامنے موجود نہیں ہیں۔ مگر ان کی کتابیں اور وہ لوگ جواب تک ان کے طریق پر ہیں آپ کو ان کی طرف سے اس کا جواب دیں گے۔ جو کہ نفی میں ہوگا۔ اس قسم کی ہدایتوں سے کسی کو یہ شبہ نہ ہونا چاہیے۔ کہ خدانخواستہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بت پرستی کے باطل اور اسلام کے حق ہونے میں شبہ تھا۔ حاشا وکلا۔ کیونکہ بت پرستی کے حق ہونے کا شبہ تو آپ کو اس وقت بھی کبھی نہیں ہوا جبکہ آپ نبی نہ تھے۔ چہ جائیکہ بعد نبوت بلکہ ان ہدایتوں سے آپ کو کامل طور پر پختہ کرنا مقصود ہے۔ تاکہ احتمال اور وہم کے درجہ میں اور وسوسہ کے طور پر بھی آپ کا ذہن اس طرف نہ جائے۔ اسی لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ادبنی ربی فاحسن تادیبی۔ خیر ہم نے کہا تھا کہ ہم ان سے بدلہ لینے والے ہیں۔ پس اس کی تائید کیلئے۔ ہم آپ کو گزشتہ مجرمین کا قصہ سناتے ہیں)۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّىْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِىَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۫ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِىْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِىْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِىْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِىْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْلَآ اُلْقِىَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾

ترجمہ: اور ہم نے موسیٰ کو اپنے دلائل دے کر فرعون کے اور اس کے امراء کے پاس بھیجا تھا سو انہوں نے (ان لوگوں کے پاس آ کر) فرمایا کہ میں رب العالمین کی طرف سے پیغمبر ہو کر آیا ہوں پھر جب موسیٰ ان کے پاس ہماری نشانیاں لے کر آئے تو وہ یکایک ان پر ہنسنے لگے اور ہم ان کو جو نشانی دکھلاتے تھے وہ دوسری نشانی سے بڑھ کر ہوتی تھی اور ہم نے ان لوگوں کو عذاب میں پکڑا تھا تاکہ وہ (اپنے کفر سے) باز آ جاویں اور انہوں نے کہا کہ اے جادوگر ہمارے لئے اپنے رب سے اس بات کی دعا کر دیجئے جس کا اس نے آپ سے عہد کر رکھا ہے ہم ضرور راہ پر آ جاویں گے پھر جب ہم نے وہ عذاب ان سے ہٹا دیا تب ہی انہوں نے (اپنا) عہد توڑ دیا اور فرعون نے اپنی قوم میں منادی کرائی یہ بات کہی کہ اے میری قوم کیا مصر کی

سلطنت میری نہیں ہے اور یہ نہریں میرے (محل کے) پائیں میں بہہ رہی ہیں کیا تم نہیں دیکھتے ہو بلکہ میں ہی افضل ہوں اس شخص سے جو کہ کم قدر ہے اور قوت بیانیہ بھی نہیں رکھتا تو اس کے سونے کے کنگن کیوں نہیں ڈالے گئے یا فرشتے اس کے جلو میں پرا باندھ کر آئے ہوتے غرض اس نے (ایسی باتیں کر کر کے) اپنی قوم کو مغلوب کر دیا اور وہ اس کے کہنے میں آ گئے وہ لوگ (کچھ پہلے سے بھی) شرارت سے بھرے تھے پھر جب ان لوگوں نے ہم کو غصہ دلایا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا اور ان سب کو ڈبو دیا اور ہم نے ان کو آئندہ آنے والوں کے لئے خاص طور پر متقدمین اور نمونہ (عبرت) بنا دیا۔

واقعہ حضرت موسیٰ اور فرعون

تفسیر :اور (تفصیل اس کی یہ ہے کہ) ہم نے موسیٰ کو اپنی آیات دے کر فرعون اور اس کی جماعت کی طرف بھیجا۔ جس پر انہوں نے کہا کہ میں تمام جہان کے پروردگار کا پیغام رساں ہوں۔ (اور ان کو وہ پیغامات سنائے) پس جب کہ وہ ان کے پاس ہماری آیات لائے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ تو ان کی ہنسی کرتے ہیں۔ اس پر ہم نے ان کو سمجھانے کیلئے معجزات دکھانے شروع کئے) اور جو معجزہ بھی ہم انہیں دکھاتے وہ دوسرے سے بڑھ کر ہوتا تھا اور (جب انہوں نے معجزات کی بھی پروانہ کی تو) ہم نے ان کو عذاب میں گرفتار کیا۔ بدیں توقع کہ وہ اس ذریعہ سے طریق باطل سے) پلٹ جائیں اور (اس کا ان پر یہ اثر ہوا کہ) انہوں نے کہا کہ اے جادوگر تو ہمارے لئے اس طریق سے جو اس نے تجھے بتلایا ہے اپنے خدا سے دعا کر۔ ہم ضرور راہ پر آ جائیں گے (اس پر موسیٰ نے دعا کی۔ اور ہم نے ان سے عذاب کو دور کر دیا) پس جب کہ ہم نے ان سے عذاب کو دور کر دیا تو دیکھتے کیا ہیں کہ وہ تو پیمان شکنی کرتے ہیں۔

فرعون کا اعلان اور حضرت موسیٰ پر اعتراض

اور (قصہ اس کا یہ ہوا کہ) فرعون نے اپنی قوم میں (اعلان کیا۔ یعنی اس نے کہا کہ اے میری قوم کیا حکومت مصر میری نہیں ہے۔ حالانکہ یہ نہریں میرے نیچے سے بہتی ہیں (ضرور ہے) پس کیا تمہیں دکھائی نہیں دیتا (کہ مجھے چھوڑ کر ایک قلاش کی اطاعت کرتے ہو پس یہ مجھ سے بہتر نہیں ہو سکتا) بلکہ میں بہتر ہوں اس سے جو کہ بالکل بے وقعت ہے اور اچھی طرح اپنے مدعا کو بھی ظاہر[1] نہیں کر سکتا (وہ دعوی کرتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں) سو (اگر ایسا تھا تو) اس پر سونے کے کنگن کیوں نہ آسمان سے) اتارے گئے۔ یا اس کے پاس فرشتے آپس میں ملکر کیوں نہ آئے۔ (جس سے معلوم ہوتا کہ خدا کے یہاں اس کی عزت ہے اور وہ اس قابل ہے کہ اس کو رسول بنایا جائے)۔

قوم مغالطہ میں اور خدائی انتقام

بس (اس تدبیر سے) اسنے اپنی قوم کو مغالطہ میں ڈال دیا۔ جس پر انہوں نے اس کا کہنا مانا۔ اور اپنا عہد توڑ دیا۔ کیونکہ) وہ بدکار لوگ تھے (اور اسلئے انکو نہ اپنے عہد کا پاس ہوا اور نہ حق سے انحراف کا) پس جب کہ انہوں نے ہمیں بہت ہی غصہ دلایا تو ہم نے ان سے انتقام لیا۔ چنانچہ ہم نے ان سب کو ڈبو دیا۔ بس ہم نے ان کو پچھلوں کے سلف اور حجت[2] بنا دیا (تا کہ وہ ان کی حالت کو دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ اس استطرادی مضمون کے بعد ہم پھر آپکی قوم کی حالت کے بیان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ کچھ ان کی لغویات تو تم کو معلوم ہو چکیں اور (منجملہ ان کے ایک یہ ہے۔

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ﴿٥٧﴾ وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ

---

[1] یہ اس نے اس وجہ سے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت تھی جب کہ ان کی اس دعا سے ظاہر ہے واحلل عقدة من لسانی یفقهوا قولی. اور یہ لکنت ممکن ہے کہ پیدائشی ہو اور ممکن ہے کہ فرعون کے یہاں آگ کا انگارہ منہ میں رکھ لینے سے پیدا ہوئی ہو جیسا کہ مشہور ہے۔ ۱۲ [2] المثل الحجة كمافي القاموس ۱۲

مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ۞ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۞ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰۗىِٕكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ۞ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۞ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۞ وَلَمَّا جَاۗءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۞ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۞ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۞ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۞ اَلْاَخِلَّاۗءُ يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۞

ترجمہ: اور جب عیسیٰ بن مریم کے متعلق ایک عجیب مضمون بیان کیا گیا تو یکا یک آپ کی قوم کے لوگ اس سے (مارے خوشی کے) چلانے لگے اور (اس معترض کے ساتھ ہو کر کہنے لگے کہ ہمارے معبود زیادہ بہتر ہیں یا عیسیٰؑ ان لوگوں نے جو یہ (مضمون عجیب) بیان کیا ہے تو محض جھگڑنے کی وجہ سے بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو عیسیٰ تو محض ایک ایسے بندے ہیں جن پر ہم نے فضل کیا تھا اور ان کو بنی اسرائیل کے لئے ہم نے (اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنایا تھا اور اگر ہم چاہتے تو ہم تم سے فرشتوں کو پیدا کر دیتے کہ وہ زمین پر یکے بعد دیگرے رہا کرتے اور وہ (یعنی عیسیٰ) قیامت کے یقین کا ذریعہ ہیں تو تم لوگ اس (کی صحت) میں شک مت کرو اور تم لوگ میرا اتباع کرو یہ سیدھا راستہ ہے اور تم کو شیطان (اس راہ پر آنے سے) روکنے نہ پائے وہ بے شک تمہارا صریح دشمن ہے اور جب عیسیٰؑ معجزے لے کر آئے تو انہوں نے (لوگوں سے) کہا کہ میں تمہارے پاس سمجھ کی باتیں لے کر آیا ہوں اور تاکہ بعض باتیں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو تم سے بیان کردوں تو تم لوگ اللہ سے ڈرو اور میرا کہنا مانو بیشک اللہ ہی میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی سو اسی کی عبادت کرو یہی (توحید) سیدھا راستہ ہے سو مختلف گروہوں نے (اس بارے میں) باہم اختلاف ڈال لیا سو ان ظالموں کے لئے ایک پر درد دن کے عذاب سے بڑی خرابی ہے بس یہ لوگ قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ گھڑی ان پر دفعۃً آ پڑے اور ان کو خبر بھی نہ ہو تمام (دنیوی) دوست اس روز ایک دوسرے کے دشمن ہو جاویں گے بجز خدا سے ڈرنے والوں کے۔

حضرت عیسیٰ بن مریم کا حال سن کر مشرکوں کا ہنگامہ

تفسیر: (کہ) جب[1] عیسیٰ بن مریم کی حالت بیان کی گئی (جن کو نصاری گمراہی سے خدا یا خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور ان کی پرستش

---

[1] قرآن میں اس حالت کو تعیین نہیں کی گئی۔ مفسرین اس جگہ صرف تخمین سے کام لیتے ہیں۔ اور ظاہر یہ ہے کہ اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وہ مناقب مراد ہیں جو قرآن میں مذکور ہیں ۱۲

کرتے ہیں) تو دفعۃً آپ کی قوم اس سے چیخ اٹھتی ہے اور کہتی ہے کہ کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ (جو کہ نصاریٰ کا معبود ہے ظاہر ہے کہ ہمارے معبود اس سے[1] بہتر ہیں۔ پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ ہمارے معبودوں کی توہین کی جائے اور دوسروں کے معبودوں کی عزت کی جائے اس کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ) یہ بات انہوں نے تم سے محض ناحق حجت کے طور پر کہی ہے (اور کچھ یہ بھی نہیں) بلکہ وہ خصومت پیشہ لوگ ہیں جو کہ فضول حجتیں کیا کرتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک بندہ تھے

(حقیقت یہ ہے کہ ان کا ذکر معبود ہونے کی حیثیت سے کیا گیا۔ اور نہ وہ معبود ہیں بلکہ) وہ صرف ایک ایسے بندے ہیں جن پر ہم نے انعام کیا تھا اور ہم نے ان کو بنی اسرائیل کیلئے ایک حجت[2] بنایا تھا (تا کہ وہ ان کو خرق عادت کے طور پر پیدا شدہ دیکھ کر اور ان کو خدا کے نزدیک معظم دیکھ کر) سمجھ کر ان کی پیروی کریں۔ اور بے باپ کے پیدا ہونے سے وہ خدا یا خدا کا بیٹا نہیں ہو سکتے) اور (گو وہ بے باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ مگر پھر بھی آدمی تھے۔ ہم میں تو یہ قدرت ہے کہ) اگر ہم چاہیں تو تم سے فرشتے بنا دیں جو زمین میں تمہارے جانشین ہوں (پھر کیا اس سے وہ خدا سے اور خدا کے بیٹے ہو جائیں گے حاشا وکلا یہ محض ایک غلط خیال ہے)۔

قیامت پر حضرت عیسیٰؑ سے استدلال

اور وہ قیامت[3] کا (ذریعہ) علم بھی ہیں (کیونکہ ان کی پیدائش غور سے دیکھنے کے بعد وہ استبعاد دور ہو جاتا ہے۔ جو لوگوں کو قیامت کے متعلق ہے کہ خدا مردوں کو کیسے پیدا کرے گا۔ اور وہ سمجھ سکتے ہیں کہ جو باپ کے بغیر بچہ پیدا کر سکتا ہے وہ مردوں کو بھی زندہ کر سکتا ہے) پس تم اس (قیامت) میں شک نہ کرو۔ اور میرا کہنا مانو یہ سیدھا رستہ ہے (پس تم اس پر چلو) اور ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں اس سے روک دے۔ کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ الغرض عیسیٰؑ کی معبودیت کا قصہ محض لغو ہے)۔

حضرت عیسیٰ خود توحید کے قائل تھے

اور (خود عیسیٰ توحید کے قائل تھے۔ اور لوگوں کو اسی کی دعوت دیتے تھے۔ چنانچہ) جس وقت عیسیٰ واضح اور صاف باتیں لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ (اے بنی اسرائیل) میں تمہارے پاس واقعی باتوں کا علم لے کر اور اس غرض سے آیا ہوں کہ تمہارے لئے بعض وہ باتیں جن میں تم اختلاف کرتے تھے بیان کردوں۔ پس تم خدا سے ڈرنا (اور میری تکذیب نہ کرنا) اور میری اطاعت کرنا (پہلی بات جو میں تم سے کہتا ہوں وہ یہ ہے کہ) اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ پس تم اس کی پرستش کرو۔ یہ سیدھا رستہ ہے۔ (یہ بیان تھا خود عیسیٰ کا جس میں انہوں نے خدا کی معبودیت اور اپنی عبدیت کا صاف اقرار کیا ہے)۔

لوگوں کا اختلاف

سو (بجائے اس کے کہ لوگ ان کی تعلیم پر کاربند ہوتے) جماعتوں نے آپس میں اختلاف کیا (چنانچہ کسی نے صاف تکذیب کی جیسے

---

[1] کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام بشر ہیں۔ ہمارے معبود فرشتے ۱۲ [2] فی القاموس المثل الحجۃ ۱۲ [3] قد تبین بہذا انہ لا حجۃ فی ہذہ الآیۃ لمن تمسک بہا کنزولہ بقرب القیامۃ لعم ہو ثابت بالاحادیث واللہ اعلم ومن قال ان الضمیر عائد الی القرآن فہو ابعد ۱۲

یہود۔ اور کسی نے ذرا پردہ کے ساتھ جیسے وہ جوان کو خدا یا خدا کا بیٹا کہتے ہیں) پس بڑی خرابی ہے ان ظالموں کیلئے (جنہوں نے ایسی صاف اور سچی بات کو جھٹلایا) ایک سخت تکلیف دہ دن کے عذاب کی جہت سے یہ لوگ (قبول حق کیلئے) اور کسی چیز کے منتظر نہیں بجز قیامت کے کہ وہ ان کے پاس ایسی حالت میں اچانک آجائے کہ انہیں اس کا احساس بھی نہ ہو (خیر کچھ مضائقہ نہیں وہ دن بھی آنے ہی والا ہے)۔

قیامت کی ہولناکی کا اثر

وہ دن اس قدر خطرناک ہوگا کہ) اس روز دوست آپس میں ایکدوسرے کے دشمن ہوں گے۔ (دشمنوں کا تو ذکر ہی کیا ہے) بجز پرہیزگاروں کے (کہ وہ آپس میں دوست ہوں گے۔ ان سے کہا جائے گا کہ)۔

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ڰ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَاۗءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۴﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ۭ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾

ترجمہ: (اور مومنین کو حق تعالیٰ کی طرف سے ندا ہوگی کہ) اے میرے بندو تم پر آج کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہوگے

یعنی وہ بندے جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تھے اور ہمارے فرمانبردار تھے تم اور تمہاری (ایماندار) بیبیاں خوش بخوش جنت میں داخل ہو جاویں ان کے پاس سونے کی رکابیاں اور گلاس لائے جاویں گے (یعنی غلمان لاویں گے) اور وہاں وہ چیزیں ملیں گی جن کو جی چاہے گا اور جن سے آنکھوں کو لذت ہوگی اور تم یہاں ہمیشہ رہو گے اور ان سے کہا جاوے گا کہ) یہ وہ جنت ہے جس کے تم مالک بنادیئے گئے اپنے (نیک) اعمال کے عوض میں اور تمہارے لئے اس میں بہت سے میوے ہیں جن میں سے کھا رہے ہو بے شک نافرمان (یعنی کافر) لوگ عذاب دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے وہ (عذاب) ان سے ہلکا نہ کیا جاوے گا اور وہ اسی میں مایوس پڑے رہیں گے اور ہم نے ان پر (ذرا) ظلم نہیں کیا لیکن یہ خود ہی ظالم تھے اور پکاریں گے کہ اے مالک تمہارا پروردگار (ہم کو موت دے کر) ہمارا کام ہی تمام کر دے وہ (فرشتہ) جواب دے گا کہ تم ہمیشہ اسی حال میں رہو گے ہم نے سچا دین تمہارے پاس پہنچایا لیکن تم میں اکثر آدمی سچے دین سے نفرت رکھتے ہیں ہاں کیا انہوں نے کوئی انتظام درست کیا ہے سو ہم نے بھی ایک انتظام درست کیا ہے ہاں کیا ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہم اس کی چپکی چپکی باتوں کو اور ان کے مشوروں کو نہیں سنتے ہم ضرور سنتے ہیں اور ہمارے فرشتے ان کے پاس ہیں وہ بھی لکھتے ہیں آپ کہیے کہ اگر خدائے رحمٰن کے اولاد ہو تو سب سے اول اس کی عبادت کرنے والا میں ہوں آسمان اور زمین کا مالک جو کہ عرش کا بھی مالک ہے ان باتوں سے مبریٰ ہے جو یہ (مشرک) لوگ بیان کر رہے ہیں تو آپ ان کو اسی شغل اور تفریح میں رہنے دیجئے یہاں تک کہ ان کو اپنے اس دن سے سابقہ واقع ہو جس دن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اور وہی ذات ہے جو آسمان میں بھی قابل عبادت ہے اور زمین میں بھی قابل عبادت ہے اور وہی بڑا علم والا اور بڑی حکمت والا ہے اور وہ ذات بڑی عالیشان ہے جس کے لئے آسمان اور زمین کی اور جو مخلوق اس کے درمیان میں ہے اس کی سلطنت ثابت ہے اور اس کو قیامت کی (بھی) خبر ہے اور تم سب اسی کے پاس لوٹ کر جاؤ گے وہ خدا کے سوا جن معبودوں کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ سفارش (تک) کا اختیار نہ رکھیں گے ہاں جن لوگوں نے حق بات (یعنی کلمہ ایمان) کا اقرار کیا تھا اور وہ تصدیق بھی کیا کرتے تھے اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو یہی کہیں گے کہ اللہ نے سو یہ لوگ کدھر الٹے چلے جاتے ہیں اور اس کو رسول کے اس کہنے کی بھی خبر ہے کہ اے میرے رب یہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان نہیں لاتے تو آپ ان سے بے رخ رہیے اور یوں کہہ دیجئے کہ تم کو سلام کرتا ہوں سو ان کو ابھی معلوم ہو جاوے گا۔

مومنوں کو قیامت کے دن بشارت

تفسیر: اے میرے بندو! نہ آج تم پر کوئی خطرہ ہے۔ اور نہ تم غمگین ہو گے (پس تم بے فکر رہو۔ یہ وہ ہیں) جو ہماری آیتوں کو مانتے اور فرمانبردار تھے (ان سے کہا جائے گا کہ) تم اور تمہاری بیویاں (جو تمہارے طریق پر تھیں) خوش خوش جنت میں جاؤ۔ وہاں تمہارے پاس سونے کی رکابیاں اور آبخورے لائے جائیں گے۔ اور ان میں وہ چیزیں ہوں گی جن کی خواہش رکھتے اور (جن سے) آنکھیں مزہ لیتی ہیں۔ اور تم اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو۔ اور یہ ہے وہ جنت میں جس کی تم ان کاموں کی بدولت جو تم کرتے رہے ہو مالک بنائے گئے (اب تم دیکھو کہ وہ کیسی چین کی جگہ ہے) اس میں تمہارے لئے بہت سے میوے ہیں جن میں سے تم کھاؤ گے۔

گناہگاروں کا حال قیامت کے دن

(یہ حالت تو متقین کی تھی۔ اب ذرا مجرمین کی حالت بھی سن لو وہ یہ ہے کہ) جرائم پیشہ لوگ دوزخ کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہونگے وہ عذاب ان سے ایک دم کو نہ روکا جائے گا اور وہ اس میں بالکل ناامید ہوں گے اور (کوئی یہ نہ کہے کہ یہ تو بڑی زیادتی ہے۔ کیونکہ) ہم نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا (کیونکہ ہم نے ان کو نتائج اچھی طرح سمجھا دیئے تھے) ہاں وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے (کہ ان افعال سے باز نہ آتے تھے اور جو ان کو ان کے نتائج بد سے آگاہ کرتا اس کے دشمن ہوتے تھے) اور وہ کہیں گے کہ اے مالک (یہ لقب ہے داروغہ دوزخ کا) تیرا رب ہمیں موت ہی دیدے (کہ اس بلا سے پیچھا چھوٹے یہ مصیبت تو ہم سے نہیں بھری جاتی۔ اس کے جواب میں) وہ کہے گا کہ تم کو (اسی میں) رہنا ہوگا۔ اور موت نہیں دی جاسکتی۔ یہ حالت تھی اہل دوزخ کی) ہم نے تم سے بالکل سچی بات کہہ دی ہے مگر (مصیبت یہ ہے کہ) تم میں سے بہت سوں کو سچ سے سخت نفرت ہے (اور اس کو قبول کرنا تو درکنار وہ اسے سننا بھی پسند نہیں کرتے) ہاں تو کیا انہوں نے کوئی بات پکی کر لی ہے (ضرور کی ہے) سو (کچھ مضائقہ نہیں۔ ہم بھی بات پکی کرنے والے ہیں۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے راز اور ان کی خفیہ گفتگو کو نہیں سنتے۔ کیوں نہیں (ہم ضرور سنتے ہیں) اور (صرف سنتے ہی نہیں) بلکہ ہمارے فرستادے (یعنی فرشتے جو کتابت اعمال کیلئے بھیجے گئے ہیں) ان کے پاس لکھ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے

(اے رسول[1]) آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ اگر رحمٰن کے اولاد ہو تو سب سے پہلا پرستش کرنے والا میں ہوں (لیکن کوئی ثابت بھی تو کرے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ قیامت تک کوئی اس جھوٹی بات کو ثابت نہیں کرسکتا۔ الغرض) پاک ہے آسمانوں اور زمین کا پروردگار جو کہ مالک تخت شاہی ہے۔ اس بات سے جو یہ لوگ اس کی نسبت بیان کرتے ہیں (کہ اس کے اولاد ہے) پس آپ ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دیں کہ وہ فضول باتوں میں مصروف اور لایعنی کاموں میں مشغول رہیں۔ تا آنکہ انہیں اس دن کا سامنا ہو جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے (اور وہ عذاب میں گرفتار ہوں)۔

خدا کی شان: اور وہ خدا وہ ہے جو آسمان میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی (یعنی آسمان والے بھی اسی کی پرستش کرتے ہیں اور زمین والے بھی) اور وہ بڑا حکمت والا اور بڑا جاننے والا ہے۔ اور بہت بڑی شان ہے اس کی جس کو آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیانی چیزوں کی بادشاہت حاصل ہے اور اسی کو قیامت کا علم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے بس اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں کو چاہیے کہ شرک سے باز آئیں اور خدا سے ڈریں اور (یہ لوگ جو ھؤلاء شفعاء نا عند اللہ کہتے ہیں تو یہ بھی ان کا ایک غلط دعویٰ ہے اور) جن کو یہ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ سفارش کا اختیار نہیں رکھتے۔ ہاں جو سچی بات کا اقرار کرتے اور اس کا علم رکھتے ہیں (جیسے انبیاء وصلحاء مومنین۔ وہ بیشک خدا کے حکم سے سفارش کرسکتے ہیں)۔

خدا کی خدائی کا اقرار: اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو (جن کی تم پرستش کرتے ہو) کس نے پیدا کیا تو وہ ضرور یہ ہی کہیں گے

---

[1] اس کلام سے ذوقاً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بات جس کا ابھی ذکر ہے اتخاذ ولد سے متعلق تھی۔ لیکن یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اس کا عنوان کیا تھا۔ کیا عجب ہے کہ یہ عنوان ہو۔ تم جا کر اس مسئلہ میں گفتگو کرو اور جب وہ کوئی سخت کلمہ کہیں تو ان کی بے حرمتی کرو۔ اور اس شر کے انسداد کیلئے جواب کا یہ نرم عنوان اختیار کیا گیا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۲

کہ اللہ نے۔ اب (کوئی ان سے پوچھے کہ) وہ (اس اقرار کے بعد) کہاں پھرے جاتے ہیں (اور اس کے مقتضی پر کیوں نہیں عمل کرتے۔ کیونکہ جب ان کو اقرار ہے کہ وہ خدا کی مخلوق ہیں اور خدا ان کا خالق ہے تو یہ صریح اقرار ہے اس کا کہ وہ قابل پرستش نہیں ہیں پھر وہ ان کی پرستش کیون کرتے ہیں) قسم ہے اس (رسول) کے یارب کہنے کی کہ یہ (ہٹ دھرم جو کہ موجبات توحید کو تسلیم کرکے توحید سے انکار کرتے ہیں) وہ لوگ ہیں جو کہ ایمان نہ لائیں گے۔ پس (اے رسول) آپ ان سے اعراض کیجئے اور فرمائیے کہ (بس بابا) سلام ہے (تمہیں کہ ایک بات کا خود اقرار کرکے بھی اس کو نہیں مانتے) سو عنقریب انہیں (اس کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا۔

سُورَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَخَمْسُونَ اٰيَةً وَثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
حٰمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿٣﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ
كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿٤﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿٥﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦﴾
رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٧﴾ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ
اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨﴾ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿٩﴾ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾
يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١﴾ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى
وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿١٤﴾ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ
قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿١٥﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ
قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿١٧﴾ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٨﴾ وَّ
اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٩﴾ وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿٢٠﴾
وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿٢١﴾ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٢٢﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ
لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٢٤﴾ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ
وَّعُيُوْنٍ ﴿٢٥﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٢٦﴾ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿٢٧﴾ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا
اٰخَرِيْنَ ﴿٢٨﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿٢٩﴾

ترجمہ: سورۂ دخان مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں انسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ حٰم قسم ہے اس کتاب واضح کی کہ ہم نے اس کو (لوح د

محفوظ سے آسمان دنیا میں ایک برکت والی رات یعنی شب قدر میں اتارا ہے ہم آگاہ کرنے والے تھے اس رات میں ہر حکمت والا معاملہ ہماری پیشی سے حکم صادر ہو کر طے کیا جاتا ہے ہم بوجہ رحمت کے جو آپ کے رب کی طرف سے ہوتی ہے آپ کو پیغمبر بنانے والے تھے بے شک وہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے جو کہ مالک ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو (مخلوق) ان دونوں کے درمیان میں ہے اس کا بھی اگر تم یقین لانا چاہو اس کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں وہی جان ڈالتا ہے اور وہی جان نکالتا ہے وہ تمہارا بھی پروردگار ہے اور تمہارے اگلے باپ دادوں کا بھی پروردگار ہے بلکہ وہ شک میں ہیں کھیل میں مصروف ہیں سو آپ (ان کے لئے) اس روز کا انتظار کیجئے کہ آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو جو ان سب لوگوں پر عام ہو جاوے یہ (بھی) ایک دردناک سزا ہے اے ہمارے رب ہم سے اس مصیبت کو دور کر دیجئے ہم ضرور ایمان لے آویں گے ان کو (اس سے) کب نصیحت ہوتی ہے حالانکہ (اس کے قبل) ان کے پاس ظاہر شان کا پیغمبر آیا پھر بھی یہ لوگ اس سے سرتابی کرتے رہے اور یہی کہتے رہے کہ (کسی دوسرے بشر کا سکھایا ہوا (دیوانہ) ہے ہم چندے اس عذاب کو ہٹا دیں گے تم پھر اسی حالت پر آ جاؤ گے جس روز ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے (اس روز ہم (پورا) بدلہ لیں گے اور ہم نے ان سے پہلے قوم فرعون کو آزمایا تھا اور وہ آزمائش یہ تھی کہ) ان کے پاس ایک معزز پیغمبر آئے تھے کہ ان اللہ کے بندوں (یعنی بنی اسرائیل) کو میرے حوالے کر دو میں تمہاری طرف (خدا کا) فرستادہ ہو کر آیا ہوں دیانتدار ہوں اور یہ بھی فرمایا کہ تم خدا سے سرکشی مت کرو میں تمہارے سامنے ایک واضح دلیل (اپنی نبوت کی) پیش کرتا ہوں اور میں اپنے پروردگار اور تمہارے پروردگار کی پناہ لیتا ہوں اس سے کہ تم لوگ مجھ کو پتھر (یا غیر پتھر) سے قتل کرو اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو تم مجھ سے الگ ہی رہو تب موسیٰ نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ بڑے سخت مجرم لوگ ہیں تو اب میرے بندوں کو تم رات ہی رات میں لے کر چلے جاؤ تم لوگوں کا تعاقب ہوگا اور تم اس دریا کو سکون کی حالت میں چھوڑ دینا ان کا سارا لشکر ڈبو دیا جاوے گا وہ لوگ کتنے ہی باغ اور چشمے (یعنی نہریں) اور کھیتیاں اور عمدہ مکانات اور آرام کے سامان جس میں وہ خوش رہا کرتے تھے چھوڑ گئے (یہ قصہ) اسی طرح ہوا اور ہم نے ایک دوسری قوم کو ان کا مالک بنا دیا نہ تو ان پر آسمان و زمین کو رونا آیا اور نہ ان کو مہلت دی گئی۔

برکت والی رات

تفسیر: اس واضح کتاب کی قسم (یہ کسی کی بنائی ہوئی نہیں ہے بلکہ) ہم نے اسے ایک برکت والی رات میں اتارا ہے۔ (کیونکہ[1] ہم (لوگوں کو ان کے افعال کے نتائج بد سے) ڈرانے والے تھے (اس برکت[2] والی رات میں) جس میں ہر حکمت والا کام (جس کا وجود اس سال میں مطلوب ہوتا ہے دوسرے کاموں سے) جدا کیا جاتا (اور چھانٹا جاتا) ہے (اور اتارا ہے) ایسے[3] حکم سے جو ہمارے یہاں سے صادر ہوا تھا (کیونکہ) ہم رسول بھیجنے والے تھے (اور اتارا ہے) آپ[4] کے رب کی رحمت سے (کیونکہ) وہ بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے (پس اس نے اپنے بندوں کے اقوال و افعال ناشائستہ کو سنا اور جانا جس سے اس کی رحمت مقتضی ہوئی اس کو کہ یہ قرآن نازل کیا جائے تا کہ لوگوں کو اپنے افعال کی برائی کا علم ہو اور وہ ان سے بچیں۔ اور اس رب کی رحمت سے) جو کہ رب ہے آسمانوں کا و رزمین کا

---

[1] فیہ اشارۃ الی انہ علۃ للانزال علی وجہ الاعتراض ۱۲ [2] فیہ اشارۃ الی انہ قولہ فیہا یفرق صفۃ للیلۃ مبارکۃ ۱۲ [3] فیہ اشارۃ الی ان قولہ امرا منصوب بنزع الخافض ای الباء متعلق بقولہ انزلنا ۔ ای انزلناہ بامر من عندنا ۱۲ [4] فیہ اشارۃ الی انہ مفعول لہ بقولہ انزلنا ۱۲

اوران کے درمیان کی چیزوں کا بشرطیکہ (تم اس کی الوہیت کا) یقین کرو۔

وحدانیت کی شان: (اس کی شان یہ ہے کہ) کوئی معبود نہیں بجز اس کے وہ جلاتا بھی ہے اور مارتا بھی ہے۔ وہ تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے پہلے باپ دادا کا بھی (اور اس لئے اس کی اطاعت تم پر بھی واجب ہے اور تمہارے باپ دادا پر بھی تھی یہ بالکل پکی بات ہے جس پران کو یقین لانا چاہیے۔ مگر افسوس کہ وہ یقین نہیں کرتے) بلکہ وہ شک میں کھیل رہے ہیں۔

دھویں کا انتظار: سو (اے رسول) آپ (انہیں کھیلنے دیں اور) اس دن کے منتظر رہیں جس روز آسمان کھلا دھواں ان کے پاس لائے گا جو کہ ان تمام لوگوں پر چھا جائے گا۔ یہ ایک نہایت تکلیف دہ عذاب ہے (چنانچہ یہ لوگ کہیں گے کہ) اے ہمارے پروردگار آپ ہم سے اس عذاب کو دور کر دیجئے ہم یقیناً ایمان لانے والے ہیں (یہ لوگ ایمان کا ضرور وعدہ کریں گے مگر) انہیں قبول نصیحت کہاں نصیب ،حالانکہ ان کے پاس ایک کھلا ہوا رسول آیا (لیکن) انہوں نے پھر بھی اس کی طرف سے پیٹھ پھیری اور کہا کہ یہ کسی کا پڑھایا ہوا دیوانہ ہے (پس جب کہ اتنی بڑی حجت کو بھی انہوں نے رد کر دیا تو عذاب دخان پر یہ کیا ایمان لائیں گے۔ خیر اتمام حجت کیلئے) ہم عذاب کو چند روز کے لئے دور کر دیں گے (مگر ساتھ ہی یہ بھی جتلائے دیتے ہیں کہ) تم پھر (کفر کی طرف) لوٹ جاؤ گے (اور یہ بھی جتلائے دیتے ہیں کہ) بڑی گرفت[1] کے دن ہم (اس بدعہدی کا) بدلہ لیں گے اور (اس کو محض دھمکی نہ سمجھا جائے۔ کیونکہ ایسے قصے پیشتر ہو چکے ہیں۔

قوم فرعون کی گمراہی اوران کا حشر

چنانچہ) ہم نے ان سے پیشتر فرعون کی قوم کو (اس کے سوء اختیار کے سبب) گمراہ کیا (چنانچہ انہوں نے بنی اسرائیل پر بہت مظالم کئے اور اس کے علاوہ اور بھی بیہودگیاں کیں) اور (اس وجہ سے) ان کے پاس ایک معزز رسول (موسیٰ علیہ السلام) یہ پیغام لے کر آیا کہ تم اللہ کے بندوں کو میرے حوالہ[2] کر دو میں تمہارے لئے (خدا کا) ایک امانت دار پیغام رساں (ہو کر آیا) ہوں (اور اس لئے جو میں کہتا ہوں وہ میرا اپنا خیال نہیں ہے بلکہ وہ بے کم وکاست خدا کا پیغام ہے۔ خیر ایک پیغام تو وہ یہ لایا جو تم سن چکے) اور (دوسرا) یہ کہ تم خدا کے مقابلہ میں بڑے نہ بنو (بلکہ اس کے احکام کو بندگانہ قبول کرو۔ اور یہ میرا محض دعوی ہی نہیں بلکہ) میں تمہارے پاس اس کی کھلی حجت لاؤں گا (چنانچہ انہوں نے معجزہ عصا وید بیضا وغیرہ پیش کئے۔ مگر انہوں نے اس کو نہ مانا اور ان کے قتل کے درپے ہوئے۔ چنانچہ فرعون نے صاف کہا کہ ذرونی اقتل موسیٰ ولید ع ربہ) اور (جبکہ انہوں نے ان کے قتل کی تجویز کی اور اس کا طریق سنگساری تجویز کیا تو انہوں نے کہا کہ) میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ لیتا ہوں۔ اس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ اور اگر تم میری بات کی تصدیق نہ کرو تو مجھ سے الگ ہی رہو (قتل کی تجویزیں تو نہ کرو کہ اس سے تمہارا جرم اور سنگین ہوگا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا اور خدا کا حکم

لیکن انہوں نے کوئی بات بھی نہ مانی) اب اس (رسول) نے اپنے رب کو پکارا کہ یہ جرائم پیشہ لوگ ہیں (کسی طرح نہیں مانتے۔ ان کو

---

[1] بڑی گرفت سے مراد جنگ بدر ہے اور اس سے پہلے عذاب دخان آچکا ہے۔ جب کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کیلئے قحط کی بددعا کی تھی۔ جیسا کہ ابن مسعودؓ سے بروایت صحیحہ مروی ہے اور جن لوگوں نے اس کو قریب قیامت کے واقع ہونے والا کہا ہے۔ ابن مسعودؓ نے ان پر سخت نکیر کی ہے اور سیاق قرائن سے بھی یہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کا وعدہ خاص قریش سے تھا ۱۲ [2] اس کی تشریح ضمیمہ میں دیکھو ۱۲

غارت ہی کر دیجئے۔ اس پر حکم ہوا کہ تمہاری درخواست منظور ہوگئی۔ لیکن ابھی ذرا دیر ہے۔ پس جبکہ سزا کا وقت آیا تو حکم ہوا۔ کہ) اچھا تم میرے بندوں کو لے کر رات کے وقت چل دو (کیونکہ) فرعون کی طرف سے تمہارا تعاقب کیا جائے گا (اور ہم یہ بھی چاہتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور (جب موسیٰ مع اپنی قوم کے دریا سے گزر گئے تو حکم ہوا کہ) سمندر کو (اسی طرح) ٹھہرا ہوا (اور غیر متغیر) چھوڑ دو کیونکہ وہ ایسا لشکر ہیں جس کو ڈبویا جائے گا (چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور سب کو ڈبو دیا گیا۔ چنانچہ) وہ کتنے ہی باغات اور چشمے اور کھیتیاں اور عمدہ جگہیں اور دیگر سامان عیش جس میں وہ مزہ اڑاتے تھے چھوڑ گئے (الغرض) یوں ہی ہوا اور (یہ بھی کہ) ہم نے ان چیزوں کا دوسرے لوگوں کو مالک کر دیا۔ خلاصہ[1] یہ کہ (ان کی موت ایسی ہوئی کہ) نہ ان پر آسمان وزمین[2] روئے اور نہ ان کو مہلت دی گئی (یہ تو قوم فرعون کی بغاوت اور سرکشی کا نتیجہ تھا)۔

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۝ مِنْ فِرْعَوْنَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰي عِلْمٍ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰۗـــؤٌا مُّبِيْنٌ ۝ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ لَيَقُوْلُوْنَ ۝ اِنْ هِىَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ۝ فَاْتُوْا بِاٰبَاۗىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّــعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْــــًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

ترجمہ: اور ہم نے بنی اسرائیل کو سخت ذلت کے عذاب یعنی فرعون (کے ظلم وستم) سے نجات دی واقعی وہ بڑا سرکش (اور) (حد عبودیت) سے نکل جانے والوں میں سے تھا اور (اس کے علاوہ) ہم نے بنی اسرائیل کو اپنے علم کی رو سے (بعض امور میں تمام دنیا جہان والوں پر فوقیت دی اور ہم نے ان کو ایسی نشانیاں دیں جن میں صریح انعام تھا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اخیر حالت بس یہی ہمارا دنیا کا مرنا ہے اور ہم دوبارہ زندہ نہ ہوں گے سوائے مسلمانو اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو زندہ کرا کے) لاموجود کر دو یہ لوگ (قوت وشوکت میں) زیادہ بڑے ہوئے ہیں یا تبع (شاہ یمن) کی قوم اور جو قومیں ان سے پہلے ہو گزری ہیں ہم نے ان کو (بھی) ہلاک کر ڈالا وہ نافرمان تھے اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اس کو اس طور پر نہیں بنایا کہ ہم فعل عبث کرنے والے ہوں (بلکہ) ہم نے ان دونوں کو کسی حکمت ہی سے بنایا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے بے شک فیصلہ کا دن یعنی قیامت کا دن) ان سب کا وقت مقرر ہے جس دن کوئی علاقہ والا کسی علاقے والے کے ذرا کام نہ آوے گا اور نہ ان کی کچھ حمایت کی جاوے گی ہاں مگر جس پر اللہ رحم فرمائے اور اللہ زبردست ہے مہربان ہے۔

---

[1] اشارۃ الی ان للفظ لکنہ ۱۲ [2] یہ ایسا محاورہ ہے جیسے فارسی میں کہتے ہیں خس کم جہاں پاک۔ یا جیسا اردو میں کہتے ہیں مر گئے مردود جن کی فاتحہ نہ درود ۱۲

بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات

تفسیر: اور (بنی اسرائیل کو جو ان کی اطاعت کا ثمرہ حاصل ہوا وہ یہ تھا کہ) ہم نے بنی اسرائیل کو اس ذلیل کرنے والے عذاب سے نجات دی۔ جو کہ فرعون کی جانب سے تھا (کیونکہ) وہ بے اعتدال پیشہ لوگوں میں ایک بڑا شخص تھا۔ (کیونکہ بادشاہ تھا اور اپنی بادشاہی اور بے اعتدالی کی وجہ سے ان کو بہت سخت تکلیف دیا کرتا تھا)۔ اور ہم نے ان کو (اس قابل) جان کر (اس زمانہ کے) تمام لوگوں کے مقابلہ میں ان کو پسند کیا اور ان کو ایسی نشانیاں دیں جن میں (ان کا) کھلا ہوا امتحان تھا (یہ بیان ہے ثمرہ اطاعت۔ پس ان دونوں مضمون سے مشرکین کو سمجھنا چاہیے کہ اگر وہ بغاوت اور سرکشی کریں گے تو ان کو سزا دی جائے گی جیسے فرعونیوں کو دی گئی۔ اور اگر وہ اطاعت کریں گے تو ان کو یوں نعمت دی جائے گی جیسے بنی اسرائیل کو دی گئی۔

مشرکین کا غلط دعویٰ کہ موت کے بعد حیات نہیں

یہ (مشرک) لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ صرف ہماری پہلی (اور دنیاوی) موت ہی ہے اور (اس کے بعد حیات نہیں اس لئے) ہم کو (مرنے کے بعد) زندہ نہ کیا جائے گا سو اگر تم (اپنے اس بیان میں) سچے ہو (کہ موت کے بعد حیات ممکن ہے) تو ہمارے باپ دادا کو (ہمارے پاس) لے آؤ (مگر یہ ان کی ہٹ دھرمی ہے۔ کسی امر کے ممکن ہونے کیلئے یہ ضروری نہیں کہ جس وقت وہ اس کا نمونہ دیکھنا چاہیں تو اس وقت وہ نمونہ ان کو ضرور دکھلا دیا جائے۔ مثلاً اگر وہ یہ کہیں کہ ہم نہیں تسلیم کرتے کہ خدا کسی کو مار سکتا ہے۔ لیکن اگر در حقیقت وہ مار سکتا ہے تو اس وقت فلاں شخص کو مار کے دکھلا دے۔ تو خدا پر لازم نہیں ہے کہ وہ اسی وقت اس کو مار دے۔ پس جب کہ وہ اس قدر ہٹ دھرمی سے کام لے رہے ہیں تو وہ ہم کو بتلا دیں کہ) کیا وہ بڑھ کر ہیں یا تبع حمیری (شاہ یمن) کی قوم اور وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے (جیسے قوم فرعون، عاد و ثمود وغیرہ۔ اس کا جواب یہ ہی ہے کہ قوم تبع وغیرہ ان سے بڑھ کر تھے۔ پس جب کہ واقعہ یہ ہے تو اب ان کو جاننا چاہیے کہ) ہم ان کو ہلاک کر چکے ہیں (کیونکہ) وہ جرائم پیشہ تھے (اور اسی قسم کی ہٹ دھرمیاں کیا کرتے تھے۔ اور جب ہم ان کو ہلاک کر چکے ہیں جو ان سے کہیں بڑھ کر تھے تو ان کی تو ہستی ہی کیا ہے۔ پس ان کو ایسی ہٹ دھرمیوں سے باز آنا چاہیے)۔

زمین و آسمان کی پیدائش

اور (ان کو سمجھنا چاہیے کہ) ہم نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیانی چیزوں کو یوں نہیں پیدا کیا کہ ہم کو صرف کھیل (اور تماشا) مقصود ہو۔ ہم نے ان کو صرف غرض صحیح کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ (اور وہ غرض صحیح اطاعت ہے۔ اور دوسرے اغراض اس کے تابع ہیں۔ اور جبکہ مخلوق کے پیدا کرنے سے اصلی غرض اطاعت ہے تو اس کا نتیجہ جزا و سزا ضروری ہے[1] اور اس کا طریق ہم نے احیاء بعد الموت قرار دیا ہے۔ اس لئے قیامت کا وجود ضروری ہے[2]، یہ تو واقعہ ہے) مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے (اور یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ہم نے ان چیزوں کو محض بے نتیجہ پیدا کیا ہے۔ خیر وہ ایسا سمجھیں)۔

فیصلہ کا دن: عام فیصلہ کا دن (یعنی قیامت) ان (سب کی سزا کا) وقت ہے جس روز کہ ایک دوست دوسرے دوست کے کام نہ آئے

---

[1] یہ ضرورت عادی ہے ۱۲　[2] یہ بھی ضرورت عادی ہے نہ کہ عقلی ۱۲

اور ان کی ذرا مدد نہ کی جائے گی۔ بجز ان کے جن پر (ان کے ایمان اور اطاعت کی وجہ سے) خدا رحم کرے گا۔ اور ان کی ذرا مدد نہ کی جائے گی۔ بجز ان کے جن پر (ان کے ایمان اور اطاعت کی وجہ سے) خدا رحم کرے (کہ وہ ایک دوسرے کے کام بھی آسکتے ہیں اور آپس میں بذریعہ شفاعت کے مدد بھی کر سکتے ہیں۔ اور خدا بھی ان کی مدد کرے گا۔ کیونکہ) وہ بڑا زبردست اور نہایت رحم والا ہے (اس لئے وہ رحم پر قدرت بھی رکھتا ہے اور رحم کرے گا بھی۔ اس روز)

إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ الْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿٤٥﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوهُ
فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ إِنَّكَ
أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾ إِنَّ هَٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ تَمْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾
فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾ يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾ كَذَٰلِكَ
وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا
الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۖ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾ فَضْلًا مِنْ رَبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ
الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ إِنَّهُمْ مُرْتَقِبُونَ ﴿٥٩﴾

ترجمہ: بیشک زقوم کا درخت بڑے مجرم (یعنی کافر) کا کھانا ہوگا جو (کریہہ صورت ہونے میں) تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا (اور) اور وہ پیٹ میں ایسا کھولے گا جیسا تیز گرم پانی کھولتا ہے (اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) اس کو پکڑو پھر گھسیٹتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ تک لے جاؤ پھر اس کے سر کے اوپر تکلیف دینے والا گرم پانی چھوڑ دو لے چکھ تو بڑا معزز مکرم ہے یہ وہی چیز ہے جس میں تم شک کیا کرتے تھے بے شک خدا سے ڈرنے والے امن (چین) کی جگہ میں ہوں گے باغوں میں اور نہروں میں (اور) وہ لباس پہنیں گے باریک اور دبیز ریشم کا آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے (اور) یہ بات اسی طرح ہے اور ہم ان کا گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والیوں سے بیاہ کریں گے (اور) وہ وہاں اطمینان سے ہر قسم کے میوے منگاتے ہوں گے (اور) وہاں بجز اس موت کے جو دنیا میں آ چکی تھی اور موت کا ذائقہ بھی نہ چکھیں گے (یعنی مریں گے نہیں) اور اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ سے بچالے گا یہ سب کچھ آپ کے رب کے فضل سے ہوگا بڑی کامیابی یہی ہے سو ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان (عربی) میں آسان کردیا ہے تاکہ یہ لوگ نصیحت قبول کریں تو (اگر یہ لوگ نہ مانیں تو) آپ منتظر رہیے یہ لوگ بھی منتظر ہیں۔

دوزخی کی غذا اور اس کا انجام

تفسیر: زقوم کا درخت گنہگار شخص کا کھانا ہے جو کہ گلے ہوئے تانبے کی مانند ہے وہ (ان کے) پیٹوں میں یوں جوش کھائے گا جیسے نہایت تیز گرم پانی جوش کھاتا ہے (نیز اس کی بابت حکم ہوگا کہ) اسے پکڑو۔ اور اسے آتش سوزاں کے بیچ میں دھکیلو پھر (اسی پر اکتفا نہ کرو۔ بلکہ) اس کے سر پر تیز گرم پانی کا عذاب ڈالو۔ (اور کہو کہ) لے اب (اس عذاب کا) مزہ چکھ کیونکہ واقعی تو بہت زبردست اور

بڑا معزز ہے۔ (جو کہ اپنی قوت اور عزت کے سبب حق تعالیٰ کی اطاعت کو عار سمجھتا تھا۔ دیکھا بھی اس قوت وعزت کا نتیجہ) یہ وہ ہے جس میں تم لوگ شک کیا کرتے تھے (اب بھی یقین آیا۔ یا اب بھی جھوٹ ہی بتاؤ گے یہ تو نافرمانوں کا حشر ہوگا۔

پرہیزگاروں کا مقام

اور برخلاف اس کے) پرہیزگار ایک مامون جگہ میں ہوں گے (یعنی) باغوں میں اور چشموں میں۔ نیز وہ باریک اور موٹے ریشم کے کپڑے پہنیں گے بحالیکہ وہ (تختوں پر) آمنے سامنے (بیٹھے) ہوں گے۔ یوں بھی ہوگا اور (یہ بھی کہ) ہم ان کی بڑی آنکھوں والی حوروں سے شادی کریں گے نیز وہ اس میں بے خطر ہوکر ہر قسم کے میوے لگائیں گے نیز وہ اس میں موت کا مزہ نہ چکھیں گے۔ بجز پہلی موت کے (مزہ کے جو وہ دنیا میں چکھ چکے ہیں۔ اور حق تعالیٰ ان کو آتش سوزاں کے عذاب سے بچائیگا (اور یہ سب کچھ) آپ کے رب کی مہربانی سے (ہوگا) یہ بہت بڑی کامیابی ہے (لوگوں کو چاہیے کہ وہ اسے ہاتھ سے نہ جانے دیں) سو (چونکہ اس کا حصول موقوف ہے عمل بالقرآن پر۔ اور وہ موقوف ہے اس کے سمجھنے پر اس لئے) ہم نے اسے آپ کی زبان میں آسان رکھا ہے بدیں توقع یہ لوگ (جو کہ ان کے ہمزبان ہیں) نصیحت حاصل کریں (لیکن وہ اس سے بجائے نصیحت حاصل کرنے کے اور بھی زیادہ سرکشی کرتے ہیں) پس آپ (نتیجہ کے) منتظر رہیے (کیونکہ) وہ (حالاًاس کے) منتظر ہیں۔

ضمیمہ تفسیر سورۂ دخان

فائدہ متعلقہ بسورہ دخان

واضح ہو کہ سورۂ دخان میں مذکور ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون اور اس کی قوم سے کہا تھا کہ تم اللہ کے بندوں کو میرے حوالہ کردو اور سورۂ شعراء وغیرہ میں مذکور ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے کہا کہ تم بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ چھوڑ دو۔ اس سے ہمارے زمانہ کے ملاحدہ نے جن کے دماغوں پر یورپ کے تمدن اور اس کی تہذیب اور تعلیم نے تسلط حاصل کر کے ان کی نظروں کو غلط بیں بنادیا اور ان کے ذہنوں کو بدل دیا ہے۔ یورپین آزادی کو ثابت کرنا چاہا ہے۔ اور اس طرح انہوں نے اس سے شاہانہ طرز حکومت کو خلاف اسلام ثابت کرنے کی کوشش ہے۔ اور کہا ہے کہ اسلامی طرز حکومت جمہوریت ہے۔ نیز انہوں نے اس کو موجودہ سیاسی تحریکات کا بھی ماخذ قرار دیا ہے۔ مگر ہم یہ ظاہر کردینا ضروری سمجھتے ہیں کہ یہ سراسر ملاحدہ اور دجالین کی تحریفات ہیں۔ جو کہ ان کو تغییر قانون شرعی اور افتراء علی اللہ کا مجرم اور یحرفون الکلم عن مواضعہ کا مصداق بناتی ہیں۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ یہ واقعات ناقابل انکار ہیں کہ مصر قبطیوں کا ملک تھا۔ اور بنی اسرائیل کو وطن نہ تھا یہ لوگ وہاں یوسف علیہ السلام کے زمانہ سے بحیثیت رعایا کے آباد تھے اور اس لئے وہ یورپین قانون سے بھی حکومت میں حصہ لینے کے مستحق نہ تھے۔ قبطی قوم کافر تھی اور یہ لوگ مسلمان تھے۔ مگر حکومت کے کفر اور ظالمانہ برتاؤ نے ان کے دین کو بھی برباد کردیا تھا اور ان کی دنیا کو بھی تباہ کردیا تھا۔ اس لئے حق تعالیٰ کو منظور ہوا کہ وہ بنی اسرائیل اور قبطیوں کی اصلاح کرے اور اس غرض سے انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی سفارش سے ہارون علیہ السلام کو منصب رسالت عطا فرمایا۔ اور اصلاح کا طریق یہ تجویز فرمایا کہ اول فرعون کی اصلاح کی جائے اس کے بعد رعایا کی اصلاح کی جائے۔ اور حکم ہوا کہ اذھب الی فرعون انه طغی ھدلک الی ان تزکی فقل ھل لک الی ربک

لتخشی۔ لیکن جب کہ فرعون نے اس دعوت کو قبول نہ کیا اور بہت کچھ قصے قضیے ہوئے تو اس سے یہ مطالبہ کیا کہ اگر تم لوگ ہدایت کو قبول نہیں کرتے تو میری قوم کو میرے حوالہ کردو۔ اور انہیں میرے ساتھ چھوڑ دو۔ یعنی مجھے ان کی اصلاح کرنے دو۔ اور اس میں مزاحمت نہ کرو۔ یعنی انہوں نے اس سے مذہبی آزادی کا مطالبہ کیا لیکن جب انہوں نے اس کو بھی نہ مانا۔ اور موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو قتل کرنے کے درپے ہو گئے تو حکم ہوا کہ اب تم اپنی قوم سمیت یہاں سے ہجرت کر جاؤ۔ جب وہ راتوں رات اپنی قوم کو لے کر مصر سے روانہ ہو گئے تو فرعون اس پر بھی راضی نہ ہوا اور ان کا تعاقب کیا۔ اس پر اس کو غرق کر دیا گیا۔ اس تمام واقعہ میں اس کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے یہ مطالبہ کیا ہو کہ تیرا طرز حکومت غلط ہے اور تو اس طرز کو بدل کر اپنے ملک میں قومی اور جمہوری حکومت قائم کر۔ اور حکومت رعایا کو سپرد کر دے بلکہ انہوں نے اس کے شاہانہ طرز حکومت کو جائز قرار دیتے ہوئے اس کے کفر اور اپنے اختیارات کے غلط استعمال کو قابل اعتراض قرار دیا۔ اور اس کو ایمان اور تزکیہ نفس کی دعوت دی جس میں اصلاح عمل بھی داخل اور جبکہ اس نے اس کو نہ مانا تو انہوں نے اس سے اپنے اور اپنی قوم کیلئے مذہبی آزادی کا مطالبہ کیا جب اس نے اس کو بھی منظور نہ کیا تو پھر بجائے اس کے سلطنت کی تخریب کے درپے ہوتے اور اس سے آئینی یا غیر آئینی جنگ کرتے۔ وہاں سے ہجرت کر گئے اگر وہ ان کو مذہبی آزادی دیدیتا اور ان پر ظلم نہ کرتا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کی سلطنت کو اسی طرح تسلیم کر لیتے۔ جس طرح اس سے پہلے حضرت یوسف علیہ السلام شاہ مصر کی حکومت کو تسلیم کر چکے تھے۔ اور اپنے خاندان کو وہاں لا کر آباد کر دیا تھا۔ لیکن اس نے ایسا نہ کیا تو مجبور ہو کر ہجرت پر آمادہ ہو گئے۔ پس ادو ا الی عباد اللہ اور ارسل معنابنی اسراء یل کا یہ مطلب ہے کہ تم ہم کو مذہبی آزادی دیدو۔ اور اگر تم ایمان نہیں لانا چاہتے تو نہ لاؤ۔ مگر ہم کو خدا کی اطاعت سے نہ روکو۔ اور ممکن ہے کہ اس کا یہ مطلب ہو کہ جب تم ہم کو اپنے ملک میں مذہبی آزادی دینا نہیں چاہتے تو تم بنی اسرائیل کو میرے حوالہ کر دو۔ میں ان کو لے کر دوسری جگہ چلا جاؤں گا اور تمہارا ملک تمہارے لئے چھوڑ جاؤں گا لیکن جب وہ اس پر بھی راضی نہ ہوئے تو مجبوراً خفیہ طور پر ہجرت کی۔ بہر حال ادوا الی عباداللہ اور ارسل معنابنی اسراء یل میں موجودہ سیاسیات کی طرف کوئی اشارہ نہیں ہے نہ ان میں قومی حکومت کا مطالبہ ہے نہ شہنشاہی کی مذمت ہے۔ اور نہ کسی بادشاہ کی رعایا بننے سے عار ہے۔ اور نہ اس کو غلامی قرار دیا گیا ہے۔ اور نہ غلامی سے نجات کی جدوجہد ہے۔ جیسا کہ یہ مقلدین یورپ ملحدین ان باتوں کے مدعی ہیں اور قرآن میں تحریف کر کے خدا پر بھی افتراء کرتے ہیں۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بھی نعوذ باللہ منہ افسوس ہے کہ آجکل علماء کے دماغوں میں بھی یہی خیالات سما گئے ہیں۔ اور وہ بھی اپنی حب دنیا یا قلت فہم کی بنا پر ایسی باتوں کو تسلیم کرتے اور ان کو معارف قرآنیہ قرار دیتے ہیں۔ اس موقع پر بھی یہی سمجھ لینا چاہیے کہ ایک موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے فرمایا تھا کہ تلک نعمة تمنها علی ان عبدت بنی اسرائیل۔ سو اس میں بھی اس کی شہنشاہی کی مذمت نہیں ہے کیونکہ اس کی شہنشاہی بنی اسرائیل کے ساتھ مخصوص نہ تھی بلکہ وہ بنی اسرائیل اور قبطیوں دونوں کیلئے یکساں تھی بلکہ اس میں امتیازی برتاؤ کی شکایت ہے جو اس نے بنی اسرائیل کے ساتھ روا رکھا تھا اگر وہ بنی اسرائیل کے ساتھ بھی وہی برتاؤ کرتا جو قبطیوں کے ساتھ کرتا تھا۔ اور ان پر مظالم نہ کرتا تو ان سے کوئی شکایت نہ ہوتی۔ پس اس سے بھی ان لوگوں کو مدعا ثابت نہیں ہوتا خوب سمجھ لو۔ اور گمراہوں اور بددینوں کے قریب میں نہ آؤ اور سمجھ لو کہ تحریف نصوص خدا پر بہتان ہے اور خدا پر بہتان سخت ظلم ہے۔ و من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا۔ لیکن جن لوگوں کو حب دنیا اور یورپ کی روشنی نے اندھا کر دیا ہے وہ نہیں سمجھتے اور خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۷﴾ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۸﴾ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَا اتَّخَذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹﴾ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰﴾ هٰذَا هُدًى وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾

ترجمہ: سورۂ جاثیہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں سینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ حٰم یہ نازل کی ہوئی کتاب ہے اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے آسمانوں اور زمین میں اہل ایمان کے (استدلال سے) لئے بہت سے دلائل ہیں اور (اسی طرح) خود تمہارے اور ان حیوانات کے پیدا کرنے میں جن کو زمین میں پھیلا رکھا ہے دلائل ہیں ان لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں اور (اسی طرح) یکے بعد دیگرے رات اور دن کے آنے جانے میں اور اس (مادہ) رزق میں جس کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اتارا پھر اس (بارش) سے زمین کو تروتازہ کیا اس کے خشک ہونے پیچھے اور (اسی طرح) ہواؤں کے بدلنے میں دلائل میں ان لوگوں کے لئے جو عقل (سلیم) رکھتے ہیں اور یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو صحیح صحیح طور پر ہم آپ کو پڑھ کر سناتے ہیں تو پھر اس کی آیتوں کے بعد اور کون سی بات پر یہ لوگ ایمان لاویں گے بڑی خرابی ہوگی ایسے شخص کے لئے جو جھوٹا ہونا فرمان ہو جو خدا کی آیتوں کو سنتا ہے جب کہ وہ اس کے اوپر پڑھی جاتی ہیں (اور) پھر بھی وہ تکبر کرتا ہوا (اپنے کفر پر) اس طرح اڑا رہتا ہے جیسے اس نے ان کو سنا ہی نہیں سو ایسے شخص کو ایک دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے اور جب وہ ہماری آیتوں میں سے کسی آیت کی خبر پاتا ہے تو اس کی ہنسی اڑاتا ہے ایسے لوگوں کے لئے آخرت میں ذلت کا عذاب ہے ان کے آگے جہنم) آ رہا) ہے اور (اس وقت) نہ تو ان کے وہ چیزیں ذرا کام آویں گی جو دنیا میں کما گئے تھے اور نہ وہ جن کو انہوں نے اللہ کے سوا کارساز (اور معبود) بنا رکھا تھا اور ان کے لئے بڑا عذاب ہوگا یہ قرآن سراسر ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے رب کی (ان) آیتوں کو نہیں مانتے ان کے لئے سختی کا دردناک عذاب ہوگا۔

تفسیر: **قرآن پاک:** اس کتاب کی تنزیل اس خدا کی جانب سے جوکہ نہایت زبردست اور بڑا حکمت والا ہے (پس لوگوں کو چاہیے کہ وہ اس میں شک وشبہ نہ کریں اور اس کے مضامین کو غور سے سن کر اس پر عمل کریں۔

خدا کا عزیز وحکیم ہونا: اب رہی یہ بات کہ خدا عزیز وحکیم ہے جس کا اس مضمون میں دعوی کیا گیا ہے۔ سو اس کا بیان یہ ہے کہ) آسمان وزمین میں (اس دعوی پر) ان لوگوں کیلئے بہت سے دلائل ہیں۔ جو مانیں اور جو نہ مانیں ان کا کچھ علاج نہیں) اور (اسی طرح) خود تمہاری (پیدائش میں) اور جو چلنے والے زمین اور آسمان میں وہ پھیلاتا ہے (جیسے فرشتے، جن، جانور) ان کی پیدائش میں بھی ان لوگوں کیلئے جو یقین کریں بہت سے دلائل ہیں اور رات دن کے آنے جانے (میں) اور جو روزی اللہ نے آسمان سے اتاری جس پر اس نے اس کے ذریعہ سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ (یعنی اس کی جس کے بعد ہرا بھرا) کیا (اس میں) اور ہواؤں کو گردش دینے (میں ان سب) میں بھی ان لوگوں کیلئے جو سمجھیں بہت سے دلائل ہیں (کیونکہ یہ تمام چیزیں ایسے افعال اور حکمتوں پر مشتمل ہیں جو نہایت بلند آواز سے ان کے صانع کی قوت اور حکمت پر گواہی دیتی ہیں۔ اے رسول) یہ خدا کے (بیان کئے ہوئے) دلائل ہیں جن کو ہم آپ کے سامنے صحیح پڑھ رہے ہیں (اور جن میں غلطی کا شبہ بھی نہیں ہوسکتا) پس (جب کہ یہ مشرکین ان کو بھی مانتے تو) وہ خدا اور ان کے دلائل کے بعد کس بات کو مانیں گے اور وہ کونسی بات ہے (جو ان سے بڑھ کر ہو)۔

آیات قرآنی سے انحراف کا انجام

بڑی خرابی ہے ہر ایسے نہایت جھوٹے اور سخت گنہگار کیلئے جو خدا کی آیتوں کو اپنے سامنے پڑھے جاتے سنتا ہو۔ پھر بھی وہ (ان کے ماننے سے) تکبر کرتے ہوئے (اپنے باطل پر) یوں جما ہو گویا کہ اس نے انہیں سنا ہی نہیں۔ پس آپ ایسے شخص کو سخت تکلیف دہ عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے اور (جس کی[1] یہ حالت ہو کہ) جب اسے ہماری آیات میں سے کسی آیت کا علم ہو تو اس کو مذاق بنالے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے سخت ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا چنانچہ ان کے سامنے جہنم ہے (اور وہ اس میں عنقریب داخل ہوں گے) اور نہ ان کے وہ (مال) کچھ کام آئے گا جو انہوں نے کمایا ہے اور نہ وہ معبود جن کو انہوں نے خدا کے سوا سرپرست بنا رکھا ہے۔ اور ان کو نہایت سخت عذاب ہوگا۔ یہ ہدایت ہے (ان لوگوں کیلئے پس ان لوگوں کو چاہیے کہ اب بھی مان لیں) اور جو لوگ (اب بھی خدا کی آیات کا انکار کریں۔ ان کیلئے ایک سخت مصیبت کا نہایت تکلیف دہ عذاب ہوگا۔ (اے لوگو! تم خدا اور اصرار علی الباطل کو چھوڑ دو اور خدا کا مانو۔ دیکھو)۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ لِیَجْزِیَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا ؗ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾

---

[1] اشارة الی ان قوله واذا علم معطوف علی قوله یسمع وقوله فبشره الخ اعتراض ۱۲

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَـيْــــًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾ ھٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَاۗءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾

ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے دریا کو مسخر بنایا تا کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تا کہ تم اس کی روزی تلاش کرو اور تا کہ تم شکر کرو اور (اسی طرح) جتنی چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جتنی چیزیں زمین میں ہیں ان سب کو اپنی طرف سے مسخر بنا دیا بے شک ان باتوں میں ان لوگوں کے لئے دلائل ہیں جو غور کرتے ہیں آپ ایمان والوں سے فرما دیجئے کہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو خدا کے معاملات کا یقین نہیں رکھتے تا کہ اللہ تعالیٰ ایک قوم کو (یعنی مسلمانوں کو) ان کے عمل کا صلہ دے جو شخص نیک کام کرتا ہے سو اپنے ذاتی نفع کے لئے اور جو شخص برا کام کرتا ہے اسکا وبال اسی پر پڑتا ہے پھر تم کو اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر جانا ہے اور ہم نے بنی اسرائیل کو (کتاب آسمانی) اور حکمت (یعنی علم احکام) اور نبوت دی تھی اور ہم نے ان کو نفیس نفیس چیزیں کھانے کو دی تھیں اور ہم نے ان کو دنیا جہان والوں پر فوقیت دی تھی اور ہم نے ان کو دین کے بارہ میں کھلی کھلی دلیلیں دیں سو انہوں نے علم ہی کے آنے کے بعد باہم اختلاف کیا بوجہ آپس کی ضداضدی کے آپ کا رب ان کے آپس میں قیامت کے روز ان امور میں (عملی) فیصلہ کرے گا جن میں یہ باہم اختلاف کیا کرتے تھے پھر ہم نے آپ کو دین کے ایک خاص طریقہ پر کر دیا سو آپ اسی طریقہ پر چلے جایئے اور ان جہلاء کی خواہشوں پر نہ چلئے یہ لوگ خدا کے مقابلہ میں آپ کے ذرا کام نہیں آسکتے اور ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں اور اللہ دوست ہے اہل تقویٰ کا یہ قرآن عام لوگوں کے لئے دانشمندیوں کا سبب اور ہدایت کا ذریعہ ہے اور یقین (یعنی ایمان) لانے والوں کیلئے بڑی رحمت کا (سبب) ہے اور یہ لوگ جو برے برے کام کرتے ہیں کیا یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کے برابر رکھیں گے جنہوں نے ایمان اور عمل صالح اختیار کیا کہ ان سب کا جینا اور مرنا یکساں ہو جاوے یہ برا حکم لگاتے ہیں۔

خدا کی نعمتیں انسانوں پر

تفسیر: خدا وہ ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کر دیا۔ تا کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تا کہ تم (ان

سوار ہو کر جاؤ اور) اس کا فضل (رزق) تلاش کرو۔ اور بدیں توقع کہ تم شکر کرو اور (کچھ سمندر ہی کی تخصیص نہیں بلکہ) اس نے ان چیزوں کو جو آسمان میں ہیں اور ان چیزوں کو جو زمین میں ہیں سب کو اپنی طرف سے تمہارے کام میں لگا دیا۔ اس میں ان لوگوں کیلئے جو سوچیں بہت سے دلائل ہیں۔ جن سے حق تعالیٰ کا کمال انعام، کمال علم، کمال قدرت، کمال حکمت، کمال صفت اور اس کا توحد وتفرد وغیرہ۔ اور معلوم ہوتے ہیں۔ پس تم ان میں غور کرو۔ اور اپنے خیالات واوہام باطلہ سے توبہ کر کے خدا کو مانو۔ یہاں تک روئے سخن مشرکین کی طرف تھا)۔

مومنوں کو نصیحت عفو ودرگذر: اور (اے رسول اب آپ سے کہا جاتا ہے کہ) آپ مسلمانوں سے کہہ دیجئے کہ (یہ مشرکین جو ایسی باتیں کرتے ہیں جن سے تمہارے اندر جوش پیدا ہوتا ہے۔ جیسے خدا ورسول اور کتاب اللہ ودین الٰہی کی توہین وغیرہ۔ تو چونکہ ابھی ان میں توت نہیں ہے اس لئے) وہ ان لوگوں کو معاف کریں جو خدا کے (عذاب کے) دنوں کے (اس لئے) امید نہیں رکھتے (کہ وہ اس کے منکر ہیں) تا کہ خدا کچھ لوگوں کو (جو کہ کفر پر باقی رہیں) ان کاموں کا بدلہ دے جو وہ کرتے رہے ہیں (کیونکہ) جو کوئی اچھا کام کرے تو اپنے لئے (کرتا ہے اور اس میں کسی دوسرے کا فائدہ نہیں) اور جو برا کام کرے تو اپنی ذمہ داری پر (کرتا ہے۔ اور اس میں کسی دوسرے کا نقصان نہیں۔ پھر تمہیں خواہ مخواہ جوش کی کیا ضرورت ہے۔ ہاں جس وقت تم کو ایسا کرنے کا حکم ہو۔ تو وہ دوسری بات ہے) پھر تم اپنے رب ہی کی طرف واپس کئے جاؤ گے (اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ ملے گا۔ اس لئے بھی تمہیں خواہ مخواہ جوش کی ضرورت نہیں۔ پس تم کو چاہیے کہ جو کچھ وہ کریں انہیں کرنے دو۔ اور تم ان سے تعرض نہ کرو۔ تاوقتیکہ تم کو ان سے تعرض کا حکم نہ دیا جائے۔ خیر یہاں تک تو مشرکین کے متعلق گفتگو تھی جس سے تم کو ان کے مسلک کی غلطی معلوم ہوگئی)۔

حالات بنی اسرائیل:

اور (اس کے بعد تم سے بنی اسرائیل کی حالت بیان کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ) ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت دی اور ہم نے انہیں عمدہ چیزیں کھانے کو دیں اور ہم نے ان کے زمانہ کے تمام لوگوں پر ان کو فضیلت دی۔ اور ہم نے ان کو دین کی کھلی کھلی باتیں دیں (جن میں اختلاف کی گنجائش نہیں تھی) پس انہوں نے محض آپس کی عداوت سے اور ان کے پاس علم صحیح کے آنے کے بعد اختلاف کیا (چنانچہ) آپ کا رب ان امور میں جن میں وہ اختلاف رکھتے تھے قیامت کے دن (عملی) فیصلہ کریگا (اس سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب کا مسلک بھی صحیح نہیں ہے)۔

صحیح راستہ:

پھر بنی اسرائیل کے بعد ہم نے آپ کو دین کی ایک راہ پر قائم کیا (اس لئے آپ صحیح رستہ پر ہیں) پس (جبکہ یہ ثابت ہوا کہ مشرکین بھی غلطی پر ہیں اور اہل کتاب بھی اور آپ صحیح رستہ پر ہیں تو) آپ اسی کی پیروی کیجئے اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے جو علم صحیح نہیں رکھتے (جیسے مشرکین واہل کتاب۔ کیونکہ) وہ (تم کو) خدا سے (بچانے میں) تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے اور (اس کے علاوہ تمہارا ان سے کوئی تعلق بھی نہیں۔ کیونکہ) ظالم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ (نہ کہ تمہارے) اور (تم متقی ہو اس لئے تمہارا دوست خدا ہے۔ کیونکہ) خدا متقین کا دوست ہے (اس لئے تم کو خدا کی بات ماننی چاہیے نہ کہ ان کی) یہ بصیرتیں ہیں لوگوں کیلئے اور ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو یقین لائیں (پس لوگوں کو چاہیے کہ وہ اس پر یقین لا کر بصیرت اور ہدایت اور رحمت حاصل کریں۔

برائیاں کرنے والے: ہاں کیا وہ لوگ جو برائیاں کماتے ہیں۔ یہ سمجھے ہیں کہ ہم انہیں یوں ان لوگوں کے پابند کر دیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ ان کی زندگی اور موت یکساں ہوگی (بیشک وہ یہی سمجھتے ہیں کیونکہ وہ جزا وسزا کے منکر ہیں اور اس کا حاصل یہی ہے کہ نہ ہمارے فعل پر جزا وسزا ہوگی۔ نہ مومنین کے فعل پر۔ پس[1] ہم مومنین کے مثل ہوئے اور ان سے کم نہ رہے۔ پھر ہمیں کیا ضرور ہے کہ ہم ایمان لائیں اور اچھے کام کریں۔ لیکن ان کا یہ خیال غلط ہے اور نہایت برا ہے وہ فیصلہ جو وہ کرتے ہیں)۔

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوْا مَا هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حکمت کے ساتھ پیدا کیا اور تاکہ ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جاوے اور ان پر ذرا ظلم نہ کیا جاوے سو کیا آپ نے اس شخص کی حالت بھی دیکھی جس نے اپنا خدا اپنی خواہش نفسانی کو بنا رکھا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کو باوجود سمجھ بوجھ کے گمراہ کر دیا ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے سو ایسے شخص کو بعد خدا کے (گمراہ کر دینے کے) کون ہدایت کرے کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے اور (بعثت کے منکر) یوں کہتے ہیں کہ بجز ہماری اس دنیوی حیت کے اور کوئی حیات نہیں ہے ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہم کو صرف زمانہ (کی گردش) سے موت آجاتی ہے اور ان لوگوں کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں محض اٹکل سے ہانک رہے ہیں اور جس وقت (اس بارہ میں) ان کے سامنے ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کا (اس پر) بجز اس کے اور کوئی جواب نہیں ہوتا کہ کہتے ہیں کہ ہمارے باپ دادوں کو (زندہ کر کے) سامنے لے آؤ اگر تم سچے ہو آپ یوں کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تم کو زندہ رکھتا ہے پھر (جب چاہے گا) تم کو موت دے گا پھر قیامت کے دن جس (کے وقوع) میں ذرا شک نہیں تم کو جمع کرے گا لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

تفسیر: اعمال بد کا بدلہ: اور (حقیقت یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین کو غرض صحیح کے ساتھ اور اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ

---

[1] اس تقریر سے معلوم ہوا گیا کہ یہاں جو کافروں کو مؤمنین سے تشبیہ دی گئی اس کا مقصود اور ہے۔ جہاں مؤمنین کو کافروں سے تشبیہ دی جاتی ہے اُس کا مقصود اور ہے اور یہ مثال اس مثال سے کی ہے۔ ۱۲

ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے (چنانچہ ایسا ہی ہوگا) اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا (پس ثابت ہوا کہ ان کا یہ خیال محض باطل ہے)۔

خواہشات کو معبود بنانے والے

پس دیکھا آپ نے اس کو جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور جس کو خدا نے (اس کی نفسانیت اور ھوا پرستی کو) جان کر گمراہ کیا ہے اور جس کے کانوں پر اور دل پر اس نے (اس کے سوء اختیار کی وجہ سے) مہر کردی ہے۔ اور جس کی آنکھوں پر پردہ ہے (کہ وہ حق تعالیٰ کے مقابلہ میں کس قدر ہٹ دھرمی سے کام لیتا ہے چنانچہ وہ ایمان اور کفر کو بے نتیجہ خلق السموت والارض کو محض لغو قرار دیتا ہے۔ اور خدا کی ہدایت کو بھی قبول نہیں کرتا) سو (جب خدا کی باتوں نے بھی اسے ہدایت نہ کی تو) خدا کے بعد وہ کون ہے جو اسے ہدایت کرے (اور جس کی ہدایت کو وہ قبول کرے کوئی نہیں پس اس کی ہدایت کی اب کوئی صورت نہیں) پس (جبکہ یہ معلوم ہوا کہ جو خدا کی ہدایت کو قبول نہ کرے اس کی ہدایت کی کوئی صورت نہیں تو) کیا تم نصیحت قبول نہیں کرتے (اور خدا کی ہدایت کو روکنے سے باز نہیں آتے سخت بری بات ہے۔

کافروں کی بکواس: اور یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ زندگی صرف دنیوی زندگی ہی ہے (اور اس کے سوا کوئی زندگی نہیں ہے۔ کیونکہ خدا کو ہماری موت وحیات سے کوئی تعلق نہیں) ہم (صرف زمانہ کے اثر سے) مرتے جیتے رہتے ہیں اور ہمیں صرف زمانہ مارتا ہے حالانکہ انکو اس کا کوئی صحیح علم نہیں (جو کسی حجت پر مبنی ہو بلکہ) وہ محض ایک خیال (باطل) پکار رہے ہیں اور جس وقت ہماری آیتیں (جو کہ احیاء موتی سے متعلق ہیں) انکے سامنے ایسی حالت میں پڑھی جاتی ہیں کہ وہ (اس مطلب میں) نہایت صاف ہوتی ہیں تو ان کی حجت صرف یہ ہوتی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو زندہ کرکے (ہمارے پاس) لے آؤ۔ آپ (ان سے) کہیئے کہ (نادانو! زمانہ کیا چیز ہے اور اس میں احیاء وامانت کی کیا قابلیت ہے) اللہ تم کو زندہ کرتا ہے۔ اس کے بعد تمہیں مارتا ہے اس کے بعد (جس طرح اس نے تم کو پہلی مرتبہ زندہ کیا تھا یوں ہی تم کو دوبارہ زندہ کرکے) تم کو قیامت کے دن ملا دیگا۔ اس میں کوئی شک نہیں مگر بہت سے لوگ جانتے نہیں (اور خواہ مخواہ انکار کرتے ہیں۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ۚ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۚ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۟ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

ترجمہ: اور اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمانوں (اور زمین میں) اور جس روز قیامت قائم ہوگی اس روز اہل باطل خسارہ میں پڑیں گے اور (اس روز) آپ ہر فرقہ کو دیکھیں گے کہ (مارے خوف کے) زانو کے بل گر پڑیں گے ہر فرقہ اپنے نامہ اعمال (کے حساب) کی طرف بلایا جاوے گا آج تم کو تمہارے کئے کا بدلہ ملے گا (اور کہا جاوے گا کہ) یہ (نامہ اعمال) ہمارا دفتر ہے جو تمہارے مقابلہ میں ٹھیک ٹھیک بول رہا ہے اور ہم (دنیا میں) تمہارے اعمال کو (فرشتوں سے) لکھواتے جاتے تھے سو جو لوگ ایمان لائے تھے اور انہوں نے اچھے کام کئے تھے (ان کو) ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا اور یہ صریح کامیابی ہے اور جو لوگ کافر تھے (ان سے کہا جاوے گا) کیا میری آیتیں تم کو پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں سو تم نے (ان کو قبول کرنے سے) تکبر کیا تھا اور تم (اس وجہ سے) بڑے مجرم تھے اور جب (تم سے) کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ حق ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں ہے تو تم کہا کرتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے محض ایک خیال سا تو ہم کو بھی ہوتا ہے اور ہم کو یقین نہیں اور (اس وقت) ان کو اپنے تمام برے اعمال ظاہر ہو جاویں گے اور جس (عذاب) کے ساتھ وہ استہزاء کیا کرتے تھے وہ ان کو آگھیرے گا اور (ان سے) کہا جاوے گا کہ آج ہم تم کو بھلائے دیتے ہیں جیسا تم نے اپنے اس دن کے آنے کو بھلا رکھا تھا اور (آج) تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے اور کوئی تمہارا مددگار نہیں یہ سزا اس وجہ سے ہے کہ تم نے خدائے تعالیٰ کی آیتوں کی ہنسی اڑائی تھی اور تم کو دنیوی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا سو آج نہ تو یہ لوگ دوزخ سے نکالے جاویں گے اور نہ ان سے (خدا کی خفگی کا تدارک چاہا جاوے گا سو تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو پروردگار ہے آسمانوں کا اور پروردگار ہے زمین کا پروردگار تمام عالم کا اور اسی کو بڑائی ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔

قیامت میں دفتر حساب کتاب کی اہمیت

تفسیر: اور خدا ہی کیلئے ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی (اس لئے جو کچھ ان میں ہوتا ہے وہ اسکے تصرف سے ہوتا ہے۔ زمانہ کیا چیز ہے۔ اور اس لئے اس کو قیامت کے قائم کرنے پر پوری قدرت ہے) اور جس روز قیامت قائم ہوگی اس روز سراسر گھاٹے میں رہیں گے (کیونکہ انہوں نے اپنے زعم کی بنا پر اس کے لئے کوئی تیاری نہ کی ہوگی۔ اور محاسبہ کے وقت ان کے پاس کچھ بھی نہ نکلے گا بجز برائیوں کے اور اس لئے ان کو سزائے ابدی بھگتنی ہوگی۔ اور (اے مخاطب کائنا من کان) تو (اس روز) ہر گروہ کو گھٹنوں کے بل بیٹھا دیکھے گا اب ہر گروہ کو اس کے نامہ اعمال کی طرف بلایا جائیگا (تا کہ وہ اس کو پڑھ کر اپنے اعمال کے متعلق جوابدہی کرے۔ اور جب وہ آجائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ) آج تم کو ان کاموں کا بدلہ دیا جائیگا جو تم کیا کرتے تھے۔ دیکھو یہ ہمارا نوشتہ ہے جو تمہارے متعلق بالکل صحیح بات بتلا رہا ہے (کیونکہ) ہم وہ تمام کام لکھوا رہے تھے جو تم کرتے تھے اب (جبکہ محاسبہ ختم ہو چکے گا۔

ہر ایک کو اعمال کا بدلہ

تو) جو لوگ ایمان لائے تھے اور اچھے کام کئے تھے ان کو ان کا پروردگار اپنی رحمت میں داخل کریگا۔ یہ کھلی کامیابی ہے (مومنین کی) اور جنھوں نے کفر پر اصرار کیا تھا (ان سے کہا جائے گا) تو کیا میری آیتیں تمہارے سامنے نہ پڑھی جاتی تھی۔ جس پر تم نے تکبر کیا۔ اور تم جرائم پیشہ لوگ تھے اس لئے ہر قسم کے جرم کرتے تھے۔

قیامت کا دن

اور جس وقت کہا جاتا کہ خدا کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں (وہ ضرور آئے گی) تو تم کہتے کہ ہم نہیں جانتے کیا چیز ہے قیامت۔ ہاں محض ایک خیال ضرور ہوتا ہے کہ (شاید کچھ ہو) اور ہمیں اس کا یقین نہیں (الغرض ان سے کہا جائیگا جس پر وہ لاجواب ہوں گے) اور ان کیلئے ان کے اعمال کے نتائج بد ظاہر ہو چکے ہوں گے۔ اور ان کو اس عذاب نے آگھیرا ہوگا جس کا وہ تمسخر کیا کرتے تھے اور ان سے کہہ دیا جائے گا کہ آج ہم تمہیں بھول گئے جیسا کہ تم ہمارے اس دن کے ملنے کو بھولے ہوئے تھے اور (اس لئے) تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے اور آج تمہارا کوئی مددگار نہیں (جو تمہیں اس بلا سے چھڑالیں یہ اس وجہ سے کہ تم نے ہماری آیتوں کو مذاق بنایا اور تم دنیوی زندگی کے فریب میں آگئے (اور آخرت کو بالکل بھول گئے) پس آج نہ ان کو اس سے نکالا جائے گا اور نہ ان سے اس کی خواہش کی جائے گی کہ وہ خدا کو راضی کرلیں الحاصل حمد خدا ہی کیلئے ہے جو کہ آسمانوں کا پروردگار اور زمین کا پروردگار غرض تمام جہان کا پروردگار ہے۔ اور اسی کیلئے بڑائی ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور وہ ہی نہایت زبردست اور نہایت حکمت والا ہے (اور جو لوگ دوسروں کے لئے ان اوراوصاف کو صراحۃً یا دلالۃً ثابت کریں وہ غلطی پر ہیں۔ جیسے مشرکین وامثالہم۔

الحمدللہ تفسیر پارہ ۲۵ تمام شد

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَاۗىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَاۗءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۭ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

ترجمہ: سورۂ احقاف مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں پینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ حم یہ کتاب اللہ زبردست حکمت والے کی طرف سے بھیجی گئی ہے ہم نے آسمان وزمین اور ان چیزوں کو جو ان کے درمیان میں ہیں حکمت کے ساتھ ایک میعاد معین (تک) کے لئے پیدا کیا ہے اور جو لوگ کافر ہیں ان کو جس چیز سے ڈرایا جاتا ہے اور وہ اس سے بے رخی کرتے ہیں آپ کہیے کہ یہ تو بتاؤ جن چیزوں کی تم خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو مجھ کو یہ دکھلاؤ کہ انہوں نے کونسی زمین پیدا کی ہے یا ان کا آسمان) کے پیدا کرنے) میں کچھ ساجھا ہے میرے پاس کوئی (صحیح) کتاب لاؤ جو اس (قرآن) سے پہلے کی ہو یا اگر وہ کتاب نہ ہو تو کوئی اور (معتبر) مضمون منقول لاؤ اگر تم سچے ہو اور اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو خدا کو چھوڑ کر ایسے معبود کو پکارے جو

قیامت تک بھی اس کا کہنا نہ کرے اور ان کو ان کے پکارنے تک کی بھی خبر نہ ہو اور پھر جب (قیامت) میں سب آدمی جمع کیے جاویں تو وہ (معبود) ان کے دشمن ہو جاویں اور ان کی عبادت ہی کا انکار کر بیٹھیں اور جب ہماری کھلی کھلی آیتیں ان لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو یہ منکر لوگ اس سچی بات کی نسبت جبکہ وہ ان تک پہنچتی ہے یوں کہتے ہیں کہ یہ صریح جادو ہے کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اس کو اپنی طرف سے بنالیا ہے آپ کہہ دیجئے کہ اگر میں نے اس کو اپنی طرف سے بنایا ہوگا تو پھر تم لوگ مجھ کو خدا سے ذرا بھی نہیں بچا سکتے وہ خوب جانتا ہے تم قرآن میں جو جو باتیں بنا رہے ہو میرے اور تمہارے درمیان میں وہ کافی گواہ ہے اور وہ بڑی مغفرت والا رحمت والا ہے آپ کہہ دیجئے کوئی میں انوکھا رسول تو ہوں نہیں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور (نہ یہ معلوم کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا) میں تو صرف اسی کا اتباع کرتا ہوں جو میری طرف وحی کے ذریعہ آتا ہے اور میں تو صرف صاف صاف ڈرانے والا ہوں آپ کہہ دیجئے کہ تم مجھ کو یہ بتاؤ کہ اگر یہ قرآن منجانب اللہ ہو اور تم اس کے منکر ہو اور بنی اسرائیل میں سے کوئی گواہ اس جیسی کتاب پر گواہی دے کر ایمان لے آوے اور تم تکبر ہی میں رہو بے شک اللہ تعالیٰ بے انصاف لوگوں کو ہدایت نہیں کیا کرتا۔

تفسیر: قرآن کا نزول: اس کتاب کی تنزیل خدائے زبردست اور حکمت والے کی جانب سے ہے (اور لوگوں کا یہ خیال محض غلط ہے کہ وہ تراشیدہ ہے)۔

زمین و آسمان مدت معین تک کیلئے ہیں

نیز (یہ بھی ایک واقعہ ہے کہ) ہم نے آسمان و زمین کو ایک غرض صحیح اور معیاد معین کے ساتھ پیدا کیا ہے (اور اس لئے قیامت کا وقوع ضروری ہے اور باوجود اس کے) جو کافر ہیں وہ ان چیزوں سے جن سے ان کو ڈرایا گیا روگردان ہیں (اور انہیں قبول نہیں کرتے۔ مثلاً قیامت کا وقوع اس میں کفار کو سزا وغیرہ۔ اور اپنے باطل مذہب بت پرستی کو حق سمجھ کر اس پر جمے ہوئے ہیں۔

غیر اللہ کے متعلق سوال: اے رسول) آپ (ان سے) کہئے کہ دیکھا بھی جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو (کیا انہوں نے کچھ پیدا کیا ہے اگر ایسا ہے تو) تم مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین کی کیا چیز پیدا کی ہے یا ان کیلئے آسمانوں میں شرکت ہے (اگر ایسا ہے تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا پہلوں سے کوئی نقل جو علم طریقین) سے ناشی ہو لاؤ۔ اگر تم سچے ہو (لیکن نہ ان کے پاس کوئی کتاب ہے، نہ نقل صحیح۔ اس لئے وہ محض گمراہی میں مبتلا ہیں)۔

غیر اللہ کے پرستار کی گمراہی

اور اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو خدا کے سوا ایسے معبودوں کو پکارے جو اس کی درخواست قیامت تک منظور نہیں کر سکتے اور جنہیں ان کی پکار کی خبر بھی نہیں۔ اور جن کی یہ حالت ہے کہ جب لوگ (قیامت میں حساب کتاب کیلئے) جمع کیے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن اور ان کی عبادت کے منکر ہوں گے اور کہیں گے ماکانوا ایانا یعبدون . بل کانوا یعبدون الجن. خیر یہ تو گمراہی بنی)۔

کفار کی بکواس قرآن کے متعلق

اور (اس سے بڑھ کر یہ کہ) جب ہماری آیتیں انکے سامنے ایسی حالت میں پڑھی جاتی ہیں کہ وہ بالکل واضح ہیں (اور ان میں شک وشبہ کی گنجائش

نہیں) تو یہ کافر اس بالکل صحیح بات کی نسبت جب کہ وہ انکے پاس آئی (اور اس لئے اس کا ماننا ان پر لازم تھا) یہ کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔

بکواس کا جواب

اچھا کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس (قرآن) کو اس نے خود گھڑ لیا ہے (ہاں وہ ضرور کہتے ہیں) اچھا آپ ان سے کہئے کہ اگر میں نے اسے تراشا ہے تو (خدا آپ مجھے سزا دے لے گا۔ اور میں تم سے نہیں کہوں گا کہ تم مجھے بچالو۔ کیونکہ) تم خدا سے (بچانے کے متعلق) میرے لئے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتے (دیکھو) وہ خوب جانتا ہے جو باتیں تم کرتے ہو (اس لئے وہ تم کو ان باتوں پر سزا دے گا۔ میں اپنے بیان کی سچائی کیلئے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا کہ) میرے اور تمہارے درمیان خدا کافی گواہ ہے (اور وہ میری سچائی کی گواہی دیتا ہے۔ اس لئے میں سچا ہوں اور تم کو یہ حق نہیں کہ یہ کہو کہ ہم اس کو خدا کی گواہی نہیں مانتے۔ اس لئے وہ ہم پر حجت نہیں۔ کیونکہ کسی دلیل کا حجت ہونا خود اس کی صحت پر موقوف ہے اور خصم کے تسلیم پر موقوف نہیں۔ ورنہ ہر مجرم ہر گواہ کی نسبت کہہ سکتا ہے کہ مجھے اس کی سچائی تسلیم نہیں۔ اس لئے اس کی گواہی مجھ پر حجت نہیں۔ پس جب کہ خدا کی گواہی ناقابل انکار طریقہ سے ثابت ہے اور تمہارا انکار محض ہٹ دھرمی ہے تو وہ تم پر حجت ہے۔ اس کے علاوہ اسی جگہ شہادت خدا کو حجت واقعہ ہونے کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے۔ جس سے رفع الزام افتراء مقصود ہے نہ کہ الزام خصم۔ پس یہ حجت ہو سکتی ہے کیونکہ دفع کیلئے صرف منع بھی کافی ہے) اور وہ بہت بڑا بخشنے والا اور بہت بڑا رحم کرنے والا ہے (اس لئے تم کو یہ شبہ نہ ہونا چاہیے کہ اگر ہم غلطی پر ہوتے تو ہمیں کیوں نہ سزا دیتا۔ کیونکہ اس کا منشا اتمام حجت کیلئے چند روز تک اس گناہ کو نظر انداز کر دینا۔ اور اسی ذریعہ سے تم پر حجت تمام کرنا ہے نیز چونکہ وہ غفور رحیم ہے اس لئے اگر تم اس سے معافی چاہو تو وہ تم پر رحم کر کے معاف بھی کر دے گا۔ پس تم کو چاہیے کہ اس سے معافی چاہو) آپ (ان منکرین سے) کہئے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور آپ کا پیام کوئی نئی چیز نہیں

(آخر تمہارے اس قدر شدید انکار کی کیا ضرورت ہے) میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں (بلکہ مجھ سے پہلے اور رسول بھی ہو چکے ہیں جو وہی کہتے تھے جو میں کہتا ہوں) اور مجھے معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور نہ (یہ کہ) تمہارے ساتھ (کیا کیا جائے گا اس لئے میں اپنی طرف سے عذاب وثواب کی خبریں نہیں دے سکتا۔ بلکہ) میں صرف اس کا اتباع کرتا ہوں۔ جو میری طرف وحی کیا جائے (اور اس لئے جو مجھے حکم ہوتا ہے اس کی تعمیل کرتا ہوں) اور میں صرف کھلا ڈرانے والا ہوں (اس لئے تمہیں عذاب کی خبریں دیتا ہوں)۔

قرآن کی حقانیت اور منکرین کی حماقت وسرکشی

آپ ان سے یہ بھی کہئے کہ دیکھو اگر وہ (قرآن جس کو تم تراشیدہ بتاتے ہو درحقیقت) خدا کی طرف سے ہے (جیسا کہ واقعہ ہے) اور تم اسے نہ مانو (تو پھر کیا ہوگا۔ کیا تمہیں سزا نہ دی جائے گی۔ ضرور دی جائے گی۔ پس تم عناد سے کام نہ لو۔ اور خالی الذہن ہو کر اس میں غور کرو) اور (اگر) بنی اسرائیل کا ایک اقرار کرنے والا ایسی کتاب کا اقرار کرے جس پر وہ (اسے) مان لے (جو کہ لزوماً شہادت ہے۔ اس قرآن کے کتاب اللہ ہونے کی بھی۔ اور تم (اس کتاب کے ماننے سے) تکبر کرو (تو کیا یہ تمہاری ہٹ دھرمی نہ ہوگی۔ اور تم بنی اسرائیل سے بھی گئے گزرے نہ ہوگے ضرور ہوگے۔ پس تم کو شرم کرنی چاہیے اور بنی اسرائیل سے اس باب میں کم نہ رہنا چاہیے بالخصوص

جب کہ تم یہ کہہ بھی چکے تھے کہ اگر ہمیں کتاب دی جاتی تو ہم ان سے زیادہ راہ پر ہوتے۔ گو یہ باتیں بہت صاف ہیں۔ مگر وہ انہیں بھی نہ مانیں گے۔ کیونکہ وہ سراسر ظلم پر کمربستہ ہیں۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ حق تعالیٰ ظلم پر کمربستہ لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءً ۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

ترجمہ: اور یہ کافر ایمان والوں کی نسبت یوں کہتے ہیں کہ اگر یہ قرآن کوئی اچھی چیز ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے سبقت نہ کر سکتے تھے اور جب ان لوگوں کو قرآن سے ہدایت نصیب نہ ہوئی تو یہ کہیں گے کہ یہ قدیمی جھوٹ (مضمون) ہے اور اس (قرآن) سے پہلے موسیٰ کی کتاب ہے جو رہنما اور رحمت تھی اور یہ ایک کتاب ہے جو اس (کی پیشینگوئی) کو سچا کرتی ہے عربی زبان میں ہے ظالموں کے ڈرانے کے لئے اور نیک لوگوں کو بشارت دینے کے لئے جن لوگوں نے (سچے دل سے) کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر مستقیم رہے سو ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے یہ لوگ اہل جنت ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے بعوض ان (نیک) کاموں کے جو کہ وہ کیا کرتے تھے۔

کافروں کی لن ترانیاں بسلسلہ قرآن

تفسیر: اور ان کافروں نے مومنین کی نسبت کہا کہ اگر وہ (قرآن) کوئی اچھی چیز ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے آگے نہ جا سکتے۔ اور جب کہ انہوں نے (اس کو نکما سمجھ کر چھوڑ دیا اور) اس سے ہدایت حاصل نہ کی تو وہ یہ بھی ضرور کہیں گے کہ یہ ایک پرانا جھوٹ ہے۔

غور و فکر کی ضرورت اور حقانیت قرآن کا ثبوت

حالانکہ (یہ بالکل جھوٹ نہیں بلکہ) اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب (اس باب میں) امام اور رحمت ہونے کی حالت میں موجود ہے اور یہ ایک ایسی کتاب ہے جو کہ (موسیٰ کی کتاب کے طرز پر چلنے والی اور اس طرح اس کی) تصدیق کرنے والی ہے۔ (اور) ایسی حالت میں موجود ہے کہ وہ عربی زبان ہے (برخلاف کتاب موسیٰ کے کہ اس کی زبان یہ نہ تھی اور عربی زبان اس لئے ہے) تا کہ ان ظالموں کو خطرہ سے آگاہ کرے (جن کی زبان عربی ہے اور وہ دوسری زبان کو نہیں سمجھتے) اور وہ خوشخبری ہے اچھے کام کرنے والوں کیلئے (حاصل یہ ہے کہ موسیٰ کی کتاب میں اور اس کتاب میں صرف زبان کا اختلاف ہے اور مضامین ایک دوسرے کے موافق ہیں۔ اور کتاب موسیٰ اپنے تقدم زمانی کی وجہ سے اس کی امام ہے اور یہ اس کی روش پر چلنے والی۔ پھر اس کو تراشیدہ اور بے اصل کیوں کہا جاتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ وہ موسیٰ کی کتاب کو کب مانتے ہیں وہ اس کو بھی جھوٹ کہتے ہیں پھر اس سے ان پر حجت کب قائم ہو سکتی ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ دلیل کی حجت کسی کے ماننے یا نہ ماننے پر

موقوف نہیں۔ بلکہ خود اس کے مقدمات کا صحیح ہونا کافی ہے۔ اور اس کے مقدمات صحیح ہیں۔ لہٰذا یہ دلیل صحیح ہے خواہ کوئی مانے یا نہ مانے۔ اب رہی یہ بات کہ دلیل کیونکر صحیح ہے سو اس کی وجہ یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپس میں کمیٹی نہیں کی تھی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ کی کتاب کا مطالعہ نہ کیا تھا۔ آپ نے اس کو من اولہ الیٰ آخر کسی سے سنا نہ تھا کہ آپ کو اس کے مضامین پر اطلاع ہوتی۔ پھر بنی اسرائیل جو کہ فریق ثالث تھی موسیٰ کی کتاب کو کتاب الٰہی اور منزل من اللہ مانتے تھے۔ جو کہ قرآن کی مثل تھی۔ اور اس لئے اس کا کلام الٰہی ماننا مستلزم تھا۔ اس کے کلام الٰہی ماننے کو۔ اور اس لئے اہل کتاب کی شہادت بھی اس کے کلام الٰہی ہونے کے متعلق موجود تھی۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ اس شہادت کو چھپاتے تھے۔ پس جب کہ یہ واقعات موجود تھے تو اس دلیل کی صحت میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔ اور جبکہ یہ دلیل صحیح تھی تو ان پر حجت تھی تو ان کا نہ ماننا سراسر ہٹ دھرمی تھا) اور یہ بشارت ہے اچھے کام کرنے والوں کیلئے۔

مومنین صالحین کا اطمینان

(کیونکہ) جن لوگوں نے یہ کہا کہ ہمارا رب اللہ (اور کوئی نہیں۔ اور اس لئے ہم صرف اسی کی پرستش کرتے ہیں) پھر وہ سیدھے رہے (اور اعتقاداً و عملاً اس کے خلاف نہیں کیا) تو ان پر نہ کسی قسم کا خطرہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور یہ لوگ یوں جنتی ہیں کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے بدلے میں ان کاموں کے جو وہ کیا کرتے تھے (یہ خلاصہ ہے اس بشارت کا)۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِىْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِىْۤ اَنْعَمْتَ عَلَىَّ وَعَلٰى وَالِدَىَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِىْ فِىْ ذُرِّيَّتِىْ ۚ اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِىْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِىْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِىْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَاۤ اَتَعِدٰنِنِىْۤ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِىْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِىْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِىْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ

تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿٢٠﴾

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے (اس کی ماں نے) بڑی مشقت کے ساتھ پیٹ میں رکھا اور بڑی مشقت کے ساتھ اس کو جنا اور اس کو پیٹ میں رکھنا اور اس کا دودھ چھوڑانا اکثر تیس مہینے میں پورا ہوتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اپنی جوانی کو (یعنی بالغ کو) پہنچ جاتا ہے اور (پھر بلوغ کے بعد) چالیس برس کو پہنچتا ہے (تو جو نیک بخت ہوتا ہے) وہ کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار مجھ کو اس پر مداومت دیجئے کہ میں آپ کی ان نعمتوں کا شکر کیا کروں جو آپ نے مجھ کو اور میرے باپ کو عطا فرمائی ہیں اور میں نیک کام کیا کروں جس سے آپ خوش ہوں اور میری اولاد میں بھی میرے لئے صلاحیت پیدا کر دیجئے میں آپ کی جناب میں توبہ کرتا ہوں اور میں فرمانبردار ہوں یہ وہ لوگ ہیں کہ ہم ان کے نیک کاموں کا قبول کریں گے اور ان کے گناہوں سے درگزر کریں گے اس طور پر کہ یہ اہل جنت میں سے ہوں گے (یہ سب) اس وعدہ صادقہ کی وجہ سے (ہوا) جس کا ان سے (دنیا میں) وعدہ کیا جاتا تھا اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تف ہے تم پر کیا تم مجھ کو یہ وعدہ یعنی خبر دیتے ہو کہ میں (قیامت میں دوبارہ زندہ ہو کر) قبر سے نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی امتیں گزر گئیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کر رہے ہیں کہ ارے تیرا ناس ہو ایمان لا بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو (وہ اس پر بھی) یہ کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں اگلوں سے منقول چلی آ رہی ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے حق میں بھی ان لوگوں کے ساتھ اللہ کا قول (یعنی وعدہ عذاب) پورا ہو کر رہا جو ان سے پہلے جن اور انسان (کافر) ہو گزرے ہیں بے شک یہ (سب خسارہ میں رہے اور ہر ایک (فریق) کے لئے ان کے (مختلف) اعمال کی وجہ سے الگ الگ درجے ملیں گے اور تا کہ اللہ تعالیٰ سب کو ان کے اعمال (کی جزا) پوری کر دے اور ان پر (کسی طرح کا) ظلم نہ ہوگا اور جس روز کفار آگ کے سامنے لائے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا) کہ تم اپنی لذت کی چیزیں اپنی دنیوی زندگی میں حاصل کر چکے اور ان کو خوب برت چکے (کہ ہم کو بھی بھول گئے) سو آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی اس وجہ سے کہ تم دنیا میں ناحق تکبر کیا کرتے تھے اور اس وجہ سے کہ تم نافرمانیاں کیا کرتے تھے۔

ماں باپ کی ساتھ احسان کی تاکید اور اس کی وجہ

تفسیر: اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت کی (کیونکہ باپ کا جو اس پر احسان ہے وہ تو محتاج بیان نہیں کیونکہ وہ خود اس کے وجود ہی کا ذریعہ ہے۔ رہی ماں سو اس کے احسان کا بیان یہ ہے کہ) اس کی ماں نے اسے تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور تکلیف سے جنا (اس کے بعد دودھ پلا کر پالا) اور اس کے پیٹ میں رکھنے اور دودھ پلانے کی مجموعی مدت تیس مہینے (یعنی ڈھائی برس ہے۔ جس میں مدت حمل چھ مہینے ہے۔ جو کہ کم از کم ہے اور مدت رضاع دو سال ہے[1] جو زیادہ سے زیادہ ہے اس لئے گویا ڈھائی

[1] اقول فی هذا التفسير اشارة الى ان قوله ثلثون شهراً مدة لمجموع الحمل والفصال لالكل واحد منهما كماظنه فقهاءنا حيث جعلوا مدة الرضاع عندابی حنيفة ثلثين شهراثم احتجوا له بهذه الآية لان نسبة هذا القول الى ابی حنيفة من خطائهم فی فهم مذهب . والتحقيق انه لاخلاف بين ابی حنيفة و اصحابه فی ان مدة جواز الرضاع هی الحولان لقوله تعالى والوالدات يرضعن اولادهن حولين كاملين لمن ارادان يتم الرضاعة. وقوله عليه السلام لارضاع بعدالحولين. وان الخلاف فی انه لوارتضع صبی بعد الحولين فهل تثبت الحرمة (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

برس بیچاری نے مصیبت بھری یہ کم سے کم مقدار ہے۔ ورنہ مائیں اس سے بہت زیادہ تکلیف اٹھاتی ہیں۔ چنانچہ دودھ چھڑانے کے بعد بھی ان کو دوسری قسم کی تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ پس اس ہدایت کے متعلق دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جس نے اس پر عمل کیا)۔

سن رشد کو پہنچ کر احساس ودعا

یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری قوتوں کو پہنچا (اور تمام قویٰ اس کے کامل ہوگئے) اور وہ چالیس برس کا ہوگیا (اور طبیعت میں اعتدال اور متانت وسنجیدگی پیدا ہوگئی) تو اس نے کہا کہ اے میرے پروردگار تو میرے دل میں ڈال کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں۔ جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور یہ بھی کہ میں نیک کام کروں جس کو تو پسند کرتا ہے اور میرے لئے میری اولاد میں بھی اصلاح پیدا کر۔ میں آپ کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔ اور میں آپ کے فرماں برداروں میں سے ہوں۔ یہ لوگ تو وہ ہیں جن کی طرف سے ہم ان کے اچھے کام جو انہوں نے کئے ہیں قبول کریں گے اور ان کی برائیوں سے درگزر کریں گے۔ بحالیکہ وہ اہل جنت میں شامل ہوں گے (یہ دخول جنت) خدا کا سچا وعدہ ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

ماں باپ کے ساتھ ردوقدح کرنے والے

اور (دوسرا وہ ہے) جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تف ہے تم پر کیا تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ میں (مر کر قبر سے) نکالا جاؤں گا۔ حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سے قرن گزر گئے (اور اب تک ایسا نہیں ہوا) اور وہ فریاد کرتے ہیں کہ تیرا برا ہو خدا کے لئے ایمان لے آ۔ خدا کا وعدہ بالکل سچا ہے۔ اس پر وہ کہتا ہے کہ یہ صرف پہلے لوگوں کی بے اصل باتیں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر جنوں اور انسانوں کے ان گروہوں کے سلسلہ میں جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں خدا کے (عذاب کی) بات ٹھیک ہوئی ہے یعنی یہ کہ یہ سب سراسر گھاٹے میں ہیں اور ہر جماعت کیلئے ان کے اعمال کے مختلف مراتب ہیں۔ اور (اس لئے ان کو سزائیں بھی مختلف دی جائیں گی) تا کہ وہ ان کو ان کے اعمال پورے پورے

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) بهذا الرضاع ام لا. فقال ابويوسف ومحمد لاوقال ابوحنيفة وزفر نعم ثم قال زفر تثبت هذه الحرمة الى ثلثة اعوام وقال ابوحنيفة لابل الى حولين ونصف. وحجة ابى يوسف ومحمد ان هذا الرضاع وقع بعد مدة فلايكون محرما. وقال ابوحنيفة وزفر ان مناط الحرمة ليس هو وقوع الرضاع فى مدة بل مناطه هوالجزئية. ولاشک ان الصبى لماكان متعودًا بتحصيل الغذاء من اللبن فى الحولين لا تتغير عادته هذه بمجرد انقضاء الحولين فلا بدله من زمان زائد على الحولين لتتبدل هذه العادة. فقد رزفر هذه الزيادة بالحول لانه حسن للتحول من حال الى حال وقدرها ابوحنيفة بستة اشهرلان هذه المدة كافية لتغير الغذاء وتحول العادة. هذا هو تحقيق الخلاف فيما بينهم على وجهه ولكن فقهاء نالمالم يتفطنوا له قرروا الخلاف بينهم فى مدة جواز الرضاع ونسبوا الى الامام ماهوبرى منه وهوان مدة جواز الرضاع عنده هوثلثون شهراثم لمالم يقفوا على ماخذ هذاالقول تمسكواله بقوله تعالى وحمله وفصاله ثلثون شهراوقالوا ان قوله ثلثون شهرا مدة لكل واحدمن الحمل والفصال لالمجموعهما فلماورد عليهم ان هذا مخالف لمذهبكم لانكم لاتقولون ان مدة الحمل ثلثون شهرا تمحلوا لدفعه بانه قام فيها المنقص وهوقول عائشة فى مدة الحمل فنقصناه ولم يقم فى مدة الفصال فالقيناه على حاله ولا يخفى وهنه وركاكته لانه لماثبت كون مدة الحمل ثلثين شهرامن كتاب الله وجب دفع قول عائشة بكتاب الله لاان ينقص مدة كتاب الله بقول عائشة ثم قول عائشة الولد لايبقى فى بطن امه اكثر من سنتين ولوبفلكة مغزل ان كان منقصا لمدة الحمل فقوله تعالى والوالدات يرضعن اولادهن حولين كاملين لمن ارادان يتم الرضاعة وقوله عليه السلام لارضاع بعدالحولين ينبغى ان يكون منقصالمدة الفصال فلايكون لقوله ثلثون شهرامعنى وحمل قوله تعالى والوالدات الخ وقوله عليه السلام لارضاع الخ على الاستحقاق صرف للكلام عن الظاهر من غير ضرورة لانه لادليل على كون ثلثين شهرا مدة لكل واحدمن الحمل والفصال وانما التجا داليه لتصحيح مانسبوه الى ابى حنيفة ولادليل عندهم على هذه النسبة فيكون بناء الفاسدعلى الفاسد والظاهر ان ثلثين شهرامدة لمجموع الحمل والفصال ويويده قوله والوالدات يرضعن وقوله لارضاع بعدالحولين وكلام ابى حنيفة ليس نصافى خلافه. فوجب القول بظاهر النصوص وبان اباحنيفة لا يخالفه بل يقول بمقتضاه وانما خلافه فى امرلايدفعه النصوص كماعلمناک ۱۲

۲ فلماخطاء المفسرون فى جعل لفظ الجلالة مفعولا لقوله يستغيثان خطاء فاحشابل هومنصوب بفعل القسم المقدر فى الكلام ومعناه ننشدک الله آمن وقوله ويلک اعتراض قال فى الرضى اذاحذف حرف القسم الاصلى اى الباء فان لم يدل عنها فالمختار النصب لفعل القسم ۱۲

دیدے۔ اوران پرذرا ظلم نہ کیا جایئگا (کہ ان کے اعمال سے زائد ان کو سزا دی جائے)۔

کافر کا انجام: اور جس روز کافروں کو آگ پر پیش کیا جائے گا (اس روز ان سے کہا جائے گا کہ) تم اپنے مزہ کی چیزیں دنیوی زندگی میں لیجا چکے (اور ان سے بہرہ اندوز ہو چکے) ہو۔ لہٰذا آج تم کو اس امر کا کہ تم زمین میں ناحق بڑے بنتے اور اس کا کہ تم نافرمانی کیا کرتے تھے ذلت کا عذاب بدلہ دیا جائے گا۔

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۲۱﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾

ترجمہ: اور آپ قوم عاد کے بھائی (یعنی ہود) کا (ان سے) ذکر کیجئے جب کہ انہوں نے اپنی قوم کو ڈرایا جو کہ ایسے مقام پر رہتے تھے کہ وہاں ریگ کے مستطیل خمدار تودے تھے اس پر ڈرایا کہ تم خدا کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور ان سے پہلے اور ان سے پیچھے بہت ڈرانے والے (پیغمبر اب تک) گزر چکے ہیں مجھ کو تم پر ایک بڑے (سخت) دن کے عذاب کا اندیشہ ہے وہ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس ارادہ سے آئے جو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دو سو ہم پھرنے والے نہیں اگر تم سچے ہو تو جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کرتے ہو اس کو ہم پر واقع کر دو انہوں نے فرمایا کہ پورا علم تو خدا ہی کو ہے (کہ عذاب کب تک آوے گا) اور مجھ کو تو جو پیغام دے کر بھیجا گیا تھا میں تم کو وہ پہنچا دیتا ہوں لیکن میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نری جہالت کی باتیں کرتے ہو سو ان لوگوں نے جب اس بادل کو اپنی وادیوں کے مقابل آتا دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ تو بادل ہے جو ہم پر برسے گا نہیں نہیں بلکہ یہ وہی ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے (کہ عذاب لاؤ اس میں) ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے وہ ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے ہلاک کر دے گی چنانچہ وہ (ایسے) تباہ) ہو گئے کہ بجز ان کے مکانات کے اور کچھ نہ دکھلائی دیتا تھا ہم مجرموں کو یوں ہی سزا دیا کرتے تھے اور ہم

نے ان لوگوں کو ان باتوں میں قدرت دی تھی کہ تم کو ان باتوں میں قدرت نہیں دی اور ہم نے ان کو کان اور آنکھ اور دل (سبھی کچھ) دیے تھے سو چونکہ وہ لوگ آیات الٰہیہ کا انکار کرتے تھے اس لئے (جب عذاب آیا) تو نہ ان کے کان ان کے ذرا کام آئے اور نہ ان کی آنکھیں اور نہ ان کے دل اور جس (عذاب) کی وہ ہنسی کیا کرتے تھے اسی نے ان کو آ گھیرا۔

قوم ہود کی یاد سے سبق

تفسیر: اور آپ عاد کے ہم قوم (ہود) کو یاد کیجئے (اور دیکھئے کہ ان کی قوم نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا اور ان کو اس کا کیا بدلہ ملا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ) جس وقت انہوں نے اپنی قوم کو احقاف[1] میں ڈرایا اور ان سے آگے اور پیچھے اور بھی (اسی مضمون کے ساتھ) ڈرانے والے ہوئے ہیں (اور اس لئے ان کا یہ ڈرانا کوئی نئی بات بھی نہ تھا جس سے وحشت ہو کہ تم) کسی کی پرستش نہ کرو بجز خدا کے (کیونکہ) میں تم پر ایک بڑے (ہیبت ناک) دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں تو انہوں نے کہا کہ کیا آپ اس لئے آئے ہیں کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دیں اچھا آپ وہ (عذاب) لے آیئے جس کا آپ ہم سے وعدہ کرتے ہیں اگر آپ سچے ہیں (اس کے جواب میں) انہوں نے کہا کہ (اس کا) علم (کہ وہ کب آئے گا) خدا کے پاس ہے۔ اور میں تو تمہیں وہ پیغام سمجھا تا ہوں جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے۔ (اور اس میں وقت کی کوئی تفصیل نہیں۔ لیکن میں تم کو جانتا ہوں کہ تم ایسے لوگ ہو کہ نادانی کی باتیں کرتے ہو (کیونکہ تم خدا کی باتوں کا بلاوجہ انکار کرتے ہو۔ الغرض انہوں نے اپنے نبی کی بات نہ مانی اور انجام کار ان پر عذاب آیا)۔

عذاب کی آمد اور انجام: پس جب کہ انہوں نے اس کو اپنے وادیوں کا رخ کئے دیکھا تو کہا کہ یہ ایک ایسا ابر ہے جو ہم پر مینہ برسائیگا (لیکن اے نادانو! یہ تمہارا غلط خیال ہے یہ مینہ نہ برسائے گا) بلکہ یہ وہ ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے۔ یہ وہ ہوا ہے جس میں سخت تکلیف دہ عذاب ہے۔ جو کہ ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے تباہ و برباد کردے گی۔ پس وہ ہوا آئی اور اس نے ان کو ہلاک کر دیا۔ اب) وہ ایسے ہو گئے کہ بجز ان کے مکانات کے اور کچھ نہ دکھائی دیتا تھا (دیکھو) یوں بدلہ دیتے ہیں ہم جرائم پیشہ لوگوں کو۔

خدا کی دی ہوئی نعمتوں کی ناقدری کا نتیجہ

اور ہم نے ان کو ان امور میں قوت دی تھی جن میں ہم نے تم کو قوت نہیں دی۔ اور ہم نے ان کیلئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے تھے۔ سو نہ ان کے کان کچھ کام آئے نہ آنکھیں اور نہ دل۔ جب کہ وہ خدا کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور انہیں اس عذاب نے آگھیرا جس کا وہ تمسخر کیا کرتے تھے۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ
الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا
يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا
اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ

[1] احقاف کے اصلی معنی ریت کے تودوں کے ہیں۔ سو ممکن ہے کہ یہ لوگ ریگستان کے رہنے والے ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی خاص جگہ کا نام ہو اس کی پوری تحقیق نہیں ۱۲

مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّحْيِۦ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓي اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَي النَّارِ ۭ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

ترجمہ: اور ہم نے تمہارے آس پاس کی اور بستیاں بھی (شرک وکفر کے سبب) غارت کی ہیں اور ہم نے بار بار اپنی نشانیاں (ان کو) بتلادی تھیں تا کہ وہ شرک (وکفر سے) باز آ جائیں سو خدا کے سوا جن جن چیزوں کو انہوں نے خدا تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کو اپنا معبود بنا رکھا ہے انہوں نے ان کی مدد کیوں نہ کی بلکہ وہ سب ان سے غائب ہو گئے اور وہ محض ان کی تراشی ہوئی اور گھڑی ہوئی بات ہے اور جب کہ ہم جنات کی ایک جماعت کو آپ کی طرف لے آئے جو (یہاں پہنچ کر) قرآن سننے لگے تھے غرض جب وہ لوگ قرآن کے پاس آ پہنچے کہنے لگے کہ خاموش رہو پھر جب قرآن پڑھا جا چکا تو وہ لوگ اپنی قوم کے پاس (اس کی) خبر پہنچانے کے واسطے واپس گئے کہنے لگے کہ اے بھائیو ہم ایک (عجیب) کتاب سن کر آئے ہیں جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے (اور دین) حق اور راہ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے اے بھائیو اللہ کی طرف بلانے والے کا کہنا مانو اور اس پر ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو عذاب دردناک سے محفوظ رکھے گا اور جو شخص اللہ کی طرف بلانے والے کا کہنا نہ مانے گا تو وہ زمین (کے کسی حصہ) میں (بھاگ کر خدا) کو ہرا نہیں سکتا اور خدا کے سوا کوئی اس کا حامی ہی نہ ہوگا (اور) ایسے لوگ صریح گمراہی میں (مبتلا) ہیں کیا ان لوگوں نے یہ نہ جانا کہ جس خدا نے آسمان و زمین کو جو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے میں ذرا نہیں تھکا وہ اس پر (بدرجہ اولیٰ) قدرت رکھتا ہے کہ مردوں کو (قیامت میں) زندہ کر دے اور وہ اس پر قادر کیوں نہ ہو بے شک وہ (تو) ہر چیز پر قادر ہے اور جس روز وہ کافر لوگ دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے (اور ان سے پوچھا جائے گا کہ) کیا یہ دوزخ امر واقعی نہیں ہے وہ کہیں گے کہ ہم کو اپنے پروردگار کی قسم ضرور امر واقعی ہے ارشاد ہوگا (اچھا) تو

اپنے کفر کے بدلے میں اس (دوزخ) کا عذاب چکھو تو آپ (ویسا ہی) صبر کیجئے جیسے اور ہمت والے پیغمبروں نے صبر کیا تھا اور ان لوگوں کے لئے (انتقام الٰہی کی) جلدی نہ کیجئے اور جس روز یہ لوگ اس چیز کو دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے (یعنی عذاب) تو گویا یہ لوگ (دنیا میں) دن بھر میں ایک گھڑی رہے ہیں یہ (خدا کی طرف) سے پہنچا دینا ہے (جس سے حجت تمام ہوگئی) سو (اس کے بعد) وہی برباد ہوں گے جو نافرمانی کریں گے۔

تفسیر: ہلاکت اور فقدان تدبر: اور ہم نے خود تمہارے اردگرد کی بستیوں کو بھی ہلاک کیا۔ اور ہم نے ان کو بھی طرح طرح سمجھایا۔ بدیں توقع کہ وہ (اپنے کفر سے) پلٹ جائیں (لیکن وہ نہ پلٹے۔ اور اس کا خمیازہ بھگتا) پس جن کو انہوں نے خدا کے سوا تقرب کے لئے معبود بنا رکھا تھا انہوں نے ان کی کیوں نہ مدد کی بلکہ (اس وقت) وہ ان سے غائب ہوگئے (اس سے ثابت ہوا کہ وہ درحقیقت معبود نہیں) اور یہ ان کا سراسر جھوٹ اور وہ شے ہے جس کو وہ اپنی طرف تراشا کرتے تھے۔

جنات کا قرآن سے اثر پذیر ہونا

اور جب کہ ہم نے آپ کی طرف جنوں کے کچھ افراد کو ایسی حالت میں متوجہ کیا کہ وہ قرآن کو سنتے تھے تو (انہوں نے ان مشرکین کی طرح اس سے اظہار نفرت نہیں کیا بلکہ) جب وہ وہاں پہنچے تو انہوں نے آپس میں کہا کہ خاموش رہو (چنانچہ سب خاموش رہے اور بڑی توجہ سے اس کو سنا) اب جب کہ وہ ختم ہوا تو وہ اپنی قوم کی طرف ایسی حالت میں واپس ہوئے کہ وہ ان کو ڈراتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ بھائیو! آج ہم نے وہ کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد یوں نازل کی گئی ہے کہ وہ اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے بحالیکہ وہ حق اور سیدھے رستہ کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ بھائیو! تم خدا کے بلانے والے کی دعوت کو قبول کرو اور اس پر ایمان لاؤ۔ وہ تمہارے گناہ بخشے گا۔ اور تم کو تکلیف دہ عذاب سے پناہ دے گا۔ اور جو کوئی[1] خدا کے بلانے والے کی دعوت کو منظور نہ کرے تو (اس کو معلوم ہو کہ) وہ زمین بھر میں (کہیں جا کر) خدا کو (اپنے اوپر قابو پانے سے) عاجز کرنے والا نہیں (بلکہ وہ جہاں کہیں بھی ہوگا خدا اسے وہیں سے پکڑ بلائے گا) اور اس کیلئے اس کے سوا کوئی (ایسے) سرپرست نہیں (جو اس وقت اس کی حمایت کریں) بلاشبہ وہ لوگ (جو خدا کے بلانے والے کی بات نہیں مانتے اور خدا کو عاجز خیال کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ خدا ان کو اپنے پاس نہیں بلا سکتا۔ اور اس لئے وہ احیاء موتی کے منکر ہیں) لیکن غلطی میں ہیں۔

خدا کی قدرت سے مردے زندہ ہوں گے

اور کیا انہوں نے یہ نہیں سمجھا کہ وہ خدا جس نے آسمانوں وزمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے ذرا نہیں تھکا۔ وہ اس پر بھی قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کردے (بیشک انہوں نے نہیں سمجھا اور یہ ان کی سخت غلطی ہے وہ) کیوں (قادر) نہیں (ضرور قادر ہے کیونکہ) وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

کافروں کا اقرار: اور جس روز یہ منکر (بعث) آگ پر لائے جائیں گے (اس روز ان سے پوچھا جائے گا کہ کیوں) کیا یہ واقعی نہیں (اس کے جواب میں وہ کہیں گے کہ واقعی) کیوں نہ ہوتی۔ ہمارے پروردگار کی قسم (یہ بالکل واقعی ہے اس کے جواب میں) حق تعالیٰ فرمائیں گے کہ (جب یہ واقعی ہے اور تم نے اپنے جرم کا اقرار کرلیا) پس تم عذاب کا مزہ چکھو۔ بایں وجہ کہ تم (اس کا) انکار کیا کرتے تھے اور ہماری باتوں

---

[1] یہ ممکن ہے کہ جنوں کا مقولہ ہو اور ممکن ہے یہاں سے حق تعالیٰ کا مضمون شروع ہوا ہو۔ واللہ اعلم ۱۲

کو جھٹلایا کرتے تھے (الحاصل ان کو ان کی تکذیب پر ضرور عذاب دیا جائے گا) پس آپ بھی یوں ہی صبر کریں جیسے دوسرے باہمت رسولوں نے
صبر کیا اور ان کیلئے (عذاب کی) جلدی نہ مچایئے۔ جس روز وہ اس (عذاب) کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے (اس روز انہیں ایسا معلوم ہوگا کہ)
گویا وہ (دنیا میں) صرف دن کی ایک گھڑی بھر ٹھہرے ہیں۔ یہ تبلیغ ہے ان کو پس (اگر وہ مانیں تو ان ہی کا فائدہ ہے۔ اور اگر نہ مانیں تو ان ہی
کا نقصان ہے کیونکہ جب عذاب آئے گا تو) کیا نافرمان لوگوں کے سوا کوئی اور ہلاک کیا جائے گا (ہرگز نہیں بلکہ وہی ہلاک کئے جائیں گے)۔

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝١ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ
بَالَهُمْ ۝٢ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ
رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝٣ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۭ
حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ
اَوْزَارَهَا ڔ ذٰلِكَ ۭ وَلَوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ
قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝٤ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝٥ وَيُدْخِلُهُمُ
الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝٦ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝٧
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝٨ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ
اَعْمَالَهُمْ ۝٩ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ دَمَّرَ اللّٰهُ
عَلَيْهِمْ ۡ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝١٠ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ
لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝١١ ع

ترجمہ: سورۂ محمدؐ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں اٹھتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ جو لوگ کافر ہوئے اور اللہ کے راستہ سے روکا
خدا نے ان کے عمل کالعدم کر دیے اور (برخلاف اس کے) جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے وہ اس
سب پر ایمان لائے جو محمدؐ پر نازل کیا گیا ہے اور وہ ان کے رب کے پاس سے (آیا ہوا) امر واقعی (بھی) ہے اللہ تعالیٰ

ان کے گناہ ان پر سے اتار دے گا اور (دونوں جہان میں) ان کی حالت درست رکھے گا یہ اسی وجہ سے کہ کافر تو غلط رستہ پر چلے اور اہل ایمان صحیح رستہ پر چلے جو ان کے رب کی طرف سے (آیا) ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح لوگوں کے (نفع و ہدایت کے) لئے ان کے حالات بیان فرماتا ہے سو تمہارا جب کفار سے مقابلہ ہو جائے تو ان کی گردنیں مارو یہاں تک کہ جب تم ان کی خوب خونریزی کر چکو تو خوب مضبوط باندھ لو پھر اس کے بعد یا تو بلا معاوضہ چھوڑ دینا اور یا معاوضہ لے کر چھوڑ دینا جب تک کہ لڑنے والے (دشمن) اپنے ہتھیار نہ رکھ دیں یہ حکم (جہاد کا جو مذکور ہوا) بجالانا اور اگر اللہ چاہتا تو ان سے (خود ہی) انتقام لے لیتا لیکن (تم کو جہاد کا حکم اس لیے دیا) تا کہ تم میں ایک کا دوسرے کے ذریعہ سے امتحان کرے اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں اللہ ان کے اعمال کو ہرگز ضائع نہ کرے گا اللہ تعالیٰ ان کو (منزل) مقصود تک پہنچا دے گا اور ان کی حالت درست رکھے گا اور ان کو جنت میں داخل کرے گا جس کی ان کو پہچان کرا دے گا اے ایمان والو اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور اسی طرح تمہارے قدم جماوے گا اور جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے تباہی ہے اور آخرت میں ان کے اعمال کو خدا تعالیٰ کالعدم کر دے گا یہ اس سبب سے ہوا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے احکام کو ناپسند کیا سو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو (پہلے ہی سے) اکارت کر دیا کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں اور انہوں نے دیکھا نہیں کہ جو (کافر) لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا انجام کیسا ہوا کہ خدا تعالیٰ نے ان پر کیسی تباہی ڈالی اور ان کافروں کے لئے بھی اسی قسم کے معاملات ہونے کو ہیں یہ اس سبب سے ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا کارساز ہے اور کافروں کا کوئی کارساز نہیں۔

مومن و کافر میں باہمی امتیاز

تفسیر: (واضح ہو کہ) جن لوگوں نے خود کفر کا ارتکاب کیا۔ اور (دوسروں کو) خدا کی راہ سے روکا خدا نے ان کے تمام (اچھے) اعمال کھو دیئے (اور اسی لئے ان کو ان کا کوئی بہتر نتیجہ نہیں مل سکتا) اور (برخلاف اس کے) جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور اس (کتاب) کو مانا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔ بحالیکہ وہ بالکل صحیح (اور) ان کے رب کی جانب سے ہے تو وہ ان کی برائیاں دور کرے گا اور ان کی حالت درست کرے گا۔ یہ اس لئے کہ جنہوں نے کفر کا ارتکاب کیا (انہوں نے غلط بات کی پیروی کی (جو کہ ایک جرم شدید اور موجب حبط اعمال ہے) اور جو ایمان لائے انہوں نے اس کی پیروی کی جو بالکل صحیح اور ان کے رب کی جانب سے ہے (جس میں اثر ہے تکفیر سیئات اور اصلاح حال کا۔ دیکھو) یوں حق تعالیٰ لوگوں کے لئے ان کے حالات واقعی بیان کرتے ہیں (تا کہ وہ اپنے نفع نقصان کو سمجھیں اور نفع کی بات اختیار کریں نقصان کی بات سے بچیں)۔

کافروں پر ان کے اعمال کی وجہ سے "بزن" کا حکم

پس (جب کہ کافر غلط بات کے پیرو ہیں اور دوسروں کو بھی اسی راہ پر لانا چاہتے ہیں اور خدا کے قانون کو عالم میں جاری نہیں ہونے دیتے اور اس طرح دنیا میں شر پھیلاتے اور امن عالم کو خطرہ میں ڈالتے ہیں تو) جس وقت تمہارا ان سے مقابلہ ہو تو ان کی گردنیں مارو (اور کچھ نہ کرو)

یہاں تک کہ جب تم ان میں خونریزی کر چکو (اور تمہارا سکہ بیٹھ جائے) تو اب تم کو اجازت ہے[1] کہ ان کو مضبوط باندھو (اور قید کر لو) اب بعد قید کرنے کے خواہ تم (ان پر) احسان کرو (اور بلا معاوضہ چھوڑ دو) خواہ ان سے معاوضہ لے کر چھوڑ دو (تم کو دونوں اختیار ہیں۔ پس تم جیسی مصلحت دیکھو ویسا کرو۔) تا آنکہ (کفار تمہاری اطاعت قبول کر لیں یا تم سے مصالحت کر لیں اور) جنگ کا خاتمہ ہو جائے۔ یہ (ضرور کرنا)۔

مسلمانوں کو قتل کافر کی ترغیب اور اس کی وجہ

اور اگر خدا چاہتا تو خود بدلہ لیتا (اسے تم سے کہنے کی ضرورت نہ تھی) مگر (تم سے اس لئے کہا) تا کہ تم میں سے ایک کو دوسرے کے ذریعے آزمائے (کیونکہ اس سے معلوم ہو جائے گا کہ تم ایمان میں کس قدر پکے ہو۔ اور وہ کفر میں کس قدر پکے ہیں۔ اور اس کے بعد دونوں کو ان کے ایمان و کفر کے مراتب کے موافق جزا و سزا دی جائے گی)۔

مومنوں کے نیک اعمال

(اور تم کو بتلایا جاتا ہے کہ) جو لوگ خدا کی راہ میں مارے جائیں گے سو (گو ان کی جان جائے گی مگر) حق تعالیٰ ان کے (نیک) اعمال نہ ضائع کریں گے (چنانچہ ان کو ان کی جانبازی کا یہ نتیجہ ملے گا کہ) حق تعالیٰ انہیں ان کے مطلوب (یعنی اپنی خوشنودی) تک پہنچائیں گے۔ اور ان کی حالت درست کریں گے۔ اور ان کو جنت میں داخل کریں گے (اور) جنت کی حالت اس نے ان کو بتلا ہی دی ہے (کہ وہ کیسے آرام و آسائش کی جگہ ہے) پس اس سے خود سمجھ سکتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے ان کی جانبازی کی کیسی قدر کی پس ان کو چاہیے کہ وہ قتل سے نہ ڈریں۔ اور خوب جی کھول کر لڑیں)۔

خدا کی مدد کا ذریعہ: اے مسلمانو! اگر تم خدا کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمائے گا (پس تم لڑائی سے ہرگز جی نہ چرانا۔ خیر یہ گفتگو تو مومنین مجاہدین سے متعلق تھی)۔

کافروں کیلئے بددعا: اور جو کافر ہیں سو (ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ) وہ غارت ہوں۔ اور خدا[2] (ان کے) کاموں کو (جو وہ خدا کے مقابلہ میں کرتے ہیں) کھو دے (اور ان پر کوئی بہتر نتیجہ مرتب نہ ہو) یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔ جس کو خدا نے نازل کیا۔ سو خدا نے ان کے اعمال اکارت کر دیئے۔

کفر کا انجام

پس (جبکہ وہ کفر پر مصر ہیں تو) کیا وہ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ وہ دیکھتے کہ ان کا کیسا برا انجام ہوا۔ جو ان سے پہلے تھے۔ چنانچہ خدا نے انہیں غارت کر دیا۔ اور کافروں کو ایسے ہی نتیجے ملتے ہیں۔ یہ اس وجہ سے کہ خدا سرپرست ہے مسلمانوں کا (اس لئے وہ ان کو ایسے نتیجوں سے محفوظ رکھتا ہے کیونکہ خود تو انہیں ایسے نتیجے اس لئے نہیں دیتا کہ وہ ان کا دوست ہے اور دوسرا کوئی ایسا ہے نہیں۔ جو حق تعالیٰ کے خلاف انہیں ایسے نتیجے دے اس لئے وہ محفوظ رہتے ہیں) اور کافروں کا کوئی سرپرست نہیں (جو انہیں خدا کے عذاب سے بچا لے اس لئے ان کو ان نتیجوں سے چارہ نہیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے کہ خدا مسلمانوں کا مولیٰ ہے۔ اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں)۔

---

[1] فیه اشارة الی ان الامر للاباحته دون الوجوب وقالت الحنفیة الآیة منسوخة بآیة السیف . والله اعلم ۱۲ [2] جعلت قوله اضل اعمالهم دعاء علیهم بقرینة قوله فتعسالهم وتحرزا عن التکرار مع قوله فاحبط اعمالهم والآخرون جعلوه خبراوهو محتمل ایضاً والله اعلم ۱۲

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۲﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۟ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے (جنت کے) ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی اور جو لوگ کافر ہیں وہ (دنیا میں) عیش کر رہے ہیں اور اس طرح (آخرت سے بے فکر ہو کر) کھاتے ہیں جس طرح چوپائے کھاتے ہیں اور جہنم ان لوگوں کا ٹھکانا ہے اور بہت سی بستیاں ایسی تھیں جو قوت میں آپ کی اس بستی سے بڑھی ہوئی تھیں جس کے رہنے والوں نے آپ کو گھر سے بے گھر کر دیا کہ ہم نے ان کو (عذاب سے) ہلاک کر دیا سو ان کا کوئی مددگار نہ ہوا تو جو لوگ اپنے پروردگار کے واضح راستہ پر ہوں کیا وہ ان شخصوں کی طرح ہو سکتے ہیں جن کی بدعملی ان کو مستحسن معلوم ہوتی ہو اور جو اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہوں جس جنت کا متقیوں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں بہت سی نہریں تو ایسے پانی کی ہیں جس میں ذرا تغیر نہ ہوگا اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذرا ذائقہ نہ بدلا ہوا ہوگا اور بہت سی نہریں شراب کی ہیں جو پینے والوں کو بہت لذیذ معلوم ہوں گی اور بہت سی نہریں ہیں شہد کی جو بالکل (میل سے پاک) صاف ہوگا اور ان کے لئے وہاں ہر قسم کے پھول پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے بخشش کیا ایسے لوگ ان جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ

دوزخ میں رہیں گے اور کھولتا ہوا پانی ان کو پینے کے لئے دیا جائے گا سو وہ ان کی انتڑیاں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا اور بعض آدمی ایسے ہیں کہ وہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں یہاں تک کہ وہ لوگ آپ کے پاس سے باہر جاتے ہیں تو دوسرے اہل علم (صحابہ) سے کہتے ہیں کہ حضرت نے ابھی کیا بات فرمائی تھی یہ وہ لوگ ہیں کہ حق تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اور یہ اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے ہیں اور جو لوگ راہ پر ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اور زیادہ ہدایت دیتا ہے اور ان کو ان کے تقویٰ کی توفیق دیتا ہے (سو کیا یہ لوگ بس) قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ ان پر دفعۃً آ پڑے سو اس کی (متعدد) علامتیں تو آ چکی ہیں تو جب قیامت ان کے سامنے آ کھڑی ہوگی اس وقت ان کو سمجھنا کہاں میسر ہوگا تو آپ اس کا (کامل طور پر) یقین رکھیے کہ بجز اللہ کے اور کوئی قابل عبادت نہیں اور آپ اپنی (ظاہری) خطاؤں پر معافی مانگتے رہیے اور سب مسلمان مردوں اور سب عورتوں کے لئے بھی اور یہ یاد رہے کہ) کہ اللہ تعالیٰ تمہارے چلنے پھرتے اور رہنے سہنے کی خبر رکھتا ہے۔

کفار دنیا میں چند دن آرام کے بعد جہنم میں رہیں گے

تفسیر: اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔ اور جو لوگ کہ کافر ہیں وہ (بجائے ایمان و اعمال صالحہ کے چندروز دنیا کی نعمتوں سے) بہرہ اندوز ہوں گے۔ اور یوں کھائیں گے جیسے جانور کھاتے ہیں (کہ ان کو صرف کھانے سے غرض ہے۔ اور نہ اس سے بحث ہے کہ اسے کھانا چاہیے یا نہیں۔ اور نہ اس سے غرض کہ یہ کس نے دیا ہے اور کیوں دیا ہے اور کھانا کھا کر ہمیں کیا کرنا چاہیے) اور (انجام کار) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

کافر آدمی کا انجام اور اس سے عبرت

اور (ان کافروں کو واضح ہو کہ) بہت سی وہ بستیاں جو آپ کی اس بستی سے جس نے آپ کو نکالا (اور اس لئے مستحق ہلاکت ہوئے) قوت میں بہت زیادہ نہیں۔ ہم ان کو ہلاک کر چکے ہیں۔ جس پر ان کو کوئی مددگار نہ تھا (پس یوں ہی ہم اس مجرم بستی کو بھی ہلاک کر سکتے ہیں۔ اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ یہ کافر جو جزا و سزا و ثواب و عتاب کے قائل نہیں تو یہ ان کی غلطی ہے۔ کیونکہ جزا و سزا نہ ہونے کی صورت میں مومن کا کافر کی مثل ہونا لازم آتا ہے)۔ پس کیا وہ شخص جو اپنے رب کی جانب سے حجت پر قائم ہو (نتیجہ کے لحاظ سے) اس جیسا ہو جائے گا جس کیلئے اس کا برا عمل خوشنما بنا دیا گیا ہو۔ اور انہوں نے (خدا کے احکام کی پابندی کو چھوڑ کر) اپنی خواہشات کی پیروی کی ہو (ایسا نہیں ہو سکتا اس لئے جزا و سزا ضروری ہے۔ اور جب جزا و سزا ضروری ہے تو مومنین کے لئے جنت بھی ضروری ہے)۔

جنت کے اوصاف: اس جنت کی حالت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس میں غیر بودار پانی کی نہریں ہیں۔ اور اس میں دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلا۔ اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کیلئے مزہ ہی مزہ ہیں[1] اور صاف شہد کی نہریں ہیں اور ان کیلئے اس میں ہر قسم کے پھل ہیں۔ اور ان کے پروردگار کی جانب سے مغفرت ہے (اب تم بتلاؤ کیا یہ متقین ایسے ہیں) جیسے وہ لوگ جو آگ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور جن کو گرم پانی پلایا جائے گا جس پر وہ ان کی آنتیں کاٹ ڈالے گا (ہرگز نہیں۔ پس تم مومنین کو نتیجہ کے لحاظ سے کافروں کے مانند کیوں سمجھتے ہو۔ خیر یہ تو وہ کافر تھے جو آپ کی باتوں سے متوحش ہیں)۔

---

[1] فیہ اشارۃ الی ان حمل اللذۃ علی الخمر للمبالغۃ ولاحاجۃ الی تقدیر المضاف ۱۲

منافقین کی شرارت و محرومی

اور ان میں کچھ وہ بھی ہیں، جو آپ کی باتوں کو کان لگا کر سنتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ آپ کے پاس سے جاتے ہیں تو ان لوگوں سے جن کو علم دیا گیا ہے (یعنی مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ اس وقت حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کیا کہا (یہ ایک عنوان ہے جس سے مومنین تو سمجھتے ہیں کہ انہوں نے سنا نہیں اور یہ صرف دریافت کرنا چاہتے ہیں اور ان منافقین کا مطلب آپ کی باتوں کی تحقیر و توہین ہوتی تھی۔ اور مطلب یہ ہوتا تھا کہ جو کچھ کہا سب پوچ اور لچر تھا) یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر حق تعالیٰ نے مہر کردی ہے اور جو اپنی خواہشات کے متبع ہیں (اس لئے ان کو سچی باتیں پوچ اور لچر معلوم ہوتی ہیں) اور (برخلاف ان کے) جو ہدایت یافتہ ہیں ان کی اس نے ہدایت بڑھائی ہے۔ اور ان کو ان کا (مطلوب) تقویٰ عطا کیا ہے (چنانچہ وہ لوگ ان کو حق جانتے اور ان پر عمل کرتے ہیں جس سے ان کی ہدایت اور تقویٰ میں ترقی ہوتی ہے)۔

قیامت کا انتظار اور اس کی علامتیں

پس (جب کہ رسول کی باتیں ان کی ہدایت کیلئے کافی نہیں۔ بلکہ ان سے ان کی گمراہی بڑھتی ہے تو اب) ان کو صرف قیامت کا انتظار ہے کہ وہ ان کے پاس اچانک آجائے (اور ان کو اچھی طرح سمجھاوے) سو (یہ بھی ہوجائے گا کیونکہ) اس کی علامتیں آنی شروع ہوگئی ہیں (چنانچہ خود آپ کا ظہور بھی ان ہی علامتوں میں سے ہے پس یوں ہی ایک روز وہ بھی آجائے گی) سو جب وہ آجائے گی اس وقت ان کیلئے قبول نصیحت کہاں (الحاصل وہ قیامت کو دیکھ کر ایمان لائیں گے مگر اس وقت کا ایمان لانا محض بے نتیجہ ہوگا۔ اور اس لئے انہیں بجز پچھتانے کے کوئی چارہ نہ ہوگا)۔

توحید کی تعلیم اور لغزش پر استغفار

پس اے رسول اگر یہ لوگ کفر پر جمے ہوئے ہیں تو انہیں جمے رہنے دیجئے۔ اور) آپ یہ جانے رہئے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں (اور اس کے مقتضیٰ پر عمل کرتے رہے۔ یعنی پورے طور پر اس کی اطاعت کرتے رہئے) اور (اگر کبھی بمقتضائے بشریت بھول چوک سے کوئی لغزش ہوجائے تو) اپنے قصور کی معافی مانگئے۔ اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کیلئے بھی (معافی مانگئے۔ کیونکہ وہ بھی انسان ہیں ان سے بھی دانستہ یا نادانستہ قصور ہوجاتا ہے۔) اور خدا کو تمہارا چلنا پھرنا اور رہنا سہنا خوب معلوم ہے (اس لئے اس پر تمہاری کوئی بات مخفی نہیں۔ پس تم اس کو پیش نظر رکھو اور کوئی کام کسی حال میں ایسا نہ کرو جس سے تم کو حق تعالیٰ کے سامنے ندامت ہو۔

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ ۖ فَإِذَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَأَوْلَىٰ لَهُمْ ﴿٢٠﴾ طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ ۚ فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ فَلَوْ صَدَقُوا اللَّهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿٢١﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ﴿٢٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ

اِرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَ اَمْلٰى لَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِیْعُكُمْ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ۝ فَكَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَاۤ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَ كَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان والے ہیں وہ (تو) کہتے رہتے ہیں کہ کوئی (نئی) سورت کیوں نہ نازل ہوئی سو جس وقت کوئی کوئی صاف (مضمون کی) سورت نازل ہوتی ہے اور (اتفاق سے) اس میں جہاد کا بھی (صاف صاف) ذکر ہوتا ہے تو جن لوگوں کے دلوں میں بیمار (نفاق کی) ہے آپ ان لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھتے ہیں جیسے کسی پر موت کی بے ہوشی طاری ہو سو اصل یہ ہے کہ عنقریب ان کی کمبختی آنے والی ہے ان کی اطاعت اور بات چیت (کی حقیقت) معلوم ہے پھر جب سارا کام (لڑائی کا) تیار ہو جاتا ہے تو اگر یہ لوگ اللہ سے سچے رہتے تو ان کے لئے بہت ہی بہتر ہوتا سو اگر تم (جہاد سے) کنارہ کش رہو تو آیا تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ (اس صورت میں) تم دنیا میں فساد مچا دو اور آپس میں قطع قرابت کر دو یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے اپنی رحمت سے دور کر دیا پھر ان کو بہرا کر دیا اور ان کی (باطنی) آنکھوں کو اندھا کر دیا تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے (یا غور کرتے ہیں مگر) دلوں پر قفل لگ رہے ہیں جو لوگ پشت پھیر کر ہٹ گئے بعد اس کے کہ سید ھا رستہ ان کو صاف معلوم ہو گیا شیطان نے ان کو چکمہ دیا ہے اور ان کو دور دور کی سوجھائی ہے یہ اس سبب سے ہوا کہ ان لوگوں نے ایسے لوگوں سے جو کہ خدا کے اتارے ہوئے احکام کو (حسد سے) ناپسند کرتے ہیں یہ کہا کہ بعضی باتوں میں ہم تمہارا کہنا مان لیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی خفیہ باتیں کرنے کو خوب جانتا ہے سو ان کا کیا حال ہوگا جبکہ فرشتے ان کی جان قبض کرتے ہوں گے اور ان کے مونہوں پر اور پشتوں پر مارتے جاتے ہوں گے اور یہ (سزا) اس سبب سے (ہوگی) کہ جو طریقہ خدا کی ناراضی کا موجب تھا یہ اسی پر چلے اور اس کی رضا (کے کاموں) سے نفرت کیا کیے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے سب اعمال (نیک اول ہی سے) کالعدم کر دیے۔

جہاد کیلئے نزول سورۃ

تفسیر: اور یہ مدعیان[1] ایمان کہتے ہیں کہ اب تک (جہاد کے باب میں) کوئی سورۃ کیوں نہ اتاری گئی۔ (لیکن) پھر جبکہ ایک مضبوط سورۃ اتاری جائے گی اور اس میں جہاد کا ذکر ہوگا تو آپ ان لوگوں کو جن کے دلوں میں روگ ہے (یعنی ان ہی جہاد کی تمنا کرنے والوں کو) آپ کی طرف یوں دیکھتے ہوئے دیکھیں گے جیسے وہ دیکھتا ہو جس پر موت کے خوف سے بے ہوشی طاری ہو چکی ہو۔ سو برا ہو ان (منافقین) کا کہ وہ خدا سے جان کو عزیز رکھتے ہیں اور اپنی بات کا بھی پاس کرتے ہیں کہ ہم نے خود جہاد کی خواہش کی تھی خیر اب تو ان

[1] میں نے الذین امنوا سے ذوقاً منافقین مراد لئے ہیں۔ اور الذین فی قلوبھم مرض سے یہی لوگ مراد ہیں جن کا قول یہ تھا کہ کوئی سورۃ کیوں اتاری گئی ۱۲

کیلئے ظاہری اطاعت اور معقول بات (دونوں حاصل ہیں) پھر جب کہ لڑائی ٹھن جائے گی (اس وقت وہ اس سے جی چرائیں گے) سو اگر وہ خدا سے سچے رہتے ۔ تو ان کیلئے بہت اچھا ہوتا۔ سو (اے منافقین) اگر تم (جنگ سے) پیٹھ پھیرؔ دو تو (اس کا نتیجہ فساد فی الارض اور قطع ارحام لازم ہے۔ کیونکہ جب تک کفار کی شوکت نہ ٹوٹے گی۔ اس وقت تک ان دونوں خرابیوں کا انسداد ناممکن ہے۔ پس) کیا تم ایسا کرنے کو ہو کہ (امتناع عن الجہاد کے ذریعہ سے کفر کو مدد پہنچا کر) زمین میں فساد کرو اور رشتہ داریوں کو توڑ و (کس قدر نا معقول بات ہے۔ ذرا شرم کرو۔ اور ایسا کام نہ کرو) یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے اپنی رحمت سے دور کر دیا۔ جس پر اس نے ان کو بہرا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا (کہ اب نہ وہ حق کو سنتے ہیں اور نہ اسے دیکھتے ہیں) پس (وہ جو ایسی باتیں کرتے ہیں تو کیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے۔ یا ان کے دلوں پر ان کے (مناسب حال) قفل لگے ہوئے ہیں۔ (دونوں باتیں ہیں۔ اور وہ غور بھی نہیں کرتے۔ اور ان کے دلوں پر قفل بھی ہیں۔ خوب سمجھ لو) جو لوگ بعد اس کے کہ ان کیلئے ہدایت بخوبی ظاہر ہو چکی۔ اس سے پیٹھ کر الٹے پاؤں لوٹ گئے۔ اور ان کیلئے شیطان نے اس فعل کو خوشنما بنا دیا ہے اور اسی نے انہیں گمراہ کر رکھا ہے۔

منافقین کی حیلہ سازیاں اور انجام

یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے بعض باتوںؔ کے باب میں (جن کو ہم ظاہر نہیں کرنا چاہتے) ان لوگوں سے جنہوں نے خدا کی نازل کردہ چیز کو ناپسند کیا۔ یہ کہا کہ ہم (اس باب میں) تمہارا کہنا مانیں گے اور (گویہ بات مخفی طور پر کی تھی مگر) حق تعالیٰ ان کے اخفا کرنے کو بخوبی جانتے ہیں۔ پس (جب کہ ان کی شرارت کی یہ حالت ہے کہ وہ خدا کے دشمنوں سے ساز رکھتے ہیں تو اس وقت) انہیں کیسی بری بنے گی جب کہ فرشتے ان کی روح یوں قبض کریں گے کہ ان کے چہروں اور ان کے پشتوں کو مارتے ہوں گے۔ یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے اس شے کی پیروی کی جس نے خدا کو ناخوش کیا۔ اور انہوں نے اس کی خوشنودی کو ناپسند کیا۔ جس پر اس نے ان کے اچھے اعمال اکارت کر دیئے۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ۝ وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ
فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۭ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ
حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۭ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۤ
وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۤ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَاِنْ

۱؎ القول ومن المفسرين من جمله الولاية وهو خطاء فاحش ومنهم من جمله على الاعراض ولكن اوله على غيرتا ويلنا والاوجه ماقلنا ۱۲

۲؎ فيه اشارة الى انه متعلق بقالوا ۱۲

تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾ إِنْ يَسْأَلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا
وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾ هَا أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْخَلُ
وَمَنْ يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهِ ۚ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ ۚ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ
قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾

ترجمہ: جن لوگوں کے دلوں میں مرض (نفاق) ہے کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کبھی ان کی دلی عداوتوں کو ظاہر نہ کرے گا اور ہم (تو) اگر چاہتے تو آپ کو ان کا پورا پتہ بتلا دیتے سو آپ ان کو حلیہ سے پہچان لیتے اور آپ ان کو طرز کلام (اب بھی) ضرور پہچان لیں گے اور اللہ تعالیٰ تم سب کے اعمال کو جانتا ہے اور (دشوار کاموں سے) ہم ضرور تم سب سے آزمائش کریں گے تاکہ ہم (ظاہری طور پر بھی) ان لوگوں کو معلوم کرلیں جو تم میں جہاد کرنے والے ہیں اور جو ثابت قدم رہنے والے ہیں اور تاکہ تمہاری حالتوں کی جانچ کرلیں بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور انہوں نے (اوروں کو بھی) اللہ کے رستہ (یعنی دین) سے روکا اور رسول کی مخالفت کی بعد اس کے کہ ان کو (دین کا) رستہ نظر آ چکا تھا یہ لوگ اللہ (کے دین) کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو مٹا دے گا اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی (بھی) اطاعت کرو کفار کی طرح اللہ و رسول کی مخالفت کر کے اپنے اعمال کو برباد مت کرو بے شک جو لوگ کافر ہوئے اور انہوں نے واقعی اللہ کے رستہ سے روکا پھر وہ کافر ہی رہ کر مر (بھی) گئے سو خدا تعالیٰ ان کو کبھی نہ بخشے گا تو (اے مسلمانو) تم ہمت مت ہارو اور صلح کی طرف مت بلاؤ اور تم ہی غالب رہو گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے اعمال (کے ثواب) میں ہرگز کمی نہ کرے گا، دنیوی زندگی تو محض ایک لہو ولعب ہے اور اگر تم ایمان اور تقویٰ اختیار کرو تو اللہ تم کو تمہارے اجر عطا کرے گا۔ اور تم سے تمہارے مال طلب نہ کرے گا کہ پھر انتہا درجہ تک تم سے طلب کرتا رہے تو تم (یعنی اکثر) بخل کرنے لگو اور (اس وقت) اللہ تعالیٰ تمہاری ناگواری ظاہر کر دے ہاں تم لوگ ایسے ہو کہ تم کو اللہ کی راہ میں (تھوڑا سا مال) خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے سو (اس پر بھی) بعضے تم میں سے وہ ہیں جو بخل کرتے ہیں اور جو شخص (ایسی جگہ خرچ کرنے سے) بخل کرتا ہے تو وہ (درحقیقت) اپنے سے بخل کرتا ہے اور (نہیں تو) اللہ تو کسی کا محتاج نہیں اور تم سب محتاج ہو اور اگر تم (ہمارے احکام سے) روگردانی کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کر دے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔

منافقت کا راز فاش کیا جا سکتا ہے

تفسیر: ہاں کیا ان لوگوں نے جن کے دلوں میں روگ ہے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم ان کے کینے نہ نکالینگے (اور ان کو اسی طرح مخفی رہنے دیں گے جس طرح وہ ان کو مخفی رکھنا چاہتے ہیں یہ ان کی سخت غلطی ہے۔ کیونکہ ہم انکا راز ضرور فاش کریں گے) اور اگر ہم چاہیں تو ہم آپ کو انہیں دکھا دیں جس پر آپ انہیں ان کی صورت سے پہچان لیں (مگر یہ مصلحت کے خلاف ہے۔ اس لئے ہم ایسا نہیں کرتے)

اور آپ ان کو گفتگو کے لہجہ سے پہچان لیں گے۔ اور اللہ تم لوگوں کے کام بخوبی جانتا ہے (اس لئے وہ ان منافقین کی وہ حرکتیں بھی جانتا ہے جو وہ مسلمانوں کے اور خدا اور رسول کے خلاف کرتے ہیں)۔

بذریعہ جہاد امتحان

اور ہم (جہاد کا حکم نافذ کر کے) تمہارا ضرور امتحان کریں گے۔ تاکہ تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو (عملی طور پر) جان لیں اور تمہارے کارنامے معلوم کرلیں۔ اب جن لوگوں نے خود کفر کا ارتکاب کیا (اور دوسروں کو) خدا کی راہ سے روکا اور رسول کی مخالفت کی بعد اس کے کہ ان کے لئے ہدایت بخوبی ظاہر ہو چکی تھی (جیسے یہ منافقین کہ خود بھی جہاد نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی روکتے ہیں) یہ وہ خدا کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے اور وہ ان کے اعمال اکارت کردے گا۔

اطاعت خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اے مدعیان ایمان دیکھو تم خدا کی بھی اطاعت کرو اور رسول کی بھی اطاعت کرو (اور ان کی مخالفت کر کے) اپنے اعمال کو باطل نہ کرو (کیونکہ) جن لوگوں نے (خدا اور رسول کی مخالفت کر کے) خود کفر کا ارتکاب کیا اور دوسروں کو خدا کی راہ سے روکا پھر وہ ایسی حالت میں مر گئے کہ وہ کافر تھے (اور کفر سے توبہ نہ کی) تو خدا انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔ پس تم بودے بن کر (کفار کو) صلح کی دعوت مت دو (بلکہ ان سے کلہ بکلہ لڑو) اور (یہ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ) تم ہی اوپر رہو گے۔ اور (گھبرانے کی کوئی بات نہیں) خدا تمہارے ساتھ (اور تمہارا معاون و مددگار) ہے۔ اور (تم کو یہ بھی اطمینان دلایا جاتا ہے کہ خدا تم سے تمہارے اعمال نہ لوٹے گا۔ (بلکہ جو کچھ تم کرو گے اس کا تم کو پورے سے بھی زیادہ معاوضہ ملے گا۔ پس تم جہاد سے ہرگز جان نہ چرانا۔ تم اگر جہاد سے جان چراؤ گے تو اس کا منشا بجز جان کی محبت اور کچھ نہ ہوگا۔

دنیاوی زندگی کی حقیقت

لیکن ہم بتلاتے ہیں کہ) دنیاوی زندگی محض ایک لہو ولعب ہے (اور ہرگز اس قابل نہیں کہ کوئی غافل اس سے محبت کرے) اور اگر تم (خدا کی بات (مانو گے اور (مخالفت سے) پرہیز کرو گے تو وہ تمہیں تمہارے معاوضے دے گا اور تم سے تمہارے (کل) اموال نہ مانگے گا (کیونکہ) اگر وہ تم سے وہ (مال) مانگے اور اس میں تم پر زور دے تو تم بخل کرو گے اور وہ تمہارے کینے نکال دے گا (یعنی حق تعالیٰ کے ایسا کرنے سے تم اپنے کینے جو تمہارے دلوں میں بھرے ہوئے ہیں ظاہر کر دو گے۔ اور کھلم کھلا دشمنی کرنے لگو گے) تم وہ ہو کہ تم کو دعوت دی جاتی ہے کہ تم خدا کی راہ میں (کچھ مال نہ کہ کل مال) خرچ کرو۔ سو (تم میں کچھ تو خرچ کرتے ہیں اور) کچھ وہ ہیں جو کنجوسی کرتے ہیں۔ اور (تم کو واضح ہو کہ) جو کوئی کنجوسی کرے وہ خود اپنے سے کنجوسی کرتا ہے (کیونکہ اگر وہ خرچ کرتا تو اسے اس کا فائدہ پہنچتا۔ اور جب وہ خرچ نہیں کرتا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے کو فائدہ نہیں پہنچانا چاہتا۔ لہٰذا وہ خود اپنے سے کنجوس ہے اور (یہ بھی واضح ہو کہ) خدا بالکل بے نیاز ہے۔ اور (اس لئے وہ تمہارا محتاج نہیں) اور تم سراسر محتاج ہو (اس لئے وہ تمہیں اس کی ضرورت ہے۔ پس تم کو چاہیے کہ خرچ کرنے میں بخل نہ کرو اور اگر تم روگردانی کرو (اور خدا کی بات نہ مانو تو وہ تمہارے بدلے دوسری قوم لے آئے گا۔ پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے (بلکہ خدا کی بات مانیں گے۔ اور خدا کی راہ میں جان اور مال سے دریغ نہ کریں گے)۔

سورۃ الفتح مدنیۃ وھی تسع وعشرون آیۃ واربع رکوعات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ﴿۱﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ﴿۲﴾ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْۤا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿۴﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ﴿۵﴾ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۶﴾ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۷﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ﴿۸﴾ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾

ترجمہ: سورۂ فتح مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ بے شک ہم نے آپ کو (صلح حدیبیہ سے) ایک کھلم کھلا فتح دی تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پچھلی (ظاہری) خطائیں معاف فرما دے اور آپ پر اللہ تعالیٰ اپنے احسانات کی (اور زیادہ) تکمیل کر دے اور آپ کو سیدھے رستہ پر لے چلے اور آپ کو ایسا غلبہ دے جس میں عزت ہی عزت ہو وہ خدا ایسا ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں تحمل پیدا کیا تا کہ ان کے پہلے ایمان کے ساتھ ان کا ایمان اور زیادہ ہو اور آسمان وزمین کا سب لشکر اللہ ہی کا ہے اور اللہ تعالیٰ (مصلحتوں کا) بڑا جاننے والا حکمت والا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ (اس اطاعت کی بدولت مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو ایسی بہشتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ کو یہ رہیں گے اور تا کہ (اطاعت ہی کی بدولت) ان کے گناہ دور کر دے اور یہ (جو کچھ مذکور ہوا) اللہ کے نزدیک بڑی کامیابی ہے اور تا کہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے جو کہ اللہ کے ساتھ برے برے گمان رکھتے ہیں دنیا میں ان پر برا وقت پڑنے والا ہے اور آخرت

میں اللہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہوگا اور ان کو رحمت سے دور کردے گا اور ان کے لئے اس نے دوزخ تیار کر رکھی ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے اور آسمان و زمین کا سب لشکر اللہ ہی کا ہے اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور (مسلمانوں کو) بشارت دینے والا اور کافروں کو ڈرانے والا کر کے بھیجا ہے تاکہ تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کے دین کی مدد کرو اس کی تعظیم کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح میں لگے رہو جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں تو وہ (واقع میں) اللہ تعالیٰ سے بیعت کر رہے ہیں خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے پھر (بعد بیعت کے) جو شخص عہد توڑے گا سو اس کے عہد توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا اور جو شخص اس بات کو پورا کرے گا (جس پر (بیعت میں) خدا سے عہد کیا ہے تو عنقریب خدا اس کو بڑا اجر دے گا۔

تفسیر : **بشارت فتح**: اے رسول) ہم نے (تمہارے مخالفین کے مقابلہ میں) تمہارے حق میں کھلا فیصلہ کر دیا ہے (جو کہ صلح حدیبیہ سے کسی قدر ظاہر ہو چکا ہے کیونکہ اول تو ان لوگوں کا باوجود اس قدر شدید عداوت کے صلح پر آمادہ ہو جانا ہی اپنی کمزوری اور رسول کی قوت کا اقرار ہے۔ پھر یہ مقدمہ ہے فتح مکہ وغیرہ کا۔ اور فتح خیبر و مکہ وغیرہ سے اس کا کامل ظہور ہو جائے گا) جس کا نتیجہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ آپ کی دینی خدمات کے صلہ میں) آپ کی تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دے گا۔ اور آپ پر اپنی نعمت پوری کر دے گا اور ان کو سیدھے رستہ پر چلائے گا۔ اور خدا آپ کو نہایت زبردست فتح دے گا (کیونکہ) وہ (خدا) وہ (قادر المطلق) ہے۔ جس نے مومنین کے قلوب میں اطمینان اتارا۔ تاکہ (انہیں خدا کی باتوں میں شک وشبہ نہ ہو اور) وہ (ان کی تصدیق کر کے) اپنے (پہلے ایمان کے ساتھ اور ایمان بڑھاتے (پس جو خدا مومنین کی ایسی زبردست مدد کر سکتا ہے وہ آپ کی مدد بالاولیٰ کر سکتا ہے)۔

خدا کی فوج: اور (اگر کسی کو یہ شبہ ہو کہ مخالفین کے پاس فوجیں زیادہ ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ) آسمان و زمین کی کل فوجیں خدا ہی کی ہیں (اس لئے ان کی فوجیں خدا کی فوجوں کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ بلکہ اگر وہ چاہے تو خود انہیں فوجوں سے ان کو شکست دلا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے قبضہ سے باہر نہیں ہیں۔ بلکہ اس کی مخلوق اور مملوک اور محکوم ہیں۔ اور اس لئے اس کو ان میں ہر قسم کے تصرف کا اختیار ہے) اور (اگر کوئی یہ کہے کہ جب یہ صورت ہے تو کفار کو اب تک کیوں نہ کامل شکست دیدی۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ بڑا جاننے والا اور بڑا حکمت والا ہے (اس لئے وہ جانتا ہے کہ کس وقت کیا کام مناسب ہے اور اسی وقت اس کو کرتا ہے۔ الغرض وہ آپ کو زبردست فتح دے گا) جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ مومنین اور مومنات کو (ان کی خدمات کے صلہ میں) ان باغوں میں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی یوں داخل کرے گا کہ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے اور ان کی برائیاں دور کر دے گا۔ اور یہ حق تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑی کامیابی ہے (لہٰذا لوگوں کو چاہیے کہ اسے حاصل کریں) اور منافقین اور منافقات اور مشرکین اور مشرکات کو جو کہ حق تعالیٰ کی نسبت برا خیال رکھتے تھے (کہ وہ اپنے رسول کی مدد نہ کرے گا) سخت سزا دے گا (چنانچہ) ان پر بڑی سخت مصیبت ہے (کہ وہ اپنے منصوبوں میں ناکام اور ذلیل وخوار ہو رہے ہیں۔ اور آئندہ ہوں گے اور ان سے خدا سخت ناخوش ہے اور اس نے ان کو رحمت سے دور کر دیا ہے۔ اور ان کیلئے دوزخ تیار کر رکھی ہے اور (دوزخ کو معمولی چیز نہ سمجھو بلکہ) وہ بہت بڑی جائے بازگشت ہے (خدا بچائے) اور (ان کو اپنی فوجوں پر گھمنڈ نہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ) آسمان و زمین کے تمام لشکر حق تعالیٰ کے ہیں۔ (اس لئے ان کے لشکر اس کے قبضہ سے باہر

نہیں ہیں۔ پس وہ ان کو اپنے دوسرے لشکروں کے ذریعہ سے بھی اور دوسرے ذریعہ سے ہر طرح مغلوب کر سکتا ہے بلکہ ان کو خود ان کے لشکروں سے بھی سزا دلا سکتا ہے اور خدا ہمیشہ سے نہایت زبردست اور بڑا حکمت والا رہا ہے (پس قوت کی وجہ سے وہ ہر کام کر سکتا ہے اور باوجود قوت کے جو کام نہیں کرتا اس میں حکمت ہوتی ہے۔ پس ان کو اس سے دھوکا نہ ہونا چاہیے کہ ان کو اب تک سزا نہیں دی گئی)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت

(اے رسول) اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہم نے آپ کو پیغام دے کر بھیجا ہے ایسی حالت میں کہ آپ (ان لوگوں کے افعال کے) گواہ اور ان کو (اچھے کاموں پر) خوشخبری دینے والے اور (برے کاموں پر ان کے نتیجہ بد سے) ڈرانے والے ہیں (اور اے لوگو! ہم نے انہیں اس واسطے بھیجا ہے) تاکہ تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اس (رسول) کی مدد کرو اور اس کی تعظیم کرو۔ اور اس (خدا کی) صبح و شام تسبیح کرو (پس تم کو چاہیے کہ یہ کام کرو اور ان میں کوتاہی نہ کرو۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ ہے اور کہنا یہ ہے کہ اے رسول ہم نے آپ کو بھیجا ہے۔ لہٰذا جو معاملہ بحیثیت رسول کے آپ کے ساتھ کیا جائے گا وہ معاملہ ہمارے ساتھ ہوگا) اب جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں (اس میں چونکہ آپ کی شخصیت ملحوظ نہیں بلکہ وہ بیعت آپ سے بحیثیت رسول اور نائب خدا ہونے کے کی جاتی ہے لہٰذا) وہ (درحقیقت) خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ چنانچہ (بیعت کے وقت جو آپ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے وہ ذاتی طور پر نہیں بلکہ من حیث الرسالۃ ہے اس لئے یوں کہنا چاہیے کہ درحقیقت) خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے پس (جبکہ اس بیعت کی حقیقت معلوم ہوگئی کہ وہ خدا سے معاہدہ ہے تو اب) جو کوئی عہد شکنی کرے وہ اپنی ذمہ داری پر کرتا ہے (اور اس کو اس کا نتیجہ برداشت کرنا ہوگا۔ اور جو اس (کام) کو پورا کرے۔ جس پر اس نے خدا سے معاہدہ کیا ہے تو خدا اس کو اس کا بہت بڑا معاوضہ دے گا (پس لوگوں کو عہد شکنی سے بچنا چاہیے۔ اور معاہدہ کو پورا کرنا چاہیے اور جن لوگوں نے بدعہدی کی۔ انہوں نے بہت برا کیا۔ جیسے وہ دیہاتی جو اس موقع پر یعنی صلح حدیبیہ میں آپ کے ساتھ شریک نہیں ہوئے)۔

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ
بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا
اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ⑪ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ښ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا
بُوْرًا ⑫ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ⑬ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ⑭ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ
اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ
لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ

إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٥﴾ قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ۖ وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦﴾ لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٧﴾

ترجمہ: جو (دیہاتی حدیبیہ سے) پیچھے رہ گئے وہ عنقریب آپ سے (بات بنا کر) کہیں گے کہ ہم کو ہمارے مال اور عیال نے فرصت نہ لینے دی سو ہمارے لئے (اس کوتاہی کی) معافی کی دعا کر دیجئے یہ لوگ اپنی زبان سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہیں آپ کہہ دیجئے کہ سو وہ کون ہے جو خدا کے سامنے تمہارے لئے کسی چیز کا (کچھ بھی) اختیار رکھتا ہو اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی نقصان یا کوئی نفع پہنچانا چاہے بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال پر مطلع ہے بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ) تم نے یوں سمجھا کہ رسول اور (ہمراہی) مومنین اپنے گھر والوں میں کبھی لوٹ کر نہ آویں گے اور یہ بات تمہارے دلوں میں اچھی ہی معلوم ہوتی تھی اور تم نے برے برے گمان کئے اور تم برباد ہونے والے لوگ ہو گئے اور جو شخص اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان نہ لاوے گا سو ہم نے کافروں کے لئے دوزخ تیار کر رکھی ہے اور تمام آسمان و زمین کی سلطنت اللہ ہی کی ہے وہ جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے سزا دے اور اللہ تعالیٰ بڑا غفور و رحیم ہے جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے وہ عنقریب جب تم (خیبر کی) غنیمتیں لینے چلو گے کہیں گے کہ ہم کو بھی اجازت دو کہ ہم تمہارے ساتھ (خیبر کو) چلیں وہ لوگ یوں چاہتے ہیں کہ خدا کے حکم کو (جو خیبر کے متعلق ہوا ہے) بدل ڈالیں آپ کہہ دیجئے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے خدا تعالیٰ نے پہلے ہی یوں فرما دیا ہے تو وہ لوگ کہیں گے بلکہ تم لوگ ہم سے حسد کرتے ہو بلکہ خود یہ لوگ بہت کم بات سمجھتے ہیں آپ پیچھے رہنے والے دیہاتیوں سے (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ عنقریب تم لوگ ایسے لوگوں سے لڑنے) کی طرف بلائے جاؤ گے جو سخت لڑنے والے ہوں گے کہ یا تو ان سے لڑتے رہو یا وہ مطیع (اسلام) ہو جائیں سو اس وقت اگر تم اطاعت کرو گے تو تم کو اللہ تعالیٰ نیک عوض (یعنی جنت) دے گا اور اگر تم (اس وقت) بھی روگردانی کرو گے جیسا کہ اس کے قبل (حدیبیہ وغیرہ) میں روگردانی کر چکے ہو تو وہ دردناک عذاب کی سزا دے گا نہ اندھے پر کوئی گناہ ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی گناہ ہے اور نہ بیمار پر کوئی گناہ ہے اور نہ بیمار پر کوئی گناہ ہے اور کلیہ یہ ہے کہ) جو شخص اللہ و رسول کا کہنا مانے گا اس کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور جو شخص (حکم سے) روگردانی کرے گا اس کو دردناک عذاب کی سزا دے گا۔

جہاد میں شریک نہ ہونے کے بہانے

تفسیر: یہ پیچھے آئے ہوئے بدو آپ سے کہیں گے کہ (کیا بتائیں) ہمیں ہمارے مالوں اور ہمارے گھر والوں نے اپنے میں لگائے

(اور ہم کچھ ایسے ان میں مشغول ہوئے کہ ہم کو بالکل فرصت نہ ملی ورنہ ہم ضرور شریک ہوتے) پس آپ ہمارے لئے معافی مانگئے (مگران کا یہ بیان بالکل غلط ہے اور) وہ اپنی زبان سے وہ بات کہتے ہیں جو انکے دل میں نہیں ہے لہٰذا آپ (ان سے) کہئے کہ (خیر تم نے مجھ سے تو بات بنادی) پس اگر خدا تمہیں نقصان پہنچانا چاہے تو تمہارے لئے خدا سے (بچانے کا) کون کچھ اختیار رکھتا ہے۔یا اگر وہ نفع پہنچانا چاہے (تو اسے اس سے کون روک سکتا ہے۔ جب کہ کوئی نہیں روک سکتا تو ثابت ہوا کہ خدا تمہارے ساتھ جو معاملہ کرے تو اس کو اس کا پورا اختیار ہے۔اب جب کہ وہ تمہیں اس تخلف کی سزا دے گا تو اس وقت تم کیا کرو گے کیونکہ وہ تو تمہاری اس تخلف کی حقیقت سے ناواقف نہیں)۔

جہاد میں عدم شرکت کی وجہ اور دل کا چور

بلکہ تم جو کچھ بھی کرتے ہو اس سے وہ پورے طور پر واقف ہے۔(یہ تمہاری سراسر بناوٹ ہے۔اور تمہارا تخلف ہرگز عدیم الفرصتی کی وجہ سے نہ تھا) بلکہ تم یہ سمجھتے تھے کہ رسول اور مومنین اپنے گھروں کو کبھی نہ لوٹیں گے (بلکہ اہل مکہ سب کا وہیں خاتمہ کردیں گے) اور یہ بات (شیطان کی طرف سے) تمہارے دلوں میں خوشنما بنادی گئی تھی۔اور (اس کی بناء پر) تم نے یہ برا گمان کیا تھا۔اور (اس لئے) تم ایک ہلاک شدہ قوم تھے۔اور جو کوئی خدا اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے (جیسے یہ پیچھے رہے ہوئے دیہاتی۔جنہوں نے ان کی باتوں پر اعتماد نہیں کیا۔بلکہ اپنی طرف سے برے خیالات پکالئے) تو ان کافروں کیلئے ہم نے نہایت دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔اور آسمانوں اور زمین کی حکومت حق تعالیٰ ہی کو حاصل ہے (اس لئے اسے پورا اختیار ہے کہ) جسے چاہے معاف کرے اور جسے چاہے سزا دے (لہٰذا کسی کو اس پر اعتراض کا کوئی حق نہیں اور اللہ بہت بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے (اس لئے اس نے اب تک ان کافروں کو سزا نہیں دی ورنہ ان کا جرم اس قابل تھا کہ ان کو فوراً سزا دی جاتی۔خیر اب تو ان کی یہ حالت ہے کہ یہ لوگ جہاد سے جی چراتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت موت کے منہ میں جانا ہے۔لیکن جب انہیں مال ملنے کی توقع ہوگی۔اس وقت وہ خوشی سے اس کیلئے تیار ہو جائیں گے۔

لڑنے والوں کے پیچھے اور کھانے والوں کے آگے

چنانچہ) جب تم اموال غنیمت کی طرف انہیں لینے جاؤ گے تو یہ پیچھے رہے ہوئے لوگ یہ کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ آنے دو۔یہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ وہ خدا کی بات بدل دیں (کیونکہ خدا حکم دے چکا ہے کہ ان کو ساتھ نہ لیجایا جائے۔اب اگر ان کی خواہش کے موافق ان کو ساتھ لیجایا جائے تو وہ حکم منسوخ ہو جائے گا اور یہ ہو نہیں سکتا (اس لئے) آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم ہمارے ساتھ نہ جاسکو گے حق تعالیٰ اس سے پہلے یوں ہی کہہ چکے ہیں (لہٰذا ہم معذور ہیں) اس پر وہ یہ کہیں گے کہ خدا نے تو کچھ بھی نہیں کہا اور یہ تمہارا محض ایک حیلہ ہے) بلکہ تم ہم پر حسد کرتے ہو (اور اس لئے ہم کو ساتھ نہیں لیجانا چاہئے کہ انہیں نفع نہ پہنچ جائے۔لیکن یہ بیان ان کا سراسر غلط ہے اور وہ ان پر حسد نہیں کرتے) بلکہ خود یہ لوگ حقیقت کو بہت ہی کم سمجھتے ہیں اور نادانی سے اچھے کام کرتے اور ایسی باتیں کہتے ہیں جو عقل اور واقع کے بالکل خلاف ہے خیر اس وقت تو ان کو اجازت نہیں دی جاسکتی۔

بدوؤں کو انتباہ

لیکن) آپ ان پیچھے رہنے والے بدوؤں سے کہہ دیجئے کہ (اس وقت تو تم امتحان میں ناکامیاب رہے۔لیکن ایک مرتبہ تمہارا اور امتحان

ہوگا اور) تم کو ایک نہایت زبردست قوم کے مقابلہ کیلئے بلایا جائے گا جن سے تم لڑو گے۔ یا وہ اطاعت قبول کرلیں (یعنی فی نفسہ دونوں احتمال ہیں۔ اور گو ہمیں معلوم ہے کہ ان میں سے کونسی صورت واقع ہوگی۔ لیکن اس کا بتلانا مصلحت نہیں ہے۔ کیونکہ اگر یہ کہا جاتا ہے کہ تمہیں ان سے لڑنا نہیں پڑے گا تو پھر امتحان ہی کیا ہوا۔ اور اگر یہ کہا جاتا ہے کہ تمہیں لامحالہ ان سے لڑنا ہوگا تو ایک تو تم پہلے ہی سے بودے ہو۔ پھر یہ سن کر تمہارے اور بھی اوسان خطا ہو جائینگے اس لئے مصلحت اسی میں ہے کہ ابھی اس معاملہ کو گول مول رکھا جائے) پس اگر تم اطاعت کرو تو اللہ تم کو (اس اطاعت کا) عمدہ معاوضہ دے گا۔ اور اگر تم یوں ہی پیٹھ پھیرو جیسے پیشتر پھیر چکے ہو تو وہ تمہیں سخت تکلیف دہ عذاب دے گا۔

معذور پر جہاد فرض نہیں

(لیکن یہ حکم سب کیلئے نہیں بلکہ کچھ لوگ اس سے مستثنیٰ بھی ہیں۔ چنانچہ) نہ اندھے پر کوئی تنگی ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی تنگی ہے۔ اور نہ بیمار پر کوئی تنگی ہے (کہ ان کو قتال کے لئے مجبور کیا جائے۔ ہاں جس قسم کی اعانت ان سے ممکن ہو۔ وہ ان پر بھی لازم ہے) اور جو کوئی (ان میں) خدا اور سول کی اطاعت کرے۔ (اور جو امداد اس سے ہو سکے وہ امداد کرے۔ اور اگر کچھ نہ ہو سکے تو کم از کم اس پر آمادہ ہو کہ اگر خدا مجھے قدرت دے تو میں بھی جہاد کروں) تو خدا اسے ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی۔ اور جو بالکل (اطاعت سے) پیٹھ پھیرے اسے تکلیف دہ سزا دے گا (یہ تو ان لوگوں کی حالت تھی جو پیچھے رہے اور شریک نہیں ہوئے۔ اب ان کی حالت سنو جو شریک ہوئے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ)

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۙ﴿۱۸﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ﴿۲۰﴾ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ

فِیْ رَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَیَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝ اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰی وَ كَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَ اَهْلَهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝

ترجمہ: بالتحقیق اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے خوش ہوا جب کہ یہ لوگ آپ سے درخت (سمرہ) کے نیچے بیعت کر رہے تھے اور ان کے دلوں میں جو کچھ تھا اللہ کو وہ بھی معلوم تھا اور اس وقت) اللہ تعالیٰ نے ان (کے قلب) میں اطمینان پیدا کر دیا اور ان کو ایک لگتے ہاتھ فتح بھی دیدی اور (اس فتح میں) بہت سی غنیمتیں بھی (دیں) جن کو یہ لوگ لے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست بڑا حکمت والا ہے اللہ نے تم سے (اور بھی) بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کر رکھا ہے جن کو تم لوگے سو سردست تم کو یہ دے دی ہے اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیے اور تا کہ یہ (واقعہ اہل ایمان کے لئے ایک نمونہ ہو جائے اور تا کہ تم کو (ہر امر میں) ایک سیدھی سڑک پر ڈال دے اور ایک فتح اور بھی (ہونے والی) ہے جو (اس وقت تک) تمہارے قابو میں نہیں آئی خدا تعالیٰ اس کو احاطہ (قدرت) میں لیے ہوئے ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اگر تم سے یہ کافر لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگتے پھر نہ ان کو کوئی یار ملتا اور نہ مددگار اللہ تعالیٰ نے کفار کے لئے) یہی دستور کر رکھا ہے جو پہلے سے چلا آتا ہے اور آپ خدا کے دستور میں (کسی شخص کی طرف) سے رد و بدل نہ پائیں گے اور وہ ایسا ہے کہ اس نے ان کے ہاتھ تم سے (یعنی تمہارے قتل سے) اور تمہارے ہاتھ ان (کے قتل) سے عین مکہ (کے قرب) میں روک دئے بعد اس کے کہ تم کو ان پر قابو دے دیا تھا اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو (اس وقت) دیکھ رہا تھا وہ یہ لوگ ہیں جنہوں نے (خدا کے ساتھ) کفر کیا اور تم کو (عمرہ پورا کرنے میں) مسجد حرام سے روکا اور (نیز) قربانی کے جانور کو جو (حدیبیہ میں) رکا ہوا رہ گیا اس کے موقع (خاص) میں پہنچنے سے روکا اور اگر (مکہ میں اس وقت) بہت سے مسلمان مرد اور بہت سی مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کی تم کو خبر بھی نہ تھی یعنی ان کے پس جانے کا احتمال نہ ہوتا جس پر ان کی وجہ سے تم کو بھی بے خبری میں ضرر پہنچتا تو بھی سب قصہ طے کر دیا جاتا لیکن ایسا اس لئے نہیں کیا گیا تا کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں جس کو چاہے داخل کر دے اگر یہ مظلوم مسلمان مکہ سے کہیں) ٹل گئے ہوتے تو ان میں جو کافر تھے ہم ان کو دردناک سزا دیتے۔ جبکہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں عار کو جگہ دی اور عار بھی جاہلیت کی سو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مومنین کو اپنی طرف سے تحمل عطا کیا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تقویٰ کی بات پر جمائے رکھا اور وہ اس کے زیادہ مستحق ہیں اور وہ اس کے اہل ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں کو خدائی بشارت

تفسیر: بلاشبہ حق تعالیٰ مومنین سے خوش ہوا۔ جب کہ وہ (ببول کے) درخت کے نیچے آپ سے بیعت کرتے تھے پھر اس نے (ان کے) اس (خلوص) کو جانا جو ان کے دل میں تھا جس پر اس نے ان پر اطمینان اتارا (جس سے وہ شک اور انکار اور کفار کی ضد پر بیجا جوش سے محفوظ رہے) اور اس کے معاوضہ میں اس نے ان کو ایک جلد حاصل ہونے والی فتح (یعنی فتح خیبر) اور بہت سے اموال غنیمت دیئے۔ جن کو وہ

لیں گے اور اللہ نہایت زبردست اور بڑا حکمت والا ہے (پس قوت کی وجہ سے اس نے ان کو یہ چیزیں دیں اور حکمت کی وجہ سے ان کو ایک زمانہ تک التواء میں رکھا۔ دیکھو اے مسلمانو!) خدا نے تم سے بہت سے اموال غنیمت کا وعدہ کیا ہے جن کو تم لو گے۔ سو یہ (اموال جو تم کو فتح خیبر کے وقت حاصل ہوئے یا ہوں گے یہ) تو اس نے تمہیں جلدی دیدی جو کہ اس کا ایک انعام ہے) اور (اس کے ساتھ ایک انعام یہ کیا کہ) اس نے تم سے لوگوں کے ہاتھوں کو روک دیا (اور انہوں نے تم سے جنگ نہیں کی۔ حالانکہ وہ لڑنے کیلئے آئے تھے) اور یہ (اس لئے کیا) تا کہ ماننے والوں کیلئے خدا کی قدرت اور رسول کی رسالت پر) ایک نشانی ہو اور تمہیں سیدھے رستے پر چلائے (کیونکہ جو کافر ہنوز ایمان نہیں لائے لیکن وہ ہٹ دھرم بھی نہیں وہ اس کو دیکھ کر ایمان لائیں گے۔ اور تم چونکہ پہلے سے مومن ہو اس لئے تم کو اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ تمہارے ایمان کو قوت ہوگی اور تم سیدھے رستہ پر چلتے رہو گے) اور دوسرے (اموال غنیمت) جن پر تم ابھی قادر نہیں ہوئے۔ وہ خدا کے علم میں ہیں۔ اور اس لیے وہ بھی تم کو دلائے گا) اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (اس لئے نہ اس کے لئے ایسا کرنا ناممکن ہے۔ اور نہ کسی کو ایسا سمجھنے کی گنجائش ہے۔

کافروں کی خیریت اسی میں تھی کہ وہ نہ لڑتے

خیر ہم نے کہا ہے کہ ہم نے تم سے لوگوں کے ہاتھوں کو روک دیا۔ اور وہ تم سے نہیں لڑے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ ان کیلئے اسی میں خیریت تھی) اور اگر وہ کافر تم سے لڑتے تو وہ ضرور پیٹھ پھیر دیتے۔ پھر نہ ان کو کوئی سر پرست ملتا اور نہ مددگار۔ چنانچہ خدا نے یہ طریق مقرر کر رکھا ہے جو کہ پہلے سے ہوتا رہا ہے (کہ خدا اپنے جن بندوں سے نصرت کا وعدہ کر لیتا ہے وہ ضرور کامیاب ہوتے ہیں اور ان کے مقابلہ میں ان کے مخالفین کو ضرور شکست ہوتی ہے) اور آپ خدا کے اس طریق کو بدلا ہوا نہ پائیں گے۔ اور وہ (خدا جس نے تم سے اس وقت کفار کے ہاتھوں کو تم سے روکا اور اس طرح تم پر انعام کیا) وہی ہے جس نے بطن مکہ میں بعد اس کے کہ اس نے تم کو ان پر قابو دیا تھا ان کے ہاتھوں کو تم سے روکا (اور اس طرح تم پر انعام کیا تھا) اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روکا تھا (اور یہ بھی تم پر انعام تھا جس کی وجہ آئندہ معلوم ہوگی) اور (تمہارے ہاتھوں کو ان سے روکنے کی یہ وجہ نہ تھی کہ حق تعالیٰ کو ان کے جرائم کی خبر نہ تھی۔ کیونکہ) جو کچھ تم لوگ کرتے ہو اللہ اس کو ہمیشہ سے دیکھتا رہا ہے۔

وہ کافر جو بچا لئے گئے

چنانچہ وہ (جن سے تمہارے ہاتھوں کو روکا) وہ ہیں جنہوں نے کفر کا ارتکاب کیا اور تم کو مسجد حرام سے اور قربانی کے جانوروں کو بحالیکہ وہ رکے ہوئے تھے اپنی جگہ پہنچنے سے روکا (پس وہ ہرگز اس قابل نہ تھے کہ ان سے تمہارے ہاتھوں کو روکا جاتا) اور اگر کچھ ایسے مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن کو تم نہیں جانتے تھے۔ یعنی (اگر) یہ (نہ ہوتا) کہ تم انہیں بے خبری میں پامال کر دو گے جس پر تمہیں عیب لگے گا (تو اس وقت ہم ان کافروں کو بتلاتے لیکن چونکہ ان کی جان اور تمہاری آبرو بچانی منظور تھی اس لئے ہم نے تم کو جنگ سے روکا) تا کہ اللہ جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے (چنانچہ) اس نے ان مسلمانوں کی جان بچا کر اور تم کو قتل مومن کے عیب سے بچا کر اپنی رحمت میں داخل کر لیا چنانچہ) اگر وہ ان سے جدا ہو جاتے تو ہم ان لوگوں کو جنہوں نے ان میں سے کفر کیا ہے سخت تکلیف دہ عذاب دیتے (اور انہیں خوب قتل و غارت کراتے۔ خیر اس نے تمہارے ہاتھوں کو ان سے اس وقت روکا) جب کہ ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا۔ اپنے دلوں میں غیرت کو جاہلیت کی غیرت بنا دیا تھا (اور ان کو اس سے شرم آئی کہ مسلمان اس شان کے ساتھ اور بلا ان کی اجازت کے عمرہ کیوں کرتے ہیں) جس پر اللہ نے اپنے رسول پر بھی اور مومنین پر بھی سکون اتارا (کہ اس بیجا ضد پر جوش سے بے قابو نہ ہوئے اور اس

نے انہیں پرہیزگاری کی بات پر لگائے رکھا (اور انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں کی جو خدا کے یا حرم کی حرمت کے خلاف ہو) اور وہ لوگ اس کے مستحق اور اس کے اہل بھی تھے (کیونکہ اطاعت پیشہ لوگ تھے) اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے (اس لئے اس کو آپ کی اہلیت کا علم تھا۔ اس لئے اس نے ایسا کیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے بلا عمرہ کئے واپس ہو جانے سے کسی کو یہ شبہ نہ ہونا چاہیے کہ جو خواب آپ نے دیکھا تھا اور جس کی بناء پر آپ نے عمرہ کا ارادہ کیا تھا وہ غلط تھا۔ ہرگز نہیں بلکہ)۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ
مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ
فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا
يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي
التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى
سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا ہے جو (بالکل) مطابق واقع کے ہے کہ تم لوگ مسجد حرام (یعنی مکہ) میں ان شاء اللہ ضرور جاؤ گے امن وامان کے ساتھ کہ تم میں کوئی سر منڈاتا ہوگا اور کوئی بال کترا تا ہوگا تم کو کسی طرح کا اندیشہ نہ ہوگا سو اللہ تعالیٰ کو وہ باتیں معلوم ہیں جو تم کو معلوم نہیں پھر اس سے پہلے لگتے ہاتھ ایک فتح دے دی وہ اللہ ایسا ہے کہ اس نے اپنے رسول کو ہدایت دی اور سچا دین (یعنی اسلام) دے کر (دنیا میں) بھیجا ہے تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی گواہ ہے محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں (عموماً) وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز ہیں اور آپس میں مہربان ہیں اے مخاطب تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں کبھی سجدہ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضا مندی کی جستجو میں لگے ہیں ان (کی عبدیت) کے آثار بوجہ تاثیر سجدہ کے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں یہ (جو) ان کے اوصاف (مذکور ہوئے) توریت میں ہیں اور انجیل میں ان کا یہ وصف (مذکور) ہے کہ جیسے کھیتی اس نے اپنی سوئی نکالی پھر اس نے اس کو قوی کیا پھر وہ اور موٹی ہوئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوئی کہ (اپنے نشوونما سے) کسانوں کو بھی معلوم ہونے لگی تا کہ ان (کی اس حالت) سے کافروں کو جلا دے اللہ تعالیٰ نے ان صاحبوں سے جو کہ ایمان لائے ہیں اور نیک کام کر رہے ہیں مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی صداقت

تفسیر: اللہ نے اپنے رسول کو بالیقین سچا خواب دکھایا ہے چنانچہ تم انشاء اللہ مسجد حرام میں ضرور ایسی حالت میں داخل ہو گے کہ کوئی تم میں سر منڈائے ہوگا اور کوئی بال کٹائے۔ اور (کفار کا) کوئی خوف نہ ہوگا۔ پس (اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ ابھی کیوں نہ ہوا تو اس کا جواب یہ ہے کہ) اس نے وہ مصلحت جانی جس کو تم نے نہیں جانا (اور بے وقت عمرہ کا ارادہ کر دیا) پس (اس مصلحت کی بناء پر اس نے اس وقت عمرہ نہ ہونے دیا۔ اور) اس سے پہلے اس نے جلد حاصل ہونے والی فتح کر دی (اس میں حق تعالیٰ کے علم میں عمرہ سے پہلے خیبر کا فتح ہونا مصلحت تھا۔ اس لئے اسے مقدم کر دیا۔ پھر اس وقت عمرہ کے نہ ہونے میں اور بھی مصلحتیں تھیں۔ مثلاً یہ کہ یہ صلح مقدمہ ہے فتح مکہ کا چنانچہ اسی صلح کی ایک شرط کے خلاف ورزی کی بناء پر آپ نے مکہ پر فوج کشی کی تھی۔ الحاصل اے کافرو! تم رسول کو جھوٹا نہ جانو۔ بلکہ) وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر اس غرض سے بھیجا ہے کہ وہ اس کو تمام ادیان پر غالب کرے۔ چنانچہ تم اس کا غلبہ اور دوسرے ادیان کی مغلوبیت کھلی آنکھوں دیکھ رہے ہو) اور خدا (اس بات کا) کافی گواہ ہے پس تم اس کی تکذیب نہ کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ

دیکھو! محمدؐ خدا کے رسول ہیں۔ اور جو ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر نہایت سخت اور آپس میں بہت نرم ہیں۔ نیز (اے مخاطب) تو انہیں ایسی حالت میں رکوع وسجدہ کرنے والے دیکھتا ہے کہ وہ اللہ کی جانب سے فضل اور رضامندی کے خواہاں ہیں اور کوئی دنیاوی غرض مقصود نہیں ہے۔ نیز ان کی نشانی یعنی سجدہ کا نشان ان کے چہروں میں موجود ہے یہ ان کی حالت توراۃ میں موجود ہے (جو کہ ان پر بالکل مطابق ہے)۔

انجیل میں اصحاب کرام کی مثال

اور انجیل میں ان کی حالت یہ ہے کہ وہ ایسی کھیتی کے مانند ہیں جس نے اول اپنی کھونٹی نکالی۔ پھر ذرا اسے مضبوط کیا۔ پھر وہ موٹی ہوئی۔ جس پر وہ اپنے تنوں پر ایسی حالت میں کھڑی ہو گئی کہ اب وہ بونے والوں کو نہایت بھلی معلوم ہوتی ہے (اور اسے دیکھ کر ان کا دل باغ باغ ہوتا ہے اور یہ انجیل کی حالت بھی ان پر بالکل منطبق ہے۔ چنانچہ وہ ابتداء میں کچھ بھی نہ تھے۔ پھر نہایت کمزور حالت میں ان کا وجود ہوا۔ کیونکہ سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ مسلمان ہوئی تھیں جو کہ عورت اور تنہا ہونے کی وجہ سے نہایت کمزور۔ اور کھیتی کی کھونٹی کے مشابہ تھیں۔ پھر ترقی ہونی شروع ہوئی اور اب ان کی قوت کی یہ حالت ہے کہ عرب میں ان کی دھاک ہے۔ اور خدا اور رسول جو اس کھیتی کے بونے والے ہیں وہ اپنی اس کھیتی کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ اس قوت پر ان کو کیوں پہنچایا گیا ہے۔ اس لئے) تا کہ خدا ان سے کفار کو جلائے (پس جب توریت اور انجیل دونوں کی شہادت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ثابت ہے۔ تو اب لوگوں کو ضرور ایمان لے آنا چاہیے۔ کیونکہ) خدا نے ان لوگوں سے جو ان میں سے (جو کہ ان کے ساتھ ہیں دل سے) ایمان لے آئے۔ اور نیک کام کئے۔ بخشش اور بہت بڑے معاوضہ کا وعدہ کیا ہے (پس تم بھی ایمان لا کر ان کے ساتھیوں میں داخل ہو جاؤ اور مغفرت اور بڑے معاوضہ کے مستحق بنو)۔

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ①
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ
بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ② اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ
عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۤىِٕكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ③
اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاۗءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ④ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى
تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑤ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَاۗءَكُمْ فَاسِقٌۢ
بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ⑥ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ
فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ
وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۤىِٕكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ⑦
فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ⑧ وَاِنْ طَاۗىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا
فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْۗءَ اِلٰۗى
اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَاۗءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ⑨
اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ⑩

ترجمہ: سورۂ حجرات مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ اے ایمان والو اللہ اور رسول (کی اجازت) سے پہلے (کسی قول یا فعل میں) تم سبقت مت کیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ (تمہارے سب اقوال کو) سننے والا (اور تمہارے سب افعال کو) جاننے والا ہے اے ایمان والو تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور نہ ان سے کھل کر بولا کرو جیسے تم آپس میں کھل کر ایک دوسرے سے بولا کرتے ہو کبھی تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو بے شک جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ کے سامنے پست رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے

قلوب کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے خالص کر دیا ہے ان لوگوں کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے جو لوگ حجروں کے باہر سے آپ کو پکارتے ہیں ان میں اکثروں کو عقل نہیں ہے اور اگر یہ لوگ (ذرا) صبر (اور انتظار) کرتے یہاں تک کہ آپ خود باہر ان کے پاس آ جاتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا (کیونکہ ادب کی بات تھی) اور اللہ غفور رحیم ہے اے ایمان والو اگر کوئی شریر آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لائے (جس میں کسی کی شکایت ہو) تو خوب تحقیق کر لیا کرو کبھی کسی قوم کو نادانی سے کوئی ضرر نہ پہنچا دو پھر اپنے کئے پر پچھتانا پڑے اور جان رکھو کہ تم میں رسول اللہ (تشریف فرما) ہیں بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر وہ اس میں تمہارا کہنا مانا کریں تو تم کو بڑی مضرت پہنچے اور لیکن اللہ تعالیٰ نے تم کو ایمان (کامل) کی محبت دی اور اس کو تمہارے دلوں میں مرغوب کر دیا اور کفر اور فسق (گناہ کبیرہ) اور عصیان (گناہ صغیرہ) سے تم کو نفرت دے دی ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے فضل اور انعام سے راہ راست پر ہیں اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے اور اگر مسلمانوں میں دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان اصلاح کر دو پھر اگر ان میں کا ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو اس گروہ سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع ہو جائے پھر اگر وہ زیادتی کرنے والا) رجوع ہو جائے تو ان دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ اصلاح کر دو اور انصاف کا خیال رکھو بے شک اللہ انصاف والوں کو پسند کرتا ہے مسلمان تو سب بھائی ہیں سو اپنے دو بھائیوں کے درمیان اصلاح کر دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔

خوف خدا کی تاکید

تفسیر: اے مسلمانو! تم خدا اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو یعنی کوئی کام اپنی رائے سے نہ کرو بلکہ خدا و رسول کا اتباع کرو) اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کیونکہ خدا بڑا بخشنے والا اور بڑا جاننے والا ہے (جو کہ تمہارے اقوال کو سنتا اور تمہارے افعال کو جانتا ہے۔ پس اگر تم ان کی مرضی کے خلاف اپنی رائے سے کوئی کام کرو گے تو وہ اس پر تم کو سزا دے گا)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب

نیز اے مسلمانو! تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرو۔ اور ان سے بلند آواز سے بات نہ کرو جیسا کہ تم آپس میں بلند آواز سے بات کیا کرتے ہو (کیونکہ یہ ایک قسم کا سوء ادب ہے) مبادا تمہارے اعمال حبط ہو جائیں۔ اور تمہیں خبر بھی نہ ہو (کیونکہ منشا رفع صوت و جہر بالقول یا دل میں رسول کی عظمت نہ ہونا ہے۔ یا لا ابالی پن یا اس فعل کی برائی کا علم نہ ہونا۔ سو تیسری شق کا تو اب احتمال نہیں رہا۔ کیونکہ اس کی قباحت بتلا دی گئی ہے۔ اب دو صورتیں رہ گئیں۔ اول ایمان کے خلاف ہے۔ کیونکہ بغیر تعظیم رسول ایمان ہی نہیں ہو سکتا۔ اب رہی دوسری صورت یعنی لا ابالی پن سو اس میں بہت قوی احتمال ہے اس کا کہ اس کی وجہ سے آدمی کسی کفر اختیاری میں مبتلا ہو جائے اور وہ کفر موجب حبط اعمال ہو جائے جس کا سبب یہ جہر بالقول اور رفع صوت ہے۔ تم کو واضح ہو کہ) جو لوگ خدا کے رسول کے سامنے (بلا بناوٹ کے) آواز کو پست رکھتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کیلئے آزما لیا ہے۔ کیونکہ اس کا منشا رسول کی عظمت ہے۔ اور جس کے دل میں رسول کی عظمت ہے اس کے دل میں اس کے احکام کی بھی وقعت ہوگی۔ اور یہ ہی جڑ ہے تقویٰ کی) ان کیلئے مغفرت اور بہت بڑا معاوضہ ہے۔

پکارنے کو تنبیہ اور ان کی نشاندہی: (اے رسول) جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے (گستاخانہ انداز سے) پکارتے ہیں ان میں بہت سے بے سمجھ ہیں (اور بعض منافق ہیں جو قصداً توہین کرنا اور ایذا دینا چاہتے ہیں) اور اگر یہ لوگ دم لیتے۔ یہاں تک آپ خود (اپنے حوائج سے فارغ ہو کر) ان کے پاس آتے تو یہ ان کیلئے بہتر ہوتا (کہ یہ لوگ سوء ادب اور اس کے نتائج سے محفوظ رہتے) اور اللہ بڑا معاف کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے (کہ اس نے ان کیلئے کوئی سزا تجویز نہیں کی بلکہ صرف تنبیہ پر اکتفاء کیا)۔

فاسق کی خبر کی تحقیق: نیز اے مسلمانو! اگر کوئی خدا کا نافرمان تمہارے پاس کوئی خبر لایا کرے تو تم (اس کے مقتضا پر فوراً عمل نہ کرلیا کرو بلکہ) تحقیق کرلیا کرو (کہ یہ سچ ہے یا جھوٹ) مبادا تم لوگوں کو ناواقفیت سے کوئی صدمہ پہنچاؤ اور اس کے بعد تم اپنے کئے پر پشیمان ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع: اور یہ جان لو کہ تم میں خدا کا رسول ہے (جس کو خدا کی طرف سے وحی ہوتی ہے۔ پس اگر اسے دھوکا دینا چاہو گے تو بذریعہ وحی کے ان کو مطلع کردیا جائے گا۔ جس سے علاوہ ناکامی کے تم کو ندامت اٹھانی پڑے گی) اگر وہ بہت سی باتوں میں تمہارا کہنا مانتے (جیسا کہ تم چاہتے ہو) تو تم مشقت میں پڑ جاتے (کیونکہ تم کو اس کا علم نہیں ہے کہ کونسی بات اچھی ہے اور کونسی بری۔ اور کس میں نفع ہے اور کس میں نقصان۔ اور اگر علم بھی ہو تو نفس تم کو مقتضائے عقل سے پھیر کر اپنی خواہش کی طرف لاسکتا ہے۔ پس تم رسول سے اتباع کے خواہاں نہ ہو) لیکن اللہ نے ایمان کو تمہارا پسندیدہ بنایا اور اس کو تمہارے دلوں میں خوشنما بنایا۔ اور کفر اور فسق اور نافرمانی کو تمہارا ناپسندیدہ بنایا ہے۔ (پس تم اس کے مقتضاء کے موافق خود رسول کا اتباع کرو۔ چنانچہ) وہ لوگ (جو کفر وفسوق وعصیان کو ناپسند اور ایمان کو پسند کرتے ہیں) خدا کے فضل اور اس کے انعام سے صحیح چال چلنے والے ہیں۔ اور اللہ بڑا جاننے والا اور بڑا حکمت والا ہے (اس لیے وہ افعال کی راستی وناراستی سے واقف ہے اور صحیح افعال کا حکم اور ان ہی کی ترغیب دیتا ہے)۔

آپس میں اختلاف کی صورت میں صلح کی ترغیب: اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرادو۔ اب اگر ایک دوسرے زیادتی کرے اور مصالحت پر آمادہ نہ ہو تو جو زیادتی کرے اس سے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ حق تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹے۔ اب اگر وہ لوٹ آئے۔ (اور خدا کے حکم کے ماننے پر رضامند ہوجائے) تو ان میں (خدا کے حکم کے موافق) انصاف کے ساتھ صلح کرادو۔ کیونکہ خدا انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔ نیز (یہ حکم) صرف دو جماعتوں تک محدود نہیں بلکہ) تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پس (جس وقت دو مسلمانوں میں لڑائی ہو تو) تم اپنے دونوں بھائیوں میں صلح کرادیا کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو (مبادا صلح میں کسی خاص شخص کے ناجائز طور پر حامی بن جاؤ۔ امید ہے کہ (ایسا کرنے سے) تم پر رحم کیا جائے گا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ؀ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ

أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ
رَّحِيمٌ ﴿۱۲﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ
إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿۱۳﴾ قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا ۖ قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا
وَلَٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ
لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۴﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ
الصَّادِقُونَ ﴿۱۵﴾ قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۱۶﴾ يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ۖ قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم ۖ بَلِ اللَّهُ
يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿۱۷﴾ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۸﴾

ترجمہ: اے ایمان والو نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہئے کیا عجب ہے کہ (جن پر ہنستے ہیں) وہ ان (ہنسنے والوں) سے (خدا کے نزدیک) بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہئے کیا عجب ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنہ دو اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا (ہی) برا ہے اور جو (ان حرکتوں سے) باز نہ آویں گے تو وہ ظلم کرنے والے ہیں اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں اور (کسی کے عیب کا) سراغ مت لگاؤ اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس کو تو تم ناگوار سمجھتے ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تا کہ ایک دوسرے کو شناخت کرسکو اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا پورا خبردار ہے یہ گنوار کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے آپ فرما دیجئے کہ تم ایمان تو نہیں لائے لیکن یوں کہو کہ ہم (مخالفت چھوڑ کر) مطیع ہو گئے اور ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کا (سب باتوں میں) کہنا مان لو تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں سے ذرا بھی کم نہ کرے گا (کیونکہ) بے شک اللہ غفور و رحیم ہے پورے مومن وہ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر (عمر بھر کبھی) شک نہیں کیا اور اپنے مال اور جان سے خدا کے رستہ میں محنت اٹھائی یہ لوگ ہیں پورے سچے آپ فرما دیجئے کہ

کیا خدا تعالیٰ کو اپنے دین کی خبر دیتے ہو حالانکہ (یہ محال ہے کیونکہ) اللہ کو تو سب آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کی خبر ہے اور اللہ تعالیٰ سب چیزوں کا جاننے والا ہے یہ لوگ اپنے اسلام لانے کا آپ پر احسان رکھتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ مجھ پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تم کو ایمان ایمان کی ہدایت دی بشرطیکہ تم سچے ہو بے شک اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کی مخفی باتوں کو جانتا ہے اور تمہارے سب اعمال کو بھی جانتا ہے

تمسخر کی ممانعت

تفسیر: نیز اے مسلمانو! تم کو چاہیے کہ وہ (جن سے تمسخر کیا جاتا ہے خدا کے نزدیک) ان (تمسخر کرنے والوں) سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ وہ (جس سے تمسخر کیا جاتا ہے ان تمسخر کرنے والیوں سے (خدا کے نزدیک) بہتر ہوں۔

برے القاب اور عیب لگانے سے اجتناب کی تاکید

اور نہ اپنوں کو عیب لگایا کرو۔ اور نہ آپس میں ایک دوسرے کے برے نام رکھا کرو۔ کیونکہ ایسا کرنے سے تمہارا نام فاسق اور نافرمان ہوگا۔ اور) ایمان کے بعد نافرمانی برا نام ہے (پس لوگوں کو چاہیے کہ ان باتوں سے توبہ کریں) اور جو توبہ نہ کرے تو ایسے لوگ ظالم ہیں۔

بدگمانی اور غیبت وغیرہ کی ممانعت

نیز اے مسلمانو! تم بہت سے گمانوں سے بھی پرہیز رکھو (کیونکہ) بعض گمان جو بلا منشا صحیح ہوں) گناہ ہوتے ہیں (اس لئے اندیشہ ہے تمہارے گناہ میں مبتلا ہو جانے کا) اور دوسروں کی عیب جوئی نہ کیا کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے جس پر[1] تم اس کے اس فعل کو برا سمجھو (ایسا تو کوئی نہیں معلوم ہوتا۔ پس سمجھ لو کہ غیبت کرنا ایسا ہی ہے جیسے مردہ بھائی کا گوشت کھانا۔ جس کو سب لوگ ناپسند کرتے ہیں۔ پس تم غیبت نہ کیا کرو) اور خدا سے ڈرتے رہو۔ وہ بڑا رحمت کے ساتھ متوجہ ہونے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ (پس اگر تم توبہ کرو گے تو وہ توبہ قبول کرے گا۔ اور تم پر رحم کرے گا)۔

انسانی مساوات کی تلقین

نیز غیبت تمسخر وغیرہ کا منشا اصل میں اپنے کو اچھا اور دوسروں کو برا سمجھنا ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ) اے لوگو! ہم نے[2] تم کو ایک مرد (آدمؑ) اور ایک عورت (حواؑ) سے پیدا کیا ہے اور اس کے بعد ہم نے تم کو مختلف خاندان اور مختلف قبیلے بنا دیا ہے (نہ اس لئے کہ تم تفاخر کرو اور اپنے کو بڑا اور دوسروں کو حقیر سمجھو۔ بلکہ اس لئے) تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ پس تم ایک دوسرے کو حقیر نہ سمجھا کرو۔ کیونکہ) تم

---

[1] اقول هو معطوف علی یاکل ای ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا اکلا مستعقبا بکراهتکم ایاه وهذا لتوجیه معتفردت به وقال آخرون الفاء لصیحة اولسبحة والله اعلم ۱۲

[2] یاد رکھو کہ اس آیت میں شرافت نسبی کا انکار نہیں ہے۔ اور یہ مطلب نہیں ہے کہ شرافت نسب کوئی چیز نہیں کیونکہ نہ آدمؑ حواؑ سے پیدا ہونا اس کو مقتضی ہے اور نہ شعوب وقبائل کی غایت تعارف ہونا اور نہ تقویٰ کا موجب کراہت عند اللہ ہونا۔ جیسا کہ آجکل سمجھا اور سمجھایا جا رہا ہے۔ بلکہ اس میں صرف تکبر اور تفاخر کی نفی ہے۔ پس تعجب ہے کہ جس چیز کی آیت میں ممانعت تھی یعنی تکبر اس کے تو یہ لوگ خود مرتکب ہو رہے ہیں اور شرافت نسب کی نفی کر کے تکبر کا ارتکاب کر رہے ہیں کیونکہ اس انکار کا منشا محض تکبر ہی ہے اور جس چیز کی نفی نہیں تھی یعنی شرافت نسب اس کی نفی کر رہے ہیں اور افسوس ہے کہ اس بلا میں پست اقوام کے اہل علم بھی مبتلا ہیں۔ حالانکہ ان کا فرض تھا کہ وہ دوسروں کی اصلاح کرتے۔ اور ان کو قرآن کی تحریف اور تکبر سے روکتے۔ یاد رکھو کہ شرافت نسب جانوروں اور نباتات تک میں موجود ہے پھر کوئی وجہ نہیں کہ آدمیوں میں اس کا انکار کیا جائے۔ خوب سمجھ لو ۱۲

میں خدا کے نزدیک زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں خدا سے ڈرنے والا ہو۔ اب اگر تم اس کے حکم کے خلاف ورزی کرو گے تو وہ تمہیں سزا دے گا۔ کیونکہ) یقیناً اللہ بڑا جاننے والا اور بہت باخبر ہے (اس لئے اس سے تمہارا کوئی فعل چھپا نہیں رہ سکتا۔

ایمان کی حقیقت: یہاں تک عام طور پر مسلمانوں کی اصلاح فرما کر اب خاص منافقین کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ) بدو کہتے ہیں کہ ایمان لے آئے آپ ان سے کہئے کہ تم ایمان نہیں لائے (کیونکہ ایمان تصدیق قلبی اختیاری کا نام ہے) ہاں تم یہ کہو کہ ہم نے اطاعت قبول کر لی (اور علانیہ مخالفت چھوڑ دی) اور ایمان اب تک تمہارے دلوں میں نہیں گھسا (پس تم دعویٰ ایمان کو چھوڑ کر واقعی مومن بن جاؤ) اور اگر تم خدا اور رسول کا (دل سے) کہنا مانو گے تو وہ تمہارے اعمال میں سے کچھ کم نہ کرے گا۔ بلکہ تمہارے اعمال تم کو پورے دے گا۔ اور تمہارے گزشتہ قصوروں پر نظر نہ کرے گا۔ کیونکہ) وہ بڑا معاف کرنے والا اور بہت رحم والا ہے۔

مومن کامل کی تعریف: دیکھو اصلی مومن وہ ہیں جنہوں نے (دل سے) خدا کو اور اس کے رسول کو مانا پھر کسی وقت ان کو اس میں شک نہیں ہوا۔ اور انہوں نے اپنی جان و مال سے خدا کی راہ میں جہاد کیا۔ یہ ہیں سچے لوگ (اور ان کو مومن کہنا صحیح ہے نہ کہ تم کو کہ تم اعتقاداً دل میں شک رکھتے ہو اور عملاً جہاد سے جان چراتے ہو اور مال سے دریغ کرتے ہو) آپ ان سے کہئے کہ کیا تم خدا (کے علیم و خبیر ہونے) کو اپنا دین بتاتے ہو۔ حالانکہ وہ ان تمام چیزوں کو بھی جانتا ہے جو آسمانوں میں ہیں۔ اور ان کو بھی جو زمین میں ہیں اور (ان کی ہی تخصیص نہیں بلکہ) اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

ایمان کی دولت احسان خداوندی ہے

نیز وہ آپ پر احسان رکھتے ہیں کہ انہوں نے اطاعت قبول کر لی۔ آپ ان سے کہئے کہ تم اپنی اطاعت کا احسان مجھ پر نہ رکھو (میرا اس میں کیا فائدہ ہے) بلکہ خود خدا تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تم کو ایمان کی ہدایت کی۔ اگر تم درحقیقت سچے ہو (لیکن واقعہ یہ نہیں ہے کیونکہ) اللہ آسمانوں اور زمین کے تمام تعینات کو جانتا ہے اور ان کاموں کو دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو (اس لئے وہ جانتا ہے کہ تم اپنے دعوے میں جھوٹے ہو)۔

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝١ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا
شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝٢ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝٣ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ
مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝٤ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝٥
اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝٦ وَالْاَرْضَ
مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝٧ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى
لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝٨ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝٩

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ۝ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ۝
وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ
بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝

ترجمہ: سورۂ قٓ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں پینتالیس آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ قٓ قسم ہے قرآن مجید کی بلکہ ان کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ان کے پاس انہی (کی جنس) میں سے (کہ بشر ہیں) ایک ڈرانے والا پیغمبر آ گیا سو کافر لوگ کہنے لگے کہ (اول تو خود) یہ (ایک) عجیب بات ہے (بھلا جب ہم مرگئے اور مٹی ہوگئے تو کیا دوبارہ زندہ ہوں گے یہ دوبارہ (زندہ ہونا امکان سے) بہت ہی بعید بات ہے ہم ان کے ان جزاء کو جانتے ہیں جن کو مٹی (کھاتی اور) کم کرتی ہے اور اب تک ہمارے پاس (وہ) کتاب (یعنی لوح محفوظ) موجود ہے بلکہ سچی بات کو جبکہ وہ ان کو پہنچتی ہے جھٹلاتے ہیں غرض یہ کہ وہ ایک متزلزل حالت میں ہیں کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر کی طرف آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو کیسا (اونچا اور بڑا) بنایا اور (ستاروں سے) اس کو آراستہ کیا اور اس میں کوئی رخنہ تک نہیں اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں پہاڑوں کو جما دیا اور اس میں ہر قسم کی خوشنما چیزیں اگائیں جو ذریعہ ہے بینائی اور دانائی کا ہر رجوع ہونے والے بندے کے لئے اور ہم نے آسمان سے برکت (یعنی نفع) والا پانی برسایا پھر اس سے بہت سے باغ اگائے اور کھیتی کا غلہ اور لمبی لمبی کھجور کے درخت جن کے گچھے خوب گوندھے ہوئے ہوتے ہیں بندوں کے رزق دینے کے لئے اور ہم نے اس (بارش) کے ذریعہ سے مردہ زمین کو زندہ کیا (پس اسی طرح (سمجھ لو کہ مردوں کا) زمین سے نکالا ہوا ان سے پہلے قوم نوح اور اصحاب الرس اور ثمود اور عاد اور فرعون اور قوم لوط اور اصحاب ایکہ اور قوم تبع (تکذیب کرچکے) (یعنی) سب نے (اپنے اپنے) پیغمبروں کو جھٹلایا سو میری وعید (ان پر) محقق ہوگئی کیا ہم پہلی بار کے پیدا کرنے میں تھک گئے (کہ دوبارہ زندہ نہ کرسکیں) بلکہ یہ لوگ از سر نو پیدا کرنے کی طرف سے (محض بے دلیل) شبہ میں ہیں

قیامت کے ہونے میں کافروں کے اشکالات اور ان کا جواب

تفسیر: قسم ہے اس بڑی شان والے قرآن کی (کہ قیامت کا قصہ غلط نہیں ہے) بلکہ (مخالفین محض سراسر ہٹ دھرمی سے کام لے کر اس کا ناحق انکار کرتے ہیں چنانچہ) ان کو اس سے تعجب ہوا کہ ان کے پاس ان میں سے ایک ڈرانے والا آیا (حالانکہ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ یہ بات نئی نہیں۔ بلکہ ہمیشہ سے یوں ہی ہوتا آیا ہے) اس پر (انہوں نے ان کی رسالت کا انکار کیا جو کہ سراسر ہٹ دھرمی تھا اور اس انکار کی بناء پر) ان (ہٹ دھرم) منکروں نے کہا کہ یہ (قیامت کا قصہ) تو ایک عجیب بات ہے۔ بھلا کیا جس وقت ہم

مرجائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے (تو پھر کہیں زندہ ہوں گے) یہ تو ایک دور (از عقل) واپسی ہے (یہ حقیقت تھی ان کے انکار کی۔ لیکن ان کا انکار سراسر لغو ہے۔ کیونکہ اس کا مبنیٰ صرف یہ استبعاد ہے کہ جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو پھر کیونکر زندہ ہوں گے لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ) ہمیں وہ تمام چیزوں معلوم ہیں جو (ان کے مٹی ہونے تک) زمین ان میں سے کم کرے گی۔ اور (علاوہ اس علم کے) ہمارے پاس ایک دفتر ہے۔ جو (تمام چیزوں کو) محفوظ کئے ہوئے ہے۔ (پس جب کہ وہ چیزیں ہمارے علم میں بھی ہیں۔ اور ہمارے دفتر میں بھی۔ تو پھر ہم ان کا اعادہ کیوں نہیں کر سکتے۔ اور تم کو دوبارہ پہلی حالت پر کیوں نہیں لوٹا سکتے۔ پس ان کا یہ انکار کسی حجت صحیحہ پر مبنی نہیں) بلکہ انہوں نے ایک بالکل سچی بات کو جھٹلایا ہے جب کہ وہ ان کے پاس آئی اس لئے وہ گڑبڑ میں ہیں۔

زمین و آسمان کی بناوٹ سے سبق

پس (وہ جو ہماری قدرت علی الاحیاء کا انکار کرتے ہیں تو) کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اسے کیسے بنایا۔ اور (کیونکر) اسے زینت بخشی۔ اور اس میں درزیں نہیں (پھر کیا ان کا پیدا کرنا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے) اور (صرف یہ ہی نہیں بلکہ) ہم نے زمین کو پھیلایا۔ اور اس میں مضبوط پہاڑ قائم کئے اور اس میں ہر قسم کی بارونق چیزیں اگائیں (کیوں) ہر ایسے بندے کے سمجھانے اور نصیحت کو جو کہ خدا کی طرف رجوع ہو (پھر کیا ان کا پیدا کرنا اس سے بھی مشکل ہے)۔

پانی اور اس کے فوائد سے سبق: اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا۔ جس سے ہم نے باغات اور کٹی ہوئی کھیتی کے غلے اور لمبے لمبے کھجوروں کے درخت جن کیلئے تہ بتہ خوشے ہیں بندوں کے رزق کیلئے پیدا کئے۔ اور جس سے ہم نے مردہ (اور خشک) بستی کو زندہ (اور سرسبز) کر دیا (بس) یوں ہی (تمہارا زمین سے) نکلنا ہوگا (پھر ان واقعات کا مشاہدہ کر کے اپنے زندہ ہونے سے انکار سراسر بے معنی ہے۔ دیکھو اب بھی سمجھ جاؤ اس ہٹ دھرمی کا انجام اچھا نہیں ہے۔

رسولوں کا انکار پہلی امتوں میں: چنانچہ ان سے پہلے قوم نوح نے اور کنویں والوں نے اور ثمود نے اور عاد نے اور فرعون نے اور لوط کے بھائیوں نے اور بن والوں نے اور تبع کی قوم نے تکذیب کی۔ یعنی ان میں سے ہر ایک فرقہ نے رسولوں کو جھٹلایا۔ سو (اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس بات کی میں نے ان کو دھمکی دی تھی وہ ہوئی (یعنی ان پر عذاب آیا اور وہ ہلاک کر دیئے گئے۔ ارے نادانو! کیا تم اتنا نہیں سمجھتے کہ) کیا ہم پہلی مرتبہ کے پیدا کرنے سے تھک گئے (کہ اب دوبارہ پیدا نہیں کر سکتے۔ ایسا نہیں) بلکہ وہ نئی پیدائش کے متعلق (خواہ مخواہ کے) شبہ میں ہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ﴿١٦﴾ إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ ﴿١٧﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴿١٨﴾ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۖ ذَٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ ﴿١٩﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ ﴿٢٠﴾ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ﴿٢١﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ﴿٢٢﴾ وَقَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا

مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ۝ أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ ۝ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ۝ قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَٰكِن كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم بِالْوَعِيدِ ۝ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے جی میں جو خیالات آتے ہیں ہم ان کو بھی جانتے ہیں اور ہم (باعتبار علم کے) انسان کے اس قدر قریب ہیں کہ اس کی رگ گردن سے بھی زیادہ جب وہ اخذ کرنے والے فرشتے (اعمال کو) اخذ کرتے ہیں جو کہ دائیں اور بائیں طرف بیٹھے رہتے تھے یہاں تک کہ) وہ کوئی لفظ منہ سے نہیں نکالنے پاتا مگر اس کے پاس ہی ایک تاک لگانے والا تیار موجود ہوتا) ہے اور موت کی سختی (قریب) آ پہنچی یہ (موت) وہ چیز ہے جس سے تو بدکتا تھا اور (قیامت کے دن دوبارہ) صور پھونکا جائیگا (تو سب زندہ ہو جائیں گے) یہی دن ہوگا وعید کا اور ہر شخص اس طرح (میدان قیامت میں) آوے گا کہ اس کے ساتھ (دو فرشتے ہوں گے جن میں سے ایک اس کو اپنے ہمراہ لاوے گا اور ایک (اس کے اعمال کا) گواہ ہوگا تو اس دن سے بے خبر تھا سو اب ہم نے تجھ پر سے تیرا پردہ (غفلت کا) ہٹا دیا سو آج (تو) تیری نگاہ بڑی تیز ہے اور اس کے بعد فرشتہ جو اس کے ساتھ رہتا تھا عرض کرے گا کہ یہ وہ روزنامچہ) ہے جو میرے پاس تیار ہے (حکم ہوگا کہ ہر) ایسے شخص کو جہنم میں ڈال دو جو کفر کرنے والا ہو اور (حق سے) ضد رکھتا ہو اور نیک کام سے روکتا ہو اور حد (عبدیت) سے باہر ہو جانے والا ہو اور (دین میں) شبہ پیدا کرنے والا ہو جس نے خدا کے ساتھ دوسرا معبود تجویز کیا ہو سو ایسے شخص کو سخت عذاب میں ڈال دو اور وہ شیطان جو اس کے ساتھ رہتا تھا کہے گا کہ اے میرے پروردگار میں نے اس کو (جبراً) گمراہ نہیں کیا تھا لیکن یہ خود دور دراز کی گمراہی میں تھا ارشاد ہوگا میرے سامنے جھگڑے کی باتیں مت کرو (کہ بے سود ہیں) اور میں تو پہلے ہی تمہارے پاس وعید (ین) بھیج چکا تھا میرے ہاں (وہ) بات (وعید مذکور کی) نہیں بدلی جاوے گی اور میں (اس تجویز میں بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔

انسان کی پیدائش اور اس کے متعلق خدائی قدرت

تفسیر: اور (یہ تمام واقعات جو ہم اس وقت بیان کرتے ہیں بالکل صحیح ہیں۔ پس ان منکرین کو چاہیے کہ ان میں غور کریں۔ اور ان کے مقتضی پر عمل کریں۔ چنانچہ واقعات مذکورہ یہ ہیں) ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے (اور اس کا ایک نتیجہ تو یہ ہے کہ ہم اس کو دوبارہ بھی پیدا کر سکتے ہیں۔ اور دوسرا یہ کہ ہم اس کی کسی بات سے بے خبر نہیں ہیں) اور ہم ان چیزوں (تک کو) جانتے ہیں جو اس کے دل میں آتی ہیں۔ اور ہم اس سے اس کی رگ گردن سے بھی زیادہ قریب ہیں (کیونکہ رگ گردن کو اس سے محض اتصال صور سے ہے۔ جس کا اثر یہ ہے کہ اسے اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں۔ اور ہمیں اس سے اتصال معنوی ہے۔ جس کا اثر یہ ہے کہ ہم سے اس کی کوئی چیز مخفی نہیں رہ سکتی۔

انسانوں کے قول و فعل کیلئے نگراں: بالخصوص) جب کہ دو لینے والے (فرشتے) جن میں سے ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب بیٹھا ہوا ہے۔

اس کی تمام باتیں لیتے ہیں (اور اپنے دفتر میں لکھ لیتے ہیں۔ چنانچہ) وہ کوئی ایسی بات کہتا (کام کرنا تو درکنار) بجز اس کے کہ اس کے پاس ایک ایسا نگراں موجود ہوتا ہے جو (اسے لکھنے کے لئے) بالکل تیار ہوتا ہے[1] (اور اس لئے یہ خیال نہیں ہو سکتا کہ شاید اس کی غفلت کی وجہ سے کوئی بات اس سے رہ جائے)۔

موت کی آمد: اور موت کی بے ہوشی بھی یقیناً آئے گی (دیکھ اے انسان) یہ وہ ہے جس سے تو گریز کرتا تھا (لیکن نہ بچ سکا) اور (مردوں کو زندہ کرنے کیلئے) صور پھونکا جائے گا (دیکھ اے انسان) یہ وہ دن ہے جس کی (تجھے) دھمکی دی جاتی تھی (مگر تو اس کا انکار کرتا تھا۔ اور کسی طرح سے نہ مانتا تھا) اور ہر شخص ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کے ساتھ ایک (اسے پکڑ کر) لانے والا ہوگا اور ایک (اس کے ساتھ مدد کیلئے) حاضر ہوگا (جیسا کہ عام طور پر ملزموں کے ساتھ دو آدمی ہوتے ہیں۔ ایک اس کی رسی وغیرہ پکڑے ہوتا ہے۔ اور دوسرا مدد کیلئے ساتھ ہوتا ہے (دیکھ اے انسان) تو اس کے متعلق غفلت میں تھا۔ سو اب ہم نے تجھ سے تیرا پردہ اٹھا دیا۔ جس پر آج تیری آنکھ تیز ہے (اور تو اسے اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہے۔

کردار انسانی کی رپورٹ اور اس کی پیشی پر عدالت کا حکم

اور اس کا ساتھی (جو اسے لے کر[2] عدالت میں آیا ہے جس کو اول سابق کیا گیا ہے) کہے گا یہ جو میرے پاس ہے (اور میرے نگراں ہیں) حاضر ہے (اس کی بابت جو حکم ہو اس کی تعمیل کی جائے (اس پر حکم ہوگا کہ) تم دونوں سائق و شہید) ہر بڑے کفر کرنے والے معاند کو جو کہ اچھی باتوں سے روکتا اور حد سے تجاوز کرنے والا اور مبتلائے شک تھا جہنم میں ڈال دو۔ نیز جو خدا کے ساتھ دوسرے کے معبود کو پکارتا ہو سو اس کو (خصوصیت کے ساتھ) سخت عذاب میں ڈالو۔

بہکانے والے کی طرف سے صفائی کی سعی: اب اس کا مصاحب (جو اسے کفر کی تعلیم و ترغیب دیا کرتا تھا) کہے گا کہ اے ہمارے پروردگار میں نے اسے گمراہ نہیں کیا بلکہ وہ خود ایسی گمراہی میں مبتلا تھا جو (حق سے) بہت دور تھی۔ اس پر حق تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے سامنے مت جھگڑو میں تمہاری طرف وعید بھیج چکا تھا۔ (جس کو تم نے نہ مانا لہٰذا اس کا نتیجہ بھگتو) میرے یہاں بات نہیں بدلی جاتی (لہٰذا جو میں کہہ چکا ہوں کہ کفار کو عذاب ابدی حتمی طور پر دیا جائے گا اور وہ اس سے بچ نہیں سکتے وہ ضرور ہوگا) اور میں اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔ (کہ انہیں خواہ مخواہ سزا دوں۔ بلکہ یہ خود تمہارے کرتوتوں کی سزا ہے۔

يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ ۝ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ
غَيْرَ بَعِيدٍ ۝ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ۝ مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ
وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ۝ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ۝ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا
مَزِيدٌ ۝ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ
مِن مَّحِيصٍ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ۝

[1] مافعنا نى معنى الشهيد هو الحق وما فسر دابه وهم فتنبه له ۱۲ [2] ومعنى الشيطان ههنا فاسد فنبه له ۱۲

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۚ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۝ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۚ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ۝ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۚ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝

ترجمہ: جس دن کہ ہم دوزخ سے (کفار کو داخل کرنے کے بعد) کہیں گے کہ تو بھر بھی گئی اور وہ کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے اور جنت متقیوں کے قریب لائی جائے گی کہ کچھ دور نہ رہے گی اور ان سے کہا جاوے گا کہ) یہ وہ چیز ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا کہ وہ ہر ایسے شخص کے لئے ہے جو رجوع ہونے والا پابندی کرنے والا ہو جو شخص خدا سے بے دیکھے ڈرتا ہوگا اور رجوع والا دل لے کر آوے گا (اس کو حکم ہوگا کہ) اس جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ یہ دن ہے ہمیشہ رہنے کا ان کو بہشت میں سب کچھ ملے گا جو جو چاہیں گے اور ہمارے پاس اور بھی زیادہ (نعمت) ہے اور ہم ان (اہل مکہ) سے پہلے بہت سی امتوں کو (ان کی کفر کی شامت سے) ہلاک کر چکے ہیں جو قوت میں ان سے (کہیں) زیادہ تھے اور تمام شہروں کو جانتے تھے لیکن جب ہمارا عذاب نازل ہوا تو ان کو) کہیں بھاگنے کی جگہ بھی نہ ملی۔ اس میں اس شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جس کے پاس (فہیم) دل ہو یا وہ (کم از کم دل سے) متوجہ ہو کر (بات کی طرف) کان ہی لگا دیتا ہو اور ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے اس سب کو چھ دن میں پیدا کیا اور ہم کو تکان نے چھوا تک نہیں سو ان کی باتوں پر صبر کیجئے اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید کرتے رہئے (اور اس میں نماز بھی داخل ہے) آفتاب نکلنے سے پہلے (مثلاً صبح کی نماز) اور چھپنے سے پہلے (مثلاً ظہر و عصر) اور رات میں بھی ان کی تسبیح کیا کیجئے (اس میں مغرب و عشا آ گئی) اور فرض نمازوں کے بعد بھی اور سن رکھو کہ جس دن ایک پکارنے والا (فرشتہ یعنی اسرافیل) پاس ہی سے پکارے گا جس روز اس چیخنے کو بالیقین سب سن لیں گے یہ دن ہوگا (قبروں سے نکلنے کا ہم ہی (اب بھی) جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف پھر لوٹ کر آنا ہے جس روز زمین ان (مردوں) پر سے کھل جائے گی جبکہ وہ (میدان قیامت کی طرف) دوڑتے ہوں گے یہ ہمارے نزدیک ایک آسان جمع کر لینا ہے جو کچھ یہ لوگ کہہ رہے ہیں ہم خوب جانتے ہیں اور آپ ان پر (منجانب اللہ) جبر کرنیوالے (کر کے) نہیں (بھیجے گئے) ہیں تو آپ قرآن کے ذریعہ سے ایسے شخص کو نصیحت کرتے رہئے جو میری وعید سے ڈرتا ہو۔

تفسیر: جنتی اور جہنمی اپنے اپنے ٹھکانے کو: (یہ اس روز ہوگا) جس روز ہم جہنم سے کہیں گے کہ کیا تو بھر گئی اور وہ کہے گی کہ کیا کچھ اور بھی ہے (اگر ہو تو لائیے ابھی بہت گنجائش ہے) اور متقین کیلئے ایسی حالت میں جنت قریب لائی گئی ہوگی کہ وہ دور نہ ہوگی۔ یہ وہ ہے

جس کا تم سے ہر ایسے شخص کیلئے وعدہ کیا جاتا ہے جو کہ حق تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے والا اور اپنے افعال کی نگہداشت کرنے والا ہے یعنی اس کے لئے جو خدا سے بن دیکھے ڈرے اور اس کے پاس رجوع ہونے والا دل لائے۔ اچھا تم اس میں سلامتی کے ساتھ داخل ہونا۔ یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے (جس میں جنت میں ہمیشہ رہیں گے) اس میں ان کیلئے وہ کل چیزیں ہوں گی جو وہ چاہیں گے۔ اور ہمارے پاس اور بھی بہت کچھ ہے (جو ان کو بلا طلب دیا جائے گا)۔

پہلے منکرین کی گرفتاری کی یاد دہانی: اور ہم ان (منکرین) سے پہلے بہت سی ایسی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو گرفت میں ان سے زیادہ سخت تھے۔ جس پر انہوں نے شہروں کو چھان مارا تھا (اب تم بتاؤ) کیا (ان کیلئے ہلاکت سے) بچنے کی کوئی صورت تھی (اور کیا وہ بچ گئے۔ ہرگز نہیں۔ پس تم ان تمام واقعات سے عبرت حاصل کرو کیونکہ) اس (مذکورہ بالا بیان) میں نصیحت ہے اس کیلئے جس کے لئے دل ہو (اور اس قدر سمجھدار اور منصف مزاج ہو کہ اسے حق کے معلوم کرنے اور اس کے قبول کرنے کیلئے کوشش کی ضرورت نہ ہو) یا وہ کان دھر کرنے اور وہ متوجہ ہو (اور اس طرح کوشش کر کے حق کو معلوم کرے۔ یہ۔ اور اسے قبول کرے۔ خیر یہ مضامین تو ترغیب و ترہیب سے متعلق تھے)۔

زمین و آسمان کی پیدائش اور مسئلہ احیاءِ موتی: اور (ایک دلیل احیاءِ موتی کے ممکن ہونے کی یہ ہے کہ) ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور ان کے درمیانی چیزوں کو چھ دن میں پیدا کیا۔ اور ہمیں کوئی تکان لاحق نہیں ہوئی (پھر ہم باوجود اس قوت وقدرت کے ان لوگوں کو دوبارہ کیوں پیدا نہیں کر سکتے۔ ضرور کر سکتے ہیں اور ان کا انکار محض ہٹ دھرمی ہے) پس (اے رسول) جو کچھ یہ لوگ (آپ کی نسبت یا ہماری نسبت) کہتے ہیں اس پر آپ صبر کریں۔ اور طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہیں۔ اور رات کے ایک حصہ میں بھی اس کی تسبیح کریں۔ اور سجدہ (یعنی نماز) کے بعد بھی۔ اور جس روز ایک پکارنے والا ایک نزدیک جگہ[1] سے پکارے گا۔ یعنی جس روز یہ لوگ بھی واقعی طور پر اس روز کی آواز کو سنیں گے۔ اس روز تم اپنے کان سے یہ آواز سن لینا کہ یہ (قبروں سے) نکلنے کا دن ہے (لوگوں کا قبروں سے پس جبکہ تم بھی اور وہ بھی اپنے کانوں سے یہ آواز سن لیں گے پھر تو کوئی شک وشبہ اور جھگڑے کی بات نہ رہے گی۔

مرنے کے بعد زندہ ہونا: (الغرض) یہ یقینی بات ہے کہ ہم زندہ بھی کرتے ہیں اور مارتے بھی ہیں۔ اور ہماری طرف اس روز لوٹنا ہوگا جس روز ان پر سے زمین ایسی حالت میں پھٹے گی کہ وہ قبروں سے نکلنے میں اور میدان مناسب میں آنے میں) جلدی کرتے ہوں گے (گو یہ لوگ ان باتوں کو نہیں مانتے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ) یہ ایسا جمع کرنا ہے جو ہمارے لئے نہایت آسان ہے کیونکہ اس کیلئے صرف حکم دینے کی ضرورت ہے۔ اور اس کے سوا ہمیں اور کچھ نہیں کرنا پڑتا۔ خیر) ہم ان باتوں کو خوب جانتے ہیں جو یہ کہتے ہیں اور آپ ان کے مجبور کرنے والے نہیں ہیں۔ بس (آپ ان سے تعرض نہ کیجئے اور) جو کوئی میری دھمکی سے ڈرے اس کو قرآن کے ذریعہ سے نصیحت کرتے رہئے۔

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً ثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝١ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝٢ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝٣ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝٤ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝٥ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝٦ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝٧ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝٨ يُّؤْفَكُ

[1] نزدیک جگہ سے مراد یہ ہے کہ وہ ایسی جگہ ہوگی جہاں سے سب کو برابر آواز پہنچے گی اور اس لئے وہ مثل نزدیک کے ہوگی ۱۲

عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝ يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اٰخِذِيْنَ مَاۤ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَفِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝ وَفِيْۤ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَاۤ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ۝

ترجمہ: سورۂ ذریات مکہ میں نازل ہوئی اس کی ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ قسم ہے ان ہواؤں کی جو غبار وغیرہ اڑاتی ہوں پھر ان بادلوں کی جو بوجھ (یعنی بارش) کو اٹھاتے ہیں پھر ان کشتیوں کی جو نرمی سے چلتی ہیں پھر ان فرشتوں کی جو (حکم کے موافق اہل ارض میں چیزیں تقسیم کرتے ہیں تم سے جس (قیامت) کا وعدہ کیا جاتا ہے وہ بالکل سچ ہے اور (اعمال کی) جزا (وسزا) ضرور ہونے والی ہے قسم ہے آسمان کی جس میں (فرشتوں کے چلنے کے) راستے ہیں کہ تم (یعنی سب) لوگ (قیامت کے بارے میں مختلف گفتگو میں ہو اس سے وہی پھرتا ہے جس کو پھرنا ہوتا ہے غارت ہو جائیں بے سند باتیں کرنے والے جو کہ جہالت میں بھولے ہوئے ہیں اور وہ لوگ پوچھتے ہیں کہ روز جزا کب ہوگا (وہ اس دن ہوگا) جس دن وہ لوگ آگ پر رکھے جائیں گے (اور کہا جائے گا) اپنی اس سزا کا مزہ چکھو یہی ہے جس کی تم جلدی مچایا کرتے تھے بے شک متقی لوگ بہشتوں میں اور چشموں میں ہوں گے (اور) ان کے رب نے ان کو جو (ثواب) عطا کیا ہوگا وہ اس کو (خوشی خوشی) لے رہے ہوں گے (اور کیوں نہ ہو) وہ لوگ اس کے قبل (دنیا میں) نیکوکار تھے وہ لوگ رات کو بہت کم سوتے تھے اور اخیر شب میں استغفار کیا کرتے تھے اور ان کے مال میں سوالی اور غیر سوالی (سب) کا حق تھا اور یقین لانیوالوں کیلئے زمین (کی کائنات) میں بہت سی نشانیاں ہیں اور خود تمہاری ذات میں بھی پس کیا تم کو (پھر بھی) دکھلائی نہیں دیتا اور تمہارا رزق اور جو تم سے (قیامت کے متعلق) وعدہ کیا جاتا ہے (ان) سب (کا معین وقت) آسمان میں ہے تو قسم ہے آسمان اور زمین کے پروردگار کی کہ وہ (قیامت کا دن) برحق ہے (اور ایسا یقین جیسا تم باتیں کر رہے ہو۔

قیامت آ کر رہے گی

تفسیر: قسم ہے[1] (بخارات) اڑنے والوں (یعنی ہواؤں) کی پھر (قسم ہے) بوجھ (یعنی پانی سے بھرے ہوئے بادل) اٹھانے والیوں (یعنی ہواؤں) کی پھر (قسم ہے) نرم چلنے والیوں (یعنی ہواؤں) کی۔ پھر (قسم ہے) ایک[2] چیز ((یعنی بارش) کو (مختلف مقامات میں) تقسیم

[1] ان الفاظ کی تفسیر مفسرین نے دوسرے طریق پر بھی کی ہے جو کہ محتمل ہے واللہ اعلم ۱۲ [2] امرا میں یہ بھی احتمال ہے کہ وہ منصوب بنزع خافض ہو یعنی بامرنا ۱۲ واللہ اعلم ۱۲

کرنے والیوں (یعنی ہواؤں) کی کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ سچ ہے۔اور جزا ضرور واقع ہوگی (اور تمہارا انکار بالکل غلط ہے)۔

شک کرنے والوں کو تنبیہ

نیز قسم ہے راستوں والے آسمان کی کہ تم ایک ایسی بات میں ہو جو (حق سے) جدا ہے جس سے وہ (بہت سے) لوگ راہ راست سے پھرے جاتے ہیں۔(پس تم ایسی باتیں کر کے دوسروں کو گمراہ نہ کرو۔اور خود راہ راست پر آؤ) غارت ہوں یہ (حقائق ہیں) اٹکل لگانے والے جو جوش گمراہی میں بالکل بھولے ہوئے ہیں (اور انہیں خبر ہی نہیں کہ قیامت بھی آنے والی ہے چنانچہ) وہ (اعتراض کے طور پر) دریافت کرتے ہیں کہ آخر وہ جزاء کا دن کب ہوگا (ہم تو انتظار ہی میں رہے اور اب تک نہیں آیا۔لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ) اس روز ہوگا جس روز وہ آگ پر تاؤ دیئے جائیں گے (چنانچہ ان سے کہا جائے گا کہ) اپنے اس تاؤ کا مزہ چکھو۔یہ ہے وہ جس کی تم جلدی مچایا کرتے تھے۔

متقین اور ان کی اخروی زندگی کا حال

(برخلاف اس کے) پرہیزگار ایسی حالت میں باغوں اور چشموں میں ہوں گے کہ وہ ان چیزوں کو لینے والے ہوں گے۔جو کہ ان کے پروردگار نے ان کو دی ہیں۔کیونکہ وہ اس سے قبل نکوکار تھے۔چنانچہ وہ رات کے بہت کم حصہ میں سوتے تھے۔اور تڑکوں میں وہ معافی مانگتے تھے۔اور ان کے مالوں میں بھیک مانگنے والوں اور بے رزقوں کا حق تھا۔خیر یہ مضامین استطرادی تھے۔اب ہم پھر مضمون سابق کی طرف عود کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قیامت ضرور ہونے والی ہے)۔

قیامت کی دلیلیں: اور زمین میں یقین کرنے والوں کیلئے (امکان قیامت پر) بہت سے دلائل ہیں۔اور خود تمہارے اندر ہی (کیونکہ خود تم خدا کی مخلوق ہو پھر جبکہ خدا تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کر سکتا ہے تو دوسری دفعہ کیوں نہیں پیدا کر سکتا۔علیٰ ہذا تمہارا ہر روز سونا اور پھر جاگنا یہ بھی دلیل ہے امکان بعث کی) پس (جب کہ تمہاری آنکھوں کے سامنے اتنے دلائل ہیں تو) کیا تم کو دکھلائی نہیں دیتا (کہ تم اس کا انکار کرتے ہو)۔

رزق قیامت میں: اور آسمان میں تمہارا رزق بھی ہے اور وہ بھی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے پس (جس طرح تم کو رزق دیا جاتا ہے یوں ہی وہ قیامت بھی تمہارے پاس آجائے گی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے کیونکہ وہ دونوں ایک وقت میں معدوم اور اس کے بعد خدا کی قدرت سے موجود ہونے میں دونوں برابر ہیں۔پھر ایک چیز کا اقرار کر کے دوسری کا انکار کرنا محض بے معنی ہے) پس قسم ہے آسمان وزمین کے پروردگار کی۔وہ یوں ہی سچ (اور واقعی ویقینی ہے) جیسے تم بولتے ہو (جس میں تم کو کوئی شک وشبہ نہیں اے رسول)۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَاۗءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ

۳؎ ذات الحبک صحیح ترجمہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔شاہ صاحب نے جالی دار لکھا ہے اور مولوی عاشق الٰہی نے جالدار اور اس کو حباک کی جمع قرار دیا ہے اور حباک کے معنی جال لکھتے ہیں۔مگر لغت میں یہ معنی نہیں ملتے قاموس میں اس کے معنی طرائق النجوم لکھے ہیں مگر میری سمجھ میں اس کے معنی نہیں آئے حضرت مولانا نے فرمایا ہے نجوم کی قید جزو حقیقت نہیں اتفاقی ہے مطلق طرائق اس کے معنی ہیں اور یہاں طرائق الملکۃ مناسب ہے کمافی آیۃ اخری ولقد خلقنا فوقکم سبع طرائق اور اگر طرائق نجوم لیا جائے اس صورت میں صحیح ہوگا جب نجوم کو ثخن سموت نہیں مانا جائے اور متحرک بالذات بحرکۃ اغلیہ ۱۲

مِنْهُمْ خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ﴿٢٨﴾ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ ﴿٢٩﴾ قَالُوا كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٣٠﴾

ترجمہ: کیا ابراہیم کے معزز مہمانوں کی حکایت آپ تک پہنچی ہے اور یہ قصہ اس وقت میں تھا جبکہ وہ (مہمان) ان کے پاس آئے پھر ان کو سلام کیا ابراہیم نے بھی (جواب میں) کہا سلام اور کہنے لگے کہ) انجان لوگ (معلوم ہوتے) ہیں پھر اپنے گھر کی طرف چلے اور ایک فربہ بچھڑہ (تلا ہوا) لائے اور اس کو ان کے پاس (یعنی سامنے) لاکر رکھا کہنے لگے کہ آپ لوگ کھاتے کیوں نہیں تو ان سے دل میں خوف زدہ ہوئے انہوں نے کہا تم ڈرو مت اور ان کو ایک فرزند کی بشارت دی جو بڑا عالم ہوگا اتنے میں ان کی بی بی بولتی پکارتی آئیں پھر (یہ خبر سن کر تعجب سے) ماتھے پر ہاتھ مارا اور کہنے لگیں کہ (اول تو) بڑھیا (پھر) بانجھ فرشتے کہنے لگے کہ (تعجب مت کرو) تمہارے پروردگار نے ایسا ہی فرمایا ہے کچھ شک نہیں کہ وہ بڑا حکمت والا بڑا جاننے والا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا قصہ

تفسیر: آپ کو ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کا قصہ بھی پہنچا ہے (ذرا سنئے۔ اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ انہوں نے مجرمین کو کیسے سزا دی اور مومنین کو کیسے خوشخبری دی جس سے قیامت کا ثبوت بھی ہوتا ہے اور ایمان کی فضیلت بھی معلوم ہوتی ہے وہ قصہ یہ ہے کہ) جب وہ (مہمان) ان (ابراہیمؑ) کے پاس آئے جس پر انہوں نے کہا کہ ہم سلام کرتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ میری جانب سے بھی سلام ہے (اور دل میں خیال کیا کہ یہ) اوپرے آدمی ہیں (خدا جانے کون ہیں اور کیوں آئے ہیں) وہ اپنے گھر گئے اور ایک چکنا بچھڑا (تلا ہوا) لائے اور اسے انکے آگے رکھا (جس کو انہوں نے نہ کھایا) انہوں نے کہا کہ آپ کھاتے کیوں نہیں (لیکن اس پر بھی انہوں نے کھانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا) اب تو وہ ان سے کھٹکے (کہ خدا خیر کرے آخر یہ بات کیا ہے کہ یہ کھانا نہیں کھاتے اگر مہمان ہوتے تو انہیں کھانا ضرور کھانا چاہیے تھا) انہوں نے انداز سے پہچان کر یا ان کی قلبی حالت پر مطلع ہو کر) کہا کہ آپ ڈریں نہیں (ہم آدمی نہیں بلکہ فرشتے ہیں اور انہوں نے ان کو ایک صاحب علم لڑکے کی خوشخبری دی۔ اس پر ان کی بیوی چلا کر (ان کی طرف) متوجہ ہوئیں اور اپنا منہ پیٹ لیا۔ اور کہا کہ (کیا) بڑھیا بانجھ (بچہ جنے گی شرم نہیں آتی ایسی بات کہتے ہوئے) انہوں نے کہا کہ (آپ بگڑتی کیوں ہیں) آپ کے پروردگار نے یوں ہی کہا ہے یقیناً وہ بڑا حکمت والا اور بڑا جاننے والا ہے (پس اس کی بات خلاف واقع نہیں ہوسکتی۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۳۷﴾ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۴۰﴾ وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿۴۲﴾ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾

ترجمہ: ابراہیم کہنے لگے (کہ) اچھا تو (یہ بتلاؤ کہ) تم کو بڑی مہم کیا درپیش ہے اے فرشتو! فرشتوں نے کہا کہ ہم ایک مجرم قوم (یعنی قوم لوط) کی طرف بھیجے گئے ہیں تا کہ ہم ان پر کھنگر کے پتھر برسائیں جن پر آپ کے رب پاس (یعنی عالم غیب میں) خاص نشانیاں بھی ہیں (اور وہ) حد سے گزرنے والوں کے لئے (ہیں) اور ہم نے جتنے ایماندار تھے سب کو وہاں سے نکال کر علیحدہ کر دیا سو بجز مسلمانوں کے ایک گھر کے اور کوئی گھر مسلمانوں کا ہم نے نہیں پایا اور ہم نے اس واقعہ میں (ہمیشہ کے واسطے) ایسے لوگوں کے لئے ایک عبرت رہنے دی جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں اور موسیٰ کے قصہ میں بھی عبرت ہے جب کہ ہم نے ان کو فرعون کے پاس ایک کھلی ہوئی دلیل (یعنی معجزہ) دے کر بھیجا سو اس نے مع اپنے ارکان سلطنت کے سرتابی کی اور کہنے لگا کہ یہ ساحر یا مجنون ہے ہم نے اس کو اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا (یعنی غرق کر دیا) اور اس نے کام ہی ملامت کا کیا تھا اور عاد کے قصہ میں بھی عبرت ہے جبکہ ہم نے ان پر نامبارک آندھی بھیجی جس چیز پر گزرتی تھی (یعنی اشیاء میں سے کہ جن کی ہلاکت کا حکم تھا) اس کو ایسا کر چھوڑتی تھی جیسے کوئی چیز گل کر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور ثمود کے قصہ میں بھی عبرت ہے جبکہ ان سے کہا گیا اور تھوڑے دنوں چین کر لو سو اس سے ڈرانے پر بھی ان لوگوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی سو ان کو عذاب نے آ لیا اور وہ (اس عذاب کے آثار کو) کو دیکھ رہے تھے سو نہ تو وہ کھڑے ہی ہو سکے اور نہ ہم سے بدلہ لے سکے اور ان سے پہلے قوم نوح کا یہی حال ہو چکا تھا (یعنی) اس سبب سے کہ) وہ بڑے نافرمان لوگ تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سوال و جواب مہمانوں سے

تفسیر: یہ قصہ تو ہو چکا۔ اب) ابراہیمؑ نے کہا کہ اچھا تو اے فرستادو (تم یہ بتاؤ کہ) تمہارا (اصلی) کام کیا ہے (اور تم کس غرض سے بھیجے گئے ہو؟) انہوں نے کہا کہ ہمیں جرائم پیشہ لوگوں (قوم لوط) کی طرف بھیجا گیا ہے تا کہ ہم ان پر ایسی حالت میں مٹی کے پتھر[1] چھوڑیں کہ وہ آپ کے پروردگار کے یہاں بے اعتدالی پیشہ لوگوں (کی سزا) کیلئے نشان کئے ہوئے (اور پہلے سے مقرر کئے ہوئے) ہوں پس ہم نے ان مومنین کو جو اس (بستی) میں تھے (وہاں سے) روانہ کر دیا سو ہم نے اس میں بجز مسلمانوں کے ایک گھر کے دوسرا گھر نہ پایا (لہٰذا ان ہی کو چلتا کر دیا اور باقی پر پتھر برسا کر ہلاک کر دیا اور ہم نے اس (بستی) میں ان لوگوں کیلئے جو تکلیف دہ عذاب سے ڈریں نشانی چھوڑ دی (تا کہ وہ اس کی حالت دیکھ کر عذاب سے ڈریں)۔

انبیائے سابقین میں نشانیاں

اور (ہم نے) موسیٰ میں بھی (ایک نشانی چھوڑی۔ جب کہ ہم نے انہیں فرعون کی طرف حجت واضح دے کر بھیجا تھا۔ جس پر اس نے اپنی قوت کے بل پر منہ پھیرا اور کہا کہ یہ جادوگر ہے یا دیوانہ۔ جس پر ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو (عذاب میں) پکڑ لیا اور انہیں سمندر میں پھینک دیا۔ بحالیکہ وہ[2] قابل علامت افعال کا مرتکب تھا۔ اور (ہم نے) قوم عاد میں بھی (ایک نشانی چھوڑی) جب کہ ہم نے ان پر ایسی حالت میں ایک بے خبر آندھی بھیجی کہ جس چیز پر اس کا گزر ہوتا وہ اسے چورا ہی کر کے چھوڑتی تھی۔ اور (ہم نے) قوم ثمود میں بھی (ایک نشانی چھوڑی۔ جب کہ ان سے کہا گیا کہ تم ایک خاص وقت تک (خدا کی اطاعت کے ساتھ دنیاوی چیزوں سے) بہرہ اندوز ہو جس پر انہوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی جس پر ان کو مہلک عذاب[3] نے ایسی حالت میں آ پکڑا کہ وہ دیکھ رہے تھے (اور ان کو اس کے دفع پر قدرت نہ تھی) سو نہ وہ اٹھ سکے اور نہ وہ بدلہ لے سکے اور ان سے پہلے قوم نوح کو (عذاب نے پکڑا تھا) کیونکہ وہ بھی نافرمان لوگ تھے (خیر یہ مضامین استطرادی تھے اور اب ہم پھر مضمون بعث کی طرف عود کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ امکان بعث کے بعض دلائل تم کو معلوم ہو چکے)۔

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ۝ وَمِنْ كُلِّ
شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَلَا تَجْعَلُوْا
مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ
اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۝
وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ مَآ اُرِيْدُ
مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ

[1] مٹی کے پتھر مراد جھانویں اور کھنگر ہیں۔ جو کہ بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور اس لئے حجارہ کے ساتھ من طین کی قید بڑھائی گئی تا کہ خلقی پتھر کا شبہ نہ ہو ۱۲
[2] حال میں ضمیر اخذنا ہ ۱۲ [3] الصاعقۃ کل عذاب مہلک کذا فی القاموس ۱۲

ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝

ترجمہ: اور ہم نے آسمانوں کو (اپنی) قدرت سے بنایا اور ہم وسیع القدرت ہیں اور ہم نے زمین کو فرش (کے طور پر) بنایا سو ہم (کیسے) اچھے بچھانے والے ہیں اور ہم نے ہر چیز کو دو دو قسم بنایا ہے تاکہ تم (ان مصنوعات سے توحید کو) سمجھو تو تم اللہ ہی کی (توحید کی) طرف دوڑو میں تمہارے (سمجھانے کے لئے) اللہ کی طرف سے کھلا ڈرانے والا ہو کر آیا ہوں اور خدا کے ساتھ کوئی اور معبود مت قرار دو میں تمہارے واسطے اللہ کی طرف سے کھلا ڈرانے والا ہوں اسی طرح جو (کافر) لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کے پاس کوئی پیغمبر ایسا نہیں آیا جس کو انہوں نے ساحر یا مجنون نہ کہا ہو کیا اس بات کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے چلے آئے تھے بلکہ (وجہ اس اجماع کی یہ ہوئی کہ) یہ سب کے سب سرکش لوگ ہیں سو آپ ان کی طرف التفات نہ کیجئے کیونکہ آپ پر کسی طرح کا الزام نہیں اور سمجھاتے رہئے کیونکہ سمجھانا ایمان (لانے) والوں کو (بھی) نفع دے گا اور میں نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا ہے کہ میری عبادت کیا کریں میں ان سے (مخلوق کی) رزق رسانی کی درخواست نہیں کرتا ہوں اور نہ یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ مجھ کو کھلایا کریں اللہ خود ہی سب کو رزق پہنچانے والا قوت والا نہایت قوت والا ہے تو ان ظالموں کی سزا کی بھی باری (علم الٰہی میں) مقرر ہے جیسے ان کے (گذشتہ) ہم مشربوں کی باری (مقرر) تھی سو مجھ سے (عذاب) جلدی طلب نہ کریں غرض ان کافروں کے لئے اس دن کے آنے سے بڑی خرابی ہوگی جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

زمین وآسمان اور دوسری اشیاء کی تحقیق سے عبرت

تفسیر: اور (بعض یہ ہیں کہ) ہم نے آسمان کو اپنے ہاتھوں سے (یعنی خود بلا توسط احدی) بنایا۔ اور (ہمارے نزدیک یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ کیونکہ) ہم صاحب مقدور ہیں (اور اس لئے یہ تو کیا چیز ہے اس سے بھی کہیں بڑھ کر بنا سکتے ہیں) اور ہم نے زمین کو بچھایا سو (نہایت خوب بچھایا۔ کیونکہ) ہم نہایت عمدہ بچھانے والے ہیں اور ہم نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کئے (مثلاً آسمان و زمین، نور و ظلمت، سیاہی سفیدی، قوی وضعیف، امیر وغریب، عورت ومرد وغیرہ وغیرہ) کیا بعید ہے کہ تم ان کو دیکھ کر نصیحت قبول کرو (اور سمجھو کہ ایسے قادر مطلق کے سامنے مردوں کا زندہ کرنا کوئی بات نہیں) پس تم (انکار سے باز آؤ۔ اور) خدا کی طرف دوڑو۔ دیکھو میں تمہیں اس سے کھلا ڈرانے والا ہوں (پس اگر تم اس کی طرف نہ دوڑو گے تو وہ تمہیں سخت سزا دے گا) اور تم خدا کے سوا دوسرا کوئی معبود نہ بناؤ۔ دیکھو میں تم کو اس سے کھلا ڈرانے والا ہوں (پس اگر تم اس کے ساتھ کوئی اور معبود بناؤ گے تو وہ تمہیں نہایت سخت سزا دے گا۔ یہاں تک امکان بعث کے متعلق گفتگو تھی۔ اب ہم کہتے ہیں کہ جس طرح یہ لوگ ان باتوں پر آپ کو جادوگر یا دیوانہ کہتے ہیں)۔

انبیائے سابقین سے برتاؤ: یوں ہی وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے جو رسول بھی ان کے پاس آیا اسے جادوگر یا دیوانہ ہی کہتے تھے آخر کیا ان (مشرک) لوگوں نے (اپنے سلف سے) بطور وصیت کے یہ بات حاصل کی ہے کہ جب تمہارے پاس رسول آئے تو تم بھی یہ

ہی کہنا۔ نہیں یہ بات نہیں) بلکہ یہ لوگ گمراہی میں حد سے بڑھے ہوئے ہیں (جیسے پہلے لوگ تھے۔ اور جس طرح ان کی گمراہی ان کو یہ باتیں سمجھاتی تھی۔ یوں ہی ان کی گمراہی ان کو یہ باتیں سمجھاتی ہے) پس آپ ان سے اعراض کیجئے۔ کیونکہ (ایسا کرنے میں) آپ پر کوئی ملامت نہیں۔ اور صرف نصیحت کیجئے۔ کیونکہ وہ نصیحت ماننے والوں کو نفع دے گی۔

تخلیق انسان وجن سے منشائے خداوندی

اور (نصیحت کی ضرورت اس لئے ہے کہ) میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری پرستش کریں۔ (اور یہ مقصد بلا نصیحت کے حاصل نہیں ہوتا اس لئے نصیحت کی ضرورت ہے اور) میں ان سے یہ نہیں چاہتا کہ وہ مجھے کچھ دیں۔ اور نہ میں ان سے یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں کیونکہ اللہ خود بہت دینے والا، قوت والا اور مضبوط ہے (پس اسے اس کی کیا ضرورت ہے کہ کوئی اسے کچھ دے۔ یا وہ کھانا کھلائے۔ کیونکہ کھانے کا مقصد یہ ہے کہ غذا بدل ما یتحلل ہو کر اس کمزوری کو دور کرے جو تحلیل سے پیدا ہونے والی ہے۔ اور حق تعالیٰ کو اپنی ذاتی قوت ومضبوطی کی وجہ سے اس کی ضرورت نہیں۔ تو اسے کھانے کی کیا ضرورت ہے خیر آپ ان سے اعراض کیجئے) کیونکہ (ایک روز) ان ظالموں کی باری بھی آئے گی جیسے ان کے ہم مشربوں کی باری آچکی ہے۔ پس یہ ہم سے جلدی نہ مچائیں۔ پس بڑی خرابی ہے ان کافروں کیلئے ان کے اس دن کی جہت سے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے (کیونکہ وہ نہایت خطرناک ہوگا)۔

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ
وَالطُّوْرِ ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿۲﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿۳﴾ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ﴿۴﴾ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ﴿۵﴾
وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ﴿۸﴾ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ﴿۹﴾
وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ﴿۱۰﴾ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۱۲﴾
يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ
اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿۱۷﴾ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ
عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ
وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ كُلُّ امْرِئٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ
وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ

لَهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ﴿٢٤﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٢٥﴾ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿٢٦﴾ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ ﴿٢٧﴾ إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴿٢٨﴾

ترجمہ: سورۂ طور پر مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ قسم ہے طور (پہاڑ) کی اور اس کتاب کی جو کھلے ہوئے کاغذ میں لکھی ہے اور قسم ہے بیت العمور کی اور قسم ہے اونچی چھت کی (مراد آسمان ہے) اور (قسم ہے) دریائے شور کی جو پانی سے پر ہے کہ بے شک آپ کے رب کا عذاب ضرور ہو کر رہے گا کوئی اس کو ٹال نہیں سکتا (اور یہ اس روز واقع ہوگا) جس روز آسمان تھرتھرانے لگے گا اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) ہٹ جاویں گے تو جو لوگ جھٹلانے والے ہیں (اور) جو (تکذیب کے) مشغلہ میں بے ہودگی کے ساتھ رہے ہیں ان کی اس روز کم بختی آئے گی جس روز کہ ان کو آتش دوزخ کی طرف دھکے دے کر لاویں گے یہ وہی دوزخ ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے تو کیا یہ بھی سحر ہے (دیکھ کر بتلاؤ) یا یہ کہ تم کو (اب بھی) نظر نہیں آتا اس میں داخل ہو پھر خواہ (اس کی) سہار کرنا یا سہار نہ کرنا تمہارے حق میں دونوں برابر ہیں جیسا تم کرتے تھے ویسا ہی تم کو بدلا دیا جائے گا متقی لوگ بلاشبہ (بہشت کے) باغوں اور سامان عیش میں ہوں گے اور ان کو جو چیزیں ان کے پروردگار نے دی ہوں گی اس سے خوشدل ہوں گے اور ان کا پروردگار ان کو عذاب دوزخ سے محفوظ رکھے گا خوب کھاؤ اور پیو مزہ کے ساتھ اپنے عملوں کے بدلہ میں تکیہ لگائے ہوئے تختوں پر جو برابر بچھائے ہوئے ہیں اور ہم ان کا گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والیوں (یعنی حوروں سے بیاہ کردیں گے اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ایمان میں ان کا ساتھ دیا ہم ان کی اولاد کو بھی (درجہ میں) ان کے ساتھ شامل کردیں گے اور ان کے عمل میں سے کوئی چیز کم نہیں کریں گے ہر شخص اپنے اعمال (کفریہ) میں محبوس (فی النار) رہے گا اور ہم ان کو میوے اور گوشت جس قسم کا ان کو مرغوب ہو روز افزوں دیتے رہیں گے اور وہاں آپس میں (بطور خوش طبعی) کے جام شراب میں چھینا جھپٹی بھی کریں گے اس میں نہ بک بک لگے گی کیونکہ نشہ نہ ہوگا اور نہ کوئی بیہودہ بات ہوگی ان کے پاس ایسے لڑکے آویں جاویں گے جو خالص انہی کے لئے ہوں گے گویا حفاظت سے رکھے ہوئے موتی ہیں اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات چیت کریں گے یہ بھی کہیں گے کہ (بھائی) ہم تو اس سے پہلے اپنے گھر (یعنی دنیا میں انجام کار سے) بہت ڈرا کرتے تھے سو خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچا لیا ہم اس سے پہلے (یعنی دنیا میں) اس سے دعائیں مانگا کرتے تھے واقعی وہ بڑا محسن اور مہربان ہے۔

عذاب خداوندی

تفسیر: قسم ہے طور کی۔ اور ایک ایسے نوشتہ کی[1] جو ایک کھلی ہوئی جلی یا روق میں لکھا ہوا ہو۔ اور آباد گھر کی[2] اور اونچی چھت (یعنی

[1] تنکیر الکتاب یدل علی انہ لیس المراد بہما کتاب معین ۱۲ [2] آباد گھر سے مراد یا خانہ کعبہ ہے۔ یا بیت المعمور معروف جو کہ ساتویں آسمان پر ایک عبادت خانہ ہے فرشتوں کا ۱۲

اور ابلتے دریا کی۔ کہ تیرے پروردگار کا عذاب ضرور واقع ہونے والا ہے۔ اور اس کو کوئی ہٹانے والا نہیں (اور اس روز واقع ہونے والا ہے) جس روز آسمان ڈانواڈول ہوگا۔ اور پہاڑ اپنی جگہ سے حرکت کریں گے پس بڑی خرابی ہے اس روز ان جھٹلانے والوں کی جو فضول باتوں میں مصروف ہو کر کھیل رہے ہیں (یعنی اس روز) جس روز ان کو جہنم کی طرف دھکیلا جائے گا (چنانچہ اس وقت ان سے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ آگ (جس کا تم سے وعدہ کیا تھا اور) جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے اب بتلاؤ کیا یہ جادو ہے۔ یا تم (اسے دیکھتے نہیں ہو۔ اچھا اس میں داخل ہو۔ پھر خواہ صبر کرو یا نہ کرو تمہارے لئے دونوں برابر ہیں (اور تم کسی حال میں اس سے نکالے نہیں جا سکتے۔ تم پر ظلم نہیں بلکہ) تم کو اپنے کاموں کا بدلہ دیا جاتا ہے۔ جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے (یہ حالت تو کفار کی ہوگی۔

نیکوکار کیلئے سامان عیش: اور برخلاف اس کے) پرہیزگار خوش ہونے کی[1] حالت میں باغوں اور عیش میں ہوں گے بدیں وجہ کہ اللہ نے ان کو یہ چیزیں دی ہیں اور ان کو ان کے رب نے دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھا ہوگا (نیز ان سے کہا گیا ہوگا کہ) تم لوگ اپنے اعمال کے بدلے میں جو تم کیا کرتے تھے قطار در قطار بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے خوب کھاؤ پیو خدا تمہارا[2] کھانا پینا ہضم کرے اور ہم نے ان کی بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے شادی کر دی ہوگی۔

ایمان والوں کی مومن اولاد کے ساتھ سلوک

اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ذریعہ سے ان کی پیروی کی ان کے ساتھ ہم ان کی اولاد کو بھی ملا دیں گے اور ہم ان کے عمل میں سے کچھ کم نہ کریں گے (کیونکہ ہمارا قاعدہ ہے کہ) ہر شخص اپنے عمل پر قائم ہے[3] (اور اس کے اعمال میں سے دوسرے کو حصہ نہیں دیا جاتا) اور ہم میوے سے اور گوشت سے جس قسم کے وہ چاہیں گے ان کی مدد کریں گے۔ نیز وہ اس میں (دوستانہ خوش طبعی کے طور پر) ایک دوسرے سے جام شراب چھینتے ہوں گے۔ جس میں نہ بیہودہ باتیں کرنے کا اثر ہوگا۔ اور نہ گنہگار کرنے کا۔ (جیسا کہ دنیاوی شراب میں ہوتا ہے)۔ اور ان کے پاس ان کیلئے چھوکرے گویا کہ وہ اپنی صفائیوں میں) چھپے ہوئے موتی ہیں (جو کہ گرد و غبار سے محفوظ ہوتے ہیں ان کی خدمت کے لئے) چکر لگاتے ہوں گے۔ اور وہ (جنتی لوگ) آپس میں پوچھ پاچھ کرتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں گے (چنانچہ) وہ (اپنے اثنائے گفتگو میں) کہیں گے کہ ہم تو اس سے پہلے (دنیا میں) اپنے گھر والوں میں بہت ڈر رہے تھے (کہ دیکھئے ہمارا انجام کیا ہوتا ہے) سو خدا نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں (آگ تو در کنار) گرم ہوا کے عذاب سے (بھی) بچا لیا (کیونکہ وہ پہلے (دنیا میں) اسی کو پکارتے تھے واقعی وہ بڑا سلوک کرنے والا۔ اور بڑا رحم والا ہے۔ یہ واقعات بالکل صحیح ہیں۔

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾
قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ
طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾

---

[1] فی القاموس الفاکہ طیب النفس ضحوک ۱۲ [2] فیہ اشارۃ الی ان قولہ ہنیئا دعاء لہم ای ہنیا لکم ما احکم وشرہتم وہو جملہ معترضۃ واللہ اعلم ۱۲ [3] قال فی القاموس رہن ثبت ودام ودوام اور فالرہن اما بمعنی الراہن الثابت والدائم او بمعنی المرہون ای المثبت والمدام۔ والمعنی المشہور لا یساعد المقام واللہ اعلم ۱۲

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ؕ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ؕ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ؕ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ؕ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ؕ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ؕ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ؕ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۚ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ؕ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ؕ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ؕ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ؕ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۙ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ؕ

ترجمہ: تو آپ سمجھاتے رہئے کیونکہ آپ بفضلہ تعالیٰ نہ تو کاہن ہیں اور نہ مجنون ہیں (جیسا یہ مشرکین کہتے ہیں) ہاں کیا یہ لوگ یوں (بھی) کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہیں (اور) ہم ان کے بارے میں حادثہ موت کا انتظار کر رہے ہیں آپ فرما دیجئے کہ (بہتر) تم منتظر رہو سو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں کیا ان کی عقلیں ان کو ان باتوں کی تعلیم کرتی ہے یا یہ کہ یہ شریر لوگ ہیں ہاں کیا یہ (بھی) کہتے ہیں کہ انہوں نے اس قرآن کو خود گھڑ لیا ہے بلکہ یہ لوگ تصدیق نہیں کرتے تو یہ لوگ اس طرح کا کام کلام بنا کر لے آئیں اگر یہ (اس دعویٰ میں) سچے ہیں (آگے توحید کے متعلق گفتگو ہے کہ) کیا یہ لوگ بدوں کسی خالق کے خود بخود پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود اپنے خالق ہیں یا انہوں نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا بلکہ یہ لوگ (بوجہ جہل کے توحید کا) یقین نہیں لاتے کیا ان لوگوں کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں یا یہ لوگ (اس محکمہ نبوت کے) حاکم ہیں کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے کہ اس پر (چڑھ کر آسمان کی) باتیں سن لیا کرتے ہیں تو ان میں جو (وہاں کی) باتیں سن آتا ہو وہ (اس دعویٰ پر) کوئی صاف دلیل پیش کرے کیا خدا کے لئے بیٹیاں اور تمہارے لئے بیٹے تجویز ہوئے ہیں کیا آپ ان سے کچھ معاوضہ (تبلیغ کا) مانگتے ہیں کہ وہ تاوان ان کو گراں معلوم ہوتا ہے کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے کہ یہ لکھ لیا کرتے ہیں کیا یہ لوگ کچھ برائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں سو یہ کافر خود ہی (اس) برائی میں گرفتار ہوں گے کیا ان کا اللہ کے سوا کوئی معبود ہے اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے پاک ہے اور اگر وہ آسمان کے ٹکڑے کو دیکھ لیں کہ گرتا ہوا آ رہا ہے تو یوں کہہ دیں کہ یہ تو تہ بتہ جما ہوا بادل ہے تو ان کو رہنے دیجئے یہاں تک کہ ان کو اپنے اس دن سے سابقہ ہو جس میں ان کے ہوش اڑ جائیں گے جس دن ان کی تدبیریں ان کے کچھ بھی کام نہ آویں گے اور نہ (کہیں سے) ان کو مدد ملے گی اور ان ظالموں کے لئے

قبل اس (عذاب) کے بھی عذاب ہونے والا ہے (جیسے قحط و قتل بدر) لیکن ان میں اکثر کو معلوم نہیں اور آپ اپنے رب کی (اس) تجویز پر صبر سے بیٹھے رہئے کہ آپ ہماری حفاظت میں ہیں اور اٹھتے وقت (مجلس سے یا سونے سے) اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیا کیجئے اور رات میں بھی اس کی تسبیح کیا کیجئے (مثلاً عشاء) اور ستاروں سے پیچھے بھی۔

کافروں کے بکواس کی تردید

تفسیر: سو (اے رسول) آپ (یہ واقعات لوگوں کو سنا کر ان کو) نصیحت کیجئے کیونکہ آپ اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہیں (جن کے جن تابع ہوتے ہیں۔ اور وہ جنوں کے ذریعہ سے جھوٹی سچی غیب کی خبریں دیتے ہیں) اور نہ دیوانے۔ (اور یہ لوگ جو آپ کو کاہن یا دیوانہ کہتے ہیں بالکل غلط ہے۔ بلکہ آپ جو کچھ کہتے ہیں ہماری وحی سے کہتے ہیں) اچھا کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ ایک شاعر ہیں (جو کہ تخیلات باطلہ کو عمدہ پیرایہ میں لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ اور) جن کے متعلق ہم گردش زمانہ کے منتظر ہیں (بہت خوب) آپ ان سے کہہ دیجئے کہ (اچھا صاحبو!) تم انتظار کرتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں (دیکھیں کس کا انتظار صحیح ثابت ہوتا ہے۔

بکواس کی وجہ

اچھا وہ جو یہ باتیں کرتے ہیں تو) کیا ان کی عقلیں انہیں ایسا کرنے کو کہتی ہیں یا وہ گمراہی میں حد سے بڑھے ہوئے لوگ ہیں (ان کی عقلیں ہرگز نہیں ایسا نہیں کہہ سکتیں۔ بلکہ ان کی گمراہی ان سے ایسی باتیں کہلاتی ہے) اچھا کیا وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس نے یہ (قرآن) جھوٹ بنالیا ہے (ہاں وہ ضرور کہتے ہیں لیکن یہ کہنا صحیح نہیں) بلکہ وہ مانتے نہیں (اس لئے یہ باتیں بناتے ہیں) پس (اگر درحقیقت یہ ان ہی کا بنایا ہوا ہے تو) وہ ایسی ہی (بنائی ہوئی) بات لے آئیں۔ اگر وہ سچے ہیں (کیونکہ وہ ان سے کسی بات میں کم نہیں ہیں جب وہ بنا سکتے ہیں تو یہ بھی ضرور بنا سکتے ہیں۔ لیکن ہم کہے دیتے ہیں کہ وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکتے پس ثابت ہوا کہ یہ بنایا ہوا نہیں ہے۔ بلکہ درحقیقت خدا کا نازل کیا ہوا ہے۔

خدا کا انکار بے عقلی ہے

نیز وہ جو خدا کو نہیں مانتے تو کیا خدا ان کا اور آسمان و زمین کا خالق نہیں ہے اور) کیا وہ آپ ہی آپ بلا پیدا کئے پیدا ہو گئے۔ یا وہ خود خالق ہیں (کہ ان پر کسی کی اطاعت واجب نہیں ہے اگر وہ خود خالق ہیں تو) کیا انہوں نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے (کچھ بھی نہیں) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) وہ (خدا کی باتوں پر ناحق) یقین نہیں لاتے (نیز وہ کہتے ہیں کہ خدا نے اس کو رسالت کیوں دی تو کیا خدا کے خزانے ان کے پاس ہیں۔ یا وہ (خدا کے خزانوں کے) داروغہ ہیں (کہ جس کو وہ چاہیں اس کو دیں۔ کچھ بھی نہیں۔ پس یہ اعتراض بھی سراسر لغو ہے۔ نیز وہ دعوی کرتے ہیں کہ یہ باتیں خدا نے نہیں کہیں۔ اور خدا ان باتوں کو پسند نہیں کرتا تو) کیا ان کے پاس سیڑھی ہے۔ جس پر چڑھ کر وہ (خدا کی باتیں) سنتے ہیں پس (اگر ایسا ہے تو) ان میں جو سننے والا ہے وہ کوئی کھلی حجت لائے (لیکن ان کے پاس حجت کہاں۔ پس ان کا یہ دعویٰ بھی غلط ہے)۔

غلط دعوی اور ان کی تردید

نیز وہ دعوی کرتے ہیں کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں لیکن کوئی ان سے پوچھے کہ) کیا اس کیلئے بیٹیاں ہیں (جو کہ ان کے نزدیک عار کی چیز ہیں) اور تمہارے لئے بیٹے (کس قدر نامعقول بات ہے پس یہ دعوی بھی غلط ہے۔ نیز وہ آپ کی رسالت کا انکار کرتے ہیں تو)

کیا آپ ان سے کوئی معاوضہ مانگتے ہیں کہ وہ تاوان میں دبے جاتے ہیں یا ان کے قبضہ میں مغیبات ہیں کہ وہ انہیں لکھ لیتے ہیں (پھر وہ آپ کی باتوں کو اپنے نوشتہ سے ملا کر دیکھتے ہیں اور آپ کی باتوں کے ان کے نوشتہ کے خلاف ہونے سے وہ ان پر جھوٹ ہونے کا حکم لگاتے ہیں کچھ بھی نہیں۔ پس یہ انکار بھی ان کا محض بلا وجہ ہے) اچھا کیا وہ (ان کے خلاف) کوئی تدبیر کرنا چاہتے ہیں۔ (بیشک وہ ایسا کرنا چاہتے) سو تم کو واضح ہو کہ جو کافر ہیں وہ پیچ ہی میں آئیں گے۔ نیز وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ خدا کے سوا اور بھی معبود ہیں۔ سو ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ) کیا واقعی خدا کے سوا کوئی معبود ہے (اگر ہے تو اس کا ثبوت دو۔ لیکن انکے پاس ثبوت کہاں۔ لہٰذا ان کا یہ دعویٰ غلط ہے اور) پاک ہے۔ خدا ان کے شرک سے (ان باتوں سے معلوم ہوا کہ ان کے تمام دعاوی لغو ہیں مگر باوجود اس کے وہ ان پر جمے ہوئے ہیں)۔

ہٹ دھرمی کی انتہا

اور (ان کی ہٹ دھرمی یہاں تک بڑھی ہوئی ہے کہ) اگر وہ آسمان کا ایک ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں تو کہیں گے کہ یہ تو ابر ہے جو کہ بتہ بتہ جما ہوا ہے۔ پس (جبکہ ان کے عناد کی یہ حالت ہے تو اب ان کیلئے کوئی حجت نافع نہیں۔ لہٰذا) آپ ان کو چھوڑ دیجئے تا کہ انہیں اس دن کا سامنا ہو جس میں وہ مبتلائے عذاب ہوں گے۔ یہ وہ دن ہے جس میں ان کی کوئی تدبیر ان کے کچھ کام نہ آئے گی اور نہ ان کی کسی قسم کی مدد کی جائے گی۔ خیر یہ تو ہوہی گا) اور اس سے پہلے بھی ان ظالموں کیلئے عذاب ہے۔ یہ باتیں بالکل صحیح ہیں) مگر بہت سے لوگ جانتے نہیں (اور خواہ مخواہ انکار کرتے ہیں۔

صبر کی تلقین: نیز اے رسول آپ انہیں چھوڑ یئے) اور اپنے رب کے فیصلہ کے انتظار میں صبر کیجئے (کیونکہ آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں (اور ہم آپ کی کافی حفاظت کر رہے ہیں) اور جس وقت آپ اٹھیں اس وقت بھی اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کریں۔ یا رات کے ایک حصہ میں بھی اس کی تسبیح کریں۔ اور ستاروں کے پیٹھ موڑنے کے وقت بھی۔

سورۃ النجم مکیۃ وھی اثنتان وستون اٰیۃ وثلث رکوعات بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالنَّجۡمِ اِذَا ہَوٰی ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمۡ وَمَا غَوٰی ﴿۲﴾ وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡہَوٰی ﴿۳﴾ اِنۡ ہُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی ﴿۴﴾ عَلَّمَہٗ شَدِیۡدُ الۡقُوٰی ﴿۵﴾ ذُوۡ مِرَّۃٍ ؕ فَاسۡتَوٰی ﴿۶﴾ وَہُوَ بِالۡاُفُقِ الۡاَعۡلٰی ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ﴿۸﴾ فَکَانَ قَابَ قَوۡسَیۡنِ اَوۡ اَدۡنٰی ﴿۹﴾ فَاَوۡحٰۤی اِلٰی عَبۡدِہٖ مَاۤ اَوۡحٰی ﴿۱۰﴾ مَا کَذَبَ الۡفُؤَادُ مَا رَاٰی ﴿۱۱﴾ اَفَتُمٰرُوۡنَہٗ عَلٰی مَا یَرٰی ﴿۱۲﴾ وَلَقَدۡ رَاٰہُ نَزۡلَۃً اُخۡرٰی ﴿۱۳﴾ عِنۡدَ سِدۡرَۃِ الۡمُنۡتَہٰی ﴿۱۴﴾ عِنۡدَہَا جَنَّۃُ الۡمَاۡوٰی ﴿۱۵﴾ اِذۡ یَغۡشَی السِّدۡرَۃَ مَا یَغۡشٰی ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ الۡبَصَرُ وَمَا طَغٰی ﴿۱۷﴾ لَقَدۡ رَاٰی مِنۡ اٰیٰتِ رَبِّہِ الۡکُبۡرٰی ﴿۱۸﴾ اَفَرَءَیۡتُمُ اللّٰتَ وَالۡعُزّٰی ﴿۱۹﴾ وَمَنٰوۃَ الثَّالِثَۃَ الۡاُخۡرٰی ﴿۲۰﴾ اَلَکُمُ الذَّکَرُ وَلَہُ الۡاُنۡثٰی ﴿۲۱﴾ تِلۡکَ اِذًا قِسۡمَۃٌ ضِیۡزٰی ﴿۲۲﴾ اِنۡ ہِیَ اِلَّاۤ اَسۡمَآءٌ سَمَّیۡتُمُوۡہَاۤ اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُکُمۡ مَّاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ بِہَا مِنۡ سُلۡطٰنٍ ؕ اِنۡ یَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَہۡوَی الۡاَنۡفُسُ ۚ وَلَقَدۡ

جَآءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ؕ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۖؗ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ۠

ترجمہ: سورہ نجم مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں باسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ قسم ہے (مطلق ستارہ کی جب وہ غروب ہونے لگے یہ تمہارے (ہمہ وقت) ساتھ کے رہنے والے نہ راہ (حق) سے بھٹکے اور نہ غلط راستہ ہو لئے اور نہ آپ اپنی خواہش نفسانی سے باتیں بنانے والے ہیں ان کا ارشاد نری وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے ان کو ایک فرشتہ تعلیم کرتا ہے جو بڑا طاقت ور ہے پیدائشی طاقتور ہے پھر وہ فرشتہ (اپنی) اصل صورت پر آپ کے روبرو) نمودار ہوا ایسی حالت میں کہ وہ (آسمان کے) بلند کنارہ پر تھا پھر وہ فرشتہ (آپ کے) نزدیک آیا پھر اور نزدیک آیا سو دو کمانوں کے برابر فاصلہ رہ گیا بلکہ اور بھی کم پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے پر وحی نازل فرمائی جو کچھ نازل فرمائی تھی قلب نے دیکھی ہوئی چیز میں کوئی غلطی نہیں کی تو کیا ان (پیغمبر) سے ان کی دیکھی ہوئی چیز میں نزاع کرتے ہو اور انہوں نے (یعنی پیغمبر نے) اس فرشتہ کو ایک اور دفعہ بھی (صورت اصلیہ میں) دیکھا ہے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اس کے قریب جنت الماویٰ ہے جب اس سدرۃ المنتہیٰ کو لپیٹ رہی تھی جو چیزیں لپیٹ رہی تھیں نگاہ تو نہ ہٹی اور نہ بڑھی انہوں نے اپنے پروردگار (کی قدرت) کے بڑے بڑے عجائبات دیکھے بھلا تم نے لات اور عزیٰ اور تیسرے منات کے حال میں غور بھی کیا ہے کیا تمہارے لیے تو بیٹے (تجویز) ہوں اور خدا کے لئے بیٹیاں اس حالت میں تو یہ بہت بے ڈھنگی تقسیم ہوئی یہ (معبودات مذکور) نرے نام ہی نام ہیں جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے ٹھہرالیا ہے خدا تعالیٰ نے تو ان (کے معبود ہونے) کی کوئی دلیل بھیجی نہیں (بلکہ) یہ لوگ صرف بے اصل خیالات پر اور اپنے نفس کی خواہش پر چل رہے ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی جانب سے (بواسطہ رسول) ہدایت آ چکی ہے کیا انسان کو اس کی ہر تمنا مل جاتی ہے سو خدا ہی کے اختیار میں ہے آخرت اور دنیا کی بھی۔

شان نزول: والنجم الخ جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی انا شروع ہوئی اور آپ نے خلعت رسالت زیب تن فرما کر علی الاعلان نبوت کا دعویٰ کیا تو کفار حسد کے مارے لگے طعنے دینے اور کہتے کہ افسوس محمد اپنے آبائی دین سے برگشتہ ہو کر گمراہ بن گیا اس پر یہ آیات نازل ہوئیں ۱۲۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وحقانیت کا اعلان

تفسیر: قسم ہے تارے کی جب کہ وہ نیچے جائے (یعنی غروب ہو) کہ یہ تمہارا آدمی (جس کے سپرد تمہاری ہدایت ہے) نہ سیدھے راستہ سے ہٹا اور نہ غلط راستہ پر چلا۔ اور وہ (یہ باتیں) اپنی خواہش سے نہیں کہتا (بلکہ) وہ صرف وحی ہے جو اس کی طرف جاتی ہے (یہ باتیں) اس کو اس (فرشتہ) نے سکھلائی ہیں جو کہ سخت قوتوں والا اور طاقتور ہے چنانچہ (ایک مرتبہ) وہ ایسی حالت میں ہموار ہوا (یعنی اپنی اصل شکل پر آیا) کہ وہ اوپر کی افق پر تھا اس کے بعد وہ قریب ہوا تو نیچے اتر آیا۔ اب وہ دو کمان کے یا اس سے بھی کم فاصلہ پر ہو گیا پس (اس قدر قریب ہو کر) اس (فرشتے) نے اس (خدا) کے (خاص) بندے کی طرف وہ وحی کی جو اس خدا نے وحی کی تھی (اس واقعہ میں رسول نے اس فرشتہ کو بچشم قلب[1] دیکھا اور) دل نے جو دیکھا جھوٹ نہیں دیکھا (بلکہ بالکل صحیح دیکھا) پس کیا تم اس سے اس بات

---

[1] اس میں چشم سر کی نفی نہیں ہے۔ لہٰذا ممکن ہے کہ یہ رویت صرف بچشم قلب ہوا اور یہ بھی کہ چشم سر و چشم قلب دونوں سے ہو لیکن اس جگہ ما کذب الفواد ما رآی کہنا اور ولقد رآہ نزلۃ اخری کے ساتھ ما زاغ البصر وما طغی کہنا اس سے ظاہر یہ ہے کہ یہ رویت بچشم قلب تھی۔ اور وہ بچشم سر واللہ اعلم ۱۲

پرحجت کرتے ہو جس کو وہ دیکھتا ہے (اور کیا مشاہدہ کو ظن وتخمین سے رد کرنا صحیح ہوسکتا ہے ہرگز نہیں) اور اس نے (صرف ایک اسی مرتبہ نہیں دیکھا بلکہ) ایک مرتبہ اسے سدرۃ المنتہیٰ کے قریب دیکھا ہے۔اسی لئے اس نے سدرۃ المنتہیٰ کو بھی دیکھا ہے اور) اسی کے قریب جنت الماوی ہے (اسی لئے اس نے جنۃ الماوی کو بھی دیکھا ہے اور اس وقت دیکھا ہے) جب کہ سدرہ کو وہ چیز ڈھکے ہوئے تھی جو اسے ڈھکے ہوئے ہوتی ہے (جس کے بتلانے کی ضرورت نہیں۔لہٰذا اس نے وہ شے بھی دیکھی اور اس دیکھنے میں) نہ (اس کی) نظر چوکی اور نہ اس نے غلطی کی (بلکہ جو کچھ دیکھا بالکل صحیح دیکھا) حقیقت یہ ہے کہ اس نے خدا کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں (پس تمہیں ایسے شخص کی تکذیب کا کیا حق ہے۔

کافروں کے عقائد کی حقیقت

اچھا تم رسول کو جھوٹا بتلاتے ہو لیکن) تم نے لات اور عزیٰ اور تیسری اور مناۃ کو بھی دیکھا (کہ وہ کیا بلا ہیں ذرا دیکھو تو سہی کیا ان میں خدا کی بیٹیاں ہونے کی قابلیت ہے جس کے تم مدعی ہو۔اور جس کا منشا یہ ہے کہ تم فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہو۔اور لات وغیرہ کو ان کو مورتیں۔نیز تم یہ بتلاؤ کہ) تمہارے لئے تو مذکر ہوں۔اور خدا کیلئے مونث (یہ کوئی عقل کی بات ہے۔ہرگز نہیں بلکہ) یہ نہایت ناقص تقسیم ہے۔دیکھو یہ صرف وہ نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے (از خود) رکھ لئے ہیں۔اور خدا نے ان کے متعلق کوئی حجت نہیں اتاری۔الغرض یہ لوگ محض خیال باطل اور خواہشات نفسانی کے پیرو ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آچکی ہے (ان کا مقصود یہ ہے کہ یہ ہماری خدا کے یہاں سفارش کریں اور ہمیں خدا کا مقرب بنادیں۔لیکن کیا ان کو ہر وہ چیز مل سکتی ہے جس کی وہ آرزو کرے۔سو (ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ) اللہ ہی کیلئے ہے آخرت بھی اور دنیا بھی (اس لئے اسی کو اختیار ہے کہ جس کو چاہے دے اور جس کو چاہے نہ دے)۔

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿۲۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿۲۸﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿۳۱﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾

ترجمہ: اور بہت سے فرشتے آسمان میں موجود ہیں ان کی سفارش ذرا بھی کام نہیں آسکتی مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہیں اجازت دیں اور (اس کے لئے شفاعت کرنے سے) راضی ہوں یہ لوگ آخرت پر ایمان نہیں

رکھتے وہ فرشتوں کو (خدا کی) بیٹی کے نام سے نامزد کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں صرف بے اصل خیالات پر چل رہے ہیں اور یقیناً بے اصل خیالات امرحق (کے اثبات) میں ذرا بھی مفید نہیں ہوتے تو آپ ایسے شخص سے اپنا خیال ہٹا لیجئے جو ہماری نصیحت کا خیال نہ کرے اور بجز دنیوی زندگی کے اس کو کوئی (اخروی مطلب) مقصود نہ ہو ان لوگوں کی فہم کی رسائی کی حد بس یہی (دنیوی زندگی) ہے تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون اس کے رستہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہی اس کو بھی خوب جانتا ہے جو راہ راست پر ہے اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اللہ ہی کے اختیار میں ہے انجام کار یہ ہے کہ برا کام کرنے والوں کو ان کے (برے) کام کے عوض میں (خاص طور کی) سزا دے گا نیک کام کرنے والوں کو ان کے نیک کام کے عوض میں جزا دے گا وہ لوگ ایسے ہیں کہ کبیرہ گناہوں سے اور (ان میں) بے حیائی کی باتوں سے بالخصوص زیادہ) بچتے ہیں مگر ہلکے ہلکے گناہ بلاشبہ آپ کے رب کی مغفرت بڑی وسیع ہے وہ تم کو اور احوال کو (اس وقت سے) خوب جانتا ہے جب تم کو زمین سے پیدا کیا تھا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے تو تم اپنے کو مقدس مت سمجھا کرو بس) تقویٰ والوں کو وہی خوب جانتا ہے

کسی کی سفارش کچھ کام نہیں آسکتی جب تک خدا کرم نہ فرمائیں

تفسیر :اور (لات عزیٰ ومنات تو کس شمار میں ہیں) آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں جن میں وہ بھی ہیں جن کی تم انہیں مورتیں بتلاتے ہو اور وہ بھی جو ان کے مغائر ہیں) خود ان کی سفارش بھی کسی کے کچھ کام نہیں آسکتی۔ لیکن بعد اس کے کہ خدا جس کیلئے چاہے اور پسند کرے اور اس کے لئے (سفارش کی) اجازت دیدے (پس ان کا لات وعزیٰ کی بغرض سفارش پرستش کرنا محض لغو ہے) یہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے (جس طرح بتوں کے متعلق غلط خیال جمائے ہوئے ہیں۔ یوں ہی وہ فرشتوں کیمتعلق بھی جمائے ہوئے ہیں۔

فرشتوں کیلئے کافروں کی طرف سے زنانے نام

چنانچہ) فرشتوں کے زنانہ نام رکھتے ہیں (کیوں وہ ان کو خدا کی بیٹیاں جانتے ہیں) حالانکہ ان کو اس کا کوئی علم نہیں چنانچہ یہ لوگ (اس باب میں) صرف ایک خیال (باطل) کی پیروی کرتے ہیں اور یہ یقینی بات ہے کہ خیال (باطل) سچی بات سے مستغنی نہیں کر سکتا (لہٰذا ان کا سچی بات کو چھوڑ کر خیال باطل پر قناعت کرنا محض لایعنی ہے)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت

پس (اے رسول) آپ ان لوگوں سے جو ہماری نصیحت سے روگردانی کرتے ہیں۔ اور جنہیں دنیوی زندگی مطلوب ہے۔ اعراض کریں۔ کیونکہ ان کا مبلغ علم یہی ہے (کہ وہ ظنون واوہام کو علم صحیح سمجھ کر اس پر قناعت کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ علم صحیح کو قبول نہیں کر سکتے) آپ کا رب ان کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں اور وہ ان کو بھی خوب جانتا ہے جو راہ راست پر ہیں۔ اور (وجہ یہ کہ) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے پھر وہ گمراہوں اور ہدایت یافتوں کو کیوں نہ جانے گا۔ پس جبکہ وہ گمراہوں اور ہدایت یافتوں سے بخوبی واقف ہے تو وہ جانتا ہے کہ یہ لوگ ہدایت نہیں پا سکتے۔ لہٰذا وہ تم کو ان سے اعراض کا حکم دیتا ہے) تاکہ وہ ان لوگوں کو جو برے کام

کریں ان کے کاموں کے ساتھ بدلہ دے۔ اور جنہوں نے اچھے کام کئے ان کو عمدہ کاموں کے ساتھ بدلہ دے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں۔ باستثناء (جن کو خدا معاف کر دیتا ہے۔ کیونکہ) یقیناً آپ کا رب بہت وسیع مغفرت والا ہے (اور اس لئے اس کی مغفرت کے سامنے ان اتفاقی گناہوں کی کوئی وقعت نہیں۔ خیر جبکہ یہ معلوم ہوا کہ نیک کام کرنے والے یہ لوگ ہیں۔

خدا کے علم میں کافروں کا کفر

تو اے مشرکین تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ) وہ تم کو اس وقت بھی جانتا تھا جبکہ اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا تھا اور اس وقت بھی جب کہ تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے پس تم اپنے کو پاک صاف نہ بناؤ (کیونکہ) جو پرہیزگار ہیں ان کو وہ خوب جانتا ہے (چنانچہ اس نے بتلا بھی دیا ہے کہ وہ لوگ ہیں جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچیں۔ سو تم مشرک اور زانی وغیرہ ہو۔ پھر متقی اور نیک کار کیسے ہو سکتے ہو۔ خیر یہ مدعیان تقدس تو تھے ہی۔ اے رسول)۔

اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ تَوَلّٰىۙ ۝۳۳ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ۝۳۴ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ۝۳۵ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِىْ صُحُفِ مُوْسٰىۙ ۝۳۶ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِىْ وَفّٰٓىۙ ۝۳۷ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰىۙ ۝۳۸ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰىۙ ۝۳۹ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝۴۰ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰىۙ ۝۴۱ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰىۙ ۝۴۲ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰىۙ ۝۴۳ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَاۙ ۝۴۴ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰىۙ ۝۴۵ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ۝۴۶ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰىۙ ۝۴۷ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰىۙ ۝۴۸ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰىۙ ۝۴۹ وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ࣙالْاُوْلٰىۙ ۝۵۰ وَثَمُوْدَاۡ فَمَآ اَبْقٰىۙ ۝۵۱ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ؕ ۝۵۲ وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰىۙ ۝۵۳ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ۚ ۝۵۴ فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ۝۵۵ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ۝۵۶ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ۚ ۝۵۷ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ؕ ۝۵۸ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَۙ ۝۵۹ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَۙ ۝۶۰ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝۶۱ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۩ ۝۶۲

ترجمہ: تو بھلا آپ نے ایسے شخص کو بھی دیکھا جس نے دین حق سے) روگردانی کی اور تھوڑا مال دیا اور پھر بند کر دیا کیا اس شخص کے پاس (کسی صحیح ذریعہ سے) علم غیب ہے کہ اس کو دیکھ رہا ہے آیا اس کو اس مضمون کی خبر نہیں پہنچی جو موسیٰ کے صحیفوں میں ہے اور نیز ابراہیم کے جنہوں نے احکام کو پوری بجا آوری کی اور وہ مضمون یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کا گناہ اپنے اوپر نہیں لے سکتا اور یہ کہ انسان کو (ایمان کے بارے میں) صرف اپنی ہی کمائی ملے گی اور یہ کہ انسان کی سعی بہت

جلد دیکھی جائے گی پھراس کو پورا بدلہ دیا جائے گا اور یہ کہ (سب کو) آپ کے پروردگار ہی کے پاس پہنچنا ہے اور یہ کہ وہی ہنساتا ہے اور رولاتا ہے اور یہ کہ وہی مارتا ہے اور جلاتا ہے اور یہ کہ وہی دونوں قسم یعنی نر اور مادہ کو نطفہ سے بناتا ہے جب (رحم میں) ڈالا جاتا ہے اور یہ کہ دوبارہ پیدا کرنا (حسب وعدہ) اس کے ذمہ ہے اور یہ کہ وہی غنی کرتا ہے اور سرمایہ (دے کر محفوظ اور) باقی رکھتا ہے اور یہ کہ وہی مالک ہے ستارہ شعریٰ کا بھی اور یہ کہ اس نے قدیم قوم عاد کو (اس کے کفر کی وجہ سے) ہلاک کیا اور ثمود کو بھی کہ (ان میں سے) کسی کو باقی نہ چھوڑا اور ان سے پہلے قوم نوحؑ کو ہلاک کیا بے شک وہ سب سے بڑھ کر ظالم اور شریر تھے اور الٹی ہوئی بستیوں کو بھی پھینک مارا تھا پھر ان بستیوں کو گھیر لیا جس چیز نے گھیر لیا سو تو اپنے رب کی کون کون سی نعمت میں شک (وانکار) کرتا رہے گا یہ پیغمبر بھی پہلے پیغمبروں کی طرح ایک پیغمبر ہیں (ان کو مان لو کیونکہ) وہ جلدی آنے والی چیز قریب آ پہنچی ہے کوئی غیر اللہ اس کا ہٹانے والا نہیں سو کیا (ایسی خوف کی باتیں سن کر بھی) تم لوگ اس کلام (الٰہی) سے تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور (خوف عذاب سے) روتے نہیں ہو اور تم تکبر کرتے ہو سو اللہ کی اطاعت کرو اور (اس کی بلا شرکت) عبادت کرو۔

کافروں کا حال زار بسلسلہ عقائد

تفسیر: آپ نے اسے بھی دیکھا جو (لوگوں کے عار دلانے سے ایمان سے) پھر گیا۔ اور (ان میں سے ایک شخص کے اس کہنے پر کہ تو مجھے اتنا مال دیدے میں تیرے گناہ اپنے سر لے لوں گا۔ اس نے تھوڑا سا دیا۔ اور (باقی کیلئے) ٹس سے مس نہ ہوا (کہ اس نے یہ عجیب حرکت کی) کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ (غیب کو) دیکھتا ہے (اور جانتا ہے کہ میرے گناہ یہ شخص اٹھالے گا (اگر اس نے وقت پر انکار کر دیا کہ میں تو نہیں اٹھاتا تو وہ کیا کرے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر دوسرے کے گناہوں کا اٹھانا ممکن بھی ہو تب بھی یہ اس کی حماقت تھی) علاوہ ازیں[1] کیا اسے کسی نے وہ بات نہیں بتلائی جو موسیٰ کے اور اس (لائق) ابراہیمؑ کی کتابوں میں ہے جس نے (حق اطاعت) پورا ادا کیا کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا اور یہ کہ آدمی کے لئے صرف اس کی کوشش ہے (اور دوسروں کی کوشش سے اسے کوئی فائدہ نہیں۔

فائدہ: رہا ایصال ثواب وغیرہ سو وہ اس میں داخل نہیں۔ کیونکہ وہ اسی کی کوشش کا نتیجہ ہے کیونکہ اگر وہ ایمان نہ لاتا تو اسے کیسے ثواب مل سکتا تھا) اور یہ کہ اس کی نیک کوشش[2] ضرور دیکھی جائے گی۔ پھر اس کو اس کا بہت پورا معاوضہ دیا جائے گا اور یہ یقینی بات ہے کہ آپ کے رب ہی کی طرف پہنچنا ہے۔

ساری قدرت خدا میں ہے

اور یہ بھی کہ وہی ہنساتا اور رولاتا ہے۔ اور یہ بھی کہ وہ ہی مارتا اور جلاتا ہے۔ اور یہ بھی کہ وہی منی ہے جب کہ (رحم مادہ میں) ٹپکائی جائے نر و مادہ پیدا کرتا ہے۔ اور یہ بھی کہ (اس کے وعدہ کی رو سے) اس پر دوبارہ پیدا کرنا لازم ہے۔ اور یہ بھی کہ وہی حاجت روائی کرتا اور پونجی دیتا ہے۔ اور یہ بھی کہ وہ شعریٰ (نام ستارہ) کا پروردگار ہے (جس کو یہ لوگ پوجتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ اس نے پہلی قوم عاد کو اور قوم ثمود کو ہلاک کیا۔ تو کسی کو نہ چھوڑا اور ان سے پہلے قوم نوح کو پیدا کیا۔ کیونکہ وہ مذکورہ بالا گروہ بہت ظالم اور گمراہی میں بہت زیادہ حد سے نکلے ہوئے تھے

---

[1] فیہ اشارۃ الی ان ام منقطعۃ ۱۲ [2] القرنیۃ علیہ قولہ الجزاء الاوفی لان ھذا الجزاء لایکون الاللسعی الحسن ۱۲

اور اس نے الٹی ہوئی بستی کو بھی ٹپکا۔ پھر اسے پہنچایا وہ (عذاب) جو پہنچایا (یعنی اس پر پتھر برسائے یہ نعمتیں تھیں حق تعالیٰ کی اپنے بندوں پر چنانچہ بعض کا نعمت ہونا تو ظاہر ہے جیسے خلق اغذا وغیرہ۔ اور بعض جیسے ہلاک امم۔ سو وہ اس لئے نعمت ہیں کہ ان میں انسداد ہے کفر کا۔ اولاً اس لئے کہ جب کافر نہ رہے تو کفر کون پھیلائے گا۔ اور ثانیاً اس لئے کہ ان میں عبرت ہے آئندہ نسلوں کیلئے جو کہ اپنی شرارت سے گمراہ ہوں اور دوسروں کو گمراہ کریں) پس (اے انسان) تو اپنے رب کی کس کس نعمت میں شک کرے گا (اور جب کہ تیرے لئے شک کی گنجائش نہیں تو تو شک کو چھوڑ اور انکار سے باز آ۔ دیکھ) یہ بھی پہلے ڈرانے والوں کی جنس سے ایک ڈرانے والا ہے (اور کوئی انوکھا رسول نہیں ہے کہ تو اس کا انکار کرے۔ دیکھ) قریب آنے والی (قیامت) قریب آ چکی ہے۔ چنانچہ خدا کے سوا اسے کوئی دور کرنے والا نہیں۔ (ہاں اگر خدا چاہے تو اب کر سکتا ہے۔ مگر وہ کرے گا نہیں۔ پس تم اس سے ڈرو۔ اور ایمان لاؤ) اب کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو۔ اور (بجائے ماننے کے) تم (اس سے) ہنستے ہو۔ اور روتے نہیں۔ اور تم اس سے بالکل بے پرواہ ہو (تم کو ایسا نہ چاہیے) پس تم خدا کے سامنے سر ٹیک دو۔ اور (اس کی) پرستش کرو۔

سُورَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا ثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿۲﴾ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ﴿۴﴾ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿۵﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿۶﴾ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ﴿۷﴾ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ۭ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ﴿۹﴾ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ﴿۱۰﴾ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿۱۱﴾ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿۱۲﴾ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿۱۳﴾ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۵﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۱۸﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿۱۹﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۲۱﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾

ترجمہ: سورہ قمر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں پچپن آیتیں ہیں اور تین رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ قیامت نزدیک آ پہنچی اور چاند شق ہو گیا اور یہ لوگ اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو ٹال دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے جو ابھی ختم ہوا جاتا ہے اور ان لوگوں نے جھٹلایا اور اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر بات کو قرار آ جاتا ہے اور ان لوگوں کے پاس (تو امم ماضیہ کی بھی) خبریں اتنی پہنچ چکی ہیں کہ ان میں کافی عبرت ہو (یعنی اعلیٰ درجہ کی دانشمندی حاصل ہو سکتی ہے سو ان کی کیفیت یہ ہے کہ خوف دلانے والی چیزیں ان کو کچھ فائدہ نہیں دیتیں تو آپ ان کی طرف سے کچھ خیال نہ کیجئے جس روز ایک بلانے والا فرشتہ (ان کو) ایک ناگوار چیز کی طرف بلاوے گا ان کی آنکھیں مارے ذلت کے جھکی ہوں گی اور قبروں سے اس طرح نکل رہے ہوں گے جیسے ٹڈی پھیل جاتی ہے اور پھر نکل کر) بلانے والے کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہوں گے کافر کہتے ہوں گے کہ یہ دن بڑا سخت ہے ان لوگوں سے پہلے قوم نوح نے تکذیب کی یعنی ہمارے بندہ (خاص نوح) کی تکذیب کی اور کہا کہ یہ مجنون ہے اور نوح کو دھمکی دی گئی تو نوحؑ نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں درماندہ ہوں سو آپ ان سے) انتقام لے لیجئے پس ہم نے کثرت سے برسنے والے پانی سے آسمان کے دروازے کھول دیے اور زمین سے چشمے جاری کر دیے پھر (آسمان اور زمین کا پانی اس کام کے (پورا ہونے کے) لئے مل گیا جو (علم الٰہی میں) تجویز ہو چکا تھا ہم نے نوحؑ کو تختوں اور میخوں والی کشتی پر جو کہ ہماری نگرانی میں رواں تھی (مع مومنین کے (سوار کیا یہ سب کچھ اس شخص کا بدلہ لینے کے لئے کیا جس کی بے قدری کی گئی تھی اور ہم نے اس واقعہ کو عبرت کے واسطے رہنے دیا کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے پھر (دیکھو) میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے۔ عاد نے (بھی اپنے پیغمبر کی) تکذیب کی سو (اس کا قصہ سنو کہ) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا۔ ہم نے ان پر ایک تند ہوا بھیجی ایک دوامی نحوست کے دن میں وہ ہوا لوگوں کو اس طرح اکھاڑ اکھاڑ پھینکتی تھی کہ گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں۔ سو (دیکھو) میرا عذاب کیسا (ہولناک) ہوا اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ہے۔

تفسیر :شان نزول: اقتربت الساعۃ۔ ایک رات ابو جہل اور ایک یہودی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ابو جہل بولا کہ اے محمد یا تو اپنی صداقت پر کوئی معجزہ دکھاؤ ورنہ میں تمہارے ساتھ اس وقت بری طرح پیش آؤں گا آپ نے فرمایا کہ کیا معجزہ دیکھنا چاہتا ہے۔ اس نے یہودی کی طرف نظر کی گویا اس سے مشورہ لیتا تھا کہ کیا معجزہ طلب کروں۔ وہ بولا کہ محمد ماہر جادوگر ہے لیکن جادو کا اثر زمین ہی پر چلتا ہے آسمان پر کچھ زور نہیں چلتا ان سے کہو کہ چاند کے دو ٹکڑے کر دیں۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشت شہادت چاند کی طرف اٹھائی۔ انگلی کا اٹھانا تھا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا جبل ابو قبیس پر اور دوسرا جبل قیقعان پر جا گرا۔ ابو جہل بولا اچھا اب ان کو ملا دو خیر الابرار کے اشارے سے پھر بدستور جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا۔ یہودی تو فوراً اسلام لے آیا۔ مگر ابو جہل بولا کہ ہو نہ ہو یہ تو نظر بندی ہے آنکھوں پر جادو کر دیا اور جادو کا یہی تو کمال ہے۔ میں تو باہر کے آنے والے مسافروں سے جب تک تصدیق نہ کر لوں گا کبھی یقین نہ کروں گا۔ غرض مسافروں سے پوچھا تو انہوں نے بھی اس عجیب واقعہ کے دیکھنے کی خبر دی سب ہی کچھ تصدیق ہوئی لیکن یہ بد بخت ازلی ایمان نہ لایا ۱۲)۔

کفر پر کافروں کی ضد کا حال

قیامت نزدیک آ گئی اور (ان مشرکین کی درخواست پر) چاند ٹکڑے ہو گیا (جو کہ رسول کے صدق کی ایک نشانی اور قرب قیامت کی

ایک علامت ہے) اور (باوجود اس کے یہ لوگ اپنی ضد پر قائم ہیں۔ چنانچہ) اگر وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو اس سے منہ پھیرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ تو جادو ہے جو کہ ہمیشہ ہوتا رہا ہے۔ اور (چونکہ ان کے عناد کی یہ حالت ہے اس لئے) انہوں نے (معجزہ شق القمر اور قیامت کی) تکذیب کی۔ اور اپنی خواہشات کی پیروی کی (جس کی ان کو سزا دی جائے گی) اور (کسی کو یہ شبہ نہ ہو کہ اگر سزا کا قصہ فرضی نہیں ہے تو اب تک کیوں نہ سزا دی گئی کیونکہ) ہر بات (اپنے وقت پر ٹھہری ہوئی ہے) جب اس کا وقت آئے گا ہو جائیں گے۔ ان کے پاس وہ باتیں آ چکی ہیں جن میں (ان کیلئے) کافی انزجار ہے۔ کیونکہ وہ حد درجہ معقول باتیں ہیں۔ سو ان کو ڈرانے والی باتیں کچھ کام نہیں دیتیں۔

قیامت میں کافروں کا حال

پس (جبکہ ان کی حالت اس مرتبہ پر پہنچ چکی ہے تو) آپ ان سے اعراض کیجئے (اور ان کی فکر چھوڑ دیئے) کیونکہ یہ اس وقت نہ جانیں گے۔ بلکہ قیامت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر مانیں گے جس روز بلانے والا (ان کو) ایک بالکل نئی چیز کی طرف بلائے گا کہ ان کی آنکھیں نیچے کو دیکھتی ہوں گی۔ نیز وہ قبروں سے یوں نکلیں گے گویا کہ وہ پھیلی ہوئی ٹڈیاں ہیں (اور) ایسی حالت میں (نکلیں گے) کہ وہ بلانے والے کی طرف دوڑتے ہوں گے۔ تو اس روز یہ کافر کہیں گے کہ یہ تو بڑا کٹھن دن ہے (ان کو واضح ہو کہ انکار کا نتیجہ اچھا نہیں ہے۔

قوم نوحؑ کا انکار اور اس کی سزا سے سبق

چنانچہ) ان سے پہلے قوم نوحؑ نے تکذیب کی چنانچہ انہوں نے ہمارے (خاص) بندے (نوحؑ) کو جھٹلایا۔ اور کہا کہ یہ دیوانہ ہے۔ اور اسے ڈانٹا گیا۔ اس پر انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا۔ کہ اے میرے پروردگار میں (ان سے) مغلوب ہوں (اس لئے میں انہیں سزا نہیں دے سکتا) لہٰذا آپ (ان سے) انتقام لیں۔ اس پر ہم نے گرنے والے پانی کے ساتھ آسمان کے دروازے کھول دیئے اور زمین کو چشموں سے پھاڑ دیا۔ پس دونوں پانی اس کام پر مل گئے۔ جو کہ تجویز ہو چکا تھا (یعنی آسمان و زمین کے پانیوں کے ملنے پر وہ لوگ ہلاک کر دیئے گئے) اور ہم نے (اپنے) اس (بندہ نوح) کو تختوں اور میخوں والی (کشتی) پر سوار کیا۔ جو کہ ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی (اور اس لئے مجال نہ تھی کہ وہ ذرا سی گزند بھی ان کو پہنچا سکتے۔ یہ سب کیوں کیا گیا) اس کو بدلہ دینے کیلئے جس کی ناقدری کی گئی تھی۔ اب تم سمجھو کہ وہ خدا کے نزدیک کیسے قابل قدر تھے اور ان کی ناقدری کس قدر حق تعالیٰ کو ناگوار ہوئی) اور ہم نے (آئندہ نسلوں کیلئے نتائج تکذیب کی) یہ نشانی باقی رکھی[1] پس کیا کوئی نصیحت ماننے والا ہے۔ (جو نصیحت مانے) پس اب تم بتاؤ کہ میرا یہ عذاب اور دھمکی کیسی تھی (آیا واقعی تھی یا بناوٹی۔ تم اس کو بناوٹی نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ وہ وقوع میں آ چکی ہے۔ پھر تکذیب کیوں کرتے ہو۔ پس تم ہرگز ایسا نہ کرو۔ یہ قرآن ہے جو تمہاری نصیحت کیلئے اتارا گیا ہے) اور ہم نے اس قرآن کو نصیحت کی غرض سے آسان رکھا ہے (تا کہ ہر شخص اس سے نصیحت حاصل کر سکے) پس ہے کوئی نصیحت ماننے والا (جو نصیحت مانے)۔

عاد کی تکذیب اور اس کا انجام

نیز عاد نے تکذیب کی۔ پھر دیکھو ان کیلئے) بڑا عذاب اور دھمکی کیسی ہوئی (چنانچہ) ہم نے ایک باقی رہنے والی نحوست کے دن میں ان پر ایک

---

[1] الضمير للواقعة ويحتمل ان يكون للسفينة والله اعلم ۱۲

تیز آندھی چھوڑی۔ جو کہ لوگوں کو یوں اکھاڑ کر پھینکتی تھی جیسے کہ وہ کھجوروں کے اکھڑے ہوئے تنے ہوں۔ اب تم بتلاؤ کہ میرا یہ عذاب اور دھمکی کیسی تھی۔ آیا واقعی تھی یا بناوٹی تم انہیں بناوٹی نہیں کہہ سکتے تو تم اس وقت ان باتوں کی کیوں تکذیب کرتے ہو۔ یہ قرآن ہے جو تمہاری نصیحت کیلئے اتارا گیا ہے) اور ہم نے اس قرآن کو نصیحت کیلئے آسان رکھا ہے تاکہ اس سے ہر شخص نصیحت حاصل کر سکے) پس ہے کوئی نصیحت ماننے والا (جو نصیحت مانے۔ علیٰ ہذا)

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ فَقَالُوا أَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٢٤﴾ أَأُلْقِيَ
الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِن بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ﴿٢٥﴾ سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ﴿٢٦﴾ إِنَّا مُرْسِلُوا
النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ
مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ
صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾
كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ نَّجَّيْنَاهُم بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ نِّعْمَةً
مِّنْ عِندِنَا كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَن شَكَرَ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ أَنذَرَهُم بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ
رَاوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً
عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾

ترجمہ: ثمود نے (بھی) پیغمبروں کی تکذیب کی اور کہنے لگے کہ کیا ہم ایسے شخص کا اتباع کریں گے جو ہماری جنس کا آدمی ہے اور اکیلا ہے اس صورت میں ہم بڑی غلطی اور بلکہ جنون میں پڑ جائیں کیا ہم سب میں سے (منتخب ہو کر) تو اس پر وحی نازل ہوئی ہے (ہرگز ایسا نہیں) بلکہ یہ بڑا جھوٹا اور بڑا شیخی باز ہے ان کو عنقریب (مرتے ہی) معلوم ہو جاوے گا کہ جھوٹا شیخی باز کون تھا ہم اونٹنی کو نکالنے والے ہیں ان کی آزمائش کے لئے سو ان کو دیکھتے بھالتے رہنا اور صبر سے بیٹھے رہنا اور ان لوگوں کو یہ بتلا دینا کہ پانی (کنویں کا) ان میں بانٹ دیا گیا ہے ہر ایک باری پر باری والا حاضر ہوا کرے گا سو انہوں نے اپنے رفیق (قدار) کو بلایا سو اس نے (اونٹنی پر) وار کیا اور مار ڈالا سو (دیکھو) میرا عذاب اور ڈرانا کیسا ہوا ہم نے ان پر ایک ہی نعرہ (فرشتہ کا) مسلط کیا سو وہ (اس سے) ایسے ہو گئے جیسے کانٹوں کی بگاڑ لگانے والے (کی باڑ) کا چورا اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے قوم لوط نے (بھی) پیغمبروں کی تکذیب کی ہم نے ان پر پتھروں کا مینہ برسایا بجز متعلقین لوط کے (یعنی بجز مؤمنین کے) کہ ان کو اخیر شب میں بچا لیا اپنی جانب سے فضل کر کے جو شکر کرتا ہے ہم اسے ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔ اور (قبل عذاب آنے کے) لوط نے ان کو ہمارے دار و گیر سے ڈرایا تھا انہوں نے اس ڈرانے پر جھگڑے پیدا کئے اور ان لوگوں نے لوط سے ان کے مہمانوں کو بارادۂ بد لینا چاہا سو ہم نے ان کی آنکھیں چوپٹ کر دیں کہ لو میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو (یہ تو اس وقت واقعہ

ہوا) اور (پھر) صبح سویرے ان پر عذاب دائمی آ پہنچا (اور ارشاد ہوا) کہ لو میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو۔ اور ہم نے قرآن کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے۔

قوم صالح علیہ السلام ثمود پر عذاب اور اسکی وجہ

تفسیر: ثمود نے بھی عذاب کی خبر کو جھٹلایا چنانچہ انہوں نے کہا کہ کیا ہم ایک آدمی کی جو کہ ہم ہی میں سے ایک ہے پیروی کریں۔ اگر ہم ایسا کریں تب تو ہم کھلی غلطی اور جنون میں مبتلا ہوں گے۔ بھلا کیا ہم میں سے اس پر نصیحت اتاری گئی (جو کسی طرح اس کے قابل نہیں ہے بلکہ ہم اس کی بہ نسبت زیادہ مستحق ہیں۔ کیونکہ ہم قوم کے سردار ہیں۔ یہ نہیں ہوسکتا) بلکہ وہ بالکل جھوٹا اور شیخی باز ہے کہ خواہ مخواہ اپنی بڑائی کرتا ہے کہ میں ایسا ہوں ویسا ہوں میرا اتباع کرو۔ اور مجھے مانو وغیرہ۔ خیر اے رسول (یعنی صالح) یہ لوگ آج آپ کی نسبت ایسی گستاخی کرتے ہیں لیکن) کل انہیں معلوم ہو جائے گا کہ جھوٹا شیخی باز کون تھا۔ ہم ان کے امتحان کیلئے یہ اونٹنی بھیج رہے ہیں۔ پس آپ انہیں دیکھتے رہیں اور ذرا ٹھہرے رہیں (دیکھئے اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے) اور آپ ان سے یہ کہہ دیں کہ پانی ان کے درمیان منقسم ہے۔ اور پانی پینے کی ہر ایک باری (ہر باری والے کے) آنے کا وقت ہے۔ (یعنی ہم اپنی باری پر پانی پینے آئیں۔ اور تم اپنی باری پر) پس (یہ تقسیم انہیں ناگوار ہوئی اور) انہوں نے اپنے آدمی کو (آواز دی۔ پس اس نے اونٹنی کو) لیا اور کونچیں کاٹ ڈالیں۔ جس پر انہیں سزا دی گئی) اب تم دیکھو کہ یہ عذاب اور عذاب کی خبر کیسی تھی (آیا سچی تھی یا جھوٹی۔ تم اسے جھوٹی نہیں کہہ سکتے۔

کیونکہ اس کا وقوع ہو چکا ہے چنانچہ) ہم نے انہیں ایک ڈانٹ بتائی۔ اسی میں وہ ایسے ہو گئے جیسے خطرہ کی پامال باڑ (یہ قرآن ہے جو تمہاری نصیحت کیلئے اتارا گیا ہے)۔ اور ہم نے اس قرآن کو نصیحت کیلئے آسان رکھا (تا کہ اس سے ہر شخص نصیحت حاصل کر سکے۔ پس ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا (جو نصیحت قبول کرے)۔

قوم لوطؑ پر عذاب اور اس کا سبب

نیز قوم لوطؑ نے بھی خبر عذاب کی تکذیب کی (اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) ہم نے پتھراؤ کرنے والی آندھی بھیجی (جس نے سب کو ہلاک کر دیا) باستثناء آل لوط کے کہ ہم نے انہیں اپنے یہاں سے انعام کے طور پر تڑکے میں (اس عذاب سے) نجات دی۔ دیکھو ہم ان لوگوں کو جو شکر کریں (ان کے شکر کا ہم یوں بدلہ دیتے ہیں۔ اور لوطؑ نے انہیں (پیشتر ہی) ہماری گرفت سے آگاہ کر دیا تھا سو انہوں نے اس خبر میں شک کیا۔ اور (شک کی کوئی وجہ بھی نہ تھی۔ کیونکہ وہ اس کا نمونہ دیکھ چکے تھے۔ چنانچہ) انہوں نے ان سے ان کے مہمانوں کے متعلق بری درخواست کی تھی۔ جس پر ہم نے ان کی آنکھیں چٹ کر دی تھیں۔ پس اس طرح ہم نے ان سے کہہ دیا تھا کہ) لو چکھو میرے عذاب اور خبر عذاب کا مزہ۔ اور (جب کہ ان کو اس معمولی تنبیہ سے متنبہ نہ ہوا تو) صبح کے وقت ان پر ایک پائیدار عذاب چھایا اور (جس نے ان کا صفایا ہی کر دیا) پس (اے کافرو! جب کہ تم کسی طرح نہ مانے تو اب) تم میرے عذاب اور عذاب کی خبر کا مزہ چکھو۔ اب تو تمہیں معلوم ہو گیا کہ وہ جھوٹ نہیں۔ خیر یہ قرآن ہے جو لوگوں کی ہدایت کیلئے اتارا گیا ہے) اور ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لئے بہت آسان رکھا ہے۔ پس ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا (جو نصیحت قبول کرے)۔

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِى الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ

الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ۝ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِىْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۝ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِى النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝ اِنَّا كُلَّ شَىْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝ وَمَاۤ اَمْرُنَاۤ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ۝ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَاۤ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ وَكُلُّ شَىْءٍ فَعَلُوْهُ فِى الزُّبُرِ ۝ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِىْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝ فِىْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝

ترجمہ: اور فرعون والوں کے پاس بھی ڈرانے کی بہت سی چیزیں پہنچیں ان لوگوں نے ہماری (ان تمام نشانیوں کو جھٹلایا سو ہم نے ان کو زبردست قدرت کا پکڑنا پکڑا کیا تم میں جو کافر ہیں ان میں ان (مذکور) لوگوں سے کچھ فضیلت ہے یا تمہارے لئے (آسمانی) کتابوں میں کوئی معافی ہے یا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہماری ایسی جماعت ہے جو غالب ہی رہیں گے عنقریب (ان کی) یہ جماعت شکست کھاوے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے بلکہ قیامت ان کا اصل وعدہ ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے یہ مجرمین (یعنی کفار) بڑی غلطی اور بے عقلی میں ہیں جس روز یہ لوگ اپنے مونہوں کے بل جہنم میں گھسیٹے جاویں گے (تو ان سے کہا جاوے گا کہ دوزخ (کی آگ) کے لگنے کا مزہ چکھو ہم نے ہر چیز کو اندازے سے پیدا کیا ہے اور ہمارا حکم یکبارگی ایسا ہو جائے گا جیسے آنکھوں کا جھپکانا اور ہم تمہارے ہم طریقہ لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں سو کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے اور جو کچھ بھی یہ لوگ کرتے ہیں سب اعمالناموں میں مندرج ہے اور ہر چھوٹی بڑی بات (اس میں) لکھی ہوئی ہے پرہیزگار لوگ باغوں میں اور نہروں میں ہوں گے ایک عمدہ مقام میں قدرت والے بادشاہ کے پاس۔

تفسیر: **فرعون کی گرفت**: اور گروہ فرعون کے پاس بھی عذاب کی خبر آئی (لیکن) انہوں نے بھی ہماری تمام باتوں کو جھٹلایا اس پر ہم نے ان کو بھی یوں پکڑا جیسے ایک نہایت زبردست اور صاحب اقتدار پکڑتا ہے (چنانچہ ہم نے انہیں دریا میں ڈبو دیا۔ اور ایسے قاہر سلطنت کو دم کے دم میں ملیامیٹ کر دیا۔ یہ واقعات ہیں پہلے منکرین کے۔

مشرکین مکہ کو خطاب

پس اے مشرکین تم بتلاؤ) کیا تمہارے منکرین بڑھ کر ہیں یا وہ (جن کے عذاب کے واقعات تم سن چکے ہو۔ تم اپنے کو ان سے بڑھ کر نہیں کہہ سکتے۔ پھر جب کہ ہم ان کو سزا دے چکے تو تم کو کیوں نہیں دے سکتے یا تمہارے لیے۔ آسمانی کتابوں میں عذاب نہ دیئے جانے کا پروانہ ہے۔ جب یہ بھی نہیں تو تم عذاب سے کیوں نہیں ڈرتے ہو)۔ اچھا کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم انتقام لینے والی جماعت ہیں (اس لئے ہم رسول سے انتقام لیں گے۔ ہاں وہ ضرور کہتے ہیں۔ سو واضح ہو کہ) یہ جماعت شکست کھائے گی۔ اور (میدان جنگ میں) پیٹھ دے گی (اور ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی اور اگر معاملہ اسی پر ختم ہو جاتا تب بھی خیریت تھی۔ لیکن ایسا نہیں) بلکہ قیامت ان کے وعدہ کا وقت ہے اور قیامت بری بلا اور نہایت تلخ ہے۔

مجرمین کی غلطی: یہ جرائم پیشہ بڑی غلطی اور جنون میں (مبتلا) ہیں (کہ وہ اس کی پروا نہیں کرتے، یہ وہ دن ہے جس روز یہ لوگ اندھے منہ دوزخ میں کھینچے جائیں گے کہ لو دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ ہم نے ہر چیز کو ایک تجویز و تعیین کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اس لئے ابھی ان

کو عذاب نہیں دیا گیا۔ جب اس کا وقت آجائے گا تو دیر نہیں لگے گی۔ کیونکہ کسی کام کیلئے ہمیں کوئی انتظام واہتمام نہیں کرنا پڑتا) اور ہمارا کام صرف ایک بات ہے (وہ بھی ایسے) جیسے آنکھ سے دیکھنا۔ (کہ جس طرح آنکھ سے دیکھنے میں دیر نہیں لگتی یوں ہی ہمارے حکم میں دیر نہیں لگتی) اور (دلیل اس کی یہ ہے کہ) ہم تمہارے ہم مشربوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔ پس ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا (جو نصیحت قبول کرے) اور جو کام انہوں نے کئے ہیں وہ سب (فرشتوں کی) کتابوں میں ہیں۔ اور ہر چھوٹی بڑی بات لکھی ہوئی ہے (پس اسی کے موافق ان کو سزا دی جائے گی برخلاف اس کے) پرہیزگار لوگ باغوں میں اور نہروں میں عمدہ جگہ میں صاحب اقتدار شاہ کے پاس ہوں گے (اور اس لئے ان کو جسمانی راحت اور علو مرتبت دونوں نعمتیں حاصل ہوں گی۔ اور یہ خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کیونکہ وہ بہت صاحب اقتدار ہے۔

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلرَّحْمٰنُ ۝۱ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝۲ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝۳ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝۴ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝۵ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝۶ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝۷ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝۸ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝۹ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝۱۰ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝۱۱ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝۱۲ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۳ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝۱۴ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝۱۵ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۶ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝۱۷ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۸ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝۱۹ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝۲۰ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۱ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝۲۲ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۳ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝۲۴ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۵

ترجمہ: سورۂ رحمٰن مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں اٹھہتر آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ رحمٰن نے قرآن کی تعلیم دی اس نے انسان کو پیدا کیا پھر اس کو گویائی سکھلائی سورج اور چاند حساب کے ساتھ (چلتے) ہیں اور بے تنے کے درخت اور تنے دار درخت دونوں اللہ کے مطیع ہیں اور اسی نے آسمان کو اونچا کیا اور اسی نے دنیا میں) ترازو رکھ دی تا کہ تم تولنے میں کمی بیشی نہ کرو اور انصاف (اور حق رسانی) کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تول کر گھٹاؤ مت اور اسی نے خلقت کے واسطے زمین کو اس جگہ رکھ دیا کہ اس میں میوے ہیں اور کھجور کے درخت ہیں جن (کے پھل) پر غلاف ہوتا ہے اور (اس میں) غلہ ہے جن میں بھوسا (بھی) ہوتا ہے اور اس میں غذا کی چیز (بھی) ہے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اس نے انسان (کی اصل اول

یعنی آدم) کو ایسی مٹی سے جو ٹھیکرے کی طرح بجتی تھی پیدا کیا اور جنات کو خالص آگ سے پیدا کیا سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے وہ دونوں مشرق اور دونوں مغرب کا مالک ہے۔ سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ اسی نے دو دریاؤں کو ملایا کہ ہم ملے ہوئے ہیں۔ ان دونوں کے درمیان ایک حجاب ہے کہ دونوں بڑھ نہیں سکتے۔ سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ ان دونوں سے موتی اور مونگا برآمد ہوتا ہے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ اسی کے (اختیار اور ملک میں) میں جہاز جو پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہیں سوائے جن انس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

تفسیر شان نزول: الرحمٰن الخ جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائے رحمٰن کا ذکر فرمایا تو کافر بولے کہ ہم رحمٰن کو نہیں جانتے کہ وہ کیا چیز ہے اس وقت اللہ پاک نے یہ صورت نازل فرمائی۔

اللہ تعالیٰ کے بے انتہا احسانات

رحمٰن نے قرآن سکھایا۔ انسان کو پیدا کیا۔ اس کو اظہار مطالب سکھلایا۔ آفتاب ماہتاب ایک خاص حساب کے ساتھ وابستہ ہیں (جو کہ اس نے ان کیلئے مقرر کیا ہے اور اس سے الگ نہیں ہو سکتے) اور بیلیں اور درخت (اس کے سامنے) سرافگندہ ہیں (اور اس کے حکم سے باہر نہیں ہو سکتے) اور اس نے آسمان کو اونچا کیا۔ اور ترازو رکھی کہ تم وزن میں زیادتی نہ کرو (مثلاً یہ کہ دیتے وقت کم تولو اور لیتے وقت زیادہ تولو۔ پس تم ایسا نہ کرنا) اور وزن کو انصاف کے ساتھ صحیح رکھنا اور باٹ ترازو کو بھی کم نہ کرنا۔ اور اس نے زمین کو مخلوق کیلئے پست کیا۔ تا کہ وہ اس پر رہنے سہنے وغیرہ کے ذریعہ سے فائدہ اٹھاوے نیز) اس میں میوے ہیں اور کھجوریں ہیں جو کہ غلافوں والی ہیں (کیونکہ کھجوروں کے پھل غلافوں میں ہوتے ہیں) اور بھوسہ دار غلہ ہے۔ اور خوشبودار نباتات ہیں (یہ تمام تصرفات حق تعالیٰ کی ربوبیت عالم پر دلالت کرتے ہیں۔ اور مقتضی ہیں اس کو کہ اس کو اپنا رب مانا جائے پس وہ علاوہ دوسری حیثیتوں کے اس حیثیت سے بھی نعمت ہیں کہ وہ حق تعالیٰ کی طرف رہنمائی کرتی ہیں) پس (اے جن وانس) تم (جو خدا کو نہیں مانتے تو) تم اپنے رب کی کن نعمتوں (اور اس کے کن تصرفات) کو جھٹلاتے (اور اس کا انکار کرتے) ہو (ظاہر ہے کہ تم کسی نعمت اور کسی تصرف کا انکار نہیں کر سکتے تو تمہارا اس کو نہ ماننا سراسر ظلم ہے)۔

انسان وجن کی پیدائش: نیز اس نے انسان کو ٹھیکرے کی مانند کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا۔ اور یہ اس کا تصرف عجیب اس کی ربوبیت وتفرد پر دال ہے۔ اور اس کا انسان کے حق میں نعمت ہونا بھی ظاہر ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں (اور کن تصرفات) کو جھٹلاتے ہو (جو اسے نہیں مانتے) اور اس نے جنوں کو خالص آگ سے پیدا کیا۔ (یہ بھی اس کا ایک تصرف عجیب اور جنوں پر نعمت ہے۔ اور حق تعالیٰ کی ربوبیت وتفرد پر دلالت کرتا ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں (اور اس کے کن تصرفات) کو جھٹلاتے ہو (جو اسے نہیں مانتے۔

تصرفات خداوندی: نیز) وہ رب ہے دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں (یعنی گرمیوں کی مشرق ومغرب اور جاڑوں کے مشرق ومشرق) کا (کیونکہ ان میں جو تصرف کرتا ہے وہی کرتا ہے۔ اور کوئی دوسرا نہیں کرتا۔ جس کا تم بھی انکار نہیں کر سکتے اور اس کا نعمت ہونا بھی ظاہر ہے) پس تم اپنے رب کی کن نعمتوں (اور کن تصرفات) کا انکار کرتے ہو (جو اسے نہیں مانتے)۔

---

[1] یعنی باوجود دونوں سمندروں کے بالکل ملے ہوئے ہونے کے ایک کا پانی اور دوسرے میں نہیں جاتا ۱۲

سمندروں میں تصرفات: نیز اس نے دو سمندروں کو ایسی حالت میں پیدا کیا ہے کہ وہ یوں ایک دوسرے سے ملتے نہیں کہ ان کے درمیان ایک آڑ ہے (جس سے) وہ نہیں بڑھتے (یہ بھی حق تعالیٰ کا ایک تصرف عجیب ہے جو کہ حق تعالیٰ کی ربوبیت اور اس کے تصرف پر دلالت کرتا ہے۔ نیز وہ بھی ایک نعمت ہے منجملہ نعمہائے الٰہیہ کے کیونکہ اس میں ان دونوں سمندروں کو ایک خاص اور عجیب طور سے وجود عطا کرنا ہے۔ جو کہ حق تعالیٰ کی ربوبیت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور اس کا نعمت ہونا ظاہر ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں (اور کن تصرفات) کو جھٹلاتے ہو (جو تم اسے نہیں مانتے) نیز ان سے موتی اور مونگا نکلتے ہیں (یہ بھی حق تعالیٰ کا ایک تصرف عجیب ہے جو کہ اس کی ربوبیت اور تفرد پر دلالت کرتا ہے اور وہ اس حیثیت سے نعمت ہے بھی کہ ان سے مخلوق کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اور اس حیثیت سے بھی کہ وہ حق تعالیٰ کی ربوبیت اور تفرد کی طرف رہنمائی کرتا ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں (اور کن تصرفات) کو جھٹلاتے ہو (جو تم اسے نہیں مانتے) اور اسی کے ہیں وہ جہاز جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے ہیں (اور یہ بھی دلیل ہے حق تعالیٰ کی ربوبیت کی اور اس کا نعمت ہونا بھی ظاہر ہے۔ پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں کا انکار کرتے ہو (جو اسے نہیں مانتے)۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾ يَسْئَلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿٢٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٠﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿٣١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٢﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿٣٣﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ڏ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاۗءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يُسْـَٔــلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَاۗنٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾

ترجمہ: جتنے (جن وانس) روئے زمین پر موجود ہیں فنا ہو جائیں گے اور (صرف) آپ کے پروردگار کی ذات جو کہ عظمت والی اور احسان والی ہے باقی رہ جاوے گی سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اسی

سے (اپنی اپنی حاجتیں) سب آسمان اور زمین والے مانگتے ہیں وہ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں رہتا ہے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اے جن وانس ہم عنقریب تمہارے (حساب کتاب کے) لئے خالی ہو جاتے ہیں سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اے گروہ جن وانس کے اگر تم کو یہ قدرت ہے کہ آسمان اور زمین کی حدود سے کہیں باہر نکل جاؤ تو (ہم بھی دیکھیں) نکلو (مگر) بدون زور کے نہیں نکل سکتے (اور زور ہے) نہیں پس نکلنے کا وقوع بھی متحمل نہیں سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے تم دونوں پر (قیامت کے روز) آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جائے گا پھر تم (اس کو) ہٹا نہ سکو گے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے غرض جب (قیامت آئے گی جس میں) آسمان پھٹ جائے گا اور ایسا سرخ ہو جائے گا جیسے سرخ نری (یعنی چمڑا) سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے تو اس روز (اللہ تعالیٰ کے معلوم کرنے کے لئے) کسی انسان اور جن سے اس کے جرم کے متعلق نہ پوچھا جائے گا سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے مجرم لوگ اپنے حلیہ سے (کہ سیاہی چہرہ اور نیلگوں چشم ہے) پہچانے جائیں گے (سوان کے) سر کے بال اور پاؤں پکڑ لئے جائیں گے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے یہ ہے وہ جہنم جس کو مجرم لوگ جھٹلاتے تھے وہ لوگ دوزخ کے اردگرد کھولتے ہوئے پانی کے درمیان دورہ کرتے ہوں گے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

تفسیر: ہر چیز فانی ہے: نیز ہر وہ شخص یا چیز جو روئے زمین پر ہے فنا ہونے والی ہے اور تیرے عظمت وعزت والے پروردگار کی ذات باقی رہے گی (اور یہ بھی دلیل ہے اس کی کہ صرف حق تعالیٰ رب والہ ہے۔ اور کوئی نہیں۔ نیز یہ ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ کی بقاء اور اس کا ناقابل عدم ہونا ایک نعمت ہے۔ کیونکہ وہ بھی منشا ہے تمام انعامات کا اسی طرح اس عالم کا فنا ہونا یہ بھی ایک نعمت ہے۔ کیونکہ وہ مبنی ہے ظہور آخرت کا۔ الی غیر ذلک) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو (جو تم اسے نہیں مانتے)۔

سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں

نیز (اس کی شان یہ ہے کہ) جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں (جو کچھ مانگتے ہیں) اسی سے مانگتے ہیں (کیونکہ اس کے سوا کوئی دینے کے قابل نہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ مشرکین کو اس کا احساس نہ ہو۔ اور اس لئے وہ بظاہر دوسروں سے بھی مانگتے ہیں پس وہ ہر مخلوق کا محتاج الیہ ہے۔ چنانچہ اسی لئے) وہ ہر روز ایک نئے کام میں ہے (اور اپنی مخلوق کا اس کے مناسب انتظام کر رہا ہے۔ یہ بھی حق تعالیٰ کی ربوبیت اور اس کے تفرد کی بڑی بھاری دلیل ہے۔ اور اس کا نعمت ہونا بھی ظاہر ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں (اور تصرفات) کو جھٹلاتے ہو (جو تم اسے نہیں مانتے) نیز اے جن وانس ہم عنقریب (اس تمام کاروبار کو چھوڑ کر) تمہارے (فیصلہ اور جزا وسزا کے) لئے خالی ہو جائیں گے (یہ بھی دلیل ہے حق تعالیٰ کی ربوبیت وتفرد کی۔ اور اس کا نعمت ہونا بھی ظاہر ہے۔ کیونکہ ایک تو وہ ذریعہ ہے لوگوں کی جزا کا دوسرے وہ حق تعالیٰ کی ربوبیت کی طرف رہنمائی کرتا ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں (اور تصرفات) کو جھٹلاتے ہو (جو اسے نہیں مانتے)۔

حساب کتاب سے کوئی بچ نہیں سکتا ہے

اے جنوں اور انسانوں کی جماعت اگر تم (محاسبہ روز قیامت سے بچنے کیلئے) آسمانوں اور زمین کے اطراف سے نکل سکو تو نکل جاؤ۔

تم نہیں نکل سکتے۔ بجز قدرت کے (جو تم کو حق تعالیٰ کی طرف سے دی جائے۔ اور جو کہ تم کو دی نہیں گئی۔ یہ بھی دلیل ہے حق تعالیٰ کی ربوبیت اور اس کے تفرد کی۔ اور چونکہ یہ لوگوں کو اس کی ربوبیت وتفرد کی طرف رہنمائی کرتی ہے اس لئے وہ ایک نعمت ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے پروردگار کی کن نعمتوں (اور تصرفات) کو جھٹلاتے ہو (جو اسے نہیں مانتے)۔

انسان کو خدا پر کوئی قدرت نہیں: نیز (تمہارے برے اعمال کے بدلے میں اس کی حاضری سے) تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑا جائے گا جس پر تم (اس سے) انتقام نہ لے سکو گے (یہ بھی دلیل ہے اس کی ربوبیت کی اور مقتضی ہے اس کو کہ تم اسے مانو اور اس لئے وہ بھی ایک نعمت ہے۔ پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں (اور تصرفات) کو جھٹلاتے ہو (جو تم اسے نہیں مانتے)۔

قیامت اور اس کی مصیبت: پس جس وقت آسمان پھٹ جائے گا جس پر وہ سرخی میں گلاب اور (قوام میں روغن کی مانند ہو جائے گا (یہ بھی حق تعالیٰ کے تصرف تام اور اس کی ربوبیت کی دلیل ہے اور یہ ایک نعمت بھی ہے۔ کیونکہ وہ مقدمہ ہے جزاوسزا کا اور حق تعالیٰ کی ربوبیت کی طرف رہنمائی کرتا ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں (اور تصرفات) کو جھٹلاتے ہو (جو اسے ہیں مانتے) جس وقت آسمان پھٹے گا تو اس روز (بغرض تحقیق حال) کسی آدمی یا جن سے یا اس کے گناہ کی بابت سوال نہ کیا جائے گا (بطور مواخذہ کے سوال کرنا دوسری بات ہے۔ اور یہ بھی حق تعالیٰ کی ربوبیت کی ایک بڑی دلیل ہے۔ اور مقتضی ہے اس کو کہ اس کی ربوبیت کو تسلیم کیا جائے۔ اس لئے یہ بھی حق تعالیٰ کی ایک نعمت ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے پروردگار کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو (جو اسے نہیں مانتے۔

قیامت میں مجرمین کا انجام: اس روز) مجرم لوگ اپنی خاص علامت سے پہچانے جائیں گے۔ جس پر ہر مجرم سوئے پیشانی اور پاؤں سے پکڑا جائے گا (یہ واقعہ بھی اس کی ربوبیت کی دلیل ہے اور اس کا مقتضی یہ ہے کہ اسے اپنا رب مانا جائے اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے پروردگار کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو (جو اسے نہیں مانتے) دیکھو یہ وہ جہنم ہے جس کو جرائم پیشہ جھٹلایا کرتے تھے (جس کو خدا نے ان جرائم پیشہ کیلئے تیار کیا ہے) اب وہ اس کے درمیان اور نہایت تیز گرم پانی کے درمیان چکر لگائیں[1] گے (یہ بھی ایک دلیل ہے حق تعالیٰ کی ربوبیت کی۔ اور مقتضی ہے اس کو کہ ایک انس کو اپنا رب مانا جائے۔ اور اس لئے یہ بھی خدا کی ایک نعمت ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو (کہ اسے نہیں مانتے۔ خیر یہ حالت تو نافرمانوں کی تھی)۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۚ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ

---

[1] اس چکر لگانے کی تفصیل نہیں بتلائی گئی ممکن ہے کہ اس کی صورت یہ ہو کہ جب آگ میں پیاس لگے تو پانی پینے کیلئے حمیم پر جائیں پھر وہاں سے آگ میں آئیں وہکذا اور ممکن ہے کہ یہ ہو کہ جب آگ کا عذاب ہو تو اس میں گھبرائے پھریں۔ اور جب گرم پانی کا عذاب ہو تو آتش میں گھبرائے پھریں ۱۲

اِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۚ
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ
وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ مُدْهَآمَّتٰنِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ
فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۚ
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۚ

ترجمہ: اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے (ہر وقت ڈرتا رہتا ہے اس کے لئے دو باغ ہوں گے سو اے جن وانس تم اپنے رب کے کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے (اور وہ) دونوں باغ کثیر شاخ والے ہوں گے سو اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے ان دونوں باغوں میں دو چشمے ہوں گے کہ بہتے چلے جائیں گے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے ان دونوں باغوں میں ہر میوے کی دو دو قسمیں ہوں گی سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے وہ لوگ تکیہ لگائے ایسے فرشوں پر بیٹھے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے اور ان دونوں باغوں کا پھل بہت نزدیک ہوگا سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے ان میں نیچی نگاہ والیاں (یعنی حوریں) ہوں گی کہ ان (جنتی) لوگوں سے پہلے ان پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہوگا اور نہ کسی جن نے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے بھلا غایت اطاعت) کا بدلہ بجز غایت عنایت کے اور بھی کچھ ہو سکتا ہے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اور ان دونوں باغوں سے کم درجہ میں دو باغ اور ہیں سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے وہ دونوں باغ گہرے سبز رنگ کے ہوں گے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے ان دونوں باغوں میں دو چشمے ہوں گے کہ جوش مارتے ہوں گے سوائے جن وانس تم اپنے رب کے کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے ان دونوں باغوں میں میوے کھجوریں اور انار ہوں گے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

اللہ سے ڈرنے والے پر انعام واکرام

تفسیر: اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے (اور اس کی نافرمانی سے بچے) اس کیلئے دو باغ ہوں گے (جو کہ اعلیٰ ہوں گے یہ بھی حق تعالیٰ کی ربوبیت کی ایک دلیل ہے اور اس کو مقتضی یہ ہے کہ اس کو اپنا رب مانا جائے اور اس کی اطاعت کی جائے۔ اور اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو (جو اسے نہیں مانتے۔ خیر ان کیلئے دو باغ

ہوں گے) جو کہ مختلف قسم کی شاخوں والے ہوں گے (یہ بھی حق تعالیٰ کی ربوبیت کی ایک دلیل ہے۔اور اس کو مقتضی ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے۔اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو (جو اس کو نہیں مانتے) ان میں دو چشمے ہوں گے جو کہ برابر جاری ہوں گے (یہ بھی دلیل ہے اس کی ربوبیت کی اور مقتضی ہے اس کو کہ اس کی اطاعت کی جائے۔اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو (جو اس کو نہیں مانتے) ان میں ہر میوہ کی دو قسمیں ہوں گی (ایک باغ میں ایک میوہ ایک قسم کا ہوگا۔اور دوسرے میں وہی میوہ دوسری طرح کا۔یہ بھی ایک دلیل ہے حق تعالیٰ کی ربوبیت کی۔اور مقتضی ہے اس کو کہ اس کی اطاعت کی جائے۔اور یہ بھی ایک نعمت ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو (جو اسے نہیں مانتے خیر ان کے لئے یہ دو باغ ہوں گے اور) یوں (ہوں گے) کہ وہ ایسے فرشوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے استر استبرق (یعنی دبیز ریشمی کپڑے) کے ہوں گے۔اور دونوں باغوں کے میوے (ان کے) قریب (اور سہل الحصول) ہوں گے (یہ بھی دلیل ہے حق تعالیٰ کی ربوبیت کی اور مقتضی ہے اس کو کہ اس کی اطاعت کی جائے اور اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو (جو کہ اسے نہیں مانتے)۔

جنت میں حوریں اور ان کے اوصاف

ان میں (اپنے شوہروں تک) نظر کو محدود رکھنے والی عورتیں ہوں گی۔جن کو ان سے پہلے نہ کسی آدمی نے پاس سلایا ہے، نہ جن نے (یہ بھی حق تعالیٰ کی ربوبیت کی ایک دلیل ہے جو کہ مقتضی ہے اطاعت کو۔اور اس لئے وہ بھی ایک نعمت ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو (جو اسے نہیں مانتے۔وہ عورتیں ایسی حسین ہوں گی) گویا کہ وہ لعل اور مونگا ہیں (یہ بھی حق تعالیٰ کی ربوبیت کی ایک دلیل ہے جو کہ مقتضی ہے اطاعت کو اور اس لئے وہ بھی ایک نعمت ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو (جو اسے نہیں مانتے۔یہ چیزیں ان کے لئے ہوں گی کہ انہوں نے اچھے کام کئے تھے اور) بھلائی کا معاوضہ صرف بھلائی ہے (یہ قانون ہے حق تعالیٰ کا۔اور وہ مقتضی ہے اس کو کہ اس کی اطاعت کی جائے۔کیونکہ حق تعالیٰ کا محسن ہونا معلوم ہے۔اور اس کے اس احسان کا بدلہ یہ ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اس لئے وہ بھی ایک نعمت ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے پروردگار کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو (جو اس کو نہیں مانتے)۔

دو اور مخصوص باغات:

اور (ان کیلئے) دو باغ ان (مذکورہ بالا دو باغوں) سے کم ہوں گے (اور یہ بھی دلیل ہے حق تعالیٰ کی ربوبیت کی اور یہ بھی مقتضی ہے اس کو کہ اس کی اطاعت کی جائے۔اور اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو (جو اسے نہیں مانتے۔خیر ان کیلئے ان سے کم دو باغ ہوں گے جو کہ (اپنی سرسبزی وشادابی کی وجہ سے) سیاہ ہوں گے (یہ بھی دلیل ہے حق تعالیٰ کی ربوبیت کی اور مقتضی ہے اس کو کہ اس کی اطاعت کی جائے اور اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو (جو اسے نہیں مانتے) ان میں بھی وہ ابلنے والے چشمے ہوں گے (اور یہ بھی حق تعالیٰ کی ربوبیت کی ایک دلیل ہے اور مقتضی ہے اس کو کہ اس کی اطاعت کی جائے۔اور اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو۔جو اسے نہیں مانتے) ان میں میوہ اور کھجور کے درخت اور انار ہوں گے (یہ بھی دلیل ہے حق تعالیٰ کی ربوبیت کی۔اور مقتضی

ہے اس کو کہ اسے مانا جائے اور اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو۔

فِيهِنَّ خَيْرَٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧١﴾ حُورٌ مَّقْصُورَٰتٌ فِى ٱلْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧٣﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٔينَ عَلَىٰ رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٧٧﴾ تَبَٰرَكَ ٱسْمُ رَبِّكَ ذِى ٱلْجَلَٰلِ وَٱلْإِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

ترجمہ: ان میں خوب سیرت خوبصورت عورتیں ہوں گی (یعنی حوریں) سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ وہ عورتیں گوری رنگت کی ہوں گی (اور) خیموں میں محفوظ ہوں گی۔ سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ اور ان (جنتی) لوگوں سے پہلے ان پر نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہو گا اور نہ کسی جن نے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے وہ لوگ سبز اور عجیب خوبصورت کپڑوں (کے فرشوں) پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے بڑا برکت والا ہے نام آپ کے رب کا جو عظمت والا اور احسان والا ہے۔

تفسیر: **حسین و دوشیزہ حوریں**: ان میں بھی بہتر اور عمدہ عورتیں ہیں (اور یہ بھی دلیل ہے حق تعالیٰ کی ربوبیت کی اور مقتضی ہے اس کو کہ اسے مانا جائے اور اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو (جو اسے نہیں مانتے وہ عورتیں حوریں ہیں جوڑ کی ہوئی ہیں خیموں میں (اور یہ بھی ایک دلیل ہے حق تعالیٰ کی ربوبیت کی۔ اور مقتضی ہے اس کو کہ اس کی اطاعت کی جائے اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو (جو اسے نہیں مانتے۔ وہ عورتیں بھی ایسی ہیں کہ) ان کو ان سے پہلے کسی آدمی یا جن نے پاس نہیں سلایا (یہ واقعہ بھی حق تعالیٰ کی ربوبیت کی دلیل ہے اور مقتضی ہے اس کو کہ اس کی اطاعت کی جائے۔ اور اس لئے یہ بھی ایک نعمت ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو (جو اسے نہیں مانتے۔ خیر وہ لوگ ان باغوں میں) یوں (ہوں گے) کہ وہ سبز مشجر اور عجیب خوبصورت کپڑوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے (یہ بھی ایک دلیل ہے۔ حق تعالیٰ کی ربوبیت کی۔ اور مقتضی ہے اس کی اطاعت کو اور اس لئے وہ بھی ایک نعمت ہے) پس (اے جن وانس) تم اپنے رب کی کن نعمتوں کو جھٹلاتے ہو (جو اسے نہیں مانتے۔ الغرض خدا کی نعمتیں جو کہ اس کی ربوبیت پر دال ہیں۔ اس قدر ہیں کہ تم ان میں سے کسی کو بھی نہیں جھٹلا سکتے اور ہٹ دھرمی کا کوئی علاج نہیں۔ پس تم خدا کی نعمتوں کو سوچو اور ان کے مقتضی کے موافق ان پر عمل کرو الحاصل) بڑی شان والا ہے۔ تیرے عظمت وعزت والے پروردگار کا نام (اور بڑی غلطی پر ہیں وہ لوگ جو اسے نہیں مانتے اور دوسروں کو اس کے برابر بناتے ہیں۔

ایک آیت کا تکرار اور اس کی وجہ

اس سورت میں فبای الآء ربکما تکذبن. بار بار آیا ہے۔ نافہم اس کو فضول تکرار اور لایعنی تطویل سمجھتے ہیں۔ لیکن ہماری تفسیر کو غور

سے دیکھنے کے بعد ناظرین کو اچھی طرح معلوم ہو جائے گا کہ یہ خیال محض غلط ہے۔ اور یہ آیت ہر جگہ ایک نئی غرض کیلئے لائی گئی ہے۔ اور اگر یہ اس جگہ نہ لائی جاتی تو مقصود پورا ادا نہیں ہو سکتا تھا۔ مثلاً حق تعالیٰ نے فرمایا ہے ومن دونهما جنتن فبای الآء ربکما تکذبن مدها متن فبای الآء ربکما تکذبن. پس اس جگہ یہ بتلانا مقصود ہے کہ من دونهما جنتن۔ ایک مستقل دلیل ربوبیت ہے۔ اور مدها متن، دوسری دلیل مستقل۔ اب اگر ومن دونهما جنت مدها متن فبای الآء ربکما تکذبن کہا جائے تو یہ مقصود ہرگز ادا نہیں ہو سکتا تھا۔ وقس علیٰ ہذا۔ پھر تم فبای الآء ربکما تکذبن کے مفاد پر غور کرو۔ اور سمجھو کہ اس سے حق تعالیٰ کا رب الانس والجن ہونا اور واقعہ مذکورہ کا اس کی ربوبیت کی دلیل ہونا اور اس کا مقتضی اطاعت ہونا اور اس کا ایک نعمت ہونا پھر کفار کا مکذب نعمت ہونا۔

اور کس کی نعمت کا مکذب ہونا اپنے رب کی۔ اور اس تکذیب کا نازیبا ہونا۔ اور اس کا ہٹ دھرمی پر مبنی ہونا اور کفار کو اس پر ملامت کرنا۔ یہ تمام باتیں مفہوم ہوتی ہیں۔ اب تم بتلاؤ کہ کیا کسی کے امکان میں ہے کہ اتنے مضامین کو اتنے چھوٹے جملے میں ادا کر دے۔ اور کیا یہ محیر العقول ایجاز نہیں ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اس میں ہرگز تطویل نہیں۔ بلکہ ایک محیر العقول ایجاز ہے۔

فائدہ نمبر ۱: اس سورۃ میں ایک نہایت بدیع ایجاز یہ ہے کہ مضامین ترغیب وترہیب کو دلائل توحید بھی بنا دیا گیا ہے۔ مثلاً لمن خاف مقام ربہ جنتن۔ یہ مضمون ترغیب بھی ہے اور دلیل توحید بھی۔ وقس علیٰ ہذا۔

فائدہ نمبر ۲۔ ترتیب دلائل: ترتیب دلائل کیسی عجیب رکھی ہے کہ اول وہ دلائل بیان کئے گئے جن میں انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ یعنی وہ دلائل جن کا تعلق دنیا سے ہے۔ جیسے خلق الانسان تعلیم بیان وغیرہ پھر وہ دلائل بیان کئے گئے۔ جن میں انکار کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ جیسے وہ دلائل جو آخرت سے تعلق رکھتے ہیں تا کہ پہلے دلائل کی ہدایت دوسرے دلائل کی نظریت کو رفع کر سکے۔

فائدہ نمبر ۳: مضامین متعلق بہ دنیا سے مضامین متعلق بہ آخرت کی طرف کس خوبصورتی سے انتقال کیا گیا ہے کہ بیساختہ واہ واہ نکلتی ہے یہ انتقال کل من علیها فان سے شروع ہوا ہے۔ اس کا ایک جز متعلق بہ دنیا ہے۔ اور ایک متعلق بہ آخرت۔ اس کے بعد مضمون اول کی مناسبت سے یسئله من فی السموت والارض لایا گیا اور اس کی مناسبت سے کل یوم هوفی شان۔ لیکن چونکہ یہ مقدمہ ہے مضمون آخرت کا۔ اس لئے مضمون سابق کی طرح یہ بھی ذوجنبین ہے۔ اس کے بعد کل یوم هوفی شان سے سنفرغ لکم ایها الثقلن میں خالص مضمون آخرت کی طرف انتقال فرمایا۔ یہ نمونہ ہے۔ اس کے لطائف کا اور اس نمونہ سے ہر منصف مزاج اور صاحب ذوق یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ اس کے شروع میں جو دعوی کیا گیا ہے یعنی الرحمٰن علم القرآن وہ دعوی بالکل صحیح ہے۔ اور یہ سورت خود اس دعوی کی دلیل ہے کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ ایک ایسا شخص جس نے نہ کچھ پڑھا نہ لکھا نہ پڑھے لکھوں کی صحبت میں رہا۔ ایک کلام بنائے۔ اور اس میں ایسے ایسے محیر العقول والا فہام دقائق ولطائف رکھے جو بہت سے اہل علم وفضل کے اس کو بارہا پڑھتے اور اس کے نکات ولطائف مدتوں میں غور کرنے کے بعد بھی ان ذہن میں نہیں آسکتے۔ زادنا الیه ایمانا بکتا به بکشف حقائق عین۔ امین۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّ ثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۘ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۙ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۙ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۭ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۭ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۭ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۙ اُولٰۗىِٕكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۭ عَلٰي سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۙ مُّتَّكِـــِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۙ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۙ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۙ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۙ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۭ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۙ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُو الْمَكْنُوْنِ ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۙ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ڏ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۭ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۙ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۙ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۙ وَّمَاۗءٍ مَّسْكُوْبٍ ۙ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۙ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۙ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۭ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاۗءً ۙ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۙ عُرُبًا اَتْرَابًا ۙ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۭ

ترجمہ: سورہ واقعہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چھیانوے آیتیں اور تین رکوع ہیں۔
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ جب قیامت واقع ہوگی جس کے واقع ہونے میں کوئی خلاف نہیں ہے تو وہ (بعض کو) پست کردے گی اور بعض کو بلند کردے گی جبکہ زمین کو سخت زلزلہ آوے گا اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ ہو جائیں گے پھر وہ پراگندہ غبار ہو جائیں گے اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے سو جو داہنے والے ہیں وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں اور جو بائیں والے ہیں وہ بائیں والے کیسے برے ہیں اور جو اعلیٰ درجہ کے ہیں وہ تو اعلیٰ ہی درجے کے ہیں (اور) وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ) خاص قرب رکھنے والے ہیں یہ (مقرب) لوگ آرام کے باغوں میں ہوں گے ان کا ایک بڑا گروہ تو اگلے لوگوں میں سے ہوگا اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے ہوں گے وہ لوگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے ان کے آس پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی

رہیں گے یہ چیزیں لے کر آمد و رفت کیا کریں گے آبخورے اور آفتابے اور ایسا جام شراب جو بہتی ہوئی شراب سے بھرا جاوے گا نہ ان کو اس سے دردسر ہوگا اور نہ اس سے عقل میں فتور ہوگا اور میوے جن کو وہ پسند کریں گے اور پرندوں کا گوشت جوان کو مرغوب ہوگا اور ان کے لئے گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں ہوں گی (مراد حوریں ہیں) جیسے (حفاظت سے) پوشیدہ رکھا ہوا یہ ان کے اعمال کے صلہ میں ملے گا (اور) وہاں نہ بک بک سنیں گے اور نہ کوئی بیہودہ بات بس (ہر طرف سے) سلام ہی سلام کی آواز آوے گی اور جو داہنے والے ہیں وہ داہنے کیسے اچھے ہیں وہ ان باغوں میں ہوں گے جہاں بیخار بیریاں ہوں گی اور تہ بتہ کیلے ہوں گے اور لمبا لمبا سایہ ہوگا اور چلتا ہوا پانی ہوگا اور کثرت سے میوے ہوں گے جو نہ ختم ہوں گے اور نہ ان کی روک ٹوک ہوگی اور اونچے اونچے فرش ہوں گے ہم نے (وہاں کی) ان عورتوں کو خاص طور پر بنایا ہے یعنی ہم نے ان کو ایسا بنایا کہ وہ کنواریاں ہیں محبوبہ ہیں ہم عمر ہیں یہ سب چیزیں داہنے والوں کے لئے ہیں۔

قیامت اور اس کے اثرات

تفسیر: جب واقع ہوگی واقع ہونے والی (یعنی قیامت۔ کیونکہ) اس کے واقع ہونے میں ذرا جھوٹ نہیں (تو وہ کسی کو پست کریں گے۔ اور کسی کو بلند۔ کیونکہ وہ) پست کرنے والی (بھی ہے۔ اور) بلند کرنے والی (بھی) یعنی جب کہ زمین ہلائی جائے گی۔ اور پہاڑ ریزہ ریزہ کئے جائیں گے جس پر وہ ایک پراگندہ غبار ہو جائیں گے۔

تین گروہ اور ہر ایک کے حالات

اور تم تین قسم ہو جاؤ گے (تو اس وقت ہر گروہ کی حالت جداگانہ ہوگی اور اس کے ساتھ ایک علیحدہ معاملہ کیا جائے گا) سو (ان میں کچھ تو) دائیں والے ہیں (نہ پوچھو کہ) کیا چیز ہیں دائیں والے (اور کیسی عمدہ حالت ہے ان کی۔ چنانچہ آگے اس کا بیان آئے گا) اور (دوسرے) بائیں والے ہیں۔ (نہ پوچھو کہ) کیا چیز ہیں بائیں والے (اور کیسی بری حالت ہے ان کی۔ چنانچہ ان کا بیان بھی آگے آئے گا) اور (کچھ آگے والے ہیں اور) آگے والے تو آگے والے ہی ہیں (ان کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ چنانچہ) یہ وہ لوگ ہیں جو کہ (خدا کے) مقرب ہیں۔

مقربین: (نیز یہ لوگ) عیش کے باغوں میں (ہیں) وہ ایک جماعت پہلوں میں کی ہے۔ اور تھوڑے سے پچھلوں میں کے۔ یہ لوگ سونے کے تاروں سے) بنے ہوئے پلنگوں پر یوں ہوں گے کہ ان پر آمنے سامنے تکیہ لگائے ہوں گے نیز ان کے آس پاس ہمیشہ رہنے والے لڑکے کوزے اور لوٹے۔ اور ایسی صاف شراب کے پیالے جس سے نہ ان کو دردسر ہوگا اور نہ وہ بہکیں گے۔ اور میوے اس قسم کے جس کو وہ پسند کریں۔ اور پرندوں کے گوشت اس قسم کے ہیں جس کی وہ خواہش کریں لئے پھرتے ہوں گے اور (ان کے لئے) بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی جو کہ ایسی ہوں گی جیسے چھپا ہوا موتی۔ (جس کی رنگت اور آب و تاب کو گرد و غبار نے مکدر نہ کیا ہو) ان کاموں کے بدلہ میں جو وہ کیا کرتے تھے۔ یہ لوگ نہ ان باغوں میں کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ کوئی گناہ کی بات۔ بجز سلام سلام کہنے کے (خیر یہ حالت تو آگے والوں کی تھی)۔

اصحاب الیمین: اور دائیں والے (نہ پوچھو کہ) کیا چیز ہیں۔ دائیں والے (ان کی حالت یہ ہے کہ وہ) بے کانٹوں کی بیریوں میں ہوں گے۔ اور گھنے کیلوں میں اور دور تک پھیلے ہوئے سایہ اور گرتے ہوئے پانی۔ اور ایسے بہت سے میووں میں جو نہ منقطع ہوں گے

اور نہ وہ ان سے روکے گئے ہوں گے۔ اور ایسے بستروں میں ہوں گے جو کہ اونچے ہوں گے۔ ہم نے ان عورتوں کو (جوان کے ساتھ ہمبستر ہوں گی) پیدا کیا۔ جس پر ہم نے انہیں کنواریاں، پیاریاں اور دائیں والوں کی ہجولیاں بنایا۔

ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ﴿٤٠﴾ وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾
فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ﴿٤٢﴾ وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ﴿٤٤﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ
مُتْرَفِينَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنثِ الْعَظِيمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوا يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا
وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿٤٧﴾ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿٤٨﴾ قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ
وَالْآخِرِينَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ
الْمُكَذِّبُونَ ﴿٥١﴾ لَآكِلُونَ مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٥٣﴾ فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ
مِنَ الْحَمِيمِ ﴿٥٤﴾ فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ﴿٥٥﴾ هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ
فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ﴿٥٧﴾ أَفَرَأَيْتُم مَّا تُمْنُونَ ﴿٥٨﴾ أَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ
قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿٦٠﴾ عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ
فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾
أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٥﴾
إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾ أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ
مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ أَفَرَأَيْتُمُ
النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ﴿٧١﴾ أَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَ
مَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾

ترجمہ: ان (اصحاب الیمین) کا ایک بڑا گروہ اگلے لوگوں میں ہوگا اور ایک بڑا گروہ پچھلے لوگوں میں ہوگا اور جو بائیں والے ہیں وہ بائیں والے کیسے برے ہیں وہ لوگ آگ میں ہوں گے اور کھولتے ہوئے پانی میں اور سیاہ دھوئیں کے سایہ میں جو نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ فرحت بخش ہوگا وہ لوگ اس کے قبل (یعنی دنیا میں) بڑی خوشحالی میں رہتے تھے اور بڑے

بھاری گناہ (یعنی شرک وکفر) پر اصرار کیا کرتے تھے اور یوں کہا کرتے تھے کہ جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں (ہوکر) رہ گئے تو کیا (اس کے بعد) ہم دوبارہ زندہ کئے جاویں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی (زندہ کئے جاویں گے) آپ کہہ دیجئے کہ سب اگلے اور پچھلے جمع کئے جاویں گے ایک معین تاریخ کے وقت پر پھر (جمع ہونے کے بعد) تم کو اے گمراہو جھٹلانے والو درخت زقوم سے کھانا ہوگا پھر اس سے پیٹ بھرنا ہوگا پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پینا ہوگا پھر پینا بھی پیاسے اونٹوں کا سا (غرض) ان لوگوں کی قیامت کے روز یہ دعوت ہوگی ہم نے تم کو (اول بار) پیدا کیا ہے (جس کو تم بھی تسلیم کرتے ہو) پھر تم تصدیق کیوں نہیں کرتے اچھا پھر یہ بتلاؤ تم جو عورتوں کے رحم میں منی پہنچاتے ہو اس کو تم آدمی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں ہم ہی نے تمہارے درمیان موت کو (معین وقت پر) ٹھہرا رکھا ہے اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہاری جگہ اور تم جیسے آدمی پیدا کر دیں اور تم کو ایسی صورت میں بنا دیں جن کو تم جانتے بھی نہیں اور تم کو اول پیدائش کا علم حاصل ہے پھر تم کیوں نہیں سمجھتے اچھا پھر یہ بتلاؤ کہ تم جو کچھ (تخم وغیرہ) بوتے ہو اس کو تم اگاتے ہو یا ہم اگانے والے ہیں اور اگر ہم چاہیں تو اس پیداوار کو چورا چورا کر دیں پھر تم متعجب ہو کر رہ جاؤ گے کہ (اب کے تو) ہم پر تاوان ہی پڑ گیا بلکہ بالکل ہی محروم رہ گئے (یعنی سارا ہی سرمایہ گیا گزرا) اچھا پھر یہ بتلاؤ کہ جس پانی کو تم پیتے ہو اس کو بادل سے تم برساتے ہو یا ہم برسانے والے ہیں اگر ہم چاہیں اس کو کڑوا کر ڈالیں سو تم شکر کیوں نہیں کرتے اچھا پھر یہ بتلاؤ جس آگ کو تم سلگاتے ہو اس کے درخت کو تم نے پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرنے والے ہیں ہم نے اس کو یاددہانی کی چیز اور مسافروں کے فائدے کی چیز بنایا ہے سو آپ عظیم الشان پروردگار کے نام کی تسبیح کیجئے

تفسیر: اصحاب الشمال: یہ لوگ پہلوں میں کی ایک جماعت اور پچھلوں میں کی ایک جماعت ہوں گے (خیر یہ حالت دائیں والوں کی تھی) اور بائیں والے (نہ پوچھو کہ) کیا چیز ہیں۔ بائیں والے (ان کی حالت یہ ہے کہ وہ) ایک نہایت لطیف آگ میں اور نہایت تیز گرم پانی میں۔ اور دھوئیں کے سایہ میں ہوں گے جو کہ نہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ عزت کا۔ کیونکہ یہ لوگ اس سے پہلے (یعنی دنیا میں) خوشحال تھے اور (خوشحالی کے سبب) بڑے گناہ پر اصرار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے پہلے آباؤ اجداد بھی (یہ بات ہرگز عقل میں نہیں آ سکتی اے رسول) آپ (ان سے) کہئے کہ یہ یقینی بات ہے کہ تمام پہلے اور پچھلے اکٹھا کر کے ایک وقت معین یعنی[1] روز معلوم کی طرف لائے جائیں گے۔ اس کے بعد تم اسے گمراہ جھٹلانے والو زقوم کے درخت میں سے کھاؤ گے۔ جس پر تم اس سے پیٹ بھرو گے۔ اس کے بعد تم اس پر نہایت تیز گرم پانی پیو گے جس پر تم اسے یوں پیو گے جیسے سخت پیاسے اونٹ پیتے ہیں۔ یہ ہے ان کا سامان مہمانی بروز جزا (جو ان کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔

منکرین سے خطاب

اب ہم اصل مقصد کی طرف عود کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اے منکرو۔ آخر) ہم ہی نے تو تمہیں پیدا کیا ہے (اور جب ہم پہلی مرتبہ تم کو پیدا کر چکے ہیں تو دوبارہ بھی ضرور پیدا کر سکتے ہیں) پھر تم کیوں نہیں تصدیق کرتے۔

---

[1] اشارة الیٰ ان اضافة المیقات الیٰ یوم المعلوم بیانیة ۱۲

نطفہ سے بچہ کون بناتا ہے

اچھا تم نے اسے بھی دیکھا ہے جو تم (عورتوں کے رحم میں) ٹپکاتے ہو (ضرور دیکھا ہے پس تم بتلاؤ کہ) کیا تم اسے پیدا کرتے (اور انسان بناتے) ہو یا ہم (اسے) پیدا کرنے والے ہیں (تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم اسے پیدا کرتے ہیں بلکہ تم یہی کہو گے کہ خدا پیدا کرتا ہے۔ پھر جب کہ تم اس کی یہ قدرت عجیبہ دیکھ رہے ہو۔ کہ وہ پانی کو آدمی بناتا ہے تو تم کو اس سے کیوں انکار ہے کہ وہ تمہیں دوبارہ پیدا کردے۔ حقیقت یہ ہے کہ) ہم ہی نے تمہارے درمیان مرنا مقرر کیا ہے (اور ہمیں تمہیں دوبارہ زندہ کریں گے) اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ بجائے تمہارے تم ہی جیسے دوبارہ[1] پیدا کریں اور تم کو اس (دن یا اس شکل میں پیدا کریں جس کو تم نہیں جانتے (یعنی قیامت میں) اور تم کو پہلی پیدائش معلوم ہے پھر تم (اسے کیوں نہیں یاد کرتے (اور کیوں نہیں سمجھتے کہ جس نے ہمیں پہلے پیدا کیا ہے وہ دوبارہ بھی پیدا کرسکتا ہے)۔

کھیتی کون اگاتا ہے: اچھا تم نے اسے بھی دیکھا ہے جسے تم بوتے ہو (ضرور دیکھا ہے اچھا اب تم یہ بتلاؤ کہ) کیا تم اسے کھیتی بناتے ہو یا ہم اسے کھیتی بنانے والے ہیں (تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم بناتے ہیں بلکہ یہ ہی کہو گے کہ خدا بناتا ہے۔ پھر جو خدا بیج کو کھیتی بناتا ہے کیا وہ دوبارہ مٹی کو آدمی نہیں بنا سکتا کس قدر نافہمی کی بات ہے۔ اور صرف نافہمی ہی نہیں بلکہ سخت ناشکری بھی ہے کیونکہ) اگر ہم چاہیں تو ہم اس کا بھس بنادیں جس پر تم باتیں بناتے رہو کہ ہم پر تو ڈنڈ پڑ گیا (اجی ڈنڈ کیسا) ہم تو بالکل ہی کورے رہ گئے (لیکن ہم ایسا نہیں کرتے بلکہ ہم تمہاری کھیتی لگاتے اور تمہیں غلہ دیتے ہیں جس کا شکر تم پر واجب ہے)۔

پانی کون برساتا ہے: اچھا تم نے وہ پانی بھی دیکھا ہے جسے تم پیتے ہو (ضرور دیکھا ہے پس اب تم یہ بتلاؤ کہ) کیا تم نے اسے ابر سے اتارا ہے۔ یا ہم اسے اتارنے والے ہیں (تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے اتارا ہے۔ بلکہ یہ ہی کہو گے کہ خدا نے اتارا ہے۔ پھر جب کہ تم حق تعالیٰ کی یہ صفت عجیبہ دیکھ رہے ہو تو نشاۃ آخری کا کیوں انکار کرتے ہو۔ یہ صرف تمہاری جہالت ہی نہیں بلکہ سخت ناشکری بھی ہے۔ کیونکہ) اگر ہم چاہیں تو اسے کڑوا بنادیں (لیکن ہم ایسا نہیں کرتے لہٰذا اس کا تم پر شکر واجب ہے) پس تم شکر کیوں نہیں کرتے (اور خدا کی بات کیوں نہیں مانتے)۔

آگ کس نے پیدا کی

اچھا تم نے وہ آگ بھی دیکھی ہے۔ جس کو تم سلگاتے ہو (ضرور دیکھی ہے پس اب تم یہ بتلاؤ کہ کیا تم نے اس کا درخت پیدا کیا ہے۔ یا ہم (اسے) پیدا کرنے والے ہیں (تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے اسے پیدا کیا ہے بلکہ تم یہی کہو گے کہ خدا نے پیدا کیا ہے۔ پس جب تم خدا کی یہ صفت عجیبہ دیکھ رہے ہو تو تم دوبارہ پیدائش کا کیوں انکار کرتے ہو یہ تمہاری بہت بڑی غلطی ہے۔ دیکھو) ہم نے اسے (لوگوں کیلئے خدا کی قدرت کو) یاد دلانے والا اور جنگل والوں کیلئے فائدہ اٹھانے کی چیز بنایا ہے (پس تم کو اس سے قدرت خدا کو یاد کرنا اور اس کی اس نعمت کا شکر کرنا چاہیے) پس (اے رسول) آپ اپنے عظیم الشان پروردگار کے نام سے تسبیح کیجئے (کہ اس نے کفار کے استبعاد کو دور کر کے ان پر حجت تمام کردی اور اپنے سے اوپر شبہ نقص و عجز دور کردیا) پس (جب کہ استبعاد نشاۃ اخری دور ہوگیا۔ جو کہ ایک منشا تھا تکذیب قرآن کا تو اب کہا جاتا ہے کہ)۔

---

[1] یعنی تم کو دوبارہ پیدا کریں۔ کیونکہ جب ان کو دوبارہ پیدا کیا جائے گا تو وہ پہلی پیدائش کے لحاظ سے اپنی مثل ہوں گے کما قال تعالیٰ اولیس الذی خلق السموٰت والارض بقدر علی ان یخلق مثلھم ۱۲

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ ﴿۷۷﴾ فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَاَنْتُمْ حِیْنَىٕذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوْلَاۤ اِنْ كُنْتُمْ غَیْرَ مَدِیْنِیْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّرَیْحَانٌ ۙ۬ وَّجَنَّتُ نَعِیْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ﴿۹۱﴾ وَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِیْنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِیْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِیَةُ جَحِیْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْیَقِیْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۹۶﴾

ترجمہ: سو میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے چھپنے کی اور اگر تم غور کرو تو یہ ایک بڑی قسم ہے کہ یہ ایک مکرم قرآن ہے جو ایک محفوظ کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں درج ہے کہ اس کو بجز پاک فرشتوں کے کوئی ہاتھ نہیں لگانے پاتا یہ رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا ہے سو کیا تم لوگ اس کلام کو سرسری بات سمجھتے ہو اور تکذیب کو اپنی غذا بنا رہے ہو سو جس وقت روح حلق تک آ پہنچتی ہے اور تم اس وقت تکا کرتے ہو اور ہم (اس وقت) اس مرنے والے) شخص کے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم سمجھتے نہیں ہو (فی الواقع) اگر تمہارا حساب کتاب ہونے والا نہیں ہے تو تم اس روح کو (بدن کی طرف) پھر کیوں نہیں لوٹاتے ہو اگر تم سچے ہو پھر (جب قیامت واقع ہوگی تو) جو شخص مقربین میں سے ہوگا اس کے لئے تو راحت ہے اور (فراغت کی) غذائیں ہیں اور آرام کی جنت ہے اور جو شخص داہنے والوں میں سے ہوگا (تو اس سے کہا جائے گا کہ تیرے لئے امن وامان ہے کہ تو داہنے والوں میں سے ہے اور جو شخص جھٹلانے والوں اور گمراہوں میں سے ہوگا تو کھولتے ہوئے پانی سے اس کی دعوت ہوگی اور دوزخ میں داخل ہونا ہوگا بے شک (جو کچھ مذکور ہوا) تحقیقی یقینی بات ہے سو اپنے اس عظیم الشان پروردگار کے نام کی تسبیح کیجئے۔

قرآن پاک اور اس کا ادب

تفسیر: میں مواقع نجوم[1] کی قسم کھا کر[2] کہتا ہوں اور اگر تم جانو تو یہ ایک بہت بڑی قسم ہے کہ واقعی یہ قرآن کریم ہے جو کہ ایک

---

[1] مواقع نجوم سے مراد غالباً مغارب نجوم ہیں۔ واللہ اعلم ۱۲ [2] واضح ہو کہ قسم کبھی مقسم بہ کی عظمت کی بناء پر کھائی جاتی ہے جیسے خدا کی یا قرآن کی یا کعبہ کی۔ اور کبھی اس کی محبوبیت کی بناء پر کھائی جاتی ہے جیسے جان کی، آنکھوں کی، سر کی، دہن کی، چنانچہ کہتے ہیں تیری جان کی قسم، تیرے سر کی قسم، اپنے دیدوں کی قسم، دہن کی قسم وغیرہ وغیرہ۔ اور یہ دوسری قسم کی قسم فی الحقیقت ایک بددعا ہوتی ہے۔ اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ جو میں کہتا ہوں اگر وہ جھوٹ ہو تو میری یہ پیاری چیز نہ رہے۔ جب یہ معلوم ہو گیا تو اب سمجھو کہ حق تعالیٰ جن چیزوں کی قسمیں کھاتے ہیں وہ ان کی عظمت کی بناء پر نہیں کھاتے کیونکہ وہاں یہ احتمال ہی نہیں بلکہ وہ صرف ان کی ایک حد تک مطلوبیت کی بناء پر قسم کھاتے ہیں۔ اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر ہم جھوٹ کہتے ہوں تو یہ ہماری چیزیں فنا ہو جائیں اور ان کے وجود سے (بقیہ حاشیہ صفحہ اگلے صفحہ پر)

چھپی ہوئی کتاب (لوح محفوظ) میں (محفوظ) ہے جس کو بجز پاک فرشتوں کے کوئی چھو بھی نہیں سکتا (اور اس لئے اس میں یہ شبہ نہیں ہو سکتا کہ شاید کسی نے اس میں کمی بیشی اور تغیر تبدیل کر دی ہو اس لئے وہ) رب العالمین کی جانب سے نازل کیا ہوا ہے (نہ کہ کسی کا بنایا ہوا) پس کیا تم اس بات میں سستی کرتے ہو اور اپنا حصہ صرف یہ کرتے ہو کہ تم اسے جھٹلاؤ۔ (نہایت بیجا بات ہے۔ تمہاری اس کی تکذیب کا منشا یہ ہے کہ تم مضمون بعث کو غلط سمجھتے ہو۔ اور اس لئے کہتے ہو کہ اگر یہ خدا کی جانب سے ہوتا تو اس میں ایسی غلط باتیں نہ ہوتیں۔

دوبارہ پیدائش:

پس جب کہ جان ایسی حالت میں گلے میں پہنچتی ہے کہ تم دیکھتے ہوتے ہو اور ہم اس (مرنے والے) سے بہ نسبت تمہارے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ مگر تم دیکھتے نہیں ہوتے تو اگر واقعی تم کو جزا نہ دی جائے گی تو اگر تم اس میں سچے ہو تو تم اس (جان) کو لوٹا کیوں نہیں لیتے (اور نکلنے کیوں دیتے ہو۔ اور جب کہ تم ایسا نہیں کر سکتے۔ تو معلوم ہوا کہ تم بالکل جھوٹے ہو کیونکہ جب تم کو اتنی قدرت نہیں کہ تم خدا کو جان نکالنے سے روک سکو تو تم اسے اس کے اعادہ سے بالاولیٰ نہیں روک سکتے۔ اور جب کہ تم اسے اس کے اعادہ سے نہیں روک سکتے تو اسکا یہ بیان کہ ہم دوبارہ جسم میں روح کا اعادہ کر کے اسے جزاوسزا دیں گے سچا ہے۔ اور تمہارا یہ کہنا کہ ایسا نہیں ہو سکتا بالکل غلط ہے۔ خلاصہ استدلال یہ ہے کہ دلائل سے ثابت ہے کہ حق تعالیٰ کیلئے دوبارہ پیدا کرنا ممکن ہے اور خدا کہتا ہے کہ ایسا ضرور ہوگا۔ تو اب اس کے بیان کے غلط ہونے کی صرف یہی صورت ہے کہ منکرین اسے ایسا کرنے سے روک دیں۔ اس لئے منکرین گویا اس کے مدعی ہیں کہ ہم خدا کو ایسا نہ کرنے دیں گے۔ اس بناء پر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم سچے ہو کہ ہم خدا کو ایسا نہ کرنے دیں گے تو تم ذرا روح کو نکلنے ہی سے روک لیا کرو۔ یہ تو تم سے ہو نہیں سکتا تو تم خدا کو ایسا کرنے سے کیونکر روک سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ جزاوسزا بالکل صحیح ہے)۔

نیکوں کو نیکی کا بدلہ

اب اگر وہ (مرنے والا) مقربین میں سے ہے تب تو اس کیلئے چین اور رزق اور آسائش کا باغ ہے۔ اور اگر وہ دائیں والوں میں سے ہے (تو اس سے کہا جائے گا کہ) سلام ہو تجھ پر بحالیکہ تو دائیں والوں میں ہے۔

رسول کو جھٹلانے والوں کی سزا

اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہے تو اس کیلئے تیز گرم پانی کا سامان مہمانی اور دوزخ میں داخل کرنا ہے۔ یقیناً یہ (جو کچھ بیان کیا گیا ہے) بالکل یقینی ہے (جس میں ذرا بھی شبہ کی گنجائش نہیں) پس (اے رسول) آپ اپنے عظیم الشان پروردگار کے نام سے تسبیح کیجئے (کہ وہ پاک ہے جملہ نقائص سے۔ جن میں عجز عن النشاۃ الاخریٰ بھی ہے)۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) جو مفاد وابستہ ہے وہ باقی نہ رہے۔ اور چونکہ ہر چیز کا وجود ایک خاص مقصد کیلئے ضروری ہے۔ اس لئے وہ ہر چیز کو مقسم بہ بنالیتے ہیں حتیٰ کہ انجیر اور زیتون کو بھی بلکہ کفار و فساق کو بھی۔ جیسا کہ ونفس وماسواھا فالھمھا فجورھا وتقواھا سے ظاہر ہے اور اس بناء پر حق تعالیٰ کے کسی چیز کی قسم کھانے سے اس کی عظمت یا غایت محبوبیت پر استدلال صحیح نہیں ہو سکتا اور چونکہ حق تعالیٰ کی ذات احکام تکلیفیہ سے بالاتر ہے اس لیے یہ اعتراض بھی نہیں ہو سکتا کہ اس نے مخلوقات کی قسم کیوں کھائی برخلاف انسانوں کے کہ وہ احکام تکلیف کی حد سے باہر نہیں ہیں۔ اس لئے ان کیلئے ایسا کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ان کی قسموں میں ابہام تعظیم غیر اللہ ہے۔ یہ حقیقت ہے حق تعالیٰ کی قسموں کی۔ اور بعض لوگوں نے ان کی دوسری توجیہات کی ہیں مگر وہ مجھے پسند نہیں ۱۲

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ
وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ
مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ
اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ
الْاُمُوْرُ ۝ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيْمٌ ۢبِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝
اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا
لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ
مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖۤ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ
مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۚ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ
دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ۚ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

ترجمہ: سورہ حدید مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں۔
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں سب جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے اس کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی وہی حیات دیتا ہے اور (وہی) موت دیتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے (سب مخلوق سے) وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے اور وہی ظاہر ہے اور وہی مخفی ہے اور وہی ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے وہ ایسا ہے کہ جس نے آسمان اور زمین کو چھ روز (کی مقدار) میں پیدا کیا پھر تخت پر قائم ہوا وہ سب کچھ جانتا ہے جو چیز زمین کے اندر داخل ہوتی ہے (مثلاً بارش) اور جو چیز اس سے نکلتی ہے (مثلاً نباتات) اور جو چیز آسمان سے اترتی ہے اور جو چیز اس میں چڑھتی ہے وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے خواہ تم لوگ کہیں بھی ہو اور وہ تمہارے سب اعمال کو بھی دیکھتا ہے اسی کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی اور اللہ ہی کی طرف سب امور لوٹ جائیں گے وہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے (جس سے دن بڑا ہو جاتا ہے) اور وہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے

(جس سے رات بڑی ہو جاتی ہے) اور وہ دل کی باتوں (تک) کو جانتا ہے تو م لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور (ایمان لاکر) جس مال میں تم کو اس کے قائم مقام بنایا ہے اس میں سے (اس کی راہ میں) خرچ کرو سو جو لوگ تم میں سے ایمان لے آئیں اور خرچ کریں ان کو بڑا ثواب ہوگا اور تمہارے لئے اس کا کون سبب ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ رسول تم کو اس بات کی طرف بلا رہے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ اور خود خدا نے تم سے عہد لیا تھا اگر تم کو ایمان لانا ہو اور (وہ رحیم) ایسا ہے کہ اپنے بندے (خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر صاف صاف آیتیں بھیجتا ہے تاکہ وہ تم کو (کفر و جہل کی) تاریکیوں سے روشنی کی طرف لاوے اور بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے حال پر بڑا شفیق مہربان ہے اور تمہارے لئے اس کا کون سبب ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ سب آسمان زمین اخیر میں اللہ ہی کا رہ جائے گا جو لوگ فتح مکہ سے پہلے (فی سبیل اللہ) خرچ کر چکے اور لڑ چکے اور جو اس کے بعد لڑے اور خرچ کیا (دونوں) برابر نہیں وہ لوگ درجہ میں ان لوگوں سے بڑے ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے) بعد میں خرچ کیا اور لڑے اور (یوں) اللہ تعالیٰ نے بھلائی (یعنی ثواب) کا وعدہ سب سے کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے۔

خدا اور اس کی حکومت:

تفسیر: تمام وہ چیزیں جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں خدا کی پاکی بیان کرتی ہیں اور وہ نہایت زبردست اور بڑا حکمت والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی حکومت اسی کو حاصل ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور (کچھ احیاء و اماتت کی تخصیص نہیں۔ بلکہ) وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے وہی اول بھی ہے اور آخر بھی (کیونکہ وہ ازلی و ابدی ہے۔ اور اس کے سوا تمام چیزیں حادث اور فانی ہیں) اور (آثار کے لحاظ سے ظاہر بھی ہے (اور ذات کے لحاظ سے) باطن (اور مخفی) بھی۔ اور وہ ہر چیز کو بخوبی جانتا ہے (اس لئے وہ جس چیز کے متعلق جو کچھ بیان کرتا ہے وہ بالکل صحیح ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں)۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عالم

وہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین (جیسے عظیم الشان مخلوقات) کو (صرف) چھ دن میں پیدا کیا۔ اس کے بعد (ان کے انتظام کے لئے) تخت پر بیٹھا (اور عنان حکومت ہاتھ میں لی)۔ وہ ان تمام چیزوں کو جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتی ہیں اور اس سے باہر نکلتی ہیں۔ اور ان چیزوں کو بھی جو آسمانوں سے اترتی اور اس میں چڑھتی ہیں۔ اور وہ جہاں تم ہو تمہارے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ ان سب کو بخوبی دیکھتا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی حکومت اسی کو حاصل ہے۔ اور اللہ ہی کی طرف تمام معاملات رجوع کئے جائیں گے۔ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے۔ اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور وہ سینوں کی باتوں تک سے بخوبی واقف ہے (یہ صفات ہیں حق تعالیٰ کی جو کہ مقتضی ہیں اس کو کہ اس پر ایمان لایا جائے اور اس کی اطاعت کی جائے۔

دعوت ایمان وانفاق

لہٰذا کہا جاتا ہے کہ) تم خدا پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور ان چیزوں میں سے (اس کی راہ میں) خرچ کرو جن میں اس نے تم کو نائب بنایا ہے (کیونکہ وہ تمہاری ملک نہیں ہیں۔ بلکہ خدا کی ملک ہیں اور تم ان میں اس کے نائب ہو۔ اس لئے تم کو ان میں اسی تصرف کا حق ہے۔ جس

کی تم کو اجازت دی گئی ہے۔ پس تم کو ان میں امساک کا حق حاصل نہیں ہے۔ کیونکہ اصل مالک تم کو انفاق کا حکم دیتا ہے) پس جو لوگ تم میں سے ایمان لائیں اور خرچ کریں ان کیلئے (اس تعمیل حکم پر) بہت بڑا معاوضہ ہے۔ اور تمہارے لئے کونسی وجہ ہے کہ تم خدا پر ایمان نہ لاؤ۔ حالانکہ پیغمبر تم کو اس کی دعوت دیتا ہے کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ۔ اور اس نے تم سے (روز الست میں ایمان کا) عہد بھی لیا تھا۔ اگر تم مانو (اور زبردستی اس کا انکار نہ کرو۔ کیونکہ گو تم کو وہ عہد یاد نہیں۔ مگر اوائل کے ساتھ ہم کو یاد دلایا گیا ہے۔ پس داعی کا رسول ہونا اور مدعوالیہ کا تمہارا رب ہونا۔ اور خود تمہارا ایمان کا عہد کرنا۔ یہ تمام باتیں مقتضی ہیں اس کو کہ تم خدا پر ایمان لاؤ اور ان کے ہوتے ہوئے تم کو ہرگز گنجائش نہیں کہ تم ایمان نہ لاؤ۔

اللہ تعالیٰ کے احسانات

اس کے علاوہ) وہ (خدا جس پر ایمان لانے کیلئے تم سے کہا جاتا ہے) وہ ہے جو اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر اس لئے صاف صاف باتیں نازل کرتا ہے تاکہ وہ تم کو (کفر کی) تاریکیوں سے (ایمان کی) روشنی کی طرف لگائے۔ (پس ثابت ہوا کہ دعوت ایمان کا مقصود خود تم کو نفع پہنچانا ہے۔ اور اپنی کوئی غرض نہیں ہے۔ اور یہ بھی مقتضی ہے اس کو کہ تم اس پر ایمان لاؤ۔ اور اس وجہ سے بھی تم کو ایمان نہ لانے کی گنجائش نہیں ہو سکتی) اور یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تم پر بڑا مہربان اور بہت رحم کرنے والا ہے (جو تم کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکالنا چاہتا ہے۔ پس تم ہرگز اس کی مخالفت نہ کرو۔ اور ضرور اس پر ایمان لاؤ)۔

خدا کی راہ میں خرچ

اور تمہارے لئے کون سی وجہ ہے کہ تم خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ حالانکہ اللہ ہی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کی اور ایسی حالت میں تمہارے اس کی راہ میں خرچ نہ کرنے کے یہ معنی ہیں کہ تم حق تعالیٰ کی مملوک چیز اس کو دینا نہیں چاہتے اور اس کا غیر معقول ہونا ظاہر ہے۔ پس ظاہر ہوا کہ تمہارے لئے خرچ نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

فتح مکہ سے پہلے ایمان لانے والے

تم کو واضح ہو کہ) ہر وہ شخص جس نے تم میں سے قبل از فتح مکہ خرچ کیا۔ اور جنگ کی۔ اور وہ شخص جس نے بعد کو ایسا کیا۔ دونوں برابر نہیں (بلکہ) وہ ان سے مرتبہ میں بہت بڑے ہیں جنہوں نے بعد کو خرچ کیا اور جنگ کی۔ اور (یوں) اللہ نے ہر ایک سے اچھی چیز کا وعدہ کیا ہے۔ اور جو تم کرتے ہو اللہ ان سب سے واقف ہے (اس لئے وہ تمہیں ضرور ان کا معاوضہ دے گا)۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَ لَهٗۤ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۱﴾ یَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۲﴾ یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا

فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌؕ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَ ظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُؕ ﴿۱۳﴾

یُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْؕ قَالُوْا بَلٰى وَ لٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَ تَرَبَّصْتُمْ وَ ارْتَبْتُمْ

وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ غَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْیَوْمَ لَا یُؤْخَذُ مِنْكُمْ

فِدْیَةٌ وَّ لَا مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْاؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُؕ هِیَ مَوْلٰىكُمْؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ یَاْنِ

لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّۙ وَ لَا یَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ

اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْؕ وَ كَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْۤا

اَنَّ اللّٰهَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَاؕ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ

وَ الْمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَهُمْ وَ لَهُمْ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۸﴾ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ ۖۗ وَ الشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَ نُوْرُهُمْؕ

وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۱۹﴾

ترجمہ: کوئی شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح قرض کے طور پر دے پھر خدا تعالیٰ اس (دیئے ہوئے ثواب) کو اس شخص کے لئے بڑھاتا چلا جائے اور اس کے لئے اجر پسندیدہ ہے۔ جس دن آپ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو دیکھیں گے کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کی داہنی طرف دوڑتا ہوگا آج تم کو بشارت ہے ایسے باغوں کی جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے (اور) یہ بڑی کامیابی ہے اور یہ دن ہوگا) جس روز منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے (پل صراط) پر کہیں گے کہ (ذرا) ہمارا انتظار کرلو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کرلیں ان کو جواب دیا جائے گا کہ تم اپنے پیچھے لوٹ جاؤ پھر (وہاں سے) روشنی تلاش کرو پھر ان (فریقین کے درمیان میں ایک دیوار قائم کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ بھی ہوگا (جس کی کیفیت یہ ہے کہ) اس کے اندرونی جانب میں رحمت ہوگی اور بیرونی جانب کی طرف عذاب ہوگا یہ منافق ان کو پکاریں گے کہ کیا (دنیا میں) ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ مسلمان) کہیں گے کہ (ہاں) تھے تو سہی لیکن تم نے اپنے کو گمراہی میں پھنسار کھا تھا اور تم منتظر رہا کرتے تھے اور اسلام کے حق میں تم شک رکھتے تھے اور تم کو تمہاری بیہودہ تمناؤں نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا یہاں تک کہ تم پر خدا کا حکم آ پہنچا اور تم کو دھوکہ دینے والے شیطان نے اللہ کے ساتھ دھوکے میں ڈال رکھا تھا غرض آج نہ تم سے کوئی معاوضہ لیا جاوے گا اور نہ کافروں سے تم سب کا ٹھکانہ دوزخ ہے وہی تمہارا رفیق ہے اور (واقعی) برا ٹھکانا ہے کیا ایمان والوں کے لئے اس بات کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کی

نصیحت کے اور جو دین حق منجانب اللہ) نازل ہوا ہے اس کے سامنے جھک جاویں اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاویں جن کو ان کے قبل کتاب آسمانی ملی تھی (یعنی یہود و نصاریٰ) پھر (اسی حالت میں) ان پر زمانہ دراز گزر گیا اور توبہ نہ کی پھر ان کے دل (خوب ہی) سخت ہو گئے اور بہت سے آدمی ان میں کے (آج) کافر ہیں یہ بات جان لو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو اس کے خشک ہوئے پیچھے زندہ کر دیتا ہے ہم نے تم سے اس کے نظائر بیان کر دیئے ہیں تاکہ تم سمجھو بلاشبہ صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور (یہ صدقہ دینے والے) اللہ کو خلوص کے ساتھ قرض دے رہے ہیں وہ صدقہ (باعتبار ثواب کے) ان کے لئے بڑھا دیا جاوے گا اور ان کے لئے اجر پسندیدہ ہے اور جو لوگ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں ایسے ہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لئے (جنت میں) ان کا اجر (خاص) اور صراط پر) ان کا نور (خاص) ہوگا اور جو لوگ کافر ہوئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی لوگ دوزخی ہیں۔

خدا کی راہ میں خرچ اور اس کا عظیم الشان بدلہ

تفسیر: کون ہے وہ جو اللہ کو اچھا (یعنی نیک نیتی کے ساتھ) قرض دے جس پر وہ اسے اس کیلئے کئی گونہ کر دے (پس جو کوئی ایسا کرے گا حق تعالیٰ اس کے دیے ہوئے قرض کو دونا کر دے گا) اور اس کیلئے عمدہ معاوضہ ہوگا۔ چنانچہ (اے مخاطب) جس روز تو مومن مردوں اور عورتوں کو (جو کہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں (ایسی حالت میں دیکھے گا کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑتا ہوگا۔ اور اس روز ان سے کہا جائے گا کہ آج تمہیں ان باغوں کی خوشخبری ہے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔ یوں کہ تم ان میں ہمیشہ رہنے والے ہو۔ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے (لوگوں کو چاہیے کہ وہ اسے ہاتھ سے نہ دیں۔

منافقین کا حال قیامت میں

خیر یہ تو مومنین کی حالت تھی اور برخلاف اس کے) جس روز منافق مرد اور عورتیں (جو کہ نہ خدا پر ایمان لاتے ہیں اور نہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں) مسلمانوں سے کہیں گے کہ ذرا ہمارا بھی خیال کرو کہ ہم بھی تمہاری روشنی سے حصہ لے لیں اس روز ان سے کہا جائے گا کہ (اس نور سے تم کو حصہ نہیں مل سکتا) تم پیچھے جاؤ۔ اور وہاں نور ڈھونڈو پھر ان کے درمیان ایک دیوار قائم کر دی جائے گی۔ جس کیلئے ایک دروازہ ہوگا جن کے اندرونی جانب کی یہ حالت ہوگی کہ اس میں رحمت ہوگی۔ اور بیرونی جانب کی یہ حالت ہوگی کہ اسکی جہت سے عذاب ہوگا۔ نیز یہ لوگ انہیں پکاریں گے کہ کیا ہم دنیا میں تمہارے ساتھ نہ تھے (پھر ہم سے یہ بے رخی کیوں ہے اس کے جواب میں) وہ کہیں گے کہ کیوں نہیں (تم ضرور ہمارے ساتھ تھے) مگر تم نے اپنے کو گمراہ کر رکھا تھا اور تم (ہمارے متعلق مصائب کے منتظر تھے۔ اور تم کو (خدا کی باتوں میں) شک تھا۔ اور تم کو فضول آرزوؤں نے دھوکا دے رکھا تھا۔ یہاں تک کہ خدا کا حکم آ گیا (اور تمہاری سب آرزوئیں خاک میں مل گئیں) اور تم کو خدا کے متعلق بڑے دھوکے باز (شیطان) نے دھوکا دے رکھا تھا۔ پس نہ آج تم سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا۔ اور نہ ان لوگوں سے جنہوں نے (کھلم کھلا) کفر کیا تھا (لہٰذا) آج تمہارا ٹھکانہ آگ ہے۔ اور وہی تمہارا سرپرست اور متولی کار ہے (اس لئے وہی تمہاری خبر لیں گے) اور وہ

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ مولیٰ اس جگہ اپنے معنی میں ہے اور اولیٰ کے معنی میں نہیں ہے جیسا کہ بعض کی محض عبارات سے شبہ ہوتا ہے۔ جن روافض من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے اندر مولا کے معنی اولیٰ ہونے پر استدلال کرتے ہیں ۱۲

بہت بری جائے بازگشت ہے لوگوں کو چاہیے کہ اس سے ڈریں اور ایسے کام نہ کریں جن سے ان کو اس سے سابقہ پڑے۔

مسلمانوں کو خشوع وخضوع کی ترغیب

کیا مسلمانوں کیلئے ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کے یہاں اور ان سچی باتوں کے سامنے جو نازل ہوئی ہیں۔ پست ہو جائیں اور وہ ان جیسے نہ ہوں جن کو ان سے پہلے کتاب دی گئی۔ پس ان پر ایک مدت دراز گزر گئی جس پر ان کے دل سخت ہو گئے اور (اس لئے) بہت سے ان میں نافرمان ہیں (وہ وقت ضرور آ گیا ہے۔ اس لئے ان کے دلوں کو خدا کے بیان کے سامنے پست ہونا چاہیے۔ اور ان کو اہل کتاب کی مانند نہ ہونا چاہیے۔ خوب جان لو کہ اللہ زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے (اور یہ دلیل ہے اس بات کی کہ وہ تم کو بھی تمہارے مرنے کے بعد زندہ کر سکتا ہے۔ چنانچہ وہ ایسا کرے گا اور تم کو تمہارے اعمال کا بدلہ دے گا۔ پس تم کو اچھے کام کرنے چاہئیں اور برے کاموں سے بچنا چاہیے) ہم نے تمہارے لیے دلائل بیان کر دیئے ہیں امید ہے کہ تم سمجھو گے۔

صدقہ وخیرات کا بدلہ: (دیکھو) جو صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں ہیں۔ اور (اس طرح) خدا کو اچھا قرض دیتے ہیں ان کیلئے اس کو چند گونہ کیا جائے گا۔ اور ان کیلئے اس کا عمدہ معاوضہ ہے۔ اور جو لوگ خدا پر اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لائیں وہی لوگ ہیں جو نہایت سچے اور (لوگوں پر) اپنے پروردگار کے یہاں گواہ ہیں[1] (جس میں ان کی اعلیٰ درجہ کی عزت ہے) ان کیلئے ان کا معاوضہ اور ان کا نور ہے۔ اور (برخلاف اس کے) جو لوگ منکر ہوئے اور انہوں نے ہماری باتوں کو جھٹلایا۔ وہ لوگ دوزخی ہیں (پس تم کو چاہیے کہ کفر وتکذیب سے احتراز کر کے ایمان اور تصدیق اختیار کرو)۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِیْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِؕ كَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَكُوْنُ حُطٰمًاؕ وَفِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌؕ وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾ سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۱﴾ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَاؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ ﴿۲۲﴾ لِّكَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْؕ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ﴿۲۳﴾ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِؕ

---

[1] کما قال اللہ تعالیٰ لتکونوا شهداء علی الناس ۱۲

وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾

ترجمہ: تم خوب جان لو کہ (آخرت کے مقابلہ میں) دنیوی حیات محض لہو ولعب اور (ایک ظاہری) زینت اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے زیادہ بتلانا ہے جیسے مینہ (برستا) ہے کہ اس کی پیداوار (کھیتی) کاشتکاروں کو اچھی معلوم ہوتی ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہے پھر اس کو تو زرد دیکھتا ہے پھر وہ چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت (کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں عذاب شدید ہے اور یہ خدا کی طرف سے مغفرت اور رضامندی ہے اور دنیوی زندگانی محض دھوکے کا اسباب ہے تم اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف دوڑو اور (نیز) ایسی جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کے برابر ہے وہ ان لوگوں کے واسطے تیار کی گئی ہے جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں یہ اللہ کا فضل ہے وہ اپنا فضل جس کو چاہیں عنایت کریں اور اللہ بڑے فضل والا ہے کوئی مصیبت نہ دنیا میں آتی ہے اور نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر وہ ایک کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں لکھی ہے قبل اس کے کہ ہم ان جانوں کو پیدا کریں یہ اللہ کے نزدیک آسان کام ہے تمہیں یہ بات اس واسطے بتلا دی تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہے تم اس پر رنج (اتنا) نہ کرو اور تاکہ جو چیز تم کو عطا فرمائی ہے اس پر اتراؤ نہیں اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا جو ایسے ہیں کہ (حب دنیا کی وجہ سے) خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم کرتے ہیں اور جو شخص اعراض کرے گا (دین حق سے) تو اللہ تعالیٰ بے نیازی ہیں سزاوار حمد ہیں ہم نے (اسی اصلاح آخرت کے لئے) اپنے پیغمبروں کو کھلے کھلے احکام دے کر بھیجا اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب کو اور انصاف کرنے (کے حکم) کو نازل کیا تاکہ لوگ (حقوق اللہ اور حقوق العباد میں) اعتدال پر قائم رہیں اور ہم نے لوہے کو پیدا کیا جس میں شدید ہیبت ہے (اس کے علاوہ) لوگوں کو اور بھی طرح طرح کے فوائد اور (اس لئے لوہا پیدا کیا) تاکہ اللہ جان لے کہ بے دیکھے اس کی اور اس کے رسولوں کی (یعنی دین کی) کون مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ قوی اور زبردست ہے۔

تفسیر: **دنیا کی زندگی کا تجزیہ**: خوب جان لو کہ دنیوی زندگی محض ایک کھیل اور دل لگی۔ اور زیبائش اور آپس کا فخر اور مالوں اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنا ہے (لہٰذا اس کی حالت ایسی ہے) جیسے بارش کی حالت (جس سے سبزہ اُگے اور) کافروں[1] کو اس کی روئیدگی پسند آئے۔ اس کے بعد وہ[2] خشک ہو جس پر تو اسے زرد دیکھے۔ پھر وہ بھس ہو جائے اور ظاہر ہے کہ اس سبزہ کی وہ دل خوش کن حالت ہرگز قابل اعتبار نہیں۔ کیونکہ وہ محض ناپائیدار ہے پس اسی طرح دنیا کی یہ دل خوش کن حالت بھی ناقابل اعتبار ہوگی)۔

---

[1] کفار کی تخصیص اس لئے ہے کہ اس میں اشارہ ہے اس طرف کہ ایسی باتوں سے خوش ہونا ان ہی لوگوں کا کام ہے جو دنیا پر فریفتہ ہیں مسلمانوں کی نظر میں ان چیزوں کی کوئی حقیقت نہ ہونی چاہیے ۱۲ [2] مفسرین نے ہیس سے تفسیر کی ہے اور قاموس سے بھی معلوم ہوتا ہے جب اس کی اسناد بنت کی طرف ہو ہیس کے معنی ہوں گے ۱۲

آخرت:

اور (برخلاف اس کے) آخرت میں سخت عذاب بھی ہے (جس سے بچنے کی ضرورت ہے) اور خدا کی مغفرت اور خوشنودی بھی۔ (جس کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور دنیا تو محض ایک دھوکے کا سامان ہے۔ اس لئے اس کی طرف ہرگز التفات نہ ہونا چاہیے الغرض) تم خدا کی مغفرت اور اس کی طرف تیزی سے بڑھو۔ جس کی چوڑائی ایسی ہے جیسے آسمانوں اور زمین کی چوڑائی اور اس لئے وہ دنیا ہے جس پر تم فریفتہ ہو وسعت میں بھی بڑی ہے۔ اور باتیں تو در کنار) وہ تیار کی جا چکی ہے ان لوگوں کے لئے جو خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں۔ خدا کا فضل ہے (لہٰذا) وہ اسے اسی کو دے گا جسے وہ چاہے گا (اور چاہے گا ان ہی کو جو خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں جیسا کہ وہ کہہ چکا ہے۔ پس تم ایمان لا کر خدا کے اس فضل کو حاصل کرو) اور خدا بہت بڑے فضل والا ہے (کہ اس نے مومنین کیلئے اتنا بڑا انعام مقرر کیا۔ پس تمہیں اس کے فضل سے فائدہ اٹھانا چاہیے)۔

دنیاوی مصیبت پہلے سے درج کتاب ہے

نیز نہ کوئی مصیبت دنیا میں آتی ہے اور نہ خود تمہارے نفسوں میں مگر کہ وہ قبل اس کے کہ ہم اسے پیدا کریں ایک کتاب میں درج ہوتی ہے (اور اس لئے اس کا آنا بتقدیر الٰہی ہوتا ہے۔ تم اس کو سن کر تعجب نہ کرنا۔ کیونکہ) یہ بات اللہ پر بہت آسان ہے۔

جو نہ ملے اس پر غم اور جو ملے اس پر اترانا مناسب نہیں

اور اس لئے وہ ہرگز قابل تعجب و انکار نہیں یہ تم سے اس لئے کہا گیا ہے) تا کہ جو چیز تمہیں نہ ملے اس پر تم غم نہ کرو (اور سمجھو کہ خدا کو یوں ہی منظور تھا) اور جو چیز اس نے تم کو دی ہے اس پر اتراؤ نہیں (اور سمجھو کہ کیا خبر یہ رہے گی یا نہیں) اور اللہ کسی مغرور، فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا (خصوصاً) ان کو جو خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کرنے کو کہتے ہیں (پس تمہیں ایسا نہ کرنا چاہیے) اور جو کوئی (اس حکم کے ماننے سے) پیٹھ پھیرے۔ تو (اس کا نقصان ہے۔ اور) خدا (کا کوئی ضرر نہیں۔ کیونکہ) بے نیاز اور ستودہ صفات ہے (اور اس لیے کسی کے ماننے یا نہ ماننے کی کوئی پرواہ نہیں۔

ارسال رسل اور اس کے ساتھ ترازو:

ہم نے اپنے رسول صاف صاف باتیں دے کر بھیجے ہیں اور ان کے ساتھ کتاب اور (بعنوان دیگر حق و باطل کی) ترازو اتاری ہے (لیکن نہ اس لئے کہ ہمیں اس سے کچھ فائدہ ہو بلکہ صرف اس لئے کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں (اور اس سے ان کو نفع پہنچے) اور ہم نے لوہا اتارا جس میں سخت خطرہ بھی ہے۔ اور لوگوں کیلئے منفعتیں بھی (تا کہ اس کے ذریعہ سے لوگوں کو انصاف پر رکھا جائے) اور تا کہ حق تعالیٰ کو (عملی طور پر) معلوم ہو جائے کہ کون اس کے اور اس کے رسولوں کی (خدا کو) بن دیکھے مدد کرتا ہے۔ اور اس کو اس مدد کا صلہ دیا جائے۔ مگر اس سے نہ سمجھنا کہ خدا کمزور ہے۔ اور اس لئے اسے مدد کی ضرورت ہے۔ کیونکہ) یقیناً اللہ نہایت زور آور اور نہایت زبردست ہے۔ (پس اس کا منشا احتیاج نہیں بلکہ لوگوں کو فائدہ پہنچانا ہے۔ پس لوگوں کو چاہیے کہ وہ خدا کے رسولوں اور اس کی کتابوں کو مانیں۔ اور خدا اور اس کے رسول کی مدد کریں)۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِیْمَ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ ثُمَّ قَفَّیْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّیْنَا بِعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ وَاٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ ۙ۬ وَجَعَلْنَا فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِیَّةَ ِۨابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَیْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَایَتِهَا ۚ فَاٰتَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ لِّئَلَّا یَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا یَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝

ترجمہ: اور ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور ہم نے ان کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب جاری رکھی سو ان لوگوں میں بعضے تو ہدایت یافتہ ہوئے اور بہت سے ان میں نافرمان تھے پھر ان کے بعد اور رسولوں کو (جو کہ صاحب شریعت مستقلہ تھے) یکے بعد دیگرے بھیجتے رہے اور ان کے بعد عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا اور ہم نے ان کو انجیل دی اور جن لوگوں نے ان کا اتباع کیا تھا ہم نے ان کے دلوں میں شفقت اور ترحم پیدا کر دیا اور انہوں نے رہبانیت کو خود ایجاد کر لیا ہم نے ان پر اس کو واجب نہ کیا تھا لیکن انہوں نے حق تعالیٰ کی رضا کے واسطے اس کو اختیار کیا تھا سو انہوں نے اس رہبانیت) کی پوری رعایت نہ کی سو ان میں سے جو لوگ ایمان لائے ہم نے ان کو ان کا اجر (موجود) دیا اور زیادہ ان میں نافرمان ہیں اے (عیسیٰ پر) ایمان رکھنے والو تم اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی رحمت سے (ثواب کے دو حصے دے گا اور تم کو ایسا نور عنایت کرے گا کہ تم اس کو لیے ہوئے چلتے پھرتے ہو گے اور تم کو بخش دے گا اور اللہ غفور رحیم ہے (اور یہ دولتیں تم کو اس لئے عنایت کرے گا) تا کہ اہل کتاب کو یہ بات معلوم ہو جائے کہ ان لوگوں کو اللہ کے فضل کے سوا کسی جزو پر بھی دسترس نہیں اور یہ کہ فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جس کو چاہے دے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

حضرت نوح اور ابراہیم علیہما السلام وغیرہما

تفسیر: اور ہم نے (اس رسول سے پیشتر) نوحؑ کو اور ابراہیمؑ کو بھیجا تھا۔ اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی تھی سو کچھ تو ان میں ہدایت یافتہ ہیں اور بہت سے نافرمان ہیں۔ اس کے بعد ہم نے ان کے پیچھے اپنے دوسرے رسول بھیجے۔ اور ان کے بعد ہم عیسیٰ

بن مریم کو لائے۔ اور انہیں انجیل دی اور جنہوں نے ان کی پیروی کی ان کے دلوں میں نرمی اور رحم رکھا۔

رہبانیت

اور رہبانیت جس کو انہوں نے خود نکالا ہے۔ ہم نے اسے ان پر لازم نہ کیا تھا۔ ہاں طلب رضائے خدا کو (ہم نے ان پر ضرور لازم کیا تھا جو کہ رہبانیت پر موقوف نہ تھی) سو انہوں نے اس رہبانیت کا (جس کو انہوں نے خود اپنی خوشی سے ایجاد کیا تھا) جیسا لحاظ رکھنا چاہیے تھا ویسا لحاظ نہیں رکھا (سو ان کی یہ بے اعتدالی قابل شکایت ہے۔ کیونکہ اول تو ان کو ایسا کرنا نہ چاہیے تھا۔ اور اگر کیا تھا تو اس کو نباہنا چاہیے تھا۔ مگر انہوں نے نہ یہ کیا نہ وہ) پس جو ان میں سے ایمان لائے ان کو ہم نے ان کا پورا معاوضہ دیا۔ اور بہت سے نافرمان ہیں (اور اس لیے معاوضہ سے محروم ہیں)۔

ایمان کا ثمر

اے وہ لوگو! جو (عیسیٰ پر) ایمان لائے ہو۔ تم خدا سے ڈرو۔ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تم کو اپنی رحمت کے دو حصے دے گا (ایک عیسیٰ پر ایمان لانے کی وجہ سے۔ اور دوسرا موجودہ رسول پر ایمان لانے کی وجہ سے)۔ اور تمہیں ایسی روشنی عطا کرے گا جس کے ذریعہ سے تم چل سکو گے (اور کافروں کی طرح اندھیرے میں پڑے ٹوہیے نہ مارو گے) اور تمہارے گناہ معاف کرے گا۔ اور (تم اس کو بعید نہ سمجھنا۔ کیونکہ) اللہ بڑا نہایت معاف کرنے والا اور بڑا رحم والا ہے۔ (اس کے نزدیک یہ باتیں کچھ مشکل نہیں یہ ہم نے اس لئے کیا ہے) تاکہ اہل کتاب یہ نہ سمجھیں کہ وہ اللہ کے فضل کے کسی حصہ (کے حاصل کرنے) پر قدرت نہیں رکھتے۔ اور (نہ یہ سمجھیں کہ) فضل صرف اللہ کے قبضہ میں (اس طرح سے) ہے (کہ بندہ اس کو کسی طرح حاصل ہی نہیں کر سکتا۔ بلکہ بلا دخل عبد) وہ جس کو چاہتا ہے اسے دیتا ہے (کیونکہ اس بتلانے سے ان کو معلوم ہو جائے گا کہ خدا کے فضل کا حاصل کرنا ان کے امکان میں ہے۔ اور وہ رسول پر ایمان لا کر اس کو حاصل کر سکتے ہیں) اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔ (کہ وہ اپنے بندوں کو ایسے طریقے بتاتا ہے۔ جس سے ان کو نفع ہو اور وہ ضرر سے محفوظ رہیں)۔

الحمدللہ ستائیسویں پارہ کی تفسیر تمام ہوئی

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ① اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ② وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ③ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ④ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ⑤ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ⑥

ترجمہ: سورۂ مجادلہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں بائیس آیتیں اور تین رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے شوہر کے معاملہ میں جھگڑتی تھی اور (اپنے رنج و غم کی) اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتی تھی اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا (اور) اللہ تو سب کچھ سننے والا سب کچھ دیکھنے والا ہے تم میں جو لوگ اپنی بیبیوں سے اظہار کرتے ہیں (مثلاً یوں کہہ دیتے ہیں انت علی کظہر امی) وہ ان کی مائیں نہیں ہیں ان کی مائیں تو بس وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے اور وہ لوگ بلاشبہ ایک نامعقول اور (چونکہ) جھوٹ بات کہتے ہیں اس لئے گناہ ضرور ہوگا اور یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کر دینے والے بخش دینے والے ہیں اور جو لوگ اپنی بیبیوں سے ظہار کرتے ہیں پھر اپنی بات کی تلافی کرنی چاہتے ہیں تو ان کے ذمہ ایک غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا ہے قبل اس کے کہ دونوں میاں بیوی باہم اختلاط کریں

اس سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے پھر جس کو (غلام لونڈی) میسر نہ ہو تو اس کے ذمہ پیا پے یعنی لگاتار دو مہینے کے روزے ہیں قبل اس کے کہ دونوں باہم اختلاط کریں پھر جس سے یہ بھی نہ ہو سکیں تو اس کے ذمہ ساٹھ مسکینوں کا کھانا کھلانا ہے یہ حکم اس لئے (بیان کیا گیا ہے) کہ تم اللہ اور رسول پر ایمان لے آؤ اور یہ اللہ کی حدیں (باندھی ہوئی) ہیں اور کافروں کے لئے سخت دردناک عذاب ہوگا جو لوگ اللہ اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ (دنیا میں بھی) ایسے ذلیل ہوں گے جیسے ان سے پہلے لوگ ذلیل ہوئے اور ہم نے کھلے کھلے احکام نازل کئے ہیں اور کافروں کو ذلت کا عذاب ہوگا جس روز ان سب کو اللہ تعالیٰ دوبارہ زندہ کرے گا پھر ان سب کا کیا ہوا ان کو بتلا دے گا (کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے وہ محفوظ کر رکھا ہے اور یہ لوگ اس کو بھول گئے اور اللہ ہر چیز پر مطلع ہے۔

تفسیر :**شان نزول**: (جاننا چاہیے کہ زمانہ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جب وہ اپنی بیویوں کو ماں کہہ لیتے تھے تو اس کے بعد وہ ان سے تعلق زن وشوئی کو بہت بری بات جانتے تھے اور اس لئے ان کا یہ کہنا ان عورتوں کو اپنے اوپر ہمیشہ کیلئے حرام کر لینا ہوتا تھا۔ اسی قاعدہ کے موافق اوس بن صامت انصاری نے اپنی بیوی کے لئے یہ لفظ استعمال کیا۔ ان کی بیوی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ قصہ لے کر آئیں چونکہ اب تک شریعت نے اس قانون کو باقی رکھا تھا اور اس میں ترمیم و تنسیخ نہ کی تھی۔ اس لئے آپ نے عرف کے موافق حکم دیا چونکہ عورت بال بچوں والی تھی اس لیے اس کو طلاق کی خبر سے پریشانی ہوئی۔ اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارہ میں گفتگو کی ہوگی۔ کہ کوئی ایسی صورت ہو کہ میں اپنے خاوند سے جدا نہ ہوں۔ ورنہ میرے لئے سخت مصیبت کا سامنا ہوگا۔ اور خدا سے بھی فریاد کرتی ہوگی کہ اے اللہ تو میری مصیبت پر نظر کر اور میرے لئے کوئی صورت جواز کی پیدا کر دے۔ اس لئے یہ آیات نازل ہوئیں۔ چنانچہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

ظہار کے سلسلہ میں گفتگو

اے رسول) اللہ نے اس عورت کی بات سن لی۔ جو اپنے خاوند کے معاملہ میں آپ سے گفتگو کرتی اور خدا سے (اپنی مصیبت کی) فریاد کرتی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی باتیں سن رہے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بہت سننے والے اور بڑے دیکھنے والے ہیں۔

ظہار سے حرمت موبدہ ثابت نہیں ہوتی

(لہٰذا اس عورت کی فریاد رسی کیلئے کہا جاتا ہے کہ) جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں سے ظہار کرتے ہیں (اور ان کو ماں کی مانند کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اب وہ ان کی مائیں ہو گئیں۔ اس لئے اب ان سے تعلق زن وشوئی ہمیشہ کیلئے حرام ہو گیا۔ یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ) وہ ان کی مائیں نہیں ہیں۔ ان کی مائیں صرف وہ ہیں[1] جنہوں نے ان کو جنا ہے۔ اور یقیناً وہ لوگ ایک بری بات اور سراسر غلط کہتے ہیں۔ اور (گو وہ اس پر سزا کے مستحق ہیں مگر) اللہ بہت درگزر کرنے والا اور بڑا معاف کرنے والا ہے (اس لئے وہ ان کی اس غلطی کو معاف کرتا ہے۔ کیونکہ یہ غلطی ان کی کسی پہلے قانون کی عمداً خلاف ورزی کرنے پر مبنی نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مبنی جہالت ہے جو پہلے سے چلی آ رہی ہے)۔

کفارہ ظہار: اور (اس وقت سے اس کے متعلق یہ حکم نافذ کیا جاتا ہے کہ) جو لوگ اپنی عورتوں سے ظہار[2] کریں اور اس طرح اپنے

---

[1] القصر اضافی فلا یرد الامہات الرضاعیہ وغیرہ ھس ۱۲ [2] ظہار کے احکام کتب فقہ میں مفصل مذکور ہیں وہاں دیکھ لئے جائیں ۱۲

اوپر تعلق زن وشوئی کو حرام کرلیں) اس کے بعد وہ وہی بات (یعنی تعلق زن وشوئی کرنا چاہیں۔ جس کی نسبت انہوں نے کہا تھا (کہ ہم ایسا نہ کریں گے تو ان پر ایک لونڈی یا غلام آزاد کرنا (لازم) ہے۔ قبل اس کے کہ وہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ تم کو اس کی نصیحت کی جاتی ہے (پس تم کو اس کے خلاف نہ کرنا چاہیے) اور (واضح ہو کہ) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پورے طور پر خبردار ہے۔ (پس اگر تم اس کے خلاف کرو گے تو اس کو اس کا علم ہوگا اور وہ تمہیں سزا دے گا) اب جسے (لونڈی غلام) میسر نہ ہو تو اس پر پیہم دو مہینے کے روزے رکھنا (لازم) ہے۔ قبل اس کے کہ وہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ پھر جس کو (روزہ کی بھی) طاقت نہ ہو تو (اس پر) ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینا ہے یہ حکم اس غرض سے دیا گیا ہے کہ تم خدا اور اس کے رسول کو مانو (اور اس کو ان کا حکم سمجھ کر قبول کرو۔ بس تم ایسا ہی کرنا۔ اور اس کے ماننے سے انکار نہ کرنا) اور یہ خدا کی مقرر کردہ حدیں ہیں (اس لئے تم عملاً بھی ان سے تجاوز نہ کرنا) اور جو نہ ماننے والے ہیں ان کے لئے سخت تکلیف دہ عذاب ہے۔

خدا اور رسول کی مخالفت اور اس کی سزا

(دیکھو) جو لوگ خدا اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں (اور ان کی باتوں کو نہیں مانتے) وہ یوں ہی ذلیل کئے جائیں گے۔ جیسے ان سے پہلے کے لوگ ذلیل کئے گئے۔ اور ہم (اتمام حجت کیلئے) صاف صاف احکام نازل کر چکے ہیں (اس لئے اب کسی کو انکار کی گنجائش نہیں) اور جو لوگ (اس پر بھی) ماننے والے نہیں ہیں ان کیلئے اس روز ذلت کا عذاب ہے جس روز اللہ ان سب کو قبروں سے اٹھائے گا۔ اور ان کو وہ تمام کام جتلائے گا جو انہوں نے کئے تھے کیونکہ اللہ کو وہ سب محفوظ ہیں اور وہ لوگ بھول گئے ہیں۔ اور اللہ ہر چیز کے پاس موجود ہے (اس لئے کوئی چیز اس سے مخفی نہیں رہ سکتی۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۖ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۡ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِى الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَىْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَىْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾

ترجمہ: کیا آپ نے اس پر نظر نہیں فرمائی کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے کوئی سرگوشی تین آدمیوں کی ایسی نہیں ہوتی جس کا چوتھا وہ (یعنی اللہ) نہ ہو اور پانچ کی سرگوشی نہیں ہوتی ہے جس میں چھٹا وہ نہ ہو اور نہ اس (عدد) سے کم میں ہوتی ہے جیسے دو یا چار آدمیوں میں) اور نہ اس سے زیادہ مگر وہ (ہر حالت میں) ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے (خواہ) وہ لوگ کہیں بھی ہوں پھر ان (سب) کو قیامت کے روز ان کے کئے ہوئے کام بتلا دے گا بیشک اللہ تعالیٰ کو ہر بات کی پوری خبر ہے کیا آپ نے ان لوگوں پر نظر نہیں فرمائی جن کو سرگوشی سے منع کر دیا گیا تھا (مگر) پھر (بھی) وہ وہی کام کرتے ہیں جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں کرتے ہیں اور وہ لوگ جب آپ کے پاس آتے ہیں آپ کو ایسے لفظ سے سلام کہتے ہیں جس سے اللہ نے آپ کو سلام نہیں فرمایا اور اپنے جی میں (یا اپنے آپس میں) کہتے ہیں کہ (اگر یہ پیغمبر ہیں تو اللہ تعالیٰ ہمارے اس کہنے پر سزا (فوراً) کیوں نہیں دیتا ان کے لئے جہنم کافی ہے اس میں یہ لوگ (ضرور) داخل ہوں گے سو وہ برا ٹھکانہ ہے اے ایمان والو جب تم (کسی ضرورت سے) سرگوشی کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں مت کرو اور نفع رسانی اور پرہیزگاری کی باتوں کی سرگوشیاں کرو اور اللہ سے ڈرو جس کے پاس تم سب جمع کئے جاؤ گے ایسی سرگوشی محض شیطان کی طرف سے (یعنی اس کے بہکانے سے) ہے تاکہ مسلمانوں کو رنج میں ڈالے اور وہ شیطان بدوں خدا کے ارادے ان کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا اور مسلمانوں کو (ہر امر میں) اللہ ہی پر توکل کرنا چاہئے اے ایمان والو جب تم سے کہا جاوے کہ مجلس میں جگہ کھول دو تو تم جگہ کھول دیا کرو اللہ تم کو (جنت میں) کھلی جگہ دے گا اور جب کسی ضرورت سے کہا جائے کہ (مجلس سے اٹھ کھڑے ہو) تو اٹھ کھڑے ہوا کرو اللہ تعالیٰ اس حکم کی (اطاعت سے) تم میں ایمان والوں کے اور (ایمان والوں میں) ان لوگوں کے جن کو علم (دین) عطا ہوا ہے

(آخروی) درجے بلند کردے گا اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے اے ایمان والو جب تم رسول سے سرگوشی (کرنے کا ارادہ) کیا کرو تو اپنی اس سرگوشی سے پہلے (مساکین کو) کچھ خیرات دے دیا کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور (گناہوں سے) پاک ہونے کا اچھا ذریعہ ہے پھر اگر تم کو (صدقہ دینے کی مقدور نہ ہو تو اللہ غفور رحیم ہے کیا تم اپنی سرگوشی کے قبل خیرات دینے سے ڈر گئے سو (خیر) جب تم (اس کو) نہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے حال پر عنایت فرمائی تو تم نماز کے پابند رہو اور زکوٰۃ دیا کرو اور اللہ و رسول کا کہنا مانا کرو اور اللہ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے۔

اللہ تعالیٰ سے کوئی خفیہ بات چھپی نہیں رہتی

تفسیر :اے مخاطب) کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ ان تمام چیزوں کو جانتا ہے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں (اچھا سن) کوئی تین شخصوں کی خفیہ گفتگو نہیں ہوتی۔ مگر ان میں چوتھا وہ ہوتا ہے (اور نہ چار کی کوئی خفیہ گفتگو ہوتی ہے مگر ان میں پانچواں وہ ہوتا ہے) اور نہ پانچ کی (کوئی خفیہ گفتگو ہوتی ہے) مگر وہ ان میں چھٹا ہوتا ہے۔ اور نہ اس سے کم کی اور نہ زیادہ کی (کوئی خفیہ گفتگو ہوتی ہے) مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں۔ اس کے بعد وہ قیامت میں ان کو وہ تمام کام جتا دے گا جو انہوں نے کئے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بخوبی واقف ہے۔

ممانعت کے باوجود خفیہ گفتگو

اے رسول) آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو خفیہ گفتگو سے منع کیا گیا تھا (ذرا دیکھئے تو سہی کیسے سرگوش لوگ ہیں کہ) پھر بھی وہ کام کرتے ہیں جس سے ان کو روکا گیا تھا۔ اور گناہ اور تعدی اور رسول کی نافرمانی کے خفیہ مشورے کرتے ہیں اور جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو وہ دعا دیتے ہیں جو خدا نے آپ کو نہیں دی (چنانچہ وہ بجائے السلام علیک کے السام علیک کہتے ہیں۔ جس کے معنی ہیں تجھے موت آئے) اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ (اگر یہ شخص اپنے دعویٰ نبوت میں سچا ہے تو) خدا ہمیں اس بات پر جو ہم کہتے ہیں۔ کیوں نہیں سزا دیتا ان کیلئے جہنم کافی ہے (چنانچہ) یہ اس میں داخل ہوں گے۔ پس وہ بہت بری جائے بازگشت ہے۔

گناہ اور ظلم کی بات سے ممانعت

اے مسلمانو! جب تم آپس میں گفتگو کیا کرو تو گناہ اور تعدی اور رسول کی نافرمانی کی گفتگو نہ کیا کرو۔ اور نیکی اور پرہیزگاری کی گفتگو کیا کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو جس کی طرف تم کو جمع کر کے لایا جائے گا۔ یہ (منافقین کی) خفیہ گفتگو شیطان کی جانب سے ہے صرف اس لئے کہ مسلمانوں کو رنج دے (کیونکہ وہ اس کو دیکھ کر فکر میں پڑتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ خدا جانے کیا باتیں کرتے ہیں۔ ضرور کوئی بات ہمارے خلاف ہے ورنہ ہم سے چھپانے کی کیا وجہ ہے) اور وہ ان کو بلا خدا کے حکم کے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اور خدا ہی پر مومنین کو بھروسہ رکھنا چاہیے (اور اس کی ذرا پروا نہ کرنی چاہیے۔ تاکہ شیطان پورے طور پر ذلیل ہو۔ اور وہ اپنے اس مقصد میں بھی ناکام ہو اور تم پریشانی سے محفوظ رہو۔

آداب مجلس: نیز اے مسلمانو! جب (جگہ کی تنگی کی وجہ سے) تم سے کہا جائے کہ مجلس میں جگہ کھول دو[1] تو تم جگہ کھول دیا کرو۔ خدا تمہارے لئے فراخی پیدا کرے گا۔ اور جس وقت تم سے کہا جایا کرے کہ اٹھ جاؤ۔ تو اٹھ جایا کرو۔ خدا تم میں سے ان لوگوں کو جنہوں

---

[1] یعنی آنے والے کیلئے جگہ کر دو ۱۲

نے مانا۔ اوران کو جو اہل علم ہیں مراتب کے لحاظ سے بلند کرے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے بخوبی خبردار ہے (اس لئے نہ اس سے تمہارا ایمان مخفی ہے اور نہ تمہاری اطاعت پس وہ تمہیں ضرور ان کا معاوضہ دے گا)۔

ایک خاص حکم بسلسلہ آداب رسول

نیز اے مسلمانو جب تم رسول سے کوئی خفیہ گفتگو کیا کرو تو اپنی گفتگو سے پہلے صدقہ پیش کیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر اور زیادہ باعث طہارت ہے۔ اب اگر تمہیں کچھ میسر نہ ہو تو (نہ پیش کرنے کا مضائقہ نہیں کیونکہ) اللہ بڑا معاف کرنے والا اور بڑا رحم والا ہے۔

فائدہ: واضح ہو کہ یہ حکم ایک خاص وجہ سے نازل کیا گیا تھا۔ اور وہ وجہ یہ تھی کہ لوگ خواہ مخواہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کرتے تھے۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی تھی۔ پس فضول باتوں کے انسداد کیلئے یہ حکم نازل کیا گیا تھا لیکن جب کہ یہ حکم نازل ہوا تو لوگوں پر گرانی ہوئی اور جو مقصود تھا وہ حاصل ہو چکا تھا۔

حکم خاص کی منسوخی: اس لئے آئندہ آیت سے اس حکم کو اٹھا دیا گیا چنانچہ ارشاد ہے کہ اے مسلمانو! کیا تم اس سے ڈر گئے کہ اپنی گفتگو سے پہلے صدقہ پیش کرو (اور اس لئے تم نے گفتگو ہی چھوڑ دی۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ تم صدقہ سے گریز کرتے ہو۔ ہاں ضرور ایسا ہوا) پس جب کہ تم نے ایسا نہیں کیا (اور صدقہ نہیں دیا) اور حق تعالیٰ نے تم پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائی تو (اب تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ اب صدقہ کی ضرورت نہیں اور تم باقاعدہ نماز پڑھتے رہو۔ اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ اور خدا اور رسول کی اطاعت کرتے رہو (یہ کافی ہے) اور (یہ خیال رکھو کہ) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے (اس لئے ان باتوں میں کوتاہی نہ ہونی پائے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ
عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ
مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ
وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰي شَيْءٍ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ
فَاَنْسٰـىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اُولٰۗىِٕكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا
وَرُسُلِيْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَاۗدُّوْنَ

مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۟

ترجمہ: کیا آپ نے ان لوگوں پر نظر فرمائی جو ایسے لوگوں سے دوستی کرتے ہیں جن پر اللہ نے غضب کیا ہے یہ منافق لوگ نہ تو (پورے پورے) تم میں سے ہیں اور نہ ان ہی میں ہیں اور جھوٹی بات پر قسمیں کھا جاتے ہیں اور اوہ خود بھی جانتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے (کیونکہ) بیشک وہ برے برے کام کیا کرتے تھے انہوں نے اپنی قسموں کو (اپنے بچاؤ کے لئے سپر بنا رکھا ہے پھر خدا کی راہ سے روکتے رہتے ہیں سو (اس وجہ سے) ان کے لئے ذلت کا عذاب ہونے والا ہے ان کے اموال اور اولاد اللہ (کے عذاب) سے ان کو ذرا نہ بچا سکیں گے (اور) یہ لوگ دوزخی ہیں وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں جس روز اللہ ان سب کو دوبارہ زندہ کرے گا سو یہ اس کے روبرو بھی (جھوٹی) قسمیں کھا جاویں گے جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھا جاتے ہیں اور یوں خیال کریں گے کہ ہم کسی اچھی حالت میں ہیں خوب سن لو یہ لوگ بڑے ہی جھوٹے ہیں ان پر شیطان نے پورا پورا تسلط کر لیا ہے سو اس نے ان کو خدا کی یاد بھلا دی یہ لوگ شیطان کا گروہ ہے خوب سن لو کہ یہ شیطان کا گروہ ضرور برباد ہونے والا ہے جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں یہ لوگ سخت ذلیل لوگوں میں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ بات (اپنے حکم ازلی میں) لکھ دی ہے کہ میں اور میرے پیغمبر غالب رہیں گے بیشک اللہ قوت والا غلبہ والا ہے جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہیں آپ ان کو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھتے ہیں جو اللہ و رسول کے برخلاف ہیں گو وہ ان کے باپ و بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ ہو ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کر دیا اور ان (قلوب) کو اپنے فیض سے قوت دی ہے فیض سے مراد نور ہدایت ہے اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا اور وہ اللہ سے راضی ہوں گے یہ لوگ اللہ کا گروہ ہے خوب سن لو کہ اللہ ہی کا گروہ فلاح پانے والا ہے

جھوٹی قسمیں کھانے والے منافقین

تفسیر: اے رسول) آپ نے انہیں نہیں دیکھا۔ جو ان لوگوں سے دوستی رکھتے ہیں جس سے خدا سخت ناراض ہے (ذرا دیکھو تو یہ کیسے عجیب لوگ ہیں) یہ لوگ نہ تم میں سے ہیں نہ ان میں سے۔ اور جان بوجھ کر سراسر جھوٹی بات پر قسمیں کھاتے ہیں۔ ان لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (کیونکہ) نہایت برا ہے وہ کام جو وہ کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا ہے (اور جب ان پر کسی بات پر گرفت کی جاتی ہے فوراً قسمیں کھا کر بچ جاتے ہیں) پھر انہوں نے خدا کی راہ سے (لوگوں کو) روکا ہے۔ لہٰذا

ان کیلئے ذلت کا عذاب ہے۔ ان کو خدا سے بچانے میں نہ ان کے مال کچھ کام آئیں گے اور نہ ان کی اولاد۔ (بلکہ) یہ لوگ دوزخی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے (خیر ان کے مال اور اولاد اس روز ان کے کچھ کام نہ آئینگے) جس روز خدا ان کو (قبروں سے) اٹھائے گا جس پر وہ ان کے سامنے بھی یوں ہی (جھوٹی) قسمیں کھائیں گے جیسے تمہارے سامنے کھاتے ہیں۔ اور یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی اچھے راستہ پر ہیں (لیکن) خوب سن لو کہ وہ سراسر جھوٹے ہیں (اور ہرگز کسی اچھے رستہ پر نہیں ہیں)۔

شیطان کا غلبہ اور اس کا انجام

ان پر شیطان غالب ہوگیا ہے پس اس نے ان کو خدا کی یاد بھلادی ہے۔ لہٰذا یہ شیطان کا گروہ ہیں۔ دیکھو خوب سن لو کہ شیطان کا گروہ سراسر گھاٹے میں ہے (کیونکہ) جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں (جیسے یہ منافق) وہ کمزوروں میں داخل ہیں (کیونکہ) خدا لکھ چکا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب ہوں گے (اور یہ کوئی شبہ کے قابل بات نہیں کیونکہ) اللہ بہت زور آور اور بڑا زبردست ہے (پھر اس پر کون غالب آسکتا ہے)۔

مومن خدا کے مخالفوں سے دوستی نہیں رکھتے خواہ وہ کوئی بھی ہو

آپ ان لوگوں کو جو خدا اور پچھلے دن (روز قیامت) پر ایمان رکھتے ہیں۔ ایسا نہ پائیں گے کہ وہ ان سے دوستی کریں جو خدا اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ ان کے باپ ہوں۔ یا بیٹے، یا بھائی یا ان کا کنبہ۔ یہ لوگ ہیں جن کے دل میں اللہ نے ایمان ثبت کردیا ہے اور ان کی ایسی وحی سے مدد کی ہے جو اس کی جانب سے ہے۔ اور وہ ان کو ایسے باغوں میں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہونگی یوں داخل کریگا کہ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ خدا ان سے راضی ہے اور وہ اس سے خوش ہیں۔ یہ لوگ خدا کا گروہ ہیں۔ (اور) خوب سن لو کہ خدا ہی کا گروہ کامیاب ہے۔

سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا
وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا
وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۤ
فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۝ وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاۗءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۭ
وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاۗقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاۗقِّ

اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۴﴾ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَۃٍ اَوْ تَرَکْتُمُوْہَا قَآئِمَۃً عَلٰٓی
اُصُوْلِہَا فَبِاِذْنِ اللّٰہِ وَلِیُخْزِیَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۵﴾ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْہُمْ فَمَآ
اَوْجَفْتُمْ عَلَیْہِ مِنْ خَیْلٍ وَّلَا رِکَابٍ وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ یُسَلِّطُ رُسُلَہٗ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ ؕ
وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۶﴾ مَآ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْ اَہْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ
وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۙ کَیْ لَا یَکُوْنَ دُوْلَۃًۢ بَیْنَ
الْاَغْنِیَآءِ مِنْکُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰىکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ ۚ وَمَا نَہٰىکُمْ عَنْہُ فَانْتَہُوْا ۚ وَاتَّقُوا
اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۷﴾ لِلْفُقَرَآءِ الْمُہٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِہِمْ
وَاَمْوَالِہِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ؕ اُولٰٓئِکَ
ہُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۸﴾ وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِہِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ ہَاجَرَ
اِلَیْہِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِہِمْ حَاجَۃً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ
وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ ؕ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۹﴾ وَالَّذِیْنَ
جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِہِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ
وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۰﴾

ترجمہ: سورۂ حشر مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں چوبیس ۲۴ آیتیں اور تین رکوع ہیں۔
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں سب جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں (مخلوقات) ہیں (خواہ زبان حال سے یا قال سے) اور وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے وہی ہے جس نے (ان) کفار اہل کتاب (یعنی بنی نضیر) کو ان کے گھروں سے پہلی ہی بار اکٹھا کر کے نکال دیا تمہارا گمان بھی نہ تھا کہ وہ (کبھی اپنے گھروں سے) نکلیں گے اور (خود) انہوں نے یہ گمان کر رکھا تھا کہ ان کے قلعے ان کو اللہ سے بچا لیں گے سو ان پر خدا (کا عقاب) ایسی جگہ سے پہنچا کہ ان کو خیال بھی نہ تھا اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا کہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں ے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھی اجاڑ رہے تھے سواے دانشمندو (اس حالت کو دیکھ کر) عبرت حاصل کرو اور اگر اللہ تعالیٰ ان کی قسمت میں جلاوطن ہونا نہ لکھ چکتا تو ان کو دنیا ہی میں (قتل کی سزا دیتا) اور ان کے

لئے آخرت میں دوزخ کا عذاب (تیار) ہے یہ اس سبب سے ہے کہ ان لوگوں نے اللہ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے اور جو شخص اللہ کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو سخت سزا دینے والا ہے جو کھجوروں کے درخت تم نے کاٹ ڈالے یا ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا سو دونوں باتیں) خدا ہی کے حکم (اور رضا) کے موافق ہیں اور تاکہ کافروں کو ذلیل کرے اور جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو ان سے دلوایا سو تم نے اس پر نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ لیکن اللہ تعالیٰ کی عادت ہے کہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہے (خاص طور پر) مسلط فرما دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر پوری قدرت ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ (اس طور) پر اپنے رسول کو دوسری بستیوں کے (کافر) لوگوں سے دلوا دے (جیسے فدک اور ایک حصہ خیبر کا) سو وہ بھی اللہ کا حق ہے اور رسول کا اور آپ کے قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور مسافروں کا تاکہ وہ (مال فئی) تمہارے تونگروں کے قبضے میں نہ آ جائے اور رسول تم کو جو کچھ دے دیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز کے لینے) سے تم کو روک دیں تم رک جایا کرو (اور بالعموم الفاظ یہی حکم ہے افعال اور احکام میں بھی) اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تعالیٰ مخالفت کرنے پر سخت سزا دینے والا ہے اور حاجتمند مہاجرین کا (بالخصوص) حق ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے (جبراً وظلماً) جدا کر دیئے گئے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل یعنی جنت) اور رضامندی کے طالب ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول (کے دین) کی مدد کرتے ہیں (اور) یہی لوگ (ایمان) کے سچے ہیں اور نیز ان لوگوں کا (بھی حق ہے) جو دار الاسلام (یعنی مدینہ) میں ان (مہاجرین) کے (آنے کے) قبل سے قرار پکڑے ہوئے ہیں جو ان کے پاس ہجرت کر کے آتا ہے اس سے یہ لوگ محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ ملتا ہے (اس سے یہ انصار) اپنے دلوں میں کوئی رشک نہیں پاتے اور اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ ان پر فاقہ ہی ہو اور واقعی جو شخص اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جاوے ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور ان لوگوں کا بھی اس مال فے میں حق ہے) جو ان کے بعد آئے جو (ان مذکورین کے حق میں) دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو (بھی) جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجئے اے ہمارے رب آپ بڑے شفیق رحیم ہیں۔

اہل کتاب دشمن اسلام کے دلوں میں مسلمانوں کا خوف اور اس کی جلاوطنی

تفسیر : جو چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں ہیں۔ سب اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں اور وہ نہایت زبردست اور بڑا حکمت والا ہے (چنانچہ) وہ وہ ہے (جس نے اپنی قوت اور حکمت سے ان لوگوں کو جو اہل کتاب میں سے کافر تھے (یعنی یہود بنی نضیر) تمہارے اجتماع کے شروع ہی میں (یعنی قبل اس کے کہ جنگ واقع ہو) ان کے گھروں سے نکال دیا۔ تم یہ نہ سمجھتے تھے کہ وہ نکل جائیں گے (کیونکہ ان کی قوت تم سے زیادہ تھی) اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے ان کو خدا سے بچانے والے ہیں۔ سو (ان کے خیال کے خلاف) خدا ان کے پاس وہاں سے پہنچ گیا ہے جہاں سے ان کو خیال بھی نہ تھا۔ اور (وہ خدا کا پہنچنا یہ تھا کہ) اس نے ان کے دلوں میں (تمہارا) خوف بٹھلا دیا (اور اس لئے باوجود تمہارے ضعف اور ان کی قوت کے ان کو تم سے لڑائی کی ہمت نہ ہوئی۔ اور وہ تمہارے لئے اپنے گھر چھوڑنے پر راضی ہو گئے چنانچہ) اب وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے اجاڑتے ہیں (اور کوچ

کیلئے اپنا سامان لادتے ہیں) پس اے آنکھوں والو! تم (اس سے خدا کی قوت کا اندازہ کرو اور) عبرت حاصل کرو۔ (اور سمجھو کہ اگر تمہاری یہی حالت رہی تو ایسا نہ ہو کہ تم کو بھی یہ ہی واقعہ پیش آئے۔ یا اس کے مثل اور کوئی۔

صرف جلاوطنی کی سزا پر اکتفا

یہ بڑی خیریت ہوگئی کہ حق تعالیٰ ان کے لئے جلاوطنی کی سزا مقرر کر چکا تھا) اور اگر خدا ان پر جلاوطنی نہ لکھ چکا ہوتا تو وہ ان کو دنیا میں (قتل وقید کی) سزا دیتا (لیکن چونکہ وہ لکھ چکا تھا اس لئے ان کو دنیا میں صرف جلاوطنی کی سزا دی گئی)۔

آخرت کا عذاب اور اس کی وجہ

اور آخرت میں ان کیلئے آگ کا عذاب ہے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور (کچھ ان ہی کی تخصیص نہیں۔ بلکہ جو کوئی خدا کی مخالفت کرے (اس کو واضح ہو کہ) اللہ نہایت سخت سزا دینے والا ہے (اس لئے وہ اسے سخت سزا دے گا۔

اہل کتاب پر قابو خدا کی رحمت کا نتیجہ ہے

اس واقعہ کے متعلق یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ) تم نے جو کھجوریں کاٹیں یا ان کو ان کی جڑوں پر کھڑا چھوڑا وہ سب خدا کے حکم سے تھا (ورنہ تم اپنی قوت سے ایسا نہ کر سکتے تھے) اور (خدا نے اس کا حکم اس لئے دیا) تا کہ وہ (نافرمانوں کو ذلیل کرے (اور اس سے جس طرح اس کا تصرف خداوندی ہونا معلوم ہوا یوں ہی اس سے یہود کے اس اعتراض[1] کا جواب بھی نکل آیا۔ کہ تم فساد فی الارض سے روکتے ہو اور خود درختوں کو کاٹ کر فساد کرتے ہو۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوگیا کہ یہ خدا کے حکم سے کیا گیا ہے۔ اور مشتمل ہے حکمت پر اس لئے فساد نہیں ہے۔ خیر تمہارا کھجوریں کاٹنا یا چھوڑنا تمہاری قدرت اور قوت سے نہ تھا بلکہ بتصرف حق سبحانہ تھا) اور (اسی طرح) جو کچھ خدا نے ان (بنی نضیر) سے اپنے رسول کو دلوایا۔ اس پر نہ تم نے گھوڑے دوڑائے تھے۔ اور نہ اونٹ (یعنی تم نے اسے بزور کفار سے نہیں چھینا) ہاں اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے مسلط کر دیتا ہے (اس لئے اس نے اس پر اپنے رسولوں کو مسلط کر دیا) اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے (اس لئے اس کے لئے اب کرنا کچھ مشکل نہیں۔

مال فیئ کا حکم: الحاصل اس فتح میں تمہاری قوت اور جد و جہد کو دخل نہ تھا کہ تم کو حاصل شدہ مال میں حصہ کا استحقاق ہو اس لئے تمہارا اس میں کوئی حصہ نہیں بلکہ) جو کچھ خدا نے اپنے رسول کو ان بستیوں والوں (یعنی بنی نضیر) سے دلوایا ہے وہ (اول) خدا کا ہے اور (اس کے بعد اس کے دینے سے) رسول کا اور (ان کے) رشتہ داروں[2] اور یتیموں کا اور مسافروں کا۔ تا کہ وہ تمہارے مالداروں کے درمیان ایک سے دوسرے کو پہنچنے والا نہ ہو (پس تم اس کے دعویدار نہ ہونا) اور (کچھ اسی کی تخصیص نہیں۔ بلکہ تمہارا معمول یہ ہونا چاہیے کہ) جو کچھ رسول تمہیں دیدے اسے لے لو۔ اور جس سے منع کر دے اس سے رک جاؤ (کیونکہ وہ مطاع ہے اور تم مطیع اور مطیعین کا کام یہ ہی ہونا چاہیے) اور خدا سے ڈرتے رہو (ایسا نہ ہو کہ تم مال کی بیجا خواہش کرو)۔ کیونکہ اللہ بہت سخت سزا دینے والا ہے (پس اگر تم اس کی

---

[1] یہ اعتراض اور اس آیت کا ان کے شبہ کا جواب ہونا محمد بن اسحٰق کی روایت سے مروی ہے اور محمد بن اسحٰق کی روایت میرے نزدیک قابل اعتماد نہیں۔ میں نے اضطراراً اس مضمون کو لے لیا ہے ۱۲ [2] فیہ اشارۃ الی قولہ المہاجرین مع معطوف الآیہ بدل من قولہ الفقراء ۱۲

نافرمانی کروگے تو وہ تم کو سزا دے گا۔ الغرض اس میں مالداروں کا کوئی حق نہیں۔ بلکہ وہ) محتاجوں[1] کا ہے جو کہ وہ مہاجرین ہیں[2]۔ جن کو ان کے گھروں اور مالوں سے نکالا گیا ہے۔ بحالیکہ وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا مندی چاہتے ہیں اور اس کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں (لہٰذا) یہ لوگ بالکل سچے (اور مخلص) ہیں (اور اس لئے اس کے مستحق ہیں کہ ان کی مدد کی جائے۔

مومنین سابقین

اور جو کہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس گھر کو اور ایمان کو ان سے پہلے ٹھکانا بنایا ہے بحالیکہ وہ ان سے محبت کرتے جو ان کی طرف ہجرت کر کے آئے اور جو کچھ ان (مہاجرین) کو دیا گیا اس کے سبب سے وہ اپنے دل میں خواہش نہیں پاتے (اور یہ نہیں چاہتے کہ ہم کو بھی ملے) اور دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں۔ اگرچہ انہیں بھول ہو اور جو کوئی اپنے نفس کے بخل سے بچایا جائے (جیسے یہ لوگ) تو وہ لوگ کامیاب ہیں۔ اور جو کہ وہ لوگ ہیں جو ان کے بعد آئے بحالیکہ وہ یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار آپ ہمیں بھی بخش دیجئے۔ اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم پر ایمان میں مقدم ہیں۔ اور آپ ہمارے دل میں مسلمانوں کا کینہ نہ رکھئے۔ اے ہمارے پروردگار آپ بڑے نرم اور بہت رحم والے ہیں (یہاں تک غزوہ بنی نضیر کا ذکر کر کے اب اس کے بعض متعلقات کو بیان فرماتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۵﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۷﴾

[1] اقول الفقراء ههنا بمعنی الحاجة وهواعم فمن لايملك المال لان الحاجة قديكون لعدم الملك وقديكون لعدم القبض كمافی ابن السبيل الذی له مال فی وطنه فلايصح استدلال الحنفية علی ان استيلاء الكافر علی مال المسلم موجب للملك بهذا اللفظ فافهم ۱۲

[2] اقول المراد من ذوی القربی الفقراء منهم كمايدل عليه قوله تعالیٰ لئلايكون دولة الخ وقوله للفقراء المهاجرين آه ۱۲

ترجمہ: کیا آپ نے ان منافقین (یعنی عبداللہ بن ابی وغیرہ کی حالت نہیں دیکھی کہ اپنے (ہم مذہب) بھائیوں سے کہ کفار اہل کتاب ہیں (یعنی بنی نضیر سے) کہتے ہیں کہ واللہ اگر تم نکالے گئے تو ہم تمہارے ساتھ نکل جائیں گے اور تمہارے معاملہ میں کبھی کہنا نہ مانیں گے اور اگر تم سے کسی کی لڑائی ہوئی تو ہم تمہاری مدد کریں گے اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں واللہ اگر اہل کتاب نکالے گئے تو یہ منافقین) ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر ان سے لڑائی ہوئی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے اور اگر (بفرض محال) ان کی مدد بھی کی تو پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر ان کی کوئی مدد نہ ہوگی بے شک تم لوگوں کا خوف ان (منافقین) کے دلوں میں اللہ سے بھی زیادہ ہے اور یہ (ان کا تم سے ڈرنا خدا سے نہ ڈرنا) اس سبب سے ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ سمجھتے نہیں یہ لوگ (تو) سب مل کر بھی تم سے نہ لڑیں گے مگر حفاظت والی بستیوں میں یا دیوار (قلعہ وشہر پناہ) کی آڑ میں ان کی لڑائی آپس ہی میں بڑی تیز ہے اے مخاطب تو ان کو (ظاہر میں) متفق خیال کرتا ہے حالانکہ ان کے قلوب غیر متفق ہیں اس وجہ سے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو (دین کی) عقل نہیں رکھتے ان کی مثال ان لوگوں کی سی مثال ہے جو ان سے کچھ ہی پہلے ہوئے ہیں جو دنیا میں بھی) اپنے کردار کا مزہ چکھ چکے ہیں اور آخرت میں بھی ان کے لئے دردناک عذاب ہونے والا ہے ان کی شیطان کی سی مثال ہے کہ (اول تو) انسان سے کہتا ہے کہ تو کافر ہو جا پھر جب وہ کافر ہو جاتا ہے تو (اس وقت صاف) کہہ دیتا ہے کہ میرا تجھ سے کوئی واسطہ نہیں میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں سو آخری (انجام دونوں کا یہ ہوا) کہ دونوں دوزخ میں گئے جہاں ہمیشہ رہیں گے (ایک گمراہ کرنے کی وجہ سے دوسرے ہونے کی وجہ سے) اور ظالموں کو یہی سزا ہے

منافقین کا پیکٹ اہل کتاب سے

تفسیر: (اے رسول) کیا آپ نے منافقین کی طرف نظر نہیں کی (ذرا دیکھئے تو سہی کیسے عجیب لوگ ہیں) یہ لوگ اپنے بھائیوں سے جو کہ اہل کتاب[1] میں سے کافر ہیں۔ کہتے ہیں کہ اگر تم نکالے گئے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل جائیں گے۔ اور تمہارے معاملہ میں کبھی کسی کا کہنا نہ مانیں گے۔ اور اگر تم سے جنگ کی گئی تو ہم تمہاری مدد کریں گے۔

منافقین کے جھوٹے ہونے کی شہادت

اور حق تعالیٰ گواہی دیتے ہیں کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں چنانچہ اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر ان سے جنگ کی گئی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے اور اگر بفرض محال مدد کریں بھی تو (ان کی مدد کارآمد نہ ہوگی۔ کیونکہ) وہ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے اس کے بعد ان کی مدد بھی نہ کی جائے گی اے مسلمانو! تم کو معلوم ہو کہ) ان کے دل میں تمہارا خوف خدا سے زیادہ ہے (اور وہ جتنا تم سے ڈرتے ہیں اتنا خدا سے نہیں ڈرتے) یہ اس وجہ سے کہ یہ بے سمجھ لوگ ہیں (اور اتنا نہیں سمجھتے کہ تم بلا خدا کے حکم کے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اس لئے ان کو خدا سے ڈرنا چاہیے نہ کہ تم سے۔ خیر کہنا یہ ہے کہ وہ تم سے بہت ڈرتے ہیں اسلئے وہ تمہارے مقابلہ میں آنے کی مشکل سے جرأت کر سکتے ہیں)۔

---

[1] ان کفار سے اگر یہودی بنی نضیر مراد ہیں تو یہ آیات نزول میں آیات سابقہ پر مقدم ہوں گی۔ اور ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے اور اگر دوسرے لوگ مراد ہیں تو ان کو مقدم کہنے کی ضرورت نہیں ۱۲

منافقین کی طرف سے اطمینان بخشی

نیز وہ اکٹھے ہو کر تم سے (میدان میں) جنگ نہ کریں گے۔ ہاں محفوظ آبادیوں یا دیواروں کے پیچھے سے (وہ تم سے لڑ سکتے ہیں۔ جہاں پر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کو مسلمانوں سے نقصان پہنچنے کی امید نہیں ہے) نیز ان کی لڑائی آپس ہی میں زبردست ہے (لیکن تمہارے مقابلہ میں یہ لوگ نہایت بودے ہیں) نیز تم ان کو مجتمع سمجھتے ہو۔ اور حالت یہ ہے کہ ان کے دل آپس میں ایکدوسرے سے الگ ہیں۔ یہ اس وجہ سے کہ یہ ناسمجھ لوگ ہیں (اور اپنی ناسمجھی سے اس بات کو ترک کیے ہوئے ہیں جو کہ دلوں کو ملانے والی ہے۔ یعنی ایمان اور اطاعت خدا اور رسول۔ نیز ان کی حالت وہ ہوگی) جیسے ان لوگوں کی حالت جو ابھی ان سے پہلے تھی۔ جنہوں نے ابھی اپنے کاموں کا خمیازہ اٹھایا ہے (یعنی وہ اہل بدر جو قید ہوئے یا قتل ہوئے یا شکست کھا کر بھاگے) اور ان کیلئے (قیامت میں) سخت تکلیف دہ عذاب ہوگا (نیز ان کی حالت ایسی ہے) جیسے شیطان کی حالت۔ جب کہ اس نے آدمی سے کہا کہ تو کافر ہو جا۔ پس جب کہ وہ (اس کے کہنے سے) کافر ہو گیا تو کہہ دیتا ہے کہ مجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔ میں خدائے رب العالمین سے ڈرتا ہوں (اور تیری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ لہٰذا جو تو نے کیا ہے اس کا خمیازہ بھگت) پس ان دونوں (یعنی شیطان اور انسان کافر) کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں دوزخ میں یوں ہوں گے کہ وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ اور یہ ہی سزا ہے ظالموں کی (پس جس طرح شیطان آدمی کو کفر کا مشورہ دے کر اس سے الگ ہو گیا۔ یوں ہی یہ لوگ اپنے بھائی اہل کتاب کو مشورہ دے کر وقت پر صاف الگ ہو جائیں گے اور کفر کا نتیجہ دونوں کو برداشت کرنا ہوگا پس جب کہ منافقین کی حالت معلوم ہو گئی تو)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿١٩﴾ لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۚ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٢٠﴾ لَوْ أَنْزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۚ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۖ هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ۖ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٤﴾

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھ بھال لے کہ کل (قیامت) کے واسطے اس نے کیا ذخیرہ بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ کو تمہارے اعمال کی سب خبر ہے اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہو

جنہوں نے اللہ کے احکام) سے بے پروائی کی سو اللہ تعالیٰ نے خود ان کی جان سے ان کو بے پرواہ بنا دیا یہی لوگ نافرمان ہیں اہل نار اور اہل جنت باہم برابر نہیں جو اہل جنت ہیں وہ کامیاب لوگ ہیں اور (اہل نار ناکام ہیں اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو (اے مخاطب) تو اس کو دیکھتا کہ خدا کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا اور ان مضامین عجیبہ کو ہم (ان لوگوں کے) نفع کے) لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سوچیں وہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی اور معبود بننے کے لائق نہیں وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا وہی بڑا مہربان رحم والا ہے وہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے (سب عیبوں سے) پاک ہے سالم ہے امن دینے والا نگہبانی کرنے والا ہے زبردست ہے خرابی کا درست کردینے والا ہے بڑی عظمت والا ہے اللہ تعالیٰ (جس کی شان یہ ہے کہ لوگوں کے شرک سے پاک ہے وہ معبود (برحق) ہے پیدا کرنے والا ہے ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے صورت بنانے والا ہے اس کے اچھے نام ہیں سب چیزیں اس کی تسبیح کرتی ہیں جو آسمان میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے

مرنے کے بعد کی فکر

تفسیر: اے مسلمانو! تم خدا سے ڈرو (اور ان کی مخالفت نہ کرو) اور ہر شخص کو چاہیے کہ وہ یہ دیکھئے کہ اس نے کل کیلئے اب تک کیا کام کئے ہیں۔ اور خدا سے ڈرو (ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو سزا دے۔ کیونکہ) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے بخوبی خبردار ہے (پس اگر تم اس کی مخالفت کرو گے تو اس کی اسے خبر ہو گی اور وہ اس کی تم کو سزا دے گا۔ اور تم ان لوگوں جیسے نہ ہو۔ جو خدا کو بھول گئے۔ جس پر اس نے ان کو ان کی جانیں بھلا دیں (کہ اب انہیں اپنے نفع نقصان کا بھی خیال نہیں جیسے منافقین اور کفار۔ کیونکہ) یہ لوگ سراسر نافرمان ہیں (اور ہرگز اس قابل نہیں ہیں کہ کوئی اپنے کو ان جیسا بنائے دیکھو) دوزخی اور جنتی برابر نہیں۔ کیونکہ جنتی ہی کامیاب ہیں برخلاف دوزخیوں کے کہ وہ ایسے نہیں۔ پس تم جنتی بنو۔ اور دوزخی نہ بنو)۔

قرآن کا مرتبہ اور انسان کے لئے سبق

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تو اسے (حق تعالیٰ کے حکم کے سامنے) پست اور خدا کے خوف سے پھٹ جانے والا دیکھتا۔ (پس اگر آدمی اس سے متاثر نہ ہوں تو وہ پتھر سے بھی گئے گزرے ہوئے۔ اور یہ ان کیلئے نہایت شرم کی بات ہے) اور یہ باتیں ہم لوگوں سے بدیں توقع بیان کرتے ہیں کہ وہ سوچیں (اور سوچ کر ان کے مقتضی پر عمل کریں۔

خدا کی ذات: دیکھو) وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تمام چھپی اور ظاہر چیزوں کا جاننے والا ہے۔ نیز وہ رحمٰن اور رحیم ہے نیز وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بادشاہ ہے نہایت پاک ہے سلامت رہنے والا ہے۔ امن دینے والا ہے۔ ہر چیز کا نگراں ہے۔ نہایت زبردست ہے۔ بہت بڑائی والا ہے۔ (اور یہ باتیں کسی اور میں نہیں۔ اس لئے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور) پاک ہے اللہ لوگوں کے شرک سے۔ نیز وہ خدا ہے جو کہ (اول ایک چیز کا) انداز مقرر کرنے والا (اس کے بعد اس کو) وجود میں لانے والا (اس کے بعد اسے) صورت پہنانے والا ہے۔ اسی کے اچھے نام ہیں۔ اس کی وہ تمام چیزیں پاکی بیان کرتی ہیں۔ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ اور وہ نہایت زبردست اور حکمت والا ہے۔ (پس جب کہ اس کے یہ اوصاف ہیں تو وہ ضرور اس کا مستحق ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اور اس سے ڈرایا جائے پس تم کو ضرور ایسا کرنا چاہیے۔

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۭ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ڰ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۭ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ① اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ② لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ③ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ④ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑤ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ⑥

ترجمہ: سورۂ ممتحنہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں تیرہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ اے ایمان والو تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ کہ ان سے دوستی کا اظہار کرنے لگو حالانکہ تمہارے پاس جو دین آچکا ہے وہ اس کے منکر ہیں رسول کو اور تم کو اس بنا پر کہ تم اپنے پروردگار اللہ پر ایمان لے آئے شہر بدر کر چکے ہیں اگر تم میرے رستہ پر جہاد کرنے کی غرض سے اور میری رضا مندی ڈھونڈھنے کی غرض (اپنے گھروں سے) نکلے ہو تم ان سے چپکے چپکے دوستی کی باتیں کرتے ہو حالانکہ مجھ کو سب چیزوں کا خوب علم ہے تم جو کچھ چھپا کر

کرتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو اور (آگے اس پر وعید ہے) کہ جو شخص تم میں سے ایسا کرے گا وہ راہ راست سے بھٹکے گا اگر ان کو تم پر دسترس ہو جائے تو (فوراً) اظہار عداوت کرنے لگیں اور (وہ) ظہار عداوت یہ کہ) تم پر برائی کے ساتھ دست درازی اور زبان درازی کرنے لگیں (یہ دنیوی اصرار ہے) اور (دینی اصرار یہ ہے) وہ اس بات کے متمنی ہیں کہ تم کافر (ہی) ہو جاؤ تمہارے رشتہ دار اور اولاد قیامت کے دن تمہارے کام نہ آویں گے خدا تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال کو خوب دیکھتا ہے تمہارے لئے ابراہیمؑ میں اور ان لوگوں میں جو کہ (ایمان واطاعت میں ان کے شریک حال تھے ایک عمدہ نمونہ ہے جب کہ ان سب نے مختلف اوقات میں اپنی قوم سے کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن کو تم اللہ کے سوا معبود سمجھتے ہو ان سے بیزار ہیں ہم تمہارے منکر ہیں اور ہم میں اور تم میں ہمیشہ کے لئے عداوت اور بغض زیادہ ظاہر ہو گیا جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لاؤ لیکن ابراہیمؑ کی اتنی بات تو اپنے باپ سے ہوئی تھی کہ میں تمہارے لئے استغفار کروں گا اس سے زیادہ) مجھ کو خدا کے آگے کسی بات کا اختیار نہیں اے ہمارے پروردگار ہم آپ پر توکل کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے اے ہمارے پروردگار ہم کو کافروں کا تختہ مشق نہ بنا اور اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ معاف کر دیجئے بے شک آپ زبردست حکمت والے ہیں بے شک ان لوگوں میں تمہارے لئے یعنی ایسے شخص کے لئے عمدہ نمونہ ہے جو اللہ کے سامنے جانے) کا اور قیامت کے دن (کے آنے) کا اعتقاد رکھتا ہو اور جو شخص (اس حکم سے) روگردانی کرے گا سو (اسی کا ضرر ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ (تو) بالکل بے نیاز اور سزاوار حمد ہے۔

تفسیر :شان نزول: جاننا چاہیے کہ جس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ پر فوج کشی کا ارادہ کیا تو حاطب بن ابی بلتعہ نے اہل مکہ کو خفیہ طور پر ایک خط لکھا جس میں اس ارادہ کو ظاہر کیا گیا تھا اور وہ خط ایک عورت کو دیا کہ میرا یہ خط اہل مکہ کو پہنچا دینا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے اس خط کی اطلاع ہوگئی۔ اور آپ نے راستہ میں سے وہ خط گرفتار کرا لیا اور اس کے متعلق حاطب بن ابی بلتعہ سے جواب طلب کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ مکہ میں میرے بیوی بچے تھے۔ اور قریش سے میری کوئی رشتہ داری نہ تھی جو وہ رشتہ داری کی وجہ سے ان کی حفاظت کرتے۔ اس لئے میں نے چاہا کہ میں ان پر احسان کروں۔ تا کہ وہ میرے احسان کے بدلے میں میرے بال بچوں کی حفاظت کریں۔ اور میں یہ جانتا تھا کہ میری اس کاروائی سے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ حق تعالیٰ آپ کا مددگار ہے۔ بس میں نے یہ فعل کسی بدنیتی سے نہیں کیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس بیان کی تصدیق کی اور انہیں کوئی سزا نہیں دی۔ لیکن حق تعالیٰ نے ان کے اس فعل کو پسند نہیں کیا۔ اور یہ آیتیں نازل فرمائیں)۔

مسلمانوں کا راز کافروں پر ظاہر کرنا قابل عتاب الٰہی ہے

اے مسلمانو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ (کیسی عجیب بات ہے کہ) تم ان کے سامنے دوستی پیش کرتے ہو۔ حالانکہ وہ اس سچی بات (یعنی دین حق کو) نہیں مانتے جو تمہارے پاس آئی چنانچہ وہ رسول کو بھی نکالتے ہیں اور تم کو بھی۔ محض اس (جرم) پر کہ تم خدا پر جو کہ تمہارا پروردگار ہے ایمان رکھتے ہو (پس یہ نہایت بری بات ہے اور تم ایسا نہ کرو) اگر تم (فی الحقیقت) میری راہ پر جہاد کرنے اور میری خوشنودی طلب کرنے کیلئے (اپنے گھروں سے) نکلے ہو (اور ان کاموں کیلئے تم نے وطن چھوڑا ہے اور ہجرت کی ہے کیونکہ یہ بات میری مرضی کے خلاف ہے) تم لوگ انہیں خفیہ دوستی کا پیغام بھیجتے ہو۔ حالانکہ میں ان باتوں کو بھی جانتا ہوں جن کو تم چھپاتے ہو اور ان کو بھی جن کو تم ظاہر کرتے ہو۔ اور

(تم کو مطلع کیا جاتا ہے) جو کوئی تم سے میں سے ایسا کرے وہ صحیح راستہ سے بچل گیا (اور غلط رستہ پر ہولیا)۔

کافروں سے کبھی خیر کی توقع نہ رکھی جائے

دیکھو جن سے تم دوستی جتلاتے ہو۔ اگر وہ تم پر قابو پالیں تو تمہارے دشمن ہوں گے۔ اور برائی کے ساتھ تم پر اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں کھولیں گے۔ اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم بھی کافر ہو جاؤ (پھر تم سوچو کہ کیا یہ لوگ دوستی کے مستحق ہیں۔ حاشا وکلا۔ دیکھو تم نے یہ حرکت اپنے رشتہ داروں اور اپنی اولاد کی خاطر کی ہے۔ مگر تم کو معلوم ہو کہ) نہ تمہاری رشتہ داریاں قیامت میں تمہارے لئے نافع ہوں گی اور نہ تمہاری اولاد۔ کیونکہ حق تعالیٰ اس روز تمہارے درمیان جدائی کر دے گا (اور تمام تعلقات قرابت وغیرہ توڑ دے گا) اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو دیکھتا ہے (اس لئے تم کو اپنے افعال کی نگہداشت کرنی چاہیے تاکہ کوئی کام اس کی مرضی کے خلاف نہ ہو۔ نہ ظاہر طور پر اور نہ خفیہ طور پر)۔

اسوۂ ابراہیمؑ: ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کے ساتھیوں کے اندر تقلید کا ایک عمدہ نمونہ تھا۔ جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ ہم تم سے بالکل بے تعلق تھے اور ان چیزوں سے بھی جن کی تم خدا کو چھوڑ کر پرستش کرتے ہو ہم تمہیں نہیں مانتے (اور تمہاری پیروی نہیں کرتے) اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کیلئے عداوت اور دشمنی ظاہر ہوگئی ہے تاآنکہ تم تنہا خدا پر ایمان نہ لاؤ۔ لیکن ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے یہ کہنا کہ میں آپ کیلئے اپنے پروردگار سے معافی کی درخواست کروں گا۔ اور میں آپ کیلئے خدا سے بچانے میں کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا (یہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ مگر یہ بھی خدا کے دشمن کو دشمن جان کر نہ تھا۔ بلکہ صرف غلط فہمی کی بناء پر تھا۔ لیکن جب کہ ان کو بات معلوم ہوگئی کہ وہ خدا کا دشمن ہے تو انہوں نے اس سے کامل بے تعلقی کا اظہار کر دیا۔ نیز انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ) اے ہمارے پروردگار ہم آپ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور آپ ہی کی طرف رجوع ہیں اور (ہمیں) آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ نیز اے ہمارے پروردگار آپ ہمیں کفار کا ذریعہ امتحان نہ بنائیے (کہ وہ ہم کو جس طرح چاہیں ستائیں) اور اے ہمارے پروردگار آپ ہمیں بخش دیجئے۔ کیونکہ آپ بڑے زبردست اور حکمت والے ہیں (اور اس لئے آپ جو کرنا چاہیں نہ اس میں کوئی مزاحمت کر سکتا ہے۔ اور نہ اس پر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے۔ الغرض یہ کام تھے ابراہیمؑ اور ان کے متبعین کے۔ پس تم کو یہ ہی کام کرنے چاہئیں تھے۔ نہ کہ ان سے دوستی کرنا) خیر تم لوگوں کیلئے یعنی ان کے لئے جو خدا (سے) اور قیامت کے دن (سے ملنے) کی امید رکھتا ہے۔ ان لوگوں میں تقلید کا عمدہ نمونہ ہے (اس لئے آئندہ اسی نمونہ کی پیروی کی جائے) اور جو کوئی (اس سے) پیٹھ پھیرے تو (خود اس کا نقصان ہے اور خدا کا کوئی ضرر نہیں کیونکہ) خدا بالکل بے نیاز اور ستودہ صفات ہے۔

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ
وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ

دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۖ

فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا

هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ

أُجُورَهُنَّ ۚ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا أَنْفَقُوا ۚ ذَٰلِكُمْ

حُكْمُ اللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ

إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ مِثْلَ مَا أَنْفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي

أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ

بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ

بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ ۙ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ ۖ

إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ

يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ۝

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے امید ہے (یعنی ادھر سے وعدہ ہے) کہ تم میں اور ان لوگوں میں جن سے تمہاری عداوت ہے دوستی کر دے اور اللہ کو بڑی قدرت ہے اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے ساتھ احسان اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑے اور تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا اللہ تعالیٰ انصاف کا برتاؤ کرنے والوں سے محبت رکھتے ہیں صرف ان لوگوں کے ساتھ دوستی کرنے سے اللہ تعالیٰ تم کو منع کرتا ہے جو تم سے دین کے بارے میں لڑے ہوں (خواہ بالفعل یا بالعزم) اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ہو اور (اگر نکالا بھی نہ ہو لیکن) تمہارے نکالنے میں (نکالنے والوں کی) مدد کی ہو اور جو شخص ایسوں سے دوستی کرے گا سو وہ گنہگار ہوں گے اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں (دارالحرب سے) ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان کر لیا کرو ان کے ایمان کو اللہ ہی خوب جانتا ہے) پس اگر ان کو (اس امتحان کی رو سے) مسلمان سمجھو تو ان کو کفار کی طرف واپس مت کرو کیونکہ نہ تو وہ عورتیں ان کافروں کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ کافر ان عورتوں کے لئے حلال ہیں اور ان کافروں نے جو خرچ کیا ہو وہ ان کو ادا کر دو اور تم کو عورتوں سے نکاح کر لینے میں کچھ گناہ نہ ہوگا جب کہ تم ان کے مہر ان کو دے دو اور (اے مسلمانو) تم کافر عورتوں کے تعلقات کو باقی مت رکھو اور

(اس صورت میں) جو کچھ تم نے خرچ کیا ہو (ان کافروں سے) مانگ لو اور جو کچھ ان کافروں نے خرچ کیا ہو وہ تم سے مانگ لیں یہ اللہ کا حکم ہے (اس کا اتباع کرو) وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور اللہ بڑا علم اور حکمت والا ہے اور اگر تمہاری بیبیوں میں سے کوئی بی بی کافروں میں رہ جانے سے (بالکل ہی) تمہارے ہاتھ نہ آئے پھر تمہاری نوبت آئے تو جن کی بیبیاں ہاتھ سے نکل گئیں جتنا (مہر) انہوں نے (ان بیبیوں) پر خرچ کیا تھا اس کے برابر تم ان کو دے دو اور اللہ سے جس پر تم ایمان رکھتے ہو ڈرتے رہو اے پیغمبر جب مسلمان عورتیں آپ کے پاس (اس غرض سے) آویں کہ آپ سے ان باتوں پر بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کریں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی اور نہ بہتان کی اولاد لاویں گی جس کو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان نطفہ شوہر سے جنی ہوئی دعویٰ کر کے) بنالیویں اور مشروع باتوں میں وہ آپ کے خلاف نہ کریں گی تو آپ ان کو بیعت کر لیا کیجئے اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کیا کیجئے بے شک اللہ غفور رحیم ہے اے ایمان والو ان لوگوں سے (بھی) دوستی مت کرو) جن پر اللہ تعالیٰ نے غضب فرمایا ہے کہ وہ آخرت (کے خیر و ثواب سے) ایسے ناامید ہو گئے ہیں جیسے کفار جو قبروں میں (مدفون) ہیں ناامید ہیں

اللہ کافروں کو ایمان سے نواز سکتا ہے

تفسیر: (اگر تمہارا ان سے دوستی کو جی چاہتا ہے تو جلدی نہ کرو) کیا بعید ہے اللہ (ان کو ایمان کی توفیق دے کر) تمہاری اور ان کے درمیان جن سے ان میں تمہاری دشمنی ہے محبت پیدا کر دے اور (یہ کچھ بعید نہیں کیونکہ اللہ بڑی قدرت والا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے (اور اس لئے اس کے نزدیک ان کے قصوروں کو معاف کر دینا اور ان پر رحم کر کے ان کو ایمان کی توفیق دینا کچھ بڑی بات نہیں)۔

جو کافر مزاحم و مخالف نہیں ان سے سلوک

حق تعالیٰ تمہیں ان لوگوں سے نہیں روکتا جنہوں نے تم سے دین کے معاملہ میں جنگ نہیں کی۔ اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔ (یعنی تمہیں اس سے نہیں روکتا) کہ تم ان سے سلوک کرو۔ اور ان کے ساتھ انصاف کرو (کیونکہ) اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے (پھر وہ اسے کیسے روکے گا)۔

محارب سے اجتناب کا حکم

اللہ تو تمہیں صرف ان لوگوں سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے معاملہ میں جنگ کی۔ اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا۔ اور تمہارے نکالنے پر مدد دی (یعنی وہ تمہیں اس سے روکتا ہے) کہ تم ان سے دوستی کرو (پس تمہیں ایسا نہ کرنا چاہیے) اور جو کوئی ان سے محبت کرے تو وہ سراسر ظالم ہیں (کہ خدا کے منع کرنے پر بھی باز نہیں آتے۔

باہر سے آنے والی مومن عورتیں

نیز اے مسلمانو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کی جانچ کر لیا کرو کہ وہ فی الحقیقۃ مومن ہیں یا انہوں نے کسی مصلحت سے اپنے کو مومن ظاہر کیا ہے) خدا کو تو ان کے ایمان کا (وجوداً یا عدماً) علم ہے (مگر تمہیں اس کا علم نہیں اسلئے امتحان کی

ضرورت ہے۔ پس اگر تم انہیں مومن جانو تو انہیں کفار کی طرف واپس نہ کرو۔ کیونکہ نہ یہ (عورتیں) ان (کفار) کیلئے حلال ہیں۔ اور نہ وہ (کفار) ان (عورتوں) کیلئے۔ اور ان (کفار) کو وہ (مال) دیدو جو انہوں نے (ان کے مہر میں) خرچ کیا ہے۔ اور اب تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان سے شادی کرلو جب کہ تم ان (عورتوں) کے مہر دیدو (یعنی خواہ حقیقۃً[1] یا حکماً پھر خواہ صراحۃً یا دلالۃً) اور کافر عورتوں کی عصمتوں پر قبضہ نہ رکھو۔ بلکہ انہیں کفار کے پاس جانے دو۔ اور جو تم نے (مہر میں) خرچ کیا تھا وہ ان سے مانگ لو۔ اور (اسی طرح جو انہوں نے خرچ کیا ہے۔ وہ بھی تم سے مانگ لیں (جب کہ ان کی بیویاں تمہارے پاس مسلمان ہو کر چلی آئیں جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے) یہ خدا کا فیصلہ ہے۔ جو وہ تمہارے درمیان کرتا ہے۔ اور اللہ بڑا جاننے والا اور بڑا حکمت والا ہے (اس لئے اس کا یہ فیصلہ ضرور ماننے کے قابل ہے) اور اگر تمہاری کوئی بیوی تمہارے پاس سے کفار کے پاس چلی جائے (اور تمہیں اس کا معاوضہ نہ ملے) پھر تمہاری باری آئے (خواہ یوں کہ ان کی کوئی عورت تمہارے پاس چلی آئے یا وہی عورت غنیمت میں تمہارے ہاتھ لگے تو تم ان لوگوں کو جن کی بیویاں گئی تھیں اتنا مال دیدو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا۔ اور اس خدا سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو (ایسا نہ ہو کہ تم اس کے کسی حکم کی مخالفت کرو۔

فائدہ: اس آیت کے احکام اب منسوخ ہیں)۔

مومن عورتوں سے بیعت

نیز اے نبی جب کہ آپ کے پاس مومن عورتیں ایسی حالت میں آئیں کہ وہ آپ سے ان باتوں پر بیعت کریں کہ وہ خدا کے ساتھ شرک نہ کریں گی۔ اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی۔ اور نہ کسی ایسے بہتان کا ارتکاب کریں گی جس کو وہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان (یعنی جان بوجھ کر بلا کسی مغالطہ کے) تراشیں اور نہ کسی نیکی کی بات میں آپ کی نافرمانی کریں گے تو انہیں بیعت کرلیا کرو۔ اور ان کیلئے خدا سے معافی چاہا کرو۔ کیونکہ اللہ بہت بڑا معاف کرنے والا اور بہت بڑا رحم والا ہے۔ نیز اے مسلمانو! (آخر میں تم کو پھر متنبہ کیا جاتا ہے کہ) تم ان لوگوں سے محبت نہ کرو جن سے خدا سخت ناراض ہے جو کہ آخرت (کی بھلائی) سے یوں ناامید ہیں جیسے وہ کافر جو مردوں میں سے ہیں (کیونکہ جب وہ مر گئے تو اب ایمان لانے کی کوئی صورت ہی نہ رہی اس لئے مایوسی لازم ہے)۔

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ① يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ② كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ③
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ④ وَاِذْ قَالَ
مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا

[1] حقیقۃً دینا تو ظاہر ہے کہ مہر ان کے حوالہ کردیا جائے۔ اور حکماً دینے کے معنی یہ ہیں کہ عقد کے وقت مہر کا التزام کرلیا جائے پھر التزام کی دو صورتیں ہیں۔ ایک صراحۃً اس کی صورت یہ ہے کہ عقد کے وقت مہر کا ذکر ہو اور اسے مانا جائے۔ اور دوسرا دلالۃً۔ اور اس کی صورت یہ ہے کہ صرف عورت کو نکاح قبول کرلیا جائے۔ اب چاہے مہر کا ذکر نہ ہو۔ یا اس کی نفی ہو ۱۲

أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ
وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا
سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى الْإِسْلَامِ ۚ
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ
مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝

ترجمہ: سورہ صف مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں چودہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ سب چیزیں اللہ ہی کی پاکی بیان کرتی ہیں (قالاً یا حالاً) جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں اور وہی زبردست حکمت والا ہے اے ایمان والو ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو خدا کے نزدیک یہ بات بہت ناراضی کی ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں اللہ تعالیٰ تو ان لوگوں کو (خاص طور پر) پسند کرتا ہے جو اس کے رستہ میں اس طرح مل کر لڑتے ہیں کہ گویا وہ ایک عمارت ہے کہ جس میں سیسہ پلایا گیا ہے اور (وہ وقت قابل ذکر ہے) جب کہ موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے میری قوم مجھ کو کیوں ایذا پہنچاتے ہو حالانکہ تم کو معلوم ہے کہ میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں پھر جب اس فہمائش پر بھی) وہ لوگ ٹیڑھے ہی رہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو اور زیادہ ٹیڑھا کر دیا اور اللہ (کا معمول ہے) کہ وہ ایسے نافرمانوں کو ہدایت (کی توفیق) نہیں دیتا اور اسی طرح) وہ وقت بھی قابل تذکرہ ہے) جبکہ عیسیٰ بن مریم نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں کہ مجھ سے جو پہلے توراۃ آ چکی ہے میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور میرے بعد جو ایک رسول آنے والا ہے جن کا نام (مبارک) احمد ہوگا میں ان کی بشارت دینے والا ہوں پھر وہ جب ان لوگوں کے پاس کھلی دلیلیں لائے تو وہ لوگ (ان دلائل یعنی معجزات کی نسبت) کہنے لگے یہ صریح جادو ہے اور (واقعی) اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت (کی توفیق) نہیں دیا کرتا یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (یعنی دین اسلام) کو اپنے منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں حالانکہ اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہے گا گو کافر لوگ کیسے ہی ناخوش ہوں (چنانچہ) وہ اللہ ایسا ہی ہے جس نے (اس تمام نور کے لئے) اپنے رسول کو ہدایت (کا سامان یعنی قرآن) اور سچا دین (یعنی اسلام)

دے کر بھیجا ہے تا کہ اس (دین کو بقیہ) دینوں پر غالب کر دے (کہ یہی اتمام ہے) گو مشرک کیسے ہی ناخوش ہوں۔

حمد باری تعالیٰ

تفسیر: جو چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں۔ اور وہ نہایت زبردست اور حکمت والا ہے (پس لوگوں کو چاہیے کہ اس پر ایمان لائیں۔ اس کی اطاعت کریں۔ اس کی نافرمانی سے ڈریں)۔

جسے کرنا نہ ہو اسے زبان پر نہ لایا جائے

اے مسلمانو! تم وہ بات کہتے کیوں ہو جو کرتے نہیں۔ حق تعالیٰ کے یہاں یہ بات سخت مبغوض ہے کہ تم وہ بات کہو جو کرو نہیں (پس تم ایسا نہ کیا کرو۔ مطلب یہ ہے کہ تم نے اس کی خواہش ظاہر کی تھی کہ خدا ہم کو کوئی اعلیٰ درجہ کا کام بتایئے جس کو ہم کریں۔ اس پر ہم نے تمہیں بتایا کہ وہ کام جہاد ہے لیکن اب تم اس سے جی چراتے ہو۔ سو یہ بات حق تعالیٰ کو نہایت ناپسند ہے۔

جہاد میں لڑنے والے اللہ تعالیٰ کی نظر میں

اور) حق تعالیٰ ان لوگوں کو نہایت پسند کرتے ہیں جو کہ اس کی راہ میں یوں صف بستہ ہو کر لڑیں جیسے کہ وہ ایک نہایت مضبوط وجود ہیں (جو کہ اپنی جگہ سے ہلنا ہی نہیں چاہتے)۔

کجروی کا نتیجہ اسلامی قانون میں

اور (تم کو معلوم ہو کہ) جس وقت موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم تم مجھے کیوں تکلیف دیتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف خدا کا فرستادہ ہوں (تو انہوں نے اس کی پرواہ نہیں کی تھی) پس جب کہ انہوں نے کجروی کی تو اللہ نے ان کے دل پھیر دیئے (چنانچہ وہ سیدھی بات سمجھتے ہی نہ تھے۔ بلکہ انہیں جو سوجھتی تھی الٹی ہی سوجھتی تھی) اور حق تعالیٰ (کا قاعدہ ہے کہ وہ) نافرمانی پیشہ لوگوں کو صحیح راستہ نہیں دکھلاتا) پس اگر تم بھی اپنے رسول کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرو گے تو تمہارے ساتھ بھی ویسا ہی کیا جائے گا جیسا کہ قوم موسیٰ کے ساتھ کیا گیا۔ پس تم ایسا نہ کرو)۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سے بشارت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

اور (اسی طرح) جب کہ عیسیٰ ابن مریم نے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف ایسی حالت میں خدا کا بھیجا ہوا ہوں کہ اپنے سے پہلی کتاب (تورات) کو سچا جانتا۔ اور اس رسول کو خوشخبری دیتا ہوں۔ جس کا نام تعریف[1] کیا گیا (یعنی محمد) ہو گا تو انہوں نے ان سے

[1] ضمیمہ سورۂ صف: جاننا چاہیے کہ مرزا غلام احمد نے اس آیت کی بناء پر یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ احمد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آسمانی نام تھا۔ اور محمد زمینی۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیشین گوئی آسمانی نام سے کی تھی۔ اور اس نے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ میرے بھی دو نام ہیں۔ ایک آسمانی جیسے احمد۔ اور دوسرا زمینی جیسے مرزا غلام احمد۔ لیکن یہ دعویٰ اور اس کا نتیجہ دونوں غلط ہیں کیونکہ پیشین گوئی میں نام بتلانے کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ جس کے متعلق پیشین گوئی کی جاتی ہے اس کی اچھی طرح پہچان ہو سکے اور دھوکا نہ رہے اب اگر اس میں آسمانی نام لیا جائے جس کو لوگ نہیں جانتے تو اب وہ پیشین گوئی بجائے توضیح کے تلبیس ہو جائے گی۔ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی پیشین گوئی میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام احمد بتلایا ہے اب اگر یہ آپ کا آسمانی نام ہو اور لوگ آپ کو اس نام سے نہ جانتے ہوں تو لوگ یہ کہہ سکتے ہیں کہ آنے والے نبی کا نام جو نام ہم کو بتلایا گیا ہے وہ نام آپ کا نہیں ہے۔ اس لئے آپ وہ نبی نہیں ہیں۔ اس کے جواب میں اگر آپ یہ کہیں کہ یہ میرا آسمانی نام ہے تو وہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ صرف آپ کا دعویٰ ہے اور ایسا دعویٰ ہر شخص کر سکتا ہے کہ میرا آسمانی نام احمد ہے پھر ہم کیسے مان سکتے ہیں۔ پس یہ پیشین گوئی بجائے (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ان کے دعوی کی تصدیق چاہی جس پر انہوں نے اپنے دعوی پر دلائل واضحہ پیش کیے)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد اور کافروں کی بکواس

پس جب کہ وہ ان کے پاس دلائل واضحہ لائے۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے (پس یہ ان کا صریح ظلم تھا کہ وہ خدا کی باتوں کو جادو بتاتے تھے) اور (ہونا بھی چاہئے کیونکہ) اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو خدا کے ذمہ جھوٹ تراشے (بالخصوص) ایسی حالت میں کہ اس کو اطاعت کی طرف بلایا جاتا ہو (جیسا کہ اس موقع پر بنی اسرائیل نے کیا)۔ اور (چونکہ وہ ظلم پر کمر بستہ تھے اس لئے خدا نے ان کو ہدایت نہیں کی۔ کیونکہ) حق تعالیٰ (کی عادت ہے کہ وہ) ان لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا جو ظلم پر کمر بستہ ہوں (پس تم کو ظلم پر کمر بستہ نہ ہونا چاہیے۔ ورنہ تمہارے ساتھ بھی وہی معاملہ کیا جائے گا جو کہ ان کے ساتھ کیا گیا)۔

کافروں کی منشا کے خلاف اللہ تعالیٰ کا ارادہ

یہ لوگ (جو ظلم پر کمر بستہ اور نافرمانی پیشہ ہیں) یہ چاہتے ہیں کہ خدا کی روشنی کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں (اور بذریعہ تکذیب کے دین حق کو پھیلنے سے روک دیں۔ لیکن یہ ان کا خیال خام ہے) اور خدا اپنی روشنی کو مکمل کرنے والا ہے اگر چہ کافر اسے ناپسند کریں۔ چنانچہ وہ خدا وہ ہے جس نے (ان حق کے دشمنوں کے منصوبوں کو خاک میں ملانے کیلئے) ہدایت اور سچا دین دیکر اس غرض سے اپنا رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) بھیجا ہے تا کہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کرے اگر چہ مشرک (اس غلبہ کو) ناپسند کریں (اور وہ اس کو دبانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگائیں (پس وہ ضرور ایسا کریں گا۔ چنانچہ یہ غلبہ رسولؐ کے وقت سے شروع ہوا۔ اور جب تک مسلمانوں نے دین کو نہیں چھوڑا اس وقت تک برابر جاری رہا۔ اور مسلمانوں کو وہ شوکت حاصل ہوئی جو کسی کے خیال میں بھی نہ آسکتی تھی اور تمام کفار مغلوب ہوگئے)۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنصَارَ اللَّهِ كَمَا

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) آپ کی توضیح کے ملبس ہو جائے گی۔ اور اس پیشین گوئی کی بنا پر واقعی نبی اور نبوت کے جھوٹے مدعی کے درمیان ہرگز امتیاز نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے اب صرف دو صورتیں ہیں یہ کہ جس طرح آپ کا نام زمین میں محمد تھا۔ یوں ہی احمد بھی تھا اور لوگ آپ کو دونوں ناموں سے پہچانتے تھے۔ اور یا یوں کہا جائے کہ حضرت عیسیٰ نے آپ کا بعینہ نام نہ لیا تھا بلکہ آپ کا نام کا ترجمہ کیا تھا۔ اور حق تعالیٰ نے اس پیشین گوئی کو جب عربی زبان میں نقل کیا تو ترجمہ کا ترجمہ لفظ احمد سے کیا اور محمد سے اس لئے نہیں کیا کہ لوگوں کو یہ شبہ نہ ہو کہ حضرت عیسیٰ نے آپ کا صریح نام لیا اس لئے آیت میں دونوں توجیہیں محتمل ہیں۔ لیکن ہم نے دوسری توجیہ کو اختیار کیا ہے۔ الحاصل اگر حضرت عیسیٰ نے لفظ احمد سے پیشین گوئی کی ہے تو یہ ماننا ضروری ہے کہ محمد کی طرف آپ کا نام احمد بھی تھا۔ اور لوگ آپ کو دونوں ناموں سے پہچانتے تھے۔ اور اگر انہوں نے آپ کے نام کا ترجمہ کیا تھا ضروری ہے کہ قرآن میں لفظ احمد اس ترجمہ کا عربی میں ترجمہ ہوا اور دونوں صورتوں میں مرزا کا دعویٰ اور اس کا نتیجہ دونوں غلط ہیں ۱۲

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ ۖ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ ۖ فَآمَنَت طَّائِفَةٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرَت طَّائِفَةٌ ۖ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ﴿١٤﴾

ترجمہ: اے ایمان والو کیا میں تم کو ایسی سوداگری بتلاؤں جو تم کو ایک دردناک عذاب سے بچالے اور وہ یہ کہ تم لوگ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ ہی کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ رکھتے ہو جب ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کرے گا اور تم کو (جنت کے) ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور عمدہ مکانوں میں داخل کرے گا جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں (بنے) ہوں گے یہ بڑی کامیابی ہے (اور اس ثمرہ اخرویہ) کے علاوہ ایک اور ثمرہ دنیویہ) بھی ہے کہ تم اس کو بھی خاص طور پر پسند کرتے ہو (یعنی) اللہ کی طرف سے مدد اور جلدی فتح یابی لہذا اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ مومنین کو بشارت دے دیجئے اے ایمان والو تم اللہ کے (دین کے) مددگار ہو جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے (ان) حوارین سے فرمایا کہ اللہ کے واسطے میرا کون مددگار ہوتا ہے وہ حواری بولے ہم اللہ (کے دین) کے مددگار ہیں اس کوشش کے بعد بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ لوگ منکر ہوئے سو ہم نے ایمان والوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں تائید کی سو وہ غالب ہو گئے۔

تفسیر: **نفع بخش تجارت**: اچھا اے مسلمانو! کیا (تم یہ چاہتے ہو کہ) میں تمہیں ایسی تجارت بتادوں جو کہ (تم کو سراسر نفع ہی نفع بخشے یعنی وہ) تمہیں سخت تکلیف دہ عذاب سے نجات دے (تم یہ ہی کہو گے کہ اچھا بتلایئے کیونکہ مقتضائے عقل یہ ہی جواب ہے لہذا سنو۔ وہ تجارت یہ ہے کہ) تم خدا اور اس کے رسول پر ایمان رکھو۔ اور خدا کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو (دیکھو) یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ اگر تم جانو (کیونکہ گو اس میں بظاہر نقصان جان و مال معلوم ہوتا ہے مگر اس کا جو تم کو معاوضہ ملے گا وہ اتنا بڑا ہوگا کہ اس نقصان کی اس کے مقابلہ میں کچھ بھی وقعت نہ ہوگی۔ پس تم کو چاہیے کہ تم ایمان رکھو اور جہاد کرو) خدا تمہارے گناہ[1] معاف کرے گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی اور ان عمدہ مکانات میں داخل کرے گا جو کہ ہمیشہ رہنے کے باغات میں ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے (اس کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے) اور (تمہارے لئے) ایک اور چیز بھی (ہوگی) جس کو تم پسند کرتے ہو (وہ) حق تعالیٰ کی مدد اور قرب حاصل ہونے والی فتح (ہے) اور اے رسول آپ (ان) مسلمانوں کو یہ خوشخبری دید یجئے (جو ان ہدایتوں پر پیشتر سے عامل ہیں۔

خدا کے مددگار بننے کی ترغیب

دیکھو اے لوگو) تم خدا کے مددگار بنو (اور حوارین عیسیٰ کی تقلید کرو۔ چنانچہ) جیسے ہی[2] عیسیٰ ابن مریم نے کہا کہ کون لوگ ہیں میرے مددگار۔ بحالیکہ[3] ان کی یہ نصرت خدا تک پہنچنے والی ہے (اور وہ حقیقت میں خدا کی مدد ہے) تو حوارین نے فوراً کہا کہ ہم ہیں خدا کے مددگار۔

[1] اقول قد تبین بهذا انه جواب لقوله تؤمنون الخ الذی هو بمعنی الامر واخطاء ولقراء حیث قال انه جواب لقوله هل ادلکم لمالایخفی ۱۲
[2] فیه اشارة الی ان الکاف لیس للتشبیه بل هو للاتصال والمقارنة وفیه معنی الشرط فتدبر وهذا مماتفردت به ۱۲
[3] ای منتهیا لنصرتهم الی الله مجاوز اعنی ۱۲

پس (اس وقت سے) بنی اسرائیل کی ایک جماعت ایمان لے آئی (یہ وہ ہے جس نے حضرت عیسیٰ کی دعوت کو قبول کیا ہے) اور دوسری جماعت نے کفر کیا (اور یہ لوگ یہودی ہیں) پس جو ایمان لے آئے ہم نے ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں ان کی مدد کی۔ چنانچہ وہ ان پر غالب ہو گئے (اور اب تک غالب ہیں۔ پس یہی ثمرہ تم کو بھی ملے گا)۔

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ① هُوَ الَّذِيْ
بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ
وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ② وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ③ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ④
مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ
الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑤ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ⑥
وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ⑦ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ
الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑧

ترجمہ: سورہ جمعہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والے ہیں۔ سب چیزیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں (قالاً یا حالاً) اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں جو کہ بادشاہ ہے (عیبوں) سے پاک ہے زبردست حکمت والا ہے وہی ہے جس نے (عرب کے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی (کی قوم) میں سے (یعنی عرب میں سے ایک پیغمبر بھیجا (جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کو عقائد باطلہ و اخلاق ذمیمہ سے) پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب اور دانشمندی کی باتیں سکھلاتے ہیں اور یہ لوگ (آپ کی بعثت) کے پہلے سے کھلی گمراہی میں تھے وہ علاوہ ان موجودین کے) دوسروں کے لئے بھی ان میں سے جو ہنوز ان میں شامل نہیں ہوئے وہ زبردست حکمت والا ہے یہ رسول کے ذریعہ سے گمراہی سے

نکل کر ہدایت کی طرف آنا) خدا کا فضل ہے وہ فضل جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے جن لوگوں کو توراۃ پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا پھر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا ان کی حالت اس گدھے کی سی حالت ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہوئے ہے غرض ان لوگوں کی بری حالت ہے جنہوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا (جیسے یہود ہیں) اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو (توفیق) ہدایت (کی) نہیں دیا کرتا (اور اگر یہ لوگ یہ کہیں کہ ہم باوجود اس حالت کے بھی اللہ کے مقبول ہیں تو) آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اے یہودیو اگر تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ تم بلا شرکت غیرے اللہ کے مقبول (محبوب) ہو تو تم (اس کی تصدیق کے لئے) موت کی تمنا کر (کے دکھلا دو) اگر تم (اس دعویٰ میں) سچے ہو اور وہ کبھی اس کی تمنا نہ کریں گے بوجہ (خوف وسزا) ان اعمال (کفریہ) کے جو اپنے ہاتھوں سمیٹے ہیں اور اللہ کو خوب اطلاع ہے ان ظالموں (کے حال کی آپ (ان سے یہ بھی) کہہ دیجئے کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ (موت ایک روز) تم کو آ پکڑے گی پھر تم پوشیدہ اور ظاہر جاننے والے (خدا کے پاس لے جائے جاؤ گے پھر وہ تم کو تمہارے سب کیے ہوئے کام بتلا دے گا اور (سزا بھی دے گا)

تفسیر: خدا کی پاکی: تمام وہ چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اس خدا کی پاکی بیان کرتی ہیں جو کہ (تمام عالم کا بادشاہ اور نہایت پاک اور نہایت زبردست اور بڑا حکمت والا ہے۔

بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

وہ وہ ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں (جن کے پاس کوئی آسمانی کتاب نہیں) ایک ایسا رسول بھیجا جو کہ ان ہی میں سے (یعنی امی) ہے اور جو کہ ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا اور ان کو (نجاساتِ روحانیہ سے) پاک صاف کرتا اور انہیں (خدا کی) کتاب اور واقعی باتیں سکھاتا ہے۔ حالانکہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ اور[1] (اس نے) ان ہی (ان پڑھ لوگوں) میں سے ان دوسرے لوگوں میں بھی (وہی رسول بھیجا جس کا اوپر ذکر ہے) جو ابھی ان (مذکورہ بالا ان پڑھ لوگوں) سے نہیں ملے (بلکہ ان کے بعد آنے والے ہیں) اور وہ نہایت زبردست اور بڑا حکمت والا ہے (پس اس نے اپنی قدرت اور حکمت کی بناء پر ایسا کیا) نیز یہ اللہ کا ایک فضل ہے وہ جسے چاہے اسے دے (اور اہل کتاب کو یہ کہنے کا حق نہیں کہ اس نے ہم میں سے رسول کیوں نہ بھیجا) اور حق تعالیٰ بہت بڑے فضل والا ہے (اس لئے اس کا فضل اہل کتاب تک محدود نہیں ہو سکتا۔

اہل کتاب کی مثال

ان لوگوں کی مثال جن سے توراۃ اٹھوائی گئی۔ پھر انہوں نے اس کو نہیں اٹھایا (یعنی ان سے اس پر عمل کرنے کو کہا گیا مگر انہوں نے اس

---

[1] جاننا چاہیے کہ مرزا غلام احمد قادیانی واخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ کو اپنی نبوت کی پیشین گوئی بتلاتا ہے اور اخرین سے مراد اہل فارس لیتا ہے اور منھم کی ضمیر اخرین کی طرف لوٹاتا ہے۔ اور معنی یہ کرتا ہے کہ "اللہ نے اہل فارس میں ان ہی اہل فارس میں سے ایک رسول بھیجا"۔ مگر یہ قرآن کی کھلی تحریف ہے اور اصل مطلب وہ ہے جو ہم لکھ چکے ہیں۔ اس مسیلمہ ہند کے پیرو اپنے مدعا پر شاہ عبدالقادر صاحب کے ترجمہ سے استدلال کرتے ہیں اور وہ ترجمہ یہ ہے۔ "اور ایک اوروں کے واسطے ان ہی میں سے"۔ اور وجہ استدلال یہ کہ انہوں نے ایک سے مراد ایک اور رسول سمجھا۔ اور ان ہی میں سے کا مطلب اوروں کو قرار دیا اور اس لئے مطلب یہ ہو گیا کہ اس نے ایک اور رسول بھیجا اوروں کے واسطے ان ہی اوروں میں سے۔ حالانکہ یہ شاہ صاحب کے ترجمہ کی صریح تحریف ہے۔ کیونکہ شاہ صاحب نے اپنے فوائد میں اپنے مدعا کو صاف کھول دیا ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں یعنی یہ ہی رسول دوسرے ان پڑھوں کے واسطے بھی ہے۔ وہ فارس کے لوگ ہیں وہ بھی نئی کتاب نہ رکھتے تھے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ شاہ صاحب اہل فارس کے لئے کوئی اور رسول نہیں مانتے۔ پس شاہ صاحب کے ترجمہ میں لفظ ایک سے مراد ایک علیحدہ رسول نہیں۔ بلکہ یہ ترجمہ ہے آخرین کی تنکیر کا اور ان ہی کی ضمیر اوروں کی طرف راجع نہیں بلکہ ان ہی ان پڑھ لوگوں کی طرف راجع ہے جن کی طرف ضمیر منہم راجع ہے اس کو خوب سمجھ لو۔ اور گمراہوں کی تحریفوں سے بچو ۱۲

پر عمل نہیں کیا۔ چنانچہ وہ اس رسول کی تکذیب کرتے ہیں جس کو وہ اپنے یہاں توراۃ میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ نبی کو ہم میں سے ہونا چاہئے تھا) ایسی ہے جیسے گدھے کی حالت بحالیکہ وہ (اپنی پیٹھ پر) دفتر اٹھائے ہوئے ہو (کہ وہ محض بوجھ میں مرتا ہے اور فائدہ کچھ نہیں) لہٰذا بہت بری حالت ہے ان لوگوں کی جنہوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا۔ اور (چونکہ یہ ظلم پر کمربستہ اور عناداً حق کا انکار کرتے ہیں۔ اس لئے حق تعالیٰ بھی ان کو ہدایت نہیں کرتا کیونکہ) اللہ ظلم پر کمربستہ لوگوں کو ہدایت نہیں کیا کرتا۔

یہودیوں سے تمنائے موت کا مطالبہ

(اے رسول) آپ (ان سے) کہئے کہ اے یہودیو! اگر تم (فی الحقیقۃ) یہ سمجھتے ہو کہ تمام لوگوں کو چھوڑ کر صرف تم ہی خدا کے دوست ہو۔ تو اگر تم سچے ہو تو موت کی آرزو کرو (کیونکہ جب تم خدا کے دوست ہو تو مرنے میں تمہارا فائدہ ہے کہ تم جلدی سے اپنے دوست کے پاس پہنچ جاؤ گے جو کہ تم کو بہت خوشی کے ساتھ لے گا۔ اور تم پر بہت کچھ انعام واکرام کرے گا) اور (یہ ہم کہے دیتے ہیں کہ) یہ لوگ اپنے ان اعمال کے سبب سے جواب تک یہ لوگ اپنے ہاتھوں کر چکے ہیں کبھی اس کی تمنا نہ کریں گے اور اللہ ان ظالموں کی حالت سے بخوبی واقف ہیں (اس لئے اس کا یہ بیان صرف قیاس نہیں بلکہ واقعہ پر مبنی ہے)۔

موت سے چھٹکارہ نہیں

آپ ان سے کہئے کہ (تم کو واضح ہو کہ) وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تمہارے آگے آئے گی اس کے بعد تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو کہ تمام چھپی اور ظاہر خبروں کا جاننے والا ہے۔ جس پر وہ تمہیں وہ تمام کام جتلا دے گا جو تم کرتے رہے ہو۔ (یہاں تک حق تعالیٰ اصولی طور پر خدا اور رسول کا واجب الاطاعۃ ہونا بیان فرما کر بعض وقتی احکام بیان فرماتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ)۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩﴾ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٠﴾ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ۚ قُلْ مَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۚ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿١١﴾

ترجمہ: اے ایمان والو جب جمعہ کے روز نماز (جمعہ) کے لئے اذان کہہ جایا کرے تو تم اللہ کی یاد (یعنی نماز وخطبہ) کی طرف (فوراً) چل پڑا کرو اور خرید وفروخت (اور اسی طرح دوسرے مشاغل جو چلنے سے مانع ہوں) چھوڑ دیا کرو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم کو کچھ سمجھ ہو (کیونکہ اس کا نفع باقی ہے) اور بیع وغیرہ کا فانی) پھر جب نماز جمعہ پوری ہو چکے تو (اس وقت تم کو اجازت ہے کہ) تم زمین پر چلو پھرو اور خدا کی روزی تلاش کرو اور (اس میں بھی) اللہ کو بکثرت یاد کرتے رہو تا کہ تم کو فلاح ہو اور بعضے لوگوں کا یہ حال ہے کہ) وہ لوگ جب کسی تجارت یا مشغولی کی چیز کو دیکھتے ہیں تو وہ

اس کی طرف دوڑنے کے لئے بکھر جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں آپ فرما دیجئے کہ جو چیز (از قسم ثواب وقرب) خدا کے پاس ہے وہ ایسے مشغلے اور تجارت سے بدر جہا بہتر ہے اور اللہ سب سے اچھا روزی پہنچانے والا ہے

جمعہ کی فرضیت اور اس کی تاکید

تفسیر : اے وہ لوگو! جو ایمان لے آئے ہو (اور جنہوں نے خدا اور رسول کی اطاعت قبول کرلی ہے تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ) جب جمعہ کے روز نماز کیلئے اذان دی جایا کرے تو تم خدا کے ذکر کی طرف چلا کرو۔ اور بیع (وغیرہ جو اس طرف جانے میں مزاحم ہیں ان کو) چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے اگر تم جانو (کیونکہ اس سے خدا کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ جو کہ سرچشمہ ہے تمام بھلائیوں کا) پھر جب کہ نماز ختم کردی جائے تو اس وقت تمہیں اجازت ہے کہ تم زمین میں پھیل جاؤ (یوں کہ کوئی کہیں جائے کوئی کہیں) اور خدا کا فضل (یعنی رزق) تلاش کرو۔ اور خدا کو بہت یاد کیا کرو۔ امید ہے کہ تم (اس پر عمل کرکے) کامیاب ہوگے۔ اور (اے رسول) لوگ جب کوئی تجارت یا گاجا باجا دیکھتے ہیں تو اس کی طرف چل دیتے ہیں اور آپ کو (خطبہ کی حالت میں) کھڑا چھوڑ جاتے ہیں (یہ نہایت بری بات ہے) آپ (ان سے) کہئے کہ (اے لوگو!) جو خدا کے پاس ہے وہ گاجے باجے اور تجارت سے بہت بہتر ہے (پس تم ایسا نہ کیا کرو) اور (اگر تم کو روزی کا خیال ہے تو) اللہ بہتر رزق دینے والا ہے (تم اس پر بھروسہ رکھو۔ (اور اس کا اتباع کرو۔ وہ تم کو رزق دے گا)۔

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ
وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ① اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ② ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ③ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ
كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ
قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۘ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ④ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ
وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ⑤ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ
لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ⑥ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا
عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝٧ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۭ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٨

ترجمہ: سورہ منافقون مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان ہیں نہایت رحم والے ہیں۔ جب آپ کے پاس یہ منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم دل سے گواہی دیتے ہیں کہ آپ بے شک اللہ کے رسول ہیں اور یہ تو اللہ کو معلوم ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اس میں تو ان کے قول کی تکذیب نہیں کی جاتی اور (باوجود اس کے) اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافقین (اس کہنے میں) جھوٹے ہیں ان لوگوں نے اپنی قسموں کو اپنی جان و مال بچانے کے لئے سپر بنا رکھا ہے پھر یہ لوگ (دوسروں کو بھی) اللہ کی راہ سے روکتے ہیں بے شک ان کے یہ اعمال برے ہیں (اور ہمارا یہ کہنا کہ ان کے اعمال بہت برے ہیں اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ (اول ظاہر میں ایمان لائے پھر (کلمات کفریہ کہہ کر) کافر ہو گئے سو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی تو یہ (حق بات کو) نہیں سمجھتے اور جب آپ ان کو دیکھیں تو (شان و شوکت کی وجہ سے) ان کے قد وقامت آپ کو خوشنما معلوم ہوں اور اگر یہ باتیں کرنے لگیں تو آپ ان کی باتیں سن لیں گویا یہ لکڑیاں ہیں جو (دیوار کے) سہارے سے لگائی ہوئی (کھڑی) ہیں ہر غل پکار کو (خواہ وہ کسی وجہ سے ہو) اپنے اوپر پڑنے والی) خیال کرنے لگتے ہیں یہی لوگ (تمہارے پورے) دشمن ہیں آپ ان سے ہوشیار رہیے خدا ان کو غارت کریں (دین حق سے) کہاں پھرے جاتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (رسول اللہ کے پاس) آؤ تمہارے لئے رسول اللہ استغفار کر دیں تو وہ اپنا سر پھیر لیتے ہیں اور آپ ان کو دیکھیں گے کہ وہ (اس نصیحت اور تحصیل استغفار سے) تکبر کرتے ہیں بے رخی کرتے ہیں (جب ان کے کفر کی یہ حالت ہے تو) ان کے حق میں دونوں باتیں برابر ہیں خواہ ان کے لئے آپ استغفار کریں یا ان کے لئے استغفار نہ کریں اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا بے شک اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں کو (توفیق) ہدایت (کی) نہیں دیتا یہ وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس (جمع) ہیں ان پر کچھ خرچ مت کرو یہاں تک کہ یہ آپ ہی منتشر ہو جائیں گے اور (ان کا یہ کہنا جہل محض ہے کیونکہ) اللہ ہی کے ہیں سب خزانے آسمانوں کے اور زمین کے ولیکن منافقین سمجھتے نہیں ہیں (اور) یہ (لوگ) کہتے ہیں کہ اگر ہم اب مدینہ میں لوٹ کر جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو باہر نکال دے گا) اور (یہ کہنا جہل محض ہے بلکہ) اللہ ہی کی ہے عزت (بالذات) اور اس کے رسول کی (بواسطہ تعلق مع اللہ کے) اور مسلمانوں کی بواسطہ تعلق مع اللہ اور رسول کے) لیکن منافقین جانتے نہیں۔

منافقین کی کذب بیانی اور اس کی وجہ

تفسیر: (اے رسول) جب یہ منافقین آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم (صدق دل سے) گواہی دیتے ہیں کہ آپ خدا کے رسول ہیں (اور جو لوگ آپ تک ہماری طرف سے ایسی باتیں پہنچاتے ہیں جو ہمارے اس بیان کے خلاف ہیں۔ وہ بالکل غلط کہتے

ہیں۔ یہ بیان ہے منافقین کا) اور یہ تو خدا بھی جانتا ہے کہ آپ واقعی اس کے رسول ہیں۔ لیکن (اس کے ساتھ ہی) خدا یہ بھی گواہی دیتا ہے کہ یہ منافقین بالکل جھوٹے ہیں (اور وہ ہرگز صدق دل سے یہ گواہی نہیں دیتے۔ بلکہ محض اپنے بچاؤ کے لئے ایسا کہتے ہیں) انہوں نے اپنی قسموں کو سپر بنا رکھا ہے (کہ جب ان پر کوئی بات آتی ہے تو جھٹ جھوٹی قسمیں کھا کر بچ جاتے ہیں) پھر انہوں نے لوگوں کو خدا کی راہ سے بھی روکا ہے (اور اس سے بڑھ کر کیا جرم ہوسکتا ہے) یقیناً بہت بڑا ہے وہ کام جو یہ کرتے ہیں یہ (بدعملی ان کی) اس وجہ سے ہے کہ اول وہ خدا پر ایمان لائے پھر کفر کیا جس پر اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی۔ سو اب وہ کچھ نہیں سمجھتے (کہ جو کام ہم کرتے ہیں کرنا چاہئے یا نہیں بلکہ وہ جانوروں کی طرح اپنی خواہشات کے پیرو ہیں۔ اور نفع نقصان سے کچھ سروکار نہیں)۔

منافقوں کا ظاہر و باطن

اور (دیکھنے میں اچھے خاصے آدمی معلوم ہوتے ہیں چنانچہ) جب آپ انہیں دیکھتے ہیں تو آپ کو ان کے جسم میلے معلوم ہوتے ہیں (اور آپ سمجھتے ہیں کہ ان میں سے جہاد میں ایک ایک دس دس کافروں پر بھاری ہوگا) اور (خوش گفتار ایسے کہ) جب وہ کوئی بات کہیں تو آپ ان کی بات جی لگا کر سنتے ہیں (لیکن ان کا یہ ڈیل ڈول کسی کام کا نہیں بلکہ) وہ ایسے ہیں جیسے وہ لکڑی کے لٹھے جو دیوار سے لگے کھڑے ہوں (اور بزدل ایسے کہ) ہر للکار کو اپنے ہی اوپر سمجھتے ہیں۔ (چنانچہ جب کوئی للکار سنتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ آئی مصیبت اور بھاگ کھڑے ہوتے ہیں) یہ دشمن ہیں آپ ان سے ہوشیار رہئے۔ خدا انہیں غارت کرے۔ یہ لوگ کہاں الٹے پھرے جارہے ہیں (کہ حق کو کھلی آنکھوں دیکھتے ہیں مگر اس کی طرف نہیں آتے بلکہ اس کے خلاف چلتے ہیں)۔

سرتابی کی انتہا اور اس کا انجام

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمہارے لئے خدا کے رسول استغفار کریں گے (اور تمہارے پچھلے قصور معاف کرادیں گے) تو سرتابی کرتے ہیں۔ اور تو انہیں دیکھے گا کہ وہ اس سے ایسی حالت میں اعراض کرتے ہیں کہ وہ غرور میں ہوتے ہیں۔ ان کیلئے یکساں ہے۔ خواہ آپ معافی چاہیں یا نہ چاہیں حق تعالیٰ انہیں ہرگز معاف نہ کرے گا (اور انہیں ہرگز ہدایت نہ دے گا کیونکہ) اللہ نافرمانی پر مصر لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

منافقین کی سازشیں اور گستاخیاں

یہ وہی تو ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ تم (اپنے مال) ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو خدا کے رسول کے پاس ہیں تاکہ وہ (اس سے) الگ ہوجائیں (پھر جب وہ اس قدر مخالفت پر تلے ہوئے ہیں تو خدا انہیں کیسے ہدایت کردے) اور (ان کے خرچ بند کردینے سے کچھ نہیں ہوسکتا کیونکہ) تمام آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں (پس خدا انہیں دے گا) مگر منافقین سمجھتے نہیں (اس لئے وہ ایسی لایعنی تدبیریں کرتے ہیں) نیز وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم لوٹ کر مدینہ گئے تو ہم میں جو زبردست ہے وہ کمزور کو نکال باہر کرے گا (لیکن ان کا یہ سمجھنا کہ ہم زبردست ہیں غلط ہے)۔ اور (حقیقت یہ ہے کہ) قوت اللہ اور اس کے رسول اور مومنین ہی کیلئے ہے (نہ کہ ان کیلئے) مگر منافقین جانتے نہیں (اس لئے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم زبردست ہیں)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۹ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۱

ترجمہ: اے ایمان والوتم کوتمہارے مال اور اولاد (مراد اس سے مجموعہ دنیا ہے) اللہ کی یاد اور اطاعت سے (مراد اس سے مجموعہ دین ہے) غافل نہ کرنے پاویں اور جو ایسا کرے گا ایسے لوگ ناکام رہنے والے ہیں اور منجملہ طاعت کے ایک طاعت عالیہ کا حکم کیا جاتا ہے کہ) ہم نے جو کچھ تم کو دیا ہے اس میں سے (حقوق واجبہ) کے اس سے پہلے پہلے خرچ کرلو کہ تم میں سے کسی کی موت آ کھڑی ہو پھر وہ (بطور تمنا وحسرت) کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار مجھ کو اور تھوڑے دنوں کیوں مہلت نہ دی کہ میں خیر خیرات دے لیتا اور نیک کام کرنے والوں میں شامل ہو جاتا اور اللہ تعالیٰ کسی شخص کو جبکہ اس کی میعاد (عمر کے ختم ہونے پر) آ جاتی ہے ہرگز مہلت نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب کاموں کی پوری خبر ہے (ویسی ہی جزاء کے مستحق ہوگے)۔

مال واولاد کی محبت پر تنبیہ

تفسیر: اے مسلمانو! دیکھو ایسا نہ ہو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں خدا کی یاد سے غافل کردیں (اور تم خدا کو بھول جاؤ۔ جیسا کہ یہ منافق بھول گئے ہیں) اور جو کوئی ایسا کرے تو وہ لوگ سراسر گھاٹے میں ہیں۔

خدا کی راہ میں خرچ کی ترغیب

اور جو ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے (جس قدر ہو سکے) اس سے پہلے خرچ کرلو کہ تم میں سے ایک شخص کو موت آئے اور وہ کہے کہ اے میرے پروردگار آپ مجھے تھوڑی مدت اور کیوں نہ مہلت دیدیں کہ میں خیرات کروں۔ اور (اگر آپ مجھے مہلت[1] دیں تو) میں نیکوں میں سے ہو جاؤں (اور خوب خرچ کروں) اور (یہ واضح ہو کہ) اللہ کسی شخص کو مہلت نہ دے گا جب کہ اس کا وقت آ جائے گا (پس تم ان منافقین کی باتوں میں نہ آنا اور خوب خرچ کرنا) اور (واضح ہو کہ) جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ اس سے بخوبی خبردار ہے (پس اگر تم بخل کرو گے تو اس پر تم کو سزا دے گا۔

[1] فیه اشارة الی وجه الجزم فی قوله واکن وهو انه معطوف علی الفاء فی قوله فاتصدق لاعلی موخو لهاوالشرط محذوف بقرینة قوله لولا اخرتنی لان فیه معنی التمنی اوالعرض لهذا نصب قوله اتصدق لکون الفاء جوابا للتمنی اوالعرض ۱۲

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِ عَشَرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴﴾ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۡ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۶﴾ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۷﴾ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۸﴾ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۹﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۰﴾

ترجمہ: سورۂ تغابن مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ سب چیزیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ کہ زمین میں ہیں اللہ کی پاکی (قالاً یا حالاً) بیان کرتی ہیں اسی کی سلطنت ہے اور وہی تعریف کے لائق ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا سو باوجود اس کے بھی) تم میں بعضے کافر ہیں اور بعضے مومن اور اللہ تمہارے (ایمانیہ) و کفریہ کو دیکھ رہا ہے اسی نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا اور تمہارا نقشہ بنایا سو عمدہ نقشہ بنایا اور اسی کے پاس (سب کو) لوٹنا ہے (اور) وہ سب چیزوں کو جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور سب چیزوں کو جانتا

ہے جو تم پوشیدہ کرتے ہو اور جو علانیہ کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ دلوں تک کی باتوں کا جاننے والا ہے کیا تم کو ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جنہوں نے (تم سے) پہلے کفر کیا پھر انہوں نے اپنے (ان) اعمال کا وبال (دنیا میں بھی چکھا اور اس کے علاوہ آخرت میں بھی) ان کے لئے عذاب دردناک ہونے والا ہے یہ اس سبب سے ہے کہ ان لوگوں کے پاس ان کے پیغمبر دلائل واضحہ لے کر آئے تو ان لوگوں نے (ان رسولوں کی نسبت) کہا کہ کیا آدمی ہم کو ہدایت کریں گے غرض انہوں نے کفر کیا اور خدا نے (بھی ان کی کچھ) پرواہ نہ کی اور اللہ سب سے بے نیاز ہے اور (ستودہ صفات ہے یہ کافر (مضمون عذاب آخرت کو سن کر) یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہرگز ہرگز دوبارہ زندہ نہ کئے جاویں گے آپ کہہ دیجئے کیوں نہیں واللہ ضرور دوبارہ زندہ کئے جاویں گے پھر جو جو کچھ تم نے کیا ہے تم کو سب جتلا دیا جائے گا اور اس پر سزا دی جاوے گی) اور یہ (بعث و جزاء) اللہ کو بالکل آسان ہے سو (تم کو چاہیئے کہ) اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر (یعنی قرآن پر) کہ ہم نے نازل کیا ہے ایمان لاؤ اور اللہ تمہارے سب اعمال کی پوری خبر رکھتا ہے اور اس دن کو یاد کرو کہ) جس دن تم سب کو ایک جمع ہونے کے دن جمع کرے گا یہی دن ہے سود وزیاں کا اور بیان اس کا یہ ہے کہ) جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہوگا اور نیک کام کرتا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ دور کر دے گا اور اس کو (جنت کے) ایسے باغوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا ہوگا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہوگا یہ لوگ دوزخی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔

تقدیس رب العالمین

تفسیر: وہ تمام چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں۔ اسی کو حکومت ہے اسی کو تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت عامہ

وہ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ سو جو کچھ تم میں سے کافر ہیں (جو کہ اپنے خالق کی عبادت اور اطاعت سے سرتابی کرتے ہیں) اور کچھ مومن ہیں (جو اپنے خالق کو مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں) اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو بخوبی دیکھتا ہے (لہٰذا وہ ہر ایک کو اس کے کاموں کی جزا و سزا دے گا) اس نے آسمانوں کو غرض صحیح سے پیدا کیا ہے (اور فضول اور بیکار نہیں پیدا کیا) اور اس نے تم کو صورتیں پہنائیں۔ سو اس نے تم کو تمہاری صورتوں کو عمدگی عطا کی۔ اور اسی کی طرف واپسی ہے وہ ان تمام چیزوں کو جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور ان چیزوں کو بھی جانتا ہے جن کو تم چھپاتے ہو۔ اور ان کو بھی جن کو تم ظاہر کرتے ہو۔ اور اللہ سینوں تک کی باتوں سے واقف ہے (یہ اوصاف ہیں حق تعالیٰ کے۔ اور یہ سب مقتضی ہیں اس کو کہ اس کو اپنا معبود مانا جائے۔ اس کی اطاعت کی جائے۔ اور اس کی مخالفت نہ کی جائے۔

پہلے منکرین کا انجام: لیکن باوجود اس کے تم ایسا نہیں کرتے ہو) کیا تمہیں ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی جنہوں نے (تم سے) پہلے کفر کیا پس پھر انہوں نے اپنے کام کا خمیازہ اٹھایا اور (اس کے علاوہ) ان کے لئے ایک اور تکلیف دہ عذاب ہے (جو کہ آخرت میں انہیں دیا جائے گا) یہ اس وجہ سے کہ ان کی حالت یہ تھی کہ ان کے پاس ان کے رسول صاف صاف باتیں لے کر آتے تھے۔ اس پر وہ یہ کہتے تھے کہ کیا (ہم ہی

جیسے) آدمی ہمیں ہدایت کریں گے۔ پس انہوں نے (اطاعت سے) انکار کیا۔ اور پیٹھ موڑی۔ اور (جب کہ انہوں نے یہ کیا تو) خدا نے بھی ان کی پروانہ کی۔ اور اللہ ہر چیز سے بے پرواہ اور ستودہ صفات ہے (نہ اسے کسی کی طاعت سے فائدہ ہے اور نہ کسی کی معصیت سے نقصان۔ پس خدا کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔ بلکہ خود ان ہی کا نقصان ہوا۔ یہ حالت تھی ان لوگوں کی پس کیا تم اس سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔ بڑی بیجا بات ہے۔

کافروں کے دل کا چور

اصل بات یہ ہے کہ) یہ کافر یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو دوبارہ زندہ نہ کیا جائے گا (اور یہ ہی خیال اصل منشا ہے ان کے کفر کا) لہٰذا آپ ان سے کہہ دیجئے کہ (تم) کیوں نہیں (زندہ کئے جاؤ گے) بخدا تم ضرور زندہ کئے جاؤ گے ان کے بعد تم کو تمہارے وہ تمام اعمال جتلائے جائیں گے جو تم نے کئے ہیں اور یہ خدا کے لئے بہت آسان ہے (اور ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ اس کا انکار کیا جائے پس جب کہ واقعہ قیامت قابل انکار نہیں تو تم خواہ مخواہ انکار نہ کرو بلکہ) خدا کو اور اس کے رسول کو اور اس روشنی (یعنی قرآن) کو مانو جو ہم نے اتاری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمام کاموں سے بخوبی خبردار ہے۔ (اس لئے وہ تم کو اس کی جزا دے گا۔ جس طرح کہ نہ ماننے کی صورت میں تم کو سزا دے گا) جس[1] دن وہ تم کو جمع کے دن (یعنی قیامت) کیلئے اکٹھا کرے گا۔ وہ نفع نقصان کا دن ہوگا۔

نیکی و برائی کا بدلہ

اور جو کوئی خدا کو مانے گا۔ اور اچھے کام کرے گا تو وہ اس سے اس کی برائیاں دور کرے گا۔ اور اسے ایسے باغات میں جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی یوں داخل کرے گا کہ وہ لوگ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے (اور اس کو ضائع کرنا سراسر نادانی ہے) اور (برخلاف اس کے) جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری باتوں کو جھٹلایا۔ وہ لوگ دوزخی ہوں گے یوں کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور وہ بہت بری جائے بازگشت ہے (اور جو اس پر جرات کریں ان سے بڑھ کر کوئی نادان نہیں۔ نیز کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس لئے ہجرت نہیں کرتے یا مال خرچ نہیں کرتے کہ اس میں انہیں مصائب کا سامنا نظر آتا ہے۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ)۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۲﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ

[1] اقول یوم یجمعکم مبتداء وھو مرفوع المحل ومبنی علی الفتح لاضافتہ الی الجملۃ کما ھو مذھب الکوفیین وبعض البصریین وذلک یوم التغابن خبر ۱۲

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۱۶﴾ إِن تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ﴿۱۷﴾ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۸﴾

ترجمہ: کوئی مصیبت بدوں حکم خدا کے نہیں آتی اور جو شخص اللہ پر (پورا) ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو (صبر و رضا کی) راہ دکھا دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے اور خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہر امر میں جس میں مصائب بھی داخل ہیں) اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو اور اگر تم (اطاعت سے) اعراض کرو گے تو (یاد رکھو) کہ ہمارے رسول کے ذمہ صاف صاف پہنچا دینا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود بننے کے قابل نہیں) اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر (مصائب وغیرہ میں توکل رکھنا چاہئے اے ایمان والو تمہاری بعض بیبیاں اور اولاد تمہارے دین کی دشمن ہیں سو تم ان سے ہوشیار رہو (اور ان کے ایسے امر پر عمل مت کرو) اور اگر تم معاف کر دو اور درگزر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ (تمہارے گناہوں کا) بخشنے والا اور تمہارے حال پر رحم کرنے والا ہے تمہارے اموال اور اولاد بس تمہارے لئے ایک آزمائش کی چیز ہے اور جو شخص ان میں پڑ کر اللہ کو یاد رکھے گا تو اللہ کے پاس اس کے لئے بڑا اجر ہے تو جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو (اور اس کے احکام کو سنو اور مانو اور (بالخصوص مواقع حکم میں) خرچ بھی کیا کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا اور جو شخص نفسانی حرص سے محفوظ رہا ایسے ہی لوگ (آخرت میں) فلاح پانے والے ہیں اور اگر تم اللہ کو اچھی طرح (یعنی خلوص کے ساتھ) قرض دو گے تو وہ اس کو تمہارے لئے بڑھاتا چلا جائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بڑا قدر دان ہے کہ عمل صالح کو قبول فرماتا ہے اور بڑا بردبار ہے پوشیدہ اور ظاہر اعمال کا جاننے والا ہے (اور) زبردست ہے اور (حکمت والا ہے)۔

مصیبت بلا حکم خداوندی نہیں آتی اور ایمان وجہ ہدایت ہے

تفسیر: بلا حکم خدا کوئی مصیبت نہیں پڑ سکتی (اور نہ ایمان مصائب میں مبتلا کر سکتا ہے۔ اور نہ کفران سے بچا سکتا ہے) اور جو کوئی خدا پر ایمان لائے گا حق تعالیٰ اس کے دل کو صحیح بات سمجھائیں گے (اور وہ حقیقت سے واقف ہو کر ایسے بیہودہ خیالات سے مامون اور صابر شاکر ہو جائے گا جس سے وہ مصیبت اسے مصیبت ہی نہ معلوم ہوگی) اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے (اس لئے اس کا یہ بیان سراسر واقعیت پر مبنی ہے۔ بس تم ان خیالات کو چھوڑو) اور خدا کا بھی کہنا مانو اور رسول کا بھی کہنا مانو۔ (کیونکہ وہ تمہیں بالکل ٹھیک اور سچی باتیں بتلاتے ہیں) اب اگر تم پیٹھ پھیر دو تو (تم جانو) ہمارے رسول کے ذمہ صرف صاف صاف پیغام پہنچا دینا ہے۔ نیز اللہ کی یہ شان ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں (جو کسی کو اس کی مرضی کے خلاف نفع نقصان پہنچا سکے) اور مومنین کو خدا ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔

مال و اولاد آزمائش ہے دھوکہ نہ کھانا چاہیے

(دیکھو) اے مسلمانو! تمہاری کچھ بیویاں اور کچھ اولاد تمہاری دشمن ہیں (کہ جو تم کو غلط مشورہ دیتے ہیں۔ مثلاً ہجرت سے روکتے ہیں یا مال خرچ کرنے سے روکتے ہیں) پس تم ان سے ہوشیار رہو (اور ان کی باتوں میں نہ آؤ) اور اگر تم ان سے درگزر کرو۔ اور طرح دو۔ اور معافی دو تو (یہ اچھی بات ہے کیونکہ) خدا بڑا معاف کرنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے (اس لئے معافی کو پسند کرتا ہے۔ تم کو واضح ہو کہ) تمہارے مال،

اور تمہاری اولاد ایک جانچ ہیں (کہ تم خدا کے مقابلہ میں ان کا خیال کرتے ہو یا خدا کا) اور اللہ کے یہاں بہت بڑا معاوضہ ہے (جو تم کو اس امتحان میں کامیاب ہونے کی صورت میں دیا جائے گا) پس تم جہاں تک تم سے ہو سکے خدا سے ڈرو۔ اور (اس کی بات) سنو۔ اور (اس کا) کہنا مانو۔ اور اپنی بھلائی کیلئے مال خرچ کرو۔ اور جو کوئی اپنے نفس کے بخل سے محفوظ رہے تو (یہ اس کی بڑی کامیابی ہے۔ کیونکہ) یہی لوگ کامیاب ہیں (دیکھو) اگر تم خدا کو (نیک نیتی کے ساتھ اور) اچھا قرض دو گے تو وہ اسے تمہارے لئے بہت بڑھائے گا۔ اور تمہارے گناہ معاف کرے گا۔ اور اللہ بڑا قدر دان، بڑا بردبار تمام چھپی اور کھلی چیزوں کا جاننے والا، نہایت زبردست اور بڑا حکمت والا ہے (لہٰذا تمہیں اس کے احکام کو ماننا چاہیے۔ اور اس کی مخالفت نہ کرنی چاہیے۔ اور اگر کسی معصیت پر سزا نہ ہو تو اس سے دھوکا نہ کھانا چاہیے)۔

سورۃ الطلاق مدنیۃ وھی بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ اثنتا عشرۃ آیۃ فیھا رکوعان

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوۡهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحۡصُوا الۡعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمۡ ۚ لَا تُخۡرِجُوۡهُنَّ مِنۡۢ بُيُوۡتِهِنَّ وَلَا يَخۡرُجۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّاۡتِيۡنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ يَّتَعَدَّ حُدُوۡدَ اللّٰهِ فَقَدۡ ظَلَمَ نَفۡسَهٗ ؕ لَا تَدۡرِىۡ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحۡدِثُ بَعۡدَ ذٰلِكَ اَمۡرًا‏ ۝ فَاِذَا بَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمۡسِكُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ فَارِقُوۡهُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ وَّاَشۡهِدُوۡا ذَوَىۡ عَدۡلٍ مِّنۡكُمۡ وَاَقِيۡمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمۡ يُوۡعَظُ بِهٖ مَنۡ كَانَ يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ۚ وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا ۝ وَّيَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُ ؕ وَمَنۡ يَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسۡبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمۡرِهٖ ؕ قَدۡ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَىۡءٍ قَدۡرًا‏ ۝ وَالّٰٓـئِىۡ يَئِسۡنَ مِنَ الۡمَحِيۡضِ مِنۡ نِّسَآئِكُمۡ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشۡهُرٍ وَّالّٰٓـئِىۡ لَمۡ يَحِضۡنَ ؕ وَاُولَاتُ الۡاَحۡمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنۡ يَّضَعۡنَ حَمۡلَهُنَّ ؕ وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلْ لَّهٗ مِنۡ اَمۡرِهٖ يُسۡرًا‏ ۝ ذٰلِكَ اَمۡرُ اللّٰهِ اَنۡزَلَهٗۤ اِلَيۡكُمۡؕ وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرۡ عَنۡهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعۡظِمۡ لَهٗۤ اَجۡرًا‏ ۝ اَسۡكِنُوۡهُنَّ مِنۡ حَيۡثُ سَكَنۡتُمۡ مِّنۡ وُّجۡدِكُمۡ وَلَا تُضَآرُّوۡهُنَّ لِتُضَيِّقُوۡا عَلَيۡهِنَّ ؕ وَاِنۡ كُنَّ اُولَاتِ حَمۡلٍ فَاَنۡفِقُوۡا عَلَيۡهِنَّ حَتّٰى يَضَعۡنَ حَمۡلَهُنَّ ۚ فَاِنۡ اَرۡضَعۡنَ لَـكُمۡ فَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ ۚ وَاۡتَمِرُوۡا بَيۡنَكُمۡ بِمَعۡرُوۡفٍ ۚ وَاِنۡ تَعَاسَرۡتُمۡ

فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ۝۶ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ
فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۭ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ۭ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝۷

ترجمہ: سورۂ طلاق مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔اے پیغمبر (آپ لوگوں سے کہہ دیجئے) کہ جب تم لوگ اپنی (مدخول بہا) عورتوں کو طلاق دینے لگو تو ان کو (زمانہ) عدت (یعنی حیض سے پہلے یعنی طہر میں) طلاق دو اور تم عدت کو یاد رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو جو تمہارا رب ہے ان عورتوں کو (ان کے رہنے کے) گھروں سے مت نکالو (کیونکہ سکنی مطلقہ کا مثل منکوحہ کے) واجب ہے اور نہ وہ عورتیں خود نکلیں مگر ہاں کوئی کھلی ہوئی بے حیائی کریں تو اور بات ہے اور یہ سب خدا کے مقرر کئے ہوئے احکام ہیں اور جو شخص احکام خداوندی سے تجاوز کرے (مثلاً اس عورت کو گھر سے نکال دے تو) اس نے اپنی اوپر ظلم کیا تجھ کو خبر نہیں شائد اللہ بعد اس (طلاق دینے) کے کوئی نئی بات تیرے دل میں) پیدا کردے (مثلاً) طلاق پر ندامت ہو تو رجعی میں اس کا تدارک ہوسکتا ہے پھر جب وہ (مطلقہ عورتیں اپنی مدت گزرنے کے قریب پہنچ جائیں تو تم کو دو اختیار ہیں یا تو ان کو قاعدے کے موافق نکاح میں رہنے دو یا قاعدے کے موافق ان کو رہائی دو آپس میں دو معتبر شخصوں کو گواہ کرلوا ے گواہوا گر گواہی کی حاجت پڑے تو ٹھیک ٹھیک اللہ کے واسطے بلا رو رعایت گواہی دو اس مضمون سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ پر اور یوم قیامت پر یقین رکھتا ہو اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لئے نجات کی شکل نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح مہمات) کے لئے کافی ہے اللہ تعالیٰ اپنا کام (جس طرح چاہے) پورا کرکے رہتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر شے کا ایک اندازہ (اپنے علم میں) مقرر کر رکھا ہے (اوپر عدت کا اجمالاً ذکر تھا) اور تفصیل یہ کہ) تمہاری مطلقہ بیبیوں میں جو عورتیں بوجہ (زیادت سن کے) حیض آنے سے ناامید ہوچکی ہیں اگر تم کو ان کی عدت کی تعین میں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہیں اور اسی طرح جن عورتوں کو (اب تک بسبب کم عمری کے) حیض نہیں آیا اور حاملہ عورتوں کی عدت ان کا حمل کا پیدا ہوجانا ہے اور جو شخص اللہ سے ڈرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک کام میں آسانی کردے گا یہ (جو کچھ مذکور ہوا) اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہارے پاس بھیجا ہے اور جو شخص (ان معاملات میں اور دوسرے امور میں بھی) اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا وہ اس کے گناہ دور کرے دے گا (کہ مضرت غطیہ کا سبب ہے اور اس کو بڑا اجر دے گا ان (مطلقہ) عورتوں کو اپنی وسعت کے موافق رہنے کا مکان دو جہاں تم رہتے ہو اور ان کو تنگ کرنے کے لئے (اس کے بارے میں) تکلیف مت پہنچاؤ اور اگر وہ مطلقہ عورتیں حمل والیاں ہوں تو حمل پیدا ہونے تک ان کو (کھانے پینے کا) خرچ دو پھر اگر وہ (مطلقہ) عورتیں (جبکہ پہلے ہی سے بچے والیاں ہوں یا بچہ ہی پیدا ہونے سے ان کی عدت ختم ہوئی ہے) تمہارے لئے بچہ کو (اجرت پر) دودھ پلادیں تو تم ان کو (مقررہ) اجرت دو اور (اجرت کے بارے میں باہم مناسب

طور پر مشورہ کر لیا کرو اور اگر تم ہم کشمکش کرو گے تو کوئی دوسری عورت دودھ پلا دے گی آگے بچے کے نفقے کے بارے میں ارشاد ہے کہ وسعت والے کو موافق اپنی وسعت کے بچہ پر خرچ کرنا چاہئے اور جس کی آمدنی کم ہو اس کو چاہئے کہ اللہ نے جتنا اس کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرے خدا کسی شخص کو اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا جتنا اس کو اللہ نے دیا ہے خدا تعالیٰ تنگی کے بعد جلدی فراغت بھی دے گا گو بقدر ضرورت وحاجت روائی سہی۔

تفسیر :شان نزول: (یایھا النبی الخ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی بی بی کو حیض کی حالت میں طلاق دیدی تھی۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ اے عبداللہ حیض میں طلاق دینی ناجائز ہے۔ رجعت کرلو۔ تو اس وقت اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرما کر طلاق کا طریقہ تعلیم فرمایا۔ ومن یتق اللہ الخ اتفاق سے حضرت عوفؓ بن مالک کے لڑکے کو ایک بار کافر پکڑ کے لے گئے۔ بیٹے کے فراق میں ماں باپ کا برا حال ہو گیا حضرت عوفؓ نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بیٹا کفار کے پنجہ میں گرفتار ہو گیا اس کی ماں اس کے فراق میں ایسا برا حال ہے کہ نہ کھانے کا ہوش ہے نہ پینے کا۔ ایک بے حیا سانس ہے کہ آتا جاتا ہے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلی کے کلمات کہے اور فرمایا کہ اس کی ماں سے کہہ دو کہ لاحول کی کثرت سے ورد رکھے اس مصیبت زدہ نے ارشاد خیر الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کو سر آنکھوں پر رکھ کر عمل کرنا شروع کیا۔ چند ہی روز کے بعد بیٹا کافروں کے پنجہ سے کسی صورت سے چھوٹ آیا اور نیز ہزار بکریوں کا گلہ آنکھ بچا کر اپنے ساتھ ہانک لایا۔ اللہ پاک نے اس وقت یہ آیت نازل فرمائی۔ والی ینسن الخ حضرت فلاد بن عمرو نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حیض والی عورتوں کو بیان تو سورہ بقرہ میں ہو چکا جن عورتوں کو صغر یا کبر سنی یا حمل کی وجہ سے حیض نہیں آتا اگر ان کو طلاق دیدی جائے تو ان کی عدت کس قدر ہے۔ اس وقت اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی)۔

طلاق دینے میں بعض امور کا لحاظ

اے نبی۔ جب کہ تم لوگ عورتوں کو طلاق دیا کرو تو ان کو ان کی عدت پر طلاق دیا کرو (یعنی جب کہ زمانہ عدت یعنی حیض آنے کو ہو اس وقت طلاق دیا کرو۔ اور جس وقت حیض آتا ہو۔ اس طہر میں وطی واقع ہوئی ہو اور اس وجہ سے حمل کا احتمال ہو۔ اور احتمال حمل کی وجہ سے حیض نہ آنے کا احتمال ہو تو اپنی حالت میں طلاق نہ دیا کرو۔ لیکن اگر دیدی جائے گی تو واقع ہو جائے گی۔ اور طلاق دینے والا گنہگار ہوگا) اور عدت کی نگہداشت[1] کیا کرو (یعنی عدت پوری گزارا کرو) اور خدا سے ڈرو کہ نہ (عدت کے اندر) تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو۔ اور نہ وہ خود نکلیں۔ بجز اس لئے کہ وہ کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں (جیسے زنا۔ اس صورت میں اقامت حد کیلئے ان کا نکالنا جائز ہے) اور یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں (پس تم ان سے تجاوز نہ کرنا) اور جو کوئی خدا کی (مقررہ) حدود سے آگے بڑھا اس نے اپنے اوپر ظلم کیا (کہ اپنے کو سزا کا مستحق بنایا) نیز (اے حد سے بڑھنے والے۔ اور عورتوں کو عدت کے اندر گھر سے نکالنے والے) تو نہیں جانتا۔ ممکن ہے کہ اس (طلاق) کے بعد اللہ کوئی اور بات پیدا کر دے (یعنی تم میں دوبارہ میل پیدا کر دے اس لئے عدت کے اندر نہ نکالنا ہی مصلحت ہے۔ پس تو ایسا نہ کر۔ اور خدا کی اس مصلحت کو ضائع نہ کر۔

---

[1] الاحصاء الحفظ کما فی القاموس وھو الاوجہ ہہنا ۱۲

بعد طلاق عدت کے اندر رجعت

تفسیر : اور) پس جب کہ وہ اپنی معیاد کو پہنچنے کو ہوں (اور عدت قریب اختتام ہو) تو اب تم خواہ انہیں خوبی کے ساتھ روک لو (اور رجعت کرلو) یا خوبی کے ساتھ ان سے جدا ہو جاؤ۔ (بشرطیکہ طلاق رجعی ہو) اور (جو صورت بھی ہو، خواہ رجعت یا مفارقت) اپنے میں سے دو عادل آدمیوں کو (اس پر) گواہ کرلیا کرو (ایسا کرنا اس لئے مناسب ہے کہ آئندہ کوئی جھگڑا ہو تو اس کے فیصلہ میں سہولت ہو۔ ورنہ نفس معاملہ کے لئے گواہوں کی ضرورت نہیں۔ اور رجعت یا مفارقت بلا گواہوں کے بھی صحیح ہیں) اور (جس وقت رجعت یا مفارقت کے متعلق جھگڑا ہو تو) تم خدا کیلئے ٹھیک گواہی دو (اور کسی فریق کی رعایت نہ کرو) یہ وہ باتیں ہیں جن سے ان لوگوں کو نصیحت ہوگی جو خدا اور روز قیامت کو مانتے ہیں اور۔

عدت میں نان نفقہ بار محسوس نہ کرے

(چونکہ کبھی عورتوں کو عدت میں نکالنے کا منشا یہ بھی ہوتا ہے کہ آدمی غریب ہوتا ہے۔ اور عدت کے نان نفقہ کو اپنے اوپر بار سمجھتا ہے۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ) جو کوئی خدا سے ڈرے گا (اور عدت میں اپنی مطلقہ کو گھر سے نہ نکالے گا) اللہ اس کیلئے کوئی راہ پیدا کردے گا۔ اور اس کو وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اسے خیال بھی نہ ہوگا۔ اور جو کوئی خدا پر بھروسہ کرے۔ خدا اس کیلئے کافی ہے۔ کیونکہ حق تعالیٰ اپنا کام (جو وہ کرنا چاہتے ہیں) کر کے رہتا ہے (اور اسے کوئی روک نہیں سکتا)۔ نیز اس نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کیا ہے (پس جب وہ اس حد پر پہنچ جاتی ہے ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے فقر کی بھی ایک حد ہے۔ اور وہ بھی ایک وقت میں ختم ہو جائے گا اس لئے گھبرانا نہیں چاہیے)۔

جن عورتوں کو حیض نہیں آتا ان کی عدت

اور جو عورتیں حیض سے ناامید ہو چکی ہیں اگر تم کو (ان کی عدت کے متعلق) خلجان ہو تو (ہم تم کو بتائے دیتے ہیں کہ) ان کی عدت تین مہینے ہے۔ اور ان کی بھی جن کو ابھی حیض نہیں آنا شروع ہوا۔

حاملہ کی عدت: اور حمل والیاں جو ہیں ان کی میعاد یہ ہے کہ ان کو وضع حمل ہو جائے (خواہ بذریعہ اسقاط کے یا بذریعہ بچہ جننے کے) اور (گو تمہیں اس مدت میں نفقہ دینا دوبھر ہوگا لیکن) جو کوئی خدا سے ڈرے گا وہ اس کے کام میں آسانی پیدا کر دے گا۔ دیکھو یہ خدا کا حکم ہے جس کو اس نے تمہاری طرف اتارا ہے (پس تم اس کی پابندی کرنا۔ اور خدا سے ڈر کر اس کی مخالفت نہ کرنا) اور جو کوئی خدا سے ڈرے گا وہ اس کے گناہ اس سے دور کرے گا۔ اور اس کا اجر بڑھائے گا۔

نان ونفقہ اور سکنی میں لحاظ

نیز تم ان کو وہاں رکھنا جہاں تم رہو۔ اپنی حیثیت کے موافق۔ اور انہیں تکلیف نہ دینا۔ تاکہ تم ان پر تنگی ڈالو۔ (اور وہ گھر چھوڑنے پر آمادہ ہو جائیں) اگر وہ حمل والی ہوں تو اس وقت تک جب تک کہ ان کو وضع حمل ہو ان پر خرچ کرو (جیسا کہ غیر حمل والیوں پر کرتے ہو۔ کیونکہ یہ تو نفقہ عدت ہے) اب اگر وہ تمہارے لئے (تمہارے بچہ کو جو ان سے پیدا ہوا ہے) دودھ پلائیں تو ان کو ان کے معاوضے دو۔ اور آپس میں حسن سلوک کا خیال رکھو (مثلاً اگر عورت تمہارے انداز سے کچھ زیادہ مانگے تو دیدو۔ یا مرد عورت کے انداز سے کم دینا چاہیے تو عورت کو چاہیے کہ لے لے) اور اگر تم آپس میں کڑے پڑو (اور عورت کہے کہ میں اس سے کم نہ لوں گی۔ اور مرد کہے کہ میں اس سے

زیادہ نہ دوں گا) تو (قصہ ختم کرو) اس کیلئے کوئی اور عورت دودھ پلائے گی۔

گنجائش کے مطابق خرچ میں تنگی نہ کرے

الحاصل گنجائش دار آدمی کو اپنی گنجائش کے موافق خرچ کرنا چاہیے (اور خست سے کام نہ لینا چاہیے) اور جس پر رزق کی تنگی ہو اس کو اس میں سے خرچ کرنا چاہیے۔ جو اسے خدا نے دیا ہے (کیونکہ) خدا آدمی کو اسی کا مکلف بناتا ہے جو اس نے اسے دیا ہے اور اس سے زیادہ کا مکلف نہیں بناتا۔ (اور تسلی رکھنا چاہیے کیونکہ) اللہ عنقریب سختی کے بعد آسانی پیدا کردے گا۔

وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ﴿٩﴾ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ قَدْ أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿١٠﴾ رَّسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا ﴿١١﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿١٢﴾

ترجمہ: اور بہت سی بستیاں تھیں جنہوں نے اپنے رب کے حکم ماننے سے اور اس کے رسولوں سے سرتابی کی سو ہم نے ان (کے اعمال کا) سخت حساب کیا اور ہم نے ان کو بڑی بھاری سزا دی (کہ وہ سزا ہلاک بالعذاب ہے) غرض انہوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھا اور ان کا انجام کار خسارہ ہی ہوا یہ تو دنیا میں ہوا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک سخت عذاب تیار کر رکھا ہے اور جب انجام نافرمانی کا یہ ہے تو اے سمجھدارو جو کہ ایمان لائے ہو تم خدا سے ڈرو خدا نے تمہارے پاس ایک نصیحت نامہ بھیجا اور وہ نصیحت نامہ دے کر ایک ایسا رسول (بھیجا) جو تم کو اللہ کے صاف صاف احکام پڑھ کر سناتے ہیں تاکہ ایسے لوگوں کو کہ جو ایمان لاویں اور اچھے عمل کریں (کفر و جہل کی) تاریکیوں سے (ایمان وعلم وعمل کے نور کی طرف لے آویں اور آگے ایمان وغیرہ طاعت پر وعدہ ہے کہ جو شخص اللہ پر ایمان لاوے گا اور اچھے عمل کرے گا خدا اس کو (جنت کے) ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے بلاشک اللہ نے (ان کو بہت) اچھی روزی دی (آگے اللہ کا واجب الاطاعت ہونا بیان کیا جاتا ہے (یعنی اللہ ایسا ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور ان ہی کی طرح زمین بھی اور ان سب میں (اللہ تعالیٰ

کے) احکام نازل ہوتے رہتے ہیں اور یہ اس لئے بتلایا گیا ہے کہ تم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اور اللہ ہر شے کو اپنے احاطہ علمی میں لئے ہوئے ہے۔

تفسیر: سرکشی کا انجام: اور (تم کو واضح ہو کہ) کتنی ہی بستیوں نے اپنے رب اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی ہے۔ جس پر ہم نے ان سے سخت حساب لیا اور انہیں نہایت سخت سزا دی۔ جس پر انہوں نے اپنے کام کا خمیازہ اٹھایا اور ان کے کام کا انجام ٹوٹا ہوا (اسکے علاوہ) اس نے ان کیلئے ایک اور سخت عذاب تیار کر رکھا ہے (جو ان کو قیامت میں دیا جائے گا) پس اے عقلمندو! جو کہ ایمان لے آئے ہو (جو کہ دلیل ہے تمہاری عقلمندی کی۔ اور مقتضی اس کو ہے کہ تم خدا کی باتوں پر یقین کرو) تم خدا سے ڈرو اس نے تمہاری طرف قرآن کو اتارا ہے جو کہ تم کو خدا کا پیغام پہنچاتا اور تمہیں خدا کی واضح آیتیں پڑھ کر سناتا ہے تا کہ وہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے تاریکیوں میں سے نکال کر روشنی کی طرف لائے (پس تمہیں اس کے اس انعام کی قدر کرنی چاہیے۔ اور اس کی ہدایتوں پر عمل کر کے تاریکیوں میں سے روشنی میں آنا چاہیے) اور جو کوئی خدا پر ایمان لائے گا اور اچھے کام کرے گا وہ (خدا) اسے ایسے باغوں میں جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی یوں داخل کرے گا کہ وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ نیز اس نے ان کی روزی کو اچھا بنایا ہے (چنانچہ ان کو عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو دی جائیں گی)۔

سات زمین و آسمان: دیکھو اللہ وہ ہے جس نے سات آسمانوں کو اور ان کی مثل زمین کو پیدا کیا۔ بحالیکہ ان کے درمیان حکم نازل ہوتا رہتا ہے (جس سے وہ ان کا انتظام کرتا ہے یہ تم کو اس لئے بتلایا گیا ہے) تا کہ تم کو معلوم ہو کہ اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے اور یہ کہ حق تعالیٰ ہر چیز کو (اپنے) علم سے گھیرے ہوئے ہے (اور کوئی چیز ان کے احاطہ علم سے باہر نہیں۔ اور یہ جان کر تم اسے مانو اور اس کے احکام کی اطاعت کرو۔ اور اس کی مخالفت سے ڈرو)۔

سُوْرَۃُ التَّحْرِیْمِ مَدَنِیَّۃٌ وَّھِیَ　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　اِثْنَتَا عَشْرَۃَ اٰیَۃً وَّفِیْھَا رُکُوْعَانِ

یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱﴾

قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمْ تَحِلَّۃَ اَیْمَانِکُمْ وَاللّٰہُ مَوْلٰىکُمْ وَھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ﴿۲﴾ وَاِذْ اَسَرَّ

النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِہٖ وَاَظْھَرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ عَرَّفَ بَعْضَہٗ

وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَھَا بِہٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَکَ ھٰذَا قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ

الْخَبِیْرُ ﴿۳﴾ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَی اللّٰہِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا وَاِنْ تَظٰھَرَا عَلَیْہِ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ

مَوْلٰىہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَھِیْرٌ ﴿۴﴾ عَسٰی رَبُّہٗۤ اِنْ

طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ

سٰٓئِحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّاَبْکَارًا ﴿۵﴾ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿۶﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۷﴾

ترجمہ: سورۂ تحریم[۱] مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔اے نبی جس چیز کو اللہ نے آپ کے لئے حلال کیا ہے آپ (قسم کھا کر) اس کو (اپنے اوپر) کیوں حرام فرماتے ہیں (پھر وہ بھی) اپنی بیبیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لئے تمہاری قسم کا کھولنا (یعنی قسم توڑنے کے بعد اس کے کفارہ کا طریقہ) مقرر فرمایا ہے اور اللہ تمہارا کارساز ہے اور وہ بڑا جاننے والا بڑی حکمت والا ہے اور جبکہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات چپکے سے فرمائی پھر جب اس بی بی نے وہ بات (دوسری بی بی) کو بتلا دی اور پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے (بذریعہ وحی) اس کی خبر کر دی تو پیغمبر نے (اس ظاہر کرنے والی بی بی کو تھوڑی سی بات تو بتلا دی اور تھوڑی سی بات کو ٹال گئے سو جب پیغمبر نے اس بی بی کو وہ بات جتلائی وہ کہنے لگی کہ آپ کو اس کی کس نے خبر دی آپ نے فرمایا مجھ کو بڑے جاننے والے (خبر رکھنے والے (یعنی خدا) نے خبر کر دی اے (پیغمبر کی دونوں بیبیو) اگر تم اللہ کے سامنے توبہ کر لو تو تمہارے دل مائل ہو رہے ہیں اور اگر (اسی طرح) پیغمبر کے مقابلہ میں تم دونوں کارروائیاں کرتی رہیں تو (یاد رکھو کہ) پیغمبر کا رفیق اللہ اور جبریل ہے اور نیک مسلمان ہیں اور ان کے علاوہ فرشتے (آپ کے) مددگار ہیں اگر پیغمبر تم عورتوں کو طلاق دے دیں تو ان کا پروردگار بہت جلد تمہارے بدلے میں ان کو تم سے اچھی بیبیاں دے دے گا جو اسلام والیاں ایمان والیاں فرمانبرداری کرنے والیاں توبہ کرنے والیاں روزہ رکھنے والیاں عبادت کرنے والیاں ہوں گی کچھ بیوہ اور کچھ کنواریاں اے ایمان والو تم اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو (دوزخ کی) اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن اور سوختہ) آدمی اور پتھر ہیں جس پر تندخو اور مضبوط فرشتے متعین ہیں جو خدا کی (ذرا)

---

[۱] شان نزول: یایھا النبی الخ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بی حضرت حفصہؓ بنت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مکان پر تشریف لائے، دن تو حضرت حفصہؓ ہی کی باری کا تھا لیکن چونکہ حفصہؓ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکر اپنے باپ یعنی حضرت عمر فاروقؓ کے مکان پر گئی ہوئی تھیں اس لئے آپ نے اپنی سریہ ماریہ قبطیہؓ کو بلا بھیجا چونکہ ازواج مطہرات لوازم بشریت سے سبکدوش نہ تھیں اور جیسا کہ اپنے پیارے شوہر کے پاس کسی دوسری بی بی کا آنا (اور وہ بھی اپنی باری کے روز) ناگوار گزرتا ہے حضرت حفصہ کو بھی اس امر سے مطلع ہونے پر ناگوار گزرا۔ حضرت حفصہؓ کی خاطرداری سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماریہ کو اپنے اوپر حرام کر لیا اور فرمایا کہ اے حفصہؓ میرا یہ قول امانت ہے اس کی کسی دوسرے کو خبر نہ ہو۔ اتفاقاً حضرت حفصہؓ خوشی میں آکر حضرت عائشہؓ سے اس بات کا تذکرہ کر بیٹھیں کہ مجھ ناچیز کی خاطر محبوب العالمین نے ایک حلال محرم اپنے اوپر حرام کر لی۔ اللہ پاک نے وحی کے ذریعہ اپنے نبی کو اس کی خبر دی اور یہ آیات نازل فرمائیں۔ موضح۔

بعض مفسرین نے اس کا شان نزول یہ بھی لکھا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد زیادہ پسند تھا۔ حضرت ام سلمہؓ کے ایک برتن میں شہد بھر کر رکھ چھوڑا تھا۔ جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لایا کرتے تو شہد نوش جان فرمایا کرتے تھے۔ بعض ازواج مطہرات کو باقتضائے بشریت رشک ہوا۔ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ نے باہم مشورہ کیا کہ جس دن سرور عالم شہد کھا کر حضرت عائشہؓ کے یہاں تشریف لائے تو یہ بولیں کہ یا رسول اللہ آج تو آپ کے دہن مبارک سے کچھ بدبو آتی ہے ایسے ہی جب خیر الابرار صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حفصہؓ کے یہاں تشریف لائے تو انہوں نے بھی کہا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خیال فرما کر کہ میں نے شہد کے علاوہ اور کچھ کھایا نہیں اسی کے باعث بدبو ہو گی۔ اور حضور کو بدبو سے نہایت تنفر تھا اس لئے اپنے اوپر شہد حرام کر لیا اس پر یہ آیات نازل ہوئیں ۱۲ واللہ تعالیٰ اعلم۔

نافرمانی نہیں کرتے کسی بات میں جو ان کو حکم دیتا ہے اور جو کچھ ان کو حکم دیا جاتا ہے اسکو (فوراً) بجالاتے ہیں اور کافروں کو دوزخ میں داخل کرتے وقت ان سے کہا جاوے گا کہ (اے کافرو آج تم عذر (ومعذرت) مت کرو کہ بے سود ہے بس تم کو اسی کی سزا مل رہی ہے جو کچھ تم دنیا میں کیا کرتے تھے۔

حلال کو اپنے پر حرام نہ ٹھہرایا جائے

اے نبی آپ اس شئے کو جس کو آپ کیلئے خدا نے حلال کیا ہے (اپنے اوپر) یوں کیوں حرام کرتے ہیں کہ آپ (اس سے) اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہیں (آپ ایسا نہ کیجئے) اور اللہ بہت بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے (اس لئے آپ کی یہ اختیاری لغزش معاف کردی۔ اگر آپ کو یہ خیال ہو کہ میں تو قسم کھا چکا ہوں پھر میں کیسے اس کام کو کروں تو اس کا جواب یہ ہے کہ) اللہ نے تم لوگوں کیلئے اپنی قسموں کے کھولنے کا طریق مقرر کردیا ہے (جو کہ کفارہ ہے) پس آپ اسی طریق سے اپنی قسم کو کھول ڈالیں اور اللہ تم لوگوں کا سرپرست ہے (اور اس لئے وہ تمہاری ضروریات کا لحاظ رکھتا ہے) اور وہ بڑا جاننے والا اور بڑا حکمت والا ہے (اور اس لئے جو بات وہ تمہارے لئے تجویز کرتا ہے اس کو تمہارے مناسب حال جان کر اور اس میں حکمت کو ملحوظ رکھ کر تجویز کرتا ہے)۔

ایک واقعہ کی طرف اشارہ

اور جب کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی ایک بیوی سے ایک بات خفیہ کہی تھی تو اس کو نہیں چاہئے تھا کہ وہ اسے ظاہر کرتی۔ کیونکہ اول تو وہ نبی تھے۔ اور بحیثیت نبی ہونے کے ان کی اطاعت لازم تھی۔ دوسرے وہ خاوند تھے۔ اس حیثیت سے بھی ان کی اطاعت کرنی چاہئے تھی۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا اور اسے اوروں سے کہہ دیا) پس جب کہ انہوں نے اسے ظاہر کردیا۔ اور حق تعالیٰ نے ان (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس (واقعہ) کی اطلاع کردی تو انہوں نے (ان بیوی کو) کچھ تو جتلا دیا اور کچھ کو ٹال گئے۔ اب جب کہ انہوں نے (ان بیوی) کو اس کی خبر دی (کہ تم نے ایسا کیا) تو انہوں نے کہا کہ آپ سے یہ بات کس نے کہی۔ انہوں نے کہا (کہتا کون) مجھ سے بڑے جاننے والے اور بڑے خبردار والے نے کہی (جس سے کوئی چیز مخفی نہیں۔

ازواج مطہرات کو تنبیہ

پس اس واقعہ سے ان دو بیویوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے اور رسول کے خلاف کوئی سازش نہ کرنی چاہیے۔ ورنہ جس طرح انہوں نے ان کو اس وقت اطلاع دیدی یوں ہی وہ پھر بھی دیدیگا دیکھو اے سازش کرنے والیو!) اگر تم خدا سے توبہ کرو۔ کیونکہ تمہارے دل (صحیح روش سے) کسی قدر پھر گئے ہیں (تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے) اور اگر تم دونوں رسول کے مقابلہ میں ایک دوسرے کی مددگار رہو تو (تم کو معلوم ہو کہ) خدا ان کا متولی کار اور جبرئیل[1] اور نیک مومن اور ان کے علاوہ دوسرے فرشتے (ان کے) مددگار ہیں (اور اس لئے تمہاری سازش سے ان کا کوئی ضرر نہیں۔ دیکھو تم کو زیادہ ناز نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ) یہ بہت ممکن ہے کہ اگر وہ تم سب کو طلاق دیدیں تو ان کا پروردگار ان کو بجائے تمہارے اور ایسی بیویاں دیدے جو کہ تم سے بہتر اور (حق تعالیٰ) کی فرمانبردار، ایمان والیاں، طاعت شعار، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار، روزے رکھنے والیاں اور بیوائیں اور کنواریاں ہوں (اور جب کہ یہ کچھ بعید نہیں تو تم کو حد کے اندر رہنا چاہیے اور اترانا نہ چاہیے۔

[1] فیہ اشارۃ الی ان قولہ وجبریل استیناف ولیس معطوف علی اللہ کماھوا لمشھور . بقول اشرف علی نعم ماحملہ علیہ وعلی ھذا فلا یوقف علی المومنین ١٢

فائدہ: جاننا چاہیے کہ قرآن میں اس کا کوئی ذکر نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوپر کس چیز کو حرام کیا تھا۔ اور کیوں حرام کیا تھا۔ اور نہ یہ کہ آپ نے کس بیوی سے کیا خفیہ بات کہی تھی اور انہوں نے اس کو کس سے بیان کیا تھا اور نہ یہ کہ ان تتوبا کی مخاطب کونسی دو بیویاں تھیں اور وہ کس طور پر آپس میں ایک دوسری کی مدد کرتی تھیں۔ اور نہ خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان واقعات کو کسی سے بیان کیا اور نہ خود بیویوں نے اس قصہ کو کسی سے بیان کیا بجز حضرت عائشہؓ کے۔ بلکہ دوسرے لوگوں سے اس بات میں مختلف روایتیں منقول ہیں۔ جن کا ماخذ معلوم نہیں کہ ان کو یہ واقعہ جس کے اخفا کا اس قدر اہتمام کیا گیا تھا اور جس کے اظہار پر بیویوں کو تنبیہ کی گئی۔ کس طرح معلوم ہوا۔ رہی حضرت عائشہؓ کی روایتیں[1] سو وہ بھی اس باب میں بہت مضطرب ہیں۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ راوی واقعہ کو محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ اس لئے روایات میں بھی پوری حقیقت معلوم نہیں ہوتی۔ پس آیات پر مجمل طور پر ایمان رکھنا کافی ہے۔

عام مسلمانوں کو اہل وعیال کے سلسلہ میں خطاب

یہاں تک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات کو خطاب فرما کر آگے عام مسلمانوں کو خطاب فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ) اے مسلمانو! تم اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ جس پر سخت اور قوی فرشتے مقرر ہیں۔ جو کہ خدا کی نافرمانی نہیں کرتے۔ وہ جو بھی انہیں کو حکم کرے۔ اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جائے (پھر اس روز کسی کی بھی معذرت قبول نہ ہوگی۔ چنانچہ جب کافر لوگ معذرت کریں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ) اے لوگو! جنہوں نے (دنیا میں) کفر کا ارتکاب کیا تھا تم آج معذرت نہ کرو (کیونکہ اس وقت معذرت بے سود ہے) تم کو اسی کا تو بدلہ دیا جاتا ہے جو تم کرتے رہے (پھر جب تم نے باوجود بارہا سمجھانے کے ان کاموں کو نہیں چھوڑا۔ تو آج اس کے نتیجہ سے کیوں بھاگتے ہو۔ لہٰذا)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۭ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ

---

[1] بعض اجزاء قصہ کے تو حضرت عائشہؓ سے بلا اضطراب منقول ہیں اس لئے بعض اجزاء کی قید لگا دی جائے ۱۲

وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۱﴾ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿۱۲﴾

ترجمہ: اے ایمان والو تم اللہ کے آگے سچی توبہ کرو (توبہ کا ثمرہ فرماتے ہیں کہ) امید (یعنی وعدہ) ہے کہ تمہارا رب (اس توبہ کی بدولت) تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو جنت کے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (اور یہ اس روز ہوگا) جس دن کہ اللہ تعالیٰ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور جو مسلمان دین کی مدد سے) ان کے ساتھ ہیں ان کو رسوا نہ کرے گا ان کا نور ان کے داہنے اور سامنے دوڑتا ہوگا اور یوں دعا کرتے ہوں گے کہ اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارے اس نور کو اخیر تک رکھیے یعنی وہ گل نہ ہو جائے اور ہماری مغفرت فرما دیجئے آپ ہر شے پر قادر ہیں اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کفار (سے بالسنان) اور منافقین سے (باللسان) جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے (دنیا میں تو یہ اس کے مستحق ہیں) اور آخرت میں) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے اللہ تعالیٰ کافروں کے لئے نوح (علیہ السلام) کی بی بی اور لوط علیہ السلام کی بی بی کا حال بیان فرماتا ہے وہ دونوں ہمارے خاص بندوں میں سے دو بندوں کے نکاح میں تھیں سوان عورتوں نے ان دونوں بندوں کا حق ضائع کیا تو وہ دونوں نیک بندے اللہ کے مقابلہ میں ان کے ذرا کام نہ آسکے اور ان دونوں عورتوں کو (بوجہ کافر ہونے کے حکم ہو گیا اور جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی دوزخ میں جاؤ اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں (کی تسلی) کے لئے فرعون کی بی بی حضرت آسیہ کا حال بیان کرتا ہے جبکہ ان کی بی بی نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار میرے واسطے جنت میں اپنے قرب میں مکان بنائیے اور مجھ کو فرعون کے شر سے اور اس کے عمل (کفر کے ضرر اور اثر) سے محفوظ رکھیے اور مجھ کو تمام ظالم (یعنی کافر) لوگوں سے محفوظ رکھیے اور نیز مسلمانوں کی تسلی کے لئے) عمران کی بیٹی (حضرت) مریم (علیہا السلام) کا حال بیان کرتا ہے جنہوں نے اپنے ناموس کو (حرام اور حلال دونوں سے) محفوظ رکھا سو ہم نے ان کے چاک گریبان میں اپنی روح پھونک دی اور انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغاموں کی (جو ان کو ملائکہ کے ذریعے پہنچے تھے) اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت والوں میں سے تھیں۔

خالص توبہ کا حکم اور اس کا فائدہ

تفسیر: اے مسلمانو! تم خدا سے خالص توبہ کرو۔ کیا بعید ہے کہ تمہارا پروردگار تم سے تمہاری برائیوں کو دور کر دے۔ اور ان باغوں میں داخل کرے جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی جس روز اللہ نبی کو اور ان کے ساتھ مومنین کو رسوا نہ کرے گا (چنانچہ) ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں چلتا ہوگا۔ اور وہ کہتے ہوں گے کہ اے ہمارے پروردگار آپ ہماری روشنی ہمارے لئے پوری کر دیں اور ہمارے گناہ معاف کر دیں کیونکہ آپ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں (اور اس لئے نہ آپ کیلئے روشنی پوری کرنا مشکل ہے اور نہ گناہ معاف کرنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم جہاد

یہ تو خطاب تھا مسلمانوں کو۔ اب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرماتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ) اے نبی آپ کفار پر بھی

جہاد کریں[1] اور منافقین پر بھی۔ اوران سے سختی پیش آئیں (یہ توان کی دنیا میں سزا ہے) اور (آخرت میں) ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت بری جائے بازگشت ہے اور بہت نادان ہیں وہ لوگ جو اس سے نہیں ڈرتے)۔

رشتہ ناطہ کام نہیں آتا......واقعہ امراۃ نوح علیہ السلام ولوط علیہ السلام

اب خدا کافروں کیلئے نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کی حالت بیان کرتا ہے (تا کہ ان کو عبرت ہو اور وہ سمجھیں کہ کفر ایسی بری چیز ہے کہ انبیاء کی بیویوں کو بھی سزا سے نہیں بچا سکتا۔ چنانچہ ان کی حالت یہ ہے کہ) وہ ہمارے دو نیک بندوں کی زوجیت میں تھیں۔ پس انہوں نے ان سے خیانت کی (یعنی در پردہ ان کے دشمنوں سے ملی رہیں۔ اوران کواں کے حالات پر مطلع کرتی رہیں۔ الی غیر ذلک من الکفریات) پس وہ (نیک بندے) ان کو خدا سے بچانے میں ان کے کچھ کام نہ آئے۔ اوران سے کہہ دیا گیا کہ اور داخل ہونے والوں کے ساتھ تم بھی دوزخ میں داخل ہونا۔

فرعون کی بیوی کا واقعہ

اور مسلمانوں کیلئے فرعون کی بیوی کی حالت بیان کرتا ہے جب کہ اس نے (باوجود فرعون جیسے کافر کے قبضہ میں ہونے کے) یہ کہا کہ اے میرے پروردگار آپ میرا اپنے یہاں جنت میں گھر بنایئے اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات دیجئے۔ اور مجھے ان ظلم پیشہ لوگوں سے چھڑایئے۔

حضرت مریم علیہا السلام

اور عمران کی بیٹی مریم کی بھی جس نے اپنی شرم گاہ کو بچائے رکھا۔ جس پر ہم نے اس میں (عیسیٰ کا جسم بنانے کے بعد) اپنی (پیدا کی ہوئی) روح پھونکی اور جس نے اپنے رب کی تمام باتوں اوراس کی تمام کتابوں کی تصدیق کی۔ اور جو کہ اطاعت شعاروں میں سے تھی (پس مسلمان اس کی حالت میں غور کریں اور اس کی کوشش کریں کہ وہ مرد ہو کر عورتوں سے کم نہ رہیں)۔ اٹھائیسویں پارہ کی تفسیر تمام ہوئی۔

---

[1] جہاد منافقین کے اندر دو احتمال ہیں ایک یہ کہ جہاد بالسنان مراد ہو۔ اس صورت میں امر یا اباحت کے لئے ہوگا اور مطلب یہ ہوگا کہ اب تک ان سے جنگ کی ممانعت تھی لیکن اب ممانعت نہیں ہے۔ اور بشرط ضرورت تم ان سے جہاد کر سکتے ہو۔ یا وجوب کے لئے ہوگا۔ اور مقید بشرط ضرورت ہوگا اور آپ سے جہاد منافقین منقول نہ ہونا جہاد بالسنان کے غیر مراد ہونے کی دلیل نہیں۔ اباحت کی صورت میں تو ظاہر ہے اور وجوب کی صورت میں ممکن ہے کہ اس کا انتفاء بوجہ عدم ضرورت کے ہو۔ دوم یہ کہ جہاد باللسان مراد ہو۔ اور امر وجوب کے لئے ہو۔ والظاہر عندی ہوالاول واللہ اعلم ۱۲

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ ﴿۲﴾ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿۴﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿۵﴾ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۶﴾ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۙ ﴿۷﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ﴿۸﴾ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاۗءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ښ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿۱۰﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿۱۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۲﴾ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۴﴾

ترجمہ: سورہ ملک مکہ میں نازل ہوئی اس میں تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان ہیں نہایت رحم والے ہیں۔ وہ (خدا) بڑا عالیشان ہے جس کے قبضہ

سلہ **فضائل سورۂ ملک**: جو شخص اس سورت کو پڑھے گا تو یہ مقدس سورت قیامت کے دن اس شخص کی اللہ پاک سے شفاعت کراوے گی اور بخشوا کر جنت میں لیجائے گی۔ یہ سورت عذاب قبر سے بچاتی ہے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کیا اچھا ہو کہ سورۂ ملک کی تیسویں آیتیں ہر مومن کے قلب میں ہوں۔ اس حدیث سے اس سورت کے حفظ کرنے اور ورد رکھنے کی فضیلت ظاہر ہے ۱۲۔

شان نزول: واسروا قولکم الخ دشمنان خدا و رسول شہوت پرست ملعون بے دین کافر اپنی خواہشات نفس میں مغرور و مسرور ہو کر پروردگار عالم کی شان میں گستاخیاں کیا کرتے تھے۔ اور بسا اوقات ان ناشائستہ الفاظ سے بذریعہ وحی محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع فرما دیا جاتا تھا۔ اس پر ان لوگوں نے باہم مشورہ کیا کہ اب سے جو بات ایسی کہنی ہو وہ تنہائی میں چپکے چپکے کہنی چاہیے تا کہ محمد کا خدا نہ سنے۔ اس وقت اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی ۱۲۔

میں تمام سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جس نے موت اور حیات کو پیدا کیا تا کہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون شخص عمل میں زیادہ اچھا ہے اور وہ زبردست (اور) بخشنے والا ہے جس نے سات آسمان اوپر تلے پیدا کئے تو خدا کی اس صفت میں کوئی خلل نہ دیکھے گا سوتو (اب کی بار) پھر نگاہ ڈال کر دیکھ لے کہیں تجھ کو کوئی خلل نظر آتا ہے (یعنی بلا تامل تو نے بہت بار دیکھا ہوگا اب کی بار تامل سے نگاہ کر) پھر بار بار نگاہ ڈال کر دیکھ (آخر کار) نگاہ ذلیل اور درماندہ ہو کر تیری طرف لوٹ آوے گی اور ہم نے قریب کے آسمان کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے آراستہ کر رکھا ہے اور ہم نے ان (ستاروں) کو شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بھی بنا دیا ہے اور ہم نے ان (شیاطین) کے لئے (آخرت میں بوجہ ان کے کفر کے) دوزخ کا عذاب (بھی) تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ اپنے رب (کی توحید) کا انکار کرتے ہیں ان کے لئے دوزخ کا عذاب ہے اور وہ بری جگہ ہے جب یہ لوگ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کی ایک بڑی زور کی آواز سنیں گے اور وہ اس طرح جوش مارتی ہوگی جیسے معلوم ہوتا ہے کہ (ابھی) غصہ کے مارے پھٹ پڑے گی اور جب اس میں کوئی گروہ (کافروں کا) ڈالا جائے گا تو اس کے محافظ ان لوگوں سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) نہیں آیا تھا وہ کافر (بطور اعتراف کے) کہیں گے کہ واقعی ہمارے پاس ڈرانے والا پیغمبر آیا تھا سو (یہ ہماری شامت تھی کہ) ہم نے (اس کو) جھٹلایا اور کہہ دیا کہ خدا تعالیٰ نے (از قبیل احکام وکتب) کچھ نازل نہیں کیا (اور) تم بڑی غلطی میں پڑے ہو اور (کافر فرشتوں سے یہ بھی) کہیں گے کہ ہم اگر سنتے یا سمجھتے تو ہم اہل دوزخ میں (شامل) نہ ہوتے غرض اپنے جرم کا اقرار کریں گے سو اہل دوزخ پر لعنت ہے بیشک جو لوگ اپنے پروردگار سے بے دیکھے ڈرتے ہیں ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم (مقرر) ہے اور تم لوگ خواہ چھپا کر بات کہو یا پکار کر کہو (اس کو سب خبر ہے کیونکہ) وہ دلوں تک کی باتوں سے خوب واقف ہے (اور بھلا) کیا وہ نہ جانے گا جس نے پیدا کیا ہے اور وہ باریک بین (اور) پورا باخبر ہے۔

موت وحیات ذریعہ آزمائش ہے

تفسیر: بڑی شان ہے اس کی جس کے ہاتھ میں حکومت ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یعنی وہ جس نے موت اور حیات کو پیدا کیا تا کہ وہ تمہارا امتحان کرے کہ کس کے کام اچھے ہیں (چنانچہ حیات کا دخل تو اس امتحان میں ظاہر ہے اور موت کو اس میں اس لئے دخل ہے کہ حیات ثانیہ اس پر متفرع ہے۔ اور اس کا دخل امتحان میں ظاہر ہے کیونکہ جو لوگ اسے تسلیم کریں گے وہ اچھے کام کریں گے۔ اور جو اسے نہ مانیں گے وہ اچھے کاموں کی پروا نہ کریں گے اس کے علاوہ خود اس کا ماننا بھی اچھا کام ہے) اور وہ نہایت زبردست بڑا معاف کرنے والا ہے (جو کہ بدکاروں کو سزا دینے پر بھی قدرت رکھتا ہے اور انہیں معاف کرنے پر بھی۔ اسی طرح نیک کاروں کو جزا دینے پر بھی قدرت رکھتا ہے۔ اور ان کے گناہ معاف کرنے پر بھی)۔

اللہ تعالیٰ کی صنعت

یعنی وہ جس نے سات آسمان اوپر تلے پیدا کئے (اور اس خوبی سے پیدا کئے کہ) تو اس رحمٰن کی پیدائش میں کوئی تفاوت نہ دیکھے گا۔ چنانچہ تو نظر کو (آسمانوں کی طرف) لوٹا (پھر بتا کہ) کیا تجھے (اس میں) شگاف نظر آتے ہیں۔ پھر (ایک مرتبہ بھی نہیں بلکہ) دو مرتبہ نظر کو لوٹا (اور دیکھ کیا کوئی شگاف دکھائی دیتا ہے) تیری نظر (اس جستجو میں) ذلیل ہو کر ایسی حالت میں لوٹے گی کہ تھکی ہوئی ہوگی (اور باایں ہمہ مشقت اسے کوئی رخنہ نہ دکھائی دیا ہوگا) اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے آراستہ کیا۔ اور ان کو شیطان کی مار بنایا۔

اور صرف یہ ہی نہیں بلکہ اس کے سوا) ہم نے ان کے لئے دوزخ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور (وجہ یہ کہ وہ اپنے پروردگار کو نہیں مانتے۔

منکروں کیلئے قانون خداوندی اور اس کا اثر

اور (ہمارا قانون ہے کہ) جو اپنے پروردگار کو نہ مانیں ان کے دوزخ کا عذاب ہے اور وہ بہت بری جائے بازگشت ہے (بڑے نادان ہیں وہ لوگ جو اس سے نہیں ڈرتے) جب یہ لوگ اس میں ڈالے جائیں گے تو وہ اس کی آواز سنیں گے۔ بحالیکہ وہ یوں جوش مارتی ہوگی کہ غصے سے پھٹ جانے کو ہوگی۔ نیز جب اس میں کوئی جماعت ڈالی جائے گی تو اس کے محافظ ان سے دریافت کریں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی خطرہ سے آگاہ کرنے والا نہیں آیا تھا۔ وہ کہیں گے کہ (آیا) کیوں نہیں (تھا مطلع کرنے والا ضرور آیا تھا) سو ہم نے اسے جھٹلایا۔ اور ہم نے کہا کہ خدا نے کوئی چیز نہیں اتاری تم محض ایک بڑی گمراہی میں ہو (کہ خدا پر افترا کرتے ہو)۔

اعتراف جرم: اور وہ یہ بھی کہیں گے کہ واقعہ یہ ہمارا بہرہ پن اور نافہمی تھی) اگر ہم سنتے ہوتے یا سمجھتے ہوتے تو ہم دوزخی نہ ہوتے بس انہوں نے اپنے قصور کا اقرار کرلیا۔ سو دور ہوں یہ دوزخی (ان کا کالا منہ۔

مومن کیلئے اجر: خیر یہ تو کفار کی حالت تھی اور برخلاف ان کے) جو لوگ اپنے پروردگار سے بن دیکھے ڈرتے ہیں (یعنی مومن) ان کیلئے مغفرت اور بہت بڑا معاوضہ ہوگا۔ اور (اے لوگو! تم کو واضح ہو کہ) تم چھپا کر کوئی بات کہو یا اسے ظاہر کرو (ہر حالت میں حق تعالیٰ کو اس کا علم ہوگا کیونکہ) وہ سینوں (کے اندر) کی باتوں (تک) سے بخوبی واقف ہے (کیونکہ وہ اسی کی پیدا کی ہوئی تو ہیں پھر) کیا جس نے پیدا کیا وہ جانے گا نہیں (ضرور جانے گا) اور وہ بہت باریک بیں اور بڑا باخبر دار ہے۔ (اس لئے کوئی چیز اس سے مخفی نہیں رہ سکتی۔ پس تم کو چاہیے کہ علی الاعلان تو درکنار تم کوئی بات چھپا کر بھی اس کے خلاف نہ کہو اور کہنا تو درکنار اس کو اپنے دل میں بھی نہ رکھو)۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؕۘ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۭ بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى

هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا
رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿٢٧﴾ قُلْ
اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ
اَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿٣٠﴾

ترجمہ: وہ ایسا (منعم) ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو مسخر کر دیا سو تم اس کے رستوں میں چلو (پھرو) اور خدا کی روزی میں سے (جو زمین میں پیدا کی ہے) کھاؤ (پیو) اور کھا پی کر اس کو بھی یاد رکھنا کہ) اسی کے پاس دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے کیا تم لوگ اس سے بے خوف ہو گئے ہو جبکہ وہ آسمان میں (بھی اپنا حکم وتصرف رکھتا) ہے کہ وہ تم کو زمین میں دھنسا وے پھر وہ زمین تھرتھرا کر الٹ پلٹ ہونے لگے یا تم لوگ اس سے بے خوف ہو گئے ہو جو کہ آسمان میں (بھی اپنا حکم وتصرف رکھتا) ہے کہ وہ تم پر (مثل عاد کے) ایک تند ہوا بھیج دے (جس سے تم ہلاک ہو جاؤ) سو عنقریب (مرتے ہی) تم کو معلوم ہو جاوے گا کہ میرا ڈرنا (عذاب سے) کیسا (صحیح) تھا اور ان سے پہلے جو لوگ ہو گزرے ہیں انہوں نے دین حق کو جھٹلایا تھا سو (دیکھ لو ان پر) میرا عذاب کیسا واقع ہوا کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر پرندوں کی طرف نظر نہیں کی کہ پر پھیلائے (اڑتے پھرتے) ہیں اور (کبھی اسی حالت میں) پر سمیٹ لیتے ہیں بجز (خدائے) رحمٰن کے ان کو کوئی تھامے ہوئے نہیں ہے بیشک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے (اور جس طرح چاہے) اس میں تصرف کر رہا ہے) ہاں رحمٰن کے سوا وہ کون ہے کہ وہ تمہارا لشکر بنکر (آفات سے) تمہاری حفاظت کرے (اور) کافر جو اپنے معبودوں کی نسبت ایسا خیال رکھتے ہیں) تو (وہ) نرے دھوکے میں ہیں اور ہاں (یہ بھی بتلاؤ کہ) وہ کون ہے جو تم کو روزی پہنچا دے اگر اللہ تعالیٰ اپنی روزی بند کر دے مگر یہ لوگ اس سے بھی متاثر نہیں ہوتے) بلکہ یہ لوگ سرکشی اور نفرت (عن الحق) پر جم رہے ہیں سو (جن کافر کا حال اوپر سنا ہے اس کو سن کر سوچو) کہ کیا جو شخص منہ کے بل گرتا ہوا چل رہا ہو وہ منزل مقصود پر زیادہ پہنچنے والا ہوگا) یا وہ جو سیدھا ہموار سڑک پر چلا جا رہا ہو آپ (ان سے) کہیے کہ وہی (ایسا قادر منعم) ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور تم کو کان اور آنکھیں اور دل دیے مگر تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو اور آپ یہ بھی کہیے کہ وہی ہے جس نے تم کو روئے زمین پر پھیلایا اور تم اس کے پاس (قیامت کے روز) اکٹھے کئے جاؤ گے اور یہ لوگ (جب قیامت کا ذکر سنتے ہیں تو) کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو تو بتلاؤ) آپ (جواب میں) کہہ دیجئے کہ (یہ تعیین کا) علم تو خدا ہی کو ہے اور میں تو محض (علی الاجمال مگر) صاف صاف ڈرانے والا ہوں پھر جب اس (عذاب موعود) کو پاس آتا ہوا دیکھیں گے اس وقت مارے غم کے) کافروں کے منہ بگڑ جاویں گے اور (ان سے) کہا جاوے گا یہی ہے وہ جس کو تم

مانگا کرتے تھے (عذاب لاؤ عذاب لاؤ) آپ (ان سے) کہیے کہ تم یہ بتلاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو اور میرے ساتھ والوں کو (موافق تمہاری تمنا کے) ہلاک کر دے یا (موافق ہماری امید اور اپنے وعدہ کے) ہم پہ رحمت فرمادے تو کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچالے گا اور آپ ان سے یہ بھی) کہیے کہ وہ بڑا مہربان ہے ہم اس پر ایمان لائے اور ہم اس پر توکل کرتے ہیں سو عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ صریح گمراہی میں کون ہے (یعنی تم جیسا کہ ہم کہتے ہیں یا ہم جیسا کہ تم کہتے ہو آپ یہ بھی کہہ دیجئے کہ اچھا یہ بتلاؤ کہ اگر تمہارا پانی جو کنوؤں میں ہے) نیچے کو اتر کر غائب ہو جائے) سو وہ کون ہے جو تمہارے پاس سوت کا پانی لے آئے (یعنی کنوئیں کی سوت کو جاری کر دے۔

زمین کو انسان کے تحت بنایا

تفسیر: (دیکھو) وہ (وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو منقاد بنایا۔ پس تم اس کے اطراف و جوانب میں چلو اور اس (خدا) کے (دیئے ہوئے) رزق میں سے کھاؤ (اس کا مضائقہ نہیں لیکن اس کی مخالفت نہ کرو) اور (یہ سمجھ لو کہ سب کو) اسی کی طرف زندہ ہو کر جانا ہے (اور بصورت مخالفت وہ تم کو سخت سزا دیگا۔

خدا سے بے خوف ہونا حماقت ہے

تم لوگ جو اس کی مخالفت کرتے ہو تو) کیا تم آسمان والے سے اس بات سے مطمئن ہو کہ وہ تم سمیت زمین کو دھنسا دے۔ جس پر وہ یکایک لرزنے لگے (اور تم اس کی حرکت سے اور نیچے اتر جاؤ) یا تم اس آسمان والے سے اس پر مطمئن ہو کہ وہ تم پر پتھر برسانے والی آندھی بھیجے (اس اطمینان کی کوئی وجہ نہیں)۔ پس تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ میرا ڈراوا کیسا تھا (آیا سچا تھا یا جھوٹا اور معمولی تھا یا نہایت خطرناک) اور ان سے پہلے لوگ جھٹلا چکے ہیں۔ پھر (دیکھو کہ ان پر) میرا انکار کیسا (سخت) تھا (پھر ان کیلئے مطمئن ہونے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے کچھ بھی نہیں)۔

قدرت خداوندی: اور کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر (ہوا میں) پرندوں کو پر کھولتے ہوئے اور سمیٹتے ہوئے نہیں دیکھا کہ ان کو ہوا میں خدا کے سوا کوئی روکے ہوئے نہیں ہے (بلکہ وہی ان کو روکے ہوئے ہے کیونکہ وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے (اور اس کی خبر گیری کرتا ہے پھر جب کہ وہ خدا کی اس قدرت کا مشاہدہ کر رہے ہیں تو وہ خدا کو کیوں نہیں مانتے) اچھا (تم یہ بتلاؤ کہ) خدا کے سوا وہ کون ہے جو تمہاری فوج ہو۔ کہ تمہاری مدد کرے (اگر خدا تم کو عذاب دینا چاہے کوئی بھی نہیں بلکہ) یہ کافر سراسر دھوکے میں ہیں۔

قابل غور امور: یا وہ کون ہے جو تم کو رزق دے گا۔ اگر وہ (خدا) اپنا رزق روک لے (کوئی بھی نہیں) بلکہ یہ لوگ (خواہ مخواہ) سرکشی اور (حق سے) بھاگنے پر اڑے ہوئے ہیں اچھا تم بتلاؤ جو کوئی اوندھے منہ چلتا ہو (جیسے کافر لوگ) وہ زیادہ صحیح راستہ پر ہے یا وہ سیدھے راستہ پر کھڑا چلتا ہو (جیسے مومن تم یہ ہی کہو گے کہ دوسرا شخص زیادہ صحیح رستہ پر ہے۔ تو پھر تم مومن کیوں نہیں ہوتے۔ اے رسول) آپ ان سے کہئے کہ (نادانو!) وہ خدا جس کی اطاعت کا تمہیں حکم دیا جاتا ہے) وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے (پس کیا اس کی اطاعت واجب نہیں۔ اور کیا اس کے ان انعامات کا شکر لازم نہیں ہے اور ضرور ہے مگر افسوس کہ) تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو (اے رسول) آپ (ان سے یہ بھی کہیئے کہ وہ (خدا) وہ ہے جس نے تم کو زمین میں پیدا کیا اور (اس لئے وہ تم کو

دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہے۔ پس) تم اسی کی طرف جمع کر کے لائے جاؤ گے (جہاں وہ تم کو تمہارے اعمال کی جزا وسزا دے گا۔ پس تم اس کی ہرگز مخالفت نہ کرو اور اطاعت قبول کرو)۔

کافروں کا سوال اور اس کا جواب

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (آخر) وہ وعدہ کب واقع ہوگا (اتنا زمانہ گزر گیا اب تک تو ہوا نہیں۔ اس کے جواب میں) آپ کہیے کہ (اس کا) علم صرف خدا کو ہے (کہ کب واقع ہوگا) اور میں صرف (تم کو) کھلا ہوا خطرہ سے آگاہ کرنے والا ہوں (نہ کہ اس کو واقع کرنے والا۔ اس لئے یہ سوال مجھ سے فضول ہے کہ کب واقع ہوگا) پس (اس وقت تو یہ لوگ اس کی تکذیب کرتے ہیں لیکن) جب وہ اسے اپنے قریب دیکھیں گے تو اس وقت (ناگواری سے) ان کے منہ بگڑ جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ جس کو تم مانگا کرتے تھے (اب اپنی تکذیب کا مزہ چکھو) آپ ان سے کہیے کہ تم سمجھے بھی (میں کیا کہتا ہوں ذرا غور سے سنو) اگر خدا مجھے اور ان کو جو میرے ساتھ ہیں ہلاک کرے یا وہ ہم پر رحم کرے (دونوں صورتوں میں تمہارا کوئی فائدہ نہیں) پس (تم اس بحث کو چھوڑ کر یہ سوچو کہ) کافروں کو تکلیف وہ عذاب سے کون بچاوے گا (کیونکہ تمہارے سوچنے کی یہ ہی بات ہے۔ اور یہ کہ ہمارا انجام کیا ہوگا اس سے تم کو کوئی سروکار نہیں۔ پس تم کو چاہیے کہ ہمیں چھوڑ کر اپنی فکر کرو)۔

رحمان پر ایمان کا اعلان

نیز آپ ان سے کہیے کہ وہ رحمٰن ہی ہے جس کو ہم مانتے ہیں۔ اور اسی پر ہمارا بھروسہ ہے (برخلاف تمہارے کہ تم اس کو نہیں مانتے) سو عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون کھلی گمراہی میں ہے۔ آپ (ان سے) کہیے کہ تم سمجھے بھی (میں کیا کہتا ہوں۔ اچھا سنو) اگر تمہارا پانی زمین میں اتر جائے۔ تو کون ہے جو تمہارے پاس صاف پانی لے آئے (تم یہ ہی کہو گے کہ کوئی نہیں پھر جب کہ غیر خدا کو اتنی بھی قدرت نہیں کہ تم کو پانی سی معمولی چیز دیدے تو تم دوسروں کو کیوں پوجتے ہو۔ یہ تمہاری بڑی غلطی ہے۔ بس اسے چھوڑ کر خدا پرستی اختیار کرو)۔

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝۱ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝۲ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝۳ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝۴ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ۝۵ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝۶ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۷ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۸ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝۹ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝۱۰ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ۝۱۱ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝۱۲ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝۱۳ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ۝۱۴

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۹﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿۲۱﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿۲۴﴾ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾

ترجمہ: سورۂ قلم مکہ میں نازل ہوئی اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ ن قسم ہے قلم کی اور قسم ہے ان (فرشتوں) کے لکھنے کی (جو کاتب الاعمال ہیں کہ آپ اپنی رب کے فضل سے مجنون نہیں ہیں (جیسا منکرین نبوت کہتے ہیں) اور بے شک آپ کے لئے (اس تبلیغ احکام پر) ایسا اجر ہے جو کبھی ختم ہونے والا نہیں اور بے شک آپ اخلاق (حسنہ) کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں سوان کے خلاف کا غم نہ کیجئے کیونکہ عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے اور یہ لوگ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں کس کو جنون تھا آپ کا پروردگار اس شخص کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ راہ راست پر چلنے والوں کو بھی خوب جانتا ہے تو آپ ان تکذیب کرنے والوں کا کہنا نہ مانئے (جیسا اب تک بھی نہیں مانا) یہ لوگ چاہتے ہیں کہ آپ اپنے مذہبی کام یعنی تبلیغ میں ڈھیلے ہو جائیں (تو یہ) لوگ بھی ڈھیلے ہو جائیں اور آپ (بالخصوص) کسی ایسے شخص کا کہنا نہ مانیں جو بہت قسمیں کھانے والا ہے بے وقت طعنہ دینے والا ہو چغلیاں لگاتا پھرتا ہو نیک کام سے روکنے والا ہو حد (اعتدال) سے گزرنے والا ہو سخت مزاج ہو (اور) ان (سب) کے علاوہ حرام زادہ (بھی) ہو اس سبب سے کہ وہ مال و اولاد والا ہو جب ہماری آیتیں اس کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ بے سند باتیں ہیں جو اگلوں سے منقول ہوتی چلی آئی ہیں ہم عنقریب ان کی ناک پر داغ لگا دیں گے ہم نے ان کی آزمائش کر رکھی ہے جیسا ہم نے (ان سے پہلے) ایک باغ والوں کی آزمائش کی تھی جبکہ ان لوگوں نے (یعنی اکثر یا بعض نے) قسم کھائی کہ اس (باغ) کا پھل ضرور صبح چل کر توڑ لیں گے اور (ایسا وثوق ہوا کہ) انہوں نے انشاء اللہ ہی نہیں کہا سو اس باغ پر آپ کے رب کی طرف سے ایک پھرنے والا

عذاب پھر گیا اور وہ سو رہے تھے پھر صبح کو وہ باغ ایسا رہ گیا جیسا کٹا ہوا کھیت کہ خالی زمین رہ جاتی ہے) سو صبح کے وقت (سو کر جو اٹھے تو) ایک دوسرے کو پکارنے لگے کہ اپنے کھیت پر سویرے چلو اگر تم کو پھل توڑنا ہے پھر وہ لوگ آپس میں چپکے چپکے باتیں کرتے چلے کہ آج تم تک کوئی محتاج نہ آنے پائے اور (بزعم خود) اپنے کو اس کے نہ دینے پر قادر سمجھ کر چلے پھر جب (وہاں پہنچے اور) اس باغ کو (اس حالت میں) دیکھا تو کہنے لگے کہ بیشک ہم رستہ بھول گئے بلکہ (جگہ تو وہی ہے) لیکن ہماری قسمت ہی پھوٹ گئی (کہ باغ کا یہ حال ہو گیا) ان میں جو (کسی قدر) اچھا آدمی تھا وہ کہنے لگا کہ کیوں میں نے تم کو کہا نہ تھا اب (تو باور ہوا) تسبیح کیوں نہیں کرتے سب (توبہ) کے طور پر کہنے لگے کہ ہمارا پروردگار پاک ہے بےشک ہم قصوروار ہیں (یہ استغفار ہے) پھر ایک دوسرے کو مخاطب بنا کر باہم الزام دینے لگے (پھر سب متفق ہو کر) کہنے لگے بیشک ہم حد سے نکلنے والے تھے (سب مل کر توبہ کر لو) شاید (توبہ کی برکت سے) ہمارا پروردگار ہم کو اس سے اچھا باغ بدلہ میں دے دے (اب) ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں اس طرح عذاب ہوا کرتا ہے اور آخرت کا عذاب اس (دنیوی عذاب) سے بھی بڑھ کر ہے کیا خوب ہوتا کہ یہ لوگ (اس بات کو) جان لیتے (تا کہ ایمان لے آتے۔

کافروں کے الزام کی تردید

تفسیر: قلم کی اور ان چیزوں[1] کی قسم جو لوگ لکھتے ہیں۔ آپ اپنے پروردگار کی عنایت سے دیوانے نہیں ہیں اور آپ کیلئے (آپ کی دینی خدمتوں کے صلہ میں) ایسا معاوضہ ہے جو ختم نہ ہوگا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ایک عظیم الشان طریق پر ہیں (اور جس روش پر آپ چل رہے ہیں وہ نہایت اعلیٰ ہے اور ان کا آپ کو دیوانہ اور آپ کی روش کو ناپسندیدہ بتانا سراسر غلط ہے) پس عنقریب آپ بھی دیکھ لیں گے۔ اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ کسے جنون تھا (یہ بیان بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ) آپ کا پروردگار ان کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ اور وہ ان کو بھی خوب جانتا ہے جو راہ یافتہ ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ آپ ڈھیلے ہو جائیں (اور شرک کی مذمت نہ کریں) تو وہ بھی ڈھیلے ہو جائیں (اور اس سختی سے آپ کی مخالفت نہ کریں)۔

کسی کافر کی بات نہ سننے کی ہدایت

پس جب کہ یہ معلوم ہو گیا کہ آپ بالکل صحیح رستہ پر ہیں تو) آپ کسی ایسے شخص[2] کا کہنا نہ مانئے جو بہت قسمیں کھانے والا، ذلیل طعن کرنے والا، ادھر ادھر کی لگانے والا، بھلائی سے روکنے والا، حد سے تجاوز کرنے والا، گنہگار، اکھڑ۔ ان کے علاوہ برائی میں[3] مشہور بھی ہو۔ صرف اس وجہ سے کہ وہ مال اور بیٹوں والا ہے (کیونکہ) جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو پہلے لوگوں کے افسانے ہیں۔ ہم اس کی ناک پر داغ لگا دیں گے (اور اسے خوب ذلیل کریں گے۔

مال میں امتحان اور اس سلسلہ کا ایک واقعہ

ہم نے ان لوگوں کو جو مال دیا ہے تو اس میں ہم نے) ان کا امتحان کیا ہے جیسا کہ ہم نے (اس سے پہلے) ایک خاص باغ والوں کا امتحان

---

[1] یہ قرینہ ہے اس پر والقلم و کتاب مسطور میں عام نوشتہ مراد ہے ۱۲ [2] ظاہر ہے کہ اس سے کوئی خاص شخص مراد نہیں بلکہ ہر ایسا شخص مراد ہے جس میں کلاً یا بعضاً یہ اوصاف موجود ہوں جو کہ اس زمانہ میں کفار کے ساتھ مخصوص تھے ۱۲ [3] قال سعید بن جبیر الذی یعرف بالشر کما فی ابن جریر ۱۲

کیا تھا جس وقت کہ انہوں نے قسم کھائی تھی کہ وہ ضرور صبح ہوتے اس کا میوہ توڑیں گے۔اور وہ انشاء اللہ ہی نہ کہتے تھے پس ایسی حالت میں کہ وہ سو رہے تھے خدا کی طرف سے ایک گھومنے والا اس (سارے باغ) پر گھوم گیا (جس نے اس میں ایک بھی درخت نہ چھوڑا) پس وہ ایسا ہو گیا جیسے کہ کھیتی کٹا ہوا کھیت (کہ خالی زمین رہ جاتی ہے) اب صبح ہوتے انہوں نے ایک دوسرے کو آواز دی کہ اگر تمہیں پھل توڑنے ہیں تو چلو (یہ بہت اچھا وقت ہے) پس وہ چلے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے کہ آج تمہارے پاس کوئی فقیر نہیں آسکتا۔اور وہ یہ تجویز کرتے ہوئے تنہا گئے۔ پس جب کہ انہوں نے اسے دیکھا تو کہا کہ (یہ تو اجڑا ہوا ہے۔یہ وہ باغ نہیں) ہم رستہ بھول گئے ہیں (اور کسی اور باغ میں چلے آئے ہیں۔ پھر غور سے دیکھ کر کہا کہ نہیں رستہ نہیں بھولے بلکہ ہم تو کورے رہ گئے۔ان میں جو اچھا تھا اس نے کہا کہ کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ تم خدا کی پاکی کیوں نہیں بیان کرتے۔انہوں نے کہا کہ پاک ہے ہمارا رب۔واقعی ہم ظالم تھے۔اب وہ آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے (آخر کار انہوں نے کہا کہ واقعی ہم حد سے بڑھے ہوئے تھے۔(خیر کچھ مضائقہ نہیں) امید ہے کہ ہمارا رب اس کے بجائے ہمیں اس سے بہتر دے گا۔اب ہم اپنے پروردگار کی طرف مائل ہیں (دیکھا) ایسا ہوتا ہے عذاب اور (یہ تو کچھ بھی نہیں) آخرت کا عذاب اس سے کہیں بڑا ہے۔کاش یہ لوگ (مشرکین مکہ) جانیں (اور اپنے کفر سے باز آئیں۔دیکھو)۔

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّٰتِ ٱلنَّعِيمِ ۝٣٤ أَفَنَجْعَلُ ٱلْمُسْلِمِينَ كَٱلْمُجْرِمِينَ ۝٣٥
مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝٣٦ أَمْ لَكُمْ كِتَٰبٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ۝٣٧ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ۝٣٨ أَمْ
لَكُمْ أَيْمَٰنٌ عَلَيْنَا بَٰلِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ۝٣٩ سَلْهُمْ أَيُّهُم
بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ۝٤٠ أَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ فَلْيَأْتُوا۟ بِشُرَكَآئِهِمْ إِن كَانُوا۟ صَٰدِقِينَ ۝٤١ يَوْمَ
يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى ٱلسُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝٤٢ خَٰشِعَةً أَبْصَٰرُهُمْ
تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا۟ يُدْعَوْنَ إِلَى ٱلسُّجُودِ وَهُمْ سَٰلِمُونَ ۝٤٣ فَذَرْنِى وَمَن
يُكَذِّبُ بِهَٰذَا ٱلْحَدِيثِ ۖ سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ۝٤٤ وَأُمْلِى لَهُمْ ۚ
إِنَّ كَيْدِى مَتِينٌ ۝٤٥ أَمْ تَسْـَٔلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ۝٤٦ أَمْ عِندَهُمُ ٱلْغَيْبُ
فَهُمْ يَكْتُبُونَ ۝٤٧ فَٱصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ ٱلْحُوتِ إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ
مَكْظُومٌ ۝٤٨ لَّوْلَآ أَن تَدَٰرَكَهُۥ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِۦ لَنُبِذَ بِٱلْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ۝٤٩ فَٱجْتَبَٰهُ
رَبُّهُۥ فَجَعَلَهُۥ مِنَ ٱلصَّٰلِحِينَ ۝٥٠ وَإِن يَكَادُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَٰرِهِمْ

[1] اقول القدر تدبیر الامر والظاہر ان بمعنی المراد السفر وذا النجی لانہ یقال ہو ماردای معتزل وتخ وحی جریدای متفرد اما العزتہ اولقلتہ ولکن لم ارا لجرد بمعنی السفر دوالنجی موجودۃ واللہ اعلم ۱۲

لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ۝ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِينَ ۝

ترجمہ: بیشک پرہیزگاروں کے لئے ان کے رب کے نزدیک آسائش کی جنتیں ہیں کیا ہم فرمانبرداروں کو نافرمانوں کے برابر کردیں گے تم کو کیا ہوا تم کیسا فیصلہ کرتے ہو کیا تمہارے پاس کوئی (آسمانی) کتاب ہے جس میں پڑھتے ہو کہ اس میں تمہارے لئے وہ چیز (لکھی) ہے جس کو تم پسند کرتے ہو کیا ہمارے ذمہ کچھ قسمیں چڑھی ہوئی ہیں جو تمہاری خاطر سے کھائی گئی ہوں اور قسمیں قیامت تک باقی رہنے والی ہوں (جن کا مضمون یہ ہو) کہ تم کو وہ چیزیں ملیں گی جو تم فیصلہ کررہے ہو (یعنی ثواب وجنت) ان سے پوچھئے کہ ان میں اس کا کون ذمہ دار ہے کیا ان کے ٹھہرائے ہوئے کچھ شریک (خدائی) ہیں سو ان کو چاہئے کہ یہ اپنے ان شریکوں کو پیش کریں اگر یہ سچے ہیں وہ دن یاد کرنے کے قابل ہے) جس دن کہ ساق کی تجلی فرمائی جائے گی اور سجدہ کی طرف لوگوں کو بلایا جاوے گا سو یہ (کافر) لوگ سجدہ نہ کرسکیں گے (اور) ان کی آنکھیں (مارے شرمندگی کے) جھکی ہوں گی (اور) وجہ اس کی یہ ہے کہ) یہ لوگ (دنیا میں) سجدہ کی طرف بلائے جایا کرتے تھے اور وہ صحیح سالم تھے (یعنی اس پر قادر تھے تو مجھ کو اور جو اس کام کو جھٹلاتے ہیں ان کو (اس حال موجود پر) رہنے دیجئے ہم ان کو بتدریج (جہنم) کی طرف لئے جارہے ہیں اس طور پر کہ (ان کو خبر بھی نہیں اور (دنیا میں عذاب کرڈالنے سے) ان کو مہلت دیتا ہوں بیشک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے کیا آپ ان سے کچھ معاوضہ مانگتے ہیں کہ وہ اس تاوان سے دبے جاتے ہیں (اس لئے آپ کی طاعت سے نفرت ہے) یا ان کے پاس غیب (کا علم) ہے کہ (اس کو) لکھ لیا کرتے ہیں تو آپ اپنے رب کی اس تجویز پر صبر سے بیٹھے رہئے اور (تنگدلی میں) مچھلی (کے پیٹ میں جانے) والے (پیغمبر یونسؑ) کی طرح نہ ہوجائے جبکہ یونس نے دعا کی اور وہ غم سے گھٹ رہے تھے اگر خداوندی احسان ان کی دستگیری نہ کرتا تو وہ (جس) میدان (میں مچھلی کے پیٹ سے نکال کر ڈالے گئے تھے اسی میں بدحالی کے ساتھ ڈالے جاتے (دستگیری سے مراد قبول توبہ ہے) پھر ان کے رب نے ان کو (اور زیادہ) برگزیدہ کرلیا اور ان کو صالحین میں سے کردیا اور یہ کافر جب قرآن سنتے ہیں تو (شدت عداوت سے) ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا آپ کو اپنی نگاہوں سے پھسلا کر گرادیں گے اور اسی عداوت سے آپ کی نسبت) کہتے ہیں کہ یہ مجنون ہیں حالانکہ یہ قرآن (جس کے ساتھ آپ تکلم فرماتے ہیں) تمام جہان کے واسطے نصیحت ہے۔

پرہیزگاروں کا مرتبہ

تفسیر: پرہیزگاروں ہی کیلئے ان کے پروردگار کے یہاں عیش کے باغ ہیں (نہ کافروں کیلئے ورنہ مسلمانوں کا کافروں کے مانند ہونا لازم آئے گا) پس کیا ہم فرمانبرداروں کو جرائم پیشہ لوگوں کے مانند کردینگے (یہ نہیں ہوسکتا۔

کافروں کی غلط فہمی کا ازالہ

اے کافرو! تمہیں کیا ہوا تم کیسا فیصلہ کرتے ہو (کہ اپنے کو جنتوں کا مستحق قرار دیتے ہو) کیا تمہارے پاس کوئی (آسمانی) کتاب

ہے جس میں تم پڑھتے ہو کہ اس میں تمہارے لئے وہ چیزیں ہیں جن کو تم پسند کرو۔ یا تمہارے لئے ہمارے اوپر قیامت تک پکی قسمیں ہیں کہ تمہیں وہی ملے گا کہ جو تم تجویز کرو (اے رسول) آپ ان سے پوچھئے کہ ان میں اس کا کون ذمہ دار ہے (کہ خدا انہیں وہی دے گا جو وہ چاہیں گے) کیا ان کے لئے اور معبود ہیں (جو خدا سے زبردستی انہیں وہ چیزیں دلا دیں گے۔ یا خود دلا دیں گے) اگر وہ (اس میں) سچے ہیں تو وہ اپنے معبودوں کو لائیں جس روز پنڈلی کھولی جائیگی (یعنی حق تعالیٰ اپنی پنڈلی کھولیں گے کما فی الجمسین) اور ان کو سجدہ کیلئے کہا جائے گا جس پر وہ (سجدہ) نہ کر سکیں گے۔ اس روز ان پر یوں ذلت چھائی ہوگی کہ ان کی آنکھیں نیچی ہوں گی (اور وہ ندامت اور خوف کے سبب آنکھ نہ اٹھا سکیں گے) اور (سجدہ نہ کرنے کی وجہ یہ کہ) ان کو ایسی حالت میں سجدہ کیلئے کہا جاتا تھا کہ وہ اچھے خاصے تھے (لیکن وہ سجدہ نہ کرتے تھے۔ پس اس کی سزا میں آج ان کو سجدہ کی قوت نہ دی جائے گی۔

کافروں کے سلسلہ میں ہدایت ربانی

پس (اے رسول) آپ مجھے اور ان لوگوں کو اور جو اس بات (قرآن) کو جھٹلاتے ہیں چھوڑ دیجئے (ہم آپ نمٹ لیں گے۔ چنانچہ) ہم انہیں اس طرح رفتہ رفتہ پکڑیں گے کہ انہیں علم بھی نہ ہوگا۔ اور ابھی ہم انہیں مہلت دے رہے ہیں۔ یقیناً ہماری تدبیر بڑی مضبوط ہے (جس کو وہ ہرگز نہیں توڑ سکتے۔ لہٰذا انہیں لامحالہ اس کا شکار ہونا پڑے گا اے رسول آخر ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ یہ مانتے نہیں) کیا آپ ان سے کچھ مانگتے ہیں کہ وہ تاوان کے بوجھ میں دبے جاتے ہیں (اور اس لئے وہ اسے نہیں مانتے) یا ان کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ اسے لکھتے ہیں (اور اس وجہ سے انہیں آپ کی باتوں کا جھوٹا ہونا اور اپنا سزا سے محفوظ ہونا وغیرہ امور معلوم ہیں۔ اور اس لئے وہ آپ کی باتوں کو نہیں مانتے۔ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی نہیں۔ پھر بجز ناحق مخالفت کے اور اس کا منشا کیا ہوسکتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر کی تلقین

پس آپ اپنے پروردگار کے حکم کیلئے (یعنی اس کے انتظار میں) صبر کیجئے اور ایسے نہ ہو جائے جیسے مچھلی والا (یونسؑ) تھا کہ اس نے سخت کبیدہ ہو کر اپنے پروردگار کو (اپنی قوم کے عذاب کیلئے) پکارا (اور جب عذاب میں دیر ہوئی تو بلا اجازت اپنی قوم کو چھوڑ کر چل دیا۔ کیونکہ ان کا یہ فعل حق تعالیٰ کو ناپسند تھا۔ چنانچہ) اگر اس کے پروردگار کا انعام اس کی دستگیری نہ کرتا تو وہ (مچھلی کے پیٹ سے) میدان میں مذموم ہونے کی حالت میں پھینکا جاتا (یعنی ان کی تسبیح کی وجہ سے ان کو مچھلی کے پیٹ سے تو نجات مل جاتی مگر مقبولیت حاصل نہ ہوتی اور یہ حق تعالیٰ کا انعام تھا کہ ان کو نجات کے ساتھ مقبولیت بھی حاصل ہوگئی) چنانچہ ان کے پروردگار نے انہیں منتخب کرلیا اور ان کو نیکوں میں سے بنا دیا (خلاصہ یہ کہ آپ یونسؑ کی طرح بے صبری اور عدم استقلال ظاہر نہ کریں۔ کیونکہ یہ حق تعالیٰ کو نہایت ناپسند ہے۔ جیسا کہ آپ کو یونسؑ کے واقعہ سے معلوم ہو چکا ہے)۔

کافروں کا غصہ قرآن سن کر

اور جب کہ ان لوگوں نے قرآن سنا تو یہ لوگ (آپ کو یوں تیز نظروں سے گھورتے تھے کہ) ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اب آپ کو اپنی نظروں سے پھسلا کر گرا دیں گے اور کہتے ہیں کہ یہ ضرور دیوانہ ہے۔ حالانکہ (واقعہ یہ ہے کہ) وہ محض نصیحت ہے تمام عالم کیلئے (اور اس لئے اس سے ان کا خفا ہونا) اور آپ کی شان میں ایسی گستاخی کرنا نہایت بری بات ہے۔

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَاقَّةُ ﴿۱﴾ مَا الْحَاقَّةُ ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَاقَّةُ ﴿۳﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ﴿۴﴾ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ﴿۵﴾ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿۶﴾ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿۷﴾ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ ﴿۸﴾ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿۹﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿۱۰﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِى الْجَارِيَةِ ﴿۱۱﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِىَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿۱۶﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿۱۷﴾ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾

ترجمہ: سورۃ الحاقہ مکہ میں نازل ہوئی اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان ہیں نہایت رحم والے ہیں۔ وہ ہونے والی چیز کیسی کچھ ہے وہ ہونے والی چیز اور ان کو کچھ خبر ہے کہ کیسی کچھ ہے وہ ہونے والی چیز ثمود اور عاد نے اس کھڑکھڑانے والی چیز (یعنی قیامت کی) تکذیب کی سو ثمود ایک زور کی آواز سے ہلاک کر دیئے گئے اور عاد جو تھے سو وہ ایک تیز و تند ہوا سے ہلاک کئے گئے جس کو اللہ تعالیٰ نے ان پر سات رات اور آٹھ دن متواتر مسلط کر دیا تھا سو (اے مخاطب اگر) تو (اس وقت وہاں موجود ہوتا تو) اس قوم کو اس طرح گرا ہوا دیکھتا کہ گویا وہ گری ہوئی کھجوروں کے تنے (پڑے) ہیں سو کیا تجھ کو ان میں کوئی بچا ہوا نظر آتا ہے (یعنی بالکل استیصال ہو گیا) اور اسی طرح فرعون نے اور اس سے پہلے لوگوں نے اور (قوم لوط کی) کٹی ہوئی بستیوں نے بڑے بڑے قصور کئے (یعنی کفر و شرک اس پر ان کے پاس رسول بھیجے گئے سو انہوں نے اپنے رب کے رسول کا کہنا مانا تو ان کو اللہ نے بہت سخت پکڑا یعنی ہم نے جب کہ نوح کے وقت میں) پانی کو طغیانی ہوئی تم کو کشتی میں سوار کیا (اور باقیوں کو غرق کر دیا) تا کہ ہم اس کے معاملہ کو تمہارے لئے یادگار (اور عبرت) بنائیں اور یاد رکھنے والے کان اس کو یاد رکھیں پھر جب صور میں یکبارگی پھونک ماری جائے گی (مراد نفخہ اولیٰ ہے) اور (اس وقت) زمین اور

پہاڑ (اپنی جگہ سے) اٹھائے جاویں گے پھر دونوں ایک ہی دفعہ میں ریزہ ریزہ کر دیئے جاویں گے تو اس روز ہونے والی چیز ہو پڑے گی اور آسمان پھٹ جاوے گا (اور وہ آسمان) اس روز بالکل بودا ہوگا اور فرشتے جو آسمان پر پھیلے ہوئے ہیں اس کے کناروں پر آ جاویں گے اور آپ کے پروردگار کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے جس روز خدا کے روبرو (حساب کے واسطے تم پیش کئے جاؤ گے اور تمہاری کوئی بات (اللہ تعالیٰ سے) پوشیدہ نہ ہوگی۔

قیامت اور اس کے انکار کا انجام

تفسیر: ہونہار (یعنی ہونے والی اور نہ ٹلنے والی قیامت) کیا چیز ہے۔ وہ ہونہار اور تو کیا جانے کیا چیز ہے۔ وہ وہ ہونہار (جو تو بتلائے کیونکہ وہ تیرے علم سے باہر ہے اور اسے ہم ہی جانتے ہیں تو اسے کما حقہ نہیں جان سکتا۔ وہ کھڑکانے والی ہے جو کہ تمام خواب عدم میں سونے والوں کو نیند سے چونکا کر میدان میں لا کھڑا کریں گے) قوم ثمود اور قوم عاد نے اس کھڑکانے والی کو جھٹلایا۔ تو (ان کا حشر یہ ہوا کہ) ثمود تو ایک حد سے بڑھی ہوئی آفت (یعنی زلزلہ) سے ہلاک کئے گئے۔ رہی قوم عاد سو وہ لوگ ایک ایسی تیز آندھی سے ہلاک کئے گئے جو کسی کے بس میں آنے والی نہ تھی۔ جس کو ہم نے ان پر پیہم سات رات اور آٹھ دن مسلط رکھا۔ جس کا انجام یہ ہوا کہ اب تو لوگوں[1] کو اس (زمین) میں (یا آندھی میں) یوں بچھڑے پڑے ہوئے دیکھتا ہے جیسے کھجوروں کے اندر سے کھوکھلے تنے (جو آندھی کے دیکھنے کو برداشت نہیں کر سکتے) پس (اب تو بتا) کیا تو ان کیلئے کوئی باقی رہنے والی چیز دیکھتا ہے (ہرگز نہیں۔ بلکہ ان کا پورے طور پر خاتمہ کر دیا گیا ہے)۔

گزشتہ اقوام کا حشر: اور فرعون اور اس سے پہلے والوں اور الٹی بستیوں نے بھی جرم کا ارتکاب کیا تھا۔ اور اپنے پروردگار کے فرستادے کی نافرمانی کی تھی۔ سو اس نے ان کو بھی سخت پکڑا تھا (پس تم ان واقعات کو سوچو اور ان سے عبرت حاصل کرو۔ اور انکار قیامت اور رسول کی نافرمانی سے باز آؤ۔ دیکھو) جب (نوح کے زمانہ میں) پانی کی طغیانی ہوئی تھی تو ہم نے تمہیں (اصلاب آباء میں) کشتی میں سوار کیا تھا۔ تا کہ ہم اس (کشتی) کو تمہارے لئے یاددہانی بنائیں۔ اور یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں (پس تم اس کشتی کو یاد کرو۔ اور جو نصیحت وہ تمہیں دیتی ہے اسے بسماع قبول سنو اور یاد رکھو)۔

صور اسرافیل: سو جس وقت صور میں ایک مرتبہ پھونک ماری جائے گی۔ اور زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر ایک ہی مرتبہ دے مارا گیا ہوگا جس پر اس روز وہ واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہو جائے گی۔ اور آسمان پھٹ گیا ہوگا۔ کیونکہ وہ اس روز نہایت بودا ہوگا۔ اور فرشتے اس کے اطراف پر ہوں گے (جیسے کوئی فوج کسی مقام کا محاصرہ کئے ہوتی ہے یا اس وجہ سے کہ آسمان بیچ میں سے پھٹ چکا ہوگا۔ اور کنارے باقی ہوں گے واللہ اعلم بالصواب) اور تیرے پروردگار کے تخت کو اس روز اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے پس (جس وقت یہ تمام واقعات ہوں گے) اس روز تم (اپنے رب کے حضور میں) یوں پیش کئے جاؤ گے کہ تمہاری کوئی چھپی چیز اس سے پوشیدہ نہ ہوگی۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ ﴿۱۹﴾ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ
حِسَابِیَهْ ﴿۲۰﴾ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿۲۱﴾ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿۲۲﴾ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ﴿۲۳﴾ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا

[1] یہ معنی بنا بر حکایت حال کے ہیں ورنہ واقعہ ماضی ہے ۱۲

هَنِيٓـًٔۢا بِمَآ أَسْلَفْتُمْ فِى ٱلْأَيَّامِ ٱلْخَالِيَةِ ۝ وَأَمَّا مَنْ أُوتِىَ كِتَٰبَهُۥ بِشِمَالِهِۦ فَيَقُولُ
يَٰلَيْتَنِى لَمْ أُوتَ كِتَٰبِيَهْ ۝ وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝ يَٰلَيْتَهَا كَانَتِ ٱلْقَاضِيَةَ ۝ مَآ
أَغْنَىٰ عَنِّى مَالِيَهْ ۝ هَلَكَ عَنِّى سُلْطَٰنِيَهْ ۝ خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ۝ ثُمَّ ٱلْجَحِيمَ
صَلُّوهُ ۝ ثُمَّ فِى سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَٱسْلُكُوهُ ۝ إِنَّهُۥ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ
ٱلْعَظِيمِ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ ٱلْمِسْكِينِ ۝ فَلَيْسَ لَهُ ٱلْيَوْمَ هَٰهُنَا حَمِيمٌ ۝ وَلَا
طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ۝ لَّا يَأْكُلُهُۥٓ إِلَّا ٱلْخَٰطِـُٔونَ ۝

ترجمہ: پھر (نامہ اعمال) ہاتھ میں دیئے جائیں گے تو) جس شخص کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ تو خوشی کے مارے آس پاس والوں سے) کہے گا کہ لو میرا نامہ اعمال پڑھو میرا تو پہلے ہی سے اعتقاد تھا کہ مجھ کو میرا حساب پیش آنے والا ہے غرض وہ شخص پسندیدہ عیش یعنی بہشت بریں میں ہوگا جس کے میوے (اس قدر) جھکے ہوں گے (کہ جس حالت میں چاہیں گے لے لیں گے اور حکم ہوگا کہ) کھاؤ اور پیو مزہ کے ساتھ ان اعمال کے صلہ میں جو تم نے گذشتہ ایام (یعنی زمانہ قیام (دنیا) میں کئے ہیں اور جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا سو وہ (نہایت حسرت سے) کہے گا کہ کیا اچھا ہوتا کہ مجھ کو میرا نامہ عمل ہی نہ ملتا اور مجھ کو یہ بھی خبر نہ ہوئی کہ میرا حساب کیا ہے کیا اچھا ہوتا کہ موت (اولیٰ) ہی خاتمہ کر چکتی افسوس میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا میرا جاہ (بھی) مجھ سے گیا گزرا ایسے شخص کے لئے فرشتوں کو حکم ہوگا کہ) اس شخص کو پکڑو اور اس کو طوق پہنا دو پھر دوزخ میں اس کو داخل کرو پھر ایک ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستر گز ہے اس کو جکڑ دو یہ شخص خدائے بزرگ پر ایمان نہ رکھتا تھا اور (خود تو کسی کو کیا دیتا اوروں کو بھی) غریب آدمی کے کھلانے کی ترغیب نہ دیتا تھا (اس لئے مستحق عذاب ہوا) سو آج اس شخص کا نہ کوئی دوست دار ہے اور نہ اس کو کوئی کھانے کی چیز نصیب ہے بجز زخموں کے دھوون کے جس کو بجز بڑے گنہگاروں کے کوئی نہ کھاوے گا۔

دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ

تفسیر: پس جس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا ہوگا جس پر وہ (جوش مسرت میں) کہے گا کہ لو (صاحبو!) میرا نامہ اعمال پڑھو (دیکھو کیسا اچھا ہے۔ اجی) میں تو سمجھے ہوئے تھا کہ مجھے میرے حساب سے سابقہ پڑنا ہے (چنانچہ وہی ہوا) سو وہ تو اس عالی شان باغ میں جس کے میوے جھکے ہوئے ہوں گے ایک پسندیدہ زندگانی میں ہوگا۔ چنانچہ ان لوگوں سے کہا گیا ہوگا کہ خدا ہضم کرے۔ تم اپنے ان اعمال کے سبب جو تم نے گزشتہ دنوں میں کئے ہیں خوب کھاؤ پیو (اور اس لئے وہ خوب کھاتے پیتے اور چین کرتے ہوں گے)۔

نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں

رہا وہ جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا گیا ہوگا۔ جس پر وہ کہے گا کہ اے کاش مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا گیا ہوتا۔ اور مجھے نہ

معلوم ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ اے کاش وہ (پہلی موت) ہی فیصلہ کن ہوتی (اور اسکے بعد یہ حساب کتاب کا جھگڑا نہ ہوتا۔ ہائے رے) میرا تو مال بھی میرے کام نہ آیا۔ میری قوت بھی مجھ سے جاتی رہی (اس کی حالت یہ ہوگی کہ فرشتوں سے کہا جائے گا کہ) پکڑو اسے۔ پھر اسے دوزخ میں داخل کرو۔ اس کے بعد اسے اس زنجیر میں پرو دو جس کی پیمائش ستر ہاتھ ہے کیونکہ وہ نہ عظیم الشان خدا کو مانتا تھا اور نہ (کسی کو) محتاج کے کھانے پر ابھارتا تھا (خود کھلانا تو درکنار) لہٰذا آج یہاں نہ اس کا کوئی دوست ہے، نہ اس کے لئے کھانا ہے۔ بجز زخموں کے دھوون کے (یا اسی قسم کے اور کھانوں کے جیسے زقوم وغیرہ) جس کو جرائم پیشہ لوگ ہی کھائیں گے (الغرض یہ مختصر حالات تھے قیامت کے جن سے تم کو عبرت حاصل کرنا چاہیے لیکن تم ان کا انکار کرو گے اور ان باتوں کو تراشیدہ بتاؤ گے۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۴۰﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾

ترجمہ: پھر (بعد بیان مضمون مجازاۃ کے) میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی بھی جن کو تم دیکھتے ہو اور ان چیزوں کو بھی جن کو تم نہیں دیکھتے کہ یہ قرآن (اللہ کا) کلام ہے ایک معزز فرشتہ کا لایا ہوا (پس جس پر آیا وہ ضرور رسول ہے) اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے (جیسا کہ کفار آپ کو شاعر کہتے تھے مگر تم بہت کم ایمان لاتے ہو اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے (جیسا بعض کفار آپ کو کہتے تھے مگر) تم بہت کم سمجھتے ہو (بلکہ) رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا کلام ہے اور اگر یہ (پیغمبر) ہمارے ذمہ کچھ (جھوٹی) باتیں لگا دیتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑتے پھر ہم ان کی رگ دل کاٹ ڈالتے پھر تم میں کوئی ان کا اس سزا سے بچانے والا بھی نہ ہوتا اور بیشک یہ قرآن متقیوں کے لئے نصیحت ہے اور ہم کو معلوم ہے کہ تم میں بعضے تکذیب کرنے والے بھی ہیں (پس ہم ان کو اس کی سزا دیں گے) اور اس اعتبار سے) یہ قرآن کافروں کے حق میں موجب حسرت ہے اور یہ قرآن تحقیقی بات ہے سو (جس کا یہ کلام ہے اپنے (اس) عظیم الشان پروردگار کے نام کی تسبیح کیجئے۔

قول رسول کی اہمیت

تفسیر: سو میں کہتا ہوں کہ) نہیں (یہ بات نہیں) میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی جن کو تم دیکھتے ہو۔ اور جن کو تم نہیں دیکھتے کہ یہ ایک معزز رسول کا قول ہے (جو کہ وہ بحیثیت رسول ہونے کے کہتا ہے) اور ایک شاعر کا قول نہیں ہے (لیکن افسوس ہے کہ) تم بہت کم

مانتے ہو۔ اور نہ کسی کاہن کا قول ہے (مگر افسوس کہ) تم بہت کم نصیحت مانتے ہو۔

کتاب اللہ میں تحریف پر نگرانی کی شدت

درحقیقت یہ رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔ اور اگر وہ کوئی بات[1] بھی ہماری طرف سے بنا کر کہتا تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑتے (جیسے کہ جلادوں کا گردن مارنے کے وقت قاعدہ ہے) پھر اس کی رگ دل کاٹ دیتے۔ اور تم میں سے کوئی ہمیں اس سے روک نہ سکتا تھا (الغرض وہ بنائی ہوئی بات نہیں ہے۔ بلکہ وہ خدا کی نازل کی ہوئی ہے) اور وہ پرہیزگاروں کیلئے ایک نصیحت ہے۔ اور یہ ہم ضرور جانتے ہیں کہ تم میں کچھ اس کو جھٹلانے والے بھی ہیں (پس ہم انہیں اس کی سزا دیں گے) اور نہ ماننے والوں کے حق میں ایک بڑے پچھتائے کی چیز ہے۔ اور وہ بالکل یقینی ہے (جس میں ذرا بھی شبہ کی گنجائش نہیں) پس (اے رسول) آپ اپنے عظیم الشان پروردگار کے نام سے (اس کی) تسبیح کیجئے کہ اس نے آپ کو ایسی بڑی دولت دی۔

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝١ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۝٢ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝٣
تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝٤ فَاصْبِرْ
صَبْرًا جَمِيْلًا ۝٥ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝٦ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝٧ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝٨
وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝٩ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝١٠ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۭ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ
لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۢ بِبَنِيْهِ ۝١١ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝١٢ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۝١٣
وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝١٤ كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى ۝١٥ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝١٦ تَدْعُوْا مَنْ
اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝١٧ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۝١٨ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝١٩ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ
جَزُوْعًا ۝٢٠ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝٢١ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝٢٢ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ
دَآئِمُوْنَ ۝٢٣ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝٢٤ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝٢٥ وَالَّذِيْنَ
يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝٢٦ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝٢٧ اِنَّ

[1] جاننا چاہیے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہمارا رسول باوجود رسول ہونے کے ایسی خیانت کرتا کہ ہماری طرف سے کوئی جعلی حکم بنالیتا تو چونکہ یہ ایک رسول نائب الرسالۃ کیلئے ناقابل معافی جرم تھا اس لئے ہم اس کی گردن مار دیتے۔ اور یہ مطلب نہیں کہ جو کوئی خدا پر افترا کرے اس کا ہلاک کیا جانا ضروری ہے۔ کیونکہ ہزاروں مفتری علی اللہ دنیا میں موجود ہیں لیکن ان کو ہلاک نہیں کیا گیا۔ پس اس سے غلام احمد کا اپنی رسالت پر استدلال سراسر تحریف قرآن ہے۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا ۱۲

عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿۲۸﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حٰفِظُونَ ﴿۲۹﴾ إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿۳۰﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْعٰدُونَ ﴿۳۱﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُونَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَائِمُونَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِينَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿۳۴﴾ أُولٰئِكَ فِي جَنّٰتٍ مُّكْرَمُونَ ﴿۳۵﴾

ترجمہ: سورۂ معارج مکہ میں نازل ہوئی اس میں چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ایک درخواست کرنے والا (براہ انکار) اس عذاب کی درخواست کرتا ہے جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے (اور) جس کا کوئی رفع کرنے والا نہیں (اور) جو اللہ کی طرف سے واقع ہوگا جو کہ سیڑھیوں کا (یعنی آسمانوں کا) مالک ہے (جن سیڑھیوں سے) فرشتے اور (اہل ایمان کی) روحیں اس کے پاس چڑھ کر جاتی ہیں (اور وہ عذاب) ایسے دن میں ہوگا جس کی مقدار (دنیا کے پچاس ہزار سال (کی برابر) ہے تو آپ (ان کی مخالفت پر صبر کیجئے (اور صبر بھی ایسا جس میں شکایت کا نام نہ ہو یہ لوگ اس دن کو (بوجہ اعتقاد نفی کے وقوع سے) بعید دیکھ رہے ہیں اور ہم اس کو (وقوع سے) قریب دیکھ رہے ہیں (وہ عذاب اس دن واقع ہوگا) جس دن (کہ) آسمان رنگ میں) تیل کی تلچھٹ کی طرح ہو جاوے گا اور (اس روز) پہاڑ رنگین اون کی طرح (جو کہ دھنی ہوئی ہو ہو جاویں گے (یعنی دوڑتے پھریں گے اور اس روز کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا باوجودیکہ ایک دوسرے کو دکھا بھی دیا جائے گا اور اس روز مجرم (یعنی کافر) اس بات کی تمنا کرے گا کہ اس روز کے عذاب سے چھوٹنے کے لئے اپنے بیٹوں کو اور بیوی کو اور بھائی کو اور کنبہ کو جن میں وہ رہتا تھا اور تمام اہل زمین کو اپنے فدیہ میں دیدے پھر یہ (فدیہ میں دیدینا) اس کو عذاب سے) بچالے یہ ہرگز نہ ہوگا (بلکہ) وہ آگ ایسی شعلہ زن ہے جو (کھال) تک) اتار دے گی (اور) وہ اس شخص کو (خود) بلاوے گی جس نے (دنیا میں حق سے) پیٹھ پھیری ہوگی اور (اطاعت سے) بیرخی کی ہوگی اور (مال جمع کیا ہوگا پھر اس کو اٹھا اٹھا رکھا ہوگا انسان کم ہمت پیدا ہوا ہے (یعنی) جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو (حد اباحت سے زیادہ) جزع فزع کرنے لگتا ہے اور جب اس کو فارغ البالی ہوتی ہے تو (حقوق ضروریہ سے) بخل کرنے لگتا ہے مگر وہ نمازی (یعنی مومن) جو اپنی نماز پر برابر توجہ رکھتے ہیں (اور) ظاہراً یا باطناً دوسری طرف توجہ نہیں کرتے) اور جن کے مالوں میں سوالی اور بے سوالی سب کا حق ہے اور جو قیامت کے دن کا اعتقاد رکھتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں اور واقعی ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں (یہ جملہ معترضہ کے طور پر ہے) اور جو اپنی شرمگاہوں کو (حرام سے) محفوظ رکھنے والے ہیں لیکن اپنی بیبیوں سے یا اپنی (شرعی) لونڈیوں سے (حفاظت نہیں کرتے) کیونکہ ان پر (اس میں) کوئی الزام نہیں ہاں جو اس کے علاوہ (اور جگہ شہوت رانی

کا) طلب گار ہوا ایسے ہی لوگ حد (شرعی) سے نکلنے والے ہیں اور جو اپنی (سپردگی میں لی ہوئی) امانتوں اور اپنے عہد کا خیال رکھنے والے ہیں اور جو اپنی گواہیوں کو ٹھیک ٹھیک ادا کرتے ہیں اور جو اپنی (فرض) نمازوں کی پابندی کرتے ہیں (بس) ایسے لوگ بہشتوں میں عزت سے داخل ہوں گے۔

قیامت یقینی ہے

تفسیر: ایک درخواست کرنے والے نے اس عذاب کی درخواست کی جو اس خدا کی جانب سے جو کہ بہت سے زینوں والا (یعنی بہت بالاتر) ہے جس تک[1] فرشتے اور روح (باایں ہمہ سرعت سیر) اس ایک دن میں چڑھ سکتے ہیں جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہو۔ کافروں کیلئے یوں واقع ہونے والا ہے کہ اس کو کوئی دفع کرنے والا نہیں (اور چونکہ اس درخواست کا منشا حقیقت میں انکار ہے اس عذاب کا اس لئے یہ صریح توہین ہے اس عالی شان خدا کی) پس آپ (ان کی اس گستاخی پر) اچھا صبر کیجئے (جو کہ قاعدہ کے اندر ہو) یہ لوگ تو اسے بہت دور (اور ناممکن الوقوع) سمجھتے ہیں۔ اور ہم اسے بہت قریب دیکھ رہے ہیں۔

قیامت کے اثرات

نیز (گو اس وقت وہ عذاب کی درخواست کرتا ہے لیکن جس روز آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی مانند اور پہاڑ دھنی ہوئی اون کی مانند ہو جائیں گے۔ اور دوستوں کی بات نہ پوچھی جائے گی۔ حالانکہ[2] وہ ایسے دوست ہوں گے جو (ناشناختہ نہ ہوں گے بلکہ) ان کو پہچنوائے جائیں گے۔ تو اس روز یہ مجرم[3] اس کی خواہش کرے گا کہ کاش وہ اپنے بیٹے اور بیوی اور بھائی۔ اور اپنا وہ سارا کنبہ جس میں وہ رہتا ہے اور جو روئے زمین پر ہیں۔ سب کو دے کر اس دن کے عذاب سے چھوٹ جائے پھر (وہ اگر ایسا کرے بھی تو) کیا[4] وہ اسے نجات دیدے گا۔ ہرگز نہیں (بلکہ) وہ کھال[5] اتارنے والی آگ ان تمام لوگوں کو بلا رہی ہے جنہوں نے (حق کو) پیٹھ دی اور اس سے منہ پھیر ا اور (مال) جمع کیا۔ پھر اسے سینت کے رکھا۔ (پس وہ اس سے نہیں بچ سکتا)۔

عام انسانی سرشت

بیشک انسان کو گھبرا جانے والا اور بخیل یعنی تکلیف پہنچنے کے وقت سخت گھبرا جانے والا (کہ اس وقت جو کچھ اس سے مانگو سب دینے کو تیار ہوتا ہے) اور بھلائی پہنچنے کے وقت سخت بخیل (کہ کسی کو کوڑی نہ دے) پیدا کیا گیا ہے (جیسا کہ تم کو مجرم مذکور کی حالت سے معلوم ہو چکا ہے کہ وہ دنیا میں کسی کو کچھ دینا پسند نہ کرتا تھا۔ اور آخرت میں عذاب کو دیکھ کر سب کچھ دینے کو تیار ہے)۔

مومن انسان کا حال

الغرض یہ حالت ہے مجرمین کی) باستثناء ان نمازیوں کے جو اپنی نماز پر قائم ہیں اور جن کے مالوں میں منگتے اور بے رزقی کا حق مقرر ہے اور جو

---

[1] هذا ای تفردت به وهو الحق انشاء الله ۱۲ [2] اقول هو منصوب علی الحال لاعلی المفعولیة کماظنو لیکن یسال تو مبنی لافاعل ہے اور یہ ترکیب موقوف ہے اس کے مبنی للمفعول ہونے پر ۱۲ [3] اقول حملت اللام علی العهد ای السائل بعذاب وهو نسب والله اعلم ۱۲ [4] هذا اولی من التفسیر المشهور لامة علی ذلک التفسیر لایظهر لقوله ثم ینجیه کثیر فائدة لان معنی الانجام مفهوم من قوله یفتدی ولا معنی ثم بخلاف ماقلنا فافهم ۱۲ [5] اقول لظی امامنصوب علی الله من الضمیر اوعلی الحالیة ان کان الضمیر معینا اوعلی التمیز ان کان بهما نزاعة صفة للظی وتدعو خبران والله اعلم وعلمه اتم واحکم ۱۲

کہ جزاء کے دن (یعنی روز قیامت) کو سچا جانتے ہیں۔ اور جو کہ اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں (کیونکہ) ان کے رب کا عذاب اس قابل نہیں کہ آدمی اس سے بے فکر ہو جائے۔ اور جو کہ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن اپنی بیوی پر اور ان عورتوں پر جو شرعاً ان کی ملک ہیں (حفاظت کی ضرورت نہیں) کیونکہ (ان کے باب میں) ان پر کوئی ملامت نہیں۔ پس جو کوئی ان کے علاوہ (اور عورتوں کا) خواہاں ہو تو وہ لوگ سراسر حد سے بڑھ جانے والے ہیں (اور اس لئے وہ قابل ملامت ہیں) اور (باستثناء ان لوگوں کے) جو اپنی امانتوں کا (جو ان کے پاس دوسروں کی رکھی ہوئی ہیں) اور اپنے عہد کا لحاظ رکھتے ہیں۔ اور جو کہ اپنی گواہیوں پر قائم ہیں (اور ان سے ہٹتے نہیں) اور جو لوگ اپنی نماز کی نگہداشت رکھتے ہیں (اور اسے وقت پر ادا کرتے ہیں کہ ان کی یہ حالت نہیں۔ چنانچہ) ان لوگوں کی (آخرت کے) باغوں میں عزت افزائی کی جائے گی۔

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾ كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾

ترجمہ: تو کافروں کو کیا ہوا کہ (ان مضامین کی تکذیب کرنے کے لئے) آپ کی طرف کو داہنے اور بائیں سے جماعتیں بن بن کر دوڑے آرہے ہیں کیا ان میں ہر شخص اس کی ہوس رکھتا ہے کہ وہ آسائش کی جنت میں داخل کر لیا جاوے گا یہ ہرگز نہ ہوگا ہم نے ان کو ایسی چیز سے پیدا کیا ہے جس کی ان کو خبر ہے پھر دوسری طور پر وقوع قیامت کے لئے میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے مالک کی کہ ہم اس پر قادر ہیں کہ (دنیا ہی میں) ان کی جگہ ان سے بہتر لوگ لے آئیں (یعنی پیدا کر دیں) اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں تو آپ ان کو اسی شغل اور تفریح میں رہنے دیجئے یہاں تک کہ ان کو اپنے اس دن سے سابقہ واقع ہو جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے جس دن یہ قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑیں گے جیسے کسی پرستش گاہ کی طرف دوڑتے جاتے ہیں اور ان کی آنکھیں (مارے شرمندگی کے) نیچے کو جھکی ہوں گی (اور) ان پر ذلت چھائی ہوگی (بس) یہ ہے ان کا وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے (جو کہ اب واقع ہوا)

کافروں کی حماقت پر حیرت

تفسیر: پس (جب کہ یہ معلوم ہو گیا کہ جنت ان لوگوں کا حق ہے تو) ان کافروں کو کیا ہوا کہ یہ لوگ آپ کی جانب پراگندہ ہونے کی حالت میں دائیں اور بائیں سے دوڑے آتے ہیں۔ (اور بطور تمسخر کے کہتے ہیں کہ اگر یہ لوگ جنت میں گئے تو ہم ان سے پہلے جائیں گے) کیا ان میں

سے ہر شخص اس کی خواہش رکھتا ہے کہ اس کو عیش کے باغ میں داخل کیا جائے (بیشک ان کی یہ خواہش ہے مگر) یہ ہرگز نہیں ہو سکتا (لیکن چونکہ وہ قیامت کے منکر ہیں اور ان کی یہ خواہش فرض کے طور پر ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ) ہم نے ان کو اس شے سے پیدا کیا ہے جس کو وہ جانتے ہیں (اور اس لئے وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ کیسی حقیر چیز ہے۔ جس کو دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس سے ایسے آدمی بن سکتے ہیں۔ پس ان کا انکار نشاۃ اخری ایسا ہی ہے جیسے کوئی ناواقف یہ کہے کہ بھلا منی سے آدمی کیسے بن سکتا ہے۔ اور اس انکار کو یہ لوگ ہی غلط کہیں گے۔ اس لئے ان کا انکار بھی غلط ہے) لہٰذا میں قسم کھاتا ہوں جملہ مشارق و مغارب کے پروردگار کی کہ ہم اس پر قادر ہیں کہ ان کے بجائے ان سے بہتر پیدا کر دیں۔ اور وہ ہم سے آگے نہیں نکل سکتے (لہٰذا ہم انہیں ضرور اس گستاخی کی سزا دیں گے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم انہیں دوبارہ نہیں پیدا کر سکتے)۔

قیامت میں کافروں کی بری گت

پس (اے رسول) آپ انہیں چھوڑ دیجئے کہ وہ اپنی بیہودہ باتوں میں لگے رہیں۔ اور کھیلتے رہیں۔ یہاں تک کہ ان کا اس دن سے سامنا ہو۔ جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے یعنی اس دن سے جس روز وہ اپنی قبروں سے یوں دوڑتے ہوئے نکلیں گے۔ گویا کہ وہ کسی (دیوی کے) تھان کی طرف دوڑے جا رہے ہیں نیز ان پر یوں ذلت چھائی ہوئی ہوگی کہ ان کی آنکھیں نیچے کو جھکی ہوں گی (اور مارے ندامت اور خوف کے اوپر آنکھ نہ اٹھا سکتے ہوں گے دیکھا؟) یہ (خطرناک دن) وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا رہا ہے (کاش یہ لوگ اس سے ڈریں اور اپنی شرارتوں سے باز آئیں۔

متعہ کی حرمت

والذین لفروجھم حافظون الخ سے متعہ کی حرمت ثابت ہوتی ہے لیکن روافض کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ یہ آیت مکی ہے اور حلت متعہ مدنی ہے۔ لہٰذا یہ حکم ہے مگر یہ ان کی فریب دہی ہے کیونکہ یہ حکم اصلی ہے اور کسی وقت بھی منسوخ نہیں ہوا۔ مدینہ میں صرف چند روز کیلئے اور خاص حالات میں متعہ کی اجازت دیدی گئی تھی اور بعد کو وہ عارضی اجازت بھی منسوخ ہو گئی۔ پس اس عارضی حکم سے جو خاص حالات کی بنا پر تھا اس اصلی حکم کا فسخ لازم نہیں آتا جیسے کہ مضطر کے لئے خمر و خنزیر و متعہ کی باحت سے ان اشیا کی حرمت کا نسخ لازم نہیں آتا۔ خوب سمجھ لو)۔

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١﴾

قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢﴾ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٣﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ

مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَاۗءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ

تَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ﴿٥﴾ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَاۗءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ﴿٦﴾

وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ

وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ﴿٧﴾ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿٨﴾ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ

وَاَسۡرَرۡتُ لَهُمۡ اِسۡرَارًا ۝۹ فَقُلۡتُ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝۱۰ يُّرۡسِلِ السَّمَآءَ
عَلَيۡكُمۡ مِّدۡرَارًا ۝۱۱ وَّيُمۡدِدۡكُمۡ بِاَمۡوَالٍ وَّبَنِيۡنَ وَيَجۡعَلۡ لَّكُمۡ جَنّٰتٍ وَّيَجۡعَلۡ لَّكُمۡ اَنۡهٰرًا ۝۱۲
مَا لَكُمۡ لَا تَرۡجُوۡنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝۱۳ وَقَدۡ خَلَقَكُمۡ اَطۡوَارًا ۝۱۴ اَلَمۡ تَرَوۡا كَيۡفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبۡعَ
سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝۱۵ وَّجَعَلَ الۡقَمَرَ فِيۡهِنَّ نُوۡرًا وَّجَعَلَ الشَّمۡسَ سِرَاجًا ۝۱۶ وَاللّٰهُ
اَنۡۢبَتَكُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ نَبَاتًا ۝۱۷ ثُمَّ يُعِيۡدُكُمۡ فِيۡهَا وَيُخۡرِجُكُمۡ اِخۡرَاجًا ۝۱۸ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ
الۡاَرۡضَ بِسَاطًا ۝۱۹ لِّتَسۡلُكُوۡا مِنۡهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝۲۰

ترجمہ: سورۂ نوح مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ ہم نے نوح کو ان کی قوم کے پاس (پیغمبر بنا کر) بھیجا تھا کہ تم اپنی قوم کو (وبال کفر سے) ڈراؤ قبل اس کے کہ ان پر دردناک عذاب آئے انہوں نے (اپنی قوم) سے کہا کہ اے میری قوم میں تمہارے لئے صاف صاف ڈرانے والا ہوں (اور کہتا ہوں) کہ تم اللہ کی عبادت (یعنی توحید اختیار کرو) اور اس سے ڈرو اور میرا کہنا مانو اور وہ تمہارے گناہ معاف کردے گا اور تم کو وقت مقررہ (یعنی وقت موت) تک (بلا عقوبت) مہلت دے گا (باقی موت کے لئے جو) اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت (ہے) جب (وہ) آ جاوے گا تو ٹلے گا نہیں کیا خوب ہوتا اگر تم (ان باتوں کو) سمجھتے ہوتے (جب مدتہائے دراز تک ان نصائح کا اثر قوم پر نہ ہوا تو) نوحؑ نے دعا کی کہ) اے میرے پروردگار میں نے اپنی قوم کو رات کو بھی اور (دن کو بھی) دین حق کی طرف) بلایا سو میرے بلانے پر (دین سے) اور زیادہ بھاگتے رہے اور میں نے جب کبھی ان کو (دین حق کی طرف) بلایا تا کہ (ان کے ایمان کے سبب) آپ ان کو بخش دیں تو ان لوگوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لیں (تا کہ حق بات کو سنیں بھی نہیں) اور (نیز زیادتی کراہت سے) اپنے کپڑے (اپنے اوپر) لپیٹ لیے اور کفر پر اصرار کیا اور (میری طاعت سے) غایت درجہ کا تکبر کیا پھر (بھی) میں نے ان کو بآواز بلند بلایا پھر میں نے ان کو (خطاب خاص کے طور پر) علانیہ بھی سمجھایا اور ان کو بالکل خفیہ بھی سمجھایا اور (اس سمجھانے میں) میں نے (ان سے یہ) کہا کہ تم اپنے پروردگار سے گناہ بخشواؤ بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے کثرت سے تم پر بارش بھیجے گا اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لئے باغ لگا دے گا اور تمہارے لئے نہریں بہا دے گا میں نے ان سے یہ بھی کہا کہ) تم کو کیا ہوا کہ تم اللہ کی عظمت کے معتقد نہیں ہو (ورنہ شرک نہ کرتے) حالانکہ اس نے تم کو طرح طرح سے بنایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ نے کس طرح سات آسمان اوپر تلے پیدا کئے اور ان میں چاند کو نور (کی چیز) بنایا اور سورج کو (مثل) چراغ (روشن کے) بنایا اور اللہ نے تم کو زمین سے ایک خاص طور پر پیدا کیا پھر تم کو (بعد مرگ) زمین ہی میں لے جاوے گا اور (قیامت میں پھر اسی زمین سے) تم کو باہر لے آوے گا اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے زمین کو (مثل) فرش (کے) بنایا تا کہ تم اس کے کھلے رستوں میں چلو (اور یہ سب حکایات عرض کر کے)

تفسیر: شان نزول: انا ارسلنا الخ اس سورۃ مقدسہ کا شان نزول سوائے اس کے اور کچھ نہیں ملا کہ نوح علیہ السلام کی قوم کا اپنے کفر اور ہٹ دھرمی کے باعث غرق ہونا کفار مکہ کو یاد دلا کر عبرت دلانی مقصود ہے۔ کہ اللہ کے عذاب سے ڈرو اور اس کی نافرمانی کو چھوڑ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ ۱۲۔ نوح علیہ السلام کو ان کی قوم نے جھٹلایا اور باوجودیکہ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم کو ساڑھے نوسو برس تک سمجھاتے رہے۔ اور ایمان کی ترغیب دیتے رہے لیکن سوائے چند آدمیوں کے اور کوئی ایمان نہ لایا۔ انہوں نے دشمنان خدا ورسول کے ہاتھوں سے پتھر کھائے بے ہوش ہو کر گرے۔ جب ہوش آیا تو وہی فرض منصبی کا ادا کرنا سمجھانا بجھانا ایمان کی ترغیب دینا معمول رہا۔ آخر کار جب کافر کسی طرح نہ سنبھلے اور نہ مانے تو نوح علیہ السلام نے بددعا کی اور تمام کافر ایسے غرق ہوئے کہ وہ طوفان ہمیشہ کیلئے ذریعہ عبرت ہو گیا ۱۲۔

حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم کی طرف

ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف یہ پیغام دے کر بھیجا کہ قبل اس کے کہ ان کے پاس تکلیف دہ عذاب آئے اپنی قوم کو (اس خطرہ سے) مطلع کرو (چنانچہ) انہوں نے (اس کی تعمیل کی اور) کہا کہ اے میری قوم! میں تمہارے لئے کھلا ڈرانے والا ہوں (بدیں مضمون) کہ تم خدا کی پرستش کرو اور اس سے ڈرو۔ اور میری اطاعت کرو۔ وہ تمہارے گناہ معاف کرے گا۔ اور تمہیں ایک وقت مقرر تک مہلت دے گا (اور بصورت اس کے نہ ماننے کے تم کو اس وقت سے پہلے ہی عذاب سے ہلاک کرے گا۔ میں نے جو یہ کہا ہے کہ تم کو ایک وقت معین تک مہلت دے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ) خدا کا مقررہ وقت جب آ جاتا ہے تو پھر مہلت نہیں دی جاسکتی (اور اس سے تم کو یہ نتیجہ بھی نہ نکالنا چاہیے کہ تم جو اچھے کام کرنا چاہو اس وقت سے پہلے کر سکتے ہو۔ اور جب وہ آجائے گا تو اس وقت تم کچھ نہ کر سکو گے۔ اور بجز حسرت وافسوس کے اور کچھ نتیجہ نہ ہو گا) کاش تم ان باتوں کو جانتے ہوتے (اور ان کے مقتضی پر عمل کرتے۔ لیکن انہوں نے ان کی نصیحت نہ سنی اور اپنے کفر پر مصر رہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کا شکوہ اور واقعات کی تفصیل

اس پر) انہوں نے کہا کہ اے میرے پروردگار میں نے اپنی قوم کو رات دن دعوت دی سو میری دعوت نے ان کا بھاگنا (اور اس سے وحشت کرنا) ہی بڑھایا اور جب کبھی میں نے انہیں (طریق حق کی) دعوت دی تاکہ (وہ اسے قبول کریں اور) آپ ان کے گناہ معاف کریں۔ تو انہوں نے کانوں میں انگلیاں دے لیں۔ اور اپنے کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لئے۔ اور (کفر پر) اصرار کیا اور (حق کے قبول کرنے سے) تکبر کیا۔ پھر میں نے انہیں کھلم کھلا دعوت دی۔ پھر میں نے ان سے (اپنے مدعا کو) علی الاعلان بھی ظاہر کیا اور خفیہ طور پر بھی ان سے کہا۔ چنانچہ میں نے کہا کہ تم اپنے پروردگار سے معافی چاہو کیونکہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر دھوان دھار مینہ برسائے گا اور مالوں سے اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں باغات دے گا۔ اور تمہیں نہریں دے گا۔ تمہیں کیا ہوا کہ تم خدا کے لئے عظمت کی امید نہیں رکھتے (اور اسے ناممکن سمجھتے ہو) حالانکہ اس نے تمہیں مختلف ڈھنگ سے پیدا کیا (کہ ایک وقت تم نطفہ تھے اس کے بعد تمہیں خون بنایا۔ پھر گوشت وغیرہ) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کیسے اوپر تلے سات آسمان بنائے۔ اور ان میں چاند کو روشن بنایا۔ اور سورج کو چراغ بنایا (پس تم ان واقعات میں غور کرو اور ان سے اس کے تفرد فی الالوہیت کو سمجھو اور یہ سمجھ کر اس کی اطاعت کرو) اور (یہ یاد رکھو کہ) اللہ نے تمہیں زمین سے اگایا (کیونکہ اس نے تمہیں مٹی اور اس سے پیدا ہونے والی غذاؤں سے پیدا کیا) اس کے بعد وہ تمہیں اسی میں لوٹا دے گا (اور تم مر کر مٹی میں مل جاؤ گے) اور (اس کے بعد) وہ تمہیں اس سے (دوبارہ) نکالے گا اور اللہ نے تمہارے لئے زمین

کو فراخ بنایا تا کہ تم اس کے کشادہ رستوں میں چلو (اور یہ واقعات ایسے ہیں جو کہ مقتضی ہیں اس کو کہ تم اس کے انعامات کا شکر کرو۔ اور اس کی سزا سے ڈرو۔ پس تم کو ایسا کرنا چاہیے۔ الغرض میں نے انہیں ہر طرح سمجھایا مگر انہوں نے میری ایک نہ مانی۔ یہ بیان تھا نوح کا)۔

قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ﴿٢١﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿٢٢﴾ وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ﴿٢٣﴾ وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۖ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ﴿٢٤﴾ مِّمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ أَنصَارًا ﴿٢٥﴾ وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾ رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾

ترجمہ: نوحؑ نے (یہ) کہا کہ اے میرے پروردگار ان لوگوں نے میرا کہنا نہیں مانا اور ایسے شخصوں کی پیروی کی کہ جن کے مال اور اولاد نے ان کو نقصان ہی زیادہ پہنچایا اور انہوں نے جن کا اتباع کیا ہے وہ ایسے ہیں کہ) جنہوں نے (حق مٹانے میں) بڑی بڑی تدبیریں کیں اور جنہوں نے (اپنے تابعین سے) کہا کہ تم اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور نہ (بالخصوص ود کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث کو اور یعوق کو اور نسر کو چھوڑنا اور ان (رئیس) لوگوں نے بہتوں کو (بہکا بہکا کر) گمراہ کر دیا اور (اب آپ) ان ظالموں کی گمراہی اور بڑھا دیجئے (ان لوگوں کا انجام یہ ہوا کہ) اپنے انہی گناہوں کے سبب وہ غرق کئے گئے پھر (بعد غرق) دوزخ میں داخل کئے گئے اور خدا کے سوا ان کو کوئی حمایتی بھی میسر نہ ہوئے اور نوحؑ نے (یہ بھی) کہا کہ اے میرے پروردگار ان میں سے زمین پر ایک باشندہ بھی مت چھوڑ (بلکہ سب کو ہلاک کر دے کیونکہ) اگر آپ ان کو روئے زمین پر رہنے دیں گے تو آپ کے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور (آگے بھی) ان کے محض فاجر اور کافر ہی اولاد پیدا ہو گی اے میرے رب مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو مومن ہونے کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہیں ان کو (یعنی اہل و عیال باستثناء زوجہ و کنعان) اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دے اور ان ظالموں کی ہلاکت اور بڑھا دیجئے۔

قوم کے جواب کی شکایت

تفسیر: اب نوح نے کہا کہ اے میرے پروردگار انہوں نے میری بات نہیں مانی۔ اور ان کی پیروی کی جن کو ان کے مال اور اولاد نے صرف گھاٹا ہی بڑھایا اور نفع کچھ نہ بخشا۔ اور جنہوں نے (میرے خلاف) نہایت زبردست تدبیر کی۔ اور کہا کہ تم اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا۔ اور نہ ود کو چھوڑنا۔ اور نہ سواع کو اور نہ یغوث کو اور نہ یعوق کو اور نہ نسر کو۔ اور (اس طرح انہوں نے بہت سوں کو گمراہ کر دیا۔

حضرت نوح علیہ السلام کی درخواست خدا سے

(پس اے میرے پروردگار تو انہیں ہدایت نہ کرنا) اور تو ان ظالموں کی گمراہی ہی بڑھانا (لہٰذا) ان کے گناہوں کے سبب ان

کوڈبو دیا گیا۔ اور ڈبونے کے بعد انہیں آگ میں داخل کیا گیا۔ پس انہیں خدا کے سوا کوئی مددگار نہ ملے (جو انہیں سزا سے بچا لیتے)
اور (اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ) نوحؑ نے کہا تھا کہ اے میرے پروردگار تو ان کافروں میں سے کسی رہنے والے کو زمین پر نہ
چھوڑ (کیونکہ) اگر تو انہیں چھوڑے گا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور صرف بدکار اور ناشکر بچے جنیں گے۔ اے میرے پروردگار
تو مجھے بھی بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی۔ اور ان کو بھی جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہوا۔ اور (ان کے علاوہ) دوسرے
(قیامت تک) ایمان لانے والے مردوں اور ایمان لانے والی عورتوں کو بھی اور جو ظلم پر کمر بستہ ہوں ان کو صرف تباہی بڑھا۔

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ ‌بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ‌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى
الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿۲﴾ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً
وَّلَا وَلَدًا ﴿۳﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿۴﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ
وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۵﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ
فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ﴿۶﴾ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ﴿۷﴾ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاۗءَ
فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ﴿۸﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ
فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ﴿۹﴾ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ
اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ﴿۱۰﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا طَرَاۗىِٕقَ
قِدَدًا ﴿۱۱﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا
الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ۭ فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ
وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾
وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّاۗءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ
ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾ وَّاَنَّهٗ لَمَّا
قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ ع

ترجمہ: سورہ جن مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں

آپ (ان لوگوں سے) کہئے کہ میرے پاس اس بات کی وحی آئی کہ جنات میں سے ایک جماعت نے قرآن سنا پھر (اپنی قوم میں واپس جا کر) انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو راہ راست بتلاتا ہے سو ہم تو اس پر ایمان لے آئے اور ہم (اب) اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ) ہمارے پروردگار کی بڑی شان ہے اس نے نہ کسی کو بیوی بنایا اور نہ اولاد اور ہم میں جو احمق ہوئے ہیں وہ اللہ کی شان میں حد سے بڑھی ہوئی باتیں کہتے تھے اور ہمارا پہلے یہ خیال تھا کہ انسان اور جنات کبھی خدا کی شان میں جھوٹ بات نہیں کہیں گے اور بہت سے لوگ آدمیوں میں سے ایسے تھے کہ وہ جنات میں سے بعضے لوگوں کی پناہ لیا کرتے تھے سو ان آدمیوں نے ان جنات کی بد دماغی اور بڑھا دی اور جیسا تم نے خیال کر رکھا تھا ویسا ہی آدمیوں نے بھی خیال کر رکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی کو دوبارہ زندہ کرے گا اور ہم نے آسمان (کی خبروں) کی تلاشی (موافق عادت سابقہ کے) لینا چاہی سو ہم نے اس کو سخت پہروں (یعنی محافظ فرشتوں) اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا اور اس کے قبل) ہم آسمان کی خبر سننے) کے موقعوں میں (خبر) سننے کے لئے جا بیٹھا کرتے تھے سو جو کوئی اب سننا چاہتا ہے تو اپنے لئے ایک تیار شعلہ پاتا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ (ان جدید پیغمبر کے مبعوث فرمانے سے) زمین والوں کو کوئی تکلیف پہنچانا مقصود ہے یا ان کے رب نے ان کو ہدایت کرنے کا قصد فرمایا ہے اور ہم سے (پہلے سے بھی) بعضے نیک (ہوتے آئے) ہیں اور بعضے اور طرح کے (ہوتے آئے) ہیں ہم مختلف طریقوں پر تھے اور ہمارا طریقہ تو یہ ہے کہ) ہم نے سمجھ لیا ہے کہ ہم زمین (کے کسی حصہ) میں (جا کر) اللہ تعالیٰ کو ہرا نہیں سکتے اور نہ (اور کہیں) بھاگ کر اس کو ہرا سکتے ہیں اور ہم نے جب ہدایت کی بات سن لی تو ہم نے تو اس کا یقین کر لیا سو (ہماری طرح) جو شخص اپنے رب پر ایمان لے آوے گا تو اس کو نہ کسی کمی کا اندیشہ ہوگا اور نہ زیادتی کا اور ہم میں بعضے تو مسلمان (ہو گئے) ہیں اور بعضے ہم میں (بدستور سابق) بے راہ ہیں سو جو شخص مسلمان ہو گیا انہوں نے تو بھلائی کا رستہ ڈھونڈ لیا اور جو بے راہ ہیں دوزخ کے ایندھن ہیں اور (مجھ کو ان مضامین کی بھی وحی ہوئی کہ) کہ اگر یہ (مکہ والے) لوگ (سیدھے) رستہ پر قائم ہو جاتے تو ہم ان کو فراغت کے پانی سے سیراب کرتے تا کہ ہم اس میں ان کا امتحان کریں اور جو شخص اپنے پروردگار کی یاد (یعنی ایمان واطاعت) سے روگردانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سخت عذاب میں داخل کرے گا اور (ان وحی شدہ مضامین سے ایک یہ ہے کہ) جتنے سجدے ہیں وہ سب اللہ کا حق ہیں سو اللہ کے ساتھ کسی کی عبادت مت کرو اور جب خدا کا خاص بندہ (مراد رسول اللہ ہیں) خدا کی عبادت کرنے کھڑا ہوتا ہے تو یہ (کافر) لوگ اس بندہ پر بھیڑ لگانے کو جمع ہو جاتے ہیں۔

جنوں کے قرآن سننے کا تذکرہ

تفسیر: (اے رسول) آپ (ان مشرکین سے) کہئے کہ مجھے بذریعہ وحی کے بتلایا گیا ہے کہ جنوں میں سے کچھ لوگوں نے (یہ

قرآن) سنا تو کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔ جو کہ راستی کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔ پس ہم نے اسے مان لیا۔ اور اب ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔ اور یہ یقینی بات[1] ہے کہ ہمارے رب کی شان بہت اعلیٰ ہے۔ اس نے نہ بیوی بنائی، نہ بیٹا بیٹی۔ اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ ہم میں کے کم عقل خدا کے متعلق غیر واقعی باتیں کہتے تھے۔ اور یہ بھی واقعہ ہے کہ ہم سمجھتے تھے کہ آدمی اور جن خدا کے متعلق جھوٹی بات نہ کہیں گے (اس لئے ہم ان احمقوں کی باتوں میں آ گئے۔

جنوں کی شرارت اور اس کی وجہ

یہاں تک جنوں کے مضمون کو بیان کر کے اب حق تعالیٰ بطور جملہ معترضہ کے فرماتے ہیں) اور یہ بھی واقعی بات ہے کہ (کچھ تو جن اپنی طبیعت سے ہی شریر اور بے وقوف تھے اور کچھ یہ ہوا کہ) انسانوں کے کچھ لوگ جنوں میں کے کچھ لوگوں کی پناہ لیتے تھے۔ پس انہوں نے اور بھی ان کا دماغ خراب کر دیا (اور ان کی سرکشی اور ان کا ارتکاب معاصی اور بھی بڑھ گیا) اور یہ بھی ایک واقعہ ہے کہ جس طرح (اے مشرکو!) تم سمجھتے ہو یوں ہی انہوں نے سمجھ لیا کہ خدا کسی کو ہرگز (قبروں سے) نہ اٹھائے گا (اور یہ خیال ان کی معصیت میں اور معین ہو گیا۔ پس یہ وجہ تھی ان کی خدا کے متعلق غلط اور جھوٹی باتیں بیان کرنے کی۔ خیر یہ استطرادی مضمون تھا اس کے بعد اصل مضمون سنو)۔

آسمان چھونے کی کوششیں اور ناکامی

اور (انہوں نے یہ بھی کہا کہ) یہ بھی یقینی امر ہے کہ ہم نے آسمان کو چھونا چاہا (جیسا کہ ہماری عادت تھی) تو ہم نے اسے پہرہ داروں اور ٹوٹنے والوں تاروں سے بھرا پایا۔ اور یہ ایک واقعہ ہے کہ (اس سے پہلے) ہم اس کی نشستگاہوں میں (عالم بالا کی باتیں) سننے کے لئے بیٹھا کرتے تھے۔ پس[2] اب جو کوئی سننا چاہے تو وہ اپنے لئے ٹوٹنے والے تارے کو تاک میں پائے گا۔ اور (انہوں نے یہ بھی کہا کہ) یہ بھی واقعہ ہے کہ ہمیں معلوم نہیں کہ (اس سے) اہل زمین کے متعلق کوئی برائی مقصود ہے۔ یا ان کے رب نے ان کے متعلق بھلائی چاہی ہے۔ اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ ہم میں سے کچھ اچھے ہیں۔ اور کچھ اس کے علاوہ (کیونکہ) ہم مختلف راہوں پر تھے۔ اور یہ بھی ایک واقعہ ہے کہ ہم نے اب سمجھ لیا کہ ہم زمین پر ہیں (کسی جگہ رہ کر) اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ ہم اسے کہیں بھاگ کر عاجز کر سکتے ہیں (بلکہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں اور جہاں کہیں بھی جائیں ہر حالت میں خدا کے قبضہ میں ہیں۔ اور وہ جو چاہے ہمارا کر سکتا ہے)۔

جنوں کا ایمان لانا: اور یہ بھی واقعہ ہے کہ جب ہم نے ہدایت کی بات سنی تو ہم نے اسے مان لیا۔ پس[3] (لوگ کمی اجر اور ظلم سے مامون ہو گئے کیونکہ) جو کوئی اپنے رب کو مانے اسے نہ کمی اجر کا کھٹکا ہے اور نہ ظلم کا۔ اور (انہوں نے یہ بھی کہا کہ) یہ بھی صحیح ہے کہ ہم میں کچھ (خدا کے) فرمانبردار ہیں اور کچھ ظالم۔ پس[4] جنہوں نے اطاعت قبول کی انہوں نے تو اچھی سوچی۔ رہے ظالم سو وہ جہنم کا ایندھن ہیں۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ اگر لوگ صحیح رستہ پر رہتے تو ہم انہیں بہت سا پانی دیتے (جس سے ان کے جنگل ہرے بھرے اور ان کی کھیتیاں سرسبز ہوتیں اور وہ چین کرتے۔ اور اس لئے دیتے) تاکہ ہم اس میں ان کا امتحان کریں (کہ وہ اپنی پہلی حالت پر قائم رہتے ہیں۔ یا عیش میں پڑ کر ہمیں بھول جاتے ہیں۔ اور اس

---

[1] فیہ اشارۃ الی ان قولہ الہ تعالیٰ جلّ ہنا مبتداء محذوف الخبر لادلالۃ آن علیہ وقس علی ہذا نظائرہ ومثل ہذا کثیر فی القرآن ۱۲

[2] الظاہر انہ لیس من قول الجن بل ہو اعتراض من اللہ من کلام مہم ۱۲ [3] الظاہر انہ اعتراض من اللہ ولیس من کلام الجن ۱۲

[4] یہاں سے حق تعالیٰ کا مضمون ہے اور جنوں کا مضمون ختم ہوا ۱۲

لئے وہ ان کے لئے من وجہ انعام ہوتا۔اور من وجہ امتحان۔خیر یہ تو مطیعین پر انعام ہوتا) اور اب جو اپنے رب کی نصیحت سے اعراض کرتے ہیں ہم انہیں ایسے عذاب میں داخل کریں گے جو اوپر کو چڑھتے[1] والا (اور ترقی کرنے والا) ہوگا۔اور یہ بھی یقینی ہے کہ عبادت خانہ خدا ہی کیلئے ہیں۔پس تم خدا کے ساتھ کسی کو نہ پکارو (اور کسی کی عبادت نہ کرو۔اور یہ بھی ایک واقعہ ہے کہ جب خدا کا بندہ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اسے پکارنے کھڑا ہوا تو (ان کو اس سے روکنے کیلئے اس کثرت سے لوگ جمع ہوئے کہ) قریب تھا کہ وہ اوپر تلے ان پر گر جائیں (اور یہ ایک نہایت بیجا بات ہے۔

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ
اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ
وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾ حَتّٰٓى
اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ
اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰي غَيْبِهٖٓ
اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾
لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾

ترجمہ: آپ ان سے یہ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا) آپ یہ بھی کہہ دیجئے کہ میں تو تمہارے نہ کسی ضرر کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ کسی بھلائی کا آپ کہہ دیجئے کہ (اگر خدانخواستہ میں ایسا کروں تو) مجھ کو خدا (کے غضب) سے کوئی نہیں بچا سکتا اور نہ میں اس کے سوا کوئی پناہ (کی جگہ) پا سکتا ہوں لیکن خدا کی طرف سے پہنچانا اور اس کے پیغاموں کا ادا کرنا یہ میرا کام ہے اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کا کہنا نہیں مانتے تو یقیناً ان لوگوں کے لئے آتش دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (لیکن یہ کفار اس حالت سے باز نہ آویں گے) یہاں تک کہ جب اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اس وقت جانیں گے کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور کس کی جماعت کم ہے آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ مجھ کو معلوم نہیں کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے آیا وہ نزدیک (آنے والی) ہے یا میرے پروردگار نے اس کے لئے کوئی مدت دراز مقرر کر رکھی ہے اور غیب کا جاننے والا وہی ہے سو وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا (جبکہ اس میں مصلحت نہ ہو) ہاں مگر اپنے کسی برگزیدہ پیغمبر کو (اس طرح اطلاع دیتا ہے کہ) اس پیغمبر کے آگے اور پیچھے محافظ فرشتے بھیج دیتا ہے اور یہ انتظام اس لئے کیا جاتا ہے (تاکہ ظاہری طور پر) اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو جائے کہ ان فرشتوں نے اپنے پروردگار کے پیغام (رسول تک بحفاظت) پہنچا دیئے اور اللہ تعالیٰ ان (پہرہ داروں) کے تمام احوال کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور اس کو ہر چیز کی گنتی معلوم ہے۔

---

[1] قال شيخزاده الصعد مصدر وصف به العذاب بتقدير المضاف او مبالغة ۱۲

توحید کا اعلان اور اپنی بے بسی کا اظہار

تفسیر : اے رسول) آپ (ان سے) کہیے کہ میں صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں گا (پس تم مجھ سے اس کی توقع چھوڑ دو کہ میں تمہارے ساتھ شریک کروں گا) نیز آپ کہیے کہ تمہارے لئے نہ میں نقصان کا اختیار رکھتا ہوں۔ اور نہ کسی بھلائی کا۔ علیٰ ہذا آپ یہ بھی کہیے کہ (میں تمہیں تو کیا نفع پہنچا سکتا ہوں خود میری یہ حالت ہے کہ) مجھے کوئی خدا سے پناہ نہیں دے سکتا۔ نہ مجھے خدا کے سوا کوئی ملجا و ماوی مل سکتا ہے (پس میں تمہیں کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا) بجز خدا کی جانب سے تبلیغ اور اس کے پیغامات کے (کہ یہ بیشک میرے اختیار میں ہے۔ چنانچہ میں یہ کر رہا ہوں۔ پس تم اگر اپنا بھلا چاہتے ہو تو اس کی صورت صرف یہ ہے کہ خدا اور رسول کی اطاعت کرو) اور جو کوئی خدا اور اس کے رسول کا کہنا نہ مانے تو اس کیلئے دوزخ کی آگ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے (لیکن یہ لوگ اپنی قوت کے گھمنڈ پر برابر اس کا انکار کرتے رہیں گے) یہاں تک کہ جب یہ اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے اس وقت انہیں معلوم ہوگا کہ کس کا مددگار کمزور تھا اور کون عدد میں کم تھا (یہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم کو یہ تو بتلاؤ کہ آخر وہ کب ہوگا تو) آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں نہیں جانتا کہ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا اس کیلئے میرا رب کوئی مدت دراز مقرر کرے گا۔

عالم الغیب صرف خدا ہے

غیب داں وہی ہے (اور دوسروں کو جو غیب کی بات معلوم ہو سکتی ہے تو اس کے بتانے سے ہو سکتی ہے) سو وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ بجز رسول کے جس کو وہ پسند کرے (اور اس کو بھی اسی قدر مطلع کرتا ہے جس قدر کہ وہ چاہتا ہے۔ نہ کہ کل مغیبات پر۔ جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے وقت کا علم نہ دینا اس پر شاہد ہے) پس (جب کہ وہ اس کو مطلع کرتا ہے تو) اس (خبر) کے آگے پیچھے پہرہ داروں کو چلاتا ہے (تا کہ نہ درمیان میں کوئی اس پر مطلع ہونے پائے۔ اور نہ اس میں زیادتی کمی کے ساتھ تصرف کر سکے۔ اور رسولوں کو اسی لئے مطلع کرتا ہے) تا کہ وہ (عملی طور پر) جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے اور وہ ان کے پاس کی تمام چیزوں کو احاطہ کئے ہوئے ہے (اور ان کی کسی بات سے بے خبر نہیں ہے) اور اس نے ہر چیز کا عدد گن رکھا ہے (اس لئے کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں) ہمارے زمانہ کے حمقاء الا ارتضی من رسول سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے علم غیب اور علم ما کان یکون ثابت کرنا چاہتے ہیں مگر یہ خدا کے کلام کی صریح تحریف ہے کیونکہ آیت میں اس کی طرف کوئی ذرا سا بھی اشارہ نہیں بلکہ ان ادری اقریب ام بعید ما توعدون میں اس کی نفی مصرح ہے۔

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ عِشْرُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝۱ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۲ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝۳ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝۴ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ۝۵ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۝۶ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۝۷ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝۸ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝۹ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ

وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝ إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ۝ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۝ يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَهِيلًا ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۝ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ۝ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ۝ السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ ۚ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ۝ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝

ترجمہ: سورہ مزمل مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔اے کپڑوں میں لپٹنے والے رات کو (نماز میں) کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی سی رات یعنی نصف رات کہ اس میں قیام نہ کرو بلکہ آرام کرو) یا اس نصف سے کسی قدر کم کردو یا نصف سے کچھ بڑھا دو اور قرآن کو خوب صاف صاف پڑھا کرو (کہ ایک ایک حرف الگ الگ ہو ہم تم پر ایک بھاری کلام ڈالنے کو ہیں مراد قرآن مجید ہے) بیشک رات کو اٹھنے میں دل اور زبان کا خوب میل ہوتا ہے اور (دعا ہو یا قرأت پر) بات خوب ٹھیک نکلتی ہے۔بے شک تم کو دن میں بہت کام رہتا ہے (دنیوی) بھی اور دینی بھی اور اپنے رب کا نام یاد کرتے رہو اور سب سے قطع کر کے اسی کی طرف متوجہ رہو وہ مشرق و مغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں تو اسی کو اپنے کام سپرد کر دینے کے لئے قرار دیے رہو اور یہ لوگ جو باتیں کرتے ہیں ان پر صبر کرو اور خوبصورتی کے ساتھ ان سے الگ ہو جاؤ اور مجھ کو اور ان جھٹلانے والوں اور ناز و نعمت میں رہنے والوں کو (حالت موجودہ پر) چھوڑ دو (یعنی رہنے دو) اور ان لوگوں کو تھوڑے دنوں اور مہلت دے دو ہمارے یہاں بیڑیاں ہیں اور دوزخ ہے اور گلے میں پھنس جانے والا (کھانا ہے) اور دردناک عذاب ہے (اور یہ سزا اس دن ہوگی) جس روز کہ زمین اور پہاڑ ہلنے لگیں گے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر) ریگ رواں ہو جائیں گے (پھراڑے پھریں گے) بیشک ہم نے تمہارے پاس ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر (قیامت کے روز) گواہی دیں گے جیسا کہ ہم نے فرعون کے پاس ایک رسول بھیجا تھا پھر فرعون نے اس رسول کا کہنا نہ مانا تو ہم نے اس کو سخت پکڑنا پڑا سو اگر تم (بھی بعد بھیجنے رسول کے نافرمانی اور) کفر کرو گے تو اس دن سے کیسے بچو گے جو (غایت درجہ اشتد اد و امتداد سے) بچوں کو بوڑھا کر دے گا جس میں آسمان پھٹ جائے گا بے شک اس کا وعدہ ضرور ہو کر رہے گا (یہ تمام مضمون) ایک (بلیغ) نصیحت ہے سو جس کا جی چاہے اپنے پروردگار کی طرف راستہ اختیار کرے۔

رات میں عبادت اور اسکے فوائد

تفسیر: اے کپڑے میں لپٹے ہوئے۔آپ تمام رات (نماز میں) کھڑے ہوا کریں مگر کچھ کم یعنی نصف شب (کھڑے ہوں)

یااس میں سے کچھ کم کردیں (مثلاً یہ کہ تہائی رات کھڑے ہوں) یااس پر کچھ زیادہ کردیں (مثلاً یہ کہ دوتہائی رات کے قریب کھڑے ہوں اور (اس میں) قرآن ترتیل کے ساتھ پڑھا کریں (یعنی ٹھہر ٹھہر کراور صفائی کے ساتھ اس حکم سے ممکن ہے کہ آپ کی طبیعت پر گرانی ہو اورآپ خیال کریں کہ یہ تو بڑا سخت حکم ہے اس لئے) ابھی ابھی ہم آپ پر ایک وزن دار بات[1] القاء کرتے ہیں (جس کے سننے سے آپ کو تسلی ہوگی۔ وہ بات یہ ہے کہ شب بیداری[2] دل جمعی اور درستی قول کا بہت بڑا ذریعہ ہے (کیونکہ اس وقت طبیعت یکسو ہوتی ہے۔ اور جو بات منہ سے نکلتی ہے وہ جچی تلی نکلتی ہے پس جب کہ اس میں یہ بڑا فائدہ ہے تو اس سے آپ کی طبیعت پر گرانی نہ ہونی چاہیے۔ اب رہا یہ سوال کہ اس سے آرام فوت ہوتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ) آپ کو دن میں بہت کچھ آرام[3] کا موقع حاصل ہے (پس آپ دن میں آرام کرسکتے ہیں۔ الغرض جب کہ قیام شب کا داعی موجود ہے اور مانع مرتفع۔ تو آپ قیام شب کریں اور آپ (اس میں علاوہ تلاوت قرآن کے) اپنے رب کا نام بھی لیا کریں۔ اور (سب خیالات سے) یکسو ہوکراس کی طرف متوجہ رہا کریں۔

معاش کی فکر کی ضرورت نہیں

(اگر یہ خیال ہو کہ اس صورت میں حوائج ضروریہ معاش کا کیا انتظام ہوگا۔ کیونکہ رات تو عبادت میں گزری اور دن آرام میں۔ پھر معاش کیلئے کونسا وقت رہا۔ تو جواب یہ ہے کہ) وہ مالک ہے جملہ مشارق ومغارب کا اوراس کے سوا کوئی معبود نہیں (اوراس لئے وہ مستحق ہے اس کا کہ آپ اپنے تمام کاموں کو اس کے حوالہ کردیں) پس آپ اسے اپنا وکیل بنالیں (اور اپنے کام اس کے حوالہ کردیں اور خود اس کے کام میں لگے رہیں جیسا کہ اس نے حکم دیا ہے)۔

کافروں کی بات پر صبر کی تلقین

اور جو باتیں یہ لوگ (یعنی مشرکین کہ آپ کی نسبت) کہتے ہیں۔ آپ ان پر صبر کریں اور آپ خوبی[4] کے ساتھ چھوڑ دیں (یعنی اس طرح کہ اس سے کوئی معذور شرعی لازم نہ آئے۔ اور مصلحت دینوی بھی فوت نہ ہو) اور آپ (ان سے تعرض نہ کریں۔ بلکہ) مجھے اور ان مالدار جھٹلانے والوں کو چھوڑ دیں (میں آپ ان سے نبٹ لوں گا) اور آپ چندے انہیں مہلت دیں (کیونکہ ہمارے یہاں ان کی سزا کا ہر قسم کا سامان تیار ہے۔ بس وقت آنے کی دیر ہے چنانچہ) ہمارے یہاں بیڑیاں بھی ہیں اور آتش سوزاں بھی۔ اور گلے سے نہ اترنے والا کھانا بھی۔ اور (ان کے علاوہ اور) تکلیف دہ عذاب بھی اس روز جس روز زمین اور پہاڑ سخت لرزیں گے اور پہاڑ ایک تودہ ریگ ہوں گے۔ جس کا ریت نیچے کو گرتا ہوگا۔

رسول کی نافرمانی مہلک ہے

اے لوگو! ہم نے تمہاری طرف ایک ایسا رسول جو تم پر (خدا کی عدالت میں) گواہی دینے والا ہے یوں ہی بھیجا ہے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا پس فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اس پر سخت ناگوار گرفت کی (پس جب کہ تم بھی وہی کرتے ہو جو فرعون نے کیا تھا۔ تو ممکن ہے کہ تم کو وہی سزا دی جائے لیکن اگر دنیا میں ایسا عذاب نہ بھی ہو تو عذاب آخرت تو ٹل ہی نہیں

---

[1] قال القراء کلام له وزن وموقع لانه حکمة وبیان لیس بالسفاف ومالا بعیبا به کذافی النیسابوری وهوا الصق بالمقام عندی ۱۲

[2] قال ابن زید ان مصلی اللیل القائم باللیل اشد و طمانیة افرغ له قلبا دونک انه لایعرض (حوائج ولاشیء اه کذافی الطبری فی تفسیر قراءة وطاء بفتح الواووسکون الطاء ۱۲ [3] السبح النوم والسکون کذافی القاموس وهوا لصق بالمقام عندی ۱۲ [4] اقول یحتمل ان یکون قوله جمیلا قید اواقعیا لااحتراز یاوفائدة دفع توهم قبح هذا البحر ومنشء هذا التوهم کونهم اقرباله والله اعلم ۱۲

سکا) پس تم اس دن سے کیسے بچو گے جو کہ (اپنی شدائد لحن اور اپنی درازی کے سبب) بچوں کو بڈھے کر دے گا۔ اور جس سے آسمان پھٹ جائے گا (کیونکہ یہ خدا کا وعدہ ہے اور) اس کا وعدہ کردہ شدہ ہی ہے۔ یہ نصیحت ہے (لوگوں کیلئے) پس جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنائے (ہمارا کام سمجھا دینا تھا سو وہ ہم کر چکے۔ خیر اے رسول)۔

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ
الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ
فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ
فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا
مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا
تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا
اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٠﴾

ترجمہ: آپ کے رب کو معلوم ہے کہ آپ اور اس کے ساتھ رہنے والوں میں سے بعضے آدمی (کبھی) دو تہائی رات کے قریب اور (کبھی) آدھی رات اور کبھی) تہائی رات (نماز میں) کھڑے رہتے ہیں اور رات اور دن کا پورا اندازہ اللہ ہی کرسکتا ہے اس کو معلوم ہے کہ تم اس (تقدیر وقت) کو ضبط نہیں کر سکتے تو (ان وجوہ سے) اس نے تمہارے حال پر عنایت کی سو (اب) تم لوگ جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جاسکے پڑھ لیا کرو اس کو یہ بھی معلوم ہے کہ بعضے آدمی تم میں بیمار ہوں گے اور بعضے تلاش معاش کے لئے ملک میں سفر کریں گے اور بعضے اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے سو (اس لئے بھی) تم کو اجازت ہے کہ (اب) تم لوگ جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جاسکے پڑھ لیا کرو اور نماز (فرض) کی پابندی رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور اللہ کو اچھی طرح (یعنی اخلاص سے) قرض دو اور جو نیک عمل اپنے لئے آگے (ذخیرہ آخرت بنا کر) بھیج دو اس کو اللہ کے پاس پہنچ کر اس سے اچھا اور ثواب میں بڑا پاؤ گے اور اللہ سے گناہ معاف کراتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

شب بیداری کے حکم میں تخفیف

تفسیر: آپ کا پروردگار جانتا ہے کہ آپ (کبھی) قریب دو تہائی رات کے اور (کبھی) آدھی رات اور (کبھی) تہائی رات کھڑے ہوتے ہیں اور آپ کے ساتھیوں کی ایک جماعت بھی۔ (لیکن دوسرے لوگ ایسا نہیں کرتے) اور اللہ رات اور دن کا اندازہ رکھتا ہے (اس لئے اس نے جو مقدار آپ کے قیام کی بیان کی وہ صحیح ہے) نیز اس نے (کچھ لوگوں کی اس کی پابندی نہ کرنے سے عملی طور پر)

جان لیا کہ تم سے اس کی[1] پابندی نہ کرو گے۔ پس اس نے تم پر رحمت کے ساتھ توجہ کی (اور تم اس حکم کو اٹھا دیا) پس جس قدر قرآن تم سے[2] آسانی سے بن پڑے اس قدر پڑھ لیا کرو۔

تخفیف کی وجہ: نیز وہ جانتا ہے کہ تم میں بیمار بھی ہوں گے اور کچھ لوگ خدا کا فضل (رزق) تلاش کرتے ہوئے زمین میں سفر کریں گے اور کچھ لوگ خدا کی راہ میں جہاد کریں گے (اور ان حالات میں اس حکم کی پابندی دشوار ہوگی) لہٰذا جس قدر قرآن تم سے بن پڑے اس قدر پڑھ لیا کرو۔ اور نماز باقاعدہ پڑھتے رہو۔ اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ اور (خدا کی راہ میں خرچ کرکے) خدا کو اچھا قرض دیتے رہو۔ اور یہ (خیال رکھو کہ) اپنے لئے جو نیکی تم پہلے کرلو گے اس کو تم خدا کے یہاں معاوضہ کے لحاظ سے بہت بڑی پاؤ گے۔ پس جو نیکی تم کرسکو اسے ضرور کرو) اور (جو کوتاہی ہو جایا کرے اس کی) خدا سے معافی چاہتے رہو (کیونکہ) خدا بڑا (معاف کرنے اور بڑا رحم والا ہے (پس وہ تمہارے گناہ معاف کرے گا۔ اور تم پر رحم کرے گا۔

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞
يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ۙ﴿۲﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۙ﴿۳﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۙ﴿۴﴾ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۙ﴿۵﴾ وَلَا
تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۙ﴿۶﴾ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۙ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ
عَسِيْرٌ ۙ﴿۹﴾ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا
مَّمْدُوْدًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ۙ﴿۱۳﴾ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۙ﴿۱۴﴾ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۙ﴿۱۵﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهٗ
كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ؕ﴿۱۶﴾ سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ؕ﴿۱۷﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۙ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۙ﴿۱۹﴾ ثُمَّ
قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۙ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ۙ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۙ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۙ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا
سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۙ﴿۲۴﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ؕ﴿۲۵﴾ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ؕ﴿۲۷﴾ لَا تُبْقِيْ وَلَا
تَذَرُ ۚ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۚ﴿۲۹﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ؕ﴿۳۰﴾ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۙ
وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ

[1] ہٰذا دلیل علی ان حکم قیام اللیل لم یکن مخصوصا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل کان عاما لہ وللمومنین وکذا ما بعدہ ۱۲ [2] اس کے اگر یہ معنی ہیں کہ نفس آخرت تو ضروری ہے مگر تطویل جو پہلے فرض تھی اب لازم نہیں تو اس سے نفس تہجد کا نسخ ثابت نہیں ہوتا حالانکہ غرض سوق لہ الکلام نسخ فرضیت تہجد ہے اس لئے اس کے یہ معنی ہوں گے کہ جس قدر قرآن آسانی سے پڑھ سکو اس قدر پڑھ لیا کرو۔ لیکن اگر نفس قرأت پر بھی دشوار معلوم ہو تو وہ بھی معاف ہے اور چونکہ نماز بلا قرأت کے ہو نہیں سکتی اس لئے نماز بھی معاف ہے۔ پس یہ آیت بعبارۃ النص فسخ طویل قرأت ونسخ نفس قرأت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ امر اس جگہ مذہب کے لئے ہے نہ کہ وجوب کیلئے۔ اور باقتضاء النص فرضیت قرأت فی الصلوٰۃ اور نسخ صلوٰۃ لیل پر۔ پس جو لوگ عبارت النص سے فرضیت قرأت پر استدلال کرتے ہیں۔ ان کا استدلال صحیح نہیں۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِىَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾

ترجمہ: سورہ مدثر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں چھپن آتیں اور دو رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھو (یعنی اپنی جگہ سے اٹھو) یا یہ کہ مستعد رہو) پھر (کافروں کو ڈراؤ اور اپنے رب کی بڑائیاں بیان کرو اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے اور بتوں سے الگ رہو (جس طرح کہ اب تک الگ ہو) اور کسی کو اس غرض سے مت دو کہ (دوسرے وقت) زیادہ معاوضہ چاہو اور پھر ایذا میں جو ایذا پیش آئے اس پر اپنے رب کی خوشنودی کے واسطے صبر کیجئے پھر جس وقت صور پھونکا جاوے گا سو وہ وقت یعنی وہ دن کافروں پر ایک سخت دن ہوگا (جس میں ذرا آسانی نہ ہوگی) (آگے بعض خاص کفار کا ذکر ہے یعنی) مجھ کو اور اس شخص کو (اپنے اپنے حال پر) رہنے دو جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا اور اس کو کثرت سے مال دیا اور پاس رہنے والے بیٹے (دیے) اور سب طرح کا سامان اس کے لئے مہیا کر دیا پھر بھی اس بات کی ہوس رکھتا ہے کہ اس کو) اور زیادہ دوں۔ ہرگز (وہ زیادہ دینے کے قابل نہیں) کیونکہ وہ ہماری آیتوں کا مخالف ہے اس کو عنقریب (یعنی مرنے کے بعد) دوزخ کے پہاڑ پر چڑھاؤں گا اس شخص نے سوچا پھر ایک بات تجویز کی سو اس پر خدا کی مار ہو کیسی بات تجویز کی اور پھر (مکرر) اس پر خدا کی مار ہو کیسی بات تجویز کی پھر (حاضرین کے چہروں کو دیکھا) پھر منہ بنایا (تاکہ دیکھنے والے سمجھیں کہ ان کو قرآن سے بہت کراہیت ہے) اور زیادہ منہ بنایا پھر منہ پھیرا اور تکبر ظاہر کیا پھر بولا کہ بس یہ تو جادو ہے (جو اوروں سے) منقول (ہے) بس یہ تو آدمی کا کلام ہے میں اس کو جلدی دوزخ میں داخل کروں گا اور تم کو کچھ خبر بھی ہے کہ دوزخ کیسی ہے (مقصود اس سے تہویل ہے وہ ایسی ہے کہ) نہ تو باقی رہنے دے گی اور نہ چھوڑے گی (اور) وہ (جلا کر) بدن کی حیثیت بگاڑ دے گی (اور) اس پر انیس فرشتے (جو اس کے خازن ہیں جن میں ایک ق ہے مقرر ہوں گے اور ہم نے دوزخ کے کارکن (آدمی نہیں بلکہ) صرف فرشتے بنائے ہیں اور ہم نے جو ان کی تعداد (ذکر و حکایت میں) صرف ایسی رکھی ہے جو کافروں کی گمراہی کا ذریعہ ہو تو اس لئے تاکہ اہل کتاب (سننے کے ساتھ) یقین کر لیں اور ایمان والوں کا ایمان اور بڑھ جائے اور اہل کتاب اور مومنین شک نہ کریں اور تاکہ جن لوگوں کے دلوں میں (شک کا) مرض ہے وہ اور کافر لوگ کہنے لگیں کہ اس عجیب مضمون سے اللہ تعالیٰ کا کیا مقصود ہے اور جس طرح اس خاص باب میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کو گمراہ کیا) اسی طرح اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کر دیتا ہے اور (یہ انیس فرشتوں کا مقرر ہونا کسی حکمت سے ہے ورنہ) تمہارے رب کے لشکروں یعنی فرشتوں کی تعداد کو) بجز رب کے کوئی نہیں جانتا اور دوزخ (کا حال بیان کرنا) صرف آدمیوں کی نصیحت کے لئے ہے۔

صبر و پاکیزگی کی ہدایت

تفسیر: اے کپڑے میں لپٹنے ہوئے اٹھ۔ اور (لوگوں کو آنے والی مصیبت سے) ڈرا اور اپنے پروردگار کی بڑائی کر۔ اور اپنے کپڑوں کو پاک کر۔ اور (ہر قسم کی) پلیدی کو چھوڑ۔ اور یوں احسان نہ کر کہ اس سے زیادہ احسان کا خواہاں ہو۔ اور اپنے پروردگار کے لئے (کفار کی ایذاؤں پر) صبر کر۔

کافروں کا قیامت میں حال

پس جس وقت صور پھونکا جائے گا تو وہ وقت اس روز کافروں پر نہایت سخت وقت ہوگا نہ کہ معمولی (چنانچہ اس روز ان سے ان کی تمام شرارتوں کا بدلہ لے لیا جائے گا) نیز آپ مجھے اور اس کو چھوڑ دیں جس کو میں نے تنہا پیدا کیا اور اس کو بہت سا مال دیا اور بیٹے دیئے جو کہ موجود ہیں اور اس کا خوب پھیلاوا کیا (میں اس سے آپ نبٹ لوں گا۔ میں نے اس کے ساتھ یہ سب کیا) اس پر بھی وہ یہ چاہتا ہے کہ میں اسے زیادہ دوں۔ یہ ہرگز نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ ہماری باتوں کا سخت مخالف ہے۔ نیز میں اسے ایسے عذاب (کے جھیلنے) پر مجبور کروں گا جو کہ اوپر کو چڑھنے والا[1] (اور ہر دم ترقی کرنے والا) گا۔

سخت عذاب کی وجہ: کیونکہ اس نے (قرآن کے باب میں) غور کیا۔ اور (اپنے ذہن میں ایک بات) تجویز کر لی۔ سو وہ مارا جائے اس نے کیسی (بری بات) تجویز کی پھر وہ مارا جائے اس نے کیسی (بری بات) تجویز کی (خیر) پھر اس نے (رسول کی طرف) دیکھا۔ پھر تیوری چڑھائی اور منہ بنایا۔ پھر اس نے (اس قرآن کے ماننے سے) پیٹھ پھیری اور تکبر کیا۔ چنانچہ اس نے کہا کہ یہ تو جادو ہے جو (پہلوں سے) منقول ہوتا آرہا ہے (یہ خدا کا کلام نہیں ہوسکتا) یہ صرف آدمیوں کا قول ہے۔ میں اسے دوزخ میں داخل کروں گا۔

دوزخ کی حقیقت: اور تجھے کیا معلوم کیا چیز ہے دوزخ (اسے ہم جانتے ہیں۔ وہ نہایت بری بلا ہے) وہ نہ (کسی کو) باقی رکھے گی نہ (کچھ) چھوڑے گی۔ وہ آدمیوں کے لئے خوب ظاہر ہونے والی ہے (جس سے کسی کو انکار کی گنجائش نہ رہے گی، اس پر انیس شخص مقرر ہیں (جن کے متعلق اس کا اہتمام و انتظام ہے) اور ہم نے منتظمین دوزخ صرف فرشتے بنائے ہیں (اور آدمی یا جن نہیں جن کو دوزخی مغلوب کرلیں۔ یا وہ کسی کی رعایت یا کسی پر رحم کریں۔

منتظمین دوزخ کی مختصر تعداد اور اس کی وجہ

اور ہم نے ان کی اس (مختصر) تعداد کو صرف کافروں کا امتحان بنایا ہے۔ تاکہ اہل کتاب (اس تعداد کو اپنی کتابوں کے موافق جان کر اس کا) یقین کریں اور (مسلمان اس کو خدا کا ارشاد سمجھ کر اس کی تصدیق کریں اور اس طرح) مسلمانوں کا ایمان بڑھے۔ اور (تاکہ) اہل کتاب اور مومنین اس میں شک نہ کریں۔ اور تاکہ وہ لوگ جن کے دلوں میں (نفاق کا) روگ ہے۔ اور وہ جو کافر ہیں یہ کہیں کہ خدا کا اس بیان سے کیا مقصود ہے۔ کیونکہ یہ اس قدر قلیل تعداد ہے جس کو سن کر ہر شخص ہنسے گا اور کہے گا کہ بھلا انیس محافظ اس قدر کثیر دوزخیوں پر کیسے قابو رکھ سکیں گے۔ اور انہیں کیسے سزا دے سکیں گے۔ پس یہ دھمکی نہیں ہوسکتی) دیکھو خدا جس کو چاہتا ہے یوں گمراہ کرتا ہے (کہ وہ انیس کا نام سن کر تکذیب پر آمادہ ہوگئے۔ اور یہ نہ خیال کیا کہ وہ آدمی نہیں ہیں بلکہ فرشتے ہیں جن میں کا ایک بھی سب کے لئے کافی ہے)

---

[1] فعله اسم مبالغة ويرشد اليه وصفه العذاب بالمصدر مبالغة في قوله عذاباً صعداً ۱۲

اور یوں ہی) وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت بھی کرتا ہے (چنانچہ اس نے اہل کتاب اور مسلمانوں کو ہدایت کی۔ کہ انہوں نے تکذیب نہیں کی۔ الغرض یہ تعداد صرف امتحان کیلئے رکھی گئی ہے۔ نہ کہ کام کرنے والوں کی کمی کی وجہ سے۔ کیونکہ اس کی فوج بے انتہا ہے) اور آپ کے رب کے لشکروں کو صرف وہی جانتا ہے۔ پس وہ جس قدر چاہتا اس قدر مقرر کرسکتا تھا) اور وہ (دوزخ) آدمیوں کیلئے ایک نصیحت ہے۔ پس لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس سے نصیحت حاصل کریں وہ)۔

كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝ وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ ۝ وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ ۝ إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ۝ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ۝
لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ۝ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۝ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ۝
فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ۝ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝
وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ۝ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ۝ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝
حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ۝ فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ۝ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ
مُعْرِضِينَ ۝ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ۝ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ۝ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ
مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۝ كَلَّا ۖ بَل لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ۝ كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَن
شَاءَ ذَكَرَهُ ۝ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝

ترجمہ: بالتحقیق قسم ہے چاند کی اور رات کی جب جانے لگی اور صبح کی جب روشن ہو جائے کہ وہ دوزخ بڑی بھاری چیز ہے جو انسان کے لئے بڑا ڈراوا ہے یعنی تم میں جو آگے (کی طرف) کو بڑھے ان کے لئے بھی یا جو (تیرے) پیچھے کو ہٹے اس کے لئے بھی ہر شخص اپنے اعمال (کفریہ) کے بدلے میں (دوزخ میں) محبوس ہوگا مگر داہنے والے کہ وہ بہشتوں میں ہوں گے (اور) مجرموں (یعنی کفار) کا حال (خود) ان کفار ہی سے) پوچھتے ہوں گے (یعنی مومن کفار سے پوچھیں گے) کہ تم کو دوزخ میں کس بات نے داخل کیا وہ کہیں گے ہم نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے اور نہ غریب کو (جس کا حق واجب تھا) کھانا کھلایا کرتے تھے اور مشغلہ میں رہنے والوں کے ساتھ ہم بھی (اس) مشغلہ میں رہا کرتے تھے اور قیامت کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے یہاں تک کہ (اسی حالت میں) ہم کو موت آ گئی سو اس حالت مذکورہ میں) ان کو سفارش کرنے والوں کی سفارش نفع نہ دے گی (اور جب کفر و اعراض کی بدولت ان کی یہ گت بنتی ہے تو ان کو کیا ہوا کہ اس نصیحت (قرآنی) سے روگردانی کرتے ہیں کہ گویا وہ وحشی گدھے ہیں جو شیر سے بھاگے جا رہے ہیں بلکہ ان میں ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کو کھلے ہوئے (آسمانی) نوشتے دیئے جائیں آگے اس بیہودہ درخواست کا رد ہے بلکہ یہ لوگ آخرت (کے عذاب) سے نہیں ڈرتے پس یہ (ہرگز نہیں ہوسکتا بلکہ) قرآن (ہی) نصیحت (کے لئے کافی ہے سو

جس کا جی چاہے اس نصیحت سے نصیحت حاصل کرو اور بدون خدا کے چاہے یہ لوگ نصیحت قبول نہیں کریں گے وہی ہے جس (نے عذاب) سے ڈرنا چاہئے اور (وہی ہے) جو (بندوں کے گناہ) معاف کرتا ہے۔

تفسیر : **دوزخ معمولی چیز نہیں** : ہرگز (بے حقیقت یا معمولی چیز) نہیں (جیسا کہ یہ لوگ خیال کرتے ہیں بلکہ) قسم ہے چاند کی اور رات کی جب کہ وہ پیٹھ پھیرے۔ اور صبح کی جب کہ وہ روشن ہو وہ ایک بہت بڑی چیز ہے بحالیکہ ڈراوا ہے لوگوں کیلئے۔ یعنی ان لوگوں کیلئے جو تم میں سے آگے بڑھنا یا پیچھے ہٹنا چاہیں (چنانچہ ہر شخص اپنے اعمال کے عوض (اس میں) محبوس ہوگا۔

دوزخ میں داخل ہونے کی وجہ

بجز دائیں والوں کے (اور شائقین کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ ان کی شان تو بہت ہی اعلیٰ ہے) یہ لوگ باغوں میں مجرموں کی بابت آپس میں گفتگو کریں گے (بالآخر وہ خود مجرموں کو مخاطب کر کے کہیں گے کہ) تم کو کیا چیز دوزخ میں لے گئی اس کے جواب میں وہ کہیں گے کہ ہم نہ نماز پڑھنے والوں میں تھے۔ اور نہ غریبوں کو کھانا کھلاتے تھے اور (فضول باتوں یعنی دین الٰہی میں شبہات پیدا کرنے اور اس کی ہنسی اڑانے اور اس کے خلاف مشورے کرنے میں) مصروف رہنے والوں کے ساتھ ہم بھی (ان میں) مصروف رہتے تھے۔ اور ہم جزا کے دن کو جھٹلایا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ یقینی دن ہمارے پاس آ پہنچا (یہ وجہ ہے ہمارے دوزخ میں داخل ہونے کی) پس انہیں سفارشیوں کی سفارش بھی نافع نہ ہوگی (اور وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے)۔

نصیحت سے اعراض

پس (جب کہ واقعہ یہ ہے تو) انہیں کیا ہوا کہ وہ نصیحت سے یوں اعراض کرتے ہیں جیسے کہ وہ وہ گدھے ہوں جو کہ کھڑکے سے بھاگتے ہیں (بات کچھ بھی نہیں) بلکہ ان میں سے ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کو (خدا کی جانب سے) کھلے ہوئے اوراق (لکھے لکھائے) دیدیے جائیں (تا کہ وہ مستقل ہو کر بلا کسی کے اتباع کے اور بلا عقل کو تکلیف دینے کے ان پر عمل کرنے لگیں)۔ یہ ہرگز نہ ہوگا (اور یہ بات بھی نہیں) بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) وہ آخرت سے نہیں ڈرتے (لیکن یہ بات نہایت بری ہے) ایسا ہرگز نہ ہونا چاہیے۔ یہ ایک نصیحت ہے۔ اب جو کوئی چاہے اسے مانے (اور جو نہ چاہے ہو جانے) اور (ہم پیشین گوئی کرتے ہیں کہ) یہ لوگ نہ مانیں گے۔ ہاں خدا ہی چاہے (تو دوسری بات ہے۔ اس کی مشیت کے مقابلہ میں ان کی مشیت کیا چیز ہے۔ الحاصل) وہ مستحق ہے اس کا کہ (لوگ اس سے ڈریں اور اس قابل ہے کہ (لوگوں کے) گناہ معاف کرے (لہٰذا لوگوں کو چاہیے کہ وہ اس سے ڈریں اور وہ ان کے گناہ معاف کرے گا)

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝ يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝

يَقُولُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿١٠﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿١١﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾
يُنَبَّأُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ﴿١٣﴾ بَلِ الْإِنسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ﴿١٤﴾ وَلَوْ
أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ ﴿١٥﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ﴿١٦﴾ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴿١٧﴾ فَإِذَا
قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴿١٨﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴿١٩﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾ وَتَذَرُونَ
الْآخِرَةَ ﴿٢١﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾ تَظُنُّ
أَن يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾ كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾ وَقِيلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿٢٧﴾ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾
وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾

ترجمہ: سورۂ قیمہ مکہ میں نازل ہوئی اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی اور قسم کھاتا ہوں ایسے نفس کی جو اپنے اوپر ملامت کرے آگے منکرین بعث پر رد ہے یعنی) کیا انسان خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں ہرگز نہ جمع کریں گے ہم ضرور جمع کریں گے (اور یہ جمع کرنا ہم کو کچھ دشوار نہیں کیونکہ) ہم اس پر قادر ہیں کہ اس کی انگلیوں کی پوریوں تک درست کردیں بلکہ بعض آدمی (قیامت کا منکر ہوکر) یوں چاہتا ہے کہ اپنی آئندہ زندگی میں بھی (بے خوف وخطر ہوکر) فسق وفجور کرتا رہے (اس لئے بطور انکار کے) پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئے گا سو جس وقت (مارے حیرت کے) آنکھیں خیرہ ہوجائیں گی اور چاند بے نور ہوجائے گا اور (چاند کی کیا تخصیص ہے بلکہ) سورج اور چاند دونوں) ایک حالت کے (یعنی بے نور) ہوجائیں گے اس روز انسان کہے گا کہ اب کدھر بھاگوں (ارشاد ہوتا ہے) ہرگز (بھاگنا ممکن) نہیں (کیونکہ) کہیں پناہ کی جگہ نہیں اس دن صرف آپ ہی کے رب کے پاس ٹھکانا (جانے کا) ہے اس روز انسان کو اس کا سب اگلا پچھلا کیا ہوا جلا دیا جائے گا (اور) بلکہ انسان خود (بھی) اپنی حالت پر خوب مطلع ہوگا گو (باقتضائے طبیعت اس وقت بھی (اپنے) حیلے (حوالے) پیش لاوے، اور اے پیغمبر آپ (قبل وحی کے ختم ہو چکنے کے) قرآن پر اپنی زبان نہ چلایا کیجئے تاکہ آپ اس کو جلدی جلدی یاد کرلیں (کیونکہ) ہمارے ذمہ (آپ کے قلب میں) اس کا جمع کردینا اور (آپ کی زبان سے) اس کا پڑھوا دینا ہے (جب یہ ہمارے ذمہ ہے) تو جب ہم اس کو پڑھنے لگا کریں (یعنی ہمارا فرشتہ پڑھنے لگا کرے) تو آپ اس کے تابع ہوجایا کیجئے پھر اس کا بیان کروا دینا بھی ہمارا ذمہ ہے اے منکرو (قیامت کی بابت جیسا تم سمجھ رہے ہو) ہرگز ایسا نہیں (صرف بات یہ ہے کہ تم دنیا سے محبت رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو بہت سے چہرے تو اس روز بارونق ہوں گے اپنے پروردگار کی

طرف دیکھتے ہوں گے (یہ تو مومنین کا حال ہے) لیکن بہت سے چہرے اس روز بدرونق ہوں گے (اور وہ لوگ) خیال کر رہے ہوں گے کہ ان کے ساتھ کمر توڑ دینے والا معاملہ کیا جائے گا (یعنی ان کو عذاب شدید ہوگا) ہرگز ایسا نہیں جب جان ہنسلی تک پہنچ جاتی ہے اور (نہایت حسرت سے اس وقت) کہا جاتا ہے کہ کوئی جھاڑنے والا بھی ہے اور (اس وقت) وہ (مردہ) یقین کر لیتا ہے کہ یہ مفارقت (دنیا) کا وقت ہے اور شدت سکرات موت سے ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے لپٹ جاتی ہے اور اس روز تیرے رب کی طرف جانا ہوتا ہے۔

وقوعِ قیامت پر حیرت کی سخت تردید

تفسیر: (یہ بات) نہیں میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی (کہ آدمی کا خیال غلط ہے) اور (یہ بات) نہیں میں قسم کھاتا ہوں۔ اس نفس کی جو کہ (برا کام کر کے اپنے کو) بہت ملامت کرنے والا ہے (کہ انسان کا خیال ہرگز صحیح نہیں) کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں اکٹھی نہ کریں گے (اور اسے قیامت میں زندہ نہ کرینگے وہ ضرور ایسا خیال کرتا ہے۔ لیکن اس کا یہ خیال غلط ہے ہم ایسا) کیوں نہیں (کریں گے ۔ ہم ضرور اس کی ہڈیاں جمع کریں گے) بحالیکہ ہم قادر ہیں اس پر کہ اس کی انگلیوں کے پوروں تک کو ہموار کر دیں (اور یہ ہی نہیں کہ وہ صرف ایسا خیال کرتا ہے) بلکہ آدمی یہ چاہتا ہے کہ اس (خدا) کے سامنے بدمعاشی کرے۔ چنانچہ وہ طعن سے پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا (یعنی نہ ہوگا۔ یہ اس کی نہایت گستاخی ہے) سو (گو اس وقت وہ اس کا انکار کرتا ہے لیکن اس کا یہ انکار باقی نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ) جس وقت (قیامت آئے گی۔ اور اس کے اثر سے) آنکھ چندھیا جائے گی اور چاند گہنہ جائے گا (یعنی اس کی روشنی سلب کر لی جائے گی)۔ اور چاند اور سورج اکھٹے کئے جائیں گے۔ اس روز آدمی کہے گا کہ اب کہاں بھاگنا ہو (یعنی اب بھاگ کر کہاں جائیں۔ یہ تو بڑی آفت آئی۔ لیکن اس کا جواب یہ ہوگا کہ) خبردار (ایسا خیال نہ کرنا) اب کوئی جائے پناہ نہیں۔ کیونکہ اس روز تیرے پروردگار کے پاس جا کر ہی ٹھہرنا ہوگا (اور اس کے سوا کہیں ٹھکانا نہ ہوگا) اس روز آدمی کو وہ تمام کام جتائے جائیں گے جو اس نے پہلے اور پیچھے کئے ہیں۔ بلکہ آدمی کو اپنی حالت خود معلوم ہے اگرچہ وہ اپنے عذر پیش کرے اور اسی لئے جتلائی کی ضرورت ہوگی تا کہ اس پر حجت قائم ہو۔ ورنہ اس کی ضرورت نہ تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ پڑھنے کی ممانعت

جب وحی یہاں تک پہنچی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ میں بھی ساتھ ساتھ پڑھتا جاؤں۔ یا آپ نے پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ اس لئے مضمون کو بیچ میں چھوڑ کر آپ کو اس سے منع کیا گیا کہ) آپ اس کے ساتھ اپنی زبان کو اس غرض سے حرکت نہ دیں کہ اسے جلدی سے سیکھ لیں (کیونکہ آپ کو اس فکر کی ضرورت نہیں اس لئے کہ) اس کا آپ کے سینہ میں جمع کرنا اور آپ کا اس کو پڑھنا ہمارے ذمہ ہے پس جس وقت ہم اسے پڑھ چکیں تو آپ اس کے پڑھنے کی پیروی کریں (یعنی اب اسے اپنی زبان سے اسی طرح پڑھیں جس طرح آپ کو پڑھ کر سنایا گیا ہے) اس کے بعد ہمارے ذمہ اس کا بیان (اور شرح) ہے (چنانچہ جو بات آپ کی سمجھ میں نہ آئے گی۔ اور اس کے سمجھانے کی ضرورت ہوگی تو آپ کو سمجھا دی جائے گی۔ لیکن اگر ضرورت نہ ہو[1] جیسے متشابہات قرآنیہ تو اس کے بیان کا ذمہ نہیں

---

[1] انما قلنا ذلک لان اللہ تعالیٰ قال ولا یعلم تاویلہ الا اللہ ولم یستن الرسول معہ واللذین حصصوہ بدلیل العقل فحجتہم واحصۃ واشر بالی ابطالہا فی المتن ۱۲

ہے۔ کیونکہ وہاں نہ سمجھنا اور اجمالاً ایمان لانا ہی مطلوب ہے یہاں تک اس ضمنی مضمون کو بیان کر کے مضمون سابق کی طرف عود کرتے ہیں۔

قیامت کے انکار کی وجہ

اور کہتے ہیں کہ تم لوگ جو قیامت کا انکار کرتے ہو تم کو) ہرگز (ایسا) نہیں (چاہیے لیکن یہ تو وہ کرے جسے آخرت مطلوب ہو۔ اور تمہاری یہ حالت نہیں) بلکہ تم دنیا کو پسند کرتے ہو اور آخرت کو چھوڑتے ہو (یہ تمہاری سخت غلطی ہے کیونکہ جو لوگ آخرت کو اختیار کرتے ہیں وہ آخرت میں مزہ میں رہیں گے۔ اور جو لوگ اس کو چھوڑتے ہیں وہ اس روز مصیبت میں ہوں گے۔

آدمی دو طرح کے یوم قیامت میں

اور اس لئے اس روز تمام لوگ دو قسم کے ہوں گے۔ چنانچہ) کچھ منہ تو اس روز تر و تازہ ہونگے اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ اور کچھ منہ اس روز بگڑے ہوئے ہونگے جو کہ یہ خیال کرتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ تکلیف دہ معاملہ کیا جائے گا (لہٰذا) خبردار (ایسا ہرگز نہ کرنا کہ دنیا کو پسند کرو اور آخرت کو چھوڑو۔ دیکھو دنیا محض چند روز ہے اور بالآخر تمہیں خدا سے سابقہ پڑنا ہے چنانچہ) جس وقت دھکدھکی میں دم آئے گا اور کہا جائے گا کہ اس وقت کون عامل ہے (جو اسے مرنے سے بچالے) اور وہ بھی سمجھ لے گا کہ بس اب جدائی ہے اور (نزع کے شدت کے سبب) پنڈلی سے پنڈلی لپٹی ہوگی۔ اس روز تجھے تیرے رب ہی کے پاس لیجایا جائے گا۔ یہ باتیں ایسی نہیں کہ ان کو سن کر اس منکر بعث کو چاہئے تھا کہ وہ قیامت کو سچا جانتا اور اسی کیلئے تیاری کرتا)۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۝ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ۝ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ۝ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۝ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۝ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۝

ترجمہ: تو اس نے نہ تو (خدا و رسول کی) تصدیق کی تھی اور نہ نماز پڑھی تھی اور (لیکن خدا و رسول) کی تکذیب کی تھی اور (احکام سے منہ موڑا تھا پھر ناز کرتا ہوا اپنے گھر چل دیتا تھا تیری کمبختی پر کمبختی آنے والی ہے پھر (مکرر سن لے) کہ تیری کمبختی پر کمبختی آنے والی ہے کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ یونہی مہمل چھوڑ دیا جائے گا کیا یہ شخص (ابتدا میں محض) ایک قطرہ منی نہ تھا جو (عورت کے رحم میں) ٹپکایا گیا تھا پھر وہ خون کا لوتھڑا ہو گیا پھر اللہ تعالیٰ نے (اس کو انسان) بنایا پھر اعضاء درست کئے پھر اس کی دو قسمیں کر دیں مرد اور عورت (تو) کیا (جس نے ابتدا میں اپنی قدرت سے سب کچھ کیا) اس بات پر قدرت نہیں رکھتا (کہ قیامت میں مردوں کو زندہ کردے۔

منکرین کی ہٹ دھرمی اور اپنے آپ سے غافل

تفسیر: سو نہ اس نے (اس کی) تصدیق کی۔ اور نہ نماز پڑھی۔ بلکہ اس نے اسے جھٹلایا۔ اور پیٹھ پھیری۔ اور اکڑتا ہوا اپنے گھر

چل دیا، ستیاناس پر ستیاناس ہو تیرا۔ پھر ستیاناس پر ستیاناس ہو تیرا (کہ تو نہایت ہی ضدی اور ہٹ دھرم ہے کہ کسی طرح نہیں مانتا) آخر کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے آزاد چھوڑ دیا جائے گا (اور اسے خدا کی اطاعت کا مکلف نہ بنایا جائے گا یہ نہیں ہو سکتا۔ اور جبکہ اس کو مکلف بنایا گیا تو یہ نہیں ہو سکتا کہ اس کا کوئی نتیجہ نہ ہو نا عاصی کو سزا ہو نہ طائع کو جزا۔ اور جب کہ جزا و سزا ضروری ہے تو جس روز یہ جزا و سزا ہو گی اسی کا نام قیامت ہے۔ پھر قیامت کا کیوں انکار ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ بھلا مردے کیسے زندہ ہوں گے تو اس کا جواب یہ ہے کہ) کیا وہ اس منی کا جو کہ ٹپکائی جاتی ہے۔ ایک قطرہ نہ تھا (اس کا جواب یہ ہے کہ تھا اب ہم کہتے ہیں کہ) اس کے بعد وہ خون بستہ ہوا۔ اس کے بعد اس نے اسے بنانا شروع کیا۔ اسے بالکل ہموار (اور مکمل) کر دیا۔ اس کے بعد اس سے دو جوڑے بنائے یعنی مرد اور عورت (یہ واقعات ہیں جن کا وہ انکار نہیں کر سکتا۔ پس) کیا وہ (خدا جس نے یہ سب کچھ کیا) اس پر قادر نہیں کہ وہ مردوں کو زندہ کر دے (ہے اور ضرور ہے۔ پس ایسی حالت میں اس کا انکار کرنا کس قدر بری بات ہے۔ پس آدمی کو چاہیے کہ وہ اس سے باز آئے۔

سورۃ الدّھر مکیّۃ وھی احدی وثلثون آیۃ وفیھا رکوعان — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا (1) اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ
نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا (2) اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا (3)
اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَاۡ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا (4) اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ
مِزَاجُهَا كَافُوْرًا (5) عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا (6) يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ
يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا (7) وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (8) اِنَّمَا
نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا (9) اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا
قَمْطَرِيْرًا (10) فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا (11) وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا
جَنَّةً وَّحَرِيْرًا (12) مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا (13) وَدَانِيَةً
عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا (14) وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ
كَانَتْ قَوَارِيْرَا (15) قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا (16) وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا
زَنْجَبِيْلًا (17) عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا (18) وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ
حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا (19) وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا (20) عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ

سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّ حُلُّوْۤا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَ سَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّ كَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾

ترجمہ: سورہ دہر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں اکتیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ بے شک انسان پر زمانہ میں ایک ایسا وقت بھی آ چکا ہے جس میں وہ کوئی چیز قابل تذکرہ نہ تھا (یعنی انسان نہ تھا بلکہ نطفہ تھا) ہم نے اس کو مخلوط نطفہ سے پیدا کیا اس طور پر کہ ہم اس کو مکلف بنائیں تو (اسی واسطے) ہم نے اس کو سنتا دیکھتا (سمجھتا) بنایا ہم نے اس کو (بھلائی برائی پر مطلع کر کے) رستہ بتلایا (یعنی احکام کا مخاطب بنایا پھر) یا تو وہ شکر گزار (اور مومن ہو گیا) یا ناشکرا (اور کافر) ہو گیا ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور آتش سوزاں تیار کر رکھی ہے (اور) جو نیک (لوگ) ہیں وہ ایسے جام شراب سے (شرابیں) پیویں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی یعنی ایسے چشمہ سے (پیویں گے) جس سے خدا کے خاص بندے پئیں گے (اور) جس کو وہ (خاص بندے جہاں چاہیں گے) بہا کر لے جائیں گے وہ لوگ واجبات کو پورا کرتے ہیں اور ایسے دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی عام ہوگی اور وہ لوگ (محض) خدا کی محبت سے غریب اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (اور کہتے ہیں) ہم تم کو محض خدا کی رضامندی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے (اس کا عمل) بدلہ چاہیں اور نہ (اس کا قول) شکریہ (چاہیں) ہم اپنے رب کی طرف سے ایک سخت اور تلخ دن کا اندیشہ رکھتے ہیں سو اللہ تعالیٰ ان کو (اس اطاعت اور اخلاص کی برکت سے اس دن کی سختی سے محفوظ رکھے گا اور ان کو تازگی اور خوشی عطا فرماوے گا (یعنی چہروں پر تازگی اور قلوب میں خوشی دے گا اور ان کی پختگی (یعنی استقامت فی الدارین) کے بدلہ میں ان کو جنت اور ریشمی لباس دے گا اس حالت میں کہ وہ وہاں (جنت میں) مسہریوں پر آرام وعزت سے تکیہ لگائے ہوں نہ وہاں تپش (اور گرمی) پاویں گے اور نہ جاڑا (بلکہ فرحت بخش اعتدال ہوگا) اور یہ حالت ہوگی کہ (وہاں کے یعنی جنت کے درختوں کے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور ان کے میوے ان کے اختیار میں ہوں گے (کہ ہر وقت ہر طرح بلامشقت لے سکیں گے اور ان کے پاس چاندی کے برتن لائے جائیں گے اور آبخورے جو شیشہ کے ہوں گے (اور) وہ شیشے چاندی کے ہوں گے جن کو بھرنے والوں نے مناسب انداز سے بھرا ہوگا اور وہاں ان کو (علاوہ جام شراب مذکور کے) ایسا جام شراب پلایا جاوے گا جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی یعنی ایسے چشمہ سے (ان کو پلایا جاوے گا) جو وہاں ہوگا جس کا نام (وہاں) سلسبیل (مشہور) ہوگا اور ان کے پاس (یہ چیزیں لے کر) ایسے لڑکے آمد و رفت کریں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے اور اس قدر حسین ہیں اے مخاطب اگر تو ان کو چلتے پھرتے دیکھے تو یوں سمجھے کہ موتی ہیں جو بکھر گئے ہیں اور اے مخاطب اگر تو اس جگہ کو دیکھے تو تجھ کو بڑی نعمت اور بڑی سلطنت دکھائی دے اور ان جنتیوں پر باریک ریشم کے کپڑے ہوں گے اور دبیز ریشم کے کپڑے بھی (کیونکہ ہر لباس میں جدا لطف ہے) اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب ان کو پاکیزہ شراب پینے کو دے گا (جس میں نہ نجاست ہوگی نہ کدورت (اور ان سے کہا جاوے گا کہ) یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش (جو دنیا میں کرتے تھے) مقبول ہوئی۔

شانِ نزول

تفسیر : یوفون بالنذر الخ ایک مرتبہ حضرت نبی کریم الصلوٰۃ والتسلیم اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہراؓ کے گھر تشریف لائے۔ تو حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو بیمار پایا۔ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ کچھ اللہ کی منت مان لو۔ کہ حسنین کو شفا ہو جائے دونوں نے تین روزے کی منت مان لی۔ شافی مطلق نے سبطین کو صحت کلی عطا فرمائی۔ ایفائے نذر کی نیت سے روزے رکھے۔ شام کے وقت کچھ جو قرض لے کر پیسے اور روٹی پکا کر روزہ افطار کرنے بیٹھے ہی تھے کہ دروازہ پر ایک مسکین نے آ سوال کیا کہ اے اہل بیت نبوت اللہ کے واسطے مجھ محتاج کا پیٹ بھرو۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فوراً اپنے حصے کی روٹی لا حاضر کی اس پر سارے گھر والوں نے اپنے اپنے حصہ کی روٹی فقیر کو لا کر دیدی صرف پانی سے روزہ کھول کر اللہ کے نام پر پڑ کر سو رہے۔ دوسرا روزہ ہوا شام کے وقت روٹی لے کر بیٹھے ہی تھے کہ دروازہ پر ایک یتیم نے صدا دی کہ بے ماں باپ کا بچہ ہوں روٹی کھلا دو۔ حضرت علیؓ نے پھر اپنا حصہ اس کو جا کھلایا۔ اور تمام گھر والوں نے روز گزشتہ کی طرح اپنا اپنا کھانا یتیم کے حوالے کیا پانی سے روزہ کھول کر پھر پڑ رہے۔ تیسرے دن شام کے وقت ایک قیدی آ کھڑا ہوا اس روز بھی گزشتہ دونوں دنوں کی طرح سب نے تمام کھانا اس کے حوالہ کیا اللہ پاک نے اہل بیت نبوت کی بشارت میں یہ آیت نازل فرمائی۱۲۔

انسان پہلے کچھ نہ تھا پھر اسے خدا نے جنم دیا

آیا اس (گزشتہ) زمانہ میں آدمی پر کوئی ایسا وقت آیا ہے جس میں وہ کوئی ایسی چیز نہ تھا جس کا نام لیا جاتا ہو (ضرور آیا ہے۔ چنانچہ ایک وقت میں اس کا کوئی نام بھی نہ جانتا تھا۔ اس کے بعد) ہم نے آدمی کو ایک گڈمڈ نطفہ سے (جو کہ مرد اور عورت کی منی کے ملنے سے پیدا ہوا تھا) ایسی حالت میں پیدا کیا کہ ہمیں اس کا امتحان منظور تھا۔ لہٰذا ہم نے اسے سننے والا اور دیکھنے والا (اور سمجھنے والا) بنایا (تا کہ وہ قابل امتحان ہو جائے۔

انسان کے سامنے ہدایت و گمراہی کے دونوں راستے

چنانچہ) ہم نے اسے رستہ بتا دیا اب خواہ وہ (اس کی) قدر کرے (اور اس رستہ پر چلے) یا ناقدری کرے (اور اس پر نہ چلے۔ لیکن اس کو معلوم ہو کہ) ہم نے (اس ہدایت کے) نہ ماننے والوں کے لئے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے (علیٰ ہذا) جو نیک ہیں (اور اس ہدایت پر عمل کرتے ہیں) ان کی یہ حالت ہے کہ وہ (جنت میں) ایسا جام پئیں گے جس کی آمیزش کافور ہو گی۔ بحالیکہ وہ (شراب جس کی آمیزش کافور ہو گی) ایک ایسا چشمہ ہو گا جس میں سے اللہ کے بندے یوں پویں گے کہ وہ[1] اسے زمین پھاڑ کر نکالیں گے۔

نیکوں کو جنت ملنے کی وجہ

کیونکہ یہ (نیک لوگ) منت پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہو گی (اور اس کا خوف سب پر چھایا ہوا ہو گا) اور باوجود اس کے محبوب ہونے کے وہ غریبوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم تم کو خدا کی خوشنودی کیلئے کھانا کھلاتے ہیں۔ نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں۔ اور نہ شکر گزاری (کیونکہ) ہم کو اپنے رب کی جانب سے ایک دن کا خطرہ ہے۔ جو کہ سخت مکروہ اور نہایت سخت ہو گا۔ پس (جب کہ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں تو) خدا بھی انہیں اس دن کی برائی سے بچائے گا اور ان کو تازگی اور خوشی سے دوچار کرے گا۔

---

[1] الفاظ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ چشمہ جنت میں پہلے سے نہ ہو گا بلکہ جنتیوں کی خواہش پر نکالا جائے گا۔ اور عام تفسیر یہ ہے کہ چشمہ پہلے سے موجود ہو گا اور جنتی اپنے لئے اس کی نالیاں نکالیں گے لیکن الفاظ سے یہ مضمون نہیں سمجھ میں آتا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۱۲

آرام وآسائش کی تفصیل

اوران کوان کے صبر کے معاوضہ میں باغ اورریشمی لباس دے گا۔ یوں کہ وہ اس میں مسہریوں پرتکیہ لگائے (آرام سے بیٹھے ہوں گے کہ نہ وہ اس میں دھوپ دیکھیں گے اور نہ شدت سرما۔ اوران پر اس باغ کے درختوں) کے سائے جھکے ہوئے ہوں گے۔ اور اس کے میوے ان کے تابع کر دیئے گئے ہوں گے (کہ وہ جس وقت اور جس حالت میں چاہیں گے ان کے پاس پہنچ جائیں گے) اور خدام ان کے پاس چاندی کے ظروف اور ایسے آبخورے لئے پھرتے ہوں گے جو کہ شیشے یعنی چاندی کے شیشے ہوں گے (یعنی چاندی کے بنے ہوئے اور شفاف ایسے جیسے شیشے جن میں نظر آر پار ہوتی ہے) جن کو انہوں نے (اپنی پسند کے موافق) خود تجویز کیا ہوگا (کہ ایسی شکل کے اور اتنے بڑے اور ایسے ایسے ہوں) اوران کو اس (باغ) میں ایسا جام پلایا جائے گا جس کی آمیزش سونٹھ ہوگی بحالیکہ وہ اس (باغ) میں ایک ایسا چشمہ ہوگا جس کو سلسبیل کہا جاتا ہے اوران کے آس پاس ایسے لڑکے پھرتے ہوں گے جن کو اس میں ہمیشہ رکھا جائے گا اور (جن کے حسن کی یہ حالت ہے کہ) جب تو وہاں نظر کرے تو انہیں بکھرے ہوئے موتی خیال کرے گا (اور وہ ایک ایسی جگہ ہوگی کہ) جب تو وہاں نظر کرے تو تو سراسر چین اور ایک عالی شان حکومت دیکھے گا (چنانچہ) ان کے اوپر سبز سندس اور استبرق کے کپڑے ہوں گے۔ اوران کو چاندی کے کنگن پہنائے ہوئے ہوں گے۔ اوران کا رب ان کو پاکیزہ پینے کی چیزیں پلائے گا (اوران سے کہا جائے گا کہ) یہ تمہارا معاوضہ ہے اور تمہاری کوشش کی ہمارے یہاں قدر کی گئی ہے (یہ بیان تھا جزا وسزا کا۔ اب آدمی کو چاہیے کہ وہ اس میں غور کرے اور اپنے لئے وہ رستہ تجویز کرے جو بہتر ہو۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ۚ﴿۲۳﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۚ﴿۲۵﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَاۤ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَاۤ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۖ﴿۳۰﴾ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۗ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾

ترجمہ: ہم نے آپ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا ہے سو آپ اپنے پروردگار کے حکم پر (کہ اس میں تبلیغ بھی داخل ہے) مستقل رہیے اوران میں سے کسی فاسق یا کافر کے کہنے میں نہ آیئے اور آگے عبادت لازمہ کا امر ہے یعنی) اپنے پروردگار (کا صبح وشام نام لیا کیجئے اور کسی قدر رات کے حصہ میں بھی اس کو سجدہ کیا کیجئے (یعنی نماز فرض پڑھا کیجئے) اور رات کے بڑے حصہ میں اس کی تسبیح کیا کیجئے (مراد اس سے تہجد) ہے علاوہ فرائض کے یہ لوگ دنیا سے محبت رکھتے ہیں اور اپنے آگے (آنے والے) ایک بھاری دن کو چھوڑ بیٹھے ہیں ہم ہی نے ان کو پیدا کیا ہے اور ہم ہی نے ان کو جوڑ بند مضبوط کیے (اور

(نیز) جب (ہم چاہیں ان ہی جیسے لوگ ان کی جگہ بدل دیں یہ سب جو کچھ مذکور ہوا (کافی) نصیحت ہے سو جو شخص چاہے اپنے رب کی طرف سے رستہ اختیار کرے بدوں خدا کے چاہے تم لوگ کوئی بات چاہ نہیں سکتے (اور بعض لوگوں کے لئے خدا کے نہ چاہنے میں بعض حکمتیں ہوتی ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ بڑا علم والا بڑا حکمت والا ہے وہ جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل کر دیتا ہے اور (جس کو چاہے کفر اور ظلم میں بتلا رکھتا ہے پھر) ظالموں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر کی تلقین

تفسیر: اے رسول) ہم نے آپ پر قرآن نازل کیا ہے۔ اور (مشرکین کا یہ بیان بالکل غلط ہے کہ یہ آپ کا بنایا ہوا ہے۔ یا آپ دیوانے ہیں وغیرہ وغیرہ پس آپ اپنے رب کے فیصلہ کے انتظار میں صبر کیجئے اور ان میں سے کسی گنہگار یا ناقدرے کا کہنا نہ مانئے۔ اور صبح وشام اپنے رب کا نام لیتے رہئے اور رات میں اس کیلئے سجدہ کیجئے۔ اور بڑی رات تک اس کی پاکی بیان کیجئے (خلاصہ یہ کہ رات کو تہجد پڑھئے۔

کافروں کی بات نہ ماننے کا حکم اور اس کی وجہ

آپ کو ان کی بات ماننے سے اس لئے روکا جاتا ہے کہ) یہ لوگ دنیا کو پسند کرتے ہیں۔ اور اپنے آگے ایک بھاری دن کو چھوڑے ہوئے ہیں (اور اس لئے وہ ہرگز اس قابل نہیں کہ کوئی ان کا کہنا مانے۔ یہ لوگ اس بھاری دن کو اس لئے چھوڑے ہوئے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ خدا ان کو دوبارہ پیدا نہیں کر سکتا۔ مگر یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ) ہم ہی نے انہیں پیدا کیا اور ان کے جوڑ بند مضبوط کئے (پس ان کا دوبارہ پیدا کرنا ہمارے لئے کچھ مشکل نہیں) اور ہم جس وقت چاہیں گے ان کی جگہ ان جیسے بنا دیں گے (یعنی ان کو دوبارہ پیدا کر دیں گے) یہ نصیحت ہے۔ اب جو کوئی چاہے اپنے رب کی راہ لے۔

کافر بھی مشیت خداوندی کے تحت میں

اور (اے مشرکو! ہم کہے دیتے ہیں کہ) تم (خدا کی راہ اختیار کرنا) چاہو گے نہیں مگر یہ کہ خدا ہی چاہے (تو تم اس سے کچھ زبردست نہیں کہ اس وقت بھی نہ چاہو۔ اب رہا یہ سوال کہ جب وہ خدا سے زبردست نہیں تو پھر خدا انہیں راہ پر کیوں نہیں لے آتا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ) یقیناً اللہ بڑا جاننے والا اور بڑا حکمت والا ہے (اس لئے) وہ (اپنے علم وحکمت کے موافق) جس کو چاہتا ہے اس کو اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے (اور چاہتا انہیں کو ہے جو حق سے نفور اور معاند نہ ہوں۔ بلکہ اس کے طالب ہوں) اور جو ظلم پر کمربستہ ہیں (اور ہدایت چاہتے ہی نہیں ان کو وہ ہدایت تو کیا کرتا) اس نے (تو) ان کیلئے سخت تکلیف دہ عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝۱ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝۲ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝۳ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝۴ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝۵ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝۶ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝۷ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝۸ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝۹ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝۱۰ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝۱۱ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝۱۲ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝۱۳

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶﴾
ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۷﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰى قَدَرٍ
مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ
كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنْطَلِقُوْٓا
اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ
كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾
وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ
جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾

ترجمہ: سورۂ مرسلت مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ قسم ہے ان ہواؤں کی جو نفع پہنچانے کے لئے بھیجی جاتی ہیں پھر ان ہواؤں کی جو تندی سے چلتی ہے (جس سے خطرات کا احتمال ہوتا ہے اور ان ہواؤں کی جو بادلوں کو اٹھا کر) پھیلاتی ہیں پھر ان ہواؤں کی جو بادلوں کو متفرق کر دیتی ہیں (جیسا بارش کے بعد ہوتا ہے) پھر ان ہواؤں کو جو دل میں) اللہ کی یاد یعنی توبہ کا یا ڈرانے کا القا کرتی ہیں کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور ہونے والی ہے (مراد قیامت ہے سو جب ستارے بے نور ہو جائیں گے اور جب آسمان پھٹ جاوے گا اور جب پہاڑ اڑتے پھریں گے اور جب سب پیغمبر وقت معین پر جمع کیے جاویں گے (کچھ معلوم ہے کہ) کس دن کے لئے پیغمبروں کا معاملہ ملتوی (کیا گیا ہے) آگے جواب ہے کہ) فیصلہ کے (دن کے لئے (ملتوی رکھا گیا ہے اور آگے اس فیصلہ کے دن کی تق ہے کہ آپ کو معلوم ہے کہ وہ فیصلہ کا دن کیسا کچھ ہے (یعنی بہت سخت ہے) اس روز حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی (آگے عذاب کی تذکیر ہے یعنی) کیا ہم اگلے کافر لوگوں کو عذاب سے) ہلاک نہیں کر چکے پھر پچھلوں کو بھی (عذاب میں ان (پہلوں) ہی کے ساتھ ساتھ کر دیں گے ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں (یعنی ان کے کفر پر سزا دیتے ہیں) اس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی (آگے قدرت علی البعث کی تقریر ہے یعنی) کیا ہم نے تم کو

ایک بے قدر پانی (یعنی نطفہ سے) نہیں بنایا پھر ہم نے اس کو ایک وقت مقرر تک ایک محفوظ جگہ (یعنی عورت کے رحم) میں رکھا غرض ہم نے (ان تصرفات کا) ایک اندازہ ٹھہرایا سو ہم کیسے اچھے اندازہ ٹھہرانے والے ہیں اس روز حق کے جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی (آگے اپنی بعض نعمتیں بیان فرماتے ہیں) کیا ہم نے زمین کو زندہ اور مردوں کی سمیٹنے والی نہیں بنایا اور ہم نے اس (زمین) میں اونچے اونچے پہاڑ بنائے ہیں (جن سے بہت سے منافع متعلق ہیں) اور ہم نے تم کو میٹھا پانی پلایا اس روز (حق) کے جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی اس روز کفار سے کہا جائے گا تم اس عذاب کی طرف چلو جس کو جھٹلایا کرتے تھے ایک سائبان کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں جس میں نہ (ٹھنڈا) سایہ ہے اور نہ وہ گرمی سے بچاتا ہے وہ انگارے برساوے گا جیسے بڑے بڑے محل بلکہ جیسے کالے کالے اونٹ اس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی یہ وہ دن ہوگا جس میں وہ لوگ نہ بول سکیں گے اور نہ ان کو اجازت (عذر کی) ہوگی سو عذر ہی نہ کر سکیں گے اس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی (ان لوگوں سے کہا جاوے گا کہ) یہ ہے فیصلہ کا دن (جس کی تم تکذیب کیا کرتے تھے) ہم نے آج تم کو اور اگلوں کو (فیصلہ کے لئے) جمع کر لیا سو اگر تمہارے پاس (آج کے فیصلہ سے بچنے کی) کوئی تدبیر ہو تو تدبیر چلاؤ اس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی۔

تفسیر :شان نزول: والمرسلت الخ۔ اس کے علاوہ کوئی خاص سبب معلوم نہیں ہوا کہ یہ سورت ذکر قیامت اور منکرین حشر ونشر کو عذاب آخرت سے ڈرانے کیلئے نازل ہوئی ۱۲۔

قیامت کی یقین دہانی

قسم ہے ان کی[1] جو یکے بعد دیگرے بھیجے جاتے ہیں۔ پھر ان کی جو تیزی سے چلتے ہیں۔ اور ان کی جو پھیلاتے ہیں پھر ان کی جو پیدا کرتے ہیں۔ پھر ان کی جو نصیحت اتارتے ہیں (کافروں پر) اتمام حجت کے لئے یا (مومنوں کو) ڈرانے کیلئے کہ جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور ہونے والی ہے (اور اس میں ذرا شک وشبہ نہیں) پس جس وقت ستارے مٹا دیئے جائیں گے اور جس وقت کہ آسمان چاک کیا جائے گا اور جس وقت کہ پہاڑ اڑائے جائیں گے۔ اور جب کہ رسولوں کو (ان کے انتقام کیلئے) وقت دیا گیا ہے۔ تو آخر یہ سب کام کس دن کیلئے اٹھا رکھے گئے ہیں۔ فیصلہ ہی کے دن کے لئے (تو اٹھا رکھے گئے ہیں پھر اس کے ہونے میں کیا شبہ ہے۔ پس وہ فیصلہ کا دن ضرور ہوگا)۔

فیصلہ کے دن کی حقیقت

اور تو کیا جانے فیصلہ کا دن کیا چیز ہے (اسے ہم جانتے ہیں اور) بڑی خرابی ہے اس دن ان لوگوں کی جو اسے جھٹلاتے ہیں۔ کیا ہم نے (اسی تکذیب کے سبب) پہلوں کو ہلاک نہیں کیا (ضرور کیا ہے تو) ان کے بعد ہم (اسی تکذیب کے سبب) پچھلوں کو بھی ان کے پیچھے کریں گے (اور جہاں وہ گئے ان کو بھی وہیں بھیجیں گے) کیونکہ ہم مجرمین کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں (پس جب کہ اس کی تکذیب کی یہ سزا ہے تو وہ ضرور واقع ہوگا اور) بڑی خرابی ہے اس روز ان لوگوں کی جو اسے جھٹلاتے ہیں۔

---

[1] بعض کہتے ہیں کہ یہ فرشتوں کی صفات ہیں اور اس لئے یہ کل قسمیں فرشتوں کی ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ملقیات کے سوا باقی صفات ہواؤں کی ہیں لیکن چونکہ اس تعین پر کچھ حجت نہیں اس لئے ہم نے اس کو مجمل رکھا واللہ اعلم ۱۲

انسان کو اپنی حقیقت کی یاددہانی

نیز کیا ہم نے تمہیں ایک حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا (ضرور کیا ہے) چنانچہ ہم نے اسے ایک معلوم مقدار تک ایک مضبوط جگہ (یعنی رحم) میں رکھا جس پر ہم نے (اس کو مکمل کرنے کی) تدبیر کی[1] پس ہم نہایت اچھی تدبیر کرنے والے ہیں (کہ جو ہم نے کرنا چاہا وہ ہو گیا اور تم لوگ ماں کے پیٹ سے آدمی بن کر نکل آئے پس جب کہ ہم تم کو اول مرتبہ پیدا کر سکتے ہیں۔ تو کیا دوسری مرتبہ نہیں پیدا کر سکتے۔ ضرور کر سکتے ہیں اور) بڑی خرابی ہے اس روزان لوگوں کی جو اسے جھٹلاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی دوسری قدرتوں کا تذکرہ

نیز کیا ہم نے زمین کو اکٹھا کرنے کی چیز نہیں بنایا (جس کے ذریعہ سے ہم) زندوں اور مردوں کو (اکٹھا کرتے ہیں۔ ضرور بنایا ہے اور ہم نے اس میں اونچے اونچے پہاڑ بنائے ہیں۔ اور ہم نے تمہیں پیاس بجھانے والا پانی پلایا ہے (پھر کیا یہ واقعات اس کی دلیل نہیں ہیں کہ ہم تمہیں دوبارہ پیدا کر سکتے ہیں ضرور ہیں۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ جو اس قدر کمال قدرت رکھتا ہو کہ ایسی چیزیں بنائے۔ وہ تم کو دوبارہ پیدا کرنے سے عاجز نہیں ہو سکتا۔ پس ہم تمہیں ضرور پیدا کریں گے اور) بڑی خرابی ہے اس روزان لوگوں کو جو اس کو جھٹلاتے ہیں (جس روز وہ دن ہوگا۔

کافروں کو قیامت میں جہنم کیلئے حکم

اس روزان سے کہا جائے گا کہ) چلو اس کی طرف جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ چلو اس تین شاخوں والے سایہ کی طرف[2] جو کہ نہ گاڑھا ہے (ایک شاخ[3] یہ ہے) اور نہ بھڑک[4] سے بچاتا ہے (دوسری شاخ یہ ہے) نیز وہ (آگ) جس کو اوپر تہکما سایہ کہا گیا ہے۔ ایسی مخلوق کی مانند چنگاریاں اڑاتی ہے۔ گویا کہ وہ آزاد اونٹ ہیں (یہ تیسری شاخ ہے) بڑی خرابی ہے اس روزان لوگوں کو جو اسے جھٹلاتے ہیں۔ یہ وہ دن ہے جس میں وہ لوگ (بلا اذن) بات نہ کر سکیں گے اور نہ انہیں (معذرت کی) اجازت دی جائے گی جس پر وہ (ایسے) معذرت کریں (جو مقبول ہو۔ لہٰذا) بڑی خرابی ہے اس روزان لوگوں کی جو اسے جھٹلاتے ہیں۔ (نیز اس روزان سے کہا جائے گا کہ) یہ ہے فیصلہ کا دن (جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ چنانچہ) ہم نے تم کو اور (تم سے) پہلوں کو (فیصلہ کیلئے) اکٹھا کیا ہے۔ سو اگر تمہارے پاس (اس کے ٹالنے کی) کوئی تدبیر ہو تو وہ مجھ سے کر لو (سو ان کے پاس اس کی کیا تدبیر ہے اور وہ کیا کر سکتے ہیں لہٰذا) بڑی خرابی ہے اس روزان لوگوں کیلئے جو اسے جھٹلاتے ہیں۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِىْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا
وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا
لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَىِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾

[1] القدر تدبير الامر و الفعل من ضرب كمافى القاموس وهذا المعنى هو الصق بالمقام فتدبر ۱۲ [2] اس سایہ سے مراد آگ ہے اور تہکما اسے سایہ کہا گیا ہے اور مشہور یہ ہے کہ اس سے مراد دھواں ہے۔ واللہ اعلم ۱۲ [3] یہ ابو مسلم کی تفسیر ہے ۱۲ [4] لہب سے مراد بعض لوگوں نے پیاس لی ہے اور بعض نے آگ کا شعلہ یا گرمی ۱۲

ترجمہ: پرہیزگار لوگ سایوں میں اور چشموں میں اور مرغوب میووں میں ہوں گے (اور ان سے کہا جاوے گا کہ) اپنے اعمال کے (نیک) صلہ میں خوب مزے سے کھاؤ پیو ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں (اور یہ کفار نعماء جنت کی بھی تکذیب کرتے تھے سو سمجھ رکھیں کہ) اس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی (اے کافرو) تم (دنیا میں) تھوڑے دنوں اور کھالو برت لو (عنقریب کمبختی آنے والی ہے کیونکہ) تم بے شک مجرم ہو اس روز (حق کے) جھٹلانے والے کی بڑی خرابی ہوگی اور (ان کافروں کی سرکشی اور جرم کی یہ حالت ہے کہ) جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (خدا کی طرف) جھکو تو نہیں جھکتے اس روز (حق کے) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی تو پھر اس (قرآن بلیغ الالفاظ والانذار) کے بعد اور پھر کونسی بات پر ایمان لاویں گے۔

پرہیزگاروں کا مقام قیامت میں

تفسیر: (یہ حالت تو مکذبین کی تھی اور برخلاف اس کے) پرہیزگار لوگ سایوں میں اور چشموں میں اور ان میوں میں ہوں گے جو وہ چاہیں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ) اپنے ان کاموں کے بدلہ میں جو تم کیا کرتے تھے خوب کھاؤ پیو۔ خدا ہضم کرے ہم نیکوں کو یوں ہی جزا دیتے ہیں۔

جھٹلانے والے

بڑی خرابی ہے اس روز جھٹلانے والوں کی (جو کہ ان نعمتوں سے محروم ہو کر مصائب میں گرفتار ہوں گے (اچھا اے جھٹلانے والو) تھوڑے دنوں خوب کھالو اور مزہ اڑالو (آخرکار تمہیں اس کا خمیازہ بھگتنا ہوگا۔ کیونکہ) بڑی خرابی ہے اس روز جھٹلانے والوں کی۔ اور جس وقت ان سے کہا جاتا ہے کہ (خدا کے سامنے) جھکو۔ تو وہ جھکتے نہیں۔ (بلکہ برابر تکبر کئے جاتے ہیں جس کا نتیجہ وہ دیکھیں گے۔ کیونکہ) بڑی خرابی ہے۔ اس روز جھٹلانے والوں کی (الغرض کسی بات کے ماننے کے چار طریق ہیں۔ ایک متکلم کا اعتبار اور اس کا بڑا ذریعہ ہے قسم۔ سو قسم بھی کھالی گئی۔ دوسرا ذریعہ ہے دلیل۔ سو دلائل بھی بیان کر دیئے گئے تیسرا ذریعہ ہے ترہیب۔ سو اس سے بھی کام لیا گیا۔ چوتھا ذریعہ ہے ترغیب۔ سو وہ بھی استعمال کر لیا گیا۔ لیکن وہ اس پر بھی نہیں مانتے) پس وہ اس کے بعد کس بات کو مانیں گے (اور اب کونسی بات باقی رہ گئی ہے۔ خیر نہیں مانتے نہ مانیں۔ وہ جانیں آپ اس کا خمیازہ بھگتیں گے۔

سُوْرَةُ النَّبَإِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿۲﴾ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ﴿۳﴾ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾

ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴿۶﴾ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴿۷﴾ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴿۸﴾

وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ﴿۹﴾ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿۱۰﴾ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿۱۱﴾ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا

شِدَادًا ﴿۱۲﴾ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ﴿۱۳﴾ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا

وَّنَبَاتًا ﴿۱۵﴾ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿۱۷﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ

اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ

كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾

اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾

ترجمہ: سورۂ نبا مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ یہ (قیامت کا انکار کرنے والے) لوگ کس چیز کا حال دریافت کرتے ہیں اس بڑے واقعہ کا حال دریافت کرتے ہیں جس میں یہ لوگ (اہل حق کے ساتھ) اختلاف کر رہے ہیں ہرگز ایسا نہیں (بلکہ قیامت آوے گی اور) ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے پھر (مکرر کہتے ہیں کہ جیسا یہ لوگ جو سمجھتے ہیں) ہرگز ایسا نہیں (بلکہ آوے گی) ان کو ابھی معلوم ہوا جاتا ہے کیا ہم نے زمین کو فرش اور پہاڑوں کو زمین کی میخیں نہیں بنایا (اور اس کے علاوہ ہم نے اور بھی قدرت اپنی ظاہر فرمائی چنانچہ) ہم ہی نے تم کو جوڑا جوڑا (یعنی مرد وعورت) بنایا اور ہم ہی نے تمہارے سونے کو راحت کی چیز بنایا اور ہم ہی نے رات کو پردہ کی چیز بنایا اور ہم ہی نے دن کو معاش کا وقت بنایا اور ہم ہی نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے اور ہم ہی نے (آسمان میں) ایک روشن چراغ بنایا (مراد آفتاب ہے) اور ہم ہی نے پانی بھرے بادلوں سے کثرت سے پانی برسایا تاکہ ہم اس پانی کے ذریعہ سے غلہ اور سبزی اور گنجان باغ پیدا کریں بیشک فیصلہ کا دن ایک معین وقت ہے یعنی جس دن صور پھونکا جاوے گا پھر تم لوگ گروہ گروہ ہوکر آؤ گے اور آسمان کھل جاوے گا پھر اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ (اپنی

جگہ سے) ہٹا دیے جائیں گے سو وہ ریت کی طرح ہو جاویں گے (آگے اس یوم الفصل میں جو فیصلہ ہوگا اس کا بیان ہے یعنی) بیشک دوزخ ایک گھات کی جگہ ہے سرکشوں کا ٹھکانا (ہے) جس میں وہ بے انتہا زمانوں تک (پڑے) رہیں گے (اور) اس میں نہ تو وہ کسی ٹھنڈک (یعنی راحت) کا مزہ چکھیں گے اور نہ پینے کی چیز کا (جو کہ مسکن عطش ہو) بجز گرم پانی اور پیپ کے یہ (ان کو) پورا پورا بدلہ ملے گا (اور وہ اعمال جن کا یہ بدلہ ہے یہ ہیں کہ) وہ لوگ حساب (قیامت) کا اندیشہ نہ رکھتے تھے اور ہماری آیتوں کو خوب جھٹلاتے تھے اور ہم نے (ان کے اعمال میں سے) ہر چیز کو (ان کے نامہ اعمال میں) لکھ کر سبط کر رکھا ہے سو (ان سے کہا جائے گا کہ اب ان اعمال کا مزہ چکھو کہ ہم تم کو سزا ہی بڑھائے جاویں گے۔

قیامت کے متعلق سوال مشرکوں کی طرف سے

تفسیر: (اے رسول آپ کو کچھ معلوم بھی ہے کہ) یہ (مشرک) لوگ کس چیز کے متعلق آپس میں سوال وجواب کرتے ہیں اس بڑی خبر کے متعلق جس کے باب میں یہ لوگ (حق سے) اختلاف رکھتے ہیں (یعنی قیامت کے متعلق جس کے یہ منکر ہیں۔ لیکن انہیں) ہرگز (ایسا) نہیں (کرنا چاہئے کیونکہ) انہیں عنقریب (اس کی حقیقت) معلوم ہو جائے گی (ہم) پھر کہتے ہیں۔ کہ انہیں (ایسا) ہرگز نہیں (کرنا چاہئے۔ کیونکہ) انہیں عنقریب (اس کی حقیقت) معلوم ہو جائے گی۔

اللہ جل مجدہٗ کی قدرت میں غور کی ضرورت

(اور وہ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے (کوئی ان ہٹ دھرم منکروں سے پوچھے کہ) کیا ہم نے زمین کو فرش اور پہاڑوں کو (اس کے ایک حال پر قائم رکھنے کے لئے) میخیں نہیں بنایا (ضرور بنایا ہے) اور (ان کے علاوہ) ہم نے تم کو جوڑے (یعنی مرد وعورت نیک و بد۔ کالے گورے، امیر غریب وغیرہ) پیدا کیا۔ اور تمہاری نیند کو آرام (کی چیز) بنایا۔ اور رات کو (جو تم کو) اپنی تاریکی میں چھپا لیتی ہے) اوڑھنا بنایا۔ اور دن کو زندگی کا ذریعہ بنایا (کہ تم اس میں سامانِ زندگی خوراک وغیرہ حاصل کرتے ہو) اور تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے۔ اور ایک روشن چراغ (آفتاب) بنایا اور بدلیوں سے گرنے والا پانی اتارا۔ تاکہ ہم اس سے غلے اور روئیدگی۔ اور گھنے باغات نکالیں (یہ واقعات ہیں جن کا تم انکار نہیں کر سکتے۔ اب تم سوچو کہ جو خدا ایسے عجیب وغریب کام کر سکتا ہو وہ تمہیں دوبارہ پیدا نہیں کر سکتا۔ ضرور کر سکتا ہے۔ پھر تم اس کا ناحق کیوں انکار کرتے ہو۔

قیامت کی تفصیل: یاد رکھو کہ) فیصلہ کا دن ایک مقرر وقت ہے (جو ٹل نہیں سکتا) یہ وہ دن ہے جس میں صور پھونکا جائے گا۔ جس پر تم (قبروں سے نکل کر) گروہ در گروہ (میدانِ قیامت میں) آؤ گے) اور آسمان کو (جگہ جگہ سے پھاڑ کر) کھولا جائے گا جس پر وہ سراسر دروازے ہو جائے گا۔ اور پہاڑوں کو چلایا جائے گا۔ جس پر وہ ریگِ رواں ہو جائیں گے۔

جہنم کس کی جگہ ہے: (اے منکرو! تم کو معلوم ہو کہ) جہنم ایک کمین گاہ (یعنی بڑے خطرہ کی جگہ اور) حد سے بڑھ جانے والوں کا ایک مرجع ہے یوں کہ وہ اس میں قرنوں ایسی حالت میں رہنے والے ہوں گے کہ نہ وہ اس میں ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ کسی پینے کی چیز کا بجز نہایت تیز گرم پانی اور بہتی پیپ کے۔ یہ ان کو بالکل مناسب سزا دی جائے گی (کیونکہ) وہ حساب کتاب کی توقع نہ رکھتے تھے۔

اور انہوں نے ہماری باتوں کو پورے طور پر جھٹلایا تھا۔ اور ہم نے ہر چیز کو تحریر سے محفوظ کر رکھا ہے (اس لئے ان کی تمام باتیں ہمارے یہاں قلم بند ہیں) پس (جب کہ صورت حال یہ ہے تو اے منکرو! اور جھٹلانے والو!) تم (اپنے انکار اور تکذیب کا) مزہ چکھنا۔ کیونکہ ہم تمہارا عذاب ہی بڑھا دیں گے (یہ تو حشر تھا منکرین کا اور مکذبین کا۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝
لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۝
لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ
اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۝ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ
وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۝

ترجمہ: خدا سے ڈرنے والوں کے لئے بیشک کامیابی ہے یعنی (کھانے اور سیر کو) باغ (جن میں طرح طرح کے میوے ہوں گے) اور انگور اور (دل بہلانے کو) نوخاستہ ہم عمر عورتیں اور (پینے کو) لبالب بھرے ہوئے جام شراب (اور) وہاں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ (کیونکہ یہ باتیں وہاں محض معدوم ہیں) یہ (ان کو ان کی نیکیوں کا) بدلہ ملے گا جو کہ کافی انعام ہوگا ان کے رب کی طرف سے جو مالک ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ان چیزوں کا جو دونوں کے درمیان میں ہیں (اور جو) رحمٰن ہے (اور) کسی کو اس کی طرف سے (مستقل) اختیار نہ ہوگا کہ (اس کے سامنے) عرض معروف کر سکے جس روز تمام ذی ارواح اور فرشتے (خدا کے روبرو) صف بستہ (خشوع وخضوع کے ساتھ) کھڑے ہوں گے (اس روز) کوئی نہ بول سکے گا بجز اس کے جس کو رحمٰن (بولنے کی) اجازت دے دے اور وہ شخص بات بھی ٹھیک کہے یہ (دن جس کا اوپر ذکر ہوا) یقینی دن ہے سو جس کا جی چاہے (اس کے حالات سن کر) اپنے رب کے پاس (اپنا) ٹھکانا بنا رکھے ہم نے تم کو ایک نزدیک آنے والے عذاب سے ڈرا دیا ہے (جو کہ ایسے دن میں واقع ہونے والا ہے) جس دن ہر شخص ان اعمال کو (اپنے سامنے حاضر) دیکھ لے گا جو اس نے اپنے ہاتھوں سے کئے ہوں گے اور کافر (حسرت سے) کہے گا کاش میں مٹی ہو جاتا (تا کہ عذاب سے بچتا)

خدا سے ڈرنے والوں کے لئے انعامات

تفسیر: برخلاف اس کے) پرہیزگاروں کے لئے بڑی کامیابی ہوگی۔ یعنی باغات اور انگور اور نوجوان ہم عمر عورتیں۔ اور بھرا ہوا پیالہ۔ نیز وہ لوگ ان (باغات) میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ تکذیب۔ تمہارے رب[1] کی جانب سے ان کو یہ بدلہ دیا جائے گا۔ اور یہ چیزیں ان کو حساب کر کے دی جائیں گی (تا کہ ان کی حق تلفی نہ ہو) یعنی اس رب کی جانب سے جو کہ پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ان کے درمیان کی

[1] تقدیرہ یجوزن جزاء و یعطون عطاء حسابا ۱۲

چیزوں کا یعنی رحمٰن کی (جانب سے) جس کی شان یہ ہے کہ لوگ (بوجہ ہیبت کے) اس سے بات نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ جس روز روح اور فرشتے اور اس کے سامنے صف کھڑے ہوں گے وہ اس سے بات نہ کر سکیں گے بجز اس کے جس کو وہ اجازت دے۔ اور ٹھیک بات کہے۔

قیامت کا دن: یہ (عظیم الشان اور خطرناک دن) وہ بالکل واقعی دن ہے (جس کا لوگوں سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ اور جس کو لوگ خواہ مخواہ جھٹلاتے ہیں) پس جو کوئی چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنا لے (اور جو نہ چاہے اسے اختیار ہے۔ آپ اس کا خمیازہ بھگتے گا۔ ہم بریٔ الذمہ ہیں۔ کیونکہ) ہم نے تمہیں بہت نزدیک عذاب سے مطلع کر دیا ہے یعنی اس دن سے جس روز آدمی اپنے ہاتھوں کیے ہوئے تمام کام (اپنے سامنے دیکھے گا۔ اور جس نے کفر کا ارتکاب کیا تھا وہ کہے گا کہ اے کاش میں مٹی ہوتا (اور آدمی ہو کر جزاء وسزا کے جھگڑے میں نہ پڑتا)۔

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿۶﴾ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ﴿۹﴾ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾

ترجمہ: سورہ نازعٰت مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ قسم ہے ان فرشتوں کی جو (کافروں کی) جان سختی سے نکالتے ہیں اور جو (مسلمانوں کی) آسانی سے نکالتے ہیں گویا (ان کا) بند کھول دیتے ہیں اور جو تیرتے ہوئے چلتے ہیں پھر تیزی کے ساتھ دوڑتے ہیں پھر ہر امر کی تدبیر کرتے ہیں (ان سب کی قسمیں کھا کر ہم کہتے ہیں کہ (قیامت ضرور آوے گی جس روز ہلا دینے والی چیز ہلا ڈالے گی (مراد نفخہ اولیٰ ہے) جس کے بعد ایک پیچھے آنے والی چیز آوے گی (مراد نفخہ ثانیہ ہے) بہت سے دل اس روز دھڑک رہے ہوں گے ان کی آنکھیں (مارے ندامت کے) جھک رہی

ہوں گی کہتے ہیں کہ کیا ہم پہلی حالت میں پھر واپس ہوں گے (پہلی حالت سے مراد حیات قبل از موت ہے) کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جاویں گے پھر (حیات کی طرف) واپس ہوں گے (اگر ایسا ہوا تو) اس صورت میں یہ واپسی (ہمارے لئے) بڑے خسارہ کی ہوگی (تو یہ سمجھ رکھیں کہ ہم کو کچھ مشکل نہیں بلکہ) بس وہ ایک سخت آواز ہوگی جس سے لوگ فوراً ہی میدان میں آموجود ہوں گے کیا آپ کو موسیٰ (علیہ السلام) کا قصہ پہنچا ہے جب کہ ان کو ان کے پروردگار نے ایک پاک میدان یعنی طویٰ میں (یہ اس کا نام ہے) پکارا کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے بڑی شرارت اختیار کی ہے سو اس سے (جا کر) کہو کہ کیا تجھ کو اس بات کی خواہش ہے کہ تو درست ہو جائے اور (تیری درستی کی غرض سے) میں تجھ کو تیرے رب کی طرف (ذات وصفات کی) رہنمائی کروں تو (تو یہ سن کر (اس سے) ڈرنے لگے پھر (جب اس نے دلیل نبوت طلب کی تو) اس کو بڑی نشانی (نبوت کی) دکھلائی تو اس (فرعون) نے (ان کو) جھٹلایا اور (ان کا) کہنا نہ مانا پھر (موسیٰ سے) جدا ہو کر (ان کے خلاف) کوشش کرنے لگا اور (لوگوں کو) جمع کیا پھر ان کے سامنے آواز بلند تقریر کیا اور) کہا کہ میں تمہارا رب اعلیٰ ہوں سو اللہ تعالیٰ نے اس کو آخرت کے اور دنیا کے عذاب میں پکڑا بیشک اس (واقعہ) میں ایسے شخص کے لئے بڑی عبرت ہے جو اللہ تعالیٰ سے) ڈرے

تفسیر:شان نزول: والنزعٰت الخ ہٹ دھرم کفار اپنی عقل کے آگے فرسودۂ خلاقِ عالم کو بھی کچھ خیال میں نہ لاتے تھے حالانکہ قیامت کا حادثہ بار باران کو سنا دیا جاتا اور قدرتِ خداوندی کا اقتدار ان کو بتا دیا جاتا تھا لیکن جب بولتے یہی بولتے تھے کہ ہماری سمجھ میں قیامت کا آنا ٹھیک نہیں معلوم ہوتا اس لئے اللہ پاک نے اس سورۃ کو نازل فرما کر بتاکید تمام اثباتِ قیامت فرمایا۱۲ بندہ کا تو کام یہ ہی ہے کہ اپنے آقا کا ارشاد سرآنکھوں پر رکھے خواہ سمجھے یا نہ سمجھے اور واقعہ میں قیامت میں جیسے ہزار واقعات اس قادر مطلق کی قدرت کے آگے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے جو ہر حال نئی حالت اور بیشمار مخلوق پیدا فرماتا رہتا ہے۱۲۔

قیامت اور اس کی ہولناکی

قسم ہے زور[1] سے کھینچنے والوں کی اور آسانی سے گرہ کھولنے والوں کی اور تیرنے والوں کی۔ پھر آگے بڑھنے والوں کی پھر ایک کام کا انتظام کرنے والوں کی (کہ تم ضرور زندہ کئے جاؤ گے یعنی) جس روز ہلنے والی یوں ہلے گی کہ پیچھے آنے والے اسے کے پیچھے آئیں گے (یہ دن نہایت سخت ہوگا۔ چنانچہ) بہت سے دل اس روز (خوف سے) دھڑکتے ہوں گے۔ ان کی آنکھیں نیچے کو جھکی ہوں گی۔ (اور وہ فرط ندامت وشدتِ خوف سے آنکھ اوپر نہ اٹھا سکتے ہوں گے۔ یہ تو واقعہ ہے۔ لیکن باوجود اس کے) یہ لوگ کہتے ہیں کہ کیا ہمیں وہ (مرنے کے بعد حیات کی طرف) واپس لوٹایا جائے گا۔ کیا اس وقت (لوٹایا جائے گا) جبکہ ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے (یہ کسی طرح عقل میں نہیں آتا) نیز انہوں نے کہا کہ (اگر واقعی ایسا ہوا) تب تو یہ بڑے گھاٹے کا لوٹنا ہے (لیکن یہ گفتگو بنا بر فرض ہے۔ ورنہ ایسا ہو کب سکتا ہے) سو (وہ تو اسے اس قدر بعید اور ناممکن سمجھتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ کچھ بھی مشکل کام نہیں بلکہ) صرف ایک ڈپٹ ہوگی۔ جس پر وہ

---

[1] کہا جاتا ہے کہ یہ قسمیں فرشتوں سے متعلق ہیں اور یہ اوصاف فرشتوں کے ہیں۔ واللہ اعلم بمرادہ ۱۲

یکا یک میدانِ (قیامت) میں آموجود ہوں گے (پس اس قدر آسان کام کو اس قدر دشوار اور ناممکن سمجھنا سخت نادانی کی بات ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ کی یاد دہانی

اے رسول) آپ کو موسیٰ کا قصہ بھی پہنچا ہے۔ جب کہ ان کو ان کے رب نے وادی پاک یعنی طویٰ میں پکارا تھا۔ (اچھا سنو وہ قصہ یہ ہے کہ ان کے رب نے ان کو بلا کر کہا کہ) تم فرعون کے پاس جاؤ کیونکہ وہ حد سے گزر گیا ہے۔ اور جا کر اس سے کہو کہ کیا آپ کو اس طرف رغبت ہے کہ آپ پاک صاف ہو جائیں اور میں آپ کو آپ کے پروردگار کا راستہ بتاؤں۔ جس پر آپ (اس سے) ڈریں (چنانچہ انہوں نے اس حکم کی تعمیل کی اور یہ پیغام پہنچا دیا۔ جس پر اس نے ان سے رسالت کی دلیل مانگی) پس انہوں نے بہت بڑی نشانی (عصا کا اژدھا بننا۔ اور ہاتھ کا سفید ہو جانا) دکھلائی۔ پس اس نے (انہیں) جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پھر پیٹھ پھیر کر چل دیا۔ بحالیکہ (وہ ابطالِ حق میں) کوشش کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے (لوگوں کو) جمع کیا۔ اور اعلان کیا۔ اور کہا کہ میں تمہارا سب سے بڑا مالک ہوں (مجھ سے بڑا کوئی نہیں۔ لہٰذا تم میری ہی اطاعت کرو۔ اور موسیٰ تمہیں جس خدا کی طرف بلاتا ہے وہ کوئی چیز نہیں ہے) اس پر خدا نے اسے آخرت اور دنیا کی سزا میں پکڑ لیا (چنانچہ اسے ڈبو دیا گیا جو کہ دنیاوی سزا تھی۔ اور آخرت کی سزا دوزخ وغیرہ ہے۔ یہ نتیجہ ہوا رسولِ خدا یعنی موسیٰ کی تکذیب کا۔ لہٰذا) اس میں عبرت ہے ان لوگوں کے لئے جو خدا سے ڈریں (پس ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ خدا سے ڈریں اور رسول کی تکذیب سے باز آئیں۔

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۚ بَنٰىهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾

ترجمہ: بھلا تمہارا (دوسری بار) پیدا کرنا (فی نفسہ) زیادہ سخت ہے یا آسمان کا اللہ نے اس کو بنایا (اس طرح سے کہ) اس کی سقف کو بلند کیا اور اس کو درست بنایا (کہیں اس میں فطور وشقوق نہیں) اور اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کے دن کو ظاہر کیا اور اس کے بعد زمین کو بچھایا (اور بچھا کر) اس سے اس کا پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑوں کو (اس پر) قائم کر دیا تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدہ پہنچانے کے لئے سو جب وہ بڑا ہنگامہ آوے گا یعنی جس دن انسان اپنے

کئے کو یاد کرے گا اور دیکھنے والوں کے سامنے دوزخ ظاہر کی جاوے گی تو (اس روز یہ حالت ہوگی کہ) جس شخص نے (حق سے) سرکشی کی ہوگی اور (آخرت کا منکر ہوکر) دنیوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی سو دوزخ اس کا ٹھکانا ہوگا اور جو شخص (دنیا میں) اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا ہوگا اور نفس کو (حرام) خواہش سے روکا ہوگا سو جنت اس کا ٹھکانہ ہوگا یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا (سو اس کے بیان کرنے سے آپ کا کیا تعلق اس (کے علم کی تعیین) کا مدار صرف آپ کے رب کی طرف ہے (اور) آپ تو صرف (اخبار اجمالی سے) ایسے شخص کو ڈرانے والے ہیں جو اس سے ڈرتا ہو جس روز یہ اس کو دیکھیں گے تو (ان کو) ایسا معلوم ہوگا کہ گویا (دنیا میں) صرف ایک دن کے آخری حصہ میں یا اس کے اول حصہ میں رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ انسانی عجوبہ روزگار چیزوں کے پیدا کرنے پر قادر ہے

تفسیر: اے منکرو! تم یہ تو سوچو کہ) کیا تمہارا پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا آسمان کا (اگر تم میں کچھ سمجھ ہے تو یہ ہی کہوگے کہ آسمان کا۔ اب ذرا آسمان کی حالت سن لو) اس نے اسے بنایا اس نے اس کو اونچا کیا۔ پھر اس نے اسے ہموار (اور مکمل) کیا! اور اس کی رات کو تاریک بنایا۔ اور اس کے (وقت) چاشت کو (رات میں سے یا کتم عدم سے) جلوہ گر کیا۔ اور ان سب کے علاوہ اس نے زمین کو پھیلایا۔ اس سے اس کا پانی اور گھانس نکالا اور پہاڑوں کو مضبوط کیا (یہ سب کچھ کیوں کیا) تم کو اور تمہارے مویشیوں کو نفع پہنچانے کے لئے (پس جس خدا نے اس قدر عجائبات قدرت تم کو دکھلائے کیا وہ خدا تم جیسی معمولی ہستیوں کو دوبارہ پیدا کرنے سے عاجز ہے۔ اور کیا کسی کی عقل میں یہ بات آتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ انکار قیامت سراسر ہٹ دھرمی ہے اور قیامت ضرور ہوگی)۔

قیامت کے آنے کا وقت اور اس دن کے حالات

پس جب کہ وہ بڑی بلا (یعنی قیامت) اس روز آئے گی جس روز کہ آدمی کو وہ تمام باتیں یاد آجائینگی جو اس نے کی تھیں۔ اور دوزخ کو ان لوگوں کے سامنے ظاہر کیا جائے گا جو اسے دیکھتے ہوں گے (اور اس وجہ سے اس کے انکار پر قدرت نہ رکھیں گے) تو (اس وقت آدمی دو قسم کے ہوں گے۔ اور دونوں کی مختلف حالتیں ہوں گی چنانچہ) جو لوگ حد سے بڑھ گئے تھے اور دنیوی زندگی کو (آخرت پر) ترجیح دی تھی تو ان کا ٹھکانا تو دوزخ ہی ہوگا (اور جنت سے ان کو کوئی سروکار نہ ہوگا) اور جو لوگ اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے تھے اور نفس کو خواہشات (لایعنی) سے روکا تھا تو ان کا ٹھکانا جنت ہی ہوگا (اور دوزخ سے ان کو سروکار نہ ہوگا۔ اب رہے تیسری قسم کے لوگ۔ یعنی عصاۃ مؤمنین۔ سو وہ من وجہ قسم اول میں داخل ہیں اور من وجہ قسم ثانی میں۔ کیونکہ من جہت العصیان ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور من جہت الطاعۃ ان کا ٹھکانا جنت۔ لہذا جب تک ان پر عصیان کا اطلاق ہوگا اس وقت تک وہ دوزخ میں رہیں گے۔ اور جب وہ سزا بھگت کر یا بذریعہ معافی کے عصیان سے نکل گئے تو اب وہ جنت میں رہیں گے)۔

قیامت کا علم صرف خدا کو ہے

یہ لوگ آپ سے (اعتراضا) پوچھتے ہیں کہ آخر اس کا جماؤ کب ہوگا (اور وہ کب آئیں گے لیکن یہ ان کی دوسری غلطی ہے) بھلا آپ کو اس کا کیا علم ہے۔ اس کا علم تو براہِ راست آپ کے رب تک پہنچتا ہے۔ آپ تو صرف ان لوگوں کو ڈرانے والے ہیں جو اس سے ڈریں (خیر اس

وقت یہ لوگ جس قدر بھی ہٹ دھرمیاں کرنا چاہیں کرلیں لیکن جس روز وہ اسے دیکھیں گے اس روز وہ (اپنے خیال میں) ایسے ہوں گے گویا کہ وہ (دنیا میں) صرف ایک شام یا اس کی ایک صبح رہے ہیں (یعنی وہ اس کو اس قدر جلد آ جانے والا خیال کریں گے۔ اور وجہ اس خیال کی اس دن کے شدائد ومحن ہوں گے۔ کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جب آدمی کسی بڑی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو راحت کا زمانہ اس کی نظر میں بہت کم معلوم ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ جس قدر یہ لوگ اس وقت اس کو بعید سمجھ رہے ہیں اسی قدر اسے دیکھنے کے بعد اسے قریب سمجھیں گے۔

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ كَذَا الْخ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ﴿۱﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿۲﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ﴿۳﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿۴﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿۵﴾ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿۶﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿۸﴾ وَهُوَ يَخْشٰى ﴿۹﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿۱۰﴾ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿۱۱﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۱۲﴾ فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿۱۳﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ﴿۱۴﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿۱۷﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿۲۳﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

ترجمہ: سورۂ عبس مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں بیالیس آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے اور آخر تک سورتوں میں ایک ایک رکوع ہے۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ (پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) چیں بجبیں ہوں گئے اور متوجہ نہ ہوئے اس بات سے کہ ان کے پاس اندھا آیا اور آپ کو کیا خبر تھی کہ یہ نابینا (آپ کی تعلیم سے

پورے طور پر) سنور جاتا یا (کسی خاص امر میں) نصیحت قبول کرتا سو اس کو نصیحت کرنا (کچھ نہ کچھ) فائدہ پہنچاتا تو جو شخص (دین سے) بے پروائی کرتا ہے آپ اس کی تو فکر میں پڑتے ہیں حالانکہ آپ پر کوئی الزام نہیں کہ وہ نہ سنورے اور جو شخص آپ کے پاس دین کے شوق میں) دوڑتا ہوا آتا ہے اور وہ (خدا سے) ڈرتا ہے آپ اس سے بے اعتنائی کرتے ہیں آپ (آئندہ) ہرگز ایسا نہ کیجئے قرآن (محض ایک) نصیحت کی چیز ہے جس کا جی چاہے اس کو قبول کرلے وہ (قرآن لوح محفوظ کے) ایسے صحیفوں میں (ثبت) ہے جو (عنداللہ) مکرم ہیں رفیع المکان ہیں مقدس ہیں جو ایسے لکھنے والوں (یعنی فرشتوں) کے ہاتھوں میں (رہتے) ہیں کہ وہ مکرم (اور) نیک ہیں آدمی پر (جو ایسے تذکرہ سے تذکرہ حاصل نہ کرے) خدا کی مار وہ کیسا ناشکرا ہے (وہ دیکھتا نہیں کہ) اللہ تعالیٰ نے اس کو کیسی (حقیر) چیز سے پیدا کیا (آگے جواب یہ ہے کہ) نطفہ سے (پیدا کیا آگے اس کی کیفیت مذکور ہے) اس کی صورت بنائی پھر اس (کے اعضاء) کو انداز سے بنایا پھر اس کو (نکلنے کا) راستہ آسان کر دیا پھر (بعد عمر ختم ہونے کے) اس کو موت دی پھر اس کو قبر میں لے گیا پھر جب اللہ چاہے گا اس کو دوبارہ زندہ کر دے گا ہرگز (شکر) نہیں (ادا کیا اور) اس کو جو حکم کیا تھا اس کو بجا نہیں لایا سو انسان کو چاہیے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے کہ ہم نے عجب طور پر پانی برسایا پھر عجیب طور پر زمین کو پھاڑ پھر ہم نے اس میں غلہ اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور اور گنجان باغ اور میوے اور چارا پیدا کیا (یعنی بعضی چیزیں تمہارے اور (بعضی چیزیں) تمہارے مواشی کے فائدے کے لئے (اب تو یہ ناشکری اور کفر کرتے ہیں) پھر جس وقت کانوں کا بہرہ کر دینے والا شور برپا ہوگا جس روز ایسا آدمی (جس کا اوپر بیان ہوا) اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنی اولاد سے بھاگے گا (یعنی کوئی کسی کی ہمدردی نہ کرے گا) اس دن ہر شخص کو (اپنا ہی) ایسا مشغلہ ہوگا جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا (یہ تو کفار کا حال ہوا آگے مجموعہ مومنین و کفار کی تفصیل ہے کہ) بہت سے چہرے اس روز ایمان کی وجہ سے روشن (اور مسرت سے) خنداں شاداں ہوں گے اور بہت سے چہروں پر اس روز (کفر کی وجہ سے) ظلمت ہوگی (اور اس ظلمت کے ساتھ) ان پر (غم کی) کدورت چھائی ہوگی یہی لوگ کافر فاجر ہیں۔

مخلص مسلمان کی حاضری پر ناگواری کا اظہار کسی وقت بھی مناسب نہیں

تفسیر: جاننا چاہئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤسائے قریش کو سمجھا رہے تھے کہ اتنے میں عبداللہ بن ام مکتوم جو کہ نابینا تھے پہنچ گئے اور کچھ پوچھنا شروع کیا۔ آپ کو ان کا اس وقت کا آنا اور سوال کرنا ناگوار ہوا اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں) چیں بجبیں ہوئے۔ اور بے رخی برتی (کیوں؟) صرف اتنی بات پر کہ (وہ بڑے لوگوں کو سمجھا رہے تھے) اور ایسی حالت میں) ان کے پاس (غریب) اندھا آیا (جس سے ان کو خطرہ ہوا کہ یہ لوگ اس کے آنے کو پسند نہ کریں گے اور اس سے میرے مقصود میں خلل واقع ہوگا جو کہ ان بڑے لوگوں کو راہ راست پر لانا تھا۔ کیوں صاحب آپ نے ایسا کیوں کیا) اور آپ کو کیا معلوم (کہ اس کا اس وقت کا آنا برا ہے) ممکن ہے کہ وہ پاک صاف ہو جائے۔ یا وہ نصیحت مانے اور اسے نصیحت نافع ہو (اور یہی آپ کا مقصد ہے۔ پھر آپ نے اس کے آنے کو برا کیوں سمجھا۔ اور اس پر ناگواری کیوں ظاہر کی) جو پروا نہیں کرتا اس کے تو آپ در پے ہوتے ہیں۔ حالانکہ آپ پر اس میں کوئی الزام نہیں کہ وہ پاک نہ ہو اور جو آپ کے پاس کوشش کر کے آئے اور وہ خدا سے ڈرتا بھی ہے تو آپ اس سے بے اعتنائی کرتے

ہیں۔ خبردار (آئندہ ایسا نہ کیجئے گا کیونکہ) یہ ایک نصیحت ہے۔ سو جس کا جی چاہے اسے مانے (اور جو نہ مانے وہ جانے۔ آپ کو اس کی کیا ضرورت ہے کہ آپ نہ ماننے والوں کو خواہ مخواہ لپٹیں اور اس کی کوشش کریں کہ جس طرح بھی بن پڑے ان کو راہ پر لائیں۔

قرآن کی عظمت: وہ نصیحت یعنی قرآن ایسے اوراق میں (ہے) جو کہ ادب کے قابل اور بلند مرتبہ اور پاک ہیں جو کہ ایسے کاتبوں کے ہاتھوں میں ہیں جو کہ معزز اور نیک ہیں (پس جس کے اوراق اور کاتبوں کی یہ حالت ہے تو اب سمجھ لو کہ خود اس کے بزرگی اور عمدگی اور جلالتِ قدر کی کیا حالت ہوگی اور جب کہ اس کی یہ حالت ہے تو اس کا قبول کرنا کس قدر ضروری ہوگا پس لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اسے قبول کریں لیکن) غارت ہو یہ آدمی کیسا ناقدرا ہے (کہ ایسی نصیحت سے بھی اعراض کرتا ہے)۔

انسان کی حقیقت اور پھر قبولِ حق سے انکار

وہ جانتا بھی ہے کہ اس (خدا) نے اسے کس چیز سے پیدا کیا ہے۔ منی سے۔ چنانچہ اس نے اسے پیدا کیا پھر اسے تیار[1] (یعنی ہدایت کے قابل) کیا پھر اسے رستہ آسان کیا (یوں کہ اسے قدرت و اختیار دیا۔ برے بھلے کی تمیز دی۔ حق و باطل اسے سمجھایا گیا) پھر اس نے اسے موت دی۔ اور اسے قبر میں پہنچایا۔ پھر جب وہ چاہے گا اسے زندہ کر دے گا (یہ تمام باتیں مقتضی ہیں اس کو کہ وہ اپنے اس خالق اور منعم کے احکام کی تعمیل کرتا۔ لیکن کیا اس نے ایسا کیا) ہرگز نہیں۔ چنانچہ جو اس نے اسے حکم دیا اسے اس نے بالکل نہیں پورا کیا (بھلا اس سے زیادہ کیا ناشکری اور ناقدری ہوگی۔

آدمی اپنے اوپر ہونے والے احسانات میں غور کرے

اچھا آدمی اور تمام باتوں کو چھوڑ کر صرف) اپنے کھانے کو دیکھے (کہ صرف اس کے اور مویشیوں کے لئے ہم نے کس قدر اہتمام کیا۔ چنانچہ) ہم نے پانی برسایا۔ پھر زمین کو پھاڑا۔ پھر ہم نے اس میں غلے اور انگور اور اسپست اور زیتون اور کھجوریں۔ اور گھنے باغ اور میوے اور گھاس اگائے (کیوں؟) تمہارے اور تمہارے مویشیوں کو نفع پہنچانے کے لئے (پس جبکہ ہم نے صرف اس کی خوراک کے لئے اتنا انتظام کیا ہے تو کیا اس پر ہماری اطاعت لازم نہیں ہے۔ ہے اور ضرور ہے لیکن وہ ایسا نہیں کرتا)۔

قیامت اور اس کے اثرات

پس جب کہ وہ (اپنے شور سے) کان پھوڑنے والی (یعنی قیامت) آئے گی یعنی اس روز جس روز آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔ کیونکہ اس روز ان میں سے ہر ایک کی ایک ایسی حالت ہوگی جو اس کو (دوسروں سے) بے پروا کئے ہوگی۔ تو کچھ منہ تو اس روز کھلے ہوئے اور ہنسی خوشی ہوں گے اور کچھ منہ اس روز ایسے ہوں گے کہ ان پر تکدر ہوگا اور ان پر سیاہی چھائی ہوئی ہوگی۔ یہ وہی ہوں گے جو کافر اور بدکار ہیں۔

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝۱ وَإِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝۲ وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝۳ وَإِذَا الْعِشَارُ

---

[1] قال شیخزاده التقدير قد يستعمل بمعنى التهنية ايضا فيقال قدرة فتقدر اى هيناه فهتياء وقد فسره البيضاوى بالتهية ۱۲

عُطِّلَتْ ۝ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ۝ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۝
وَإِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۝ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ وَإِذَا السَّمَاءُ
كُشِطَتْ ۝ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ۝ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ۝
فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ۝ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ۝
إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۝
وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ۝ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ۝ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ
بِضَنِينٍ ۝ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۝ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۝
لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ ۝ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝

ترجمہ: سورۂ تکویر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں انتیس آیتیں ہیں۔
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ جب آفتاب بے نور ہو جائے گا اور جب ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے اور جب پہاڑ چلائے جاویں گے اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھٹی پھریں گی اور جب وحشی جانور (مارے گھبراہٹ کے) سب جمع ہو جاویں گے اور جب دریا بھڑکائے جاویں گے اور جب ایک ایک قسم کے لوگ اکٹھے کئے جاویں گے اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ پر قتل کی گئی تھی اور جب نامہ اعمال کھولے جاویں گے (تاکہ سب اپنے اپنے عمل دیکھ لیں) اور جب آسمان کھل جاوے گا (اور اس کے کھلنے سے آسمان کی اوپر کی چیزیں نظر آنے لگیں گے) اور جب دوزخ (اور زیادہ) دہکائی جاوے گی اور جب جنت نزدیک کر دی جائیگی تو (اس وقت) ہر شخص ان اعمال کو جان لے گا جو لے کر آیا ہے (اور جب ایسا واقعہ ہائلہ ہونے والا ہے) تو میں قسم کھاتا ہوں ان ستاروں کی جو (سیدھے چلتے چلتے) پیچھے کو ہٹنے لگتے ہیں (اور پھر پیچھے ہی کو) چلتے رہتے ہیں (اور اپنے مطالع میں) جلد پہنچتے ہیں اور ہر قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے اور قسم ہے صبح کی جب وہ آنے لگے (آگے جواب قسم ہے) کہ یہ قرآن (اللہ کا) کلام ہے ایک معزز فرشتہ (یعنی جبرئیل علیہ السلام) کا لایا ہوا) جو قوت والا ہے (اور) مالک عرش کے نزدیک ذی مرتبہ ہے (اور) وہاں (یعنی آسمانوں میں) اس کا کہنا مانا جاتا ہے امانتدار ہیں (کہ وحی کو صحیح صحیح پہنچا دیتے ہیں) اور یہ تمہارے ساتھ رہنے والے (محمد صلعم) مجنون نہیں ہیں انہوں نے اس فرشتے کو (اصلی صورت میں آسمان کے) صاف کنارہ پر دیکھا بھی ہے اور یہ پیغمبر مخفی (بتلائی ہوئی وحی کی) باتوں پر بخل کرنے والے بھی نہیں اور یہ قرآن کسی شیطان مردود کی کہی ہوئی بات نہیں ہے (جب یہ بات ثابت ہے) تو تم لوگ (اس بارے میں) کدھر چلے جا

رہے ہو بس یہ تو (بالعموم دنیا جہان والوں کے لئے ایک بڑا نصیحت نامہ ہے (اور بالخصوص) ایسے شخص کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے اور تم بدون فدائے رب العالمین کے چاہے کچھ نہیں چاہ سکتے

قیامت میں کیا انقلاب ہوں گے اور اس کے لئے انسان کیا کرے

تفسیر: جس وقت (قیامت کی آمد کے سبب) آفتاب لپیٹ دیا جائے گا (یعنی اس کی روشنی سلب کر لی جائے گی اور جس وقت کہ (قیامت کی آمد کی وجہ سے) ستارے ماند پڑ جائیں گے (اور ان کی روشنی جاتی رہے گی) اور جس وقت کہ (قیامت کی وجہ سے) پہاڑوں کو (ریگِ رواں بنا کر) چلایا جائے گا اور جس وقت کہ قیامت کے خوف سے ہر شخص کو اپنی اپنی پڑی ہوگی اور اس وجہ سے کسی کو اپنے عزیز ترین مالوں کی پروانہ ہوگی اور اس لئے) دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں (جو کہ اپنے مالکوں کو بہت پیاری تھیں) بیکار چھوڑ دی جائیں گی (اور کسی کو ان کی فکر وخبر نہ ہوگی) اور جس وقت کہ (قیامت کے خوف سے) جانوروں تک میں ہل چل پڑے گی اور اس وجہ سے) وحشی جانور (جیسا کہ ان کا قاعدہ ہے کہ خوف کے وقت سب اکٹھے ہو جاتے ہیں) اکٹھے ہوں گے اور جس وقت کہ (قیامت کی آمد کے سبب سمندر[1] بہائے جائیں (اور ان کا پانی زمین پر پھیل جائے گا) اور جس وقت کہ (قیامت کے میدان میں) لوگوں کو (ان کے ہم مشربوں کے ساتھ) ملایا جائے گا۔ اور جس وقت کہ (عدالت کے قائم ہونے پر) زندہ درگور کی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ اسے کس قصور پر مارا گیا تھا (اور وہ کہے گی کہ مجھے محض بلاقصور مارا گیا۔ اور اس وجہ سے اس کے قاتل پر مقدمہ ہوگا) اور جس وقت کے نامۂ اعمال کھولے جائیں گے (اور ہر ایک کے ہاتھ میں دیئے جائیں گے) اور جس وقت آسمان[2] (اپنی جگہ سے سے) اکھیڑا جائے گا اور جس وقت کہ دوزخ کو دھونکا جائے گا اور جس وقت کہ جنت قریب کی جائے گی (الغرض جس وقت یہ تمام واقعات رونما ہوں گے جو کہ آثار ہیں قیامت کے یعنی قیامت آئے گی) اس وقت ہر شخص ان کاموں کو جان لے گا جو وہ لے کر آیا ہے (پس ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اچھے کام کرے تا کہ اس وقت پچھتانا نہ پڑے۔

حقانیت کی دلیل

تم اس کو سن کر یہ کہو گے کہ یہ سب بنائی ہوئی باتیں ہیں) سو (یہ بات) نہیں۔ میں قسم کھاتا ہوں ان کی جو ہٹنے والے چلنے والے چھپ جانے والے ہیں۔

(ف کہتے ہیں کہ ان سے مراد خاص ستارے ہیں۔ واللہ اعلم) اور رات کی جب کہ وہ آئے اور صبح کی جبکہ وہ طلوع ہو۔ کہ یہ ایک خدا کے معزز فرستادے (جبریل) کی کہی ہوئی بات ہے۔ جو کہ بڑی قوت والا اور صاحب تخت (یعنی حق تعالیٰ) کے یہاں بڑا مرتبہ رکھنے والا ہے اور جس کی وہاں اطاعت کی جاتی ہے (یعنی بہت سے فرشتوں پر افسر ہے۔ جو کہ اس کا کہنا مانتے ہیں) اور جو کہ امانت دار ہے۔ (اور اس وجہ سے اس پر یہ احتمال نہیں ہو سکتا کہ شاید اس نے اپنی طرف سے یہ باتیں بنالیں ہوں۔ یا ان میں کمی بیشی کر دی ہو) اور تمہارا یہ آدمی (جو کہ تمہاری ہدایت پر مامور ہے) دیوانہ نہیں ہے (بلکہ وہ وہی باتیں کہتا ہے جو اسے بتلائی گئی ہیں) اور (وہ اس فرستادے کو پہچانتا بھی ہے کیونکہ) اس نے اسے آسمان کے ظاہر کنارے پر (جو کہ زمین کے اوپر ہے اس کی اصلی شکل میں) دیکھا ہے (اس لئے یہ بھی شبہ نہیں ہو سکتا کہ جبریل کے نام سے کوئی اور اس سے آکے یہ باتیں کہہ دیتا ہو) اور وہ غیب (کی باتوں) پر بخل کرنے والا بھی نہیں ہے (کہ تم سے چھپالے اور ظاہر نہ کرے بلکہ جو کچھ اسے بتلایا

[1] فی القاموس تسجیر الماء تفجر و قال اللہ تعالیٰ واذا البحار فجرت ۱۲ [2] قال فی القاموس واذا السماء کشطت ای قلعت کما یقلع السقف ۱۲

جاتا ہے وہ اس کو تمہارے سامنے پیش کر دیتا ہے) اور یہ شیطان مردود کی کہی ہوئی بات نہیں ہے (جیسا کہ تم لوگوں کا خیال ہے) پس تم (حق سے ہٹ کر) کہاں جارہے ہو (ذرا ہوش میں آؤ اور عقل سے کام لو۔ اور ناحق تکذیب نہ کرو۔ یہ صرف (خدا کی) نصیحت ہے تمام لوگوں کے لئے (بالخصوص) ان لوگوں کے لئے جو تم میں سے سیدھا ہونا (اور راہ راست پر آنا) چاہیں۔ اور ہم کہے دیتے ہیں کہ تم (سیدھا ہونا) چاہو گے نہیں مگر یہ کہ خدا ہی چاہے جو کہ رب ہے تمام جہان کا (تو یہ دوسری بات ہے۔ کیونکہ تم اس اسے زبردست نہیں کہ اس کی مشیت کو بھی نہ چلنے دو)۔

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　هِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً
اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ① وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ② وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ③ وَاِذَا الْقُبُوْرُ
بُعْثِرَتْ ④ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ⑤ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ
الْكَرِيْمِ ⑥ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ⑦ فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ⑧ كَلَّا
بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ⑨ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ⑩ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ⑪ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ⑫
اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ⑬ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ⑭ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ⑮ وَمَا هُمْ
عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ⑯ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ⑰ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ⑱ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ
نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ⑲

ترجمہ: سورۂ انفطار مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں انیس آیتیں ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ جب آسمان پھٹ جاوے گا اور جب ستارے (ٹوٹ کر) جھڑ پڑیں گے اور جب سب دریا (شور اور شیریں) بہہ پڑیں گے اور جب قبریں اکھاڑ دی جاویں گی (یعنی ان میں کے مردے نکل کھڑے ہوں گے اسوقت) ہر شخص اپنے اگلے اور پچھلے اعمال کو جان لے گا اے انسان تجھ کو کس چیز نے تیرے ایسے رب کریم کے ساتھ بھول میں ڈال رکھا ہے جس نے تجھ کو (انسان) بنایا پھر تیرے اعضاء کو درست کیا پھر تجھ کو (مناسب) اعتدال پر بنایا (اور) جس صورت میں چاہا تجھ کو ترکیب دیدیا (اور ان امور کا مقتضایہ ہے کہ تم کو) ہرگز (مغرور) نہیں (ہونا چاہیے مگر تم باز نہیں آتے) بلکہ تم (اس وجہ سے دھوکہ میں پڑ گئے ہو کہ تم) جزا وسزا (ہی) کو جھٹلاتے ہو اور تم پر (تمہارے سب اعمال) یاد رکھنے والے معزز لکھنے والے مقرر ہیں جو تمہارے سب افعال کو جانتے ہیں نیک لوگ بیشک آسائش میں ہوں گے اور بدکار (یعنی کافر) لوگ بیشک دوزخ میں ہوں گے روز جزا (وسزا) کو اس میں داخل ہوں گے اور (پھر داخل ہو کر) اس سے باہر نہ ہوں گے (بلکہ اس میں خلود ہوگا) اور آپ کو کیا کچھ خبر ہے کہ وہ روز جزا کیسا ہے (اور ہم) پھر (مکرر کہتے ہیں کہ) آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ روز جزا کیسا ہے وہ ایسا دن

ہے جس میں کسی شخص کا کسی شخص کے نفع کے لئے کچھ بس نہ چلے گا اور تمام تر حکومت اس روز اللہ ہی کی ہوگی۔

انسانی کرتوت کا راز کب فاش ہوگا

تفسیر: جس وقت کہ آسمان پھٹے گا۔ اور جس وقت کہ ستارے جھڑیں گے۔ اور جس وقت سمندر بہائے جائیں گے۔ اور جس وقت کہ مردے اٹھائے جائیں گے۔ (یعنی جس وقت کہ قیامت آئے گی۔ اور اس کے سبب یہ آثار پیدا ہوں گے) اس وقت ہر شخص کو وہ تمام کام معلوم ہو جائیں گے جو اس نے پہلے اور پیچھے کیے ہیں (پس اے لوگو! تم کو وہ کام نہ کرنے چاہئیں تو اس وقت تمہارے لئے حسرت و افسوس کا باعث ہوں)

انسان کی بے عقلی پر تنبیہ اور غور و فکر کی ترغیب

اے آدمی تجھے تیرے اس رب کریم کے متعلق کس چیز نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے (کہ تو اسے نہیں مانتا) جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے ہموار (اور مکمل) کیا پھر (یہ بھی نہیں کہ یوں ہی گھڑ مڑ دیا۔ بلکہ) تجھے موزوں (اور بالکل ٹھیک) بنایا۔ یعنی جس صورت میں اس نے چاہا اس صورت میں تجھے ترکیب دیا (اور یہ نہیں کہ مادہ کی استعداد اس خاص صورت کو مقتضی ہوئی ہو جیسا کہ مادہ پرستوں کا خیال ہے۔ بلکہ جو کچھ کیا اپنے اختیار سے کیا۔ اے انسان! تجھے باوجود اس کے کرم اور اس انعام اور اس قدرت قاہرہ کے مشاہدہ کے) ہرگز (ایسا) نہیں (چاہئے۔ لیکن افسوس کہ تم لوگ ایسا نہیں کرتے) بلکہ جزا و سزا (کے قصہ) کو جھٹلاتے ہو (اور یہ صریح احسان فراموشی اور اس کی قدرت باہرہ مشاہدہ کا انکار ہے)۔

اعمال لکھے جانے کا اہتمام

اور (تم کو واضح ہو کہ) تم پر نگہبان (مقرر) ہیں جو کہ معزز اور (تمہارے تمام اعمال کو) لکھنے والے ہیں کیونکہ وہ ان تمام کاموں کو جانتے ہیں جو تم کرتے ہو (اور اس لئے تم کو تمہارے اعمال پر جزاء و سزا ضرور دی جائے گی)

فیصلہ: چنانچہ جو نیک ہیں وہ چین میں ہوں گے۔ اور جو بدکار ہیں وہ دوزخ میں ہوں گے۔ جس میں وہ جزا کے دن داخل ہوں گے۔ اور وہ اس سے چھپ نہیں سکتے۔ اے مخاطب! تجھے کیا معلوم کیا چیز ہے جزاء کا دن (ہم) پھر (مکرر کرتے ہیں کہ) تجھے کیا معلوم کیا چیز ہے جزاء کا دن (اس کی حقیقت ہم جانتے ہیں) وہ وہ (خطرناک) دن ہے جس میں کسی کو کسی کے لئے کسی بات کا اختیار نہ ہوگا۔ اور حکومت اس دن خدا کی ہوگی۔

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِیْنَ مَكِّیَّةٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ وَهِیَ سِتٌّ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَةً
وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۝۱ الَّذِیْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ ۝۲ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ
یُخْسِرُوْنَ ۝۳ اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓىٕكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۝۴ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝۵ یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ ۝۶ كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ ۝۷ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّیْنٌ ۝۸ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝۹
وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝۱۰ الَّذِیْنَ یُكَذِّبُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۝۱۱ وَمَا یُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ

مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿١٢﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾ كَلَّا بَلْ ٮ رَانَ
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ
لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿١٦﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٧﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ
عِلِّيِّيْنَ ﴿١٨﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿١٩﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ
لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ
مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿٢٥﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۚ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ
تَسْنِيْمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
يَضْحَكُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿٣١﴾ وَاِذَا
رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿٣٢﴾ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٣٣﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿٣٤﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾

ترجمہ: سورۂ مطففین مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں چھتیس آیتیں ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی کہ جب لوگوں سے (اپنا حق) ناپ کرلیں تو پورا لیں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا کر دیں (آگے مطففین کو تہدید ہے کہ) کیا ان لوگوں کو اس کا یقین نہیں ہے کہ وہ ایک بڑے سخت دن میں زندہ کر کے اٹھائے جاویں گے جس دن تمام رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے ہرگز (ایسا) نہیں ہوگا بدکار (یعنی کافر) لوگوں کا نامہ عمل سجین میں رہے گا اور آگے تہویل کے لئے سوال ہے کہ) آپ کو کچھ معلوم ہے کہ سجین میں رکھا ہوا نامہ اعمال کیا چیز ہے وہ ایک نشان کیا ہوا دفتر ہے اس روز (یعنی قیامت کے روز) جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی جو روز جزا کو جھٹلاتے ہیں اور اس (روز جزا) کو تو وہی شخص جھٹلاتا ہے جو حد (عبودیت) سے گزرنے والا ہو (اور) مجرم ہو (اور) جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاویں تو یوں کہہ دیتا ہو کہ بے سند باتیں ہیں اگلوں سے منقول چلی آتی ہیں ہرگز ایسا نہیں بلکہ (اصلی وجہ ان کی تکذیب کی یہ ہے کہ) ان کے دلوں پر ان کے اعمال (بد) کا زنگ بیٹھ گیا ہے ہرگز ایسا نہیں یہ لوگ اس روز (ایک تو) اپنے رب (کا دیدار دیکھنے) سے روک دئے جاویں گے پھر (صرف اسی پر اکتفا نہ ہوگا) یہ دوزخ میں داخل ہونگے پھر (ان سے) کہا جاوے گا کہ یہی ہے جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے (یہ جو مومنین کے اجر و ثواب کے

منکر ہیں) ہرگز ایسا نہیں نیک لوگوں کا نامہ عمل علیین میں رہے گا اور (آگے تفہیم کے لئے سوال ہے کہ) آپ کو کچھ معلوم ہے کہ علیین میں رکھا ہوا نامہ عمل کیا وہ چیز ہے ایک نشان کیا ہوا دفتر ہے جس کو مقرب فرشتے (شوق سے) دیکھتے ہیں (آگے ان کی جزائے آخرت کا بیان ہے کہ) نیک لوگ بڑی آسائش میں ہوں گے مسہریوں پر (بیٹھے بہشت کے عجائبات) دیکھتے ہوں گے اے مخاطب تو ان کے چہروں میں آسائش کی بشاشت پہچانے گا (اور) ان کے پینے کے لئے شراب خالص سر بمہر جس پر مشک کی مہر ہوگی ملے گی اور حرص کرنے والوں کو ایسی چیز کی حرص کرنا چاہئے اور اس (شراب) کی آمیزش تسنیم (کے پانی) کی ہوگی یعنی ایک ایسا چشمہ جس سے مقرب بندے پئیں گے (آگے مجموعہ فریقین کا مجموعہ حال دنیا وآخرت مذکور ہے یعنی) جو لوگ مجرم تھے (یعنی کافر) وہ ایمان والوں سے (دنیا میں تحقیراً) ہنسا کرتے تھے اور یہ (ایمان والے) جب ان (کافروں) کے سامنے سے ہو کر گزرتے تھے تو آپس میں آنکھوں سے اشارہ کرتے تھے اور جب اپنے گھروں کو جاتے تو (وہاں بھی ان کا تذکرہ کر کے) دل لگیاں کرتے اور جب ان کو دیکھتے تو یوں کہا کرتے کہ یہ لوگ یقیناً غلطی میں ہیں (کیونکہ کفار اسلام کو غلطی سمجھتے تھے) حالانکہ یہ (کافر) ان (مسلمانوں) پر نگرانی کرنے والے کر کے نہیں بھیجے گئے سو آج (قیامت کے دن) ایمان والے کافروں پر ہنستے ہوں گے۔ مسہریوں پر (بیٹھے ان کا حال) دیکھ رہے ہوں گے واقعی کافروں کو ان کے کئے کا خوب بدلہ ملے گا۔

ناپ تول میں کمی خدا کی نظر میں

تفسیر :بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی۔ جن کی یہ حالت ہے کہ جب وہ لوگوں سے ناپ کر (یا تول کر) لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں اور جب انہیں ناپ کر یا تول دیں تو وہ گھٹا کر دیتے ہیں۔ کیا انہیں یہ خیال نہیں کہ انہیں ایک نہایت عظیم الشان دن کے وقت قبروں سے اٹھایا جائے گا۔ یہ وہ دن ہے جس روز لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے (اب تم سمجھ لو کہ وہ کب خطرناک دن ہے۔ ایسا) ہرگز نہیں (خیال کرنا چاہئے کیونکہ ایسا خیال کرنے والے بدکار ہیں۔

بدکاروں کا ٹھکانا: اور) بدکاروں کی لکھائی (یعنی ان کا اندراج) سجین میں ہے اور (اے مخاطب) تجھے کیا معلوم کہ کیا چیز ہے سجین (اسے ہم ہی جانتے ہیں) وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے (جس میں بدکاروں کا اندراج ہے اور اس لئے اس کو قیدیوں کا رجسٹر کہنا چاہئے اور شاید اسی لئے اس کا نام سجین رکھا گیا ہو۔ واللہ اعلم لہذا) بڑی خرابی ہے اس روز ان جھٹلانے والوں کی جو جزا وسزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں (کیونکہ اس کا ثبوت اس قدر ظاہر ہے کہ اس کی تکذیب کی کسی طرح گنجائش نہیں)۔

جھٹلانے والے: اور اس کو صرف ہر وہ شخص جھٹلاتا ہے جو کہ حد سے تجاوز کرنیوالا اور جرائم پیشہ ہے۔ جسکے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو پہلے لوگوں کے افسانے ہیں (جو کہ وہ اپنی طرف سے بنا کر لکھ گئے ہیں لیکن) ہرگز (ایسا) نہیں (ہے) بلکہ انکے دلوں پر انکے برے اعمال جو وہ کرتے ہیں زنگ ہو کر جم گئے ہیں (جنہوں نے انکے دلوں کو اس قابل نہیں رکھا ہے کہ اس میں حق کی صورت منقش ہو سکے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو خدا کا تقرب حاصل ہوگا۔ لقو لھم ما نعبد ھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی لیکن انہیں) ہرگز (ایسا خیال) نہیں (کرنا چاہئے کیونکہ) وہ اس روز اپنے رب سے محجوب ہوں گے۔ اور وہ دوزخ میں داخل ہوں گے۔ اس کے بعد ان سے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ جس کو جھٹلایا کرتے تھے۔

ایمان کا فائدہ: (اسی طرح وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کو ایمان سے کچھ نفع نہ ہوگا لیکن ان کو ایسا خیال) ہرگز نہیں (کرنا چاہئے کیونکہ) نیکوں کی لکھائی علیین میں ہے اور (اے مخاطب) تجھے کیا معلوم کہ علیین کیا ہے (اسے ہم ہی جانتے ہیں) وہ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے (جس میں عالی مرتبہ لوگوں کے نام درج ہیں چنانچہ) اس کے پاس وہ لوگ پہنچیں گے جو (خدا کے) مقرب ہیں (اور یہ پہنچنا غالباً اس وجہ سے ہوگا تا کہ ان کے نام وغیرہ اس کتاب سے ملا کر ان کو جنت میں جانے کی اجازت دی جائے واللہ اعلم) الغرض نیک لوگ چین میں ہوں گے۔ اور مسہریوں پر بیٹھے (قدرت کا تماشا) دیکھ رہے ہوں گے چنانچہ (اے دیکھنے والے) تو ان کے چہروں میں عیش کی تازگی معلوم کرے گا۔

جنت کی شراب: نیز ان کو ایسی خالص شراب پلائی جائے گی جو سر بمہر ہوگی یا جس کی مہر مشک کی ہوگی۔ اور (یہ ایسی نعمت ہے کہ) اس میں تمام رغبت کرنے والوں کو رغبت کرنی چاہئے (اور بڑا محروم ہے وہ شخص جو اس سے محروم رہے) اور اس (شراب میں تسنیم (کے پانی) کی ملاوٹ ہوگی۔ بحالیکہ وہ ایک (گرانقدر) چشمہ ہے۔ جس میں سے مقرب لوگ پانی پئیں گے (اب تم سمجھ لو کہ اس کا پانی کیسا ہوگا۔

مجرمین کا دنیا میں مخلص مسلمانوں پر طنز اور آخرت میں اس کا بدلہ

جرائم پیشہ لوگ مسلمانوں سے ہنسا کرتے تھے اور جب ان پر گذرتے تو ان پر چشمک زنی[1] کرتے تھے۔ اور جب اپنے گھر جاتے تو کرتے جاتے۔ اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے کہ یہ گمراہ لوگ ہیں حالانکہ ان کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا تھا (پس قطع نظر اس کے یہ سب باتیں ان کی فی نفسہ بیجا تھیں اس لحاظ سے بھی بری تھیں کہ خواہ مخواہ دخل در معقولات تھیں) پس آج وہ لوگ جو ایمان لائے تھے کفار سے ہنستے ہیں مسہریوں پر بیٹھے ہوئے (قدرتِ خدا کا تماشا) دیکھ رہے ہیں (اب تم بتلاؤ) کفار کو ان کے کاموں کا جو وہ کیا کرتے تھے بدلہ دیا گیا نا؟ ضرور دیدیا گیا۔ اور کچھ کسر باقی نہیں رہی۔ الحمد للہ علیٰ ذلک)۔

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً
اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ﴿۱﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۙ﴿۲﴾ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۙ﴿۳﴾ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا
وَتَخَلَّتْ ۙ﴿۴﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ؕ﴿۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ﴿۶﴾
فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ﴿۷﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ﴿۸﴾ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۹﴾
وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ؕ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ
اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۚ﴿۱۴﴾ بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ؕ﴿۱۵﴾ فَلَآ
اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ﴿۱۷﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ؕ﴿۱۹﴾

[1] انکی بدگوئی (فی القاموس لکیہ باعراض الناس اتی فتاب لہم ۱۲

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝

ترجمہ: سورۃ انشقاق مکہ میں نازل ہوئی شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں اور اس میں پچیس آیتیں ہیں۔ جب (نفخہ ثانیہ کے وقت) آسمان پھٹ جاوے گا تا کہ اس میں سے غمام اور ملائکہ کا نزول ہو) اور اپنے رب کا حکم سن لے گا اور وہ (آسمان) اسی لائق ہے اور جب زمین کھینچ کر بڑھادی جائے گی اور وہ زمین اپنے اندر کی چیزوں کو (یعنی مردوں کو باہر) اگل دے گی اور خالی ہو جاوے گی اور اپنے رب کا حکم سن لے گی اور وہ اسی لائق ہے اے انسان تو اپنے رب کے پاس پہنچنے تک (یعنی مرنے کے وقت تک) کام میں کوشش کر رہا ہے پھر (قیامت میں) اس (کام کی جزا) سے جاملے گا تو (اس روز) جس شخص کا نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں ملے گا سو اس سے آسان حساب لیا جاوے گا اور وہ (اس سے فارغ ہو کر) اپنے متعلقین کے پاس خوش خوش آئے گا اور جس شخص کا نامہ اعمال (اس کے بائیں ہاتھ میں) اس کی پیٹھ کے پیچھے سے ملے گا سو وہ موت کو پکارے گا اور جہنم میں داخل ہوگا یہ شخص (دنیا میں) اپنے متعلقین میں خوش خوش رہا کرتا تھا (یہاں تک کہ فرط خوشی میں آخرت کی تکذیب کرتا تھا) اس نے خیال کر رکھا تھا کہ اسے خدا کی طرف سے لوٹنا نہیں ہے (آگے رد ہے اس خیال کا کہ لوٹنا) کیوں نہ ہوتا اس کا رب اس کو خوب دیکھتا تھا سو (اس بنا پر) میں قسم کھا کر کہتا ہوں شفق کی اور رات کی اور ان چیزوں کی جن کو رات سمیٹ (کر جمع کر) لیتی ہے اور چاند کی جب وہ پورا ہو جاوے کہ تم لوگوں کو ضرور ایک حالت کے بعد دوسری حالت پر پہنچنا ہے سو (باوجود ان مقتضیات خوف اور ایمان کے اجتماع کے) ان لوگوں کو کیا ہوا کہ ایمان نہیں لاتے اور (ان کے عناد کی یہ حالت ہے کہ) جب ان کے روبرو قرآن پڑھا جاتا ہے تو (اس وقت بھی خدا کی طرف) نہیں جھکتے بلکہ یہ کافر (اور الٹی) تکذیب کرتے ہیں اور اللہ کو سب خبر ہے جو کچھ یہ لوگ (اعمال بد کا ذخیرہ) جمع کر رہے ہیں سو (ان اعمال کفریہ کے سبب) آپ ان لوگوں کو ایک اور دردناک عذاب کی خبر دید یجئے لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے ان کے لئے (آخرت میں) ایسا اجر ہے جو کبھی موقوف ہونے والا نہیں۔

شانِ نزول: اذا السماء انشقت الخ اس سورت کا شان نزول وہی کفار کا حماقت آمیز سوال ہے کہ اے محمد ﷺ قیامت کب ہوگی جواب مذکور ہوا کہ اذا السماء۱۲

تفسیر: **قیامت میں حالات**: جب کہ آسمان پھٹ جائے گا اور (اس باب میں) اپنے رب کی بات (بسماع قبول) سنے گا اور اسے زیبا ہے (کہ سنے) اور جب کہ زمین (میدانِ قیامت کی وسعت کے لئے) دراز کی جائے گی اور جو کچھ اس میں ہے (مردے وغیرہ)

ان کو نکال پھینکے گی۔ اور خالی ہو جائے گی اور (اس باب میں) اپنے رب کے حکم کو (بسماع قبول) سنے گی۔ اور وہ مستحق ہے (اس کے کہ ایسا کرے تو نہ پوچھو کہ اس روز کیا ہوگا)۔

قیامت میں حاضری اور نامۂ اعمال کی پیشی

اے انسان (تجھے معلوم ہو کہ) تجھے اپنے رب کے پاس پہنچنے تک کام کرنا ہے اور اس کے بعد اس سے ملنا ہے۔ اب جن کے دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا اس سے تو آسان حساب کیا جائے گا۔ اور وہ اپنے گھر خوش جائے گا۔ اور جس کو پیٹھ پیچھے سے (یعنی بائیں ہاتھ میں) نامۂ اعمال دیا جائے گا وہ ہلاکت کو پکارے گا۔ اور دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔ کیونکہ وہ (دنیا میں) اپنے گھر میں خوش تھا (اور آخرت کا اسے ذرا غم نہ تھا۔ کیونکہ) وہ سمجھتا تھا کہ اسے ہرگز (خدا کی طرف) لوٹنا نہ ہوگا۔

مرنے کے بعد زندگی

کیوں نہیں (وہ ضرور زندہ ہوگا۔ کیونکہ) اس کا پروردگار اس سے پورے طور پر واقف ہے (اور اس وجہ سے اس کا دوبارہ زندہ ہونا اس سے مخفی نہیں ہے) پس (یہ بات) نہیں (جو تم خیال کرتے ہو کہ ہم دوبارہ زندہ نہ ہوں گے) میں قسم کھاتا ہوں شام کی سرخی کی۔ اور رات کی۔ اور ان چیزوں کی جن کو وہ (اپنے اندر) جمع کرتی ہے (اور جن پر وہ مشتمل ہوتی ہے) اور چاند کی جب کہ وہ پورا ابھرے۔ کہ تم ضرور ایک حالت سے دوسری حالت کو پہنچو گے (یعنی مر کر زندہ ہو گے) پس (جب کہ واقعہ یہ ہے اور ہم قسم کھا کر بیان کر چکے تو) انہیں کیا ہوا کہ یہ لوگ نہیں مانتے۔ اور جب کہ ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو یہ (اس کے آگے) سر نہیں جھکاتے۔ بلکہ یہ کافر (بجائے ماننے کے الٹی اس کی) تکذیب کرتے ہیں یہ تو ظاہر ہے) اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ دل میں رکھتے ہیں۔ پس (اے رسول) آپ ان کو سخت تکلیف دہ عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے (کیونکہ ان کو ان کی حرکتوں پر سخت سزا دی جائے گی) لیکن جو لوگ ایمان لے آئیں اور اچھے کام کریں (وہ اس سے مستثنیٰ ہیں اور) ان کے لئے ایسا معاوضہ ہے جو (برابر جاری رہے گا اور اس کو ان سے) قطع نہ کیا جائے گا۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿۱۱﴾ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿۱۲﴾ؕ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿۱۳﴾ۚ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾ۙ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾ۙ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾ؕ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ۙ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾ؕ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾ۙ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾ۚ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ۙ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾

ترجمہ: سورۂ بروج مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں بائیس (۲۲) آیتیں ہیں۔
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ قسم ہے برجوں والے آسمان کی (مراد برجوں سے بڑے بڑے ستارے ہیں) اور (قسم ہے) وعدے کئے ہوئے دن کی اور حاضر ہونے والے کی اور (قسم ہے) اس (دن) کی جس میں (لوگوں کی) حاضری ہوتی ہے کہ خندق والے یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے ملعون ہوئے جس وقت وہ لوگ اس (آگ) کے آس پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ (ظلم وستم) کر رہے تھے اس کو دیکھ رہے تھے اور ان کافروں نے ان مسلمانوں میں کوئی عیب نہیں پایا بجز اس کے کہ وہ خدا پر ایمان لے آئے تھے جو زبردست اور سزاوار حمد ہے۔ ایسا ہے کہ اس کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی اور آگے ظالموں کے لئے عام وعید ہے اور مظلوموں کے لئے عام وعدہ ہے) اللہ ہر چیز سے خوب واقف ہے جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو تکلیف پہنچائی پھر توبہ نہیں کی تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور (جہنم میں بالخصوص) ان کے لئے جلنے کا عذاب ہے (آگے مومنین کے حق میں جن میں مظلومین بھی آ گئے ارشاد ہے کہ) بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان کے لئے (بہشت کے) باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی (اور) یہ بڑی کامیابی ہے آپ کے رب کی دارو گیر بڑی سخت ہے (پس کفار پر سزائے شدید واقع ہونا مستبعد نہیں اور نیز) وہی پہلی بار بھی پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ (قیامت میں بھی پیدا) کرے گا اور وہی بڑا بخشنے والا ہے اور بڑی محبت کرنے والا (اور) عرش کا مالک (اور) عظمت والا ہے وہ جو چاہے سب کچھ کر گزرتا ہے کیا آپ کو ان لشکروں کا قصہ پہنچا ہے یعنی فرعون اور ثمود کا بلکہ یہ کافر (خود قرآن کی) تکذیب میں (لگے) ہیں اور (انجام کار اس کی سزا بھگتیں گے کیونکہ) اللہ ان کو ادھر ادھر سے گھیرے ہوئے ہے (قرآن ایسی چیز نہیں جو جھٹلانے کے قابل ہو) بلکہ وہ ایک باعظمت قرآن ہے جو لوح محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے۔

شانِ نزول: (والسماء ذات البروج الخ جب مسلمان بندے کفار قریش کی ایذادہی سے تنگ دل ہوئے تو اللہ پاک نے ان کی تسلی خاطر کی غرض سے یہ سورت نازل فرمائی جس میں موذی بدکاروں کی سزا اور صابر متحمل نیک بندوں کا اجر بیان فرمایا ۱۲۔

مسلمانوں کو ستانے کا وبال

تفسیر: قسم ہے ستاروں والے آسمان کی۔ اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا جاتا ہے (یعنی روزِ قیامت کی) اور حاضر ہونے والے

(دن یعنی جمعہ کی) اور اس (دن) کی جس کے پاس حاضر ہوا جاتا ہے (یعنی یوم عرفہ کی جس میں لوگ عرفات میں اکٹھے ہوتے ہیں کہ مسلمانوں کو ستانا بہت بری بات ہے۔ چنانچہ) مارے گئے (اور غارت ہوئے خندق یعنی ایندھن والی آگ والے (جنہوں نے ایک بڑی خندق کھود کر اور اس میں بہت سا ایندھن بھر کر اور اس میں آگ دے کر مسلمانوں کو جلایا تھا) جب کہ وہ اس پر بیٹھے ہوئے تھے اور جو کچھ وہ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے تھے اس کے سامنے تھا۔ اور انہوں نے ان کی کسی بات کو برا نہ سمجھا تھا۔ بجز اس کے کہ وہ اس خدائے زبردست ستودہ صفات کو مانتے تھے جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی حکومت ہے (حالانکہ یہ ایک اچھا کام تھا۔ اور ہرگز اس قابل نہیں تھا کہ اس کو برا سمجھ کر اس کے کرنے والوں کو سزا دی جائے) اور خدا ہر شے کے پاس موجود ہے (یعنی اس سے کوئی چیز مخفی نہیں۔ اور اس لئے وہ ان کی اس کاروائی کو بھی جانتا ہے اور اس لئے وہ انہیں اس کی سزا دے گا۔

مسلمانوں کو تکلیف دینے کی سزا

کیونکہ اس کا قانون ہے کہ) جن لوگوں نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو تکلیف پھر توبہ نہیں کی تو ان کے لئے دوزخ ہے۔ اور ان کو آگ کا عذاب ہوگا (برخلاف اس کے) جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کے لئے وہ باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے (اور اس قابل ہے کہ ہر شخص اس کے لئے کوشش کرے۔ خیر جو لوگ مسلمانوں کو ستاتے ہیں ان کو واضح ہو کہ) آپ کے رب کی پکڑ بہت سخت ہے (پس جس وقت وہ پکڑے گا تو بہت سخت پکڑے گا) نیز وہ پہلے بھی کرتا ہے اور (جو کام وہ پہلے کرتا ہے اس کو) دوبارہ بھی کر سکتا ہے (اس لئے ان کو اس خیال میں نہ رہنا چاہئے کہ خدا ان کو سزا کے لئے دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا) اور (لہذا) وہ بڑا بخشنے والا۔ اور بہت محبت کرنے والا ہی ہے (اس لئے اگر یہ لوگ جنہوں نے مسلمانوں کو ستایا ہے یا اس کے علاوہ دوسرے برے کام کئے ہیں۔ توبہ کریں اور معافی چاہیں تو بجائے سزا کے وہ انہیں معافی دے گا اور بجائے عداوت کے وہ ان سے محبت کرے گا۔ الغرض وہ) تخت کا مالک اور بڑی شان والا ہے۔ اور جو چاہتا ہے کرتا ہے (نہ اسے تعذب سے کوئی چیز مانع ہے۔ نہ تنعیم سے اور نہ عداوت سے اسے کوئی روک سکتا ہے اور نہ محبت سے۔

قصۂ فرعون سے عبرت

ہاں اے رسول) آپ کو فرعون اور اس کی فوجوں کا قصہ تو پہنچا ہے نا (پس آپ ان لوگوں کو جو مسلمانوں کو ناحق ستاتے ہیں وہ قصہ سنائیے اور ان کو دکھلائیے کہ مسلمانوں کو ستانے کا یہ انجام ہوتا ہے۔ لیکن یہ لوگ کب مانتے ہیں) بلکہ یہ کافر تو تکذیب میں (منہمک) ہیں (چنانچہ جو بات بھی ان سے کہی جاتی ہے۔ وہ اسے جھٹلاتے ہی ہیں) اور اللہ ان کے گرد سے ان کو گھیرے ہوئے ہے (یعنی وہ اس کے قابو میں ہیں۔ اس لئے وہ سزا سے نہیں بچ سکتے الغرض یہ جھوٹی باتیں نہیں ہیں۔ جیسا کہ ان کافروں کا خیال ہے) بلکہ وہ ایک نہایت عالی شان رہنے کی چیز ہے۔ جو کہ لوح محفوظ میں (درج) ہے (جس تک کسی تصرف کرنے والے کی رسائی نہیں ہوسکتی)۔

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿١﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿٢﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿٣﴾ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿٤﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿٥﴾ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿٦﴾ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ﴿٧﴾ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿٩﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ﴿١٠﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿١١﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿١٣﴾ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿١٤﴾ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿١٥﴾ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾

ترجمہ: سورۂ طارق مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں سترہ آیتیں ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ قسم ہے آسمان کی اور اس چیز کی جو رات کو نمودار ہونے والی ہے اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ رات کو نمودار ہونے والی چیز کیا ہے وہ روشن ستارہ ہے کوئی شخص ایسا نہیں جس پر (اعمال کا) کوئی یاد رکھنے والا (فرشتہ) مقرر نہ ہو (جب یہ بات ہے) تو انسان کو (قیامت کی فکر چاہئے اور) دیکھنا چاہئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو پشت اور سینہ (یعنی تمام بدن) کے درمیان سے نکلتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ) (وہ اس کے دوبارہ پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے (اور یہ دوبارہ پیدا کرنا اس روز ہوگا) جس روز سب کی قلعی کھل جاوے گی پھر اس انسان کو نہ تو خود (مدافعت کی) قوت ہوگی اور نہ اس کا کوئی حمایتی ہوگا قسم ہے آسمان کی جس سے بارش ہوتی ہے اور زمین کی جو (بیج نکلتے وقت) پھٹ جاتی ہے (آگے جواب قسم ہے) کہ یہ قرآن (حق و باطل میں ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے کوئی لغو چیز نہیں ہے (ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ) یہ لوگ (نفی حق کے لئے) طرح طرح کی تدبیریں کر رہے ہیں اور میں بھی (ان کی ناکامی اور عقوبت کے لئے) طرح طرح کی تدبیریں کر رہا ہوں تو آپ ان کافروں (کی مخالفت) کو یونہی رہنے دیجئے (اور زیادہ نہیں بلکہ) تھوڑے ہی دنوں رہنے دیجئے۔

اعمالِ انسان کی نگرانی

تفسیر: قسم ہے آسمان کی۔ اور رات کو آنے والے کی۔ اور (اے مخاطب) تجھے کیا معلوم کیا چیز ہے رات کو آنے والا۔ وہ تیز چمکدار تارا ہے (خیر یہ ایک جملہ معترضہ تھا اور کہنا یہ ہے کہ قسم ہے آسمان اور رات کو ظاہر ہونے والے تیز روشن تارے کی) کہ ہر شخص پر ضرور نگہبان مقرر ہے جو کہ اس کے اعمال کی نگرانی کرتا ہے۔ اور لکھتا ہے تاکہ اس کے اعمال کے مطابق اس کو جزا و سزا دی جائے) بس آدمی کو (بعث اور جزاء کا انکار نہ کرنا چاہئے۔

انسان کا اپنی پیدائش پر غور اور دوبارہ زندگی کا مسئلہ

اور اسے) اس پر نظر ثانی کرنی چاہئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے (تا کہ اس کا استبعاد بعث دور ہو۔ سو) وہ ایک کود کر نکلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو کہ کمر اور سینہ کے درمیان سے نکلتا ہے (یعنی منی سے لہذا) وہ (خدا جس نے اس کو ایسے حقیر پانی سے پیدا کیا ہے اس کے لوٹانے (اور دوبارہ پیدا کرنے) پر ضرور قادر ہے (پس اس کا اس کو انکار نہ کرنا چاہئے۔ اس کو واضح ہو کہ) جس دن مخفی حالات کو جانچا جائے گا (یعنی قیامت کے دن اس روز) اس کے لئے نہ کوئی قوت ہوگی (جس کے ذریعہ سے وہ اس عذاب سے بچ جائے جو اسے اس کے انکارِ بعث وغیرہ پر دیا جائے گا) اور نہ کوئی مددگار (ہوگا جو کہ اسے اپنی قوت سے بچالیوے) قسم ہے (بارش وغیرہ کو بار بار) لوٹانے والے آسمان کی۔ اور (دانہ اور گٹھلی وغیرہ کو) پھاڑنے والی زمین کی۔ کہ یہ دوٹوک بات ہے (جو کہ حق و باطل کو الگ الگ کرتی ہے) اور بے حقیقت نہیں ہے۔ (لیکن باوجود اس کے) یہ لوگ (نہیں مانتے۔ اور حق کو مغلوب کرنے کی تدبیریں کرتے ہیں۔ اور میں (ان کی سزا کی تدبیر کر رہا ہوں۔ پس) ایک تدبیر وہ کر رہے ہیں۔ اور ایک تدبیر میں کر رہا ہوں (نتیجہ عنقریب ظاہر ہو جائے گا) پس آپ کافروں کو مہلت دیجئے (اور بہت زیادہ نہیں بلکہ) تھوڑی سی مہلت دیجئے (اور آپ صبر کے ساتھ نتیجہ کا انتظار کیجئے۔ دیکھئے خدا کیا کرتا ہے)۔

سُورَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ تِسْعَ عَشَرَةَ اٰيَةً
سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝ وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝ وَالَّذِيْٓ
اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۝ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ
الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ۝ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۝ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝ سَيَذَّكَّرُ مَنْ
يَّخْشٰى ۝ وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝ الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا
وَلَا يَحْيٰى ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝

لـه یخرج من بین الصلب والترائب کے متعلق جو فلسفی مزاج لوگ شبہ کرتے ہیں اس کا صحیح جواب میرے نزدیک یہ ہے کہ یہ کلام محتمل الوجوہ ہے پس جو شخص اعتراض کرے اس کا فرض ہے کہ جو محمل متعین کر کے وہ اعتراض کرتا ہے پہلے اس کا مراد خداوندی ہونا ثابت کرے پھر اس پر اعتراض کرے اور وہ ایسا کر نہیں سکتا اس لئے اس کو اعتراض کا حق نہیں اگر وہ یہ کہے کہ اچھا تم بتاؤ اس کا کیا محمل ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب ہم کو کوئی خاص محمل نہیں بتلایا گیا تو ہم کیسے بتلا سکتے ہیں اور نہ ہم کو اس کا بتلانا قانون مناظرہ کی رو سے لازم ہے ہاں جبکہ تم اعتراض کرتے ہو تو تم مدعی ہو کہ اس کا فلاں محمل ہے پس اس کا ثابت کرنا تمہارے ذمہ ہے یہ جواب بہت سی جگہ کارآمد ہو سکتا ہے اور بہت سی قیل وقال سے نجات دے سکتا ہے۔ حضرت مولانا نے بیان القرآن میں فرمایا ہے وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو پشت اور سینہ (یعنی تمام بدن کذافی الروح عن بعضہم) کے درمیان سے نکلتا ہے مراد اس پانی سے منی ہے خواہ صرف مرد کی یا مرد وعورت دونوں کی۔ اور عورت کی منی میں گو اندفاق مرد کی منی کی برابر نہیں ہوتا لیکن کچھ اندفاق ضرور ہوتا ہے۔ اور دوسری تقدیر پر لفظ کا مفرد لانا اس بناء پر ہے کہ دونوں مادے مخلوط ہو کر مثل شے واحد کے ہو جاتے ہیں اور پشت وسینہ چونکہ بدن کی دو طرفیں ہیں اس لئے کنایہ جمع بدن سے ہو سکتا ہے اور یہ اس لئے مراد لیا گیا کہ منی تمام بدن میں پیدا ہو کر پھر منفصل ہوتی ہے اور اس کنایہ میں تخصیص صلب وترائب کی شاید اس لئے ہو کہ حصول مادہ منویہ میں اعضاء رئیسہ کو خاص دخل ہے یعنی قلب ودماغ وکبد کو۔ اور قلب کبد کا تعلق وتلبس ترائب سے اور دماغ کا تعلق بواسطہ نخاع کے صلب سے ظاہر ہے ۱۲

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٧﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٨﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿١٩﴾

ترجمہ: سورۂ اعلیٰ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں انیس آیتیں ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) آپ (اور جو مومن آپ کے ساتھ ہیں) اپنے پروردگار عالیشان کے نام کی تسبیح کیجئے جس نے (ہر شے کو) بنایا پھر اس کو ٹھیک بنایا اور جس نے تجویز کیا پھر راہ بتلائی اور جس نے (زمین سے) چارا نکالا پھر اس کو سیاہ کوڑا کر دیا (اس قرآن کی نسبت ہم وعدہ کرتے ہیں کہ) ہم (جتنا) قرآن (نازل کرتے جاویں) آپ کو پڑھا دیا کریں گے (یعنی یاد کرا دیا کریں گے) پھر آپ (اس میں سے کوئی جز) نہیں بھولیں گے مگر جس قدر (بھلانا) اللہ کو منظور ہو کہ نسخ کا ایک طریقہ یہ بھی ہے وہ ظاہر اور مخفی کو جانتا ہے اور (اسی طرح) ہم اس آسان شریعت کے لئے آپ کو سہولت دیں گے (یعنی سمجھنا بھی آسان ہوگا اور عمل بھی آسان ہوگا) تو آپ نصیحت کیا کیجئے اگر نصیحت کرنا مفید ہوتا ہو وہی شخص نصیحت مانتا ہے جو (خدا سے) ڈرتا ہے اور جو شخص بدنصیب ہے وہ اس سے گریز کرتا ہے جو (آخرکار) بڑی آگ میں (یعنی آتش دوزخ میں) داخل ہوگا پھر نہ اس میں مر ہی جاوے گا اور نہ (آرام کی زندگی) جئے گا بامراد ہوا جو شخص (قرآن سن کر خبائث عقائد و اخلاق سے) سے پاک ہو گیا اور اپنے رب کا نام لیتا رہا اور نماز پڑھتا رہا (مگر اے منکرو تم آخرت کا سامان نہیں کرتے) بلکہ تم دنیوی زندگی کو مقدم رکھتے ہو حالانکہ آخرت (دنیا سے) بدرجہا بہتر اور پائیدار ہے (اور یہ مضمون صرف قرآن کا ہی دعویٰ نہیں بلکہ) یہ مضمون اگلے صحیفوں میں بھی ہے یعنی ابراہیم اور موسیٰ (علیہما السلام) کے صحیفوں میں (پس زیادہ تر موکد ہوا)۔

شانِ نزول: سنقرئک الخ جبریل امینؑ وحی لائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مارے شوق کے اور احتیاط کی وجہ سے جبریلؑ کے ساتھ ساتھ پڑھنے لگتے تھے کہ کہیں ذہن سے نہ نکل جائے اس وقت اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطمینان ہوا۔(۱۲۱)

اللہ تعالیٰ کی پاکی اور اس کی وجہ

تفسیر: (اے رسول) آپ اپنے برتر پروردگار کے نام کی پاکی بیان کیجئے۔ جس نے (انسان کو) پیدا کیا پھر (اسے) ہموار (اور مکمل) کیا اور جس نے (اسے ہدایت کے لئے) تیار کیا (کہ اسے عقل و فہم قدرت و اختیار دیا) پھر اسے (صحیح) رستہ بتایا۔ اور جس نے گھاس کو (زمین سے) نکالا۔ پھر اسے سیاہ خاشاک بنایا (کیونکہ یہ تمام باتیں اس کے اتصاف بصفات وکمال و تنزہ عن سمات النقص پر دلالت کرتی ہیں اور اس لئے وہ مستحق ہے اس کا کہ آپ اس کے نام کی تسبیح کریں پس جب کہ آپ ہماری تسبیح کریں گے تو ہم آپ پر انعام کریں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور دوسرے انعامات

چنانچہ) ہم آپ کو پڑھائیں گے جس پر آپ بھولیں گے نہیں۔ بجز اس کے جس کو خدا (بغرض نسخ بھلانا) چاہے۔ کیونکہ وہ تمام ظاہر اور پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے (اور اس لئے وہ جانتا ہے کہ کس بات کا یاد رہنا ضروری ہے۔ اور کا بھلا دینا) اور ہم آپ کو آسان باتیں

(یعنی نیکیاں) آسان کردیں گے (جن میں سے تذکیر بھی ہے)

نصیحت کا حکم: پس آپ نصیحت کریں۔ اگر نصیحت نافع ہو۔ جو لوگ اڑیں گے وہ ضرور نصیحت مانیں گے۔ اور اس سے وہی شخص بچے گا جو بخت محروم ہے جو کہ بڑی آگ (یعنی دوزخ) میں داخل ہوگا پھر نہ وہ اس میں مرے ہی گا اور نہ جئے ہی گا (کیونکہ اس کا وہ جینا موت سے بدتر ہوگا۔ اے لوگو! تم کو واضح ہو کہ) جو نصیحت قبول کر کے پاک ہوگیا۔ اور جس نے خدا کا نام لیا۔ پھر نماز پڑھی وہ کامیاب ہوگیا (اور اس میں کچھ شبہ نہیں۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ لیکن تم ایسا نہیں کرتے)

آخرت کی زندگی کو دنیا کی زندگی پر ترجیح

بلکہ تم دنیوی زندگی کو (آخرت پر) ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت (دنیا سے) بہتر اور (اس سے) زیادہ پائدار ہے (یہ بات بالکل سچی ہے اور رسول کی بنائی ہوئی نہیں ہے کیونکہ) یہ بات پہلے صحیفوں یعنی ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں بھی ہے (پس تم اس میں شبہ نہ کرو اور اس کو مانو۔

سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃِ مَکِّیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِیَ سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً
هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝١ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝٢ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝٣ تَصْلٰى نَارًا
حَامِيَةً ۝٤ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝٥ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝٦ لَّا يُسْمِنُ وَلَا
يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝٧ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝٨ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝٩ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝١٠ لَّا تَسْمَعُ
فِيْهَا لَاغِيَةً ۝١١ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝١٢ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝١٣ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝١٤
وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝١٥ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝١٦ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝١٧ وَاِلَى
السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝١٨ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝١٩ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝٢٠ فَذَكِّرْ
اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝٢١ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝٢٢ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝٢٣ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ
الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝٢٤ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝٢٥ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝٢٦

ترجمہ: سورۂ غاشیہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں چھبیس آیتیں ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ آپ کو اس محیط عام واقعہ کی کچھ خبر پہنچی ہے (مراد اس واقعہ سے قیامت ہے) بہت سے چہرے اس روز ذلیل (اور) مصیبت جھیلتے اور (مصیبت جھیلنے سے) خستہ ہونگے (اور آتش سوزاں میں داخل ہوں گے (اور) کھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلائے جائیں گے (اور) ان کو بجز ایک خاردار جھاڑ کے کوئی کھانا نصیب نہ ہوگا جو نہ تو (کھانے والوں کو) فربہ کرے گا اور نہ (ان کی) بھوک کو دفع

کرے گا بہت سے چہرے اس روز بارونق (اور) اپنے (نیک) کاموں کی بدولت خوش ہوں گے (اور) بہشت بریں میں ہونگے جس میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے اس (بہشت) میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے (اور) اس (بہشت) میں اونچے اونچے تخت (بچھے) ہیں اور رکھے ہوئے آبخورے (موجود) ہیں اور برابر لگے ہوئے گدے (تکیے) ہیں اور سب طرف قالیں (ہی قالین) پھیلے پڑے ہیں تو (ان کی غلطی ہے کیونکہ) کیا وہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح (عجیب طور پر) پیدا کیا گیا ہے اور آسمان کو (نہیں دیکھتے) کہ کس طرح بلند کیا گیا ہے اور پہاڑوں کو (نہیں دیکھتے) کہ کس طرح کھڑے کیئے گئے ہیں اور زمین کو (نہیں دیکھتے) کہ کس طرح بچھائی گئی ہے تو آپ (بھی ان کی فکر میں نہ پڑیے بلکہ صرف) نصیحت کر دیا کیجئے کیونکہ آپ تو صرف نصیحت کرنے والے ہیں (اور) آپ ان پر مسلط نہیں ہیں (جو زیادہ فکر میں پڑیں) مگر ہاں جو روگردانی اور کفر کرے گا تو خدا اس کو (آخرت میں) بڑی سزا دے گا (کیونکہ ہمارے ہی پاس ان کا آنا ہوگا پھر ہمارا ہی کام ان سے حساب لینا ہے (آپ زیادہ غم میں نہ پڑیے)۔

قیامت کا اثر انسانوں پر

تفسیر: تجھے اس (لوگوں پر) چھا جانے والی (اور یکا یک ان کے پاس پہنچ جانے والی یعنی قیامت) کا قصہ بھی پہنچا ہے (کہ اس روز کیا ہوگا۔

برے لوگوں کا حال

اچھا سن) بہت سے منہ اس روز ایسے ہوں کہ ان پر مردنی چھائی ہوگی۔ اور محنت و مشقت میں مبتلا ہوں گے۔ اور نہایت گرم آگ میں داخل ہوں گے اور ان کو تیز گرم پانی پلایا جائے گا اور ان کے لئے کوئی کھانا نہ ہوگا بجز ضریع (نام ایک خاردار درخت) کے جو کہ نہ (کھانے والوں کو) موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے بے پروا کرے گا۔

نیکوں کا حال

(اور برخلاف ان کے) بہت سے منہ اس روز خوش حال اپنی کوشش سے خوش اور ایک عالی شان باغ میں ہوں گے جس میں وہ کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے۔ نیز اس میں بہتا چشمہ ہوگا۔ نیز اس میں اونچے اونچے تخت اور (قرینے سے) رکھے ہوئے آبخورے اور برابر برابر رکھے ہوئے تکیئے اور تمام میں پھیلے ہوئے قیمتی فرش ہوں گے (پس لوگوں کو چاہئے کہ وہ حق تعالیٰ کی اطاعت کرکے دوسرے قسم کے لوگوں میں شامل ہوں اور اس کی نافرمانی کرکے پہلی قسم کے لوگوں میں شامل نہ ہوں لیکن خرابی تو یہ ہے کہ لوگ سرے سے قیامت اور ان واقعات ہی کو صحیح نہیں سمجھتے)۔

قیامت میں حیرت سے پہلے مخلوقاتِ خداوندی میں غور کی ضرورت

سو کیا یہ لوگ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے (عجیب طریقہ سے) پیدا کئے گئے ہیں اور آسمان کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کس طرح (عجیب صنعت کے ساتھ) بلند کیا گیا ہے (کہ اس قدر بڑی چھت کے لئے ایک بھی ستون نہیں ہے اور اونچا کس قدر ہے) اور پہاڑوں کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کیسے (عجیب طریقہ سے) قائم کئے گئے ہیں۔ اور زمین کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کیسے (عجیب طریقہ سے) پھیلائی گئی ہے

(پھر جب وہ خدا کی اس قدر عجیب وغریب صنعتیں مشاہدہ کرتے ہیں تو پھر انہیں اس سے کیوں تعجب ہے کہ خدا ان کو دوبارہ پیدا کرے اور ان کے لئے تعذیب وتنعیم کا ایسا سامان مہیا کرے بڑی ہٹ دھرمی کی بات ہے)۔

رسول کا کام: پس (اے رسول اگر یہ لوگ نہیں مانتے تو نہ مانیں۔ آپ ان کی فکر میں نہ پڑیں بلکہ) آپ صرف نصیحت کریں کیونکہ آپ صرف نصیحت کرنے والے ہیں۔ اور ان پر داروغہ نہیں ہیں (کہ آپ سے ان کے افعال کی باز پرس ہو پس آپ کو ان کے افعال سے کچھ بحث نہ ہونی چاہئے) ہاں جو کوئی روگردانی کرے گا اور کفر پر مصر رہے گا تو اسے خدائے بزرگ و برتر سزا دے گا کیونکہ ہماری ہی طرف ان کی واپسی ہوگی پھر ہمارے ہی ذمہ ان کا حساب ہے (اور ہم ہی ان کا حساب کریں گے)۔

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

وَالْفَجْرِ ① وَلَيَالٍ عَشْرٍ ② وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ③ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ④ هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ⑤ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ⑥ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ⑦ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ⑧ وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ⑨ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ⑩ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ⑪ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ⑫ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ⑬ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ⑭ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْ اَكْرَمَنِ ⑮ وَاَمَّا اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْ اَهَانَنِ ⑯ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ⑰ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ⑱ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ⑲ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ⑳ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ㉑ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ㉒ وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ㉓ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ㉔ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ㉕ وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ㉖ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ㉗ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ㉘ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ㉙ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ㉚

ترجمہ: سورہ فجر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں تیس آیتیں ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ قسم ہے فجر (کے وقت) کی اور (ذی الحجہ کی) دس راتوں کی اور جفت کی اور طاق کی اور (قسم ہے) رات کی جب وہ چلنے لگے (یعنی گزرنے لگے) کیوں اس (قسم

مذکور) میں عقلمند کے واسطے کافی قسم بھی ہے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے پروردگار نے قوم عاد (یعنی قوم ارم) سے کیا معاملہ کیا جن کے قد وقامت ستونوں جیسے (دراز) تھے (اور) جن کے برابر زور وقوت میں (دنیا بھر کے) شہروں میں کوئی شخص نہیں پیدا کیا گیا اور (آپ کو معلوم ہے کہ) قوم ثمود کے ساتھ (کیا معاملہ کیا گیا) جو وادی قریٰ میں (پہاڑ کے) پتھروں کو تراشا کرتے تھے (اور مکانات بنایا کرتے تھے اور میخوں والے فرعون کے ساتھ جنہوں نے شہروں میں سر اٹھا رکھا تھا اور ان میں بہت فساد مچا رکھا تھا سو آپ کے رب نے ان پر عذاب کو کوڑا برسایا بیشک آپ کا رب (نافرمانوں کی) گھات میں ہے سو آدمی کو جب اس کا پروردگار آزماتا ہے یعنی اس کو (ظاہراً) انعام واکرام دیتا ہے تو وہ (بطور فخریہ) کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر بڑھادی اور جب اس کو (دوسری طرح) آزماتا ہے یعنی اس کی روزی اس پر تنگ کردیتا ہے تو وہ (شکایۃً) کہتا ہے کہ میرے رب نے میری قدر گھٹادی ہرگز ایسا نہیں بلکہ تم (میں اور اعمال بھی موجب عذاب ہیں چنانچہ تم) لوگ یتیموں کی (کچھ) قدر (وخاطر) نہیں کرتے ہو اور دوسروں کو بھی مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے اور (تم) میراث کا مال (سارا) سمیٹ کر کھا جاتے ہو (یعنی دوسروں کا حق کھا جاتے ہو اور مال سے (تم لوگ) بہت ہی محبت رکھتے ہو (آگے ان افعال کے موجب العذاب نہ سمجھنے پر سرزنش ہے کہ) ہرگز ایسا نہیں (جیسا تم سمجھتے ہو) جس وقت زمین کو توڑ توڑ کر ریزہ ریزہ کردیا جاوے گا اور آپ کا پروردگار اور جوق در جوق فرشتے (میدان حشر میں) آویں گے اور اس روز جہنم کو لایا جائے گا (اور) اس روز انسان کو سمجھ آوے گی اور اب سمجھ آنے کا موقع کہاں رہا کہے گا کاش میں اس زندگی (اخروی) کے لئے کوئی عمل (نیک) آگے بھیج لیتا پس اس روز نہ تو خدا کے عذاب کے برابر کوئی عذاب دینے والا نکلے گا اور نہ اس کے جکڑنے کے برابر کوئی جکڑنے والا نکلے گا (اور جو اللہ کے فرمانبردار تھے ان کو ارشاد ہوگا) کہ اے اطمینان والی روح تو اپنے پروردگار (کے جوار رحمت) کی طرف چل اس طرح سے کہ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش پھر (ادھر چل کر) تو میرے خاص بندوں میں شامل ہو جا (کہ یہ بھی نعمت روحانی ہے) اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

کافروں کو سزا

تفسیر: قسم ہے وقتِ فجر کی۔ اور دس[1] راتوں کی۔ اور جفت[2] وطاق کی۔ اور رات کی جب کہ وہ جائے۔ کیا اس میں اہلِ عقل کے لئے (کافی) قسم ہے؟ (ہے اور ضرور ہے۔ تو اب ہم یہ قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ آپ کا رب یقیناً گھات میں ہے اور جب وقت آئے گا تو وہ ان کافروں کو ضرور سزا دے گا۔ چنانچہ) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے اس قوم عاد یعنی ارم[3] ذات العماد کے ساتھ جن کے مثل دنیا میں کوئی قوم پیدا نہیں کی گئی۔ اور اس قوم ثمود کے ساتھ جنہوں نے وادی میں پتھر کاٹا تھا (اور کاٹ کر مکان بنائے تھے) اور میخوں والے فرعون کے ساتھ کیسا (سخت معاملہ) کیا تھا جنہوں نے شہروں میں دند مچایا تھا۔ اور ان میں بہت بڑی خرابی تھی جس پر تیرے

---

[1] کہا گیا کہ دس راتوں سے مراد ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں وقیل غیر ذلک واللہ اعلم ۱۲ [2] جفت وطاق سے مراد تمام مخلوق ہے ۱۲

[3] ارم لقب ہے۔ قوم عاد کا۔ اور ذات العماد ان کو غالباً اس لئے کہا گیا ہے کہ ان کے قد لمبے تھے ۱۲

رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا تھا۔ کیونکہ آپ کا رب گھات میں ہے (اور وہ جب دیکھتا ہے کہ اب معاملہ حد سے گذر گیا ہے تو فوراً سزا دیدیتا ہے۔ الغرض حق تعالیٰ کی تو یہ حالت ہے کہ وہ شریروں اور مفسدوں کی گھات میں ہے)

مصیبت وراحت میں انسان کا حال

اب رہا آدمی سو (اسے اس کی کچھ پرواہ ہی نہیں۔ اور وہ سراسر دنیا میں منہمک ہے۔ چنانچہ) جب اسے اس کا رب آزماتا ہے اور (آزمائش کے لئے) اسے عزت دیتا ہے اور اسے نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے بڑی قدر کی۔ لیکن جس وقت وہ اسے آزماتا ہے اور اس پر اس کے رزق کو تنگ کر دیتا ہے تو کہتا ہے میرے رب نے میری خاک قدر نہیں کی (لیکن تمہیں ایسا) ہرگز نہیں (چاہئے کہ تنگی وفراخی رزق کو مدارا کرام واہانت قرار دو۔ کیونکہ یہ معیار بالکل غلط ہے۔ مگر تم ایک یہی بے اعتدالی نہیں کرتے)

مال کی محبت میں مستحقین سے بے پروائی

بلکہ (اس کے علاوہ تم یہ بھی کرتے ہو کہ) تم یتیم کی قدر نہیں کرتے اور مسکین کے کھانے کی ترغیب نہیں دیتے۔ اور میراث کے مال کو بالکل چاٹ جاتے ہو (اور حصہ داروں کو حصہ نہیں دیتے) اور مال سے بہت محبت کرتے ہو (لیکن ایسا) ہرگز نہیں (کرنا چاہئے۔

قیامت میں بے پروائی پر افسوس

دیکھو جس وقت (قیامت کے دن) زمین ریزہ ریزہ کردی جائے گی اور تیرا رب اور فرشتے پرے کے پرے آئیں گے۔ اور اس روز جہنم لائی جائے گی۔ تو اس روز آدمی ہماری باتوں کو یاد کرے گا۔ لیکن اب اس کے لئے یاد کا کہاں (موقع) ہے (اب تو وقت نکل چکا) چنانچہ وہ کہے گا کہ اے کاش میں اپنی زندگی میں کچھ کر لیتا پس اس روز (وہ اسے ایسی سزا دے گا کہ) اس کی سی سزا کوئی نہ دے گا۔ اور (وہ ایسا جکڑے گا کہ) اس کی سی جکڑ کوئی نہ جکڑے گا (یہ تو کفار کی حالت ہوگی۔

مؤمن کے ساتھ معاملہ

برخلاف اس کے جو مؤمن ہے اس سے کہا جائے گا کہ) اے (خدا کی باتوں پر) اطمینان رکھنے والے شخص تو اپنے رب کے پاس ایسی حالت میں لوٹ کہ تو اس سے خوش ہے اور وہ تجھ سے خوش ہے اور تو میرے خاص بندوں میں شامل ہو اور میری جنت میں جا۔

سُورَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ① وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ② وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ③ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ④ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ⑤ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ⑥ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ⑦ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ⑧ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ⑨ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ⑩ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ⑪ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ⑫ فَكُّ رَقَبَةٍ ⑬

اَوۡ اِطۡعٰمٌ فِیۡ یَوۡمٍ ذِیۡ مَسۡغَبَۃٍ ﴿۱۴﴾ یَّتِیۡمًا ذَا مَقۡرَبَۃٍ ﴿۱۵﴾ اَوۡ مِسۡکِیۡنًا ذَا مَتۡرَبَۃٍ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ کَانَ مِنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ تَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ وَ تَوَاصَوۡا بِالۡمَرۡحَمَۃِ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَۃِ ﴿۱۸﴾ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِنَا ہُمۡ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَۃِ ﴿۱۹﴾ عَلَیۡہِمۡ نَارٌ مُّؤۡصَدَۃٌ ﴿۲۰﴾

ترجمہ: سورۂ بلد مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں بیس آیتیں ہیں۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکہ) کی اور (بطور جملہ معترضہ تسلی کے لئے پیشینگوئی فرماتے ہیں کہ) آپ کو اس شہر میں لڑائی حلال ہونے والی ہے اور قسم ہے باپ کی اور اولاد کی کہ ہم نے انسان کو بڑی مشقت میں پیدا کیا ہے کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہ چلے گا (اور) کہتا ہے کہ میں نے اتنا وافر مال خرچ کر ڈالا کیا وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا نہیں کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ دیئے اور (پھر) ہم نے اس کو دونوں رستے (خیر و شر) کے بتلا دیئے (وہ یہ کہ طریقہ مضر سے بچے اور نافع پر چلے) سو وہ شخص (دین کی) گھاٹی میں سے ہو کر نہ نکلا اور آپ کو معلوم ہے کہ گھاٹی (سے) کیا (مراد ہے) وہ کسی (کی) گردن کا غلامی سے چھڑا دینا ہے یا کھانا کھلانا فاقہ کے دن میں کسی رشتہ دار یتیم کو یا کسی خاک نشین محتاج کو (یعنی ان احکام الٰہیہ کو بجالانا چاہئے تھا) پھر (سب سے بڑھ کر یہ کہ) ان لوگوں میں سے نہ ہوا جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو (ایمان کی) پابندی کی فہمائش کی اور ایک دوسرے کو ترحم (علی الخلق) کی (یعنی ترک ظلم کی) فہمائش کی یہی لوگ داہنے والے ہیں اور جو لوگ ہماری آیتوں کے منکر ہیں وہ لوگ بائیں والے ہیں ان پر آگ محیط ہوگی جس کو بند کر دیا جائے گا۔

انسان مکلّف ہے

تفسیر: (یہ بات) نہیں (جو آدمی خیال کرتا ہے کہ اسے دوبارہ زندہ نہ کیا جائے گا) میں قسم کھاتا ہوں اس شہر (مکہ) کی بحالیکہ آپ اس میں مقیم ہیں۔ اور جننے والی کی اور اس کی جس کو اس نے جنا کہ ہم نے آدمی کو تکلیف میں پیدا کیا ہے (جس میں احکام شرعیہ کی پابندی بھی داخل ہے اور اس کے لئے جزا و سزا ضروری ہے اور جزا و سزا کے لئے اس کو دوبارہ پیدا کرنا ضروری ہے۔ پس اسے بعث کا انکار نہ کرنا چاہئے)۔

خدا کو سب کچھ معلوم ہے

کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اس پر کوئی قابو نہ پائے گا (اور وہ جزا و سزا سے بچ جائے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا اور یہ اس کی غلطی ہے نیز) وہ (فخریہ) کہتا ہے کہ میں نے بہت سا مال خرچ کیا ہے تو کیا وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے اسے دیکھا نہیں (کہ وہ مال کاہے میں خرچ کیا ہے) کیا ہم نے اس کے لئے دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے (جن سے وہ دیکھتا اور باتیں کرتا ہے۔ ضرور بنائے پس جب کہ ہم نے اسے بینائی اور گویائی دی تو ہم اس کی حالت کیوں نہیں دیکھتے۔ اور اس کی یہ فخریہ گفتگو کیوں نہیں سنتے۔ ہم ضرور دیکھتے اور سنتے ہیں۔ اس لئے ہم اس کو اس کی سزا دیں گے) اور ہم نے اسے دونوں رستے بتا دیئے تھے (نیکی کا بھی اور بدی کا بھی۔ سو (نہ وہ نیکی کے رستہ پر چلا اور)

نہ وہ گھاٹی میں گھسا۔ اور تو کیا جانے کہ وہ گھاٹی کیا ہے (جو ہماری مراد ہے)۔

گھاٹی کی مراد

وہ گھاٹی۔ گردن چھڑانا (یعنی لونڈی غلام آزاد کرنا۔ یا اس کی آزادی میں مدد دینا۔ یا قرضدار کو قرضہ سے سبکدوش کرنا۔ یا اس کو اس میں مدد دینا) یا بھوک کے دن میں قرابت دار یتیم کو۔ یا خاک میں ملے مسکین کو کھانا کھلانا ہے (سو جس شخص نے یہ کام کیئے) پھر وہ ان لوگوں میں سے بھی تھا جو کہ ایمان لائے اور آپس میں صبر کی ہدایت بھی کی اور رحم کی ہدایت بھی کی تو یہ لوگ داہنے والے ہیں اور (برخلاف ان کے) جنہوں نے ہماری باتوں کو نہیں مانا وہ بائیں والے ہیں ان پر وہ آگ مسلط ہوگی جو کہ بند ہوگی (اور بند ہونے کی وجہ سے اس کی گرمی تیز ہوگی)۔

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۙ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۙ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۙ۝ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۙ۝ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۙ۝ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۙ۝ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۙ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۙ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۙ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَآ ۙ۝ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰهَا ۙ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰهَا ۙ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝

ترجمہ: سورۂ شمس مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں پندرہ آیتیں ہیں۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی اور چاند کی جب سورج (کے غروب) سے پیچھے آوے اور (قسم ہے) دن کی جب وہ اس (سورج) کو خوب روشن کرے اور (قسم ہے) رات کی جب وہ سورج کو چھپائے (یعنی خوب رات ہو جائے اور یہ بھی اسناد مجازی ہے) اور (قسم ہے) آسمان کی اور اس (ذات) کی جس نے اس کو بنایا اور زمین کی اور اس (ذات) کی جس نے اس کو بچھایا اور (قسم ہے) انسان کی جان کی اور اس (ذات) کی جس نے اس کو درست بنایا پھر اس کی بدکالی اور پرہیزگاری (دونوں باتوں کا) اس کو القا کیا یقیناً وہ مراد کو پہنچا جس نے اس (جان) کو پاک کر لیا اور نامراد ہوا جس نے اس کو (فجور میں) دبا دیا قوم ثمود نے اپنی شرارت کے سبب (صالح علیہ السلام کی) تکذیب کی (اور یہ اس زمانہ کا قصہ ہے) جبکہ اس قوم میں جو سب سے زیادہ بدبخت تھا وہ اونٹنی کے قتل کرنے کیلئے) اٹھ کھڑا ہوا تو ان لوگوں سے اللہ کے پیغمبر (صالح علیہ السلام) نے فرمایا کہ اللہ کی اس اونٹنی اور اس کے پانی پینے سے خبردار رہنا سو انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا پھر اس اونٹنی کو مار ڈالا تو ان کے پروردگار نے ان کے گناہ کے سبب ان پر ہلاکت نازل فرمائی پھر اس (ہلاکت) کو تمام قوم کے لئے عام فرمایا۔

اور اللہ تعالیٰ کو اس ہلاکت کے اخیر میں کسی خرابی (کے نکلنے) کا (کسی سے) اندیشہ نہیں ہوا۔

تزکیہ قلب میں کامیابی ہے

تفسیر: قسم ہے آفتاب کی اور اس کے دھوپ چڑھنے کی۔ اور چاند کی جب کہ وہ اس کے پیچھے آئے۔ اور دن کی جب کہ وہ اس (آفتاب کو روشن کرے۔ اور رات کی جب کہ وہ اس کو چھپالے۔ اور آسمان کی اور اس کے بنانے کی۔ اور زمین کی اور اس کے پھیلانے کی اور جی کی۔ اور اس کو ہموار (اور مکمل) کرنے کی۔ پھر اس کو اس کی بدی اور نیکی سمجھانے کی کہ جس نے اس (نفس) کو پاک کیا۔ وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے اسے (معاصی میں) دھنسا دیا۔ وہ ناکام رہا۔

ثمود نے خلاف ورزی کی تو عذاب آیا

چنانچہ ثمود نے اپنی شرارت سے (اپنے رسول صالحؑ کی) تکذیب کی جبکہ ان میں کا ایک بدبخت (ان کی رائے سے خدا کی اونٹنی کی کونچیں کاٹنے اٹھا۔ اس پر خدا کے رسول (صالح علیہ السلام) نے ان سے کہا کہ خدا کی اونٹنی اور اس کے پینے کی باری کو ان کے حال پر چھوڑ دو (اور ان سے تعرض نہ کرو) پس قوم ثمود نے ان کی تکذیب کی (اور کہا کہ یہ خدا کی اونٹنی ہی نہیں اور نہ اس کے لئے خدا کی طرف سے کوئی باری مقرر ہے) پس انہوں نے اس کی کوچیں کاٹ دیں اس پر ان کے رب ان کو ان کے گناہ کے سبب پیس دیا۔ اور پورے طور سے پیس دیا۔ اور اسے اس کے نتیجہ کا کچھ بھی اندیشہ نہیں (جیسا کہ سلاطینِ دنیا کو بعض اوقات ہوتا ہے)۔

سُوۡرَةُ الَّيۡلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحۡدٰى وَّعِشۡرُوۡنَ اٰيَةً بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰىۙ ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰىۙ ﴿۲﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالۡاُنۡثٰٓىۙ ﴿۳﴾ اِنَّ سَعۡيَكُمۡ لَشَتّٰىؕ ﴿۴﴾ فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰى وَاتَّقٰىۙ ﴿۵﴾ وَصَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰىۙ ﴿۶﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلۡيُسۡرٰىؕ ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنۡۢ بَخِلَ وَاسۡتَغۡنٰىۙ ﴿۸﴾ وَكَذَّبَ بِالۡحُسۡنٰىۙ ﴿۹﴾ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلۡعُسۡرٰىؕ ﴿۱۰﴾ وَمَا يُغۡنِىۡ عَنۡهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰىؕ ﴿۱۱﴾ اِنَّ عَلَيۡنَا لَلۡهُدٰىۖ ﴿۱۲﴾ وَاِنَّ لَنَا لَلۡاٰخِرَةَ وَالۡاُوۡلٰى ﴿۱۳﴾ فَاَنۡذَرۡتُكُمۡ نَارًا تَلَظّٰىۚ ﴿۱۴﴾ لَا يَصۡلٰٮهَاۤ اِلَّا الۡاَشۡقَىۙ ﴿۱۵﴾ الَّذِىۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰىؕ ﴿۱۶﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا الۡاَتۡقَىۙ ﴿۱۷﴾ الَّذِىۡ يُؤۡتِىۡ مَالَهٗ يَتَزَكّٰىۚ ﴿۱۸﴾ وَمَا لِاَحَدٍ عِنۡدَهٗ مِنۡ نِّعۡمَةٍ تُجۡزٰٓىۙ ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِ الۡاَعۡلٰىۚ ﴿۲۰﴾ وَلَسَوۡفَ يَرۡضٰى ﴿۲۱﴾

ترجمہ: سورۃ لیل مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں اکیس آیتیں ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ قسم ہے رات کی جب وہ (آفتاب کو اور دن کو) چھپالے اور (قسم ہے) دن کی جبکہ وہ روشن ہو جائے اور (قسم ہے) اس (ذات) کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا کہ بیشک

تمہاری کوشش (یعنی اعمال) مختلف ہیں سو جس نے اللہ کی راہ میں (مال) دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات (یعنی ملت اسلام) کو سچا سمجھا تو ہم اس کو راحت کی چیز کے لئے سامان دے دیں گے اور جس نے (حقوق واجبہ سے) بخل کیا اور (بجائے خدا سے ڈرنے کے خدا سے) بے پروائی اختیار کی اور اچھی بات (یعنی اسلام) کو جھٹلایا تو ہم اس کو تکلیف کی چیز کے لئے سامان دیدیں گے اور اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آوے گا جب وہ برباد ہونے لگے گا (بربادی سے مراد جہنم میں جانا ہے) واقعی ہمارے ذمہ راہ کا بتلا دینا ہے اور (جیسی کوئی شخص راہ اختیار کرے گا ویسا ہی ثمرہ اس کو دینگے کیونکہ) ہمارے قبضہ میں ہے آخرت اور دنیا (آگے بطور توضیح کے ارشاد ہے کہ) تو میں تم کو ایک بھڑکتی ہوئی آگ سے ڈرا چکا ہوں اس میں (ہمیشہ کے لئے) وہی بد بخت داخل ہوگا جس نے (دین حق کو) جھٹلایا اور (اس سے) روگردانی کی اور (اس سے) ایسا شخص دور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیز گار ہے اور جو اپنا مال (محض) اس غرض سے دیتا ہے کہ (گناہوں سے) پاک ہو جائے اور بجز اپنے عالیشان پروردگار کی رضا جوئی کے کہ (یہی اس کا مقصود ہے) اس کے ذمہ کسی کا احسان نہ تھا کہ (اس دینے سے) اس کا بدلہ اتارنا (مقصود) ہو اور یہ شخص عنقریب خوش ہو جاوے گا (یعنی آخرت میں ایسی ایسی نعمتیں ملیں گی)

نیک اور بد کام کے اثرات اور جزا و سزا

تفسیر: قسم ہے رات کی جبکہ وہ چھا جائے اور دن کی جب کہ وہ روشن ہو۔ اور اس (خدا) کے نر و مادہ کو پیدا کرنے کی کہ تمہاری کوشش مختلف ہے (اور اس کے نتائج بھی مختلف ہیں) پس جس نے (خدا کی راہ میں) دیا اور (برے کاموں سے) بچا۔ اور اچھی بات کی تصدیق کی تو اسے ہم نیک کاموں کے لئے آسان کر دیں گے اور جس نے بخل کیا اور (خدا کے معاوضہ سے) مستغنی ہوا اور اچھی بات کو جھٹلایا۔ تو اسے ہم برے کاموں کے لئے آسان کر دیں گے۔ اور اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آئے گا۔ جب کہ وہ ہلاک ہوگا۔ ہمارے ذمہ بتلا دینا ہے (اور ماننا نہ ماننا تمہارا کام ہے) اور (یہ واضح ہو کہ) آخرت اور دنیا دونوں ہمارے ہی ہیں (اور اس لئے ہم آخرت میں بھی سزا دے سکتے ہیں اور دنیا میں بھی) سو میں نے تمہیں اس آگ سے مطلع کر دیا ہے جو کہ شعلہ زن ہے اس میں وہی بد بخت جلے گا جس نے تکذیب کی اور روگردانی کی۔ اور اس سے وہ پرہیز گار بچے گا جو کہ اپنا مال ایسی حالت میں دیتا ہے کہ اسے پاک ہونا منظور ہوتا ہے۔ اور کسی کا اس پر احسان نہیں ہوتا۔ جس کا اسے بدلہ دیا جاتا ہو۔ بجز اپنے پروردگار کے رخ کے طلب کے (اس کا کوئی مقصود نہیں) اور (جب اس کا مقصود یہ ہے تو) وہ بھی ضرور اس سے راضی ہو جائے گا۔

سُوْرَۃُ الضُّحٰی مَکِّیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِیَ اِحْدٰی عَشْرَۃَ اٰیَۃً

وَالضُّحٰى ۙ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۭ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۭ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۭ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۠ وَوَجَدَكَ ضَاۗلًّا فَهَدٰى ۠ وَوَجَدَكَ عَاۗىِٕلًا فَاَغْنٰى ۭ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۭ وَاَمَّا السَّاۗىِٕلَ

فَلَا تَنۡهَرۡ ﴿١٠﴾ وَ اَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ﴿١١﴾

ترجمہ: سورۂ ضحیٰ مکہ میں نازل ہوئی اوراس میں گیارہ آیتیں ہیں۔شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ قسم ہے دن کی روشنی کی اور رات کی جبکہ وہ قرار پکڑے (آگے جواب قسم ہے) کہ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا اور نہ آپ سے) دشمنی کی اور آخرت آپ کے لئے دنیا سے بدرجہا بہتر ہے (پس وہاں آپ کو اس سے زیادہ نعمتیں ملیں گی) اور عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو (آخرت میں بکثرت نعمتیں) دے گا سو آپ خوش ہو جاویں گے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یتیم نہیں پایا پھر (آپ کو) ٹھکانا دیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو (شریعت سے) بے خبر پایا سو (آپ کو شریعت کا رستہ) بتلا دیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو نادار پایا سو مالدار بنا دیا تو آپ (اس کے شکریہ میں) یتیم پر سختی نہ کیجئے اور سائل کو مت جھڑ کیے (یہ تو شکر فعلی ہے) اور اپنے رب کے انعامات (مذکورہ) کا تذکرہ کرتے رہا کیجئے (یعنی زبان سے قولی شکر بھی کیجئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر انعامات خداوندی اور کافروں کی تردید

تفسیر: قسم ہے دن چڑھے کی اور رات کی جب کہ وہ ٹھہر جائے کہ نہ تیرے رب نے تجھے رخصت کیا اور نہ تجھ سے بیزار ہوا (اور وحی کی تاخیر سے کفار کا ایسا نتیجہ نکالنا بالکل غلط ہے) اور (گو ایسی باتوں سے آپ کو تکلیف ہوتی ہے۔مگر آپ آخرت کے خیال سے ان کو برداشت کیجئے اور) آخرت آپ کے لئے دنیا سے بہتر ہے (اس لئے دنیاوی آرام کے مقابلہ میں آخرت کے آرام کو ترجیح دیجئے) اور (آخرت میں) آپ کا رب آپ کو (بہت کچھ) دے گا جس پر آپ خوش ہو جائیں گے۔کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا (ضرور پایا) پس اس نے آپ کو (دادا کی پرورش میں اس کے بعد چچا کی پرورش میں) جگہ دی۔اور آپ کو (صراط مستقیم سے) ناواقف پایا تو (آپ کو) اس نے رستہ بتلایا۔اور آپ کو محتاج پایا تو (خدیجہ کے مال سے) غنی کر دیا۔(یہ انعامات وہ ہیں جو اس نے دنیا میں آپ پر کئے ہیں۔بس اس سے سمجھ لیجئے کہ وہ آخرت میں آپ کے ساتھ کیا کچھ سلوک کرے گا) پس (جب کہ آپ بھی ایک وقت میں یتیم اور محتاج تھے تو آپ اپنی حالت کو نہ بھولئے اور) یتیم کو دبائیے نہیں۔اور سائل (محتاج) کو ڈانٹئے نہیں۔اور اپنے رب کے انعام کو بیان کیجئے۔

سُوۡرَةُ الۡاِنۡشِرَاحِ مَکِّیَّةٌ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَهِیَ ثَمَانِیۡ اٰیَاتٍ

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ ﴿١﴾ وَ وَضَعۡنَا عَنۡكَ وِزۡرَكَ ﴿٢﴾ الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَهۡرَكَ ﴿٣﴾ وَ رَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ﴿٤﴾ فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ﴿٥﴾ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا ﴿٦﴾ فَاِذَا فَرَغۡتَ فَانۡصَبۡ ﴿٧﴾ وَ اِلٰی رَبِّكَ فَارۡغَبۡ ﴿٨﴾

ترجمہ: سورۂ الم نشرح مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (علم وحلم سے) کشادہ نہیں کر دیا اور ہم نے آپ پر سے آپ کا وہ بوجھ اتار دیا جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی اور ہم نے آپ کی

خاطر آپ کا آوازہ بلند کیا سو بے شک موجودہ مشکلات کے ساتھ آسانی (ہونے والی ہے بیشک موجودہ مشکلات کے ساتھ آسانی (ہونے والی) ہے تو آپ جب (تبلیغ احکام سے) فارغ ہو جایا کریں تو (دوسری عبادت) متعلقہ بذات خاص میں) محنت کیا کیجئے اور (جو کچھ مانگنا ہو اس میں) (اپنے رب ہی کی طرف توجہ رکھیے

انعاماتِ خداوندی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کے شکریہ کی ضرورت

تفسیر: کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ نہیں کھولا (ضرور کھولا اور بوجہ صحیح رستہ کے نہ معلوم ہونے کے جو تنگی آپ کو لاحق تھی اس کو آپ کو راستہ بتلا کر دفع کر دیا) اور آپ پر سے آپ کا وہ بوجھ جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی (یعنی یہ کہ میں خدا تک کیسے پہنچوں۔ اور اس کی خوشنودی کس طرح حاصل کروں) دور کر دیا۔ اور آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کیا (کہ اب لوگ آپ کا نام وقعت اور عزت کے ساتھ لیتے اور آپ کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں) پس (آپ ان عارضی تکالیف سے بددل نہ ہو جایئے کیونکہ) ہر سختی کے ساتھ آسانی ہے ضرور ہر سختی کے ساتھ آسانی ہے۔ لہٰذا (آپ اس عارضی سختی کو خاطر میں نہ لایئے اور اپنے کام میں لگے رہیے پھر) جب کہ آپ کو مشاغل ضروریہ سے فراغت ہو جایا کرے تو آپ (عبادت میں) مشقت اٹھایا کیجئے۔ اور اپنے رب کی طرف راغب رہیے۔

سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ
وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝١ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝٢ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝٣ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ
اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝٤ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝٥ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝٦ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝٧ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝٨

ترجمہ: سورۂ تین مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں قسم ہے انجیر (کے درخت) کی اور زیتون (کے درخت) کی اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر (یعنی مکہ معظمہ کی) کہ ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچے میں ڈھالا ہے پھر (ان میں جو بوڑھا ہو جاتا ہے) ہم اس کو پستی کی حالت والوں سے بھی پست تر کر دیتے ہیں لیکن جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو ان کے لئے اس قدر ثواب ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگا پھر کون چیز تجھ کو قیامت کے بارے میں منکر بنا رہی ہے کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے

پیدائش و موت اور عملِ نیک کا بدلہ

تفسیر: قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینین کی اور اس پر امن شہر (مکہ) کی کہ ہم نے انسان کو اول نہایت موزوں پیدا کیا پھر اسے (اس کی گمراہی کے سبب) سب سے نیچے کے درجے میں پہنچا دیا (اور حیوانات اور جمادات سے بدتر بنا دیا) بجز ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے (کہ یہ لوگ ہنوز احسن تقویم میں ہیں) سو ان کو ایسا معاوضہ ملے گا جو کبھی منقطع نہ ہوگا۔ پس (جب کہ واقعہ

یہ ہے کہ آدمی کو ہم نے پیدا کیا اور وہ دو قسم کے ہیں کچھ گمراہ اور کچھ مہتدی تو) اس کے بعد کیا چیز تجھ سے سزا و جزا کو جھٹلواتی ہے (اور تو کس سبب سے اسے جھٹلاتا ہے۔ کسی سبب سے بھی نہیں۔ تو پھر تو خواہ مخواہ اسے کیوں جھٹلاتا ہے) کیا خدا سب فیصلہ کرنے والوں سے بڑھ کر فیصلہ کرنے والا نہیں ہے (ہے اور ضرور ہے۔ تو پھر تیرا جھٹلانا سراسر بے معنی ہے۔ خلاصہ یہ کہ جزا و سزا کے لئے ایک مقتضی ہے اور ایک مانع۔ مقتضی لوگوں کا مختلف العمل یعنی بعض کا کافر اور بعض کا مؤمن ہونا اور خدا کا احکم الحاکمین ہونا ہے۔ اور مانع خدا کا قادر نہ ہونا ہے۔ سو یہاں مقتضی موجود ہے جس کی طرف ثم رددناه اسفل سفلین الخ اور الیس الله باحکم الحکمین. میں اشارہ ہے۔ اور مانع مرتفع جس کی طرف لقد خلقنا الانسان الخ میں اشارہ ہے۔ پس جب کہ مقتضی موجود ہے اور مانع مرتفع۔ تو اس کا جھٹلانا سراسر ہٹ دھرمی ہے۔

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً
اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝۱ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝۲ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝۳
الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝۴ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝۵ كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰۤى ۝۶ اَنْ
رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝۷ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝۸ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۝۹ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝۱۰
اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ۝۱۱ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝۱۲ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝۱۳
اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝۱۴ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًاۢ بِالنَّاصِيَةِ ۝۱۵ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ
خَاطِئَةٍ ۝۱۶ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝۱۷ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝۱۸ كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝۱۹ السجدة

ترجمہ: سورۂ علق[1] مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں انیس آیتیں ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے جو قرآن نازل ہوا کرے گا) اپنے رب کا نام لے کر پڑھا کیجئے (یعنی جب پڑھے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر پڑھا کیجئے) جس نے مخلوقات کو پیدا کیا جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا قرآن پڑھا کیجئے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے (جو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے) جس نے (لکھے پڑھوں کو) علم سے تعلیم دی اور عموماً) انسان کو (دوسرے ذرائع سے ان چیزوں کی تعلیم دی جن کو وہ نہ جانتا تھا سچ مچ بیشک (کافر) آدمی حد (آدمیت) سے نکل جاتا ہے اس وجہ سے کہ اپنے آپ کو (ابناء جنس سے) مستغنی دیکھتا ہے اے مخاطب (عام) تیرے رب ہی کی طرف سب کو لوٹنا ہوگا اے مخاطب (عام) بھلا اس شخص کا حال تو بتلا جو (ہمارے) ایک (خاص) بندہ کو منع کرتا ہے جب وہ (بندہ) نماز پڑھتا ہے (اور اے مخاطب) بھلا یہ تو بتلا کہ اگر وہ بندہ ہدایت پر ہو (جو کہ کمال لازمی ہے) یا وہ (دوسروں کو بھی) تقویٰ کی تعلیم دیتا ہو اے مخاطب بھلا یہ تو بتلا کہ اگر وہ شخص (ناحق دین کو) جھٹلاتا ہو اور (حق سے) روگردانی کرتا ہو کیا اس شخص کو یہ خبر نہیں

[1] یہ مقصود اقراء کا شان نزول پر چسپاں نہیں کیونکہ یہ ثابت ہے کہ یہ سب سے اول وحی ہے اس وقت تو محض تعلیم اقراء ہی مقصود تھی نہ کہ تبلیغ ۱۲

کہ اللہ تعالیٰ (اس کے طغیان وغیرہ کو) دیکھ رہا ہے ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہئے اور) اگر یہ شخص باز نہ آوے گا تو ہم اس کو پلٹے پکڑ کر جو کہ دروغ اور خطا میں آلودہ پلٹے ہیں (جہنم کی طرف) گھسیٹیں گے سو یہ اپنے ہم جلسہ لوگوں کو بلالے (اگر اس نے ایسا کیا تو) ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو بلالیں گے (آگے پھر سرزنش ہے کہ اس کو) ہرگز (ایسا) نہیں (کرنا چاہئے مگر) آپ اس کا کہنا نہ مانیے اور بدستور نماز پڑھتے رہیے اور خدا کا قرب حاصل کرتے رہیے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھنے کا حکم

تفسیر: (اے رسول) آپ پڑھئے یعنی اپنے اس پروردگار کا نام لے کر پڑھئے جس نے پیدا کیا یعنی آدمی کو خون بستہ سے پیدا کیا اور آپ کا بہت بڑا کریم پروردگار (جس کا نام لے کر پڑھنے کا آپ کو حکم دیا گیا ہے) وہ ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے لوگوں کو تعلیم دی یعنی آدمی کو (اس کے ذریعہ سے) وہ باتیں سکھلائیں جن کو وہ نہ جانتا تھا۔

مخالفِ اسلام: (اور یہ کافر ابو جہل جو آپ کو نماز پڑھنے اور اس میں قرآن پڑھنے سے روکتا ہے۔ بہت برا کرتا ہے اسے ایسا) ہرگز نہیں (کرنا چاہئے) حقیقت یہ ہے کہ آدمی اس وجہ سے کہ وہ اپنے کو (اپنی غلطی سے خدا سے) مستغنی سمجھ جاتا ہے حد سے بڑھ جاتا ہے (لیکن یہ اس کی غلطی ہے۔ وہ اس سے مستغنی نہیں ہے بلکہ اسے خدا کی طرف واپس جانا ہے کیونکہ) آپ کے رب ہی کی طرف (سب کی) واپسی ہوگی (اے مخاطب) تو نے اسے بھی نہیں دیکھا جو ایک بندے کو روکتا ہے جب کہ وہ نماز پڑھتا ہے (کہ وہ کیسی ناشائستہ حرکت کرتا ہے) بھلا دیکھ تو اگر وہ (بجائے نماز کے روکنے کے) ہدایت پر ہو یا تقوے کا حکم کرے (تو کچھ برا نہیں۔ ہرگز نہیں نیز تو دیکھ تو سہی اگر وہ جھٹلائے اور (اطاعت سے) روگردانی کرے (تو کیا اس کا نتیجہ اس کے حق میں اچھا ہے۔ ہرگز نہیں)

اللہ ہر چیز کو دیکھتا ہے اور پھر بدلہ دے گا

کیا وہ نہیں جانتا کہ خدا (ہر چیز کو) دیکھتا ہے (اور اس لئے وہ اس کی تکذیب اور روگردانی وغیرہ کو بھی دیکھتا ہے جس کی وہ اسے سزا دے گا۔ اسے ایسا) ہرگز نہیں (چاہئے لیکن) اگر وہ باز نہ آئے گا تو ہم اس کی پیشانی کے بال یعنی جھوٹے اور گنہگار بال پکڑ کر گھسیٹیں گے اور وہ اپنی مجلس کو (اپنی مدد کے لئے) بلالے (جس کی قوت پر اسے ناز ہے) ہم اپنے سپاہی بلائیں گے (جو کہ اسے گھسیٹیں گے۔ پس یا اسے باز آجانا چاہئے۔ یا اسے ہوشیار ہو جانا چاہئے۔ دیکھنا اے رسول) خبردار آپ اس کا کہنا نہ مانئے اور برابر سجدہ کرتے رہئے (یعنی نماز پڑھتے رہئے) اور (اس طرح ہم سے) برابر نزدیک ہوتے رہئے۔

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ
اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿۲﴾ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿۳﴾
تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾

ترجمہ: سورۂ قدر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں پانچ آیتیں ہیں۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان

نہایت رحم والے ہیں۔ بیشک ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے اور (شوق بڑھانے کے لئے فرماتے ہیں کہ) آپ کو کچھ معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے (آگے جواب ہے) کہ شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے (اور وہ شب قدر ایسی ہے کہ) اس رات میں فرشتے اور روح القدس (یعنی جبرئیل علیہ السلام) اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لے کر (زمین کی طرف) اترتے ہیں (اور وہ شب) سراپا سلام ہے وہ شب (اسی صفت و برکت کے ساتھ) طلوع فجر تک رہتی ہے

شانِ نزول: **تفسیر** :انا انزلنه الخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ایک قصہ بیان فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا کہ تمام رات اللہ کی عبادت کرتا اور تمام ہتھیار باندھ دشمنانِ خدا سے لڑتا تھا اور مسلح جہاد کرتا تھا ہزار مہینے تک اسی ریاض میں مشغول رہا۔ صحابہ نے افسوس کے طور پر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہماری عمریں نہایت ہی کم ہوتی ہیں کوتاہی عمر پر اس بندہ جیسی عبادت کیونکر ہو سکتی ہے اللہ پاک نے یہ سورت نازل فرمائی کہ ایک شب قدر کی عبادت اس ہزار مہینے کی ریاضت سے بہتر و افضل ہے۔

نزولِ قرآن: ہم نے اس (قران) کو شب قدر میں اتارا ہے اور تجھے کیا معلوم کیا چیز ہے شب قدر (اسے ہم جانتے ہیں۔ اچھا سنو! وہ ایک نہایت مکرم اور باعظمت رات ہے چنانچہ) شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے نیز اس میں فرشتے اور روح اپنے پروردگار کے حکم سے ہر (اس) کام کے سبب سے (جو اس میں انجام دینا تجویز پاتا ہے) برابر اترتے رہتے ہیں۔ نیز وہ رات طلوع فجر تک سراسر سلامتی (اور خیر و برکت) ہوتی ہے۔

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانِ اٰيَاتٍ

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝

ترجمہ: سورۂ بینہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ جو لوگ اہل کتاب اور مشرکوں میں سے (قبل بعثت نبویہ) کافر تھے وہ (اپنے کفر سے ہرگز) باز آنے والے نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس واضح دلیل نہ آتی (یعنی) ایک اللہ کا رسول جو (ان کو) پاک صحیفے پڑھ کر

سناوے جن میں درست مضامین لکھے ہوئے ہوں اور جو لوگ اہل کتاب تھے (اور غیر اہل کتاب تو بدرجہ اولیٰ) وہ اس واضح دلیل کے آنے ہی کے بعد (دین میں) مختلف ہو گئے حالانکہ ان لوگوں کو (کتب سابقہ میں) یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی اس طرح عبادت کریں کہ عبادت اسی کے لئے خالص رکھیں (ادیان باطلہ شرکیہ سے) یکسو ہو کر اور نماز کی پابندی رکھیں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی طریقہ ہے ان درست مضامین (مذکورہ) کا (بتلایا ہوا) بیشک جو لوگ اہل کتاب اور مشرکین میں سے کافر ہوئے وہ آتش دوزخ میں جاویں گے جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) یہ لوگ بدترین خلائق ہیں بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے وہ لوگ بہترین خلائق ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے نزدیک ہمیشہ رہنے کی بہشتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) اللہ تعالیٰ ان سے خوش رہے گا اور وہ اللہ سے خوش رہیں گے اور (جنت اور رضا) اس شخص کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

شانِ نزول: لم یکن الذین الخ پہلے تمام یہود و نصارائے عرب اس بات پر متفق تھے کہ ضرور نبی آخر الزماں پر ایمان لائیں گے جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول اجلال فرمایا تو سوائے چھ حضرات کے اور کوئی ایمان نہ لایا اور اپنے قول کا بھی پاس ملحوظ نہ رکھا ان کا حال بیان کرنے کو یہ سورت نازل ہوئی ۱۲

بعثت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی ضرورت

تفسیر: کافر لوگ یعنی اہل کتاب اور مشرکین اس وقت تک (اپنے کفر سے) جدا ہونے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس (خدا کی) کھلی حجت یعنی خدا کی جانب سے ایک فرستادہ نہ آئے جو وہ پاک صحیفے پڑھتا ہو۔ جن میں صحیح مضامین کھلے ہوئے ہوں (اس لئے ان کے پاس رسول بھیجنے کی ضرورت ہوئی اور اس کی بنا پر ان کے پاس رسول بھیجا گیا۔ جس کو انہوں نے نہیں مانا۔ سو مشرکین نے تو جہالت سے انکار کیا)

اہلِ کتاب کی شرارت

اور جن کو کتاب دی گئی تھی وہ (حق سے) جدا نہیں ہوئے (اور حق کو انہوں نے نہیں چھوڑا) مگر بعد اس کے کہ ان کے پاس حجت آ چکی تھی۔ (کیونکہ ان کو پیشتر سے بتلا دیا گیا تھا کہ تمہارے پاس ایک ایسا رسول آنے والا ہے جس کی تم کو اطاعت کرنی ہوگی اور اس میں انہوں نے سراسر شیطان پرستی اور ہوا پرستی سے کام لیا) حالانکہ ان کو صرف یہ حکم کیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی ایسی حالت میں پرستش کریں کہ وہ اس کے لئے اطاعت کو خالص کئے ہوئے (اور ہر معبود باطل سے) پھرے ہوئے ہوں اور وہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور یہ ہی دین ہے تمام صحیح کتابوں کا (پس ان کا ایسا کرنا بہ نسبت مشرکین کے زیادہ قابلِ شکایت ہے)

کافر و مشرک اور مؤمن و مسلم

خیر جن لوگوں نے اہل کتاب اور مشرکین میں سے (اس کے ماننے سے) انکار کیا۔ یہ لوگ دوزخ کی آگ میں یوں ہوں گے کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ نیز یہ لوگ بدترین خلق اللہ ہیں۔ برخلاف اس کے جو لوگ ایمان لے آئے۔ اور اچھے کام کئے وہ لوگ بہترین خلق اللہ ہیں ان کا معاوضہ ان کے پروردگار کے یہاں۔ وہ اقامت کے باغ ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی کیوں کہ وہ ان میں

ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ نیز ان سے خدا خوش ہے۔ اور وہ خدا سے خوش ہیں۔ الغرض یہ (جزا) اس شخص کی ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرے (پس لوگوں کو چاہئے کہ وہ ایسا کریں)

سُورَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانِ اٰيَاتٍ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿١﴾ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ﴿٢﴾ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ﴿٣﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ﴿٤﴾ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ﴿٥﴾ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ﴿٦﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﴿٧﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿٨﴾

ترجمہ: سورہ زلزال مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ جب زمین اپنی سخت جنبش سے ہلا دی جائے گی اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی اور (اس حالت کو دیکھ کر کافر) آدمی کہے گا کہ اس کو کیا ہوا اس روز زمین اپنی سب (اچھی بری) خبریں بیان کرنے لگے گی اس سبب سے کہ آپ کے رب کا اس کو یہی حکم ہوگا اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہو کر (موقف حساب سے) واپس ہوں گے تاکہ اپنے اعمال (کے ثمرات) کو دیکھ لیں سو جو شخص (دنیا میں ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ (وہاں) اس کو دیکھ لے گا اور جو شخص ذرہ برابر بدی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا۔

شانِ نزول:

اذا زلزلت الخ دو شخص تھے ان میں ایک شخص اگر کسی فقیر کو ایک لقمہ دیتا تو کہا کرتا تھا کہ ذرا سی نیکی پر کیا اجر ملے گا؟ اور دوسرا گناہِ صغیرہ کو خیال میں نہ لاتا تھا۔ اللہ پاک نے یہ سورت نازل فرمائی کہ نیکی بدی دونوں کا رتی رتی حساب ہو کر ہر ایک کی جزا و سزا ملتی ہے ۱۲

واقعاتِ قیامت

تفسیر: جب کہ زمین اپنے خاص زلزلہ سے ہلائی جائے گی۔ اور زمین اپنے بوجھ نکال دے گی (جو کہ اس میں مدفون ہیں۔ جیسے خزانے وغیرہ) اور آدمی کہے گا کہ اسے کیا ہوا (کہ وہ یوں ہلتی ہے) تو اس روز وہ اپنے حالات[1] بیان کرے گی۔ اس وجہ سے کہ اس کے رب نے اس کو (ایسا کرنے کی) وحی کی ہوگی۔ نیز اس روز لوگ پراگندہ ہونے کی حالت میں (تبوں سے جہاں وہ ایک وقت میں آئے تھے۔ میدانِ قیامت کی طرف) اس غرض سے جائیں گے کہ ان کو ان کے اعمال دکھائے جائیں۔ پس جو ذرہ برابر بھلائی کرے گا۔ وہ اسے بھی دیکھ لیں گے اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے بھی دیکھ لے گا (پس لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس دن سے ڈریں اور اس کے لئے اچھے کام کریں۔ اور برائیوں سے اجتناب کریں)۔

---

[1] حالات بیان کرنے سے مراد ممکن ہے کہ حقیقی تکلم مراد ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ بزبانِ حال گویائی مراد ● یعنی اپنے اندر کی چیزوں کا باہر نکلنا ۱۲

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ﴿۲﴾ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ﴿۳﴾ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ﴿۴﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ﴿۷﴾ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ؕ﴿۸﴾ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ۙ﴿۹﴾ وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ۙ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾

ترجمہ: سورۂ عٰدیٰت مکہ میں نازل ہوئی شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں اور اس میں گیارہ آیتیں ہیں قسم ہے ان گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں پھر (پتھر پر) ٹاپ مار کر آگ جھاڑتے ہیں پھر صبح کے وقت تاخت وتاراج کرتے ہیں پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں پھر اس وقت (دشمنوں کی) جماعت میں جا گھستے ہیں بیشک (کافر) آدمی اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے اور اس کو خود بھی اس کی خبر ہے (کبھی اول وہلہ میں کبھی بعد تامل) اور وہ مال کی محبت میں بڑا مضبوط ہے کیا اس کو وہ وقت معلوم نہیں کہ جب زندہ کئے جاویں گے جتنے مردے قبروں میں ہیں اور آشکارا ہو جاوے گا جو کچھ دلوں میں ہے بیشک ان کا پروردگار ان کے حال سے اس روز پورا آگاہ ہے۔

بعض قباحتیں اور اس کی مذمت

تفسیر: قسم ہے ان کی جو خرانے لیتے ہوئے دوڑتے تھے پھر (سم زمین پر ٹاپ) مار کر آگ نکالتے پھر صبح کے وقت (دشمن پر) حملہ کرتے پھر اس میں غبار اڑاتے پھر اس میں (دشمن کی) جماعت کے بیچ میں پہنچ جاتے ہیں کہ انسان فی الحقیقت اپنے رب کی نہایت ناشکری کرنے والا ہے اور وہ اس پر مطلع ہے (اس لئے وہ اسے سزا دے گا) اور وہ مال کی سخت محبت کرنے والا ہے۔ پس کیا وہ نہیں جانتا کہ جب وہ (مردے) جو قبروں میں ہیں اٹھائے جائیں گے۔ اور جو باتیں ان کے دلوں میں ہیں ان (تک) کی تحقیق کی جائے گی تو اس روز ان کا پروردگار ان سے بخوبی واقف ہوگا (اور ان کو عقائد واعمال وجذبات وخیالات کے مطابق جزا وسزا دے گا۔ پس اس کو اس سے واقف ہونا چاہئے۔ اور اس کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً

اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ؕ﴿۳﴾ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ؕ﴿۹﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ

مَا هِيَهْ ﴿١٠﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿١١﴾

ترجمہ: سورۂ قارعہ مکہ میں نازل ہوئی شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں اور اس میں گیارہ آیتیں ہیں۔ وہ کھڑ کھڑانے والی چیز کیسی کچھ ہے وہ کھڑ کھڑانے والی چیز اور آپ کو معلوم ہے کیسی کچھ ہے وہ کھڑ کھڑانے والی چیز جس روز آدمی پریشان پروانوں کی طرح ہو جائیں گے اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے (وجہ تشبیہ متفرق ہو کر اڑ جانا ہے) پھر (وزن اعمال کے بعد) جس شخص کا پلہ (ایمان کا) بھاری ہوگا تو وہ خاطر خواہ آرام میں ہوگا (یعنی ناجی ہوگا) اور جس شخص کا پلہ (ایمان کا) ہلکا ہوگا (یعنی وہ کافر ہوگا) تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ (ہاویہ) کیا چیز ہے (وہ) ایک دہکتی ہوئی آگ ہے۔

قیامت میں بدلہ

تفسیر: (لوگوں کو) کھڑکانے والی (اور ان کو خواب عدم سے جگانی والی) کیا چیز ہے وہ کھڑکانے والی (نہایت عجیب چیز ہے) اور تو کیا جانے کیا چیز ہے وہ کھڑکانے والی (بس اسے ہم ہی جانتے ہیں) وہ وہ (ہولناک) دن ہے جس میں آدمی پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح (منتشر) ہوں گے۔ اور پہاڑ دھنی ہوئی اون کی مانند ہوں گے (اور حساب کتاب شروع ہوگا)۔

میزانِ اعمال: پس جس کے اوزان بھاری ہوں گے وہ تو پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔ اور جس کے اوزان ہلکے ہوں گے تو اس کی ماں (جو کہ اسے گود میں لے گی) ہاویہ ہوگی۔ اور تو کیا جانے کہ وہ کیا چیز ہے (بس اسے ہم ہی جانتے ہیں) وہ ایک تیز گرم آگ ہے (خدا بچائے۔ پس لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس دن سے ڈریں اور اس کی کوشش کریں کہ ان کے اعمال اس روز بھاری ہوں تاکہ وہ پسندیدہ زندگی میں رہیں اور ہاویہ سے محفوظ ہوں)۔

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَمَانُ آيَاتٍ

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿١﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿٢﴾ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ﴿٥﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ﴿٦﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ﴿٧﴾ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿٨﴾

ترجمہ: سورۂ تکاثر مکہ میں نازل ہوئی شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں۔ (دنیاوی ساز و سامان پر) فخر کرنا (جو کہ علامت ہے محبت وطلب کی) تم کو (آخرت سے) غافل کئے رکھتا ہے یہاں تک کہ تم قبرستانوں میں پہنچ جانے والے ہرگز نہیں تم کو بہت جلد (قبر میں جاتے ہی یعنی مرتے ہی) معلوم ہو جاوے گا پھر (دوبارہ تم کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ) ہرگز (تمہاری یہ حالت ٹھیک) نہیں بہت جلد معلوم ہو جاویگا ہرگز نہیں (اور) اگر تم یقینی طور پر (دلائل صحیحہ سے اس بات کو) جان لیتے واللہ تم لوگ ضرور دوزخ کو دیکھو گے پھر (مکرر تاکید کے لئے کہا جاتا ہے کہ) واللہ تم لوگ اس کو ایسا دیکھنا دیکھو گے جو کہ خود یقین ہے پھر (اور بات سنو کہ) اس روز تم سب سے نعمتوں کی پوچھ گچھ ہوگی۔

آخرت سے غفلت کا انجام

تفسیر: تمہیں ترقی (کی ہوس) نے غافل رکھا یہاں تک کہ تم قبروں سے جا ملے (اور مر گئے لیکن یہ ہوس مرتے دم تک تم سے نہ گئی۔ تمہاری یہ ہوس نہایت بیجا ہے اور ایسا) ہرگز نہیں (ہونا چاہئے کیونکہ) تم کو (اس کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا (ہم) پھر (کہتے ہیں کہ ایسا) ہرگز نہیں (ہونا چاہئے۔ کیونکہ) تم کو (اس کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا۔ (دیکھو) خبردار (ایسا نہ کرنا۔ کیونکہ نہایت بری بات ہے) کاش تم (اس کی برائی کو) یقینی طور پر جانتے ہوتے (تم اس کی برائی کو اس لئے نہیں جانتے کہ تم کو جزا و سزا کا یقین نہیں لیکن ہم کہتے ہیں کہ) تم ضرور دوزخ دیکھ لوگے۔ پھر (وہ دیکھنا ایسا نہ ہوگا کہ اس میں شک و شبہ کی گنجائش ہو بلکہ) تم اسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لوگے۔ پھر تم سے (اس) جن کی بابت باز پرس بھی ہوگی (جن میں تم منہمک ہو کر خدا سے غافل ہو۔ لہٰذا تم کو چاہئے کہ ان سب خیالات کو چھوڑ کر حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاؤ)۔

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيٰتٍ
وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا
بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾

ترجمہ: سورۂ عصر مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی تین آیتیں ہیں۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ قسم ہے زمانہ کی (جس میں نفع و نقصان واقع ہوتا ہے) کہ انسان (بوجہ تضیع عمر کے) بڑے خسارہ میں ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے (کہ یہ کمال ہے) اور ایک دوسرے کو (اعتقاداً) حق (پر قائم رہنے) کی فہمائش کرتے رہے اور ایک دوسرے کو (اعمال کی) پابندی کی فہمائش کرتے رہے

تفسیر: شانِ نزول: والعصر الخ کلدہ بن اسیدہ جن کی کنیت ابوالاسد تھی کافر تھا اور زمانہ جاہلیت میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا جب حضرت صدیق ایمان لائے تو یہ ان سے ملا اور کہنے لگا کہ اے ابوبکر تمہاری عقل پر پتھر پڑ گئے اور اپنی ذکاوت و ہوشیاری سے تجارت میں بہتیرا مال پیدا کیا اب یک لخت ایسے گھاٹے میں پڑے کہ آبائی دین چھوڑ کر لات و عزیٰ کی عبادت سے محروم اور ان کی شفاعت سے مایوس ہو گئے حضرت صدیقؓ نے فرمایا کہ اے بے وقوف جو اللہ اور اس کے رسول کا تابعدار بنتا اور دین حق قبول کرتا ہے وہ کبھی نقصان میں نہیں اللہ پاک نے حضرت عتیق کے کلام کا حسن ظاہر فرمایا اور یہ سورت نازل فرمائی ۱۲

انسان قابلِ قدر و قیمت کب ہوتا ہے

عصر[1] کی قسم۔ آدمی سخت ٹوٹے میں ہے بجز ان لوگوں کے جو ایمان لے آئے اور اچھے کام کئے اور (قبول) حق کی ہدایت بھی کی اور صبر کی ہدایت بھی (کیونکہ یہ لوگ نعیم ابدی میں ہوں گے برخلاف ان لوگوں کے جو ایسے نہیں۔ کیونکہ وہ عذاب ابدی میں ہوں گے اور اس سے زیادہ کیا گھاٹا ہوگا۔

[1] عصر سے مراد ممکن ہے کہ وقت عصر ہو اور ممکن ہے کہ زمانہ والظاہر الاول ۱۲

ضمیمہ متعلق سورۂ والعصر وغیرہ

قسم کی حقیقت: واضح ہو کہ استعمال اہل عرف کے اندر غور کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی قسم کھانے والا کسی چیز کی قسم کھاتا ہے۔ جو کہ معظم نہیں تو اس کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ اگر میں اپنے بیان میں جھوٹا ہوں تو میں اس شے کے منافع سے محروم ہو جاؤں جس کی میں قسم کھاتا ہوں۔ اور اس لئے وہ ایسی چیز کی قسم کھاتا ہے جو اس کو کسی وجہ سے محبوب اور مطلوب ہوتی ہے۔ جس سے محرومی کو وہ گوارا نہیں کرتا۔ اسی وجہ سے قسم کھانے والوں کے لحاظ سے مقسم بہ مختلف ہوتا ہے چنانچہ کمہار اپنے گدھوں کی قسم کھاتا ہے کیونکہ وہ اپنے مصالح کے لئے ان کو ضروری خیال کرتا ہے اور ان کے فوات کو اپنے لئے گوارا نہیں کرتا اور کچھ اولاد کی قسم کھاتے ہیں۔ اور کچھ باپ بھائی کی۔ اور کچھ اپنے دوست کی۔ اور کچھ اپنی جان کی۔ الغرض مقسم بہ ہر ایک کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے مگر مقصد سب کا متحد ہوتا ہے۔ جب کہ یہ امر معلوم ہو گیا تو اب سمجھنا چاہئے کہ قرآن کی قسموں کی نوعیت بھی وہی ہوگی۔ جو کہ اہلِ عرف میں متعارف ہے۔ اس لئے کہا جائے گا کہ حق تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق کو خاص خاص اغراض اور فوائد کے لئے بنایا ہے۔ اور ان فوائد ومنافع کے لئے ان کا باقی رہنا مطلوب ہے۔ اور ان کا انعدام ان فوائد ومنافع میں مخل ہونے کی وجہ سے مکروہ۔ مثلاً چاند سے جو اغراض ومنافع مقصود ہیں ان کے لئے چاند کا وجود مطلوب ہے۔ اور اس کا نہ رہنا ان فوائد کا مفوت ہونے کی وجہ سے مکروہ۔ پس جہاں چاند کی قسم کھائی ہے وہاں یہ مقصود ہوگا۔ کہ اگر یہ بات غلط ہو تو چاند نہ رہے۔ اور وہ اغراض فوت ہو جائیں جو اس کے وجود سے وابستہ ہیں۔ اور چونکہ ان اغراض کا فوات ہمارے مطلوب کے خلاف ہے اس لئے ہم غلط نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح دوسری قسموں کو سمجھ لو۔ پس اس تقریر پر قرآن کی قسمیں عرف کی حد میں رہتی ہیں اور اس سے خارج نہیں ہوتیں۔

ایک اشکال اور اس کا جواب

اس پر یہ اشکال کیا جاتا ہے کہ اہلِ عرف کی غرض اپنے انتفاع سے محرومی ہوتی ہے اور یہ بات حق تعالیٰ میں ناممکن ہے۔ اس لئے اس تقدیر پر بھی یہ قسمیں عرف کی حد میں نہیں رہتیں لیکن جب غور سے کام لیا جاتا ہے تو یہ اشکال واقع نہیں ہوتا۔ کیونکہ۔ اہل عرف کا مقصود جو اپنے انتفاع سے محرومی ہوتی ہے تو اس کی وجہ یہ ہی ہوتی ہے کہ ان کو اپنا انتفاع مطلوب اہم ہوتا ہے پس اصل مقصود قسم فوات مقصود اہم ہوا نہ کہ خصوصیت انتفاع ذاتی۔ اور انواع مطلوبیت کا اختلاف ایسا ہی ہے جیسے انواع انتفاع کا اختلاف پس جس طرح اختلاف انواع انتفاع قادح نہیں۔ یوں ہی اختلاف انواع مطلوبیت قادح نہ ہوگا۔ فلا اشکال۔ اور دوسرا شبہ اس جگہ یہ ہوتا ہے کہ اس مقصد میں تو تمام مخلوقات متفق ہیں۔ پھر بعض اشیاء کو قسم کے لئے مخصوص کرنے کی کیا وجہ ہے۔ لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ فاعل مختار سے یہ سوال نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ مثلاً اگر کوئی شخص کسی موقع پر بیٹے کی قسم کھاتا ہے تو اس سے کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ تو نے بیٹے کی قسم کیوں کھائی۔ اور باپ کی کیوں نہ کھائی۔ اور اگر وہ باپ کی قسم کھائے تو اس سے یہ سوال نہیں ہوسکتا کہ تو نے بیٹے کی قسم کیوں نہ کھائی۔ اور فلاں کی کیوں نہ کھائی۔ اس تمام تقریر سے یہ شبہ بھی دفع ہو گیا کہ حق تعالیٰ انجیر اور زیتون وغیرہ حقیر چیزوں کی قسمیں کیوں کھاتے ہیں کیونکہ یہ ثابت ہو چکا ہے یہ مقسم بہ کے لئے نہ فی نفسہ معظم ہونا شرط ہے۔ اور نہ مخاطب کے نظر میں اس کا مؤخر ہونا ضروری ہے۔ بلکہ خود قسم کھانے والے کے نزدیک کسی وجہ سے اس کے وجود کا مطلوب اہم اور عدم کا مکروہ ہونا کافی ہے۔ چنانچہ ہم بتلا چکے ہیں کہ ایک کمہار گدھوں کی قسم کھاتا ہے۔

حالانکہ گدھا نہ فی نفسہ معظم ہے نہ مخاطب کے نزدیک اس کی کچھ وقعت ہے۔ بلکہ خود کمہار کے نزدیک اس کا مطلوب اہم ہونا کافی ہے۔ بس اگر تمہاری نظر میں انجیر وغیرہ محقر ہیں۔ تو اس سے خدا پر اعتراض نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ ان کا وجود اسے خاص خاص منافع کی وجہ سے مطلوب اہم ہے اور ان کا عدم ان مصالح کے فوات کی وجہ سے مکروہ ہے۔ لہذا غایۃ الکلام فی تحقیق الاقسام والعلم عند الملک العلام۔

سُوْرَۃُ الْهُمَزَۃِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعُ اٰيَاتٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝۱ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝۲ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ ۝۳
كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝۴ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝۵ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝۶ الَّتِيْ تَطَّلِعُ
عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝۷ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝۸ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝۹

ترجمہ: سورۂ ہمزہ مکہ میں نازل ہوئی شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں اور اس کی نو آیتیں ہیں بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کے لئے جو پس پشت عیب نکالنے والا ہو (اور روبرو) طعنہ دینے والا ہو جو (غایت حرص سے) مال جمع کرتا ہو اور (غایت حب وفرح سے) اس کو بار بار گنتا ہو وہ خیال کر رہا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس سدا رہے گا ہرگز نہیں رہے گا (پھر آگے اس ویل کی تفسیر ہے کہ) واللہ وہ شخص ایسی آگ میں ڈالا جائے گا جس میں جو کچھ پڑے وہ اس کو توڑ پھوڑ دے اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ وہ توڑ پھوڑ نے والی آگ کیسی ہے (وہ) اللہ کی آگ ہے جو (اللہ کے حکم سے) سلگائی گئی ہے جو (کہ بدن کو لگتے ہی) دلوں تک جا پہنچے گی (اور) وہ (آگ) ان پر بند کردی جائے گی (اس طرح سے کہ وہ لوگ آگ کے) بڑے لمبے لمبے ستونوں میں (گھرے ہوں گے)

شان نزول: ویل لکل الخ کفار میں سے تین شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی بدگوئی میں مصروف رہتے تھے ان کے حق میں یہ سورت نازل ہوئی ۱۲۔

مال اکٹھا کر کے رکھنا اور راہِ خدا میں خرچ نہ کرنا

تفسیر: بڑی خرابی ہے ہر بدگو عیب چین کی جس نے مال اکٹھا کیا اور اسے گن گن کر رکھا (اور خدا کی راہ میں اس میں سے خرچ نہیں کیا) وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ (دنیا ہی میں) رکھے گا (لیکن ایسا) ہرگز نہیں (ہوسکتا۔ بلکہ وہ ضرور مرے گا اور مرنے کے بعد) اسے حطمہ میں پھینکا جائے گا اور تم کو کیا معلوم حطمہ کیا چیز ہے (اسے ہم ہی جانتے ہیں جو کچھ وہ ہے) وہ خدا کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے جو کہ دلوں تک پہنچیں گی وہ ان پر لمبے لمبے ستون (کی شکل میں بند ہوگی تا کہ گرمی تیز ہو)۔

سُوْرَۃُ الْفِیْلِ مَکِّیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَھِیَ خَمْسُ اٰیَاتٍ

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ﴿۱﴾ اَلَمْ یَجْعَلْ كَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ﴿۲﴾ وَّ اَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ﴿۳﴾ تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿۵﴾

ترجمہ: سورۂ فیل مکہ میں نازل ہوئی شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں اور اس میں پانچ آیتیں ہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا کیا ان کی تدبیر کو (جو کہ ویرانی کعبہ کے بارے میں تھی) سرتاپا غلط نہیں کر دیا اور ان پر غول کے غول پرندے بھیجے جو ان لوگوں پر کنکر کی پتھریاں پھینکتے تھے سو اللہ تعالیٰ نے ان کو کھائے ہوئے بھوسے کی طرح (پامال) کر دیا

خانہ کعبہ پر چڑھائی اور قدرت کی طرف سے حفاظت

تفسیر: کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ (جنہوں نے خانہ کعبہ کی تخریب کے ارادہ سے اس پر چڑھائی کی تھی۔ کیسا (سخت) معاملہ کیا اس نے ان کی تدبیر کو غلط نہیں کر دیا (ضرور کیا) اور (صورت اس کی یہ ہوئی کہ) اس نے ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے جو انہیں کنکروں کے پتھروں سے مارتے تھے جس پر اسے انہیں ایسا بنا دیا جیسے کھایا ہوا بھس (چونکہ یہ واقعہ مسلم ہے تو ان مشرکین کو اپنی قوت پر کس لئے گھمنڈ ہے اور وہ کس بل پر خدا اور رسول کی مخالفت پر آمادہ ہیں۔ یہ ان کی سخت غلطی ہے۔ اور ان کو ایسا نہ چاہئے)۔

فائدہ: اس جگہ یہ سمجھ لینا چاہئے کہ مشہور یہ ہے کہ وہ جانور بہت چھوٹے تھے اور انہوں نے صرف چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماری تھیں اور اس پر مادہ پرست یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسی کنکریوں سے ہم نہیں سمجھتے کہ آدمی کیونکر مر گئے لیکن تعجب ہے کہ یہ لوگ گولی اور چھرے کی قوت کو دیکھ کر بھی ایسے شبہات کرتے ہیں کیا گولی اور چھرا چھوٹے جسم نہیں ہیں پھر وہ آدمی کے اندر کیسے پار ہو جاتے ہیں۔ پس اگر اسی طرح وہ کنکریاں بھی پار ہو گئی ہوں تو تعجب ہے کی کیا بات ہے اور جو خدا بارود اور بندوق کو یہ قوت دے سکتا ہے کہ وہ چھرے اور گولی کو اس قدر زور سے پھینکتی ہے کہ وہ آر پار ہو جاتے ہیں وہ خدا پرندوں کے اندر وہ قوت کیوں نہیں پیدا کر سکتا۔ یہ جواب تو اس وقت ہے جب کہ امر مشہور کو صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ لیکن اگر خود قرآن کے الفاظ کو دیکھا جائے تو اس میں نہ پرندوں کی جسامت بیان کی گئی ہے اور نہ پتھروں کی مقدار۔ پس ممکن ہے کہ پرندے بڑے ہوں اور پتھروں کی جسامت بھی بڑی ہو۔ اس لئے اس پر اشکال نہیں ہو سکتا۔

سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ مَکِّیَّۃٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَھِیَ اَرْبَعُ اٰیَاتٍ

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّیْفِ ﴿۲﴾ فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ﴿۳﴾ الَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ﴿۴﴾ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾

ترجمہ: سورۂ قریش مکہ میں نازل ہوئی شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں اور اس میں

چار آیتیں ہیں۔ چونکہ قریش خوگر ہو گئے ہیں یعنی جاڑے اور گرمی کے سفر کے خوگر ہو گئے ہیں تو (اس نعمت کے شکریہ میں) ان کو چاہئے کہ اس خانہ کعبہ کے مالک کی عبادت کریں جس نے ان کو بھوک میں کھانے کو دیا اور خوف سے ان کو امن دیا۔

رزق اور امن دینے والے رب کی عبادت

تفسیر :قریش کو مانوس کرنے یعنی ان کو جاڑنے اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کی وجہ سے (جو کہ وہ بغرض تجارت شام اور یمن کی جانب کرتے تھے۔ جس سے ان کو سال بھر کی خوراک حاصل ہوتی تھی) ان کو چاہئے کہ وہ اس گھر (یعنی خانہ کعبہ) کے مالک کی عبادت کریں جس نے بھوک کی جہت سے ان کو کھانا دیا اور خوف کی جہت سے ان کو امن دیا (یعنی چونکہ خدا نے قریش پر یہ احسان کیا ہے کہ اس نے ان کو تجارت سے دلچسپی عطا کی جس سے ان کی حاجت دفع ہوتی ہے اس لئے ان کا فرض ہے کہ وہ اس کی پرستش کریں۔ نیز چونکہ وہ اس گھر کا مالک ہے جس کی وہ عزت کرتے ہیں اور جس کی بدولت ان کی جان اور مال اور آبرو محفوظ ہے۔ اس لئے بھی ان کا فرض ہے کہ وہ ایسا کریں۔ نیز چونکہ اس نے ان کو حرم میں جگہ دے کر خطرات سے مامون کر دیا۔ اس لئے بھی ان کا فرض ہے کہ وہ ایسا کریں۔

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ
اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ
الْمِسْكِيْنِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ
يُرَآءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

ترجمہ :سورۂ ماعون مکہ میں نازل ہوئی شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں اور اس میں سات آیتیں ہیں کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا ہے جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے سو (اگر آپ اس شخص کا حال سننا چاہیں تو سنیے کہ) وہ وہ شخص ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور محتاج کو کھانا دینے کی (دوسروں کو بھی) ترغیب نہیں دیتا سو (اس سے ثابت ہوا کہ) ایسے نمازیوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو اپنی نماز کو بھلا بیٹھتے ہیں (یعنی ترک کر دیتے ہیں) جو ایسے ہیں کہ (جب نماز پڑھتے ہیں تو) ریا کاری کرتے ہیں اور زکوۃ بالکل نہیں دیتے۔

دین کے جھٹلانے والے

تفسیر :اے رسول آپ نے اسے بھی دیکھا جو جزا و سزا کو جھٹلاتا ہے آپ دیکھئے تو سہی کہ یہ کیسا عجیب شخص ہے کہ اس قدر سچی بات کو جھٹلاتا ہے) سو یہ ہی وہ شخص جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور غریب غربا کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا (کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جزا و سزا تو کوئی چیز نہیں۔ پھر خواہ مخواہ اپنا پیسہ کیوں ضائع کیا جائے۔ اور کسی پر رحم کیوں کیا جائے)۔

ریا کار نمازی: پس جب کہ معلوم ہوا کہ تکذیب جزا و سزا اور اس کے اثر سے نیکیوں سے گریز کرنا برا ہے تو) بڑی خرابی ہے ان نمازیوں کی جو اپنی نمازی سے غافل ہیں (اور یا تو بالکل نہیں پڑھتے یا وقت ٹلا کر پڑھتے ہیں اور) جو کہ (اگر نماز پڑھتے بھی ہیں تو محض)

دکھاوا کرتے ہیں اور معمولی چیز بھی کسی کو نہیں دیتے (کیونکہ اس کا منشا بھی تکذیب ہے، خواہ صراحۃً یا دلالۃً)۔
فائدہ: اس سورت میں چونکہ منافقین کے حال سے تعرض کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مدنی ہے۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ
اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

ترجمہ: سورۂ کوثر مکہ میں نازل ہوئی شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں اور اس میں تین آیتیں ہیں۔ بیشک ہم نے آپ کو کوثر (ایک حوض کا نام ہے اور ہر خیر کثیر بھی اس میں داخل ہے) عطا فرمائی ہے سو (ان نعمتوں کے شکریہ میں) آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھیے اور قربانی کیجئے بالیقین آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان ہے۔

نعمتوں کا شکریہ

تفسیر: اے رسول ہم نے آپ کو بہت[1] کچھ دیا ہے (چنانچہ دنیا میں آپ کو نبوت اور حکمت وغیرہ عطا کیں۔ اور آخرت میں جنت، حوض کوثر وغیرہ عطا کیں) پس آپ (اس کے شکریہ میں) اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھتے رہئے اور قربانی کیجئے۔ نیز جو آپ سے دشمنی کرتا ہے وہ بالکل گھاٹے[2] میں ہے (اس لئے لوگوں کو چاہئے کہ وہ آپ سے دشمنی نہ کریں۔ اور نقصان نہ اٹھائیں۔
فائدہ: قربانی کے حکم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورت مدنی ہے جیسا کہ قتادہ کی رائے ہے۔ اور نحر کے جو دوسرے معنی بیان کئے جاتے ہیں جیسے سینہ پر ہاتھ رکھنا۔ یا قبلہ کی طرف سینہ کرنا۔ یہ محض تخمینات ہیں جن کا لسان عرب میں کوئی ثبوت نہیں۔ اور قاموس میں جو اس قسم کے معنی ہیں وہ ان ہی مفسرین کے اقوال ہیں۔ ماخوذ ہیں۔ اس لئے اشعار جاہلیت وغیرہ سے ان کا ثبوت ہونا چاہئے۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ
قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝
وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

ترجمہ: سورۂ کفرون مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں چھ آیتیں ہیں۔
شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ آپ (ان کافروں سے کہہ دیجئے کہ اے کافرو

---

[1] کوثر بمعنے کثیر ہیں۔ اور اس میں کوئی خاص قید نہیں چنانچہ قاموس میں ہے اکثر من کل شئی اور احادیث میں جو ہے کہ مجھے حوض کوثر عطا کی گئی ہے تو وہ ایک مستقل مضمون ہے اور لفظ کوثر کی تفسیر نہیں ہے اور بر تقدیر تسلیم وہ کوثر کے ایک فرد کی تعیین ہے نہ کہ اس کی مراد کی تحدید اس زمانہ میں بعض ملحدین نے اپنی ہوائے نفسانی کی بنا پر کوثر کو بمعنی خیر کثیر لیکر اس کی تعیین قرآن سے کی اور کہا کہ وہ خیر کثیر قرآن ہے۔ پھر جن احادیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ مجھے حوض کوثر دی گئی ان کو اس آیت کی تفسیر قرار دیا۔ پھر قرآن اور حدیث میں یوں تطبیق دی کہ حوض کوثر عالم مثال کی ایک چیز ہے اور وہ قرآن کی صورت مثالیہ ہے لیکن اول تو خیر کثیر کو قرآن میں منحصر سمجھنا غلط ہے۔ پھر احادیث کو قرآن کی تفسیر کہنا دعویٰ بلا دلیل۔ پھر حوض کوثر کو قرآن کی صورت ثانیہ کہنا سراسر جھوٹ ہے کیونکہ حوض کوثر عالم آخرت کی چیز ہے اور عالم آخرت عالم مثال سے جداگانہ ہے نہ اس کا عین۔ بس یہ تفسیر سراسر تحریف ہے۔ فتنبہ ۱۲
[2] الابتر الخاسر کما فی القاموس ۱۲

(میرا اور تمہارا طریقہ متحد نہیں ہوسکتا اور) نہ (تو فی الحال) میں تمہارے معبودوں کی پرستش کرتا ہوں اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کرتے ہو اور نہ (آئندہ استقبال میں) میں تمہارے معبودوں کی پرستش کروں گا اور نہ تم میرے معبود کی پرستش کروگے تم کو تمہارا بدلہ ملے گا اور مجھ کو میرا بدلہ ملے گا۔

بت پرستی پر صلح کی دعوت دینے والوں کا جواب

تفسیر: (اے رسول) آپ (ان لوگوں سے جو آپ کے سامنے یہ رائے پیش کرتے ہیں کہ ایک سال آپ بت پرستی کریں اور ایک سال ہم خدا پرستی کریں) کہد یجئے کہ اے کافرو! نہ میں (فی الحال) ان کی پرستش کرتا ہوں جن کی تم پرستش کرتے ہو۔ اور نہ تم (فی الحال) اس کی پرستش کرنے والے ہو جس کی میں پرستش کرتا ہوں اور نہ میں (آئندہ) ان کی پرستش کرنے والا ہوں جن کی تم پرستش کرتے ہو۔ اور نہ تم (کبھی) اس کی پرستش کرنے والے ہو جس کی میں پرستش کرتا ہوں (اس لئے میرا تمہارا فیصلہ نہیں ہوسکتا۔ اور اب فیصلہ صرف یہ ہی ہے کہ) تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین (لیکن جب کہ تم کفر سے ہٹنے والے نہیں ہو تو تم کو اس کے دنیوی و اخروی نتائج کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے۔ جن میں سے ایک جہاد بھی ہے۔ فاندفع تو ہم کون الآیۃ۔ منسوخۃ بامر الجہاد لانہ لاتعرض فی الآیۃ عن الجہاد لانفیا ولا اثباتا)۔

سُوْرَۃُ النَّصْرِ مَدَنِیَّۃٌ وَّھِیَ ثَلٰثُ اٰیٰتٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ فَسَبِّحْ
بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝

ترجمہ: سورۂ نصر مدینہ میں نازل ہوئی شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں اور اس میں تین آیتیں ہیں۔ (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جب خدا کی مدد (اور مکہ کی) فتح (مع اپنے آثار کے) آپہنچے (یعنی واقع ہو جائے) اور آثار جو اس پر متفرع ہونے والے ہیں یہ ہیں کہ) آپ تو لوگوں کو اللہ کے دین (یعنی اسلام) میں جوق جوق داخل ہوتا دیکھ لیں تو اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجئے اور اس سے استغفار کی درخواست کیجئے وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

سفرِ آخرت اور یادِ الٰہی و استغفار

تفسیر: جبکہ خدا کی مدد اور فتح (مکہ) آجائے اور آپ لوگوں کو خدا کے دین میں گروہ در گروہ داخل ہوتے دیکھیں تو (آپ سمجھ لیں کہ بس اب دنیا سے سفر کا وقت قریب آگیا اور اس لئے سفرِ آخرت کی تیاری کریں۔ اور کثرت سے) اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کریں اور اس سے (اپنی لغزشوں کی) معافی چاہیں۔ کیونکہ وہ بڑا رحمت کے ساتھ توجہ کرنے والا ہے (اور اس لئے وہ آپ کی درخواست کو ضرور منظور کرے گا)۔

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝۱ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝۲ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝۳ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝۴ فِىْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵

ترجمہ: سورۂ لھب مکہ میں نازل ہوئی شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں اور اس میں پانچ آیتیں ہیں۔ ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ برباد ہو جائے نہ اس کا مال اسکے کام آیا اور نہ اس کی کمائی (مال سے مراد سرمایہ اور کسب سے مراد اس کا نفع اور آخرت میں) وہ عنقریب (مرنے کے متصل) ایک شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا وہ بھی اور اس کی بیوی بھی جو لکڑیاں لاد کر لاتی ہے (مراد خاردار لکڑیاں ہیں جن کا شان نزول میں ذکر ہے اور دوزخ میں پہنچ کر) اس کے گلے میں ایک رسی ہوگی خوب بٹی ہوئی

شان نزول: تبت یدا الخ ابولہب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا تو رشتہ دار لیکن جان کا لاگو ہو گیا تھا اور اس کی جورو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ میں شب کو کانٹے بچھا جاتی تھی کہ آخر ادھر کو ہو کر گزریں گے تو بے خبری میں کانٹے چھبیں گے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر لوگوں کو وعظ نصیحت کرنے بلایا اور تمام قریش جمع ہو گئے ان میں ابولہب بھی تھا چنانچہ آپ نے اسلام کی طرف بلایا۔ اور خدا کے عذاب سے ڈرایا اس پر یہ بدبخت ابولہب بولا کہ تیرے دونوں ہاتھ ٹوٹیں کیا تو نے ہم کو اسلئے بلا کر تکلیف دی۔ اس وقت اللہ پاک نے یہ سورت نازل فرمائی ۱۲۔

ابولہب اور اس کی بیوی کی عداوت اور اس کا انجام

تفسیر: (واضح ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رشتہ داروں کو اکٹھا کیا اور ان کو خدا کا حکم سنایا اس پر ابولہب نے جو آپ کا چچا تھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمہ کہا۔ اس پر یہ سورت نازل ہوئی) ٹوٹ گئے ہاتھ ابولہب (گستاخ) کے اور ہلاک ہوا وہ خود بھی۔ نہ کام آیا اس کے اس کا مال اور اس کی کمائی وہ ایک شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا۔ اور اس کی بیوی بھی۔ یعنی وہ ہیزم کش جس کے گلے میں کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی رسی پڑی ہوتی ہے (جس میں وہ ایندھن باندھ کر لایا کرتی ہے۔ کیونکہ وہ بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیا کرتی تھیں۔

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَّهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

ترجمہ: سورۂ اخلاص مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں چار آیتیں ہیں۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ آپ (ان لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ وہ یعنی اللہ (اپنے کمال ذات وصفات میں) ایک ہے اللہ (ایسا) بے نیاز

ہے (کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور اس کے سب محتاج ہیں) اس کے اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔

تفسیر: توحید: (اے رسول) آپ (لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ وہ خدا ایک ہے (اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور جو لوگ اس کے لئے شریک تجویز کرتے ہیں یہ ان کی غلطی ہے) نیز اللہ ہی مقصود فی الحوائج ہے (اور اس لئے ہر ایک کو اپنی ضرورتیں اسی کے سامنے پیش کرنی چاہئیں اور جو لوگ بلا اجازت[ل] اس حکم حقیقی کے دوسروں کے پاس اپنی حاجتیں لیجاتے ہیں یہ انکی غلطی ہے) نیز نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ خود کسی سے جنا گیا (پس جو لوگ اس کے لئے اس کے لئے اولاد مانتے ہیں یہ انکی غلطی ہے) اور اس کے جوڑ کا کوئی نہیں (اس لئے جو لوگ اس کیلئے شریک تجویز کرتے ہیں ان کی بھی غلطی ہے) اور جو اولاد تجویز کرتے ہیں ان کی بھی غلطی ہے اور جو اس کے لئے بیویاں مانتے ہیں ان کی بھی غلطی ہے اور جو لوگ اس کے سوا کسی کو قاضی الحاجات جانتے ہیں ان کی بھی غلطی ہے۔

فائدہ: واضح ہو کہ خدا کیلئے بیوی ماننے کا عقیدہ قرآن میں صراحۃً کسی کی طرف نسبت نہیں کیا لیکن مفسرین نے وجعلوا بینہ الجنۃ نسبا کی تفسیر میں اس عقیدے کو مشرکین کی طرف نسبت کیا ہے پس اگر یہ صحیح ہو تو لم یکن لہ کفوا احد سے بیوی کی نفی کی طرف اشارہ ہو جائے گا اور اگر یہ صحیح نہ ہو تو یہ کلام بطور خلاصہ کلام کے ہو جائے گا لیکن قرآن کے تتبع سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مفسرین کا یہ خیال کہ مشرکین خدا کیلئے بیویاں بھی مانتے تھے صحیح نہیں ہے کیونکہ قرآن میں اولاد کے ماننے والوں پر یوں احتجاج کیا ہے کہ اس کے بیوی تو ہے ہی نہیں پھر اس کی اولاد کہاں سے ہو جاتی۔ پس اگر اولاد ماننے والے بیویاں بھی مانتے تو ان پر یہ احتجاج کیونکر ہوتا۔ اس کا جواب یوں دیا جا سکتا ہے کہ احتجاج ان لوگوں پر ہے جو بیوی نہیں مانتے لیکن یہ بعید معلوم ہوتا ہے لہٰذا قرآن میں اولاد ماننے والوں پر تو متعدد جگہ صراحۃً رد کیا اور بیویاں ماننے والوں پر صراحۃً کوئی نکیر نہیں۔ پھر جس آیت سے وہ استدلال کرتے ہیں اس میں نسب کا لفظ ہے نہ کہ صہر کا۔ پس اگر اس جگہ بیوی کے عقیدہ کا اظہار ہوتا تو نسباً کی جگہ صہراً ہونا چاہئے تھا۔ ان تمام باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بیویوں کا عقیدہ کسی جگہ نہ تھا واللہ اعلم۔

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيٰتٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

ترجمہ: سورۂ فلق مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں پانچ آیتیں ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں۔ آپ (اپنے استعاذہ کے لئے) کہیے کہ میں

ل اس میں اشارہ ہے اس طرف کہ جو لوگ سماع ہونے کے قائل ہیں اور اسی بنا پر وہ ان سے طلب حاجات کو زندوں پر قیاس کر کے جائز رکھتے ہیں یہ ان کی غلطی ہے کیونکہ جواز وعدم جواز کا مبنی اجازت وعدم اجازت شارح ہے نہ کہ سماع اور عدم سماع۔ پس زندوں سے طلب حاجت اس لئے جائز ہے کہ اس کی اجازت ہے اور مردوں سے طلب حاجت اس لئے ناجائز ہے کہ اس کی اجازت نہیں۔ نہ اس لئے کہ وہ سنتے ہیں۔ کیونکہ ہم بتلا چکے ہیں کہ اس میں سننے اور نہ سننے کو کوئی دخل نہیں کیا فرشتے نہیں سنتے پھر کیا ان سے طلب حاجت جائز ہے اس باب میں بڑے بڑے لوگوں کو دھوکا ہو گیا ہے اور وہ سمجھ گئے ہیں کہ عدم جواز کا منشاء عدم سماع ہے اور جبکہ سماع ثبوت ہے، تو جواز بھی ثابت ہوگا۔ حالانکہ یہ بالکل غلطی ہے اور عدم جواز کا منشا عدم اجازت شارع ہے۔ نہ کہ عدم سماع۔ اس کو خوب سمجھ لو ۱۲

صبح کے مالک کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوقات کے شر سے اور (بالخصوص) اندھیری رات کے شر سے جب وہ رات آ جاوے (اور شب میں شرور کا احتمال ظاہر ہے) اور (بالخصوص) گنڈے کی گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

تفسیر: **برائیوں سے پناہ**: (اے رسول) آپ کہئے کہ میں پناہ لیتا ہوں صبح کے مالک کی۔ ان چیزوں کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہیں۔ اور (بالخصوص) شب تاریک کے شر سے جبکہ وہ آئے اور ان عورتوں کے شر سے جو کہ (جادو کیلئے منتر پڑھکر بال وغیرہ میں گرہ دیتی ہیں اور گرہوں میں پھونک مارتی ہیں اور حاسد کے شر سے جبکہ وہ حسد کرے۔

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيٰتٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵
الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

ترجمہ: سورۂ ناس مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں چھ آیتیں ہیں۔ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والے ہیں آپ کہیے (جس طرح کہ خلق میں گزرا) کہ میں آدمیوں کے مالک آدمیوں کے بادشاہ آدمیوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں وسوسہ ڈالنے پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان) کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے خواہ وہ (وسوسہ ڈالنے والا) جن ہو یا آدمی ہو۔

تفسیر: **خدا کی پناہ میں**: (اے رسول) آپ کہئے کہ میں پناہ لیتا ہوں لوگوں کے مالک، لوگوں کے بادشاہ، لوگوں کے معبود کی اس وسوسہ ڈالنے والے اور چھپ جانے والے (یعنی شیطان) کے شر سے جو لوگوں یعنی جنوں اور آدمیوں کے دلوں میں برا خیال ڈالتا ہے۔

فائدہ: واضح ہو کہ ایک یہودی عورت نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا اور ایک بال میں گیارہ گرہیں دے کر کنوئیں میں ڈال دیا تھا۔ اس پر یہ دونوں سورتیں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نازل ہوئیں۔ اور جبریل علیہ السلام کنوئیں میں سے وہ بال لائے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یہ سورتیں پڑھو۔ پس جب آپ ان کی ایک آیت پڑھتے تھے تو ایک گرہ کھل جاتی تھی اور اسی قدر اس کے اثر میں کمی آ جاتی تھی۔ پس جب کہ آپ نے دونوں سورتیں ختم کیں تو کل گرہیں کھل گئیں۔ اور آپ بالکل اچھے ہو گئے۔ من شر النفثت فی العقد میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ هذا اخر ما تيسر لی فی حل القرآن بفضل الملک المنان. والحمد لله رب العلمين والصلوٰة والسلام علیٰ خير خلقه محمد واله واصحابه اجمعين.

تمّ بحمد اللہ